تفسیر
کے

جلد دوم

چاہتی تھی یُرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ یہ کہ گر پڑے اور جڑ سے جاتی رہے دیوار کا ارادہ مجاز ہے یعنی دیوار گر پڑنے کے قریب تھی فَاَقَامَهٗ تو حضرت خضر نے اوسے سیدھا کر دیا اسطرح کہ اوسکی جڑ گارے اور پتھر سے مضبوط کر دی قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اس گاؤن والون نے نہ ہمین جگہہ دی نہ کھانا بھیجا پھر تمنے اونکی دیوار کیون بنادی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ اگر چاہتا تو تو البتہ لیتا تو عَلَيْهِ یہ دیوار بنا دینے پر اَجْرًا ۝ مزدوری قَالَ هٰذَا کہا خضر علیہ السلام نے کہ یہی ہے فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ جدائی میرے تیرے درمیان یعنی تمنے کہدیا تھا کہ اگر تیسری بار مین کچھہ تمسے پوچھون تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا تو اب جدائی کا وقت آگیا سَاُنَبِّئُكَ قریب ہے کہ آگاہ کردون مین تجھے بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ اوسکے معنی سے کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ جسپر صبر کرنا اور ظاہر دیکھکر اوس کام کو تو نے برا جانا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ مگر کشتی تو تھی لِمَسٰكِيْنَ محتاجون کے واسطے کہ وہ دس بھائی تھے پانچ بیمار بیکار اور پانچ ملاح کہ معاش پیدا کرنے کو يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ کام کرتے تھے دریا مین فَاَرَدْتُّ تو چاہا مین نے خدا کے حکم سے اَنْ اَعِيْبَهَا یہ کہ چھید کرکے عیبدار کردون اوسے وَكَانَ اور حال یہ ہے کہ ہے وَرَآءَهُمْ آگے اونکی راہ مین مَّلِكٌ ایک بادشاہ کہ اوسے جلندبن کرکرہ کہتے ہین يَّاْخُذُ کرلیتا ہے كُلَّ سَفِيْنَةٍ ہر کشتی جو ثابت ہوتی ہے غَصْبًا ۝ غصب یعنی کشتیبانون سے چھین لیتا ہے تو مین نے اوس کشتی کو عیبدار کردیا تاکہ وہ بادشاہ غصب نہ کرے اور محتاج لوگ بالکل محروم نہ رہ جائین **بیت** گر خضر در بحر کشتی را شکست ٭ صد درستی در شکست خضر ہست ٭ وَاَمَّا الْغُلٰمُ اور مگر لڑکا مقتول فَكَانَ اَبَوٰهُ تو تھے اوسکے مان باپ مُؤْمِنَيْنِ ایماندار فَخَشِيْنَآ تو جانا ہمنے یا ڈرے ہم اَنْ يُّرْهِقَهُمَا یہ کہ پہونچائیگا وہ لڑکا اون دونون کو طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ بیباکی اور کفران نعمت یعنی شاید شفقت مادری و پدری کی وجہ سے وہ دونون اوس لڑکے سے فسق اور زیادتی مین سازش کرلین اور یہ سازش اون دونون ایماندارون کے کفران اور طغیان کا باعث ہوجائے فَاَرَدْنَآ تو چاہا ہمنے اَنْ يُّبْدِلَهُمَا یہ کہ بدل دے رَبُّهُمَا رب اون دونون کا خَيْرًا مِّنْهُ فرزند بہتر اوس سے زَكٰوةً طہارت اور پاکیزگی کی راہ سے یعنی گناہ کے لوث اور برے اخلاق کے شائبہ سے پاک ہو وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ اور بہت قریب ہو رحم اور مہربانی کرکے اپنے مان باپ پر لکھا ہے کہ اوس لڑکے کے بدلے حق تعالیٰ نے اوسکے مان باپ کو ایک لڑکی عطا کی اور ایک پیغمبر علیہ السلام نے اوس لڑکی کے ساتھہ نکاح کیا اور ستر پیغمبر اوس لڑکی کی نسل مین پیدا ہوئے **قطعہ** آن پسر را کش خضر ببرید حلق ٭ سر آنرا در نیابد عام خلق ٭ آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست ٭ نائب ست و دست او دست خداست ٭ بس عدو تھا کہ آن یار می بود ٭ بس خرابیہا کہ معماری بود ٭ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ اور مگر دیوار تو تھی لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ دو لڑکون یتیم کے واسطے کہ اونکا نام احرم اور حریم تھا اور وہ رہتے ہین فِي الْمَدِيْنَةِ شہر مین آس سے وہی قریہ مراد ہے کہ جسکا ذکر ہوا وَكَانَ تَحْتَهٗ اور تھا دیوار کے نیچے كَنْزٌ لَّهُمَا خزانہ اونکے واسطے اگر دیوار گر پڑتی تو خزانہ کھل جاتا اور لوگ اوٹھا لیجاتے وَكَانَ اَبُوْهُمَا اور تھا اونکا باپ صَالِحًا مرد صالح اور اوسکا نام کاشح تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ اون

لڑکون اور مرد صالح کے درمیان مین سات پشتین تھین تو حق تعالی نے اوس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتون کے بعد اوسکے
پوتون کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَاَرَادَ رَبُّكَ تو چاہا تیرے رب نے اَنْ يَّبْلُغَآ کہ پہونچ جاوین دونون اَشُدَّهُمَا
اپنی قوت اور کمال بزرگی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لین كَنْزَهُمَا اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی
طرف سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ اور نہین کیا مین نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے مین نے کیا ہی
اسواسطے کہ اوسی نے چاہا کہ خزانہ مستحقون کو پہونچے لکھا ہی کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ مین
علمی کتابین تھین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ اوسمین زر کی ایک تختی تھی اور اوسپر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم جو شخص
ایمان رکھتا ہی مجھے اوس سے تعجب ہی کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غمگین ہوتا ہی اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اوس سے تعجب
کرتا ہون کہ اپنے کو کیون تکلیف اور محنت مین ڈالتا ہی اور جو موت کی تصدیق کرتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ عمر خوشی مین کیونکر بسر
کرتا ہی اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا ایمان رکھتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ کیونکر غفلت کرتا ہی اور جو دنیا کے زوال اور اوسکے
تغیر اور دنیاداروں کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ دل دنیا سے کیون لگاتا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ذٰلِكَ یہ ہی تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ حقیقت اوس چیز کی کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا اوسپر صبر کرنا لکھا ہی کہ حضرت موسی
اور خضر علیہما السلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی محققون نے اس قصہ مین
بہت نکتے اور بھید لکھے ہین خصوصا صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید صادق کے آداب اور مرشد محقق کے اشفاق کے
بیان مین عبارت خوب اور تقریر مرغوب کے ساتھ لکھا ہی اور بعض نکات اور اسرار جواہر التفسیر مین مل سکتے ہین وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
اور پوچھتے ہین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک امتحانا یہود کے کہنے سے عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذو القرنین کا
حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اوسے ذو القرنین کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کے
کنارے پھرا ہی یا اوسکے زمانے مین لوگون کے دو قرن گذرے یا اوسکے تاج مین دو شاخین تھین یا ہاتھ اور رکاب دونون سے
حربہ کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونون اوسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونون طرف رکھتا تھا
اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ یہ سکندر رومی ہی اور اسکی نبوت مین اختلاف ہی قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَاَتْلُوْا
عَلَيْكُمْ قریب ہی کہ پڑھون مین تمپر مِّنْهُ ذِكْرًا اوس سے ایک خبر اور بیان اِنَّا مَكَّنَّا بیشک ممکن کیا ہمنے یعنی
قدرت اور زور دیا ہمنے لَهٗ اوسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسے
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جسکی خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے مین بادشاہون کے کام
آتی ہی یا جو چیز وہ ہمسے چاہتا تھا اوسکے واسطے ہمنے اوسے دی سَبَبًا ایک سبب کہ اوس سبب سے وہ چیز اوسے میسر
ہو جاتی تھی لکھا ہی کہ نور اور ظلمت کو حق تعالی نے اوسکا مسخر کر دیا تھا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ابر کو حق تعالی نے ذو القرنین کا
فرمانبردار کر دیا تھا یہانتک کہ ابر پر سوار ہو کر جہان چاہتا جاتا جسدن روم سے نکلکر مصر کو فتح کیا اور حبشیون سے لڑکر اونپر غالب ہوا

ع ۱۱

۱۶

اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب مین پہونچ سکے اور اوس سبب سے وسیلہ ڈھونڈھنا چاہتا تھا
حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب ہونے کی جگہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر
وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اوسے یعنی آفتاب کو دیکھنے دیکھتے ڈوبتا ہے فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ چشمے مین گندلے پانی کے
جسمین مٹی ملی ہوئی تھی اور بکرنے حَمِیَۃٍ پڑھا ہے یعنی گرم پانی کے چشمے مین وَّوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اوس چشمے کے پاس
دریاے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ایک گروہ کہ اوسے ناسک کہتے ہین اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اونکی آنکھین سبز
بال لال بدن قوی اور مہیب جانورون کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانورون کا گوشت کھاتے قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ
کہا ہمنے کہ اے ذوالقرنین اگر وہ نبی تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی او اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اونکے زمانہ کے پیغمبر کی زبانی
پھر بعد یہ حق تعالی نے فرمایا کہ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ یا یہ کہ عذاب کریگا تو اس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائین تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّاۤ
اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کرلیگا تو فِیْهِمْ اونکے باب مین حُسْنًا ۝ بھلائی کو اگر وہ ایمان لائے قَالَ کہا
ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مصر ہے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ تو قریب ہے کہ عذاب
کرین ہم اوسے یعنی مین اور جو لوگ میرے ساتھ مین اوسے قتل کر ڈالین اور یہ دنیا کا عذاب ہے ثُمَّ یُرَدُّ پھر پھیرا جائے اِلٰی رَبِّهٖ
اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَیُعَذِّبُهٗ پھر عذاب کریگا اللہ اوسکو عَذَابًا نُّكْرًا ۝ عذاب سخت اور بد کہ اوسکا
مثل عہد کیا گیا نہوگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لاے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَهٗ تو
اوسکے واسطے ہے دونون جہان مین جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى جزا اچھی وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہے کہ کہینگے ہم اوسے مِنْ اَمْرِنَا
اپنے حکم سے یعنی جو کچھ ہم حکم کرتے ہین اوسمین یُسْرًا ۝ کام آسان اوسکی طاقت کے موافق لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا
لشکر قوم ناسک پر تعین کیا یہانتک کہ وہ لشکر اوس قوم کی آنکھون اور کانون مین گھس گیا اور وہ قوم بیتاب ہوگئی اور ایمان لائی ثُمَّ
اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر دوبارہ پیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اوسکے توسط سے مشرق کو پہنچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیکر نور کا لشکر آگے
روانہ کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہوا کہ قوم ہاویل کو جو قطر یمن مین تھی مسخر کیا اور پھر بطریق قصہ ناسک [illegible]
ہوا اوسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے کی جگہ پر یعنی اوس
مقام پر جہاں سے مشرق کی طرف آبادی شروع ہے وَجَدَهَا پایا آفتاب کو کہ جیسے تَطْلُعُ نکلتا ہے اور اوسکی شعاع پڑتی ہے
عَلٰى قَوْمٍ ایسی قوم پر کہ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین پیدا کیا تھا اونکے واسطے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا آفتاب کے سوا
طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس دنیا مین سے جو آفتاب اور اون لوگون کے درمیان مین آڑ اور حجاب ہو اسواسطے کہ اونکے پاس
پوشش بھی نہ تھی اور اونکی زمین اسقدر نرم تھی کہ دیوار یا اور کسی طرح کی آڑ ٹھہر نہ سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہخانون مین
چلے جاتے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیان پکڑ کر آفتاب سے
بھون کے کھاتے اور یہ قوم منسک تھی كَذٰلِكَ اونکے ساتھ بھی سکندر نے ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والون کے ساتھ کیا تھا

پیا [illegible] سبب کی اتباع کی اور اپنے مطلع کی طرف چلا ایک قوم مین پہونچا کہ اونکو تاویل کہتے تھے اور انکے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جو قوم
[illegible] ساتھ کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا اور بیشک ہمنے گھیر لیا بِمَا لَدَيْهِ اوس چیز کو جو اوسکے پاس تھی خُبْرًا ○ آگاہی کی
رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اوسکے پاس جمع تھے اون سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے
تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتْبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ مین کہ مشرق سے اُتر کی طرف تھی حَتّٰی اِذَا بَلَغَ یہانتک
کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَيْنَ السَّدَّيْنِ دو پہاڑون کے بیچ مین جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہے وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا تو پایا اون دونون پہاڑون کے سامنے قَوْمًا ایک گروہ کو عجیب عجیب شکلون اور صورتون پر لَا
يَكَادُوْنَ نزدیک تھے کہ کمی کی وجہ سے کہ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ سمجھین کوئی بات اور سکندر کے لشکر مین سے بھی
کوئی اونکی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ وہ بولے یعنی جو اونکی باتون کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ ای ذو القرنین اِنَّ
يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بیشک یاجوج ماجوج کی قوم مُفْسِدُوْنَ تباہی ڈالنے والے ہین فِي الْاَرْضِ ہماری زمین مین
کہ جب ان دونون پہاڑون سے نکلتے ہین ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک چیز ہوتی ہی اپنے ساتھ
لیجاتے ہین اور ہم سب کے چارپایون کو مار کر کھا لیتے ہین اور اگر چارپائے نہین پاتے ہین تو اونکے عوض آدمیون کو کھا جاتے
ہین اور یافث بن نوح کی اولاد مین یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور
اونکی منی خاک مین ملی تو اونکو اس بات سے رنج ہوا حق تعالی نے اونکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومین پیدا کردین اور جو لوگ کہتے ہین کہ
انبیا علیہم السلام کو احتلام نہین ہوتا اونکے نزدیک یہ قول ضعیف ہی اور اس قوم کے لوگون کی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اونمین سے بعضون کے قد بالشت بالشت بھر کے ہین اور بعضون کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث مین ہی
کہ اونمین سے ایک قسم کے لوگ درخت ارز کے مثل ہین اور ولایت شام مین یہ ایک درخت ہوتا ہی ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضون کا
عرض و طول برابر ہی اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ایک کان کا اوڑھنا ایک کا بچھونا کرتے ہین انھی لوگون کی کیفیت مین کہا ہی نظم
بکوتاہ چشمی سگ جیفہ جوی ٭ بگوش دراز از خران بردہ گوی ٭ نہ شرمے و نہ بینشے دلنواز ٭ دران چشم کوتاہ و گوش دراز ٭ بہنگام خفتن
بخسپند سیر ٭ یکے گوش بالا و دیگر بزیر ٭ شکن بر شکن چین ابروے شان ٭ کشان ریش تا زیر زانوے شان ٭ برون آمدہ اشک شان
چون گراز ٭ شکم پہن و پا خرد و گردن دراز ٭ چو بوزینگان آمدہ در وجود ٭ مژہ زرد و رخ سرخ و دیدہ کبود ٭ ندارند جز خواب و خور ہیچ کار ٭
نمیرد یکے تا نہ زاید ہزار ٭ غرضکہ اوس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کرین ہم
یعنی مقرر کردین ہم لَكَ تیرے واسطے اور اپنے مالون مین سے ہم نکالین خَرْجًا خرچ عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر
کہ کردے تو بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ہمارے اور اونکے درمیان سَدًّا ○ آڑ جو اونھین باہر نکلنے سے روکے قَالَ کہا
سکندر نے کہ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ جو کچھ دسترس دیا ہی مجھے اوسمین رَبِّيْ میرے رب نے خَيْرٌ بہتر ہی اوس سے جو تم
مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِيْنُوْنِيْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگون سے یا ایسی چیز سے جسکے

سبب سے اس کام مین مجھے قوت دے اَجۡعَلۡ تاکہ کرون بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ تمہارے اور انکے درمیان رَدۡمًا ۝
آڑ سخت کہ اوسمین سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوۡنِيۡ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ
سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹین بنائی گئین بیت بفارغ دلی تا بجا تن زدند ۔ بہم روز و شب خشت آہن پزدند
جب اینٹین پک چکین تو حکم کیا کہ دو پہاڑون کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہے اوسمین پچیس گز چوڑی نیو کھودو چنانچہ پانی کی حد
تک کھودی یہانتک کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ مین پانی پر پتھر کی چٹانین رکھی اور اوسپر لوہے کی اینٹین چنوا دین حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى
یہانتک کہ جب برابر ہوگیا یعنی بھر گیا اور بنگیا بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ درمیان دونون پہاڑون کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی
بہت سی لکڑیان اوسپر جما کر پھونکنے اور دھونکنے کی راہین ادھر ادھر بنائین اور قَالَ انۡفُخُوۡا ط کہا سکندر نے اپنے کاریگرون کو
کہ پھونکو لوہے کی اینٹون مین حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ یہانتک کہ جب کردیا اون لوہے کی اینٹون کو نَارًا لا آگ کے مثل تو قَالَ
اٰتُوۡنِيۡۤ کہا لاؤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ تاکہ ڈالدون مین اس گرم لوہے پر قِطۡرًا ۝ تانبا گلا ہوا فرد بہر روی فرشتہ گداختند
بہر روے حل کرد دمیدہ بختند ۔ اور اسی طرح ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل چکنی برابر ایک ڈھال بن گئی فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا
پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ یہ کہ چڑھین اوس سد پر اوسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا اور نہ سکے
لَهٗ نَقۡبًا ۝ اوسمین سوراخ کرنا اوسکی سختی کے سبب سے قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد کہ هٰذَا یہ سد
اور اوسے پورا کرنے کی قدرت رَحۡمَةٌ رحمت ہے مِّنۡ رَّبِّيۡ ج میرے رب کی طرف سے اون لوگون پر جو یاجوج ماجوج کے
فتنہ سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعۡدُ رَبِّيۡ وعدہ میرے رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ
کردیگا اس سد کو دَكَّآءَ ج زمین برابر یعنی حق تعالیٰ اوس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ مین سے اوٹھالیگا وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّيۡ
اور ہی وعدہ میرے رب کا حَقًّا ۝ صحیح اور درست سد کے اودھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا نکلنا قیامت کی نشانیون
مین سے ایک نشانی ہی اور سورہ انبیا کے آخر مین انشاء اللہ تعالیٰ اوسکا ذکر آئیگا وَتَرَكۡنَا اور چھوڑا ہوگا ہم نے بَعۡضَهُمۡ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج مین سے يَوۡمَئِذٍ اوسدن یعنی جسدن وہ نکلینگے کہ ازدحام کرکے يَّمُوۡجُ فِيۡ بَعۡضٍ
اضطراب کرینگے اور داخل ہونگے بعض اور بعض مین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات
باہم ملجائینگے وَّنُفِخَ فِي الصُّوۡرِ اور پھونکا جائیگا صور مین قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعۡنٰهُمۡ پھر جمع کرینگے ہم
تمام خلق کو جَمۡعًا ۝ جمع کرنا حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر مین وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کردینگے ہم جہنم کو يَوۡمَئِذٍ
اوسدن لِّلۡكٰفِرِيۡنَ کافرون کے واسطے عَرۡضَا ۝ ظاہر کرنا اور کافرون پر قبل دخل دوزخ دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول دلانے کے
واسطے ہوگا الَّذِيۡنَ وہ کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب سے كَانَتۡ تہین اَعۡيُنُهُمۡ آنکھین اونکے دل کی فِيۡ غِطَآءٍ
پردے مین عَنۡ ذِكۡرِيۡ میری یاد سے یعنی وہ آیتین مشاہدہ کرنے سے جنکے سبب سے ایمان والون کے نزدیک توحید اور تعظیم کے
ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وَكَانُوۡا اور تہین کافر حق بات نہ سننے کے سبب سے لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نہین سکتے ہین سَمۡعًا

ع ۱۹

سننا میرے کلام کا عجاب سمع کے سبب قرآن سننے سے اونپر پردہ پڑا رہتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا نظم چون تو قرآن خوانی ای صدر امم ٭ گوش شان را پردہ سازم از صمم ٭ چشم شان را تیرہ سازم چشم بند ٭ تا نہ بینند و کلامت نشنوند ٭ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے کفر کیا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ یہ کہ بنالین میرے بندون کو کہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام ہین مِنْ دُوْنِیْ میرے سوا اَوْلِیَآءَ دوست یعنی معبود خلاصہ کلام یہ ہی کہ کافرون نے جو میرے بندون کو خدا ٹھہرایا کیا وہ جانتے ہین کہ وہ بندے اونھین نفع پہونچائینگے یہ استفہام انکار کے معنی مین ہی یعنی ایک گروہ کا جو اونھون نے خدا بنایا اس سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ بیشک ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو لِلْکٰفِرِیْنَ کافرون کے واسطے نُزُلًا ۝ اوترنے اور پھرنے کی جگہ یا ماحضر جو جلدی مین مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اس معنی مین اس بات پر تنبیہ ہی کہ کافرون پر ایسے عذاب ہونگے کہ اونکے سامنے دوزخ حقیر چیز ہوگی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دون مین تمکو بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۝ بڑا نقصان پاتے والے لوگون کے اعمال کی روسے اَلَّذِیْنَ ضَلَّ جو لوگ کہ گم ہوا اور ضایع گیا سَعْیُهُمْ اونکا دوڑنا ظاہر مین نیک کامون کی طرف فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا دنیا کی زندگی مین جیسے یہود و نصاری کے عابد زاہد لوگ کہ اکثر اپنے معبد مین روزہ نماز کرتے تھے اور کفر کے سبب اونکے سب اعمال باطل ہین اور انکا کچھ ثواب نہ ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس گروہ سے رافضی یا خارجی یا باعتی یا نیک کام مین ریا کرنے والے مراد ہین اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ کافر اپنے رشتہ دارون سے میل رکھتے فقیرون کو کھانا کھلاتے لونڈی غلام آزاد کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکے بطلان کا حکم کیا اور فرمایا کہ وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اور وہ گمان کرتے ہین اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہین صُنْعًا ۝ کام اُولٰٓئِکَ وہ گروہ جسکا ذکر کیا گیا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ ہین جو کافر ہوئے بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ کہ قرآن ہی یا توحید کی دلیلون کے ساتھ وَلِقَآئِهٖ اور اوسکے دیدار کے ساتھ یعنی بعث و نشر کے ساتھ کہ اوسی وقت اہل محشر کو دیدار میسر ہوگا فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ تو حبط اور ضبط ہوگئے اونکے کام جو ظاہر مین نیک معلوم ہوتے تھے اور اون کامون کی نیک جزا نہ پائینگے فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ پھر نہ کھڑی کرینگے ہم اونکے اعمال کے واسطے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن وَزْنًا ۝ ترازو کہ اوسمین اونکے وہ عمل تولین اسواسطے کہ وہ عمل تو سب نیست و نابود ہوگئے یا اونکے واسطے ہم کچھ وزن نہ رکھینگے یعنی وہ کافر کچھ مقدار اور اعتبار نہ رکھینگے بلکہ ذلیل اور مبتلا ہونگے ذٰلِکَ یہی کام ہی جو کہا گیا کہ اونکے عمل باطل ہونگے اور اونکی کچھ قدر نہوگی جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ جزا اونکی جہنم ہی بِمَا کَفَرُوْا بسبب اوسکے کہ اونھون نے کفر کیا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ اور ٹھہرالیا اونھون نے میری کتاب کی آیتون وَرُسُلِیْ اور میرے رسولون کو هُزُوًا ۝ ہنسی کیے گئے یعنی کتاب اور پیغمبر کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو لوگ ایمان لائے کتاب اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے کَانَتْ لَهُمْ ہین اونکے واسطے خدا کے حکم سے جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ جنتین فردوس کی

یعنی ایسے باغ جنمین درخت ہونگے اور اونمین اکثر انگور کی ٹٹیان ہونگی نُزُلًا ۝ پیشکش تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے فردوس کو
اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور دنیا کے دنون مین ہر دن کی جو مقدار ہی اسی مقدار کے ہر روز پچاس بار اوسکی طرف نظر کرکے
فرماتا ہی کہ اِزْدَادِی طِیْبًا وَ حُسْنًا لِاَوْلِیَائِیْ یعنی اپنا حسن و جمال اور تازگی اور پاکیزگی میرے دوستون کے واسطے زیادہ کر اور ایسی جگہ کو
دوستون کا پیشکش کہتے ہین اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے کہ اون دوستون کے واسطے ایسے عطیے ہونگے کہ فردوس کی نعمتین
اوسکے سامنے ایک حقیر چیز ہوسکتی ہین اور وہ عطا ہوگی مگر دولت لقا **فرد** نعمتِ فردوس نہ ادہر اوما را وے دوست ؛ قسمتِ
ہر کس بقدرِ ہمت والاے اوست ؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ جنتون مین سب سے بلند درجہ فردوس ہی اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگو اور ایک قول یہ ہی کہ جنتون کے نامون مین سے ایک نام فردوس ہی
کہ ایمان والے وہان اوترینگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین لَا یَبْغُوْنَ نہ ڈھونڈینگے عَنْهَا اون
جنتون سے حِوَلًا ۝ کوئی بدلا یا نہ ڈھونڈینگے وہان سے دوسرے مکان مین جانا اسواسطے کہ اونکے سب مطلب وہین
مہیا ہونگے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ اگر ہو دریاے محیط جو زمین کو گھیرے ہوئے ہی مِدَادًا
روشنائی لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ میرے رب کے کلمات لکھنے کے واسطے یعنی قرآن کے معنی یا خدا کے علم مین جو [illegible] ہین انکے
لکھنے کو تو لَنَفِدَ الْبَحْرُ البتہ فنا ہوجائے اور نہ باقی رہے دریا کا پانی اسواسطے کہ جسم ہی اور ہر ایک جسم متناہی ہوتا ہی تو پانی نہایت کو
پہونچ جائے قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ قبل اسکے کہ نہایت کو پہونچین اور نہ باقی رہین كَلِمٰتُ رَبِّیْ علم میرے رب کے اس جہت سے
کہ غیر متناہی ہین تو اس روشنائی سے جو متناہی ہی کلمات نامتناہی نہ لکھے جاینگے وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ اور اگرچہ ہم لاوین بھی دریا سے
نامتناہی کے مثل مَدَدًا ۝ مدد اوس روشنائی کی اور اوس روشنائی پر زیادہ کردین کہتے ہین کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی
جب یہود نے مسلمانون سے یہ بات کہی کہ تم اپنے کلام اللہ مین پڑھتے ہو کہ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا اور تمہارا گمان یہ ہی
کہ اونھین حکمت دی ہی تو تمھارا علم بہت ہوا اور دوبارہ تم پڑھتے ہو کہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا تو یہ دونون باتین کیونکر صحیح
ہین تو حق تعالی نے اس آیت مین فرمایا کہ حق تعالی کا علم بے نہایت ہی اور کسیکا علم کتنا ہی زیادہ ہوجائے علم الٰہی کے مقابلہ مین کم
کم ہوسکتا ہی **نظم** علمہا از بحر علمش قطرۂ ؛ آن چو خورشید ست وانہا ذرۂ ؛ گر کسی در علم صد لقمان بود ؛ پیش علم کاملش نادان بود قُلْ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مِّثْلُكُمْ مثل تمہارے اور کلمات الٰہی
گھیر لینے کا دعوی نہین کرتا ہون آسقدر ہی کہ جبرئیل کی وساطت سے یُوْحٰۤی اِلَیَّ وحی کیجاتی ہی میری طرف کہ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ
سوا اسکے نہین کہ تمہارا معبود اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہی ایک بے شریک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا پھر جو کوئی امید رکھے لِقَآءَ
رَبِّهٖ اپنے رب کے دیدار کی جنت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی حق تعالی کے پاس پہونچنے یعنی قیامت کے دن اوسکی طرف پھر جانے سے
فَلْيَعْمَلْ تو چاہیے کہ وہ کرے عَمَلًا صَالِحًا کام اچھا یعنی پسندیدۂ خدا اور بحر مین لکھا ہی کہ عمل صالح پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی متابعت اور راہ سنت پر چلنا ہی ظاہر مین تو دنیا ترک کرنا فقیری اختیار کرنا ہمیشہ عبادت مین مشغول و مصروف ہونا

العود بلطن مین خلق سے ٹوٹنا حق سے ملنا یعنی غیر خدا کو دیکھنے سے ہت کی آنکھ بند کر لینا اور حضرت مولیٰ کی دید کے سوا نہ کھولنا ہی جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی **بیت** روی از ہمہ بتافتم و سوے تو کردم ÷ چشم از ہمہ بر بستم و دیدار تو دیدم ÷ لکھا ہی کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کیا رسول اللہ مین عمل تو خدا ہی کے واسطے کرتا ہون مگر جب کوئی اوسپر مطلع ہو جاتا ہی تو میرا دل خوش ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جس کام مین کوئی غیر شریک ہو حق تعالیٰ اوسے قبول نہین کرتا تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بات سچی کرنے کو یہ آیت بھیجی کہ **وَلَا یُشْرِكْ** اور چاہیے کہ جو بندہ نیک کام کرتا ہی وہ شریک نہ ٹھہرائے **بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا** ۝ اپنے رب کی عبادت مین کسیکو یعنی دکھانے سنانے کو اور بناوٹ سے عمل نہ کرے اسواسطے کہ ریا چھوٹا شرک اور عمل کو غارت و تباہ کرنے والا ہی نعوذ باللہ من الریاء فی العمل و نعتصم بہ من وقوع الذلل

وَهِيَ ثَمَانٍ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً	**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** ۝	**سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ**
اور وہ اٹھانوے ۹۸ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ مریم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ مواہب الٰہی جو حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ پر اوترے اوس سے مواہب صوفیان مین مذکور ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ دوسری ملکی جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ تیسری حقی جیسا خود آپنے فرمایا کہ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ اور اس سے بھی کھلی ہوئی یہ حدیث ہی کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کو ہر صورت مین جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام اوسی عبارت مین واقع ہوا ہی صورت بشری مین کلمات جیسے قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور صورت ملکی مین حروف مفردہ جیسے كٓهٰيٰعٓصٓ وغیرہ مقطعات اور صورت حقی مین کلام مبہم کہ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی **بیت** در تنگنائے حرف نگنجد بیان ذوق ÷ زان سوے حرف و نقطہ حکایات دیگر ست ÷ وَنَحْنُ نَتَکَلَّمُ فِیْمَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو حروف مقطعہ حق تعالیٰ اور اوسکے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان مین ایک رمز ہی اوسی مین سے ایک كٓهٰيٰعٓصٓ ہی اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ حروف اسماء الٰہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ آپ بعضی دعاؤن مین كٓهٰيٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑھتے تھے اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ کافی اور کبیر اور کریم جو اسماء الٰہی ہین کاف انکی کنجی ہی اور ہے اسم ہادی کی طرف اشارہ ہی اور چونکہ اللہ جل شانہ کے کسی نام کی ابتدا مین یے نہین ہی تو کہتے ہین کہ یے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ کی طرف اشارہ ہی اور لباب مین لکھا ہی کہ یَا مَنْ یُّجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ کی طرف اشارہ ہی اور عین علیم عزیز عدل کا ہی اور صاد صادق کا اور شاید کہ سورت کا نام ہو اور اوسکا مابعد اوسکے ساتھ مترتب ہو یعنی یہ سورت **ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا** ۝ یاد کرنا تیرے رب کا ہی مہربانی کے ساتھ اپنے بندے زکریا ابن آزر کو کہ رحیم بن سلیمان بن داؤد علیہم السلام کی اولاد مین پیغمبر عالیشان بیت المقدس کے خادمون اور مجاورون کے سردار اور صاحب قربت یعنی مقرب درگاہ الٰہی تھے

پس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ جب ندا کی اور پکارا اپنے رب کو
بیت المقدس کی محراب مین قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا اخلاص سے بہت قریب ہی یا آواز بلند سے
دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اسواسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خود ننانوے ۹۹ برس کے بوڑھے اور بی بی صاحبہ
بانجھ بوڑھی اس حال مین لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی کیا دعا کرون یا بوڑھاپے کے سبب سے اونکی آواز ایسی ضعیف
ہوگئی تھی کہ ہر چند چلاکر دعا مانگتے مگر کوئی بھی نہ سنتا اور اونکی دعا یہ تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّيْ کہا کہ ای میرے رب بیشک سست ہوگئی ہی میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا مین سب سے
زیادہ سخت ہوتی ہی وہ سست اور کمزور ہوگئی تو تمام بدن بطریق اولی کمزور ہوگا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اور سفید
ہوگیا ہی میرا سر بوڑھاپے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی نے سفیدی کو روشنی مین آگ سے تشبیہ دی ہی اور بال سفید ہونے کو
آگ کے شعلے مارنے سے تشبیہ دی ہی یعنی بوڑھاپے کے سبب سے میرا سر روشن اور چمکدار ہوگیا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ
شَقِيًّا ۝ اور نہ تھا مین تجھے پکارنے سے ای میرے رب بے نصیب اور ناامید یعنی مین نے جب دعا کی تونے قبول فرمائی
اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہوگئی وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے چچازاد
بھائیون سے کہ یہ میرے قرابتدار نیک کام کرنے اور دین قائم رکھنے کے کام مین سستی کرین اور میری امت مین میری خلافت
اچھی طرح نہ کرین تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہ ہی کہ میری عورت بانجھ اور اٹھانوے
برس کی بوڑھیا ہی فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا
متولی ہو اور استحقاق کی رو سے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ کہ میراث لے مجھسے امامت اور نیکو کاری اور
میراث لے علم اور حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن ماثان برادر عمران جو مریم کے بیٹے تھے اونکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ
رَضِيًّا ۝ اور کر میرے فرزند کو ای میرے رب نیک اور شایستہ کہ اوسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدہ مین
عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اونکی دعا قبول فرمائی اور یہ ندا آئی کہ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
ای زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے بِغُلٰمِ اِۨسْمُهٗ يَحْيٰى ایک بیٹے کی کہ اوسکا نام یحیی ہی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ
سَمِيًّا ۝ نہین پیدا کیا ہمنے اوسکے واسطے اوس سے پہلے کوئی ہمنام زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یحیی علیہ السلام کی فضیلت کا یہ سبب
نہین ہی کہ اونسے پہلے کوئی اونکا ہمنام نہ تھا اسواسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہوئے ہونگے کہ اونسے قبل اونکا ہمنام نہین پیدا
ہوا ہو بلکہ اونکی فضیلت یہ ہی کہ حق تعالی نے اونکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اونکے ماں باپ پر حوالہ نہین کیا امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ
پہلے کا ذکر اس سبب سے فرمایا کہ اونکے بعد ایسے کسیکو پیدا کرے کہ اوسے کئی نامون کے ساتھ خاص کرے اور اوسکا اسم شریف اپنے
اسم مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہی شعر وشق لہ من
اسمہ لیجلہ ۔ فذو العرش محمود وہذا محمد ۔ بیت ای خواجہ کہ عاقبت کار ست ۔ محمود از آن شد ست کہ نامت محمد ست ۔ اور بعضونے کہا ہی

کہ سمی شبیہ یعنی اس بات مین ہمنے اوسکے مثل کسیکو نہین پیدا کیا کہ اوس سے ہرگز نہ گناہ وقوع مین آیا نہ گناہ کا قصد کیا قَالَ رَبِّ
اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ زکریا علیہ السلام نے کہا کہ ای میرے رب کیونکر ہوگا میرے بیٹا وَّ کَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہی
میری عورت بانجھ وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝ اور یقینی پہونچا ہون مین بوڑھاپے سے تباہی اور کمزوری کو
یہ کلام علم حاصل کرنے کو کہا تعجب کی راہ سے نہین یعنی یا اللہ کیا تو مجھے جوان کریگا یا اسی بوڑھاپے کی حالت مین اپنی قدرت
کاملہ سے مجھے فرزند دیگا قَالَ کہا فرشتے نے حکم آلہی کے موجب کہ ای زکریا كَذٰلِكَ ج اسیطرح بوڑھاپے اور ناطاقتی کی
حالت مین قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام کہ فرزند پیدا کرنا ہی اس سن مین ایسے دو شخصون سے
میری قدرت کاملہ کے سامنے آسان ہی وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ اور بیشک پیدا کیا ہمنے تجھے یحیی سے پہلے وَلَمْ تَكُ
شَیْئًا ۝ اور نہ تھا تو کوئی چیز یعنی تو محض معدوم تھا مین نے تجھے موجود کیا تو مین جو تجھے عدم سے وجود مین لایا قادر
ہون کہ دو بوڑھون سے بیٹا بھی پیدا کرون زکریا علیہ السلام اس خوشخبری سے خوش ہوئے مگر اونھین یہ نہ معلوم ہوا کہ عنقریب
فرزند پیدا ہوگا یا مدت کے بعد قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ط کہا زکریا نے کہ ای میرے رب کردے میرے واسطے کوئی
نشانی یعنی کوئی علامت مجھے ایسی بتادے کہ جس سے مجھے وقت معلوم ہو جائے کہ اب وہ فرزند عنقریب پیدا ہونے والا ہی قَالَ
کہا خدا نے زکریا علیہ السلام سے کہ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ نشانی تیری یہ ہی کہ تو بات نہ کرسکیگا لوگون سے ثَلٰثَ
لَیَالٍ سَوِیًّا ۝ تین دن رات برابر یہ کہ بات کرنے پر قادر نہ ہوگے حالانکہ صحیح اور تندرست ہوگے لکھا ہی کہ اوسی وقت
اونکی زبان منھ مین بہت موٹی ہوگئی حتی کہ اوسکو حرکت دینے کی مجال نہ تھی فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ پھر نکلا اپنے
گروہ پر اوس رات کی صبح کو جس رات اوسکی بی بی اشیاع نام حاملہ ہوئی اپنے مصلا پر سے فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ تو اشارہ کیا
اونکی طرف اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝ یہ کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح شام غرضکہ تین دن اسی حال پر گذرے
پھر زکریا علیہ السلام اپنی حالت اصلی پر آئے اور مدت حمل گذرنے کے بعد یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے لڑکپن مین ٹاٹ پہنتے اور
ریاضت کے طور پر عبادت مین عابدون کا ساتھ دیتے حتی کہ اونپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ
بِقُوَّةٍ ط ای یحیی پکڑ کتاب توریت کو کوشش اور محنت سے یا قوت دل سے وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝ اور ہمنے
دی تھی یحیی کو حکمت اور توریت کی سمجھ اوس حال مین کہ وہ تین یا سات برس کا لڑکا تھا لکھا ہی کہ محلے کے لڑکون نے تین برس کی
عمر مین یحیی علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ آؤ کھیلین اونھون نے فرمایا کہ ہم کھیلنے کو نہین پیدا ہوئے ہین دنیا کے غفلتکدے مین
جو بیخبر لوگ اپنی عمر کو کھیل کود مین بسر کرتے ہین اور اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ کے دام فریب مین پھنسے رہتے ہین اونکے واسطے
اس کلام مین بڑی نصیحت ہی نظم عمر بازیچہ بسر مے بری ٭ بلے زاندازہ بدر مے بری ٭ بہ کہ زبازی جہان پاکنی ٭ طفل نہٖ
چند بیازی خوشی ٭ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ط اور دی ہمنے یحیی کو رحمت اور مہربانی اور نرم دلی اپنے پاس سے
اور گناہ سے طہارت یا خلق کے سامنے تعریف وَ كَانَ تَقِیًّا ۝ اور تھا ڈرتا یا فرمان بردار یا گناہون سے بچنے والا

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے مان باپ کے ساتھ یا اونکا فرمانبردار اور خدمتگذار وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ○ اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے مان باپ کو ایذا دینے والا اور اونکا حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گناہگار نہ تھا وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ اور سلام یحیی پر ہماری طرف سے يَوْمَ وُلِدَ جس دن وہ پیدا ہوا وَيَوْمَ يَمُوْتُ اور جس دن مرتا تھا وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ اور جس روز اوٹھایا جائیگا زندہ آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ جس دن یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے اوس دن شیطان کے چھونے سے اونکی سلامتی مراد ہے اور جس دن وفات کی اوس روز عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے اور یحیی علیہ السلام کے رونے اور خوف کا قصہ بہت مشہور ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اور یاد کر قرآن مین قصہ مریمؑ کا جو عمران کی بیٹی تھین اور ہمیشہ بیت المقدس کی مسجد مین رہتین جب عذر واقع ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتین اور پاک ہونے کے بعد مسجد مین پھر آتین ایک دفعہ اپنی خالہ کے گھر مین تھین اور اونھین غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالی اوس سے خبر دیتا ہے کہ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا جب دور ہوگئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگون یعنی اپنی خالہ اور اونکے لوگون سے مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ مکان مین پورب کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جاڑے کے دنون مین اور اوس مکان کا منھ آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۪ پھر کرلیا مریم نے اونکے سامنے پردہ یعنی اونکی طرف سے ایسا پردہ کرلیا کہ اوسکی آڑ مین نہائین اور کوئی اونھین دیکھ نہ سکے جب نہا چکین اور کپڑے پہنے فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا تو بھیجا ہمنے اونکی طرف اپنی روح کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہین اپنی ذات مقدس کی طرف روح کی اضافت اونکی بزرگی ظاہر کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ پھر صورت پکڑ کر ہوگئے جبرئیل مریمؑ کے واسطے آدمی پورے یعنی جبرئیل امین نے آدمی کی صورت پکڑ کے اپنے کو حضرت مریمؑ پر ظاہر کیا حضرت مریمؑ نے اپنے غسلخانہ مین ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ کہا مریمؑ نے کہ بیشک مین پناہ مانگتی ہون بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○ خدا بڑے بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہی تو پرہیزگار اپنی پاکدامنی مین کمال درجہ کا یہ مبالغہ ہے یعنی اگر تو متقی اور پرہیزگار ہی تو بھی مین تجھسے پرہیز کرتی ہون اور خدا کی پناہ مانگتی ہون پھر اگر تو ایسا نہو تو کیونکر نہ پرہیز کرون اور پناہ نہ مانگون اور بعضون نے کہا ہی کہ اوس زمانہ مین ایک مرد شریر عورتون سے متعرض ہوا کرتا اوسکا نام تقی تھا اور حضرت مریمؑ نے اوسکا قصہ سنا تھا تو گمان کیا کہ یہی شریر ہے اور حق تعالی کی پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ کہا کہ سوا اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اسواسطے یہان بھیجا لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ تا کہ بخشون تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور اچھا قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ کہا مریمؑ نے کہ کیونکر ہوگا میرے بیٹا اور مجھے نہین چھوا ہی آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر اب تک کسی کا ہاتھ مجھ تک نہین پہونچا وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○ اور نہ تھی مین نا کار اور حرامی اور برائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتی ہو کہ کسینے نکاح یا سفاح کے طور پر تمھین ہاتھ نہین لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا تیرے رب نے هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ

ع ۵

وقف لازم

ربع

یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجپر آسان ہی ہم تجھے بیٹا دیتے ہین تاکہ تو اوسکے سبب سے میری قدرت پر دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تاکہ کرین ہم اوسے نشانی لوگون کے واسطے کہ اوسکے حال مین غور کرکے میری قدرت پہچانین وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ اور تاکہ کرین اوسے رحمت اپنی طرف سے اون لوگون کے واسطے جو اونکا ایمان لائین وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ اور ہی اوسکا بے باپ پیدا ہونا کام حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر اور لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہی پھر جبرئیل امین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے اور اونکی آستین یا گریبان یا منھ مین پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہوگئین اور اوسی دم عیسی علیہ السلام اونکے حمل مین آئے فَانْتَبَذَتْ بِهٖ پھر باہر ہوئی اور دور ہو گئی شہر سے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے پیٹ مین لیکر مَكَانًا قَصِيًّا ۝ ایک مکان مین جو شہر سے دور تھا اور بعضون نے کہا ہی پورب کی طرف پہاڑ پر گئین یا بیت لحم کے میدان مین کہ شہر ایلیا سے چھ میل دور تھا اور نو یا آٹھ مہینے کے بعد وضع حمل ہوا یعنی عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ حمل رہنا اور عیسی علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت مین واقع ہوا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ نو ساعت مین اور مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ایک ساعت مین نطفہ ٹھہرا ہوا ایک ساعت مین صورت بنی ایک ساعت مین ولادت ہوئی بہر تقدیر جب وضع حمل کا وقت قریب پہونچا تو حضرت مریم نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا کہ اوسکی شاخین کٹ گئی تھین ٹھنٹھ کھڑا ہی فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ پھر لایا اوسے درد زہ کھجور کے تنے کی طرف حتی کہ اوس سے پیٹھ لگا کر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش مین مر جاتی اس حال سے پہلے وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ اور ہو جاتی مین چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور نہ مجھے حساب مین لاتا اور حال یہ ہی کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب مجھے جانتے ہین اسواسطے کہ اونکے امام کی لڑکی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت مین ہون اور ابتک کنواری ہون شوہر مین نے کیا نہین اور لڑکا جنتی ہون اور اس امر کی ندامت سے نہین جانتی کہ کیا کرونگی **فرد** ہر چند بڑے کار دشوار ہی محنت وہ جو خود نے بسیم من فَنَادٰىهَا پھر آواز دی مریم کو مِنْ تَحْتِهَآ اونکے نیچے سے عیسی علیہ السلام نے یا فرشتے نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور بعضے نے مَن تَحْتَهَا پڑھا ہی یعنی آواز دی اوسنے جو اونکے نیچے یعنی اونکے پیٹ مین تھا اس سے عیسی علیہ السلام مراد ہین کہ اونھون نے اپنی مان سے بات کی اور ندا دی اَلَّا تَحْزَنِيْ یہ کہ غمگین نہو اور موت کی تمنا نہ کرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ یقینی پیدا کی اور جاری کر دی تیرے رب نے تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا ۝ نہر پانی کی کہ اوسمین سے پیو اور اوسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھونٹھ کو تُسٰقِطْ عَلَيْكِ تاکہ گرائے وہ درخت تجپر اور بعضون نے تَسَّقَطْ پڑھا ہی یعنی تاکہ گر پڑین تجپر رُطَبًا جَنِيًّا ۝ۡ خرمے تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ پھر کھا خرمے اور پی پانی وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ اور روشن کر آنکھ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہی اسواسطے کہ جو اس بات پر قادر ہی کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ مان سے بے باپ لڑکا پیدا کر دے پھر حق تعالی نے ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اونھین اوٹھا لیا اور نہلایا اور جنت کے حریر مین لپیٹکر مریم علیہا السلام کی گود مین دیدیا اور آواز آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ آدمیون میں سے

کسیکو اور لوگ تجسے پوچھین کہ یہ لڑکا کہان سے آیا فَقُولِىٓ إِنِّى نَذَرْتُ لِلرَّحْمَـٰنِ صَوْمًا تو کہدے کہ بیشک مین نے
نذر کیا ہی خدا بڑے مہربان کے واسطے روزہ اور اون لوگون کا روزہ یہ تھا کہ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دیتے تھے فَلَنْ أُكَلِّمَ ٱلْيَوْمَ
إِنسِيًّا ۝ تو ہرگز نہ بات کرونگی مین آج کسی آدمی سے بلکہ ملائکہ سے مین باتین کرتی ہون اور خدا سے مناجات کرہی ہون
اور اتنی بات کہدینا نذر کی خبر کرتا تھا یا اشارہ سے یہ بات کہکر نذر جتادی لکھا ہی کہ مسجد اقصی کے لوگون نے مریم علیہا السلام کو جب
محراب مین نہ پایا تو اونھین ڈھونڈھنا شروع کیا ہر جگہ ڈھونڈھتے ہر ایک سے پوچھتے یہانتک کہ کسی نے اون لوگون کو خبر دی کہ مریم کو
مین نے بیت لحم مین دیکھا ہی پس حضرت مریم کی قوم وہان پہونچی جب مریم علیہا السلام نے اونھین دیکھا تو حضرت عیسی علیہ السلام کو
گود مین اوٹھا کر اونکی طرف متوجہ ہوئین فَأَتَتْ بِهِۦ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُۥ پھر لائی مریم عیسی علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اوٹھائے
ہوئے اوسے جیسے اوس گروہ کی نگاہ اونپر پڑی تو قَالُوا۟ يَـٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ بولے وہ لوگ کہ اے مریم یقینی لائی تو شَيْـًٔا
فَرِيًّا ۝ چیز تعجب دلانے والی یا بری کہ تیرے گھر والون مین ایسا امر نہوا تھا يَـٰٓأُخْتَ هَـٰرُونَ اے بہن ہارون کی کہتے ہین کہ اونکے
ایک بھائی کا ہارون نام تھا یا یہ کہ بنی اسرائیل مین ہارون ایک مرد صالح تھا کہ صلاحیت اور نیکبختی مین اونسے مثال دیتے یا کوئی مرد
فاسق فاسقون کے واسطے ضرب المثل تھا تو لوگون نے حضرت مریم سے یہ بات کہی کہ ہارون کی ایسی عفت اور پرہیزگاری مین
یا ہارون کے مثل گناہگاری مین مَا كَانَ أَبُوكِ ٱمْرَأَ سَوْءٍ نہ تھا تیرا باپ عمران بدکار آدمی بلکہ مسجد اقصی کا امام اور
عابدون مین بہت شریف اور عالیمقام تھا وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ اور نہ تھی تیری مان حنّہ فاقود کی بیٹی بَغِيًّا ۝ زنا کار اور
گنہگار ایسے مان باپ کی بیٹی ہوکر بے باپ کا لڑکا تو نے کہانسے جنا فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ تو اشارہ کیا مریم نے عیسی علیہ السلام
کی طرف کہ اس سے بات کرو اور جواب لو قَالُوا۟ كَيْفَ نُكَلِّمُ بولے قوم کے لوگ کہ ہم کیونکر بات کرین مَن كَانَ اوس سے جو
ہی فِى ٱلْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ گہوارے مین یعنی گہوارے کے قابل بچہ کہ نہ بات سمجھ سکتا ہی نہ جواب دے سکتا ہی لکھا ہی کہ عیسی علیہ السلام
دودھ پی رہے تھے جب لوگون کی یہ بات سنی پستان چھوڑ کر قوم کی طرف پھرے اور زبان فصیح سے قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ
کہا کہ بیشک مین بندہ اللہ کا ہون ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَـٰبَ دی ہی اوسنے مجھے کتاب یعنی مجھسے انجیل دینے کا حکم ازل مین کر چکا ہی
ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے یہ تفسیر کی ہی کہ مان کے پیٹ مین مجھے انجیل تعلیم فرما چکا ہی وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ۝ اور کیا مجکو پیغمبر اوس حال مین
عیسی علیہ السلام پیغمبر تھے اور اعجاز کے طور پر بات کرتے تھے وَجَعَلَنِى مُبَارَكًا اور کیا مجھے برکت اور منفعت والا أَيْنَ مَا كُنتُ
جہان مین رہون وَأَوْصَـٰنِى بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا مَا دُمْتُ حَيًّا ۝
جب تک ہون زندہ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِى اور کیا مجھے بھلائی کرنے والا میری مان کے ساتھ اور اوسپر مہربان وَلَمْ يَجْعَلْنِى جَبَّارًا
اور نہین کیا مجکو سرکش متکبر کہ خلق کے ساتھ تکبر کرون اور اونھین رنج دون شَقِيًّا ۝ بدبخت کہ اوسکا حکم نہ مانون وَٱلسَّلَـٰمُ
عَلَىَّ اور خدا کا سلام مجپر ہی جیسے یحیی علیہ السلام پر يَوْمَ وُلِدتُّ جسدن مین پیدا ہوا وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ
حَيًّا ۝ اور جسدن مرون اور جسدن اوٹھایا جاؤن زندہ ذَٰلِكَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ یہ جسکا ذکر ہمنے کیا اور جسکا حال اوپر وصف کیا

عیسیٰ ہے مریمؑ کا بیٹا وہ نہین ہے جسے نصارا خدا کا بیٹا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ مین کہتا ہون صحیح اور درست بات الَّذِي فِيهِ
يَمْتَرُونَ ○ ایسا کہنا جسمین یہود شک کرتے ہین یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اوسے ناشایستہ باتون پر حمل کرتے ہین یا
نصارا کہ اوسمین جھگڑا کرتے ہین ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہے اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلّٰهِ نہین ہے اور نہ چاہیے
خدا کو أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ یہ کہ پیدا کرلے فرزند اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہونا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ ہمجنس
ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہے سُبْحٰنَهٗ ط پاک ہے وہ بیٹے سے إِذَا قَضٰى أَمْرًا جب حکم کرتا ہے اور کوئی کام کیا چاہتا ہے یعنی کوئی
نئی چیز پیدا کیا چاہتا ہے فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهٗ تو سوا اسکے نہین کہ فرماتا ہے کُنْ فَيَكُونُ ○ اوس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہے
فوراً وَإِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا فَاعْبُدُوهُ ط تو عبادت کرو اوسکی اور اوسکے سوا
کسیکی عبادت مین نہ مشغول ہو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○ یہی سیدھی راہ کہ جنت مین پہونچاوے فَاخْتَلَفَ
الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پھر اختلاف کیا گروہون نے آپس مین یعنی یہود و نصارا نے عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین
اختلاف کیا یہود نے اونھین حد سے زیادہ گھٹایا اور نصارا نے حد سے زیادہ بڑھایا یا یہ مراد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین نصارا کے
تین گروہ ہو گئے نسطوریہ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداؤن مین سے تیسرا
خدا کہا فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا تو واے بر حال اونکے جو کافر ہوئے اور تعجب مین ہے مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○
حاضر ہونے سے بڑے دن مین کہ وہ قیامت کا دن ہے یا اوسدن کی ہولین مشاہدہ کرنے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ کیا سننے والے
ہونگے کافر اور کیا دیکھنے والے يَوْمَ يَأْتُونَنَا اوس روز جب آئینگے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا یعنی اللہ جل شانہ
کے وعدے دیکھینگے اور یقین کرلینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اونھین کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ بات تہدید اور
دھمکی کے طور پر ہے یعنی اوسدن کیا دہشت دلانے والی باتین سنینگے اور ہولون کے سبب سے کیا سختیان دیکھینگے لٰكِنِ الظّٰلِمُونَ الْيَوْمَ
فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ○ مگر ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی مین ہین وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرا اونکو یعنی مکے کے کافرون کو حسرت کے
دن سے کہ برے آدمی حسرت کرینگے کہ ہمنے کیون برا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہمنے نیکی زیادہ کیون نہ کی إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ جب
پورا کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ بس ایسا دن تو سامنے ہے وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ اور وہ غفلت
اور اوسدن سے بیخبر ہین وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ اور وہ نہین ایمان لاتے آخرت کا اور اون چیزون کا جو آخرت سے متعلق ہین
إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہین زمین کو اور اوسے جو زمین پر ہے یعنی سب فنا ہو جائینگے
اور ہم باقی رہینگے وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ○ اور ہماری ہی طرف پھیرے جائینگے مرنے کے بعد کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ
یہ اشارہ ہے بقاے احدیت اور فناے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستیون کے
نقوش بے نیازی کی آگ سے جلا دیگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اوڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ اور چونکہ ماسوا معدوم ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ نظم صرصر قہر چو

وقف لازم

ع ۵

از کمین وحدت بوزد خس و خاشاک یقین همه را باد ببرد هرچه در عرصهٔ امکان بوجود آمده بود سیل غیرت همه را تا عدم آباد ببرد **وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ** ط اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن مین قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتون والے اونکی بزرگی کے مقر ہین اور عرب کے مشرک اونکی اولاد مین ہونے کے سبب سے فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے انکو خبردو کہ **اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا** ○ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید مین مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا اور صحیح بات کہنے والا پیغمبر خبردینے والا یا تعالی قدر **اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ** یاد کرو وقت کہ کہا اوسنے اپنے باپ آزر بن ناخور سے کہ **يٰۤاَبَتِ** ای میرے باپ **لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ** کیون عبادت کرتا ہی تو اوسکی جو نہین سنتا تیری دعا اور آرزو **وَلَا يُبْصِرُ** اور نہین دیکھتا ہی تیری عاجزی اور فروتنی جو اونکے ساتھ تو عبث سے کرتا ہی **وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا** ○ اور نہین دفع کرتا تجھسے کوئی بری چیز یا ضرر دفع کرنے اور منفعت حاصل کرنے مین تجھے کچھ نفع نہین پہونچاتا **يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ** ای میرے باپ بیشک آیا ہی مجھے وحی کی راہ سے **مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ** علم جو تجھے نہین آیا **فَاتَّبِعْنِيْۤ** تو پیروی کر تو میری **اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا** ○ تاکہ دکھاؤن تجھے راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر جلد پہونچاوے **يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ** ای میرے باپ نہ پوج شیطان کو اور اوسکی فرمانبرداری نہ کر خدا کی نافرمانی کرکے **اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا** ○ بیشک شیطان ہی خدا کا گناہگار اور نافرمانبردار اور اوسکے گناہون مین سے ایک گناہ یہ ہی کہ اوسنے آدم علیہ السلام کا سجدہ نہین کیا **يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ** ای میرے باپ بیشک مین ڈرتا ہون یہ کہ پہونچے تجھے عذاب خدا کی طرف سے شیطان کی متابعت کے باعث اور جب تجھے خدا کا عذاب پہونچے **فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا** ○ تو ہو جائیگا تو شیطان کا دوست یعنی لعنت مین اوسکا شریک اور عذاب مین اوسکا ساتھی **قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ** کہا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم سے کہ کیا منہ پھیرنے والا ہی تو میرے معبودون کی پرستش سے ای ابراہیم اور اونکو تو چھوڑ دینے والا ہی **لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ** اگر نہ باز رہیگا تو مخالفت سے یا اونکا عیب و مذمت کرنے سے تو **لَاَرْجُمَنَّكَ** ضرور گالی دونگا مین یا سنگسار کرونگا مین تجھے **وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا** ○ اور جدا رہ مجھسے بہت مدت تک تاکہ میری مضرت سے بچو رہ **قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ** ج کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام تجپر یعنی جاتا ہون اور رخصت کرتا ہون اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ دھمکی اور ملامت کے جواب مین حضرت ابراہیم نے اوسے سلام کیا تاکہ اوسکے دل مین اثر ہو اور وہ ایمان لاوے اور لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب جدا ہونے کا قصد کیا تو اونکے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین نہو کر تو خوب خدا رکھتا ہی جسنے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ نہ دیگا ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے ایمان کی امید ہوئی اس سبب سے اوسپر سلام کیا اور فرمایا کہ **سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ** ط قریب ہی کہ مین مغفرت چاہونگا تیرے واسطے اپنے رب سے کافرون کے واسطے استغفار یہ ہی کہ خدا سے دعا کرنا کہ اونھین ایمان کی توفیق دے اسواسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا سبب ہو سکتا ہی **اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا** ○ بیشک خدا ہی میرے ساتھ مہربان اور اوسنے دعا قبول کرنے کا مجھسے وعدہ کر لیا ہی **وَاَعْتَزِلُكُمْ** اور کنارہ کرتا ہون تمسے مراد آزر ہی اور جو بت پرست لوگ اوسکے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین تمسے

جدائی اور دوری ڈھونڈھتا ہون وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اوس چیز سے جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو خدا کے سوا یعنی بتون سے بھی وَاَدْعُوْا رَبِّیْ اور پکارتا ہون اپنے رب کو اور اوسکی عبادت کرتا ہون وحدہٗ لاشریک سمجھکر عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ○ چاہیے کہ مین نہ رہون اپنے خدا کے پکارنے اور پوجنے کے سبب سے ناامید اور بے بہرہ جیسے تم اس بات پر کہ تم اپنے بتون کو پوجنے کے سبب سے بے نصیب اور خراب ہو یعنی مین امید رکھتا ہون کہ حق تعالیٰ سے ضرور بہت اچھی طرح بہرہ مند ہونگا۔ بیت

حاجت ز کسے خواہ کہ محتاجان را ✤ بے بہرہ نگرداند از انعام عمیم ✤ تفسیر حقائق مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے فارس کے کوہستان مین آئے اور سات برس تک اون پہاڑون کے گرد سیر کرتے رہے جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چچا سے بتخانہ متعلق ہوا تو وہ پھر بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اس بار اونھون نے بت توڑ ڈالے اور نمرود کی آگ اونپر ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت سارہ اور حضرت لوط کے ساتھ ملک شام کا قصد کیا تو حق تعالیٰ نے اونکی اس ہجرت کی خبر دی کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جسوقت دور ہوا ابراہیم بت پرستون سے اور اونھین چھوڑ دیا وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اونھین بھی جنھین خدا کے سوا وہ پوجتے تھے وَهَبْنَا لَهٗٓ عطا کیا ہمنے اوسے سارہ سے اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ○ اور سب کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا اور دے دی ہمنے اونھین رحمت اپنی رحمت مین سے لکھا ہے کہ رحمت مال اور اولاد مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے اونھین عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ○ اور دیا ہمنے اونھین بات کہنا سچائی کے ساتھ یا نیک اور بلند ذکر لوگون مین یہ اشارہ ہے ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا قبول ہو جانے کی طرف جو اونھون نے مانگی تھی اور کہا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰٓی اور یاد کر وائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تھا پاک کیا ہوا میلون اور نقصانون سے وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ○ اور تھا بھیجا ہوا اللہ کا اور خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے رسول نبی پر اخص اور اعلیٰ ہے باوصف اسکے آیت مین رسول کا لفظ نبی پر مقدم آیا اسکی وجہ اہل معانی نے یہ کہی ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اونھین بھیجا تو مرتبہ رسالت حاصل ہوا پھر اونھون نے خلق کو خبر دی تو نبوت حاصل ہوئی وَنَادَیْنٰهُ اور پکارا ہمنے موسیٰ کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ کوہ طور کی داہنی طرف سے وَقَرَّبْنٰهُ اور قریب کر لیا ہمنے اوسے درگاہ قرب سے نَجِیًّا ○ اوس حال مین کہ وہ ہمسے راز کہنیوالا تھا اور جس مفسر نے نجی کو بلند کیے گئے کے معنی مین رکھا ہے وہ یہ بات کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ایک آسمان پر سے دوسرے پر لیگئے اور ایک حجاب سے دوسرے اوس حجاب تک جہان اوس قلم کی آواز سنائی دیتی تھی جس سے توریت لکھی جاتی تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب تھا اور صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو روش یعنی چال بھی تھی اور کشش یعنی کھینچ بھی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی اونکی روش کی طرف اشارہ ہے اور قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا اونکی کشش کی طرف سالک جب تک روش مین ہے نظر رکھتا ہے اور جب کشش مین آپڑا تو اوسے خطرہ جاتا رہا یعنی سلوک مین تفرقہ کا شائبہ ہے اور جذبہ محض جمعیت ہے نظم تا خود رونی بیجا اصلی چون او کشید ستہ واصلی ✤ در رفتن کجا بردن کجا این سر بانمیست این ✤ خود میروی نگذارد تا ادمیکا شند سر باید ✤ تا اوکرا

کہ بادشاہی انعام سلطنت نیست یعنی ؎ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا اور عطا کی ہمنے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ مدد اوسکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب اور جہان میں پیغمبر تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر قرآن میں اسماعیل کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بیشک وہ تھا سچا وعدہ کا وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا رسول بھیجا ہوا اوسکی طرف خلق کو خبر دینے والا لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل [illegible]
[illegible] وعدہ کیا تھا جب تک وہ نہ آئیگا میں اسی جگہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنے کو [illegible] ایک برس [illegible]
میں کھڑے رہے یہانتک کہ وہ شخص آیا اور اس مدت میں وحشت کی گھاس کھاتے رہے [illegible] کہ تھا انظر [illegible]
کم ہمت [illegible] بلا فریب کرم ہمت ؎ نیست در مردم صاحب نظر ؎ صورتے از صدق و وفا خوبتر ؎ پھر دوبارہ حضرت اسماعیل
کی صفت میں فرماتا ہے کہ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگوں کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اپنی تمام امت کو بِالصَّلٰوةِ
نماز کا کہ سب بدنی عبادتوں میں افضل ہے وَالزَّكٰوةِ اور زکوٰۃ کا کہ سب مالی عبادتوں میں افضل ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ
مَرْضِيًّا ۝ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ
اور یاد کر قرآن میں ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا [illegible] نام اخنوخ تھا
[illegible] کی وجہ سے ادریس لقب ہو گیا قلم سے پہلے خط اونھی نے لکھا نجوم کا حال پہلے اونھی نے بیان کیا سینا پہلے اونھی
[illegible] اور [illegible] الاصول میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس [illegible] پیدا ہوئے اِنَّهٗ
كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور
اوٹھایا اوسے ہمنے بلند مکان یعنی کہ وہ شرف نبوت اور درجہ قرب ہے یا اوسے جنت میں پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اوٹھا لیا جیسا
معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا نے اور حضرت ادریس سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی
اور حضرت ادریس کے اوٹھ جانے کے باب میں مختلف خبریں ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی
[illegible] کی تیزی [illegible] معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھسے اسقدر دور ہے اور میں اوسکی گرمی اور تیزی سے قریب ہے کہ جل جاؤن تو جو فرشتہ
آفتاب کو اوٹھائے ہوئے ہے اوسکا کیا حال ہوگا خدایا اوس فرشتے پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کر دے اور اوسے آفتاب کی حرارت سے اپنی
عنایت کے سایہ میں محفوظ رکھ ؎ بیت ؎ از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ؎ آنرا کہ سایبان عنایت پناہ اوست ؎ حق تعالیٰ نے اوس دعا
قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اوٹھائے ہوئے ہے اوسنے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر [illegible] دیکھا تو حق تعالیٰ
اوسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس نے تیرے حق میں دعا کی اور میں نے قبول کر لی اوس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی ملاقات
کے واسطے آنے کی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا اور ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اونکی التماس کے موافق اونھیں اپنے پر کے اوپر
بٹھا کر آسمان پر لے گیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے موجب ملک الموت سے پوچھا کہ اونکی [illegible] اسقدر
ہے اور موت کیونکر ہے حضرت عزرائیل نے عمرونکا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تعجب کا حال ہے جو پوچھتا ہے اوسکی کیفیت [illegible] مطلع

آفتاب کے قریب وفات پا گیا جب وہ آفتاب کا فرشتہ پھر آیا تو ادریس علیہ السلام کو مردہ پایا اور ایک روایت یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام چونکہ عبادت کثرت سے کرتے تھے تو ملک الموت اونکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالی کے اذن سے زمین پر آئے اور اونسے ملاقات کی ورز اونکی التماس کے موجب حق تعالی کے حکم سے اونکی روح قبض کرلی اور پھر دوبارہ حق تعالی نے اونھین جان عطا کی اور حضرت عزرائیل اونکو آسمان پر لیگئے اور اونھین دوزخ دکھائی پھر وہان سے جنت مین گئے اور وہان سے نہ نکلے **اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ** وہ گروہ انبیا علیہم السلام جونکو ہمنے ذکر کیا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہین جنپر نعمتین بھیجی ہین اللہ نے دینی و دنیوی ظاہری باطنی **مِّنَ النَّبِيّٖنَ** پیغمبرون مین سے ہین یہ موصول کا بیان ہی یعنی وہ لوگ پیغمبر ہین **مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ** اولاد آدم علیہ السلام مین سے کہ وہ ادریس ہین فقط **وَ** اور باقی **مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ** ذریت مین سے ہین اونکی جنھین ہمنے اوٹھایا کشتی مین نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہما السلام کے سوا ہین **وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ** اور اولاد ابراہیم مین سے **وَاِسْرَآءِيْلَ** اور ذریت یعقوب مین سے **وَمِمَّنْ هَدَيْنَا** اور اونمین سے جنھین ہمنے راہ حق دکھائی **وَاجْتَبَيْنَا** اور برگزیدہ کرلیا لوگون مین نبوت کے سبب سے **اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ** جب پڑھی جاتی ہین اونپر خدا کی آیتین اونپر اتاری ہوئی کتابون سے **خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا**۝ تو منہ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہین خدا کو اور رونے والے ہین اوسکے خوف سے تلاوت کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن پڑھو اور رو اور اگر رو نسکو تو اپنے تئین تکلف کے ساتھ رولاو ایک مرد صالح نے کہا ہی کہ خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مین نے قرآن پڑھا آپنے فرمایا کہ ای صالح یہ تو قرات ہی رونا کہان ہی دوست کا کلام شوق پڑھتا ہی جب شوق کی آگ دل مین بھڑکتی ہی تو ضرور آنسو آنکھ سے بہتے ہین **وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ** نظم امی دریغا اشک من دریا بدی ۞ تا نثار دلبر زیبا بدی ۞ اشک کان از بہر او بارند خلق ۞ گوہرست و اشک پندارند خلق ۞ قرآنی سجدون مین سے یہ پانچوان سجدہ ہی حضرت شیخ علی قدس سرہ سے منقول ہی کہ سجود انعام عام کہا ہی اسواسطے کہ آیات رحمانی کی تلاوت کے سبب سے واقع ہوا ہی اور اس سجدہ پر رونا آنے کو خوشی اور فرحت کا رونا ہی اسواسطے کہ رحمانیت کی رحمت لطف اور مہربانی چاہتی ہی اور فرحت اور مسرت کا سبب ہی تو اسکا نتیجہ خوشی ہی نہ رنج و تعب **فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ** پھر پیچھے اونکے پیچھے سے فرزند بد کہ وہ ملت کے سبب سے **اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ** ضائع کی نماز یعنی ترک کرتی **وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ** اور پیروی کی اونھون نے نفس کی خواہشون کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شراب خواری زناکاری اور اسکے مثل **فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا**۝ تو قریب ہی کہ دیکھین گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب ونقصان اور بعضے کہتے ہین کہ غی ایک کنواں ہی دوزخ مین کہ دوزخی لوگ اس کنوے والون کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگینگے اور بعض کا قول ہی کہ غی ایک میدان ہی جہنم مین اوسکی آگ بہت تیز ہی اور اوسکا عذاب بڑا سخت ہی کہ بے نمازون اور نفس کی آرزوؤن کی پیروی کرنے والون کو وہان لیجائینگے **اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ** مگر وہ جو پھرا ہو گناہون سے اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے **وَعَمِلَ صَالِحًا** اور کیے ہون کام اچھے **فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ** تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت مین یہ ترجمہ حفص کی قرات کے موافق ہی اور بکر نے

سجدة

[illegible]

يدخلون

یدخلون مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت مین وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا اور نہ ظلم کیے جائینگے کسی چیز
اپنی چیزون مین سے یعنی اونکے اجر مین سے کچھ کم نہ کرینگے اور وہ بہشت جسمین وہ داخل ہونگے وہ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ
وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ باغ ہین اونکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہی خدا نے اونکا اپنے بندون کو بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے
ساتھ یعنی اونسے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اونسے غائب ہی یا یہ اوس سے غائب ہین اور چونکہ وعدہ ہی تو اوس غائب
ہونے سے کچھ باک نہین اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا بیشک ہی وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اوسکی وعدہ کی ہوئی بہشت
سامنے آنے والی ہی اور ایمان والون کو اوسمین داخل ہونا ہی لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنینگے جنتی جنتون مین بات بیہودہ
اور خراب اِلَّا سَلٰمًا مگر سنینگے سلام حق تعالی سے یا فرشتون سے یا ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ اور واسطے
اونکی روزی جنت کی نعمت مین سے فِيْهَا جنت مین بُكْرَةً وَّعَشِيًّا صبح اور شام یعنی اونھین جنت کی نعمتین یکدن کے
دو طرف یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر کھلائینگے جیسے امیرون کی عادت ہی کہ دن بھر مین دو بار کھانا کھاتے ہین یا ہمیشہ و بہیم
روزی دینا مراد ہی اور جنت مین اگرچہ نہ دن ہوگا نہ رات مگر علامتین ہونگی کہ اونسے دن رات کی مقدار پہچانینگے عین المعانی مین لکھا ہی
کہ پردے چھوڑنے اور دروازے بند کرنے سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اوٹھنے اور دروازے کھلنے سے دن اور تبیان مین
لکھا ہی کہ شب کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا وہ بہشت
جسکا ذکر ہمنے کیا وہ ہی کہ ہم میراث دینگے اپنے بندون مین سے مَنْ كَانَ تَقِيًّا اوسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہی کہ جب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف و ذوالقرنین و مسیح کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا کہ کل آنا تو مین جواب دونگا و انشاء اللہ تعالی
آپنے نہین فرمایا تو بارہ دن یا پندرہ یا پچیس دن تک جبریل علیہ السلام آپ پر نازل نہین ہوئے جب نازل ہوئے تو آپنے فرمایا کہ بھائی بہت
دیر کے بعد آئے مین تو تمہارا منتظر تھا جبریل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ اور نہین نازل ہوتے ہین ہم فرشتے اِلَّا
بِاَمْرِ رَبِّكَ مگر تیرے رب کے حکم سے لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہمارے آگے ہی آنے والے کامون مین سے
وَمَا خَلْفَنَا اور جو کچھ ہمنے پیچھے چھوڑا ہی یعنی گذرے ہوئے امور وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ اور جو کچھ درمیان مین ہی اوسکے جو
ہوگیا اور ہوگا یعنی جو حال مین ہوتا ہی یا اوسی کے واسطے حکم ہی ہماری ابتداء خلقت مین اور ہماری انتہاء مدت مین اور ہماری زندگی مین
وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہ ہی نہ تھا نہ ہوگا تیرا رب نَسِيًّا بھولنے والا یعنی یا رسول اللہ آپکے حال سے وہ آگاہ ہی جب چاہتا ہی
ہمین آپکے پاس بھیجتا ہی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ ہی رب آسمانون اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ اونکے
درمیان مین ہی تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور اونکے درمیان جو کچھ ہی اوسکا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فَاعْبُدْهُ
تو اوسکی عبادت کر وَاصْطَبِرْ اور صبر کرتا رہ لِعِبَادَتِهٖ اوسکی عبادت کے واسطے یعنی یا رسول اللہ جب آپنے یہ بات جان لی
کہ وہ آپ کو بھولا نہین تو عبادت پر ثابت رہیے اور وحی دیر کر آنے مین دلتنگ نہو جیے هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا کیا جانتا ہی
خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اوسے معبود کہہ سکین یا ہمنام یعنی یا رسول اللہ کیا آپ جانتے ہین کہ اللہ کسیکا نام ہوا ہو ایک ٹھہرا و غلبہ الٰہی

١٥ع

اتفاق مین یہ بات ہی کہ کسی مشرک نے اپنے معبود باطل کو اللہ نہین کہا بلکہ الہ کہتے تھے غیرتِ احدیت اور غیرت الوہیت نے اس بزرگ نام کو
کافرون کے تصرف اور بتون کا یہ نام رکھنے سے حفظ و امان مین رکھا اور ایمان والون کی زبان پر رنج و راحت مین جاری کر دیا نظم اللہ اللہ
چہ طرفہ نام ست این ✤ حرز جان و دل تمام ست این ✤ بس بود نزد صاحب معنی ✤ حَسْبِيَ اللّٰه گو و این دعوی ✤ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ
اور کہتا ہی آدمی یعنی ایک دوسرے سے کہتا ہی یا ابی بن خلف ہڈیان چورچور کرتا ہی اور بعید سمجھکر تعجب سے کہتا ہی کہ ءَاِذَا مَا مِتُّ
کیا جب مین مرونگا تو لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ○ ضرور جلد ہی نکالا جاؤنگا خاک سے زندہ استفہام انکار کے معنی مین ہی
یعنی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالیٰ اوسکے جواب مین فرماتا ہی کہ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ کیا
نہین یاد کرتا وہ آدمی اَنَّا خَلَقْنٰهُ یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ○ اور نہ تھا
وہ کچھ بلکہ عدم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی بہ نسبت بڑے تعجب کی بات ہی
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ تو قسم ہی تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اونھین یعنی کافرون کو وَالشَّيٰطِيْنَ
شیطانون کے ساتھ یعنی اونکے فریب والے شیطانون کے ساتھ جو دنیا مین وہ رکھتے تھے ہر اوسکے ساتھی سمیت ایک ایک زنجیر مین باندھینگے
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ پھر حاضر کرینگے ہم اونھین اور بعض نے کہا ہی کہ سب آدمیون کو حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ○ گرداگرد
دوزخ کے سب زانو کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہول سے اور دوزخ کے گرد اونکو حاضر کرنا اس جہت سے ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لین
کہ کن بلاؤن سے اونھون نے نجات پائی ہی اور اونکی خوشی زیادہ ہو اور برے لوگ دوزخ مین اپنے مکان دیکھین اور اونکا ملال بڑھے
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ پھر ہم نکالینگے دوزخ مین ڈالنے کو پہلے مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ ہر ایک گروہ سے اوسے اَيُّهُمْ جو ہوگا اونمین سے
اَشَدُّ بہت سخت اور بہت زیادہ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ○ خدا پر سرکشی اور جرأت کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ مین جو بڑا کافر اور
بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اوسی کو جدا کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ پھر بیشک ہم بڑے جاننے والے ہین بِالَّذِيْنَ هُمْ اون لوگون کو جو اَوْلٰى
بہت لائق ہین بِهَا آتش دوزخ کے ساتھ صِلِيًّا ○ ڈالدینے کی راہ سے یعنی مین جانتا ہون کہ کون پہلے آتش دوزخ مین ڈالدینے کے
قابل ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ اور نہین کوئی تم آدمیون مین سے اِلَّا وَارِدُهَا مگر پہونچنے والا اور گذر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن
دوزخ پر گذرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو جائیگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ کیا حق تعالیٰ
نے ہم سے وعدہ نہین کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گذرو گے تو یہ کیا ماجرا ہی کہ ہمنے تو آگ دیکھی ہی نہین فرشتے کہینگے کہ تمنے تو دوزخ پر سے گذر کیا مگر
اوسکی آگ تمھارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت مومن فسون بداند بر آتشے بخواند ✤ سوزش
در درون نماند گردد چو نور روشن ✤ كَانَ ہی دوزخ پر گذرنا عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر حَتْمًا لازم اور قطعی مَّقْضِيًّا ○ کام حکم
کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہی کہ ضرور واقع ہوگا اور اوسمین ہرگز خلاف نہین آ ور کچھ مفسر اس بات پر ہین کہ ورود دخول کے معنی مین ہی اسواسطے
کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی یعنی سبکو دوزخ مین داخل
کرینگے کوئی نیک اور بد ایسا نہوگا جو دوزخ مین نہ داخل ہو مگر ایمان والون پر آگ اسطرح گل ہو جائیگی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل

ہوگئی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دینگے ہم الَّذِينَ اتَّقَوْا اونھین جنھون نے پرہیز کیا
شرک سے یعنی نکال لینگے اونھین دوزخ سے وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو فِيهَا آگ مین جِثِيًّا ○
زانو کے بل گرے ہوئے وَإِذَا تُتْلَىٰ اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ مشرکون پر آيَاتُنَا ہماری آیتین بَيِّنَاتٍ
کہ کھلی ہوئی اور ظاہر ہین اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلین یا معجزے تو قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے
قریش کے سردارون مین سے لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین فقیرون مین سے یعنی امیر لوگ فقیرون سے
کہتے ہین کہ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ کون ان دونون گروہ مومن یا کافر مین سے خَيْرٌ بہتر ہی مَّقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی
ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہین اور عیش کا سب اسباب اوسمین مہیا ہی اور تمھارے پاس بیٹھنے کو ٹھور ہی نہ منھ کو کور اور حقیقت مین
مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہی حاصل کلام یہ ہی کہ مشرک لوگ مومنون سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہون مین کون
بہت خوشحال ہی وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ○ اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہی اسواسطے کہ ہمارے
مجمع مین سب سردار اور اشراف ہین اور تمھاری مجلس ہین غلام ناتوان تو حق تعالیٰ نے اونکی ڈینگ اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرمایا کہ
وَكَمْ أَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہین ہمنے قَبْلَهُم پہلے مشرکان عرب سے مِّن قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلہ سے کہ ایک ہی
زمانہ مین مجتمع تھے اور واقع مین تھے هُمْ وہ عرب کے کافرون سے أَحْسَنُ أَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جسکے سبب سے گھر ونکی
آرایش ہوتی ہی وَرِئْيًا ○ اور بہتر اونسے ہیئت اور صورت مین اونکے مال نے اونکی ہلاکت دفع کی نہ اونکے جمال نے اونسے عذاب کا
بیت بر مال و جمال خویشتن تکیہ مکن ٭ کانرا بشبے برندو این را بہ تبے ٭ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے جو مال اور جمال پر
بھروسا کیے ہین کہ گھمنڈ نہ کرو اسواسطے کہ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری مین ہی راہ حق سے فَلْيَمْدُدْ
تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر ہی امر کی صورت مین یعنی مدد کرتا ہی لَهُ الرَّحْمَٰنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہی اوسکی عمر مَدًّا کھینچکر یعنی اوسے
مہلت دیتا ہی اور پے در پے نعمت پہونچاتا ہی حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا اوسوقت تک کہ وہ دیکھتے ہین مَا يُوعَدُونَ وہ چیز جسکے سبب سے
ڈرائے گئے تھے إِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا مین قتل اور قید کے سبب سے وَإِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت مین انواع و اقسام کی رسوائی
اور خرابی دیکھکر فَسَيَعْلَمُونَ تو قریب ہی کہ جانین مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہی اون دو گروہ مین سے مَّكَانًا مکان کی راہ سے اسواسطے
کہ ایمانوالون کے لیے جنتون کے درجے ہین اور اون کافرون کے واسطے دوزخون کے درکے وَأَضْعَفُ اور جانین اوسے جو بہت ضعیف ہی
جُندًا ○ سپاہ کی رو سے یعنی دوستون اور مددگارون کی طرف سے اسلیے کہ ایمانوالون کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے
یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکون کا مطلق کوئی یار مددگار نہوگا [۵۱] وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ وَيَزِيدُ اللَّهُ اور زیادہ کرتا ہی خدا
دنیا مین الَّذِينَ اهْتَدَوْا اون لوگون کو جنھون نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب سے هُدًى ہدایت یعنی جسقدر قرآن
نازل ہوا اوسکا ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہی اوسکی تصدیق کرتے جاتے ہین اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہی وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
اور نیک کام باقی پانچون نماز یا چارون کلمے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وغیرہ اونکے واسطے خَيْرٌ بہتر ہین عِندَ

[۵۱] اور نہین ہو کافرون کے واسطے کوئی مددگار ۱۲

رَبِّكَ تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی روسے وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور بہتر ہی بازگشت کی راہ سے یعنی دنیا مین اگر کافرون کے واسطے جاہ ومال ہی تو آخرت مین وبال ونکال ہوگا اور مومن دنیا مین ہدایت بھی رکھتا ہی اور حمایت بھی اور آخرت مین ثواب بھی پائیگا اور حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ بیت بدنیا سرفراز و نامدار اند بعقبی کامدار و کامگار اند منقولہی کہ خباب بن حارث رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل تمیمی پر تھا ایکدن اونھون نے اوس سے تقاضا کیا کہ ہمارا قرض ادا کر وہ بولا کہ جب تک محمدی دین چھوڑکر کافر نہوگے ہرگز تمہارا قرض نہ ادا کرونگا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین تو آنحضرت کے دین ہی پر ہونگا ہرگز کفر نہ اختیار کرونگا جبتک جیتے نہ مرتے نہ اوسدن جب پھر اوٹھایا جاؤنگا عاص بولا کہ اچھا جسدن پھر اوٹھایا جائیگا اوسدن آنا اور اپنا قرض مجھسے لیلینا اسواسطے کہ یہ جو تم کہتے ہو اگر حق ہی تو مین وہان تمسے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد بہت ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ کیا دیکھا تمنے اوسے جو نہین ایمان لایا بِاٰيٰتِنَا میری آیتونکا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی نشانیون کا وَقَالَ اور بولا یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَيَنَّ البتہ دیا جاؤنگا یعنی اوسدن مجھے ضرور دینگے مَالًا وَّوَلَدًا ۝ مال اور اولاد اَطَّلَعَ الْغَيْبَ کیا مطلع ہوگیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کرکے یہ بات وہان سے کہتا ہی اَمِ اتَّخَذَ یا لیلیا ہی عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ خدا کے پاس سے کوئی عہد و پیمان اس صورت پر كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ قریب ہی کہ لکھ لین ہم یا نگاہ رکھین ہم مَا يَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہی تاکہ اوس بات کے سبب سے اوسے ہم جزا دین یا نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتون کو ہم حکم کردین تاکہ وہ لکھ لین وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچین ہم اوسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ عذاب مین سے مَدًّا ۝ کھینچکر یعنی بڑا اور ملا ہوا کردین ہم اوسکے واسطے عذاب کو اسطرح کہ عذاب پر عذاب دیسے ہم پہونچائین وَّنَرِثُهٗ اور میراث لین ہم یعنی پھیر لین ہم موت کے سبب سے مَا يَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہی کہ کل مجھے دینگے یعنی مال و اولاد وَيَاْتِيْنَا اور آئیگا ہمارے پاس موت کے وقت یا قیامت کے روز فَرْدًا ۝ اکیلا نہ مال ہوگا اوسکے ساتھ نہ اولاد ہوگی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالیے قریش کے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بت اور فرشتے لِّيَكُوْنُوْا تاکہ ہون یہ معبود لَهُمْ عِزًّا ۝ اونکے واسطے عزت کے سبب یعنی مشرک اون معبودون کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائین كَلَّا ایسا نہین کہ وہ عزت پائین بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ قریب ہی کہ کافر ہو جائین یعنی اونکے معبود انکار کرینگے اور اقرار نہ کرین بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافرون کو جب کل قیامت معلوم ہوگی تو بتون کی پرستش سے انکار کرین وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اور رہون اپنے معبودون پر ضِدًّا ۝ دشمن یا اونکے معبود اونکے دشمن ہو جائینگے اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اسے کہ ہمنے بھیجا شیطانون کو عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کافرون پر یعنی اونپر ہمنے مسلط کر دیا اونکا ساتھی اور رفیق کر دیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہین اونھین اَزًّا ۝ ہلانا یعنی گناہ کرنے پر اونھین آمادہ کرتے ہین اور وسوسے دیکر اونھین اونکی جگہ سے لیجاتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ تو جلدی نکر اونپر یعنی اونپر عذاب نازل ہونے کی جلدی نکر اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہین کہ گنتے ہین ہم لَهُمْ اونکے واسطے اونکی جلوون کے دن عَدًّا ۝ ایسا گننا کہ اوسمین غلطی نہین ہی جب وے ایام پورے ہو جائینگے تو نازل ہوگا جو کچھ مقرر ہوا ہی يَوْمَ یاد کرو وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اکٹھا کرینگے ہم پرہیزگارون کو اِلَى الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف

جو بخشنے والا ہی وَفْدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ سوار ہونگے عمدہ اونٹون پر جو جنت کی سواریان ہین یعنی اونکو اسطرح جنت مین سوار کرکے لیجا ینگے
جیسے عزتدار لوگون کو پادشاہ کی جناب مین سوار کرکے لیجاتے ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بعضے تو عبادتون کے عمدہ اونٹون پر
سوار ہونگے اور بعضے ہمتون او رنیتون کی سواریون پر سوار ہونگے جو عبادتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ بہشت کے طالب ہین اونکو تو
بہشت مین لیجا ینگے اور جو لوگ ہمتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ خدا کے طالب ہین اونکو قرب رحمان مین لا ینگے طالبان جنت او رطالبان
رحمان مین بڑا فرق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ممشاد دینوری قدس سرہ نزع کے حال مین تھے ایک فقیہ اونکے سامنے کھڑا دعا کرتا تھا کہ ای اللہ
اِنپر رحمت کر او ر جنت انھین مرحمت فرما پس ممشاد رحمۃ اللہ علیہ اوسپر چیخے کہ او غافل تیس برس سے شرف او رعزت او رحور و قصور سمیت جنت کو
مجپر جلوہ دیتے ہین مین نے اپنی چشم ہمت کی کنکھیا بھی اوسپر نہین کی الی اب درگاہ قرب مین جاتا ہون تو اپنی رحمت لایا ہی اور میرے واسطے بہشت
اور رحمت چاہتا ہی بیت باغ فردوس از برائے دیدنش باید مرا ۔ بے جمالش روضہ جنت چہ کار آید مرا ۔ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اور
ہنکا دینگے ہم کافرون کو اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ دوزخ کی طرف جیسے بہائم کو بھوکا پیاسا پیادہ یا اکیلے ہوے لَا يَمْلِكُوْنَ

وقف لازم

الشَّفَاعَةَ نہ قدرت رکھینگے او رنہ پا ینگے نہ متقی نہ گنہگار سفارش کسی سفارشی کی اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ مگر اوسکی جسنے لیلیا ہو
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ خدا کے پاس عَهْدًا ۝ عہد سفارش کے واسطے اور وہ عہد توحید او رنیک کام ہی یا یہ کہ کوئی کیا شفاعت نکر سکیگا

وقف لازم

مگر وہ جسنے خدا سے اجازت پائی ہو وَقَالُوا اور بولے کفار بنو ملیح کے اور یہود و نصارا نادانی کی رو سے کہ اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ پیدا
کرلیا خدا نے وَلَدًا ۝ فرزند یعنی ملائکہ اور عیسی اور عزیر علیہم السلام کہدو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ لَقَدْ جِئْتُمْ
بیشک تم لائے ہو شَيْئًا اِدًّا ۝ چیز بری یعنی سخت اور بے ادبانہ بات تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی کہ آسمان يَتَفَطَّرْنَ پھٹجائین
مِنْهُ اوس بڑی بات سے وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ اور پھٹجائے زمین وَتَخِرُّ الْجِبَالُ اور گرپڑین پہاڑ هَدًّا ۝ ٹوٹکر یعنی
ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین اَنْ دَعَوْا اس بات سے کہ دعوی کرتے ہین لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ خدا کے واسطے فرزند کا یعنی خدا کی طرف
اولاد ہونے کی نسبت کی وَمَا يَنْبَغِيْ اور نہین سزاوار اور لائق نہین لِلرَّحْمٰنِ خدا کو اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پیدا کرلے وَلَدًا ۝
کوئی فرزند اسواسطے کہ فرزند پیدا کرلینا چاہتا ہی کہ باپ بیٹے مین مجانست ہو اسواسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہونا چاہیے اور حق تعالی
کسیکے ہمجنس ہونے سے بری ہی او رمنزہ ہی یا اپنی ذاتی بے نیازی کے سبب سے اولاد کی مدد لینے اور اونکے ساتھ انس او رالفت کرنے کا او راونسے
سہارا لینے اور اونکے سبب سے اپنی زینت کرنے کا محتاج نہین ہی اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نہین ہی جو کوئی ہی
آسمانون اور زمین مین اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ مگر آنے والا ہی قیامت کے دن رحمان کی طرف عَبْدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ آنیوالا
بندہ ہوگا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ بیشک ضرور سب کو اوسنے جانا ہی اور سب کو گھیر لیا ہی اسیطرح کہ اوسکی قدرت اور علم سے باہر نہین ہین وَعَدَّهُمْ
اور گن لیا ہی اونکی ذاتون او رکامون کو عَدًّا ۝ گن لینے کر وَكُلُّهُمْ اور وہ سب اٰتِيْهِ آنے والے ہین اوسکی طرف يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

نصف

قیامت کے دن فَرْدًا ۝ اکیلے کہ نہ کوئی تابع ساتھ ہوگا نہ کوئی یار و مددگار اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیا اونھون نے کام اچھے سَيَجْعَلُ قریب ہی کہ ظاہر کرے لَهُمُ الرَّحْمٰنُ اونکے واسطے خدا

وُدًّا ○ دوستی خلق کے دلون مین یعنی او نکی محبت لوگون مین ڈالدے بے سبب اسباب ذریعے کے حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہی تو جبرایل علیہ السلام سے حکم کردیتا ہی کہ مین فلان بندہ کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسے دوست رکھ پس جبرئیل علیہ السلام بھی اوسے دوست رکھتے ہین اور اہل آسمان مین منادی کردیتے ہین کہ حق تعالیٰ فلان بندہ کو دوست رکھتا ہی تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان کے رہنے والے اوسے دوست رکھتے ہین پھر اوس بندہ کی محبت زمین پر ڈالتے ہین یہانتک کہ زمین کے رہنے والے بھی اوسے دوست کر لیتے ہین فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ سوا اسکے نہین کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کو یعنی اوتارا ہمنے قرآن بِلِسَانِکَ تمھاری زبان پر یعنی عربی زبان مین یا اوسکا پڑھنا تمھاری زبان پر ہمنے آسان کردیا ہی لِتُبَشِّرَ تاکہ خوشخبری دو تم بِہِ الْمُتَّقِیْنَ اوسکے سبب پرہیزگارون کو جنھون نے شرک سے کنارہ کیا ہی وَتُنْذِرَ بِہٖ اور ڈراؤ اوسکے سبب سے قَوْمًا لُّدًّا ○ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والے کو وَکَمْ اَھْلَکْنَا اور کتنے ہلاک کرڈالے ہمنے قَبْلَھُمْ تمھاری قوم سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانے والون مین سے ہر ایک قرن اور قوم مین مشرکون مین سے ہمنے ہلاک کیے ہین ھَلْ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِنْھُمْ اون ہلاک ہوون مین سے مِّنْ اَحَدٍ کسی کو اَوْ تَسْمَعُ یا سنتے ہو تم لَھُمْ اونکی رِکْزًا ○ آواز پوشیدہ یعنی اونپر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نیست و نابود ہوگئے نہ اون مین سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہی کہ کوئی سنے بلکہ قہر الٰہی نے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کردیا کہ گویا پیدا ہی نہوے تھے نظم کو اثر از سروران تاج بخش ٭ کو نشان از خسروان تاجدار ٭ سوخت دیہیم شہان کامجو ٭ خاک شد تخت ملوک کامگار

ع ۱۴

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتین ہین

طٰهٰ ○ حروف مقطعہ جو سورتون کے شروع مین ہین اونمین کسی مین اسقدر اختلاف نہین جتنا طٰہٰ مین ہی بعضے اسے حروف مقطعہ جانتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہی یا سورت کا یا اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامون مین سے ایک نام ہی جیسے مزمل مدثر یٰس اور کہتے ہین کہ طٰہٰ منادی ہی اور حرف ندا اوسپر سے گرادیا گیا ہی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہی یعنی شفاعت کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہون سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اونکا دل غیر خدا سے طاہر ہی اور قرب خدا کی طرف ہادی ہین حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ طٰہٰ اس طرف اشارہ ہی کہ سر محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طی کردیے گئے اور یہ ہے مدرمز ہی اس طرف کہ ہدایت مبدء کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہی کہ ان دونون حرفون کی قسم کھائی ہی اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ ہی تبیان مین کہا ہی کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسیر مین امام جعفر صادق علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام سے نقل ہی کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہی جو اللہ نے فرمایا ہی کہ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا اور ایک قول یہ ہی کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ طٰہٰ مدینۂ طیبہ کی ہی

اور ہے سے مکۂ معظمہ کی طرف اِن دو حرفون سے حق تعالیٰ حرمین شریفین یعنی مدینۂ طیبہ اور مکۂ معظمہ کی قسم کہاتا ہی یا طے سے طلب غازیان کی ہی اور ہے سے ہرب کافران کی یا طے سے طرب اہل جنت کی ہی اور ہے سے ہوان اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہی کہ یہ لفظ حروف مقطعہ مین سے نہین ہی بلکہ یا رجل کے مقابلہ مین موضوع ہی عکلی یا حبشی یا نبطی یا سریانی زبان مین اور اس قول پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم منادی یعنی پکارے گئے ہونگے اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی کہ ابجد کے حساب سے طے کے نو ہین اور ہے کے پانچ مجموع چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہی کہ چودھوین رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسمین یہ بات نکلی کہ ای چودھوین رات کے چاند اور مراد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اور پورا چاند ہونا آپکے مرتبۂ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہی اور یہ بات عارفون پر پوشیدہ نہین **نظم** ما چون کامل شود انور بود ٭ زانکہ او مرآت نور خور بود ٭ کاہ ماہ بدری و گہ شاہ بدر ٭ صدر تو مشروح و کارت شرح صدر ٭ در شب تاریکی کفر و ضلال ٭ از تو ہت روشن شد انوار جلال ٭ اور بعضے کہتے ہین کہ طٰہٰ اصل مین طاہا تھا ہمزے کو گرا دیا طا امر ہی وطا یطا سے اور ہا کنایہ زمین سے اور زمین کا ذکر نہین آ ابتدائے زمانہ مین جب جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم تہجد کے واسطے اوٹھتے تو ایک پانون پر آپ کھڑے ہوتے اس سبب سے پاے مبارک کی پشت ورم کر جاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم کر دیا کہ طا ہا یعنی اپنے دونون پانون زمین پر رکھو اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دن ابو جہل اور اوسکے لوگون نے حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمنے ہمارا دین چھوڑ کر اپنے کو رنج اور تکلیف مین ڈالا یا طعن کرتے تھے کہ محمد پر قرآن اسیواسطے اوترا ہی کہ اونھین رنج و مصیبت مین ڈالے تو یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنی ای وہ مرد کہ تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی مین قدم نہین رکھا **مَآ اَنْزَلْنَا** نہین نازل کیا ہمنے **عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ** تجپر قرآن **لِتَشْقٰٓى** ۝ اسواسطے کہ تو رنج کھینچے اور رات کو نہ سوئے اور نماز مین کھڑے رہنے کے سبب سے تمہارے پانون ورم کر جائین **اِلَّا تَذْكِرَةً** مگر نازل کیا ہمنے تمپر قرآن نصیحت کرنے کے واسطے **لِّمَنْ يَّخْشٰى** ۝ اوس شخص کو جو ڈرتا ہی باوصف اسکے کہ نصیحت عام ہی مگر ڈرنے والے کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہی **تَنْزِيْلًا** اوتارا گیا اوتارنا **مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ** اوسکی طرف سے جسنے پیدا کی زمین **وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى** ۝ اور آسمان اونچے **اَلرَّحْمٰنُ** وہ ہی بڑی بخشش کرنے والا **عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى** ۝ عرش پر غالب ہوا اوسکا حکم اور باوصف اسکے کہ حق تعالیٰ سب موجودات پر غالب اور مستولی ہی پھر استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہو سکتی ہی کہ وہ سب مخلوقات مین بڑا ہی تاویلات مین امام ماتریدی نے فرمایا ہی کہ عرش ملک کے معنی مین آتا ہی اور حق تعالیٰ اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہی فتوحات مین ہی کہ شیخ قدس سرہ اس آیت مین لفظ عرش پر وقف کرتے اور استوی لہ ما فی السمٰوٰت الآیہ پڑھتے یعنی ثابت ہی اوسکے واسطے جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن مین ہی اور مجھے اس بات کا ایمان ہی مین تاویل نہین ڈھونڈھتا اسلیے کہ اس باب مین تاویل کرنا طغیان ہی ظاہر مین مین قبول کرتا ہون اور باطن مین مان لیتا ہون اسواسطے کہ سنیون کا یہی اعتقاد ہی مگر مین یہ جانتا ہون کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہی نہ عرش اوسکو اوٹھائے ہوئے ہی اسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اوٹھائے ہوئے اور اوسکا نگہبان ہی **نظم** نی مکان و یافت سوئیش نی زمان ٭ نی بیان واد خبر زو نی عیان ٭ این ہمہ مخلوق حکم داور ست ٭

خالق عالم زعالم برتر ست لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسکے واسطے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی مبدعات علویہ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہی مخترعات سفلیہ وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ دونون کے درمیان ہی ملائکہ اور آگ اور ہوا کے طبقے وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ○ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہی ثری زمین کے سب طبقون سے نیچے والا طبقہ ہی اور وہ وہ جگہ ہی جسپر ٹھہری ہی تیسیر وغیرہ تفاسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہی کہ زمین کے ساتون طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہین اور اوس فرشتے کے دونون پانون پتھر پر ہین اور پتھر ایک جنت کی گائے کے سینگ پر اور گائے کے پانون حوض کوثر کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہین اور مچھلی دریا پر ثابت ہی اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثری پر اور زمین آسمان والون کا علم ثری سے آگے نہین پہونچتا اور ثری کے نیچے جو کچھ ہی اوسے حق تعالی کے سوا کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ اور اگر آشکار کہو تم بات فَاِنَّهٗ تو بیشک وہ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ جانتا ہی پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہی کہتے ہین کہ سر وہ ہی جو بندہ کرتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفی وہ ہی کہ جانتا ہی نہین کہ کیا کریگا یا سر وہ ہی جو کسی سے کہین اور اخفی وہ ہی جو اپنے دل مین چھپائین اَللّٰهُ وہی خدا ہی برحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پرستش کے لائق مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ اوسکے واسطے ہین نام نیک یا صفتین اچھی وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تمھارے پاس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَدِيْثُ مُوْسٰى ○ خبر موسی بن عمران کی اور اونکا قصہ تمھین معلوم ہوا تو سختیون پر صبر کرنے مین اوسکی اقتدا کرو اِذْ رَاٰ یاد کرو جب دیکھی موسی علیہ السلام نے نَارًا آگ لکھا ہی کہ جب حضرت موسی نے شعیب علیہما السلام سے اپنے مان باپ بھائی کو دیکھنے کے واسطے مصر مین جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اونھین اجازت دی اور اونکی بی بی کو اونکے ساتھ روانہ کیا ایک رات بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑ رہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیب کی بیٹی جو موسی علیہ السلام کی منکوحہ تھین اونکو دردزہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسی علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقماق پتھر سے آگ نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ دیکھی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا تو بولے اپنے اہل و عیال اور خادمون سے کہ ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا بیشک مین نے دیکھی ہی آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید لاؤن تمھارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اوس آگ مین سے لکڑی جسکا کنارہ سلگتا ہو یا انی بتی روشن کر لاؤن یا کوئی لکڑی جلا لاؤن یا انگارا لے آؤن اَوْ اَجِدُ یا شاید پاؤن عَلَى النَّارِ هُدًى ○ آگ پر راہ کہ مجھے ڈھرے پر لگادے تو اپنے لوگون کو چھوڑ کر اکیلے آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے اوس آگ کے پاس تو سفید آگ سبز درخت مین جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اوسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے متعجب تھے کہ ناگاہ نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ○ ندا کی گئی کہ ای موسی اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ مین ہون مین تیرا رب متکلم کی ضمیر کا مکرر لانا تاکید اور تحقیق کے واسطے ہی یعنی کچھ شک نہ کر اور یقین جان کہ مین تیرا رب ہون فَاخْلَعْ پھر اوتار ڈال اپنے پاؤن سے نَعْلَيْكَ اپنی دونون جوتیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ جوتیان نجس تھین گدھے کے بے دباغت کیے ہوئے چمڑے کی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ جوتیان گائے کے چمڑے کی پاک تھین مگر حق تعالی نے اونھین اوتارنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسی علیہ السلام کا قدم ارض مقدس کی خاک کو چھو جائے

وقف لازم

اور اوسکی برکت اونکے تلوون مین پہونچے اور محققون نے کہا ہی کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہی اسواسطے کہ بادشاہون کے فرش پر جوتا پہنے
نہین جاسکتے اور اسیواسطے اگلے بزرگون کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پانون سیر کی ہی نظم
گنجے کہ زمین و آسمان طالب اوست ❊ چون درنگری برہنہ پایان دارند ❊ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیان اوتار اسکے یہ معنی ہین
کہ اپنا دل جورو لڑکون کی فکر سے فارغ رکھ امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ دونون جوتے اوتار ڈال یہ اس طرف اشارہ ہی کہ دنیا
اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید مین دونون جہان پر لات مار اِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝
میدان پاکیزہ وبرکت والے مین تعریف کیے ہوئے مین ہی وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے برگزیدہ کرلیا تجھے نبوت کے واسطے
فَاسْتَمِعْ تو سن لِمَا يُوحٰى ۝ وہ چیز جو وحی کیجاتی ہی تجھپر اور وحی یہ ہی کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہون خدا تیرا
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا نہین ہی خدا سوا میرے فَاعْبُدْنِيْ تو میری عبادت کر اور یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہاے
علم ہی اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہی پھر اقسام عبادت مین سے نماز کی تخصیص کرکے فرمایا کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز
لِذِكْرِيْ ۝ اسواسطے کہ تو اوسمین مجھے یاد کرتا کہ مین تجھے ثنا کے ساتھ یاد کرون اِنَّ السَّاعَةَ بیشک قیامت اٰتِيَةٌ آنے
والی ہی اَكَادُ اُخْفِيْهَا چاہتا ہون کہ چھپاؤن اوسکا وقت اسواسطے کہ اوس عذاب سے ڈرنا بہت سخت ہوتا ہی جسکا وقت معلوم
نہین اور اگر اخفا کو سلب خفا یعنی پوشیدگی اوٹھا لینے کے معنی مین رکھین تو یہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ ظاہر کردین ہم اوسے لِتُجْزٰى
اٰتِيَةٌ کا متعلق ہی یعنی قیامت بیشک آنے والی ہی تاکہ بدلا دیا جاے كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعٰى ۝ ساتھ اوس کام کے کہ دوڑتا ہی
اوسکی طرف اور کرتا ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْهَا قیامت پر ایمان لانے سے مَنْ لَّا يُؤْمِنُ وہ شخص جو نہین
ایمان لاتا بِهَا اوسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہی جسنے هَوٰىهُ اپنے نفس کی خواہش کی تو ایسے شخص کے فساد دینے
کے سبب سے راہ نہ چھوڑ کہ فَتَرْدٰى ۝ پھر تو ہلاک ہوجاے یہ خطاب تو موسی علیہ السلام سے ہی اور مراد اونکی امت ہی امام علم الہدی
اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ وانا اخترتک سے یہانتک ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہین اور
اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہی غرضکہ حضرت موسی علیہ السلام نے جب دونون جوتے پانون سے اوتارے اور وادی مقدس مین
ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْكَ اور یہ کیا چیز ہی بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسی حضرت موسی کو
انس حاصل ہونے اور اونکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالی نے اونسے کلام کیا اور یہ بات پوچھی کہ تمہارے ہاتھ مین کیا ہی
استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہی یعنی حاضر رہ تاکہ عجائب دیکھ قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ هِيَ عَصَايَ
یہ میرا عصا ہی اور وہ جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اوسکے اوپر والے سرے پر دو شاخین نکلی ہوئی تھین اور اوسکے نیچے
لمبی نوکدار شام لگی تھی اوسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث مین پہونچا تھا اونھون نے حضرت موسی علیہ السلام کو
دیا تھا غرضکہ حضرت موسی نے جواب دیا اور خدا کی نعمتین شمار کرنے کو جواب پر یہ باتین زیادہ کین اور کہا کہ اَتَوَكَّؤُا تکیہ کرتا ہون عَلَيْهَا
اس عصے پر جب تھکجاتا ہون راہ مین یا جب بکریان چرتی ہوتی ہین اور مین اونکے پاس ہوتا ہون وَاَهُشُّ اور جھاڑتا ہون درخت کے پتے

بِهَا اس عصے کے سبب سے عَلٰی غَنَمِیْ اپنی بکریوں پر وَلِیَ فِیْهَا اور میرے واسطے اس عصے میں مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○ کام اور ہیں
لکھا ہے کہ عصا رہ میں موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا اور درندے اور موذی جانوروں سے اونکی حفاظت کرتا اور جس کوئیں پر موسیٰ علیہ السلام
پہونچتے اوسکی لکڑی رسی اور دونوں شاخیں ڈول بنجاتیں اور زمین میں گاڑتے تو سایہ دار درخت ہوجاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو
مرغوب ہوتا وہ اوسمیں پیدا ہوآتا اور اندھیری رات میں شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے مجملاً کہا کہ مجھے
اس سے بہت کام ہیں تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی ○ ڈالدے اسے ای موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتوں کی طرح
اس عصے کو بھی دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰهَا تو پھینک دیا اوسے اپنے پیچھے فوراً ایک بہت بڑی آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا هِیَ
تو وہیں وہ عصا حَیَّةٌ سانپ تھا تَسْعٰی ○ دوڑرہا ہر طرف لکھا ہے کہ پہلے تو وہ زرد سانپ ہوگیا عصے کی موٹائی کے برابر پھر بڑھا
بڑے اونٹ کے برابر اور لمبا ہوگیا اور چھوٹے چار پیروں پر کھڑا ہوکر چلنے لگا اوسکے دونوں کلپھڑوں کے درمیان ستر یا چالیس گز کا
فرق تھا اور منھ میں بڑے بڑے دانت اور دونوں آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی تھیں بڑے بڑے پتھر جب سامنے پڑتے تو ایک لقمہ
کرجاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکھاڑ کر کھاجاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسے دیکھا تو ڈرکر بھاگے تو قَالَ خُذْهَا
فرمایا خدا نے پکڑلے اوسے وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر اوس سے سَنُعِیْدُهَا جلدی پھیر دینگے اور لے آئینگے ہم اوسے سِیْرَتَهَا
الْاُوْلٰی ○ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اوسے ہم پھر عصا بنادینگے جب یہ خطاب الٰہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف منھ کرکے دوڑے اور اپنا ہاتھ اوسکے منھ میں کردیا اور اوسکے دونوں کلپھڑے پکڑے پس وہی عصے کا عصا ہوگیا دونوں شاخیں
ہاتھ میں آئیں تو موسیٰ علیہ السلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ یَدَكَ اور ملا یعنی اپنا ہاتھ اِلٰی جَنَاحِكَ اپنے
پہلو کی طرف بغل کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بے کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید
برص کی بیماری نہوگی بلکہ سفید چمکتا ہوگا بجلی کی طرح اوسکی شعاع پڑیگی اٰیَةً اُخْرٰی ○ لے معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت پر
لِنُرِیَكَ ایسا ہمنے اسواسطے کیا تاکہ دکھائیں ہم تجھے مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ○ بعضی اپنی بڑی نشانیاں اِذْهَبْ
اِلٰی فِرْعَوْنَ جا یہ دونوں معجزے لیکر فرعون کی طرف اور بلا اوسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰی ○ بیشک وہ حد سے
گذر گیا ہے اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل میں سوچے کہ
میں اکیلا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ سے
قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ ای میرے رب کھول دے میرے واسطے صَدْرِیْ ○ میرا سینہ تاکہ جو مجھ پر وحی نازل
فرماوے اوسمیں سمائے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کردے تاکہ ہر بات سے دلتنگ نہوں وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ اور آسان کردے
میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہے وَاحْلُلْ اور کھولدے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِیْ ○ میری زبان سے تاکہ یَفْقَهُوْا
قَوْلِیْ ○ سمجھیں لوگ میری بات لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایکدن اونھیں گود میں لیے تھا
موسیٰ علیہ السلام نے اوسکی ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور کیفیت یہ تھی کہ اوسکی ڈاڑھی میں موتی وغیرہ جواہر گندھے تھے

فرعون

فرعون کو غصہ آیا موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ خاتون نے عذرخواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اس بچے نے جواہر چمکتے ہوئے دیکھے اسوجہ سے داڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اوسپر ہاتھ ڈالدے اس امتحان کے واسطے ایک طباق مین آگ ایک مین یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑکے انگارون کی طرف بڑھادیا پس موسیٰ علیہ السلام نے ایک انگارا اوٹھاکر اپنے منھ مین رکھ لیا تو اونکی زبان جل گئی اور اوسمین گرہ رہگئی اونکی بات خوب سمجھ مین نہ آتی تھی تو اس جگہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کھلجائے اور یہ بھی عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّيْ اور کردے میرے واسطے یعنی مقرر کر وَزِيْرًا مددد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ میرے لوگون مین سے هٰرُوْنَ اَخِي ۝ ہارون میرا بھائی اشْدُدْ بِهٖٓ مضبوط کر اوسکے سبب سے اَزْرِيْ ۝ میری پیٹھ وَاَشْرِكْهُ اور شریک کر اوسے فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ میرے کام مین یعنی وحی اور نبوت مین میرا شریک کردے كَيْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کرین ہم تیری یا تیرے واسطے نماز پڑھا کرین ہم كَثِيْرًا ۝ بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اور یاد کرین تجھے حمد و ثنا اور دعا کے ساتھ بہت اِنَّكَ كُنْتَ بیشک تو تو ہی بِنَا بَصِيْرًا ۝ ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہی وہ بات جسمین ہماری بھلائی ہو قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق دیا گیا ہی تو سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ اپنی مانگی مراد اے موسیٰ یعنی جو تمنے درخواست کی وہ مین نے تمکو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک احسان رکھا ہمنے عَلَيْكَ تمپر اور نعمت دی ہمنے تمکو مَرَّةً اُخْرٰٓى ۝ دوسرے وقت اِذْ اَوْحَيْنَآ جب وحی کی ہمنے اِلٰٓى اُمِّكَ تیری مان کی طرف مَا يُوْحٰٓى ۝ وہ جو نہین معلوم ہو سکتی مگر وحی سے یعنی اوسے ہمنے الہام کیا اوسوقت جب تمکو جنتی تھی اور فرعون کے لوگ لڑکون کی تلاش مین تھے کہ جہان پائین قتل کرڈالین اور وہ تمھارے باب مین عاجز تھی تو ہمنے ایک فرشتے کی زبانی اوسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہین اور ہمنے یہ پیغام بھیجا اَنِ اقْذِفِيْهِ یہ کہ ڈالدے موسیٰ کو فِي التَّابُوْتِ صندوق مین روئی رکھکر اور اوسکا منھ رال لگاکر خوب بند کردے فَاقْذِفِيْهِ پھر ڈالدے وہ صندوق فِي الْيَمِّ دریاے نیل مین فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ پھر چاہیے کہ ڈالدے دریا یعنی دریا اوسے ڈالدیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر يَاْخُذْهُ تاکہ لیلے اوسمین سے عَدُوٌّ لِّيْ دشمن جو میرا ہی وَعَدُوٌّ لَّهٗ اور دشمن جو اسکا بھی ہی یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی مان نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریاے نیل مین ڈالدیا اور اوس دریا مین سے ایک نہر فرعون کے گھر مین جاری تھی اوس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ مین آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوئے نہر کے کنارے پر تھا جب صندوق اون دونون کے سامنے گیا تو اونھون نے نکال لیا کھولا تو اوسمین ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا بیت

ماہ زیباست ولے روے تو زیباتر ازوست ❊ چشم نرگس چہ کنم چشم تو رعناتر ازوست ❊

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی آنکھون مین ایسی ملاحت تھی کہ جو اونھین دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو اونھین دیکھا تو دونون کے دل مین اونکی محبت پیدا ہو گئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ اور ڈالدی مین نے تجپر مَحَبَّةً محبت مِّنِّيْ ڃ اپنی طرف سے یعنی تمھاری محبت کا بیج دلون مین مین نے بودیا تاکہ تمپر مہربان ہوجائین وَلِتُصْنَعَ اور پرورش کیا جائے تو عَلٰي عَيْنِيْ ۝ میرے

دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہی کہ فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنالیا اور ہشت دایا تیار کیا
انا مقرر کرنے مین مشغول ہوئے ہر چند انائین لاتے موسیٰ علیہ السلام کسیکا دودھ نہ لیتے تو موسیٰ علیہ السلام کی مان نے اپنی بیٹی
مریم سے کہا تھا کہ دریاے نیل کے کنارے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہی جب صندوق فرعون کے باغ مین گیا تو مریم بھی
اوس باغ مین چلی گئین اور یہ حال وہان دیکھا کہ اونکا بھائی کسی انا کا دودھ نہین لیتا پس مریم نے اپنے تئین آسیہ کے پاس پہونچایا
اِذْ تَمْشِيٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخْتُكَ تیری بہن فَتَقُوْلُ پھر بولی کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا بتادون تمکو اے لوگو عَلٰی
مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ اوس عورت پر جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ دے آسیہ بولین کہ اگر ایسا ہو تو مین تیرے ساتھ احسان
کرون مریم باہر آئین اور اوسیوقت اپنی مان کو بلالائین پس موسیٰ علیہ السلام کو اونکی گود مین دیدیا فَرَجَعْنٰكَ پھر پھیر دیا ہمنے تجکو
اِلٰٓی اُمِّكَ تیری مان کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہمنے كَيْ تَقَرَّ تا کہ روشن ہو عَيْنُهَا مان کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا
تَحْزَنَ ؕ اور تا کہ غمگین نہو تیری جدائی مین وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تو نے ایک جی یعنی اوس قبطی کو جسکی نالش تجسے
بنی اسرائیل نے کی اور فرعون کے لوگون کو معلوم ہوا اور اونھون نے تمھارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّيْنٰكَ پھر نجات دی ہمنے تجکو
مِنَ الْغَمِّ مار ڈالے جانے کے غم سے اور ہمنے حکم کر دیا کہ مدین مین ہجرت کر جاؤ وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہمنے تجکو فُتُوْنًا ۵ قف
آزمانا یعنی ہمنے تجکو بلا مین ڈالا اور صاف نجات دیدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنے کا
قصہ سورۂ قصص مین مفصل آئیگا فَلَبِثْتَ پھر دیر کی تونے سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۵ برسون اہل مدین کے درمیان
اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئْتَ پھر آیا تو اس میدان مین عَلٰی قَدَرٍ يّٰمُوْسٰی ۝ اوس اندازہ پر جو مقرر
کیا ہی ہمنے اے موسیٰ اور بیان تجسے ہمنے کلام کیا وَاصْطَنَعْتُكَ اور تجھے برگزیدہ اور خاص کر لیا مین نے لِنَفْسِيْ ۝ اپنی
محبت کے واسطے یعنی دوست بنالیا اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور تیرا بھائی بِاٰيٰتِيْ میرے معجزون سمیت
وَلَا تَنِيَا اور سستی نہ کرو فِيْ ذِكْرِيْ ۝ میرا ذکر پہونچانے مین توحید اور عبادت کے ساتھ اِذْهَبَآ جاؤ تم دونون اِلٰی
فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰی ۝ بیشک گناہ مین وہ حد سے گذر گیا ہی فَقُوْلَا لَهٗ پھر بات کہو اوس سے قَوْلًا
لَّيِّنًا بات کہنا نرم یعنی اوسکے ساتھ مدارا کرکے اوسے دعوت کرو مشورہ کی صورت جیسے هَلْ لَّكَ اِلٰٓی اَنْ تَزَكّٰی ایسا نہو کہ تم سختی کرو
تو وہ تجپر غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اوسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابو العباس اور ایک قول مین ابو الولید اور ابو مرہ بھی اوسکی کنیت کہی ہی بہر تقدیر اوسکے ساتھ سخت کلامی نکرو لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمھاری بات سے اَوْ يَخْشٰی ۝ یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکر نصیبہ متحقق ہی اور خشیہ حصۂ متوہم پھر موسیٰ
علیہ السلام اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر کر اپنے لوگون کے پاس نہ گئے تیسیر مین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ رات بھر
منتظر رہے اور وہ نہ آئے اور دن کو بھی اونکی کچھ خبر نملی وہ لوگ اوس میدان مین متحیر رہے اتفاقاً اہل مدین کے لوگون کی ایک جماعت وہان
پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر اونکے باپ پاس لیگئی جب فرعون غرق ہولیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اونھین ملی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام

جب مصر کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ہارون پر وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے واسطے مدین کی راہ پر جا پھر دونون سے اثنا راہ مین
ملاقات ہوئی اور موسی علیہ السلام نے تمام حال وحی مفصل کہہ سنایا کہ ہمین تمھین متفق ہوکر فرعون کے پاس جانا چاہیے اور اوسے حق کی
طرف بلانا چاہیے ہارون علیہ السلام بولے کہ اے موسی فرعون کی شوکت و ہیبت جو تمنے دیکھی تھی اوس سے اب زیادہ ہوگئی ہے ذرا سی
بات پر ہاتھ کاٹنے سولی دیدینے کا حکم کردیتا ہے پس موسی علیہ السلام کو اندیشہ ہوا اور دونون بھائیون نے بالاتفاق قَالَا رَبَّنَآ
کہا کہ اے رب ہمارے اِنَّنَا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اس بات سے کہ فرعون پیشی کرے ہمپر یعنی ہمپر
سختی کرنے مین جلدی کرے اور اتنی بھی مہلت نہ دے کہ ہم اوسے معجزہ دکھائین اَوْ اَنْ يَّطْغٰى۝ یا یہ کہ زیادہ کرے اپنے
طغیان اور تیری جناب پاک مین کوئی بے ادبی کی بات کہے قَالَ فرمایا حق تعالی نے کہ اے موسی اور اے ہارون لَا تَخَافَآ تم دونون
نہ ڈرو اوسکی افراط اور زیادتی سے اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ بیشک مین تمہارے ساتھ ہون حفاظت اور نصرت کو اَسْمَعُ سنتا ہون تمہاری
دعا یا وہ بات جو وہ میری نسبت کہیگا وَ اَرٰى۝ اور دیکھتا ہون جو کچھ وہ تمہارے ساتھ کریگا یعنی تم خاطر جمع رکھو کہ مین دیکھنے
سننے والا ہون ایسا نہوگا کہ وہ تمکو ضرر پہونچائے فَاْتِيٰهُ تو جاؤ تم دونون اوسکے پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلَا
رَبِّكَ ہم دونون تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین فَاَرْسِلْ مَعَنَا تو بھیجدے تو ہمارے ساتھ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۬ اولاد
یعقوب علیہ السلام کو تاکہ ارض مقدسہ مین ہم پھر جائین کہ وہ ہمارے بزرگون کے رہنے کی جگہ ہے وَلَا تُعَذِّبْهُمْ اور اونپر عذاب
نکر سخت کامون کا حکم کرکے اور ڈانڈ لیکر اور اولاد قتل کرکے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ بیشک لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ مِّنْ
رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے وَالسَّلٰمُ اور سلام فرشتون یعنی جنت کے خازنون کا عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۝
اوسپر جو پیروی کرے ایمان کی اور سیدھی راہ چلے یا دونون جہان مین سلامتی اوسی کے واسطے ہے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ
بیشبہہ وحی کی ہے ہماری طرف یعنی ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے اَنَّ الْعَذَابَ یہ کہ عذاب دنیا اور آخرت عَلٰى
مَنْ كَذَّبَ اوسپر ہے جو اسکی تکذیب کرے جو مین لایا ہون وَتَوَلّٰى۝ اور اوسکی طرف پیٹھ پھیرے اور اوس سے منھ
موڑے پھر موسی اور ہارون علیہما السلام خدا کے حکم سے فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے اور مدت کے بعد جب اوسکی ملاقات میسر ہوئی
تو اوس سے یہ بات کہی کہ ہم خدا کے رسول ہین اور تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو کلمات حق تعالی نے تعلیم فرمائے تھے
کہے قَالَ بولا فرعون کہ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى۝ پھر کون ہے تمہارا رب اے موسی کہ مجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو
باوصف اسکے کہ خطاب دونون بھائیون سے تھا پھر خاصکر فرعون نے موسی علیہ السلام ہی کو پکار کر جواب چاہا اسمین نکتہ یہ ہے
کہ فرعون جانتا تھا کہ اونکی زبان پر گرہ ہے اور وہ صاف بات نہین کرسکتے تو اوسنے چاہا کہ انسے کلام کرون یہ جواب صاف تو دے
نسکینگے اور انکی بات خوب سمجھ مین نہ آئیگی تو حاضرین کے سامنے انھین ندامت ہوگی اور اوسے اسکی خبر ہی نہ تھی کہ وہ گرہ کھل گئی ہے
پس حضرت موسی علیہ السلام نے بزبان فصیح قَالَ کہا رَبُّنَا الَّذِيْٓ ہمارا رب ہے جسنے محض رحمت سے اَعْطٰى دی ہے كُلَّ
شَيْءٍ ہر چیز کو نوع مخلوقات مین سے خَلْقَهٗ اوسکی صورت شکل اوسکے حال کے لائق اور موافق یا یہ کہ دی مخلوقات مین سے

ہر ایک کو وہ چیز کہ ہستی اور معاش مین اوسکا قیام اور مستقل رہنا اوسی چیز کے سبب سے ہی ثُمَّ هَدٰى ۝ پھر راہ بتائی اوسے وس
چیز کی یعنی پہچان دیدی کہ اس سے اسطرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اوسکی زوجہ دی اوسی کے مثل خلقت اور صورت مین
اور ملنے اور جفتی کرنے کی راہ اوسے بتادی اور بعضون نے کہا ہی کہ خَلْقَهٗ پہلا مفعول ہی اور تقدیر کلام یہ ہی کہ دی اپنے پیدا کیے ہوون کو
وہ چیز جسکی اونھین حاجت تھی اور چونکہ عطا کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہی تو اوسے مقدم کیا فرعون نے جو یہ کلام سنا تو ڈرا کہ ایسا
نہو کہ اوسکی قوم ایسے معبود کی عبادت کی طرف جھک پڑے تو یہ بات کاٹکر اور ہی ذکر چھیڑا اور موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنے کے واسطے
قَالَ کہا فرعون نے کہ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ پھر کیا حال ہی اگلے زمانے کے لوگون کا جیسے نوح عاد ثمود علیہم السلام
کی قوم کہ اونھون نے تو اس خدا کی پرستش نہین کی اب وہ سعادت اور دولت مین ہین یا شقاوت اور بےنصیبی مین قَالَ کہا موسیٰ
علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا علم اوس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّیْ میرے رب کے پاس ہی فِیْ كِتٰبٍ لوح محفوظ مین لکھا
ہوا لَا يَضِلُّ خطا نہین کرتا اور نہین چھوڑتا رَبِّیْ میرا رب کسی چیز کو وَلَا يَنْسَى ۝ اور نہین بھولتا بلکہ اوسکا علم سب کو
گھیرے ہوئے ہی اور مین تمھاری طرح بندہ ہون مین وہی جانتا ہون جسکی خبر خدا مجکو دے اور بعضون نے کہا ہی کہ فرعون کو قیامت کا
حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگون کا کیا حال ہی کہ اوٹھائے نہین جاتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسے میرے خدا کے سوا
اور کوئی نہین جانتا اور پھر اوسی پہلی بات کی طرف حضرت موسیٰ پھرے کہ حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور بولے کہ میرا رب الَّذِیْ جَعَلَ
وہ ہی جسنے کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اوسپر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ
لَكُمْ اور کھولدین تمھارے واسطے فِیْهَا زمین مین سُبُلًا راہین کہ اوس راہ ایک مین سے دوسری زمین پر جاتے ہو اور اپنی
مصلحتون پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ط اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینھ ہی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے
اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کر دینا ہی یعنی میرے سوا اور کسیکو نکالنا ہرگز
میسر نہین مین ہی نکالتا ہون مینھ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگارنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ اوگنے والی پراگندہ
چیزون مین سے کہ باوصف اسکے کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہی كُلُوْا پھر ہمنے کہدیا کہ کھاؤ
اوسمین سے جو ہمنے نکالا ہی جو کھانے کی چیز ہی پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ اپنے چارپائے چراگاہون مین تاکہ
وہ گھاس چرین جو چرنے کے لائق ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَاٰیٰتٍ البتہ راہین دکھاتا ہی خدا کی قدرت
اور وحدت کی لِّاُولِی النُّهٰى ۝ عقل والون کے واسطے اسلیے کہ اونکی عقلین باطل کی اتباع اور بری باتین کرنے سے منع
کرتی ہین مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہی ہمنے تمھین یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمھارے
بدنون کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی ہی تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ جہان بندہ دفن ہوگا اوس جگہ کی تھوڑی سی
خاک اوٹھا لاوے وہ اوٹھا لاتا ہی اور نطفہ جو اوسکے وجود اور ہستی کا مادہ ہی اوسپر وہ خاک ڈالدیتا ہی اور وہ شخص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہی اور
پھر اوسی خاک مین دفن ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تمکو زمین سے پیدا کیا ہی وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ اور اوسی مین مین پھر لیجائینگے ہم

ع ۲

تکو مرنے کے بعد وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ اور اوسی زمین سے نکالینگے ہم تکو تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ دوسری بار حساب او جزا کے واسطے
حکیم فردوسی کہتے ہین نظم بخاک ست و ز آرد خداوند پاک ۞ وگر بہ برون آرد از زیر خاک ۞ بران حال کانی بخاک اندرون ۞ بران گونہ
خاک آئی برون ۞ اگر پاک ذی خاک گیرے مقام ۞ برائی از ان پاک پاکیزہ نام ۞ پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسیٰ علیہ السلام سے
عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہو گیا پھر اوٹھا لیا تو وہی عصا تھا اور ید بیضا بھی اوسے دکھایا نو نشانیون مین سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا
تھا اور ایمان نلاتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ اور بیشک بلاشبہہ ہمنے دکھائے فرعون کو آيَاتِنَا
كُلَّهَا اپنے سب معجزے جو ہمنے موسیٰ کو دیے تھے فَكَذَّبَ پھر جھوٹا بنایا موسیٰ کو وَأَبَىٰ ۝ اور انکار کیا اس بات سے
کہ ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور عناد کی راہ سے قَالَ کہا فرعون نے کہ أَجِئْتَنَا کہ کیا آیا ہے تو ہماری طرف لِتُخْرِجَنَا
تاکہ نکال دے تو ہمین مِنْ أَرْضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہے بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی
ہم جان گئے کہ تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے ہمین مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہان بسا کر اونپر تو بادشاہی کرے
فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ تو ضرور لائینگے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مِّثْلِهِ مثل تیرے جادو کے اور اوس جادو کے سبب سے
تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لین کہ تو پیغمبر نہین ہے جادوگر ہے فَاجْعَلْ پس مقرر کر بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ہمارے اور اپنے
درمیان مَوْعِدًا کوئی وعدہ مقابلہ کے واسطے ایسا وعدہ کہ کسی وجہ سے لَّا نُخْلِفُهُ خلاف نکرین ہم اوسکو نَحْنُ وَلَا أَنتَ
نہ ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہون مَكَانًا سُوًى ۝ ایسی جگہ کہ وہان ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان [illegible]
یعنی برابر اور ہموار مین جہان اونچا نیچا نہو تاکہ سب لوگ دیکھ سکین قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ مَوْعِدُكُمْ تمہارے
وعدے کا زمانہ يَوْمُ الزِّينَةِ قبطیون کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والون کی عید کا دن تھا کہ اوس دن آراستہ ہو کر ایک جگہ
حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ اور یہ کہ جمع کیے جائین لوگ
ضُحًى ۝ کچھ دن چڑھے کہ اوس وقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا وعدہ لوگون کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اسواسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام
عالم مین ہر طرف پھیل جائے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت مین آیا اور ساحرون کے جمع کرنے کے بات مین
رائے قرار دیکر لوگون کو بھیجا فَجَمَعَ كَيْدَهُ پھر جمع کیا اوس چیز کو جسکے سبب سے کید اور مکر کرے یعنی ساحرون کو اور سحر کا سامان
ثُمَّ أَتَىٰ ۝ پھر آیا وعدہ کی جگہ پر ساحرون کے ساتھ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا موسیٰ نے جادوگرون سے جب اونسے ملاقات
ہوئی کہ اے لوگو وَيْلَكُمْ وائے تمپر لَا تَفْتَرُوا افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ یعنی [illegible]
معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اوسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو اوسکے ساتھ [illegible] فَيُسْحِتَكُم
پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اوکھاڑ ڈالیگا تمکو بِعَذَابٍ اوس عذاب کے سبب سے جو تمپر نازل کریگا وَقَدْ خَابَ اور بیشک
بے نصیب اور ناامید ہوا وہ مَنِ افْتَرَىٰ ۝ جسنے افترا کیا خدا پر فَتَنَازَعُوا پس جھگڑا کیا [illegible]

أَمْرَهُمْ اپنے کامون کی نسبت بَيْنَهُمْ آپس مین موسی علیہ السلام کا کلام سنکر اور بولے کہ یہ ساحرون کے مثل بات نہین ہی وَ
أَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ○ اور چھپایا بھید کہنا فرعون کے ملازمون سے اور باہم یہ قرار کیا کہ اگر یہ شخص ہمپر غالب آئے تو اوسکی
متابعت کرنا چاہیے لکھا ہی کہ فرعون کھڑکی سے دیکھتا تھا کہ جادوگر باہم باتین کرتے ہین اور مشورہ کررہے ہین تو پوچھنے لگا کہ یہ
ساحر کیا کہتے ہین وہ فرعون کے خوف سے قَالُوا بولے کہ إِنْ هَٰذَانِ بیشک دونون لَسَاحِرَانِ جادوگر ہین يُرِيدَانِ
چاہتے ہین أَن يُخْرِجَاكُم یہ کہ نکالدین تمکو مِّنْ أَرْضِكُم تمہاری زمین سے بِسِحْرِهِمَا اپنے جادو کے زور سے
اور مصر کا ملک اپنے تصرف مین لین وَيَذْهَبَا اور لیجائین بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ○ تمہارا مذہب کہ سب مذہبون مین
افضل ہی اور اپنا دین اور مذہب ظاہر کردین یا لیجائین تمہارے اشرف اور اکابر کو یعنی اونکا دل تمہاری طرف سے پھیر دین
اور اپنی طرف متوجہ کرلین ہٰذان کے لفظ مین علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ ان کا اسم ہی اور خثعم کی زبان مین تینون
حال مین تثنیہ کے اعراب الف ہی کے ساتھ ہوتے ہین اور یہ حرف اونکی زبان کے موافق واقع ہوا یا ان نعم کے معنی مین ہی اور
ہٰذان مبتدا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر شان کی اسم محذوف ہی اور ہٰذان لساحران اوسکی خبر ہی یہ تقریر بکر کی قرات کے موافق
ہی کہ اونھون نے انّ کو تشدید سے پڑھا ہی اور حفص نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہی یعنی اِن اور وہ اوسے نافیہ جانتے ہین اور لام
الا کے معنی مین کہتے ہین یعنی نہین ہین یہ مگر ساحر غرضکہ فرعون نے جب ساحرون سے سنا کہ موسی اور ہارون علیہما السلام جادوگر
ہین اور مصر سے قبطیون کو نکالدینے کا داعیہ باندھے ہین تو فرعون غصے مین آیا اور بولا کہ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ پھر جب یہی
حال ہی تو تم مکر کے اسباب جمع کرو یعنی سحر کے آلات لاؤ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا پھر آؤ صف باندھے میدان کی طرف تا کہ تمہاری ہیبت
لوگون کے دلون مین پڑ جائے اور کوشش کرو تا کہ انپر غالب آؤ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ اور بیشک کامیاب ہوا اور اپنی مراد کو پہونچا آج
مَنِ اسْتَعْلَىٰ ○ جو بالا ہوا سحر مین تو ستر ہزار یا تینتیس ہزار جادوگرون نے صف باندھی اور موسی اور ہارون علیہما السلام اونکے برابر کھڑے
ہوئے فرعون کے جادوگر ایک قول کے موافق رسیان اور عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے تین گدھون پر میدان مین لائے
اور ادب کی راہ سے قَالُوا يَا مُوسَىٰ بولے کہ اے موسی إِمَّا أَن تُلْقِيَ یا یہ کہ تو ڈالے اپنا عصا وَإِمَّا أَن نَّكُونَ یا یہ کہ ہم ہون
أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ○ پہلے اوس شخص کے جو ڈالے موسی علیہ السلام نے اونکے ادب کے مقابلہ مین خود بھی ادب کو کام فرمایا اور اوسکے
بے اعتبار اور بے حساب ہونے کی وجہ سے قَالَ بَلْ أَلْقُوا کہا بلکہ تمہین ڈالو پس جادوگرون نے اپنے جادو پھینکے اور ہوا کی گرمی کے موافق
پارہ سے چکر کھایا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ پھر وہین اونکی رسیان اور عصے يُخَيَّلُ إِلَيْهِ دکھائی دیے موسی علیہ السلام کو مِنْ
سِحْرِهِمْ اونکے جادو اور مکر سے گویا أَنَّهَا تَسْعَىٰ ○ یقینی وہ چلتے پھرتے اور دوڑتے ہین فَأَوْجَسَ تو پایا فِي نَفْسِهِ
اپنے دل مین خِيفَةً مُّوسَىٰ ○ خوف موسی نے اس بات سے کہ دیکھنے والے تو سحر اور معجزہ مین فرق نہ کرینگے یا مین جب
اپنا عصا پھینکون دیکھنے والے متفرق ہو جاوینگے جب موسی علیہ السلام پر یہ وہم طاری ہوا تو قُلْنَا ہمنے کہدیا کہ
لَا تَخَفْ نہ ڈر تو اوس بات سے جس سے تجھے وہم مین ڈالا ہی اسواسطے تیرا کام نہایت کھلا ہونے کے سبب عام خاص

کسی پر مشتبہ نہ ہیگا اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ○ بیشک تو برتر ہی اونسے اور اونپر غالب ہی وَاَلۡقِ اور ڈالدے مَا فِيۡ يَمِيۡنِكَ جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ مین ہی حق تعالیٰ عصے کی تحقیر فرماتا ہی کہ اے موسی انکی رسیان اور عصے جو بہت سے ہین اُنسے کچھ باک نکر اور یہ لکڑی جو تیرے ہاتھ مین ہی ڈال تو سہی تَلۡقَفۡ تاکہ نگل جائے مَا صَنَعُوۡا جو کچھ بنایا ہی اونھون نے اِنَّمَا صَنَعُوۡا بیشک جو کچھ اونھون نے بنایا ہی كَيۡدُ سٰحِرٍ فریب ہی جادوگر کا وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ اور نہ چھٹکارا پائیگا اور نہ فتحمند ہوگا حَيۡثُ اَتٰى ○ جہان ہے اور جہان جائے پس حضرت موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا مُنہہ پھیلا کر جادوگرون کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اوسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اوس بھاگڑ مین کچلکر مرگئے پس موسی علیہ السلام نے اوس اژدہے کو پکڑ لیا تو وہی عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اسواسطے کہ ایک سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرسکتا ہی بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسیٰ کا معجزہ ہی فَاُلۡقِيَ السَّحَرَةُ پھر گرادیے گئے یعنی اس بات مین جو اونھون نے غور و تامل کیا اوسنے اونھین مُنہہ کے بل گرادیا سُجَّدًا حال آنکہ وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور سچائی کی راہ سے قَالُوۡۤا بولے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَمُوۡسٰى ○ ایمان لائے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب کا اس آیت مین ہارون علیہ السلام کا نام پہلی آیتون کے خاتمون کے لحاظ اور رعایت کے سبب سے مقدم ہی فرعون نے جب یہ حال دیکھا تو قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ بولا کہ تم ایمان لائے موسیٰ کا اور اونکی تصدیق تمنے کی یہ حفص کی قرأت کے موافق ترجمہ ہی اور بکر نے ءَاٰمَنۡتُمۡ ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسیٰ کے رب کا قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اور اونپر ایمان لانے کا حکم کرون اِنَّهٗ بیشک موسیٰ لَكَبِيۡرُكُمُ البتہ بزرگ ہی تمہارا الَّذِيۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ وہ کہ سکھایا ہی اوسنے تمکو سحر یعنی اُستاد اور معلم اور سردار جادوگرون کا ہی تم سب نے باہم سازش کرلی ہی چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فَلَاُقَطِّعَنَّ تو ضرور کاٹ ڈالونگا مین اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ ہاتھ پاؤن تمہارے مِّنۡ خِلَافٍ مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھ داہنا ایک بایان وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اور ضرور سولی پر چڑھادونگا تمکو فِيۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ درخت خرما کے تنون پر اسواسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہی تاکہ سب لوگ تمھین دیکھین اور عبرت پکڑین وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ تاکہ جان لو تم کہ کون ہم مین سے ہی یعنی مین یا موسیٰ کا خدا جسکا تم ایمان لائے ہو اَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت عذاب کی روسے وَّاَبۡقٰى ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر جذبۂ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربانی جو متواتر اونکے دلون پر پڑتے تھے اوسکے سبب سے بے اختیار نظم

خوردہ یکجرعہ از کفِ ساقی ✤ ہرچہ فانی ست کردہ در باقی ✤ دامن از فکر غیر افشاندہ ✤ لَيۡسَ فِي الدَّارِ غَيۡرُهٗ خواندہ ✤ تو خواہ مخواہ

فرعون کے جواب مین قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ بولے کہ ہم تجھے نہین برگزیدہ کرتے اور تجکو نہین اختیار کرتے عَلٰى مَا جَآءَنَا اوس چیز پر جو آئی ہی ہمارے پاس مِنَ الۡبَيِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزات مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ کی حالت مین جنتین اور اوسکی نعمتین اونھین دکھادی تھین تو وہ فرعون سے بولے کہ ہمنے جو کھُلی نشانیان اور نعمتین ہمنے دیکھین اونپر تیری نعمت کو

نہین اختیار کرتے اور رکھاتے ہین ہم وَالَّذِيْ فَطَرَنَا قسم خدا کی جسنے ہمکو پیدا کیا فَاقْضِ پھر کرتو مَآ اَنْتَ قَاضٍ جو کچھ کہ تو کرنے والا یعنی جو کچھ تو چاہے ہمارے ساتھ کر ہم اوسکی کچھ پروا نہین رکھتے اِنَّمَا تَقْضِيْ سوا اسکے نہین کہ تو حکم کریگا هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ اسی دنیا کی زندگی مین یعنی یہ جہان جسمین ہم ہین تیرا حکم اسکے سوا اور کہین چلتا ہی نہین جو کچھ تو چاہتا ہے نہین کرتا ہی آخرت جو بہتر اور بہت پائدار ہی اوسمین تو فضیحت او معزول ہوگا اور اپنی مصیبت مین مبتلا او مشغول ہوگا بیت

امروز بجور ہرچہ خواہی بکنی ٭ فردا بتو نیز ہرچہ خواہند کنند ٭ اِنَّآ اٰمَنَّا بیشک ہم ایمان لائے ہین بِرَبِّنَا اپنے رب پر لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا تاکہ بخشدے ہمارے واسطے ہمارے گناہ کہ وہ کفر و معاصی ہین وَمَآ اَكْرَهْتَنَا اور بخشدے وہ گناہ بھی کہ زبردستی کی تونے ہمکو عَلَيْهِ اوس گناہ پر مِنَ السِّحْرِ ؕ کہ وہ جادو سیکھنا ہی لکھا ہی کہ فرعون جادو سیکھنے کے واسطے لوگون پر زبردستی کرتا تھا یا اون ساحرون کو اوسکا بلانا زبردستی تھا اسواسطے کہ بادشاہ کا حکم ہی زبردستی اور اکراہ ہی اور اونھون نے خدا سے اوس زبردستی کی مغفرت چاہی اسواسطے کہ سب نبیون مین اوس گناہ پر مواخذہ تھا جو کسیکی زبردستی سے وقوع مین آئے اور یہ مواخذہ امت محمدی سے اوٹھا لیا گیا وَاللّٰهُ خَيْرٌ اور خدا بہتر ہی بدلا دینے کی رو سے وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی ثواب کی جہت سے اسواسطے کہ تو کفر کے بدلے جو ہمین اجرت دینا چاہتا اوسمین منقطع ہوجانے کو راہ ہی اور خداوند کریم ایمان پر ایسا اجر عطا کرتا ہی کہ اوسکے گرد زوال کی گرد بھی نہین پہونچتی اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ تحقیق کہ جو کوئی آئیگا رَبَّهٗ اپنے رب کے پاس مُجْرِمًا مشرک یعنی جو کفر پر مریگا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ تو بیشک اوسکے واسطے ہی دوزخ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا نہ مر جائیگا اوسمین کہ عذاب سے چھوٹے وَلَا يَحْيٰى ۝ اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی کے ساتھ جو خوشی سے گذرتی ہی وَمَنْ يَّاْتِهٖ اور جو کوئی آئیگا اوسکے پاس مُؤْمِنًا اوس حال مین کہ مومن ہو قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ اور یقینی کیے ہون اوسنے نیک کام فَاُولٰٓئِكَ تو وہ مومنون اور نیک کام کرنے والون کا گروہ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ اونکے واسطے ہین درجے بلند کہ وہ درجے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہین اقامت کے تَجْرِيْ جاری ہین برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ اوس حال مین کہ وہ گروہ ہمیشہ رہنے والے فِيْهَا ؕ اون باغون مین وَذٰلِكَ اور یہ ثواب جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ جزا ہی اوس شخص کی جو پاک ہو کفر کی نجاستون سے اور گناہ کے میلون سے یا طہارت حاصل کیے ہو طاعتون اور نیک کامون سے یہانتک ساحرون کا کلام ہی اور چونکہ اونکا قصہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف مین گذر چکا ہی تو یہان مختصر طور پر دو تین باتین بیان کرکے آیتون کے مضامین پر اکتفا کی گئی وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اور تحقیق کہ ہمنے وحی کی اِلٰى مُوْسٰٓى ۵ موسیٰ کی طرف یعنی فرعون نے جب معجزات دیکھے اور اثر پذیر نہوا اور بنی اسرائیل پر اور زیادہ سختیان کین تو ہمنے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ یہ کہ رات کے وقت لیجا میرے بندون کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہونچین اور فرعون کا لشکر پیچھے آئے تو کچھ باک نکر فَاضْرِبْ لَهُمْ پھر مار اونکے واسطے طَرِيْقًا ایک راہ اچھی آبن عیسیٰ نے یعنی کہے ہین کہ عصا مار تاکہ ظاہر ہوین اونکے واسطے ایک راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین يَبَسًا ۙ خشک کہ اوسمین نہ پانی ہو نہ کیچڑ لَّا تَخٰفُ نہ ڈریگا تو دَرَكًا پالینے سے کسی دشمن کے یعنی اس سے بیخوف رہ کہ فرعون کے لوگ تم لوگون کو پاجائینگے وَلَا تَخْشٰى ۝ اور نہ ڈریگا

ثلثة

ثلثة

ع ۲۲

لیکے بستر با معاہد کو اسرائیل کو مصر سے باہر لیکے
تو ڈوبنے سے اسواسطے کہ تمکو ہم سلامت پار اوتار دینگے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لیگئے
دوسرے دن قبطیون کو خبر ہوئی مگر اونمین سے ہر ایک کے گھر مین ایک بڑی مصیبت واقع ہوئی کہ اپنے حال مین مبتلا رہے دوسرے دن
بہت لشکر جمع ہوئے فَاَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فرعون نے اپنے لشکر سمیت اور دریا کے
کنارہ پہونچے موسیٰ علیہ السلام تو اپنے لوگون سمیت پار اوتر گئے تھے فرعون والے بھی دریا مین آئے فَغَشِيَهُمْ تو لیلیا
اونکو مِّنَ الْيَمِّ دریا مین سے مَا غَشِيَهُمْ ○ اوس چیز نے کہ لیلیا ابہام مسند الیہ کی بڑائی کی جہت سے ہے یعنی ایک ایسی
موج نے اونھین لیلیا اور کوئی اوسکی کنہ کو نہین پہونچتا کہ کوئی لفظ اوسکے مقابلہ مین کہہ سکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
اور گمراہ کردیا فرعون نے قَوْمَهٗ اپنی قوم کو دین مین وَمَا هَدٰى ○ اور نہ راہ دکھائی اونھین فرعون کی ہدایت تحکم ہی
اسواسطے کہ وہ کہتا تھا کہ وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فرعون نے اپنی قوم کو دریا مین گم کیا اور خود بھی
نجات نہ پائی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے اولاد یعقوب قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ بیشک نجات دی ہمنے تمکو مِّنْ عَدُوِّكُمْ تمھارے
دشمنون سے کہ فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تھے وَوٰعَدْنٰكُمْ اور وعدہ دیا ہمنے تمھارے پیغمبر کو تمھارے واسطے توریت نازل
کرنے کی جہت سے جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ داہنی طرف کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا اور اوتاری ہمنے عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
ترنجبین وَالسَّلْوٰى ○ اور مرغ بھنا ہوا جسوقت تیہ مین تم سرگردان تھے اور کہا ہمنے کہ كُلُوْا کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ پاک اور حلال چیزین جو ہمنے تمکو روزی دی ہین وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے نہ گذرو فِيْهِ اوس چیز مین یعنی ظلم
نہ کرو اور ہر ایک اپنا ہی حصہ لو یا باسی نرکھو دوسرے دن کے واسطے یا شکر نہ چھوڑ دو اسواسطے کہ شکر کے سبب سے جو نعمت موجود ہی
وہ نہین جانے پاتی ہی اور جو نعمت مفقود ہی وہ آتی ہی نظم شکر نعمت اجب آمد در خرد ٭ نعمت حق شاکران را تا ابد ٭ شکر کن تا شادمانی در رسی
در کون ٭ ورنہ بکشاید در خشم احد ٭ اور یہ معنی بھی کہتے ہین کہ نعمت کو گناہ مین صرف نہ کرو اور اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ تو نازل ہوگا عَلَيْكُمْ
غَضَبِيْ تمپر میرا غصہ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ اور جسپر نازل ہوتا ہے میرا غصہ فَقَدْ هَوٰى ○ تو بیشک وہ گرا یعنی
دوزخ مین پڑا یا ہلاک ہوا وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ اور بیشک مین خوب بخشنے والا ہون لِّمَنْ تَابَ اوس شخص کو جسنے توبہ کی شرک سے
وَاٰمَنَ اور ایمان لایا میری وحدانیت کا وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے نیک کام یعنی فرائض ادا کیے ثُمَّ اهْتَدٰى ○ پھر سیدھی راہ
چلا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہا یا ہدایت پر استقامت کی یا اہل سنت وجماعت کا طریقہ اختیار کیا نظم راہ سنت
رو اگر خواہی صراط مستقیم ٭ کز سنن راہے بود سوے رضاے ذوالمنن ٭ ہر قدم در چشم وی ہمچون سنانے تیز باد ٭ کز سنانے زندگی خواہد
ترانے بے سنن ٭ لکھا ہی کہ فرعون کے ہلاک ہوجانے کے بعد بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے ایک شریعت کے
قانون اور اوسکے احکام کے قواعد ظاہر اور معین کریجیے موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین درگاہ رب الارباب مین مناجات کی اور خطاب
پہونچا کہ بنی اسرائیل مین جو شریف لوگ ہین اونکی ایک جماعت ساتھ لیکر کوہ طور پر آؤ تاکہ ایک ایسی کتاب ہم تمھین دین جسمین شرع کے
سب احکام جمع ہون موسیٰ ع نے ہارون علیہما السلام کو اپنی جگہہ پر چھوڑا اور قوم کے ستر اشراف آدمی ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوے

قَالَ يٰقَوْمِ کہا اے میری قوم اَلَمْ يَعِدْكُمْ کیا وعدہ نہین کیا تھا رَبُّكُمْ تمہارے ربنے وَعْدًا حَسَنًا ۬ وعدہ سچا
اور اچھا کہ تمکو توریت دیگا اور مین تمہاری قوم کے شریف لوگون کو لیکر توریت کی طلب اور تلاش مین گیا تھا اَفَطَالَ کیا طول
کھینچا عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ تم پر میری جدائی کے زمانہ نے اور مین نے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدہ پر پھر آیا اَمْ
اَرَدْتُّمْ کیا چاہا تمنے اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ یہ کہ نازل ہو تمپر غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ غضب تمہارے رب کے پاس سے بچھڑا پوجنے
کے باعث فَاَخْلَفْتُمْ تو خلاف کیا تمنے مَّوْعِدِيْ ۝ میرا عہد یا ایمان پر ثابت قدم اور میرے حکم پر قائم رہنے کا وعدہ جو
تمنے مجھسے کیا تھا قَالُوْا بولے بچھڑا پوجنے والے کہ مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ خلاف نہین کیا ہمنے تیرا وعدہ بِمَلْكِنَا
اپنی قوت اور اختیار سے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ مگر اوٹھوائے گئے مطلب یہ کہ ہمین حکم کیا یہانتک کہ ہمنے اوٹھالیا یہ ترجمہ
حفص کے موافق ہے اور بکرنے حَمَلْنَا پڑھا ہے یعنی اوٹھالیے تھے ہمنے اَوْزَارًا بوجھ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ زیور سے جو
قبط کا زیور ہمنے عاریت لیا تھا فَقَذَفْنٰهَا پھر پھینک دیا ہمنے اوسے آگ مین ہارون کے حکم سے فَكَذٰلِكَ پھر جسطرح
ہمنے ڈالدیا تھا اوسی طرح اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ ڈالدیا سامری نے بھی جو کچھ اوسکے پاس تھا آگ مین فَاَخْرَجَ لَهُمْ پھر نکالا
سامری نے اونکے واسطے عِجْلًا بچھڑا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ پتلا سونے کا کہ اوسکی آواز بچھڑے کی تھی فَقَالُوْا تو
بولا سامری اور اوسکے تابع لوگ کہ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ یہ بچھڑا تمہارا خدا ہے وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵ اور موسیٰ کا بھی خدا ہے
فَنَسِيَ ۝ تو بھولا اوسی خدا کو اور اوسے ڈھونڈھنے کو طور پر گیا ہے یہ بچھڑا پوجنے والون کا کلام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فَنَسِيَ
حق تعالیٰ کا کلام ہے یعنی چھوڑدیا سامری نے جو اوسپر تھا ایمان پر ثابت قدم رہنا اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے
بچھڑا پوجنے والے اَلَّا يَرْجِعُ یہ کہ نہین پھیرتا بچھڑا اِلَيْهِمْ اونکی طرف قَوْلًا ۬ بات یعنی اوسے ہر چند پکارتے ہین جواب
نہین دیتا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ اور نہین قادر ہے اونکے واسطے ضَرًّا نقصان کا وَّلَا نَفْعًا ۝ اور نہ نفع کا یعنی یہ قدرت
نہین رکھتا کہ کسیکو نفع نقصان پہونچا سکے اور جو چیز اپنے پکارنے والے کو جواب نہ دے اور نہین نفع ضرر پہونچانے پر قادر ہو اوس
چیز کو کسطرح پوج سکتے ہین وَلَقَدْ قَالَ اور بیشک کہا تھا لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ اونسے ہارون نے پہلے اس
کہ موسیٰ علیہ السلام آئین وعظ و نصیحت کے طور پر کہ يٰقَوْمِ اے میرے گروہ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہو
تم بِهٖ ۚ بچھڑے کے ساتھ یعنی اوسکی پرستش کے ساتھ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ اور بیشک تمہارا رب خدا ہی بڑی مہربانی
کرنے والا فَاتَّبِعُوْنِيْ تو پیروی کرو تم میری اوسکی عبادت مین وَاَطِيْعُوْٓا اور اطاعت کرو اَمْرِيْ ۝ میرے حکم کی اور میرے
دین پر ثابت اور قائم رہو تو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ بولے کہ ہم برابر رہینگے عَلَيْهِ بچھڑا پوجنے پر عٰكِفِيْنَ مجاور اور مقیم حَتّٰى
يَرْجِعَ یہانتک کہ پھر آئے اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ ہماری طرف موسیٰ طور پر سے اور ہم دیکھین کہ وہ پرستش کرتے ہین یا نہین
اور یہ جو سامری نے کہا کہ موسیٰ کا خدا یہی ہے یہ بات سچ ہے یا نہین پھر جب موسیٰ علیہ السلام طور پر سے پھر آئے تو پہلے قوم
غصہ کیا جیسا بیان ہو چکا پھر اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑے غصے مین ایک ہاتھ سے اونکی پیشانی کے بال

ع ۴

اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے کی راہ سے قَالَ يٰهٰرُوْنُ کہا کہ اے ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا۝ جب کہ دیکھا تھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ میری متابعت کرتا خدا کے واسطے اور دین کی حمایت کرنے کو غضبناک ہونے میں یا اوس بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور اپنے کو میرے پاس پہونچاتا اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ۝ کیا سرکشی کی تو نے میرے حکم سے قَالَ کہا ہارون علیہ السلام نے اونکو اپنے اوپر مہربان کرنے کے لیے کہ يَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ ہارون اور موسیٰ علیہما السلام سگے بھائی تھے ایک ہی ماں باپ سے مگر ہارون نے ماں کا ذکر اسواسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا دل نرم ہو جائے اور یہ بات کہی کہ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ نہ پکڑ میری داڑھی وَلَا بِرَاْسِيْ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّيْ خَشِيْتُ بیشک میں ڈرا کہ اگر اونسے قتال کرون یا اونھیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤن اَنْ تَقُوْلَ اس بات کو کہ کہیگا تو کہ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تو نے جدائی ڈالدی بنی اسرائیل میں وَلَمْ تَرْقُبْ اور نہ دھیان رکھا تو نے قَوْلِيْ۝ میری بات کو جو میں نے کہی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اُخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ یعنی خلافت کرنا میری قوم میں اور اصلاح رکھنا اصلاح جماعت کی نگہبانی اور اوسکے ساتھ مدارا کرنے کا نام ہے موسیٰ نے ہارون علیہما السلام کا یہ عذر مان لیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ۝ کہا کہ کیا ہے یہ بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے یہ کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری بولا کہ بینا ہوا میں بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ نہ بینا ہوئے تھے بنی اسرائیل بِهٖ اوسکے ساتھ یعنی میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر بھر لی میں نے قَبْضَةً ایک مٹھی خاک مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ رسول کے سم اسپ کے نشان کے نیچے سے یعنی جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کا جہان نشان تھا وہان سے میں نے خاک اوٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب بچھڑے کو قالب میں سے میں نے نکالا فَنَبَذْتُهَا تو ڈالدی میں نے وہ خاک اوس بچھڑے میں اور وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَكَذٰلِكَ اور یہ جو میں نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا لِيْ میرے واسطے اور میری نگاہ میں اچھا دکھایا یہ کام نَفْسِيْ۝ میرے نفس نے کتاب میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اوسے نہ قتل کر اسواسطے کہ وہ بڑا سخی ہے اور چونکہ اوسکی سخاوت سے خلق کو منفعت تھی تو زندگی کا فائدہ اوس سے نہیں رک سکتا وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ کا بھید یہان ظاہر ہوتا ہے نظم ہر نہالے کہ برگ دارد و بر نہ باد ز آب حیات تازہ و تر نہ وانچہ بے میوہ باشد و سایہ نہ بہ کہ گردد تنور را مایہ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کہ مجھے تیرے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْهَبْ تو نکلجا ہم میں سے فَاِنَّ لَكَ پس بیشک تجھے ہے سختی اور عذاب کے سبب سے فِي الْحَيٰوةِ دنیا کی زندگی میں اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اوسے جو تیرے پاس آئے کہ لَا مِسَاسَ نہ چھو مجھے اور دور ہو مجھسے اسواسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اوس سے قریب ہوتا وہ اور اس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ اوس سے متنفر ہوے اور وہ اکیلا وحشیون کی طرح جنگلون میں پھرتا اور جسے دور سے دیکھتا تاکید کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعضی تفسیرون میں ہے کہ سامری

اور لا دمین اس زمانہ تک بھی بعض کا یہی حال ہی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو نکل جانے اور لامساس کہنے کا حکم فرمایا اور فرمایا
کہ یہ عذاب دنیا کا ہی وَاِنَّ لَكَ اور بیشک تیرے واسطے ہی عذاب کا مَوْعِدًا وعدہ آخرت مین کہ کسی وجہ سے لَّنْ تُخْلَفَهٗ
خلاف نہ کرینگے تیرے ساتھہ اوسمین بلکہ وہ وعدہ عذاب وفا کرینگے وَانْظُرْ اور دیکھہ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ اوس اپنے معبود
کی طرف کہ ظَلْتَ عَلَيْهِ تو تھا برابر اوسکی پرستش پر عَاكِفًا قیام کرنے والا لَنُحَرِّقَنَّهٗ البتہ جلائے دیتے ہین ہم آگ
مین یہ اوسکا قول ہی جو کہتا ہی کہ اوس بچھڑے کے گوشت پوست تھا یا سونے مین سے اوسکا برادہ کرتے ہین وریا اوس قول کے موافق
ہی کہ وہ بچھڑا سونے کا تھا بے زندگی ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ پھر ہم پراگندہ کرتے ہین اوسکی خاک یا برادہ فِي الْيَمِّ دریا مین نَسْفًا
پراگندہ کرنے کر تاکہ لوگ جان لین کہ جس چیز کو جلا سکین اور اوسکا برادہ بنا سکین اوسپر خدائی کی صفت اطلاق کرنا عین جہالت
اور محض گمراہی ہی اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ سوا اسکے نہین کہ تمھارا معبود جو عبادت کا مستحق ہی اللّٰهُ الَّذِيْ وہ خدا ہی کہ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود حقیقت مین اوسکے سوا وَسِعَ پہونچا ہی كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو عِلْمًا ○ علم کی رو سے
یعنی خدا ے برحق وہ ہی جسکا علم سب چیزون کو گھیرے ہو بچھڑے کا قالب خدا نہین ہی اگرچہ زندہ بھی ہو پھر موسیٰ علیہ السلام کے
فرمانے سے لوگون نے اوس بچھڑے کو جلا دیا اور اوسکی خاک دریا مین ڈالدی مصرع با دست موسوی چہ زند سحر سامری كَذٰلِكَ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسطرح موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہمنے تمپر بیان کیا اسی طرح نَقُصُّ عَلَيْكَ قصہ بیان کرتے ہین
ہم تمپر مِنْ اَنْۢبَآءِ خبرون سے مَا قَدْ سَبَقَ اوس چیز کی جو یقینی گذر چکی یعنی گذرے ہوئے امرون اور اگلے زمانون کی
مین تمکو خبر دیتا ہون تاکہ تمھاری نبوت کا معجزہ ہو اور تمھاری امت مین جو لوگ بصیرت حاصل کرنے والے ہین اونکے واسطے تنبیہ اور
نصیحت ہو وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ اور بیشک ہمنے تمکو دیا ہی مِنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے ذِكْرًا ○ یاد کرنا کہ شرف کا باعث ہو
یعنی نبوت یا کتاب جسمین قصے اور خبرین ہین مَنْ اَعْرَضَ جو کوئی منھ پھیرے عَنْهُ اس ذکر سے کہ نبوت یا قرآن ہی فَاِنَّهٗ
تو بیشک وہ منھ پھیرنے والا يَحْمِلُ اوٹھائیگا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وِزْرًا ○ بوجھ بڑا کہ کفر ہی خٰلِدِيْنَ
فِيْهِ حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوس بوجھ مین یعنی اوسکی جزا مین جمع خالدین اور توحید اعرض کی حمل ہی معنی اور
لفظ پر وَسَآءَ لَهُمْ اور برا ہی اونکے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ○ قیامت کے دن بوجھ کہ کفر او تکذیب ہی يَّوْمَ يُنْفَخُ
جسدن کہ پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور مین یعنی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکینگے وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ اور حشر کرینگے ہم
گنہگارون کو یعنی مشرکون کو يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ○ اوسدن نیلی آنکھون والے کہ آنکھون کا نیل اور چہرے کی سیاہی
دوزخیون کی علامت ہوگی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ حشر کرینگے ہم اونھین بیاسے یا اندھے اسواسطے کہ اکثر اندھے کی آنکھ
نیلی ہوتی ہی اور پیاس کی شدت سے نیلے پن کی طرف مائل ہو جاتی ہی اور جب غصہ کرینگے ہم اونپر تو يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
چھپا کر اور آہستہ سے کہتے ہونگے باہم کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے قبرون مین اِلَّا عَشْرًا ○ مگر دس رات یا دنیا مین
اتنی مدت سے زیادہ نہ رہے تھے یعنی مدت آخرت کی درازی کے سبب سے دنیا کی مدت کو بہت کم سمجھینگے نَحْنُ ہم کہ خدا ہین اَعْلَمُ بِمَا

يَقُوْلُوْنَ خوب جانتے ہین وہ چیز جو وہ کہتے ہین اِذْ يَقُوْلُ جبکہ کہیگا اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً بہتر اونکا عقل کی راہ سے
کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے قبر کے اندر یا دنیا مین اِلَّا يَوْمًا ۝ مگر ایکدن یعنی قبر یا دنیا مین تمہارا ٹھہرنا ایک ہی دن آ
تھا اس سے زیادہ نہین کہتے ہین کہ قیامت کے ہول کے مارے دنیا اور قبر مین رہنے کا زمانہ بھول جائینگے یا اوسکی درازی کی
بہ نسبت دنیا کی عمر کو کوتاہ جانینگے خصوصًا وہ عمر جو جہالت اور گمراہی مین گذری ہوگی مصرع عمریکہ بخواری گذرد کوتہ بہ لکھا ہی
کہ قریش کے مشرکون نے یا بنی ثقیف مین سے کسی ایک آدمی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ باوصف
اسکے کہ بڑے اور سخت ہین قیامت کے دن انکا کیا حال ہوگا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تمسے
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْجِبَالِ پہاڑون سے یعنی انکے مآل کا حال فَقُلْ تو تم کہدو بے تامل اونکے جواب مین کہ اپنی
قدرت کاملہ سے يَنْسِفُهَا پراگندہ کردیگا اونھین رَبِّيْ میرا رب نَسْفًا ۝ پراگندہ کردینا صاحب لباب نے لکھا ہی کہ پہلے
اونکو جڑ سے اوکھاڑیگا پھر ریت کی صورت ریزہ ریزہ کردیگا پھر ہوا چلائیگا تاکہ اوسے اوڑا دے تبیان مین لکھا ہی کہ پہاڑون کو اونکی
جگھون سے اوکھاڑ کر دریا مین ڈالدیگا فَيَذَرُهَا پھر چھوڑیگا اونکی قرار کی جگہ یعنی زمین کو قَاعًا خالی صَفْصَفًا ۝
برابر لَّا تَرٰى فِيْهَا نہ دیکھیگا تو اوسمین عِوَجًا پستی اور گڑھے وَّلَآ اَمْتًا ۝ اور نہ بلندی اور پستی يَوْمَئِذٍ
اوسدن يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ پیروی کرینگے سب لوگ پکارنے والے کی آواز کی یعنی حضرت اسرافیل کی کہ وہ حشر کے مقام پر
اونھین بلائینگے لَا عِوَجَ لَهٗ کچھ موڑ اور کجی نہ کرینگے اوسکے واسطے یعنی کوئی پکارا ہوا قدرت نہ رکھیگا کہ بلانے سے عدول
کرے بلکہ سب پیروی کرینگے مومن لوگ تو جلدی کے ساتھ اور کافر دیر کے ساتھ اور بعضون نے کہا ہی کہ آگ مشرکون کو میدان حشر تک
ہنکا لیجائیگی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ اور پست ہوجائینگی آوازین لِلرَّحْمٰنِ خدا کے بات کہنے کو یا اوسکی عظمت اور
ہیبت کے مارے فَلَا تَسْمَعُ پھر نہ سنیگا تو اوسدن اِلَّا هَمْسًا ۝ مگر آواز نرم یعنی حشر کے واسطے اونکے پاؤن کی چاپ يَوْمَئِذٍ
اوسدن لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ فائدہ نہ دیگی درخواست کسیکی کسیکو اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر اوسے کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکی
شفاعت کے واسطے خدا وَرَضِيَ لَهٗ اور پسند کرے اوسکے واسطے قَوْلًا ۝ بات شفاعت کرنے والے کی يَعْلَمُ جانتا ہی خدا
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جو چیز آدمیون کے آگے ہی آخرت کے امور وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ اونکے پیچھے ہی دنیا کے کام وَلَا يُحِيْطُوْنَ
اور گھیر نہین سکتے سب اہل عالم بِهٖ خدا کی ذات کو عِلْمًا ۝ علم کی راہ سے یعنی خدا کی ذات معلوم نہین ہوتی اسواسطے کہ اوسکا
مقتضا یہ ہی کہ اوسے علم احاطہ نہ کرے اور علم کی حقیقت معلوم کو احاطہ کرلینا ہی اور معلوم کا کھل جانا اپنے غیر سے بسبیل تمیز تو جسکی ذات
اس بات کو مقتضی ہو کہ اوسے کوئی نہ احاطہ کرے اوس چیز کو علم کا احاطہ کرلینا ممتنع ہی اسواسطے کہ ذاتیات کا زوال اور حقائق کا بدل جانا روا
نہین اور اوسے نہ احاطہ کرنا نسبت علمیہ کے قصور اور نقصان کے سبب سے نہین بلکہ اوس ذات متعالی کے کمال اور بے نہایتی کے سبب سے ہی نظم
کجا دریابد او را عقل چالاک ؛ کہ بیرون ست از سر حد ادراک ؛ تماشا میکن اسما و صفاتش ؛ کہ آگہ نیست کس از کنہ ذاتش ؛ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ
اور ذلیل اور کمتر ہوگئے سو نہہ والے یعنی حشر کے دن سب لوگ ذلیل ہونگے لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ خدا کے واسطے جو زندہ اور قائم رہنے والا ہی

ع ۱۵

جیسے قیدی اسیر حاکمون کے ہاتھ مین اور بعضے کہتے ہین کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہین یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اور بے نصیب ہا اور ناامیدی پہنچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ جسنے اوٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لیکر میدان حشر مین آیا وَمَنْ يَّعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہوا سواسطے کہ طاعات کی صحت اور خیرات کی قبولیت مین ایمان شرط ہی تو ضرور ہی کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا يَخٰفُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم اور بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہی وَّلَا هَضْمًا ۝ اور نہ ٹوٹ پھوٹ سے کہ یہ نیکیون کا نقصان ہی یعنی حق تعالی نہ مسلمان کی نیکیون مین سے کچھ کم کریگا نہ برائیون مین کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح نازل کین ہمنے یہ آیتین جنمین وعید ہی اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہمنے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کین ہمنے فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ اوسمین وعید کی آیتون مین جیسے طوفان زلزلہ کڑک دھنس جانا صورتین بگڑ جانا کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید پرہیز کرین شرک اور ڈرین اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اونپر نہ نازل ہو اَوْ يُحْدِثُ یا نئی کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اونکے واسطے کوئی نصیحت جبکہ وہ اوسے سنین فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہی خدا مخلوقات کی صفتون سے یا برتر ہی ملحدون کے الحاد سے یا پاک تر ہی مشرکون کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جسکا حکم نافذ ہی الْحَقُّ ثابت اپنی ذات اور صفات مین یا اوصاف کمال کے لائق لکھا ہی کہ جب جبرئیل امین وحی لا کر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہو جائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے مین مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى قبل اسکے کہ ادا کیجائے اِلَيْكَ وَحْيُهٗ تمھاری طرف اوسکی وحی اور دی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ وحی نازل ہونے کے قبل قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ تاوقتیکہ بیان واضح نازل نہ ہو اے مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر مین امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی ہی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا حکم فرمائین تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے مین توقف فرمایا یہانتک کہ آیۂ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ نازل ہوئی تو اس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ قرآن کے موافق جب حکم کیا کر جب وہ نازل ہو چکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ ای میرے رب زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ زیادہ دے مجکو علم احکام شرع کا یا قرآن اور اوسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کرتا کہ مین بھول نہ جاؤن وہ جو تو میری طرف وحی کرتا ہی یا دے مجکو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے جبکہ علم کی زیادتی طلب کی تو حق تعالی نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے طلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ جسنے اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبِيْ کے مکتب ادب مین قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہو وہ الله وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے مدرسہ مین فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مستفیدون کے گوش ہوش مین پہونچا سکتا ہی نظم

ع ۱ در سکھایا تجکو جو نہ تھا ... بہتر ہوا ... سیکھنا ۱۲
ع ۲ کہہ ای رب میرے زیادہ کر میرا علم ۱۲
ع ۳ اور سکھائی مجکو ... تجکو علم نہ تھا ۱۲
ع ۴ ... دیا مین ... علم اولین اور آخرین ۱۲

علمہاے انبیا و اولیا ✿ دلش رخشندہ چون شمس الضحیٰ ✿ عالمی کاسوئے گارش حق بود ✿ علم او بس کامل مطلق بود ✿ وَلَقَدْ
عَهِدْنَآ اور بیشک ہمنے وحی بھیجی اِلٰٓى اٰدَمَ آدم صفی کی طرف مِنْ قَبْلُ اس زمانے سے پہلے اور حکم کردیا ہمنے کہ جو درخت
ہمنے تمکو منع کردیا ہی اوسکے گرد نہ جانا اور اوسے نہ کھانا فَنَسِيَ پھر بھول گیا وہ اوس حکم کو وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ اور نہین پایا ہمنے
اوسکے واسطے عَزْمًا ۝ قصد گناہ پر یعنی قصداً اونسے وہ صورت نہین واقع ہوئی بلکہ خطأ یا یہ معنی ہین کہ وہ جو ہمنے ممانعت
کردی تھی اوسپر آدم کو صبر نہ تھا وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو سجدہ تحیّت اور کرامت کا فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سبنے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر شیطان جو
دور رہا ہوا ہی رحمت سے اوسنے اَبٰى ۝ انکار کیا سجدہ سے فَقُلْنَا تو کہا ہمنے کہ يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا ای آدم یقینی یہ
شیطان عَدُوٌّ لَّكَ دشمن ہی تیرا وَلِزَوْجِكَ اور تیری جورو کا کہ حوّا ہی فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا تو چاہیے کہ نہ نکالے تم دونوکو
یعنی تمھارے نکلنے کا سبب نہو مِنَ الْجَنَّةِ جنت سے فَتَشْقٰى ۝ پھر تو رنج مین پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جائیگا
تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیّا کرنے ہونگے اِنَّ لَكَ یقینی تیرے واسطے ہی بہشت اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا یہ کہ بھوکا
نہین ہوتا ہی تو اوسمین اسواسطے کہ سب نعمتین مہیا ہین وَلَا تَعْرٰى ۝ اور نہ ننگا ہوتا ہی اسلیے کہ جو لباس چاہیے موجود ہی وَاَنَّكَ
لَا تَظْمَؤُا اور بیشک تو پیاسا نہین ہوتا فِيْهَا اوسمین اسواسطے کہ چشمے اور نہرین برابر جاری ہین وَلَا تَضْحٰى ۝ اور نہ دھوپ
مین ہی تو اسواسطے کہ بہشت کا سایا ہمیشہ پھیلا ہوا ہی بہشت کے باہر یہ صورتین میسر نہین ہین فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ پھر
وسوسہ ڈالا اوسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت مین آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور موت سے اونھین ڈرایا اور حضرت
حوانے آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ابلیس جو بوڑھی صورت پر ظاہر ہوا تھا اوس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے
قَالَ يٰٓاٰدَمُ کہا کہ ای آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اس مرض کا علاج ہی هَلْ اَدُلُّكَ کیا دلالت کرون تجھے عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اوسمین سے کھائے ہرگز مرے ہی نہ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ اور راہ بتاؤن تجکو ایسی بادشاہی کی جو پرانی
نہو یعنی زوال اوسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہان بتادے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت تھی وہی
بتادیا فَاَكَلَا مِنْهَا پھر کھالیا آدم اور حوا نے اوس درخت مین سے فَبَدَتْ لَهُمَا تو کھل گئین اون دونون کے واسطے
سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہین اونکی یعنی بہشت کا لباس اونپر سے اوتر گیا اور دونون برہنہ ہوگئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ اور لگے
ہورہے اور چپکاتے تھے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہون پر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختون کے پتون مین سے
وَعَصٰٓى اٰدَمُ اور خلاف کیا آدم نے رَبَّهٗ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھالینے مین فَغَوٰى ۝ تو بے نصیب رہا اوس
مطلوب سے کہ ہمیشہ کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثُمَّ
اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کرلیا اوسے اوسکے رب نے فَتَابَ عَلَيْهِ پھر قبول کی توبہ اوسکی وَهَدٰى ۝
اور ہدایت کی اوسے توبہ پر ثابت رہنے کی قَالَ اهْبِطَا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اوترجاؤ تم دونون

ع ۶ ۱۱

مِنْهَا جَمِيعًا بہشت سے سب باہم بَعْضُكُمْ بعضے تمہاری اولاد سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ واسطے بعض کے دشمن ہونگے
جیسا کہ اب عداوت اور لڑائیاں ظاہر ہین اور اگر آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہین تو دونون کی ذریت مین جو عداوت ہے
وہ ظاہر ہی فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ پھر اگر آئے تمہارے پاس جبکہ تم زمین پر ہو مِنِّي میرے پاس سے هُدًى ہدایت کرنے والا
یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فَلَا يَضِلُّ
تو وہ نہ گمراہ ہوگا دنیا مین وَلَا يَشْقَىٰ ○ اور نہ رنج مین پڑیگا آخرت مین یعنی سختی اور عذاب مین نہ مبتلا ہوگا وَمَنْ أَعْرَضَ
اور جو کوئی منھ پھیریگا عَنْ ذِكْرِي ہدایت کرنے والے سے جو میری یاد کا سبب ہے یا منھ پھیریگا میری کتاب سے فَإِنَّ لَهُ
تو بیشک اوسکے واسطے مَعِيشَةً ضَنكًا معیشت تنگ ہے اور سخت دنیا مین یعنی حرام کمائی مین پڑ جائیگا یا برے
کام مین مبتلا ہو جائیگا یا قناعت اوس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے مین پھنسیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ تنگ معیشت
عذاب قبر ہے یا زقوم و دوزخ وَنَحْشُرُهُ اور حشر کرینگے ہم اوس منھ پھیرنے والے کو يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ○ قیامت کے
دن اندھا کہ کچھ دیکھے ہی نہ مگر جہنم کو اور اوسمین جو طرح طرح کے عذاب ہین اور قَالَ رَبِّ وہ کہیگا کہ اے میرے رب لِمَ حَشَرْتَنِي
أَعْمَىٰ کیون حشر کیا تونے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تونے مجکو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے مین اسطرف اشارہ ہے کہ یہ امر
یقینی واقع ہوگا وَقَدْ كُنتُ اور حال یہ ہے کہ بیشک تھا مین بَصِيرًا ○ بینا جبکہ قبر سے مین نے سر نکالا تھا قَالَ فرمایا
حق تعالیٰ نے كَذَٰلِكَ کام ایسا ہی ہے جیسا تو نے جانا أَتَتْكَ آيَاتُنَا آئی تھین تیرے پاس ہماری کتاب کی یا ہماری
قدرت کی دلیلین اور ہماری وحدت کی نشانیان فَنَسِيتَهَا تو تو نے آنکھ بند کرلی اوس سے اور اوسے ترک کردیا وَكَذَٰلِكَ
اور جسطرح تو نے اونھین دنیا مین ترک کردیا تھا اوسیطرح الْيَوْمَ تُنسَىٰ ○ آج تو ترک کردیا گیا اور عذاب مین ہمیشہ وَكَذَٰلِكَ
جسطرح اپنی کتاب سے منھ پھیرنے والے کو ہمنے جزا دی اسیطرح نَجْزِي جزا دیتے ہین ہم مَنْ أَسْرَفَ اوسے جو حد سے گذرا یعنی
مشرک ہوگیا وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتون کا بلکہ تکذیب کی وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اور البتہ
عذاب آخرت کا أَشَدُّ بہت سخت ہے اس جہان مین تنگ عیش رہنے سے وَأَبْقَىٰ ○ اور بہت باقی رہنے والا ہے اس جہت سے
کہ منقطع ہونے ہی کا نہین أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکون کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اونپر ظاہر نہ کی اسبات نے
کہ كَمْ أَهْلَكْنَا کتنے ہی ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُم پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُونِ گذرے زمانون کے لوگ جیسے قوم عاد
قوم ثمود و نمرود يَمْشُونَ چلتے تھے تجارت کے وقت فِي مَسَاكِنِهِمْ اپنے رہنے کی جگہون مین جیسے احقاف یا حجر اور
ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اوس ہلاک کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کے
یا دلیلین ہین منکرون کے عذاب پر لِّأُولِي النُّهَىٰ ○ اون لوگون کے واسطے جنکی عقلین منع کرنے والی ہین یعنی ایسی عقلین کہ
جنکو وہ عقلین ہین اونکو گناہ سے منع کرتی ہین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہ ایک بات سَبَقَتْ پہلے ہو چکی ہوتی مِن
رَّبِّكَ تمہارے رب سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکرون کے عذاب کو آخرت پر پھینکا یا اونکی نسل سے مومن پیدا کریگا تو لَكَانَ

البتہ ہوتا عذاب لِزَامًا لازم اوپر کہ جب تک فنا نہ کر لیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ اور وقت نام رکھا گیا یہ کلمہ پر عطف ہی
یعنی اگر تاخیر عذاب اور اجل مسمّٰی کا حکم نہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب کافرون پر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پھر صبر کرو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو کہتے ہین مشرک تمھاری تکذیب ور قرآن پر طعن تا وقتیکہ حکم
الٰہی پہونچے اور یہ آیت صبر آیت سیف سے منسوخ ہی وَسَبِّحْ اور نماز ادا کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی
حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کہ اوس وقت حمد کرو خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ اور رات کی بعضی ساعتون مین فَسَبِّحْ
پھر نماز پڑھو یعنی مغرب او وعشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور دن کے کنارون مین یعنی ظہر کی نماز اسواسطے اوسکا وقت زوال کے
قریب ہی اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا پہلا کنارہ ہی اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اسواسطے ہی کہ دوسرے
وقت کے شبہے سے امن ہو جائے یا دو نصفون کے اعتبار سے تو اوس وقت نماز ادا کرو لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ شاید کہ خوش ہو
یہ ترجمہ قرأت حفص کے موافق ہی اور بکر نے تُرْضٰى مجہول کا صیغہ پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصح اقوال پر خوشنودی ایسی بزرگی کے سبب سے ہوگی جو حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیگا اور وہ بزرگی شفاعت ہی
اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہی نظم امت ہمہ جسم اند و توئی جان ہمہ ÷ ایشان ہمہ تابع و تو آنِ ہمہ ÷
خوشنودیِ تو جست خداوند بحشر ÷ خوشنود نہ گردد بہ غفران ہمہ ÷ ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر مین ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا
اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہین کہ ایک مہمان ہمارے گھر مین وارد ہی اور مین اپنے گھر مین کوئی ایسی چیز نہین پاتا
جسکے سبب سے اوسکی مہمانداری کرون اسقدر آٹا ہمین قرض دے اور رجب کا چاند دیکھنے تک کا وعدہ کر لے جب وہ وقت آئیگا ہم قیمت
بھیجدینگے جب یہ پیام مین یہودی کے پاس لیگیا تو وہ بولا کہ مین یہ معاملہ نہین کرتا اور آٹا قرض نہین دیتا مگر یہ کہ کوئی چیز میرے پاس رہن رہے
مین پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی مین آسمان مین بھی امین ہون اور زمین مین بھی
امین ہون اگر وہ مجھسے معاملہ کرتا تو مین ضرور اوسکا حق ادا کر دیتا پھر آپنے اپنی زرہ مجھکو دی مین یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے
دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور ہرگز نہ پھیلاؤ نظر اپنی آنکھون کی یعنی نہ دیکھو اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہمنے بِهٖۤ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسمون کو کافرون مین سے جیسے بت پرست
اور اہل کتاب دی ہی ہمنے اونمین زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ زینت زندگی دنیا کی کہ مال و منال ہی لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تا کہ آزمائین ہم اونکو
اوسمین یا اوس سے اونکے حق مین ہم فتنہ اور بلا کرین یا قیامت کے دن اوسکے سبب سے اونپر ہم عذاب کرین وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی دینا
تمھارے رب کا تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز بروز یا یہ کہ نبوت اور ہدایت مین جو تمکو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہی اونکے فانی بے اعتبار مال سے
وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ زہرہ در حقیقت پھول کی کلی ہی حق تعالیٰ نے دنیا کو کلی فرمایا اسواسطے کہ اوسکی تری

اور تازگی دو تین روز سے زیادہ نہین ہوتی ذرا سی مدت مین پژمردہ اور فنا ہو جاتی ہے **نظم** مال جہان بباغ تنعم شگوفہ ایست ✤ کاول بجلوہ دل
برباید ز اہل حال ✤ یک ہفتہ نگذرد کہ فرو ریزد از درخت ✤ بر خاک رہ شود چو خس و خاک پائمال ✤ اہل کمال در دل خود جا چرا دہند ✤ آنرا
کہ دمبدم زپی ست آمت و زوال ✤ وَأْمُرْ أَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگون کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور صبر کر اوسپر یعنی ہمیشہ پڑھتے اور حکم کرتے رہو لَا نَسْأَلُكَ نہین چاہتے ہم تجھسے رِزْقًا روزی دینے کو یعنی ہم یہ نہین
کہتا کہ تم اپنے تئین اور اپنے لوگون کو روزی دو نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہین تمھین اور اونھین تو نماز کے واسطے اور
اسباب نیاز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام کار بہتر ہے لِلتَّقْوٰى ۝ متقیون کو تبیان مین حضرت
ابن سلام رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعضے لوگون کو تکلیف پہونچتی تو آپ انکو نماز
پڑھنے کا حکم فرماتے اور اونکے سامنے یہ آیت پڑھتے وَقَالُوا اور کہا مکہ کے مشرکون نے کہ لَوْلَا يَأْتِيْنَا بِاٰيَةٍ کیون
نہین لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کے نزدیک سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہین وہ معجزہ نہین ظاہر کرتا اَوَلَمْ
تَأْتِهِمْ کیا نہین آئی اونکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُولٰى ۝ خبر اوس چیز کی جو اگلی کتابون مین ہے انبیا
علیہم السلام کی تکذیب کے سبب سے عذاب آنا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگون نے اپنی خواہش کے موافق معجزون کی فرمائش کی
اونکا ہلاک ہو جانا آیا نہین آئی اونکے پاس یعنی توریت اور انجیل مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت
اونکے قدوم کی بشارت جو نکو یہود اہل کتاب نے [illegible] اونھون نے نہین سنی اور حقیقت یہ ہے کہ جب اونھون نے معجزہ طلب کیا تو [illegible]
ملا یعنی یہ معجزہ یعنی قرآن کے سبب سے انکو الزام دیا اور فرمایا کہ اونکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہین آیا ہے جو اون سب باتون کا خلاصہ ہے جو کہ
آسمانی کتابون مین تھی لازم ہے کہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن جو شخص انکے پاس لایا وہ امی ہے نہ کتابین پڑھین نہ سیکھین نہ کسی سے تعلیم لی
اور عرب کے سب فصیح اوسکی ایک سورت کی مثل بنانے مین عاجز ہوئے تو ایسا کھلا ہوا معجزہ موجود ہوتے ہوئے اور نشانی کی فرمائش
مین عناد اور انکار ہے وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ اور اگر ہم ہلاک کر دیتے مکہ کے کافرون کو بِعَذَابٍ کسی عذاب کے سبب سے
اونکے کفر کے باعث اپنے پاس سے بھیجتے مِّنْ قَبْلِهٖ محمد کو مبعوث کرنے سے قبل یا قرآن نازل کرنے کے قبل لَقَالُوْا رَبَّنَا
البتہ کہتے کہ اے ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تونے اِلَيْنَا رَسُوْلًا ہماری طرف رسول کہ ہمین تیری طاعت
کی طرف پکارتا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی جو اوس رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
پہلے اس سے کہ ذلیل ہون ہم دنیا مین قتل و قید ہو کر وَنَخْزٰى ۝ اور رسوا ہون ہم قیامت کے دن آگ مین جانے کے
سبب سے تو ہمنے حجت تمام کرنے کو اونکے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لاوین اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ كُلٌّ کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین
مُّتَرَبِّصٌ منتظر ہے کہ انجام مین دوسرے کا کیا حال ہوتا ہے تم ہماری خرابی کے امیدوار ہو اور ہم تمپر سختی ہونے کے منتظر ہین
فَتَرَبَّصُوْا تو امیدوار رہو اور انتظار کھینچو فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگے یعنی قیامت مین معلوم ہوگا کہ
حقیقت مین مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون لوگ ہین سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ اور کون ہے پایا ہوا راہ

حق کی طرف اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ راہ پائے ہوئے بھی ہیں اور راہ دکھانے والے بھی ہدایت راہدان و راہبین و راہبر ہیں در حقیقت میت جز خیر البشر ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ مَا فِی جَمِیْعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

سورۃ الانبیاء مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی مائۃ واثنا عشر آیۃ
سورۂ انبیا مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو بارہ آیتیں ہیں

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ قریب آگیا لوگون کے واسطے اونکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ لوگون سے مراد مکہ کے کافر ہین یعنی نزدیک ہی اونکے مواخذہ اور سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری ہی **وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ** اور وہ غفلت مین ہین حساب اور مواخذہ سے **مُّعْرِضُوْنَ** ○ انکار کرنے والے اوسمین فکر کرنے سے یا منھ پھیرنے والے ہین توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے **مَا یَاْتِیْھِمْ** نہین آتی اونکے پاس **مِّنْ ذِکْرٍ** کوئی نصیحت **مِّنْ رَّبِّھِمْ** اونکے رب کے پاس سے **مُّحْدَثٍ** نئی بھیجی ہوئی **اِلَّا اسْتَمَعُوْہُ** مگر سنتے ہین اوسے پیغمبر سے **وَھُمْ یَلْعَبُوْنَ** حالانکہ وہ کھیل کرتے ہین اوسکے ساتھ اور ہنسی اوس نصیحت کو سنکر **لَاھِیَۃً قُلُوْبُھُمْ** اوس حال مین کہ اونکے دل مشغول ہین اور بیہودہ چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی اور حقائق مین غور اور فکر کرنے سے غافل ہین سلمی نے ابوبکر وراق رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہی کہ قلب لاہی وہ دل ہی جو دنیا کے حال سے مشغول اور عقبیٰ کے احوال سے غافل ہو **وَاَسَرُّوا النَّجْوَی** اور پوشیدہ رکھتے ہین کافر اپنا بھید کہنا **الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا** جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک اور گناہ کرکے **ھَلْ ھٰذَا** کیا ہی یہ شخص جو تمکو دعوت کرتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اِلَّا بَشَرٌ** مگر آدمی **مِّثْلُکُمْ** مثل تمھارے کھانے پینے آنے جانے مین تو اوسے رسول نہونا چاہیے بلکہ فرشتہ رسول ہو **اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ** کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اوسکا سحر تم مان لیتے ہو کافرون کا اعتقاد یہ تھا کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ اونپر پڑھتے ہین وہ سحر ہی تو اونھون نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے بولا کہ تم جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہی وہ سحر ہی **وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ** ○ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہی تمھارے مثل اور فرشتہ نہین ہی تو کیا فکر کرتے ہو جس سے اوسکا کام بگڑے حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اوس مشورہ سے خبر دی اور فرمایا کہ **قٰلَ** کہا پیغمبر نے کافرون کے جواب مین اور بکر نے قُلْ امر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافرون کے جواب مین کہہ کہ **رَبِّیْ** میرا رب **یَعْلَمُ الْقَوْلَ** جانتا ہی بات ہر بات کرنے والے کی **فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ** آسمان و زمین مین علانیہ کہین یا چھپا کر **وَھُوَ السَّمِیْعُ** اور وہ ہی سننے والا کافرون کی بات **الْعَلِیْمُ** ○ جاننے والا اونکے دلون کی بات **بَلْ قَالُوْا** بلکہ کہا کافرون نے کہ قرآن **اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ** باتین ہین جیسے خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہین **بَلِ افْتَرٰہُ** بلکہ بندش کر لیا ہی اپنی طرف سے اور افترا کیا ہی خدا پر اور وہ ایسا بھی نہین **بَلْ ھُوَ شَاعِرٌ** بلکہ وہ شاعر ہی شعر کہتا ہی اور سننے والے کے خیال مین محض بے حقیقت مضمون جماتا ہی حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مضطرب اور متحیر ہو کر کبھی تو آپکو ساحر کہتے کبھی شاعر
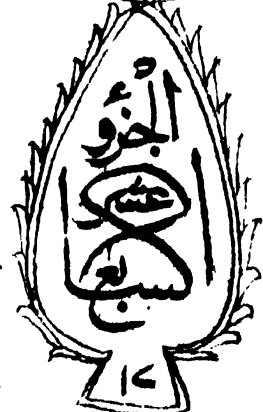
کبھی مفتری کبھی اوکھڑی ہوئی پریشان باتین کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہین اگر ایسا نہین فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے
کہ لاوے ہمارے واسطے کوئی درست معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسا معجزہ دیکر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسے اونٹنی
عصا ید بیضا مُردے جلانا تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہین ایمان لائے کھلے ہوئے معجزون پر اونکی فرمایش کرنے کے بعد
قَبْلَهُمْ مکہ والون سے پہلے مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا کسی شہر والے کہ ہلاک کردیا ہمنے اونھین یعنی اگلی امتون نے معجزے
مانگے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے تو انکار اور تکذیب کے سبب سے ہلاک ہوگئے أَفَهُمْ کیا مکہ کے سردار يُؤْمِنُونَ ۝
ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے ظاہر کردین یعنی چونکہ اگلے مشرکون کی بہ نسبت یہ بڑے سخت دل اور جھگڑالو ہین تو معجزے دیکھنے پر
بھی ہرگز ایمان نہ لاوینگے وَمَا أَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا نُوحِي مگر اون
مردون کو کہ وحی بھیجی ہمنے اور بکر نے یُوحیٰ پڑھا ہے یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا سب آدمی
ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب سے اونھین اور اونکی امتون مین فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ
انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو انبیا کا حال جانتے ہین إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اگر ہو تم نہین
جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تمنے اعتقاد جما لیا ہے کہ پیغمبر کے واسطے کھانا پینا کیونکر ہوگا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہمنے نہین کیا
پیغمبرون کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ نہ کھائین کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ۝
باقی رہنے والے دنیا مین کہ مرین ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر سچ کردیا ہمنے اونکا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہمنے اونسے کیا تھا
کہ موحد غالب ہونگے اور مشرک مغلوب فَأَنْجَيْنَاهُمْ پھر نجات دی ہمنے انبیا کو وَمَنْ نَشَاءُ اور جیسے ہمنے چاہا مومنون مین سے
یا اون لوگون کو جنھین باقی رکھنے مین کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے فضول کام کرنے والون
اور فضول بات کہنے والون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا بیشک بھیجی ہے ہمنے إِلَيْكُمْ تمہاری طرف اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی ایک
بات جسمین ہے ذِكْرُكُمْ تمہارا شرف نامہ اور تمہارا آوازہ اور شہرہ یا تمہارے واسطے نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تم نہین
دریافت کرلیتے یا تم یہ نہین سمجھتے کہ اوسکا ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والون کو بڑی بزرگی کی بات ہے اور یہ خبر کہ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ
اس بات کی تائید کرتی ہے مثنوی اہل قرآنند اہل اللہ بس ۞ اند ایشان کی رسد ہر بوالہوس ۞ اہل شد جنس و جنس این کلام ۞ نیست جز عجم
کہ بر تو دزد دام ۞ ہر کہ اندر دام نفس ست و ہوا ۞ اہل شیطان ست نی اہل خدا ۞ لکھا ہے کہ ملک شام مین ایک گانون تھا کہ اوسے حضور یا حضورا
کہتے تھے حق تعالی نے وہان ایک پیغمبر بھیجا اون گانون والون نے سرکشی اور عداوت کی راہ سے اوسے قتل کرڈالا بس اوسکے غضب نے
بخت نصر کو اونپر بادشاہ مقرر کیا یہانتک کہ اوسنے اون لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والو
آؤ کہ اب تمہارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہونے لیکن اوس وقت ندامت سے کچھ فائدہ نہ دکھایا سب کے سب ہلاک ہوگئے جیسا حق تعالی فرماتا ہے کہ وَكَمْ
قَصَمْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ گانون والون مین سے جو تھے ظَالِمَةً ظالم یعنی ہمنے ہلاک کردیے اور عذاب مین
گرفتار کیے شہر اور گانون والے جو شرک کے سبب سے ظالم تھے وَأَنْشَأْنَا اور پیدا کیے ہمنے بَعْدَهَا اوس موضع کو تباہ اور ہلاک کرنے کے بعد

۱ع

قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ○ ایک گروہ اوروں میں سے اونکی جگہ پر بیان فرماکر حق تعالیٰ کفار عرب کو تہدید کرتا ہے کہ جو اگلوں کو ہلاک کر دینے میں
عاجز نہ تھا وہ پیچھے آئے ہوؤں کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پھر جس وقت کہ اون گانوں والوں یعنی حضوریوں نے
دریافت کیا اور پایا بَاْسَنَآ ہمارا عذاب و آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے اونھیں گھیر لیا تو اِذَا هُمْ ناگاہ وہ مِّنْهَا اوس
گانوں سے یَرْكُضُوْنَ ○ بھاگتے تھے اور اپنے چارپائے جلدی ہنکا دیے جاتے تھے تو فرشتوں نے ہنسی کے طور پر کہا کہ لَا
تَرْكُضُوْا نہ بھاگو اور قدم نہ ہلاؤ اور خدا کے عذاب سے نہ بھاگو وَارْجِعُوْٓا اور پھر جاؤ اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ اوس چیز کی طرف کہ نعمت
اور راحت دیئے گئے اوس چیز میں وَمَسٰكِنِكُمْ اور پھر آؤ اپنے گھروں میں لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی
تمہارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تم سے پوچھیں جب حضور کے بسنے والوں نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نپائی تو قَالُوْا
بولے کہ يٰوَيْلَنَآ ای وائے ہمارا اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبر کو ہمنے قتل کر ڈالا
فَمَا زَالَتْ تو ہمیشہ تھا تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ یہ پکارنا اونکا یعنی یاویلنا کہتے رہے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ اوس وقت تک کہ کر دیا
ہمنے اونھیں حَصِيْدًا مثل کھیتی ہوئی یعنی جس طرح کھیتی سے گھاس کاٹتے ہیں اوس طرح اونھیں تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا
ہمنے اونھیں خٰمِدِيْنَ ○ مرجھائے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اون دونوں کے بیچ ہے لٰعِبِيْنَ ○ اس حال میں کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہ چیزیں ہمنے کھیل
کے طور پر نہیں پیدا کیں بلکہ نگاہ والوں کی بصیرت اور سمجھ والوں کے دھیان کے واسطے انواع واقسام کے عجائبات کے ساتھ ہمنے پیدا
کی ہیں بیت ہر گہ چشم نگہ از عرش تا بفرش * ہیچ ذرہ نیست کہ عجیب نیست لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ اختیار کریں
ہم لَهْوًا وہ چیز جس سے کھیلتے ہیں اور جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں جیسے جورو لڑکا تو لَاتَّخَذْنٰهُ تو اوسکو اختیار کر لیتے ہم مِنْ لَّدُنَّآ اپنے پاس سے
اپنی قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہو اختیار کر لیتے ہم اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اگر ہوتے ہم
کرنے والے اس کام کو بلکہ اس کام کے اختیار کرنے سے اور تنزیہ ہی جورو لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہیں اختیار کرتے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
ڈالتے ہیں ہم حق کو عَلَى الْبَاطِلِ باطل پر یعنی لہو و لعب پر یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہیں فَيَدْمَغُهٗ پھر توڑ ڈالتا ہے حق
باطل کو فَاِذَا هُوَ پس ناگاہ وہ یعنی لہو و لعب یا کفر زَاهِقٌ محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور تمہارے واسطے ہے ویل جو حسرت
اور ندامت کا کلمہ ہے یا تمہارے واسطے ہے عذاب کی شدت مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اوس
وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے کہ جورو لڑکے اختیار کر لینا ہے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانوں میں ہے
روحانیات وَالْاَرْضِ اور جو کوئی زمین میں ہے جسمانیات یعنی آسمان و زمین والے سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اوسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ آسمانوں والوں کو الگ کر کے ذکر کرنا اونکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہیں اور جنکو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اوسکی بندگی سے وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ اور نہ تھکتے بھی نہیں اور عبادت سے ذرا بھی باز نہیں رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہیں

حق تعالیٰ کی یا نماز ادا کرتے ہین یا حمد کرتے ہین الَّیْلَ وَالنَّهَارَ رات دن یعنی امر آلہی کی تعظیم مین برابر گذارتے ہین لَا یَفْتُرُوْنَ ۝ سست اور ضعیف نہین ہوجاتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً کیا ٹھہرا لیے کافرون نے جھوٹے خدا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی وہ خدا جو زمین کے اجزا سے بنائے گئے ہین جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی اونھون نے جو خدا ٹھہرا لیے ہین کیا قدرت سے هُمْ یُنْشِرُوْنَ ۝ وہ زندہ کرتے ہین مُردے حق تعالیٰ مشرکون کی نادانی بیان فرماتا ہی یعنی تم بتون کو خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہی کہ ممکنات پر قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ بتون کو قدرت نہین ہی تو باوصف اونکی عاجزی کے تم اونکی پرستش سے ہاتھ نہین کھینچتے لَوْ كَانَ اگر ہوتے فِیْهِمَآ زمین آسمان مین اٰلِهَةٌ بہت سے خدا جو اونکے کامون کی تدبیر کرین اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا تو لَفَسَدَتَا ۚ ضرور تباہ ہوجاتے آسمان اور زمین اور کام خراب ہوجاتے اسواسطے کہ اگر سب خدا کسی مراد مین موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت سی قدرتین طاری ہوجاتین اور اگر کسی کام مین مخالفت کرتے تو وہ کام توقف مین بے بنا پڑا رہتا تو تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہین نظم درد وجہان قادر ویکتا توئی ٭ جملہ ضعیف اند و توانا توئی ٭ چون قدمت بانگ ابلق زند ٭ جز تو کہ یارد کہ انا الحق زند ٭ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ تو پاکی بیان کر یا کی بیان کرنا خدا کے واسطے جو رَبِّ الْعَرْشِ رب ہی عرش کا عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو وہ وصف کرتے ہین جو رو لڑکے اختیار کر لینے سے لَا یُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا خدا عَمَّا یَفْعَلُ اوس چیز سے جو وہ کرتا ہی اپنی عظمت کے سبب اور اسوجہ سے کہ خدائی مین اکیلا ہی یا اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہی عین حکمت اور صواب ہی وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ ۝ اور وہ یعنی سب بندے پوچھے جائینگے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہین اسوجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہین اور مملوک کو ضرور ہی کہ اپنی باتون اور کامون کا حساب مالک کے ساتھ درست کرے اَمِ اتَّخَذُوْا کیا ٹھہرا لیے اونھون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً ۭ بہت سے خدا حالانکہ اونھین حکم یہی تھا کہ فقط اللہ کو خدا کہین قُلْ هَاتُوْا کہہ کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ ۚ اپنی دلیل اللہ کے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرا لینے پر عقلی یا نقلی هٰذَا یہ ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی ہی جو میرے ساتھ ہین میری امت مین سے یعنی قرآن وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ۭ اور یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی جو مجھسے پہلے تھے یعنی توریت انجیل اور سب آسمانی کتابین تو کھولو اور جو لوگ وہ اگلی کتابین جانتے ہین اونسے پوچھو کہ جتنی کتابین نازل ہوئین اون سب مین توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ کے سب لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ نہین جانتے حق کو اور حق و باطل مین تمیز نہین کرسکتے فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ تو وہ انکار کرنے والے ہین خدا پر ایمان لانے اور اوسکے رسول کی متابعت کرنے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ مگر وحی کی ہمنے اوسکی طرف اور بکرنے یُوحِی پڑھا ہی یعنی وحی کی گئی اوسکی طرف کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ بیشک نہین ہی کوئی خدا برحق اِلَّآ اَنَا مگر مین فَاعْبُدُوْنِ ۝ تو میری ہی عبادت کرو وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ اور کہا اونھون نے کہ پیدا کر لیے خدا نے جو بڑا مہربان ہی وَلَدًا فرزند یعنی ملائکہ اوسکی اولاد ہین سُبْحٰنَهٗ ۭ پاک ہی وہ اس بات سے بَلْ عِبَادٌ بلکہ فرشتے بندے ہین مُّكْرَمُوْنَ ۝ بزرگی دیے گئے اور نوازے ہوے

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ نہین پیشی کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہکر یعنی اوسکی بے اجازت بات نہ کہو۔ اس کلام سے یہ مراد ہی کہ کافر یہ امید منقطع
کرین کہ فرشتے اونکی شفاعت کرینگے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہین کرسکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے
یَعْمَلُوْنَ ۝ کام کرتے ہین یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کرچکے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو
کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا یَشْفَعُوْنَ اور درخواست نہین کرتے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی مگر اوس شخص کے واسطے جسکے لیے
خدا پسند کرے شفاعت یا اوسکے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ شفاعت کرنے والے
اوسی کی شفاعت کرینگے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی جسنے دنیا مین کلمہ طیب زبان سے کہا اور دل سے اوسکی تصدیق کی اونکی
شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِّنْ خَشْیَتِهٖ خوف سے عذاب آلہی کے مُشْفِقُوْنَ ۝ تھرتے ہین یا خدا کی ہیبت
اور عظمت سے ڈرتے ہین وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے ملائکہ مین سے یا تمام مخلوقات مین سے کہ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ بیشک مین خدا ہون
مِّنْ دُوْنِهٖ اللہ کے سوا فَذٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِیْهِ جزا دینگے ہم اوسے جَهَنَّمَ دوزخ كَذٰلِكَ جسطرح
خدائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہین اوسی طرح نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ ع جزا دینگے ہم ظالمون کو جنھون نے اون دعوی ع ۱۹
کرنے والون کی پرستش کرکے اپنے اوپر ظلم کیا اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا کیا نہین دیکھا یعنی نہین جانا اونھون نے جو ایمان نہین
لائے اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یہ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا دونون تھے بندھے ہوئے یعنی مجتمع مراد یہ ہی کہ ایک حقیقت مین
تھے فَفَتَقْنٰهُمَا پھر کھولدیا ہمنے اونھین ایک سے دوسرے کو قسم کرکے اور زمین و کیریا سب آسمان ایک ہی آسمان تھا اوسے مختلف حرکتین
دیکر کتنے آسمان ہمنے بنادیے اور ایک زمین کو بھی طبقون کی کیفیتین اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہمنے کردی یا زمین آسمان ایک مین
چپکے اور جمے تھے اور اونکے بیچ مین فرق نہ تھا ہم درمیان مین ہوا لائے اور اونھین ایک کو دوسرے سے ہمنے الگ کردیا زاد المسیر مین یہ معنی لکھے
ہین کہ ایک زمین سے ہمنے چھ طبقے نکالے تو سات طبقے ہوگئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہوگئے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ آسمان
بندھا تھا اور اوس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی تھی اور اوسپر گھاس نہ اوگتی تھی ہمنے اوسے تو مینھ کے سبب سے اور اِسے گھاس کے سبب سے
کھولدیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ اور کیا ہی ہمنے پانی سے كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ہر چیز کو جو زندہ ہی یعنی سب حیوانون کو ہمنے پانی سے بنایا
ہی اسواسطے کہ جن چیزون سے یہ بنے اونمین سب سے زیادہ پانی ہی ہی اور اونکا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہی
یا ہمنے نطفہ سے پیدا کیا یا ہمنے پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کردیا اور کُل کا لفظ یہان اکثر کے معنی مین ہی عموم کے واسطے نہین
اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا پھر نہین ایمان لاتے مشرک باوجود ان کھلی ہوئی نشانیون کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین
رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے اونچے اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ تا کہ نہ ہلے زمین اور آدمیون کو تباہ اور ہلاک نہ کرے وَجَعَلْنَا فِیْهَا اور بنائین ہمنے
زمین مین یا پہاڑون کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہین کشادہ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝ تا کہ وہ راہ پائین سفرون مین اور اپنی
منزلون پر پہونچین وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ اور کردیا ہمنے آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوْظًا چھت حفاظت کی ہوئی گر پڑنے سے
یا وقت معلوم تک نیست و نابود ہوجانے سے یا ہوا مین بے ستون محفوظ وَهُمْ اور کافر عَنْ اٰیٰتِهَا ہماری نشانیون سے جو آسمان مین ہین اور

اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ بنانے والا موجود ہی اور ایک ہی ہی اور اوسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہی مُعْرِضُوْنَ ۝ منہ پھیرنے والے ہین یعنی جسقدر ہماری نشانیان دیکھتے ہین انکار اونکا بڑھتا جاتا ہی وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اوسمین آرام پائین اور دن روشن تاکہ اوسمین کمائی کرنے کو چلین پھرین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور پیدا کیے آفتاب و ماہتاب كُلٌّ ہر ایک اونمین سے فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ ایک آسمان مین تیرتے ہین یعنی آسمان پر اسطرح دوڑتے ہین جیسے پیراک پانی پر دوڑتا ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک رات دن عارفون کا قبض اور بسط ہی کبھی تو اسیکو قبض کے قبضہ مین لے لیتا ہی تو جلال کے سبب سے اوسے جوش آتا ہی اور کبھی اسیکو بسط کے فرش پر بٹھاتا ہی تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہی اور آفتاب صاحب توحید کا نشان ہی کہ ایک حال پر روشن ہی نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہی کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی کبھی وحدت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہوجاتا ہی اور کبھی جامعیت کے رموز کھلنے سے بدر کامل ہوجاتا ہی گویا حضرت شاہ قاسم انوار قدس سرہ کے کلام حقائق انجام مین اسی بات کی طرف اشارہ ہی فرد زبیم سوز ہلجرت زمو باریکتر گردم ؛ چو روز وصل یار آرم شوم در حال زان فربہ ؛ اور حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہین نظم چون وے بر تابی زمن گردم ہلالے ممتحن ؛ ور روے سوے من کنی چون بدر بے نقصان شوم ؛ تو آفتابے من چو مہ گرد تو گردم روز و شب ؛ گہ در محاق افتم ز تو گہ شمع نور افشان شوم ؛ لکھا ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم یہ انتظار کرتے ہین کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمد کے یارون کو متفرق کرکے اوسے ہلاکت مین ڈالدے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور ہمنے نہین دیا کسی آدمی کو مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ تجھسے پہلے ہمیشہ رہنا دنیا مین اَفَاۡئِنْ مِّتَّ کیا اگر تم اے محمد مرجاو فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ تو وہ یعنی جو تمھاری موت کے منتظر ہین ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پائینگے ایسا نہین كُلُّ نَفْسٍ ہر جی دنیا مین ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ چکھنے والا ہی موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا بیت ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود ؛ آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود ؛ وَنَبْلُوْكُمْ اور ہم آزماتے ہین تمھین بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار کرکے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے ساتھ یعنی نعمتین اور بخششین دیکر فِتْنَةً آزمانا یہ مفعول مطلق لفظ فعل کے خلاف ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تمھارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرتے ہین سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری مین تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری مین ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو معلوم ہوجائے وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ اور ہماری طرف پھیرے جاوگے اور اعمال کے موافق جزا پاوگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرب کے سردارون کی ایک جماعت کے سامنے سے گذرے اونمین سے ابوجہل بے ادبی کی راہ سے ہنسا اور بولا کہ یہ نبی عبد مناف کا بیٹا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جب دیکھتے ہین تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہ لوگ جو نہین ایمان لائے ہین تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین لیتے تمھین اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسا گیا یعنی وہ ہنسی کی راہ سے تمکو نبی کہتے ہین اور آپسمین کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہی جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہی تمھارے خداؤن کو برائی اور مذمت کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہی کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کو یاد کرنے اور اوسے ایک جاننے پر یا قرآن کے ساتھ یا رحمان کے

نام پر هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وہ نہیں ایمان لاتے ہیں تو ہنسے جانے اور مسخرے بننے کے لائق وہی ہیں خُلِقَ الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہے
انسان مِنْ عَجَلٍ جلدی سے یہ کمال درجہ کا مبالغہ ہے یعنی کاموں میں بہت جلدی کرنے اور دیر کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان
پیدا ہوا ہے اور اسکی جلدبازیوں میں سے ایک یہ بات ہے کہ عذاب الٰہی بھی جلدی چاہتا ہے جیسے نضر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَاُورِيْكُمْ قریب ہے کہ دکھادیں ہم تمکو اٰيٰتِيْ نشانیاں اپنے عذاب کی دنیا میں کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت میں
کہ عذاب دوزخ ہوگا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ تو جلدی نہ کرو ہم سے عذاب مانگنے میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان سے حضرت
آدم علیہ السلام مراد ہیں اونکی جلدی یہ تھی کہ جب اونکے سر اور آنکھوں میں روح آئی تو اونھوں نے دیکھا کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہے تو بولے
کہ یارب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کردے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ
عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمیں بتاؤ تو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ○ سچے مخاطب حضرت رسول مختار اور اونکے صحابہ
کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہیں تو حق تعالیٰ نے اونکی بات کے جواب میں فرمایا کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر جانیں وہ
لوگ جو کافر ہیں حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ اوس وقت کو جب کہ باز نہ رکھینگے یعنی باز نہ رکھ سکینگے عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ اپنے
مونہوں سے دوزخ کی آگ کو وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اس واسطے کہ آگ نے اونکے بدن گھیر لیے ہونگے
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جائینگے یعنی ایسا کوئی یار و مددگار نہ پائینگے جو عذاب کو اونسے روکے یہ شرط
محذوف کا جواب ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر کافر ایسے عذاب کو جانیں تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کریں یا اگر پیغمبر کی سچائی اور اپنی بات کی
غلطی جانیں بَلْ تَاْتِيْهِمْ بلکہ آجائیگی اونپر قیامت بَغْتَةً اچانک فَتَبْهَتُهُمْ تو مبہوت اور متحیر کردیگی اونھیں فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تو نہ سکینگے رَدَّهَا باز رکھنا اوسکی ہولوں کو اپنے سے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جائیں توبہ یا
معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جائیگی نہ اونپر نہ اونکی گریہ وزاری پر وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور بیشک ہنسے ہیں بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ رسولوں کے ساتھ تجھسے پہلے حق تعالیٰ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے اگلے انبیا
علیہم السلام کا حال اور اونکے ساتھ دشمنوں کے ہنسنے کی خبر دیتا ہے اور جناب سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو کافر
ہنسی کرتے تھے اونکو تہدید کرتا ہے فَحَاقَ تو عذاب نے گھیر لیا بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا اون لوگوں کو جنھوں نے مسخراپن کیا تھا مِنْهُمْ
پیغمبروں سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اونھیں پہونچی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوسکی کہ تھے اوسکے
سبب سے يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمھارے ساتھ ہنسی کرتے ہیں اونکے ساتھ بھی یہی صورت
واقع ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والوں کو کہ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ کون ہے جو نگاہ رکھتا ہے تمھیں بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مِنَ الرَّحْمٰنِ خدا کے عذاب سے اگر وہ تمسے بدلا لیا چاہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی یاد سے یا قرآن سے
یا اوسکی نصیحت سے مُّعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہیں کہ ہرگز اونکے دل میں قرآن یا نصیحت نہیں جمتی تو عذاب الٰہی سے
کیا ڈریں اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانیں اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ کیا اونکے واسطے بہت سے خدا ہیں کہ قدرت کی راہ سے تَمْنَعُهُمْ

ع ۱۲

بازرکھین اونسے مِّنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اوس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اونپر نازل ہو اور بعضون نے کہا کہ اس آیت مین الفاظ
مقدم مؤخر ہین اصل مین یون ہی کہ ام لہم اٰلہۃ من دوننا تمنعہم پھر اونکے جھوٹے خداؤن کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نہین سکتے ہین بت جو اونکے زعم مین خدا ہین نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ مدد کرنا اپنی ذاتون کی یعنی اگر کوئی اونکے ساتھ خرابی چاہے
جیسے توڑ ڈالنا نجاست بھر دینا تو اس خرابی کو اپنے سے دفع نہین کر سکتے تو جو اونکی پرستش کرتے ہین انکا بچاؤ کیونکر کر سکینگے
وَلَا هُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرکے مِّنَّا ہمارے عذاب سے يُصْحَبُوْنَ ساتھ دئے گئے اور پناہ دیے
گئے ہین بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہمنے هٰٓؤُلَآءِ اوس مکہ مین رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور ایمنی اور سلامتی کے ساتھ
وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو حَتّٰى طَالَ یہانتک کہ دراز ہوئی عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگی اور اوسکے سبب سے مغرور
ہوکر سمجھے کہ ہمیشہ یون ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دمبدم گھٹیگی بیت مغرور مشو کہ دمبدم دست اجل * برہم زند
این بنا کہ افراشتہ اند * اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہی ہمارا حکم اونکی زمین پر اور
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا گھٹاتے ہین ہم اوسے اوسکے کنارون سے یعنی مسلمانون کے واسطے وہ ملک روز بروز فتح کیے
دیتے ہین کہ ہر روز ایک قلعہ لے لیتے ہین اور ایک جگہہ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ کیا وہ غالب ہین یا پیغمبر
یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ کہہ اسکے سوا نہین کہ مین ڈراتا ہون تمہین بِالْوَحْيِ اوس چیز کے سبب سے جو وحی کیجاتی ہی
میری طرف یعنی مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا ہون اور تم میرے ڈرانے سے ڈرتے نہین وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اور نہین
سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝ جب ڈرائے جاتے ہین کافر جو بات سنتے ہین اوس سے فائدہ حاصل کرنے مین بہرون کے
مثل ہین جو کچھ سنتے ہی نہین وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ اور اگر چھو جاوے کافرون کو نَفْحَةٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ تیرے
رب کے عذاب مین سے یعنی یا رسول اللہ تم جس عذاب سے اونھین ڈراتے ہو اوس سے ذلیل اور عاجز ہوکر کمال اضطراب اور حسرت سے
لَيَقُوْلُنَّ ضرور کہینگے کہ يٰوَيْلَنَآ اے واے ہمپر اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ بیشک تھے ہم اپنی جانون پر ظلم کرنے والے ترک اور
تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ اور رکھینگے ہم ترازوئین عدل کی لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن جزا دینے کو
صاحب لباب اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ترازو عبارت ہی عدل سے یعنی ترازوئین تمثیل ہین ٹھیک ٹھیک حساب پوری پوری جزا
اعمال کے واسطے اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ایک میزان مراد ہی کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اوسمین اعمال تولینگے
تیسیر مین لکھا ہی کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اوسکی شان بڑھانے کو ہی یا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپکی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یا یہ بات ہی کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اوس ترازو مین تولے جائینگے تو ہر ایک کے واسطے ایک
ترازو ہوگی یعنی نیک بد عمل جو اوسمین تولینگے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو نہ ظلم کیا جائیگا کوئی شَيْـًٔا کچھ اپنے حق مین یعنی کوئی نیک
عمل بے تلا نہ چھوڑینگے وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی مین سے کہ سب دانون مین چھوٹا
ہوتا ہی اَتَيْنَا بِهَا لائینگے ہم اوسے اور ترازو پاس حاضر کرینگے وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ اور بس ہین ہم حساب کرنے والے بندون کے

اعمال کو اسواسطے کہ علم اور عدل کا کمال ہمہی کو ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسی اور ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنون پر فتح یا دریا کا پھٹ جانا وَضِيَآءً اور دی ہمنے اونھین روشنی یعنی ایک روشن کتاب کہ اوسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جائین وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور نصیحت پرہیزگارون کو الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا انھین اور نہ اوس سے ڈرتے ہین اور عذاب دیکھا نہین اور اوس سے خوف کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت و دوزخ جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہے وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہے وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے ہولون سے مُشْفِقُوْنَ ۝ ڈرنے والے ہین وَهٰذَا اور یہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ کلام ہے بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی علیہ و آلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے اوسے اور اونھون نے خود نہین بنالیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اوسکے منکر ہو

ع ۵

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اور بیشک ہمنے دی اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ابراہیم کو ہدایت اوسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ قَبْلُ موسی اور ہارون علیہما السلام سے یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہمنے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق دی تھی وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ بخشش ہدایت کا مستحق ہے تو اوسکے استحقاق کے موافق ہمنے اوسے نوازا اِذْ قَالَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والون کو مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہین یہ شکلین اور صورتین کہ ہر ایک تم اونپر یعنی اونکی پرستش پر عٰكِفُوْنَ ۝ مجاور اور وہ بہتر مورتین تھین اور تیسیر مین لکھا ہے کہ نوے بت تھے سب سے جو بڑا تھا اوسے آزر نے بنایا تھا اور بہت عمدہ دو موتی اوسکی آنکھون کی جگہہ جڑے تھے اور بحر مین لکھا ہے کہ زیادہ چار پائے اور آدمیون کی صورتین تھین اور بعضون کا قول ہے کہ تارون کی شکلین تھین بہر تقدیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتین ہین جنکو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَآ وہ بولے کہ ہمنے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ انکے واسطے پوجا کرنے والے تو ہمنے بھی اونکی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ قسم ہے البتہ تھے تم وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمہارے باپ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی گمراہی و خطا مین تو قَالُوْٓا بولے نمرود کے لوگ تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہے تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہے مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ کھیلنے والون مین سے کہ ہنسی اور دل لگی سے بات کرتا ہے تو اونھون نے اپنی گمراہی اور اپنے باپ دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ بَلْ مین کھیل کرنے والا نہین ہون بلکہ رَّبُّكُمْ تمہارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہے آسمانون اور زمین کا الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۝ وہ جسنے پیدا کیے آسمان و زمین یا تمہاری مورتین وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ اور مین اس بات پر کہ وہ میرا اور تمہارا پروردگار ہے مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ گواہون مین سے ہون یعنی تحقیق کی رو سے گواہی دیتا ہون لکھا ہے کہ نمرودیون کی عید کا ایک دن تھا اس دن وہ میدان مین جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانہ مین آتے اور بتون کو بنا سنوار کر اونکے سامنے گاتے بجاتے پھر پرستش کی رسمین ادا کرکے اپنے گھرون مین پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اونمین سے کچھ لوگون سے اون مورتون کے باب مین

مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہی شہر سے باہر آکر دیکھنا ہمارے دین و آئین میں کیسا مزا ہے ابراہیم علیہ السلام نے
ہان نہین کچھ جواب دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا
بہانہ کیا اور فرمایا کہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ پس وہ لوگ انھین چھوڑکر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وَ تَاللّٰہِ اور قسم خدا کی
کہ مین لَاَکِیْدَنَّ ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالون اَصْنَامَکُمْ تمھارے بت بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا بعد اسکے کہ
منھ پھیر و اونکی طرف سے اور عیدگاہ چلے جاؤ اور ہو تم مُدْبِرِیْنَ ○ پیٹھ کرنے والے اونکی طرف یعنی جب بتون کو چھوڑکر اپنی سیر گاہ مین
جاؤگے اون لوگون مین سے ایک نے یہ بات سن لی اور کسی سے نہین کہی مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر
اوٹھالیا اور بتخانہ مین گھسے فَجَعَلَھُمْ پھر کردیا بتون کو تبر سے جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ مگر ایک بڑے بت کو
جو اونمین تھا یعنی بڑے بت کو نہین توڑا بلکہ اوسکی گردن پہ تبر رکھکر چلے آئے لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ شاید نمرود کے لوگ اوس بڑے بت کیطرف
یَرْجِعُوْنَ ○ پھر آئین اور اوس سے پوچھین کہ انھین کسنے توڑ ڈالا اسواسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہے کہ مشکلین حل کرنے مین
اوسکی طرف رجوع کرین اور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجیے اور بعضون نے کہا ہے الیہ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام
کی طرف پھرتی ہے یعنی اونھون نے اسواسطے بت توڑے کہ شاید وہ بت پرست ابراہیم کی طرف رجوع کرین اور وہ دلیل قاطع سے بتون کی عاجزی ثابت
کردین غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانہ مین آئے تو وہ حال دیکھکر متحیر ہوئے قَالُوْا مَنْ فَعَلَ بولے کسنے کیا ہے ھٰذَا یہ کام بِاٰلِھَتِنَا
ہمارے خداؤن کے ساتھ اور اونھین توڑ پھوڑ ڈالا اِنَّہٗ تحقیق وہ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ضرور ظالمون مین سے ہے اپنی جان پر کہ یہ کام
کرکے اپنے کو ہلاکت مین ڈالا نمرود اور اوسکے لوگ اوس شخص کی کھوج مین پڑے اور چاہا کہ بت توڑنے والے کو پیدا کرین وہ شخص جسنے
تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا اوسنے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی
یہانتک کہ نمرود کے مصاحبون کو خبر ہوپہنچی قَالُوْا سَمِعْنَا اونھون نے نمرود سے کہا کہ ہمنے قوم سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہین فَتًی ایک
جوان کو کہ برائی سے یَذْکُرُھُمْ یاد کرتا ہے بتون کو یُقَالُ لَہٗ اِبْرٰھِیْمُ ○ کہتے ہین اوسے ابراہیم یعنی اوسکا نام ابراہیم ہے
قَالُوْا بولے نمرود اور اوسکے امیر کہ فَاْتُوْا بِہٖ پھر لاؤ اوسے عَلٰۤی اَعْیُنِ النَّاسِ لوگون کی آنکھون کے سامنے یعنی ایسا کرو
کہ لوگ اوسے دیکھین لَعَلَّھُمْ یَشْھَدُوْنَ ○ شاید گواہی دین کہ ہان یہی بتون کی مذمت کرتا ہے پس ابراہیم علیہ السلام کو
بلاکر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قَالُوْۤا ءَاَنْتَ اونھون نے کہا کہ کیا تو نے فَعَلْتَ ھٰذَا کی یہ جو ہم دیکھتے ہین توڑ پھوڑ
بِاٰلِھَتِنَا یٰۤاِبْرٰھِیْمُ ○ ہمارے خداؤن کے ساتھ اے ابراہیم قَالَ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین نے تو نہین کیا بَلْ
فَعَلَہٗ بلکہ کیا ہے یہ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا بڑے انکے نے کہ یہ اوس غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگون نے انھین کیون پوجا
فَسْئَلُوْھُمْ تو پوچھو تم انسے کہ تمھین کسنے توڑا اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ○ اگر یہ بات کرتے فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤی اَنْفُسِھِمْ
تو پھرے وہ اپنی عقلون کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فَقَالُوْۤا پھر کہا بعض نے بعض سے کہ اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
بیشک تم ہی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب جو نہ بولے ثُمَّ نُکِسُوْا پھر جھکائے گئے عَلٰی رُءُوْسِھِمْ اپنے سرون پر بل

یعنی خجالت سے سر جھکا لیے اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو نے جانا ہی کہ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ○ یہ بت بات نہین کرتے پھر جان بوجھکر یہ بات کیون کہتا ہی کہ انسے پوچھو پھر جب اون بت پرستون نے اپنے خداؤن کی عاجزی کا اقرار کر لیا تو قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا اوسے جو نہین نفع پہونچاتا تمکو کچھ بھی اگر تم اوسے پوجو وَّلَا يَضُرُّكُمْ ○ اور ضرر نہین پہونچاتا تمھین کچھ اگر اوسکی پرستش چھوڑ دو اُفٍّ لَّكُمْ برائی اور خرابی ہو تمپر یعنی تمھاری ہی تمکو وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز کو جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا پھر تم دریافت نہین کر لیتے اپنے کام کی برائی کو جب نمرود کی قوم نے یہ بات سنی تو عداوت سے مضرت پہونچانے کی طرف پھرے اور قَالُوْا حَرِّقُوْهُ بولے کہ جلا دو اوسے کہ آگ کا عذاب ہولناک ہی وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اور مدد کرو اپنے خداؤن کی اس سے بدلا لیکر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِيْنَ ○ کرنے والے مدد یعنی اگر تبون کی مدد کرنے والے ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اوسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک لکڑیان جمع کرتے کرتے اوس حظیرہ کو بھر دیا اور بہت سا تیل تمام ایندھن پر چھڑک کر اوسمین آگ دیدی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی گردن مبارک مین طوق ہاتھہ مین ہتھکڑیان پانون مین بیڑیان ڈالکر منجنیق سے آگ مین ڈالدیا پس جبرئیل علیہ السلام ہوا سے اونکے پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمکو کچھ حاجت ہی ابراہیم علیہ السلام نے جواب مین فرمایا کہ تمسے تو کچھ بھی حاجت نہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے مانگو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہی مانگنے کی حاجت نہین ہی چونکہ خدا کے جلیل پر ابراہیم خلیل کا توکل پکا اور ما سوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا يٰنَارُ کہدیا ہمنے کہ اے آگ كُوْنِيْ ہو جا بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السلام سردی کے مارے اینٹھ جاتے وَاَرَادُوْا اور چاہا نمرودیون نے بِهٖ كَيْدًا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مکر اونکے جلانے مین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ○ تو کر دیا ہمنے اونکو بڑے نقصان والے اسواسطے کہ اونکی کوشش ابراہیم علیہ السلام کی حقیت اور اونکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے تو اونکا طوق اور بیڑی اور ہتھکڑی جل گئی اور اونکے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے حظیرہ مین رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نہایت دلچسپ باغ مین بیٹھے ہوئے ملک الظل سے باتین کر رہے ہین اونکے گرداگرد آگ شعلے مارتی ہی تو نمرود نے پکار کر کہا کہ اے ابراہیم تیرا خدا جسکی اتنی بڑی قدرت ہی جو مین دیکھ رہا ہون بڑا خدا ہی مین اوسکے واسطے قربانی کرون ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جب تک تو اپنے طریقہ پر ہی میرا خدا تیری قربانی قبول نہین کرتا لکھا ہی کہ نمرود نے چار ہزار گائین قربانی کین اور ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ محققون نے کہا ہی کہ يٰنَارُ كُوْنِيْ خطاب اوس آگ سے ہی جو ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے دل مین تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ بیت آتش دارد دل من آتش دارد ✤ وان آتش دل دل مرا خوش دارد ✤ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نمرود کی آگ کے قریب پہونچکر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کرین اور نمرود کی آگ کو تباہ کرین ندا پہونچی کہ آتش شہود کی ٹھنڈی ہو جا

نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ رہ اسواسطے کہ ہم حکم کر چکے ہین کہ اوس آگ مین اپنے خلیل کے معجزے سے ایکباغ ہم ظاہر کرینگے
اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلط کریگی یہانتک کہ وہ سرد ہو جائے تو باغ نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہویدا ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے
ٹھنڈی نہ رہیگی تو نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ کے شعلہ سے وہ جل جائیگا اور دعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ
سب چیزون پر غلبہ کرتی ہے اور اوسپر کوئی چیز غالب نہین ہوتی **بیت** عشق کان شعلہ ست کوچون بر فروخت ❊ ہرچہ جز معشوق
باقی جملہ سوخت ❊ **وَنَجَّيْنٰهُ** اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ نمرود اور اوسکی قوم کی جگہ تھی **وَلُوْطًا** اور اوسکے بھتیجے
لوط بن ہارون کو بھی اور پہونچا دیا ہمنے اونھین **اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا** اوس زمین کی طرف کہ ہمنے برکت دی اور زیادتی
کی **فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ** ۝ اوسمین اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام مین اور وہان انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے
برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین اوترے اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور ان دونون
مقامون مین ایک دن رات کی راہ تھی **وَوَهَبْنَا لَهٗٓ** اور عطا کیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ سے جو اونکے چچا کی بیٹی تھین ایک بیٹا
اِسْحٰقَ ط اسحاق نام **وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً** ط اور دیا ہمنے اوسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اوسنے ہمسے ایک بیٹا مانگا تھا
ہمنے اوسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی **وَكُلًّا جَعَلْنَا** اور چارون کو کر دیا ہمنے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السلام کو **صٰلِحِيْنَ** ۝
نیک و شایستہ **وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً** اور کیا ہمنے اون سب کو پیشوا کہ خلق کو **يَّهْدُوْنَ** راہ دکھائین ہماری طرف
بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے **وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ** اور وحی کی ہمنے اونکی طرف **فِعْلَ الْخَيْرٰتِ** بھلائیان کرنے کی یعنی نیک کام
کہ خلق کو اونکی رغبت دلائین **وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ** اور نماز قائم رکھنے کی **وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ** ج اور زکوۃ دینے کی نماز اور زکوۃ کی تخصیص
تفضیل کی جہت سے ہے **وَكَانُوْا لَنَا** اور تھے ہمارے واسطے **عٰبِدِيْنَ** ۝ عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ **وَلُوْطًا**
اٰتَيْنٰهُ اور دی ہمنے لوط کو **حُكْمًا** حکمت یا نبوت یا جھگڑنے والون مین فیصلہ کرنا **وَّعِلْمًا** اور علم جو پیغمبرون کو چاہیے شریعت
اور ملت کے قواعد **وَّنَجَّيْنٰهُ** اور نجات دی ہمنے اوسے **مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ** اوس گانون سے کہ **كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ** ط
تھا کرتا تھا وہ گانون یعنی اوس گانون کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک اور وہ گانون سدوم تھا موتفکات مین کہ اوسکے لوگ لواطت مین مشغول تھے
اور رہزنی کرتے تھے ہمنے اونھین ہلاک کر دیا **اِنَّهُمْ كَانُوْا** یقینی تھے وہ **قَوْمَ سَوْءٍ** برے لوگ **فٰسِقِيْنَ** ۝ فرمان سے نکلجانے
والے **وَاَدْخَلْنٰهُ** اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو **فِيْ رَحْمَتِنَا** ط اپنی رحمت مین یعنی رحمت والون مین یا جنت مین کہ رحمت کی
جگہہ ہے **اِنَّهٗ** بیشک لوط **مِنَ الصّٰلِحِيْنَ** ۝ نیکون اور شایستہ لوگون مین سے ہے اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ
تفصیل کے ساتھ گذرا ہے **وَنُوْحًا** اور یاد کر نوح علیہ السلام کو **اِذْ نَادٰى** جب پکارا اوسنے اپنے رب کو **مِنْ قَبْلُ** قبل
لوط اور ابراہیم علیہما السلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک ہونے کو دعا کی **فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ** تو قبول کر لی ہمنے اوسکی دعا
فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے **وَاَهْلَهٗ** اور اوسکے گھر والون کو اوسکے فرزندون اور عورتون مین سے **مِنَ**
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے **وَنَصَرْنٰهُ** اور مدد کی ہمنے اوسکی **مِنَ الْقَوْمِ** اوسکی قوم پر

ع ۵ / ۲۵

یعنی منکرون پر ہمنے اوسے غالب کردیا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتون کی اِنَّهُمْ بیشک
قوم نوح کے لوگ کَانُوْا تھے قَوْمَ سَوْءٍ ایک بری قوم یعنی کافر تھے اسواسطے کہ کفر سب برائیون کا سردار ہے فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِیْنَ ○ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اور یاد کر داؤد بن ایشا اور اوسکے بیٹے سلیمان کا قصہ
اِذْ یَحْكُمٰنِ جب حکم کیا اون دونون نے فِی الْحَرْثِ کھیت مین لکھا ہی کہ جب داؤد علیہ السلام محکمہ مین بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام
دروازہ پر کھڑے رہتے جو باہر نکلتا اوس سے اوسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے ایکدن دو آدمی محکمہ مین آئے ایک کسان کہ اوسے
ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریون والا کہ اوسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرا پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریان چراتا تھا
میرے کھیت مین پڑھین اور سب کھیت چر گئین اور ایک قول یہ ہے کہ ایلیا کے باغ مین جا کر بکریان انگور کے خوشے کھا گئی تھین اور تلف
کر ڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہے داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریان
ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت مین اسی طرح حکم تھا جب وہ دونون محکمہ کے باہر آئے اور اس قصہ کا حال سلیمان علیہ السلام کو
معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے انھین تیرھوان برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولیٰ اور انسب تھا
داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ کسطرح حکم کرنا چاہیے سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ بکریان ایلیا کو سپرد کرنا چاہیے کہ اونسے نفع
حاصل کرے دودھ گھی بالون کے سبب سے اور باغ یا کھیت یوحنا کو دینا چاہیے کہ محنت کرکے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کرے جب
انگور کے خوشے لگین یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کرکے اپنی بکریان لیلے تاکہ دونون مین کوئی بے نصیب نرہے داؤد علیہ السلام نے
اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ پڑھین جب
حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ مین اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ جب رات کو گئی تھی اوس کھیت یا باغ مین غَنَمُ الْقَوْمِ
بکری ایک قوم کی وَكُنَّا اور تھے ہم لِحُكْمِهِمْ حکم حاکم کو جو فریقین پر اونھون نے نافذ کیا تھا شٰهِدِیْنَ ○ حاضر جانتے
یعنی ہمنے جانا کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ پھر تعلیم کی ہمنے حکومت
سلیمان کو اور اوسے سکھا دی اور اوسکے فہم مین پہونچا دی یہانتک کہ اوسنے حکم کیا کہ بکریان باغ والے کو دین کہ وہ اونسے نفع لے اور
اوسکے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جائے کہ محنت کرکے پہلا سا تیار کردے تاکہ پھر کبھی بکریون
کے گلہ سے غافل نہو جائے اور حقیقت امر یہ ہی کہ اوس زمانہ مین حکم اوسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت سلیمان پر
وحی بھیجی کہ اس وحی نے وہ حکم منسوخ کردیا اور حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام پہلا حکم منسوخ ہوجانے پر جب مطلع ہوے تو یہ دوسرا
حکم اونھون نے نافذ فرمایا وَكُلًّا اٰتَیْنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے مین دیا ہمنے حُكْمًا حکم کرنا یا پیغمبری وَّعِلْمًا اور علم
دین کے امور کا وَّسَخَّرْنَا اور مسخر کردیے ہمنے مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے
خدا کی اونکے ساتھ تبیان مین لکھا ہی کہ جسطرح داؤد علیہ السلام سے لوگ ذکر الٰہی سنتے تھے اوسی طرح پہاڑون سے بھی سنتے تھے
اور یہ اونکا معجزہ تھا وَالطَّیْرَ اور مسخر کردیے ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے پرند کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرنے مین اونکا ساتھ دیتے تھے

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور ہین ہم کرنے والے ایسی باتین اور ہماری قدرت مین یہ اچنبے کی بات نہین اگرچہ تمہارے نزدیک عجیب بات ہی
صاحب انوار نے کہا ہی کہ بعضون نے تسبیح کو سباحت کے معنی مین کہا ہی یعنی جہان داؤد علیہ السلام چلتے پہاڑ بھی اونکے ساتھ چلتے
فوائد مین لکھا ہی کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑون کا سیر کرنا قرآن مین مذکور نہین ہی تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہین
بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ پرند اور پہاڑون کی تسبیح زبان حال سے تھی اس تقدیر پر جب کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح الٰہی مین
گویا ہین تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہوسکتی ہی یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ اور پرند
حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سننے والے اونکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ
عجب کی نہین ہی نظم ہر کجا قدرتش علم افراخت ÷ زغرائب ہر انچہ خواست بساخت ÷ قدرتے را کہ نیست نقصانش ÷ کارہا جملہ ہست
آسانش ÷ وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمہارے واسطے
لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچائے زرہ تمہین اور بکر نے لنحصنکم نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی بچائین ہم تمکو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ
تمہاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان مین قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ○ شکر کرنے والے اس نعمت پر
حکم ہی استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً
سخت اور تیز چلنے والی اور اوسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اوٹھا لیجاتی تھی اور ایک دن مین ایک مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی
تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ تھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اونکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا
ایسی زمین کہ برکت دی ہی ہمنے فِيْهَا اوسمین یعنی ولایت شام مین تلخیص مین لکھا ہی کہ ملک شام مین ایک شہر تھا تدمر نام دیوون نے
سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے پھر مغرب کی نماز کے وقت ہوا اونہین
وہین لے آتی مختار القصص مین لکھا ہی کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس مین استراحت کرتے رات کو بابل مین جاتے
دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر مین ہوتے اور شام کے وقت تدمر مین پھر آتے وَكُنَّا اور ہین ہم بِكُلِّ شَيْءٍ
عٰلِمِيْنَ ○ سب چیزین جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے دیوون مین سے بھی مَنْ
يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگائین دریاؤن مین لَهٗ اوسکے واسطے نفیس چیزین نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کرین عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیوون کے واسطے
حٰفِظِيْنَ ○ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہو جائین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہین
اموص رازخ کے رازخ روم کے روم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہین حق تعالیٰ
نے اونہین مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت بثنیہ مین بھیجا تھا وہان شام کی زمین پر دن رات وہ
عبادت مین مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمین کما حقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اونپر حسد کرکے حق تعالیٰ سے مناجات کی
کہ یا اللہ تیرا یہ بندہ عیش مین خیر و عافیت سے ہی اور مال بہت رکھتا ہی اور اوسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہی اگر مال اور اولاد تمہین

لینے کی بلا مین تو اوسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرلے حق تعالی نے فرمایا کہ تو جو کہتا ہی ایسا نہین ہی وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہی اگر اوسے ہزار بار بلا مین مبتلا کرون تو بھی امتحان مین پورا ہی اوتریگا بیت چنان در عشق یک ویم کہ گر تیغم رود بر سر ۔ ہر روز امتحان باشم چو شمع استادہ پا بر جا ۔ بہت سی تفسیرون مین لکھا ہی کہ ابلیس ملعون نے حق تعالی سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کردے تا اونکی حقیقت حال کھلجائے حق تعالی نے ابلیس کو اونکے ظاہر پر مسلط کردیا اوسنے شیطانون کو مقرر کردیا یہانتک کہ وہ اونکی ہلاکت مین مشغول ہوے حقائق مین لکھا ہی کہ اس بات پر قرآن اور حدیث مین کوئی دلیل نہین بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہی کہ کعب اور وہب رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہی حقیقت یہ ہی کہ حق تعالی نے انواع واقسام کی مصیبتین اونپر مقرر فرمائین تو بلائین اونپر ٹوٹ پڑین غرضکہ اونکے اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریان بہیا آنے سے ڈوبین اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کردیا اور سات بیٹے تین بیٹیاں دیوار کے نیچے دبکر مرگئے اور اونکے جسم مبارک پر زخم پڑگئے اور متعفن ہوے اور اونمین کیڑے پڑگئے جو لوگ اونکا ایمان لائے تھے مرتد ہوگئے جس گانون اور مقام مین حضرت ایوب علیہ السلام جاتے وہان سے وہ مرتد اونھین نکالدیتے اونکی بی بی رحیمہ نام افراہیم بن یوسف کی بیٹی یا ماجر نام منشا بن یوسف کی بیٹی تھین وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت مین رہین سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام اس بلا مین مبتلا رہے اور بعضون نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ یہ کہ مجکو پہونچی ہی مضرت اور سختی وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کہتے ہین کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی شان مین فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اور اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ کا نکتہ اوسکے منافی ہی اسواسطے کہ رنج ومصیبت کی شکایت بے صبری کی علامت ہی اسکا جواب اسطرح دیتے ہین کہ شیطان کے طعن سے اونھین بڑا رنج پہونچا اسواسطے کہ شیطان نے اونکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا سجدہ کرو تو تمھین بلا سے نکالدون اوس وقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضرر رسانی کی شکایت کی اپنے رنج ومصیبت کی شکایت نہین کی عشرات حمیدی مین لکھا ہی کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اونمین سے بعض نے کہا کہ اگر اونمین کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا مین نہ مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اونکے دل مبارک کو زخمی کردیا اور اونھون نے جناب الٰہی مین اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ عرض کیا یا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہو سکتے تھے تو یہ بات اونکی زبان پر آئی یا کیڑون نے دل وزبان مین نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونون عضو توحید اور تمجید کے محل ہین انکے ضائع ہونے سے ڈرکر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے یا اونکی بی بی کمال تہیدستی اور بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچکر اونکے واسطے کھانا لائین ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہوکر اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی آئی اس جہت سے اونھون نے یہ شکایت فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے جسم مبارک مین جو کیڑے پڑے تھے اونمین سے ایک کیڑا زمین پر گرا اور جیتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اوسے اوٹھا کر پھر اوسی جگہ پر رکھدیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا

تو اوسنے ایسا کا نالہ کہ ایوب علیہ السلام تاب لا سکے اور یہ کلمہ اونکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ہر صبح کو بے واسطہ کسی
فرشتے یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب مکروب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ ای ہمارے بیمار کیسا ہی اور ایوب علیہ السلام
اس پرسش کے ذوق و شوق مین وہ بلا کا پہاڑ جان پر اوٹھائے ہوے تھے اور اوس بیماری مین خوش ہتے **بیت** گر بسر بیمار خود
آئی بعیادت ✤ صد سال بامید تو بیمار توان بود ✤ جس دن صحت ہونے لگی اوس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہین ہوے
تو فریاد کی کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خدا سے شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام
کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اونکی روحانیت توجہ اور میلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اوس بلا مین کمال عنایت
دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اونکی زبان بشریت نے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی ندا سے مترنم ہوئی لطائف قشیری
مین مذکور ہی کہ یہ بات اس طور پر نہین کہ قضا و قدر پر اعتراض ہو بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی رو سے ہی اسواسطے کہ منقول ہی کہ جبرئیل
امین ایوب علیہما السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیون چپ بیٹھے ہو وہ بولے چپ رہون اور صبر نہ کرون تو کیا کرون جبریل علیہ السلام
نے فرمایا کہ خدا کے خزانون مین بلائین بہت ہین تم اونکی طاقت نہین رکھتے خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام نے
یہ دعا کی **فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ** تو قبول کرلی ہمنے اونکی دعا **فَكَشَفْنَا** پھر لیگئے ہم **مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ** وہ چیز جو اوسے تھی رنج
اور بیماری اوسکی یعنی اوسے ہمنے شفا دیدی اور اسکی شرح سورۂ صاد مین آئیگی **وَّاٰتَيْنٰهُ** اور عطا کیے ہمنے اوسے **اَهْلَهٗ** فرزند
اوسکے کہ بعینہ اونھی کو ہمنے زندہ کردیا **وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ** اور اونکے مثل اونکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیان اور بھی ایک دوسرے
مشابہ دین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اونھین حق تعالیٰ نے دیے اور ایک ابر زرد
یا سفید بھیجا کہ اوس سے سونے کی ٹڈیان اونپر برسین اور احقاف مین آیا ہی کہ تین دن رات اونکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہمنے کیے تو اپنی طرف سے اوسکو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ اور عبادت کرنے والون کو نصیحت کے واسطے تاکہ جسطرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کرین اور جس طور سے
اوسنے بدلا پایا یہ بھی پائین **نظم** ہر کہ او در راہ حق صابر بود ✤ بر مراد خویشتن قادر بود ✤ صبر باید تا شود یکسو حرج ✤ زانکہ گفت الصبر
مفتاح الفرج ✤ **وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ** اور یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیل اور ادریس علیہما السلام کو **وَذَا الْكِفْلِ**
اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہی یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہی کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
کفل ضعف کے معنی مین ہی یعنی اون نبی کے عمل اون انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اونکے زمانہ مین تھے امام محی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ
اور صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ انبیا بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل کے
پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے فتور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی
ایسا کرے اوسے تو اپنی بادشاہی سپرد کر جب ون پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اوس قوم مین سے اوٹھا اور بولا کہ انا
اتکفل لک بہٰذا اون پیغمبر علیہ السلام نے ملک اوسی جوان کو سپرد کر دیا اور اوسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اوسے

ع ۱
مین کفالت
کرتا ہون تمہارا
واسطے اس
بات کی

ذوالکفل کہا کُلٌّ سب یہ پیغمبر اسماعیل و ادریس و ذوالکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ صبر کرنے والون مین سے تھے مشقت تکلیف پر یا
زمانہ کی شدتون پر اسماعیل علیہ السلام نے تو مکہ مین رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور ادریس علیہ السلام نے مدت دراز تک
قوم کی بلا اور مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اونکا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اون کامون پر صبر کیا جسکے متکفل ہوئے تھے وَاَدْخَلْنٰهُمْ
اور داخل کیا ہمنے فِیْ رَحْمَتِنَا ۭ اپنی رحمت مین کہ نبوت ہی یا آخرت کی نعمت اِنَّهُمْ بیشک وہ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اچھے
لوگون اور فرمانبردارون مین سے ہین وَذَا النُّوْنِ اور یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو اِذْ ذَّهَبَ
جب وہ گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اسواسطے کہ قوم نے اونکی دعوت قبول نہین کی تھی اور جنید قدس سرہ نے کہا ہی
کہ جانے مین اپنے نفس پر اونھون نے غصہ کیا اسواسطے کہ اونکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہین صادر ہوا تھا اور بعضون نے کہا ہی
کہ اونھون نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے مین دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا جانینگے
تو اپنی امت مین سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اونسے اوس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہی اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
یہ کہ عتاب نہ کرینگے ہم عَلَيْهِ اوسپر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا مین لیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید کردیا فَنَادٰى تو وہ پکارا
فِی الظُّلُمٰتِ تاریکیون مین یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی مین اسطرح یونس علیہ السلام کارے
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کہ کوئی معبود نہین ہی مگر تو سُبْحٰنَكَ ۤۖ پاک ہی تو اس سے کہ کسی چیز مین تو عاجز ہو اِنِّیْ كُنْتُ
بیشک ہون مین اسمین مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ۚۖ اپنی جان پر ظلم کرنے والون مین سے کہ جدا ہونے مین مین نے جلدی کی آثار مین حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جو کوئی سختی اور کرب مین پھنسا ہوا اور خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اوسکی دعا قبول کرتا ہی
فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ تو ہمنے قبول کرلی یونس کی دعا وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسکو مِنَ الْغَمِّ ۭ غم دریا
اور مچھلی کے نگلجانے سے یعنی ہمنے مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے دریا کے کنارے اونھین اوگل دیا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اوسے ہمنے غم سے
نجات دی اسی طرح نُـنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورہ صافات مین مفصل آتا ہی
وَزَكَرِيَّآ اور یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ جب پکارا اسنے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ
لَا تَذَرْنِیْ ای میرے رب چھوڑ مجکو فَرْدًا اکیلا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ مجھسے میراث لے وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ۚۖ
اور تو بہتر وارثون کا ہی تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى تو قبول کی ہمنے اوسکی دعا
اور عطا کیا ہمنے اوسکو یحییٰ نام بیٹا کہ اوسکے سبب سے دین زندہ ہوگیا وَاَصْلَحْنَا لَهٗ اور صلاحیت پر لائے ہم اوسکے واسطے زَوْجَهٗ ۭ
اوسکی عورت ایشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھین پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہمنے اونھین دی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے
زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کردیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بدخلق تھین اِنَّهُمْ بیشک یہ سب پیغمبر جنکا ذکر ہوا كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ
تھے جلدی کرتے فِی الْخَیْرٰتِ نیکیون مین وَیَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تھے ہمین رَغَبًا رغبت کرکے ثواب کی طرف وَّرَهَبًا ۭ
اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝ اور تھے ہمارے واسطے فروتن اور حکم ماننے والے یا نیازمند محققون نے کہا ہی کہ نیاز

اُسی کے واسطے چاہیے اور ناز اوسی پر لائق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جو کوئی نیاز اوسکے سامنے لیجاتا ہی وہ اوس نیازمند کو تونگر کردیتا ہی
اور جو کوئی اوسپر ناز کرتا ہی وہ اوس ناز کرنے والے کو عزتدار بناتا ہی کانوا لنا خاشعین بیان نیاز ہی اور من تشلی و رب العرش معبودی نشان
ناز ہی **بیت** گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بین ؛ کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ؛ **وَالَّتِيٓ اَحْصَنَتْ** اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم اوس عورت کو جسنے بچائی **فَرْجَهَا** اپنی فرج حلال و حرام سے اس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہین کہ اونھون نے اپنے کو
پاک رکھا اور اونکے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہین پہونچا **فَنَفَخْنَا** پھر پھونکدی یعنی ہمنے جبریل کو حکم کیا اور اونھون نے پھونکدی
فِيْهَا اوسکے پیراہن مین یا پیٹ مین **مِنْ رُّوْحِنَا** اوس روح مین سے جو ہمارے حکم سے ہی حاصل یہ ہی کہ جاری کردی ہمنے اوس مین
مسیح علیہ السلام کی روح **وَجَعَلْنٰهَا** اور کردیا ہمنے اوس قصہ کو **وَابْنَهَآ** اور اوسکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے حال کو **اٰيَةً**
دلیل اور علامت **لِّلْعٰلَمِيْنَ** ۝ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اونکے حال مین اہل عالم غور اور فکر کرین تو اونپر یہ بات صاف
کھل جائے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بزرگ پاکدامن عورت سے بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت کی
دلالت کرتا ہی **اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ** اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ملت توحید اور دین اسلام جسپر تمام استقامت واجب ہی **اُمَّةً**
وَّاحِدَةً نہ صلے ملت ایک ہی ہی یعنی اوسمین کچھ اختلاف نہین بلکہ سب انبیا علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید مین
سب کو اتفاق ہی **وَّاَنَا رَبُّكُمْ** اور مین تمہارا رب ہون **فَاعْبُدُوْنِ** ۝ تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نکرو
وَتَقَطَّعُوْٓا اور کاٹ دیا اگلی امتون نے **اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ** اپنے دین کا کام آپسمین یعنی فرقہ فرقہ ہوگئے جیسے یہود نصارا اور ایک دوسرے کو کافر
ہی جانتے تھے **كُلٌّ** یہ سب فرقے **اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ** ۝ ہماری طرف پھرنے والے ہین اور ہم اونھین اونکے اعمال کے موافق جزا دینگے
فَمَنْ يَّعْمَلْ پھر جو کوئی کرے **مِنَ الصّٰلِحٰتِ** نیک کامون مین سے **وَهُوَ مُؤْمِنٌ** حال آنکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا
فَلَا كُفْرَانَ تو ناشکری نہین ہی **لِسَعْيِهٖ** اوسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اوسکے اعمال ضائع نہ کرینگے **وَاِنَّا**
لَهٗ اور ہم اوسکے دوڑنے کو **كٰتِبُوْنَ** ۝ لکھنے والے ہین یعنی اوسکے نامہ اعمال مین ہم ثبت کرنے والے ہین مراد یہ ہی کہ اوسکا کام کسی
وجہ سے ضائع نجائیگا **بیت** مرد کار نیکوان ضائع نباشد نزد حق ؛ لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین ؛ **وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ**
اور حرام اور ممتنع ہی اوس گانون والون پر کہ **اَهْلَكْنٰهَآ** ہلاک کردیا ہی ہمنے اونکو **اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ** ۝ یہ کہ پھر آئینگے دنیا
مین یعنی جو لوگ ہلاک ہوگئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا مین پھر آنا اونپر حرام ہی اور بعضے مفسر لا کو اصلی جانتے ہین زائد نہین جانتے اور
کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ ہلاک ہوجانے والون پر یہ بات حرام اور ممتنع ہی کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع نہ کرین بلکہ
ضرور آئینگے اور اونکا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہی اسواسطے کہ اس عالم کی طرف اونھین رجوع نہوگی اور
اون شقیون پر قبرون ہی مین عذاب ہوتا رہیگا **حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ** یہانتک کہ کھول دیجائے **يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ** یاجوج اور ماجوج
کی آڑ یعنی قیامت تک اسواسطے کہ یاجوج ماجوج کی آڑ کا کھلجانا قیامت کی علامت ہی **وَهُمْ** اور یاجوج ماجوج **مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ** بلندی کی
يَّنْسِلُوْنَ ۝ جھپٹتے اور دوڑتے ہین تاکہ تمام عالم کو لیلین اور سب یاون کا پانی پیجائین اور خشک تر جو کچھ پائین کھا جائین صاحب

معتمد رحمۃ اللہ علیہ نے معتقدین جہان قیامت کی علامتین بیان کی ہین وہان لکھا ہی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور
اوسکے تابع لوگ ہلاک ہوجائینگے تو یاجوج ماجوج نکل آئینگے اور اونکی آرٹکھل جائیگی اور ایمان والون کو لیکر عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آڑ
پکڑینگے اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جائینگے اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہی اور کہینگے کہ زمین والون کو
تو ہم قتل کر چکے اب آو جو کچھ آسمان پر ہی اوسے قتل کر ڈالین اور آسمان کی طرف تیر مارینگے اور تیر خون مین ڈوبے ہوئے پھرینگے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھیون کو دشواری ہوگی وہ دعا کرینگے اور حق تعالیٰ دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کردیگا وَاقْتَرَبَ
الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہی فَإِذَا هِيَ تو وہان قصہ یہ ہی کہ ہونگی شَاخِصَةٌ دھندلی ہول
قیامت سے أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا آنکھین اون لوگون کی جو نہین ایمان لائے اور وہ يَا وَيْلَنَا کہتے ہونگے یعنی وائے ہم پر کہ
قَدْ كُنَّا بیشک تھے ہم دنیا مین فِي غَفْلَةٍ بیخبر مِّنْ هَٰذَا اس دن اور اس حال سے بَلْ كُنَّا بلکہ تھے ہم ظَالِمِينَ ۝
ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبرون کی بات ہمنے نہ سنی اور اونکے ساتھ تکبر اور جھگڑا کرتے رہے إِنَّكُمْ بیشک تم اے مشرکو وَمَا تَعْبُدُونَ
اور وہ چیز جسکو تم پوجتے ہو مِن دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے بت اور شیطان حَصَبُ جَهَنَّمَ آگ بھڑکانے والے دوزخ
ہین أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۝ تم بتون سمیت دوزخ پر گذرنے والے اور داخل ہونے والے ہو تبیان مین ہی کہ بت جو دوزخ پر
لائے جائینگے اسمین یہ حکمت ہی کہ بت پرستون پر اور زیادہ عذاب ہو اسواسطے کہ بتون سے اور بھی زیادہ آگ تیز ہوجائیگی اور بت پرست
زیادہ جلنے لگینگے اور بت پرستون کی نادانی کھلجائیگی دیکھینگے کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ اونکے ساتھ آگ مین جلتے ہین لَوْ كَانَ
هَٰؤُلَاءِ اگر ہوتے وہ بت آلِهَةً خدا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے تو مَّا وَرَدُوهَا نہ داخل ہوتے دوزخ مین اسواسطے کہ خدا
تو اورون پر عذاب کرتا ہی خود عذاب مین نہین ڈالا جاتا وَكُلٌّ اور سب بت اور بت پرست فِيهَا دوزخ مین خَالِدُونَ ۝ ہمیشہ
رہنے والے ہین کہ اونھین اوس سے کسی طرح خلاصی نہین ہی لَهُمْ اونکے واسطے ہی فِيهَا دوزخ مین زَفِيرٌ چلانا وَهُمْ فِيهَا
اور وہ اوس آگ مین لَا يَسْمَعُونَ ۝ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہون لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ تو عرب کے مشرک غصہ کی آگ مین جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکون کو جب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نہ کرو اور مضطرب نہو مین محمد
سے مباحثہ کرتا ہون پھر بولا کہ اے محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن جھوٹے معبودون کی عبادت کیجاتی ہی وہ سب دوزخ مین ہونگے حال آنکہ
عزیر اور عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کے معبود ہین جبتک معبود دوزخ کے ایندھن ہونگے تو بت بھی ہون تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے بڑھ چکی ہی مِّنَّا الْحُسْنَىٰ ہماری طرف سے نیکی کہ سعادت اور توفیق
طاعت ہی یا جنت کی بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام ہین أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے
گئے ہین عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ دوزخ سے دور کیے گئے ہین صاحب بحر نے کہا ہی کہ ابتدا مین عنایت کی ہمیشہ سبب طمع رکھی اور انتہا مین بادوستی
ہوگی بیت ہر تحم کہ ازل بکشتند نہان ۔۔ در مزرعۂ ابد بروید بعیان ۔۔ لَا يَسْمَعُونَ نہ سنینگے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہین
حَسِيسَهَا اوسکی آواز اس جہت سے کہ وہ اعلیٰ علیین مین ہین اور دوزخ اسفل السافلین مین ہی وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ اور وہ

جس چیز مین آرزو کرینگے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزین ہمیشہ پاتے رہینگے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا اونھین فزع اکبر یعنی فرشتون کا قول جو فرشتے کہینگے کہ لَا بُشْرٰی اسواسطے کہ وہ لوگ یہ کلمہ سنینگے جب تک کہ کہین وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اور وہ لوگ غمگین نہونگے اسواسطے کہ داہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب متوجہ ہونگے اور بعضون نے کہاہی کہ فزع اکبر وسوقت ہوگا جب موت کو بھیڑی کی صورت بلندی پر کھڑی کرکے ذبح کرینگے اور یہ ندا آئیگی کہ اے دوزخیو تمھین دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی اور اے جنتیو تمکو جنت مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی تو دوزخی بے صبری اور شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور سامنے آئینگے اونکے فرشتے قبرون سے نکلتے وقت اور کہینگے کہ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ یہ وہ دن ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی تمھارے ثواب و بزرگی کا دن ہی ملائکہ مومنون کو خطاب پہونچیگا کہ یہ دن تمھارے تماشے کا ہی نظم نکیر دان زنعیم اند نعیم ٭ عشقبازان القا حضۂ آنہا وصال حورعین ٭ بہرہ ایشانرا جمال کبریا ٭ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ تہ کرینگے ہم اور لپیٹ لینگے آسمانون کو كَطَيِّ السِّجِلِّ طومار لپیٹ لینے کی طرح لِلْكُتُبِ رقعون پر یعنی جسطرح رقعون پر طومار لپیٹ لیا جاتا ہی اوسطرح ہم آسمانون کو لپیٹ لینگے اور بکرنے للکتاب پڑھا ہی یعنے کتاب کے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سجل ایک فرشتہ ہی کراما الکاتبین نامۂ اعمال لکھا جب اوسے دیتے ہین تو وہ لپیٹ لیتا ہی كَمَا بَدَاْنَآ جسطرح ابتدا کی تھی ہمنے اَوَّلَ خَلْقٍ پہلی بار پیدا کرنے کو بے مادہ اور بے مدد نُّعِيْدُهٗ پھیرینگے ہم اوسے جو ہمنے پیدا کیا ہی پھرنا ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرتے وقت ہمنے نیا پیدا کیا تھا دونون باتین ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہین وَعْدًا وعدہ کیا ہی ہمنے پھیرنے کا وعدہ کرکے عَلَيْنَا ہمپر اوسکا وفا کرنا ہی اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ بیشک ہم کرنے والے ہین یعنی جسطرح پہلے ہمنے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہمنے لکھا ہی فِي الزَّبُوْرِ داؤد کی کتاب مین مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد یعنی توریت مین لکھنے کے بعد زبور مین بھی ہمنے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین بہشت کی يَرِثُهَا میراث لینگے اوسے عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○ میرے نیک بندے یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ نیک بندون سے عام ایمان والے مراد ہین اِنَّ فِيْ هٰذَا بیشک جو ہمنے خبرین نصیحتین وعدے وعیدین بیان کین انمین لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہی لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ○ گروہ عبادت کرنے والے کو اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی امت مراد ہی کہ قرآن کی دوسی ہوئی خبر اور کہی ہوئی نصیحت مقصود کو پہونچنے کے واسطے اونھین بس ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے جناب رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ذات بابرکات مومنون کے واسطے رحمت ہی اسواسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والون نے ہدایت پائی اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور آپ کافرون کے واسطے بھی رحمت ہین اسلیے کہ آپکے قدمون کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے محفوظ ہوگئے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ آپکی رحمت مین سے یہ بات بھی ہی کہ اپنی امت کو آپ کہین نہین بھولے اگر مکہ معظمہ مین تھے اور اگر

۲ نہ غمگین کریگی بڑی گھبراہٹ

عہ نہین بھیجا ہمنے مگر رحمت ہی یہ نبی بھی اصلی ۱۲

عہ نہین ہی اللہ ایسا کہ عذاب کرے کافرون پر اور تم ان مین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

مدینۂ منورہ مین ہے مسجد مکرم مین بھی اور حجرۂ طاہرہ مین بھی عرش پر مقام قاب قوسین پر یاد فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ
کل قیامت کے دن شفاعت کا فرش بچھا کر فرماینگے امتی امتی **نظم** عاصیان پرگنہ در دامن آخر زمان ٭ دست در دامان تو دارند و جان در
آستین ٭ تا امید از حضرت بانصرت نتوان شدن ٭ چون توئی در ہر دو عالم رحمۃ للعالمین ٭ **قُلْ** کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے کہ
اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ سوا اسکے نہین کہ وحی بھیجی جاتی ہی میری طرف **اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ** یہ کہ نہین ہی خدا تمہارا مگر **اِلٰهٌ وَّاحِدٌ**
خدا ایک اور یکتا **فَهَلْ اَنْتُمْ** تو کیا ہو تم **مُّسْلِمُوْنَ** ۝ ماننے والے وہ بات جو وحی چاہتی ہی **فَاِنْ تَوَلَّوْا** پھر اگر وہ برگشتہ ہو جائین
توحید سے **فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ** تو کہہ کہ آگاہ کر دیا مین نے تمہین **عَلٰى سَوَآءٍ** برابری پر یعنی جو کچھ مین نے اعلام کر دیا اوسمین مین اور تم برابر ہو
موضح مین لکھا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ جو کچھ مجھ پر وحی آئی وہ مین نے صاف تمہین پڑھ سنائی اور مسلمان و کافر اسکے جاننے مین برابر ہوئے
وَاِنْ اَدْرِيْۤ اور مین نہین جانتا کہ **اَقَرِيْبٌ** آیا نزدیک ہی **اَمْ بَعِيْدٌ** یا دور ہی **مَّا تُوْعَدُوْنَ** ۝ وہ چیز جو تم وعدہ
دیے گئے ہو حشر یا مسلمانون کا غلبہ **اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ** بیشک خدا جانتا ہی **مِنَ الْقَوْلِ** کافرون کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہین
وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ اور جانتا ہی وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانون پر **وَاِنْ اَدْرِيْ** اور مین نہین جانتا
لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ شاید کہ اوس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمکو اعمال کی مکافات دیر کو ملنا آزمایش ہو **لَّكُمْ** تمہارے واسطے یعنی
استدراج کی راہ سے تاخیر مین ڈالتا ہی **وَمَتَاعٌ** اور شاید فائدہ ہو تمہارے واسطے **اِلٰى حِيْنٍ** ۝ یہانتک کہ وقت مقرر آ پہونچے **قٰلَ**
رَبِّ احْكُمْ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ای میرے رب حکم کر دے اور بکر نے قُل پڑھا ہی امر کا صیغہ یعنی کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ ای میرے رب حکم کر دے میرے اور مکہ والون کے درمیان **بِالْحَقِّ** راستی کے ساتھ **وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ** اور ہمارا رب بڑا مہربان ہی اپنے بندون پر
الْمُسْتَعَانُ مدد چاہا گیا یعنی اوس سے مدد چاہتے ہین **عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ** ۝ اوس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا
عذاب اگر حق ہی تو ہمپر کیون نہین نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتین کہتے ہو اور وہ باتین
رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہین **بیت** مراد خویش ز درگاہ بادشاہی خواہ ٭ کہ ہیچکس نشود ناامید زان درگاہ ٭

نصف ع ١٩

وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَقِيْلَ مَكِّيَّةٌ
اور وہ اٹھتر آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ حج مدینہ مین نازل ہوئی اور بقول بعض مکہ مین

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ای لوگو یہ خطاب عموماً اون سب لوگون کو ہی جو مکلف ہین حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی کہ **اتَّقُوْا رَبَّكُمْ** ڈرتے رہو اپنے
رب کے عذاب سے **اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ** بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو **شَيْءٌ عَظِيْمٌ** ۝ چیز بڑی ہول والی ہی ہلا دینے کی
نسبت قیامت کی طرف مجازاً ہی اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے اسیکا تذکرہ اور تفسیر مین
لکھا ہی کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ ای لوگو خدا کا حکم آپہونچا پس مخلوق مین بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا
بیت در طبقات زمین افگند بیم ٭ زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ٭ **يَوْمَ تَرَوْنَهَا** جسدن دیکھینگے لوگ وہ زلزلہ تو **تَذْهَلُ** غافل

ہو جائیگی اور بھولیگی کُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانے والی عَمَّا أَرْضَعَتْ اوس لڑکے کو جسے دودھ پلاتی ہی باوجودیکہ دودھ پلانے والی کو اوس بچہ پر شفقت ہوتی ہی جسے وہ دودھ پلاتی ہی وَتَضَعُ اور رکھدیگی کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گرادیگی ہر حاملہ حَمْلَهَا حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگون کو کمال دہشت کی وجہ سے اوس سُكَارَى مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز نا ہو گئی ہو وَمَا هُم بِسُكَارَى اور نہونگے وہ حقیقت مین مست سو اسواسطے کہ خوف و حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہین ہوتی اگرچہ دیکھنے مین مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت مین مست نہونگے وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ اور مگر خدا کا عذاب سخت ہی اوسکے ہول کے مارے لوگ مدہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَن يُجَادِلُ کوئی ہی کہ جھگڑتا ہی فِي اللَّهِ اسکی کتاب مین جیسے نضر بن حارث کہ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کہتا ہی یا خدا کی قدرت مین بحث کرتا ہی جیسے اُبی بن خلف کہ حشر کا منکر ہی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہی جھگڑنے مین یا اپنے سب احوال مین كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝ ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ لکھا گیا ہی اوس شیطان پر لوح محفوظ مین أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اوسے دوست رکھیگا اور اوسکی متابعت کریگا فَأَنَّهُ تو بیشک وہ شیطان يُضِلُّهُ گمراہ کردیگا اپنے تابع کو وَيَهْدِيهِ اور راہ بتادیگا اوسے إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ جلتی آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام مین لگائیگا جسکی جزا دوزخ ہو احقاف مین لکھا ہی کہ الیہ کی ضمیر مجادلہ یعنی جھگڑے کی طرف پھرتی ہی یعنی خدانے حکم کر دیا ہی کہ جو جھگڑنے والا شیطان کی پیروی کریگا وہ دوزخ مین جائیگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ ای لوگو یہ خطاب کفار سے ہی حشر کے منکرون سے فرماتا ہی کہ إِن كُنتُمْ اگر تم ہو فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک مین اوٹھنے سے خلق کے اور کہتے ہو کہ مرکر دوبارہ اوٹھنا ممکن نہین تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو فَإِنَّا کہ بیشک ہمنے خَلَقْنَاكُم پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ کو مِّن تُرَابٍ خاک سے اور تم اونکی فرع ہو ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ پھر تمکو منی سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے تھکے سے ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے اتنے ٹکڑے سے کہ تم اوسے چبا جاؤ مُّخَلَّقَةٍ پوری خلقت کہ اوسمین کچھ عیب اور نقصان نہو وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اوسکے بعضے اجزا مین نقصان ہو یا صورت بنا یا گیا او صورت نہ بنا یا گیا وسیط مین لکھا ہی کہ یہ بات اوس بچے مین ہی جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہو جاوے اوسمین سے بعض کی صورت بنی ہوتی بعض کی نہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمکو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ہمنے منتقل کیا ہی لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تا کہ بیان کرین ہم تمھاری خلقت کی ابتدا کہ مبدے سے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو چیز تغیر اور تکون کے قابل ہی وہ دوسری بار بھی اوسے قبول کرسکتی ہی وَنُقِرُّ اور قرار دیتے ہین فِي الْأَرْحَامِ رحمون مین مَا نَشَاءُ جسے چاہتے ہین ہم کہ قرار دین یعنی گر نہ جائے اور رحم مین رہے إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہی کہ وہ لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہین ہم ماؤن کے پیٹ سے بچہ کہ کمال ضعف کی وجہ سے اپنے کامون پر قیام نہ کرسکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوا پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تا کہ پہونچو أَشُدَّكُمْ قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے درمیان مین ہی وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ اور تم مین سے کوئی ہی کہ وفات پاتا ہی جوانی کے قریب پہونچکر یا اوس سے قبل وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ اور کوئی تم مین سے ہوتا ہی کہ پھیر اجاتا ہی إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی زندگی کی طرف

نصف

ع

کہ وہ خرف ہوجانے کی عمر ہی لِكَيْلَا يَعْلَمَ تاکہ نہ جانے مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْئًا کچھ یعنی پھر بچپنے کی حالت کی طرف
پھرے اور جو کچھ جانتا ہو بھول جائے اور جو انتہا سے بہت قریب ہی اوسکا ابتدا کی طرف پھرنا اسطرف اشارہ ہی کہ قدرت کاملہ پھیرنے مین عاجز
نہین جیسے پیدا کرنے مین عاجز نہ تھی پھر دوسری بار قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑنے کے واسطے فرماتا ہی کہ وَتَرَى الْأَرْضَ اور
دیکھتا ہی تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً خشک و بے رونق جیسے مردہ فَإِذَا أَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہین ہم ابر سے
عَلَيْهَا الْمَاءَ اوسپر مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہی وہ زمین گھاس کے سبب سے وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہی
وَأَنْبَتَتْ اور اُگاتی ہی مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم سے اوگنے والی چیزین بَهِيجٍ ترو تازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو
قادر مری ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہی وہ اس بات پر بھی قادر ہی کہ مُردون کے اجزا جمع کرکے اوسی حال پر لے آئے جس حال پر
وہ تھے نظم آنکہ بے دانہ نہال افراخت بود دانہ را ہم شجر تواند ساخت کرد نابود را بقدرت بود چہ عجب گر دہد بہ بود وجود ذٰلِكَ
یہ جو بیان کیا گیا مختلف طورون مین آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالون مین اوسکا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا زندہ ہونا
بِأَنَّ اللَّهَ اس سبب سے ہی کہ خدا هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور صفات کمال کا مستحق ہی وَأَنَّهُ اور اس جہت سے ہی کہ وہ
يُحْيِ الْمَوْتَىٰ زندہ کرتا ہی مُردون کو ورنہ سوئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو ترو تازہ نہ کرتا وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اسواسطے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ مین سے ہی اوسکی نسبت سب مقدور چیزون کی
برابر ہی تو جب بعضے مردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مُردون کو زندہ کرنے پر قادر ہی وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ اور یہ دلیلین لانا اسواسطے ہی تاکہ لوگ جان لین کہ قیامت آنے والی ہی لَا رَيْبَ کچھ شبہہ نہین ہی فِيهَا اوسکے آنے مین
وَأَنَّ اللَّهَ اور جان لین یہ بات بھی کہ بیشک خدا يَبْعَثُ اوٹھائیگا مَنْ فِي الْقُبُورِ اون لوگون کو جو قبرون مین ہین اپنے
وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اوٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُجَادِلُ کوئی ہی
تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہی فِي اللَّهِ خدا کے کلام مین یا اوسکی قدرت مین یہ مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی یہ مضمون اسکے قبل بھی الفاظ سے
مذکور ہوچکا ہی یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اونسے کافرون کے رئیس مراد ہین جیسے نضر اور ابی اور اوسکے مثل اور یہان جو جھگڑنے والونکا
ذکر ہی انسے اونکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہین کہ انمین سے بھی ہر ایک جھگڑا اوٹھاتا تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی اوسے علم نہین اور وہ جھگڑتا ہی
وَلَا هُدًى اور بے کسی دلیل کے جو اوسے مقصد کی راہ دکھائے وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ اور بے کتاب روشن کے کہ اوس سے صواب اور
خطا مین تمیز کیجائے یعنی جھگڑتا ہی اور یہ نہین کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے درپے محض تقلید کی وجہ سے ہی
ثَانِيَ عِطْفِهِ اوس حال مین کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہی اور یہ تکبر سے کنایہ ہی اسواسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہی تو یہ مقلد متحیر جھگڑتا ہی
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهُ فِي الدُّنْيَا اوسکے واسطے ہی
دنیا مین خِزْيٌ رسوائی قتل کے سبب سے جیسے بدر مین ہوئی وَنُذِيقُهُ اور چکھائینگے ہم اوسے يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن عَذَابَ الْحَرِيقِ عذاب جلنے والی آگ کا اور مین کہونگا کہ ذَٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب بِمَا قَدَّمَتْ

یداك اوس چیز کے سبب سے ہی جو پہلے سے بھیجی ہی تیرے ہاتھون نے یعنی وہ جو تو نے کمائی کی ہی کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰهَ اور اس سبب سے ہی کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ نہین ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ اپنے بندون پر ظلام صیغہ مبالغہ ہی یہ صیغہ لانا بندون کی کثرت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ اعرابیون کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوا پھر اونمین سے جس کسیکو بیماری نہوئی اور اوسکی عورت بیٹا جنی اور اوسکی گھوڑی کے بچھیرا پیدا ہوا اور اوسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اوسنے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہی جب سے ہم نے قبول کیا تو اوسکی برکت سے بہت سی بھلائیان پیش آئین اوسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اسکے برعکس امور پیش آئے تو دین سے برگشتہ ہوکر کہا کہ اسلام تو ہمکو سازوار نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ کوئی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کو عَلٰى حَرْفٍ انحراف اور اضطراب پر یا بر طرف یعنی کنارہ پر کھڑا ہوکر اپنے کام مین بے جمے ہوئے اور بعضے نے اسکی تفسیر یون کی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کی نعمت اور راحت مین سوا عسرت اور کلفت کے فَاِنْ اَصَابَهٗ پھر اگر پہونچے اوسے خَيْرُ بھلائی جیسے صحت و مالداری تو اِطْمَاَنَّ بِهٖ آرام لیتا ہی دین سے اور اوس بھلائی کے سبب سے دین پر ثابت ہوجاتا ہی وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اور اگر پہونچے اوسے آزمایش جیسے بیماری اور فقیری تو اِنْقَلَبَ پھر جاتا ہی عَلٰى وَجْهِهٖ اپنے منھ پر یعنی جس طرف سے آیا تھا پھر اوسی طرف پھر جاتا ہی مراد یہ ہی کہ مرتد ہوجاتا ہی اور دین اسلام سے ہاتھ اوٹھاتا ہی ایک قول ہی کہ ایک یہودی ایمان لایا اور اندھا ہوگیا اور بہت سی بلائین اوسے پیش آئین اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ مین نے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہا کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہین چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہوگیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھرا خَسِرَ الدُّنْيَا اوسنے نقصان کیا دنیا مین کہ مراد کو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَةَ اور نقصان رکھتا ہی آخرت مین اسواسطے کہ اوسکے اعمال نیست و نابود ہوگئے ذٰلِكَ وہ دو جہان کا نقصان هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ وہ تو ہی کھلا ہوا زیان اسواسطے کہ سب عقلمندون پر ظاہر ہی کہ اوس سے بڑھکر کوئی نقصان نہین نظم نہ مال نہ اعمال نہ دنیا و نہ دین نہ لامعہ صدق نہ انوار یقین ٭ در ہر دو جہان منفعل و خوار و حزین ٭ البتہ زیانے نبود بدتر ازین ٭ يَدْعُوْا پکارتا ہی اور پوجتا ہی مرتد یا مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَضُرُّهٗ اوس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہی اوسے اگر نہ پوجے وہ اوس چیز کو وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ اور نہ نفع دیتی ہی اوسے اگر وہ اوس چیز کی پرستش کرتا ہی ذٰلِكَ یہ پرستش هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ وہی تو گمراہی ہی دور مقصد سے يَدْعُوْا پوجتا ہی لَمَنْ ضَرُّهٗ اوسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا مین قتل آخرت مین عذاب ہی اَقْرَبُ بہت نزدیک ہی مِنْ نَّفْعِهٖ اوسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہی اور درگاہ الٰہی مین توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰى البتہ یار برا ہی بت وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی اونھین جنھون نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین اور باغ کی نہایت تر و تازگی بہنے پانی ہی سے ہی اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہی مَا يُرِيْدُ ۝ جو چاہتا ہی بدلا موحد و مشرک کے ساتھ لکھا ہی کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام

ع ۱۰

قبول کرنے مین کچھ توقف کیا اور بولے کہ شاید محمدؐ کی مہم پیش نہ جائے تو جو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہی منقطع ہو جائیگی اور اونکی مدد پھر ہمین نہ پہونچیگی حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ جو کوئی ہے کہ گمان کرے اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ یہ کہ ہرگز مدد نہ دیگا اللہ اپنے پیغمبر کو فِی الدُّنْيَا دنیا مین کلمہ بلند کرکے اور دلیل ظاہر فرماکر اور دشمنون پر غلبہ دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین درجے کی بلندی اور شفاعت اور قرب اور بزرگی کے ساتھ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اوسے چاہیے کہ لٹکائے ایک رسی اِلَى السَّمَآءِ گھر کی چھت کی طرف یعنی چھت مین رسی لٹکا کر اپنے مین باندھے ثُمَّ لْيَقْطَعْ پھر کاٹ دے وہ رسی تاکہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے یا گردن مین رسی باندھکر پھانسی دے لے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان دنیا مین رسی لٹکائے اور اوسے پکڑتا ہوا آسمان پر چڑھ جائے اور پیغمبر کی مدد دفع کرنے مین کمال درجہ کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ پھر دیکھے نظر تامل سے کہ باوجود ان کلفتون کے هَلْ يُذْهِبَنَّ کیا لیجاتا ہی كَيْدُهٗ کام اوسکا جو حیلہ سے ملا ہوا ہے مَا يَغِيْظُ ۝ اوس امر کو جو اوسے غصہ مین لاتا ہی پیغمبر کا کام اور یہ گمان کہ شاید وہ فتحمند ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے قرآن کو اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ آیتین کھلی ہوئی حکمتون اور خبرون مین تاکہ تم پر ظاہر ہو جائے وَّاَنَّ اللّٰهَ اور اسواسطے کہ اللہ يَهْدِيْ ہدایت کرے اون آیتون کے سبب سے یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ يُّرِيْدُ ۝ جسے چاہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو ایمان لائے وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصٰرٰى اور نصارا وَالْمَجُوْسَ اور مجوس وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَيْنَهُمْ اونکے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ قیامت کے دن حکم محکم اور قضا مبرم کے ساتھ تاکہ جو کوئی حق پر ہے وہ اوس سے متمیز ہو جائے جو باطل پر ہی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ ہر چیز پر گواہ ہے اور سب کے حال سے آگاہ ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے ہو تم یعنی نہین جانتے ہو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ خدا يَسْجُدُ لَهٗ اوسکو سجدہ کرتا ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانون مین فرشتے اطاعت کا سجدہ اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمین مین مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ وَالشَّمْسُ اور آفتاب طلوع اور غروب ہوکر وَالْقَمَرُ اور ماہتاب بڑھکر گھٹکر وَالنُّجُوْمُ اور تارے آنے جانے سے وَالْجِبَالُ اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانون کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت سایہ کے ساتھ وَالدَّوَاۗبُّ اور چارپائے عجیب عجیب ترکیبون کے ساتھ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ اور بہتیرے لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین اوسے طاعت کا وَكَثِيْرٌ اور بہتیرے اونمین سے جنھون نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ حکم ہوا ہی اونپر عذاب کا احقاف مین لکھا ہی کہ حقیقت مین ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہین ہی اسواسطے کہ اگر کوئی کسیکے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگادے تو اوسے سجدہ نہین گنتے بلکہ سجدہ دل فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کی دلیل ہی اور عالم مین جتنے ذرے ہین سب خدا کے سامنے عاجز اور فروتن ہین اسلیے اونکا حال دلالت کرتا ہی اور یہ دلالت بہت صادق ہی دلالت مقال سے بلیت فرد نگر تا بینی از عین شہود جملہ ذرات جہان را در سجود سب عالمون کا اس بات پر اتفاق ہی کہ قرآنی سجدون مین سے یہ چھٹا سجدہ ہی فتوحات مین لکھا ہے شاہد

اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہی اور فرمایا ہی کہ آدمیون کے سوا اور کسیکو حق تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ بعضے اونمین سے سجدہ کرتے ہین تو بندہ کو
چاہیے کہ سجدہ کرنے مین جلدی کرے تا کہ اون بہتون مین سے ہو جائے جنکو حق تعالی نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہین اور نزدیکی ڈھونڈھنے
والے ہین اور دوسری قسم کے بہتون مین سے نہو جو عذاب کے مستحق ہین **وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ** اور جسکسیکو ذلیل کرے اللہ
شقاوت کے سبب سے یا گمراہ کرنے کی وجہ سے یا بے نصیبی کے باعث یا دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے **فَمَا لَهٗ** تو نہین اوسکے
واسطے **مِنْ مُّكْرِمٍ** کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دیکر یا ہدایت کرکے یا توفیق دیکر یا جنت مین
پہونچاکے **اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ** ۝ بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہی کہ اہل کتاب حضرات اصحاب
رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہی ہم تمسے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہین مسلمان جواب دیتے کہ
ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہین اور تمھارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہین تمھاری کتاب کا بھی اور تم باوصف اسکے
کہ ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے اونکا ایمان نہین لاتے تو ہم ہی حق پر ہین تم نہین ہو تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ یہ دو گروہ دشمن آپس مین **اخْتَصَمُوْا** اوٹھے اور جھگڑے **فِيْ رَبِّهِمْ** اپنے رب کے دین مین ابوذر غفاری رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ یہ آیت چھ آدمیون کی شان مین ہی جنھون نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافرون کی
طرف سے عتبہ شیبہ ولید اور تین جنھون نے پیشقدمی کی مومنون کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور امیر المومنین حضرت علی اور
حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگون نے
جنگ بدر کے دن کافرون پر جرات کی وسیط مین لکھا ہی کہ پانچون فرقہ مذکور یعنی یہود ستارہ پرست نصاریٰ مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانون کا
دشمن ہی اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ اون پانچون گروہ کے دشمن اور یہ دونون گروہ برابر خدا کی ذات اور صفات مین آپس مین جھگڑتے
رہتے ہین **فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا** تو جو لوگ کافر ہین **قُطِّعَتْ لَهُمْ** کاٹینگے اونکے واسطے اونکے قد کی مقدار **ثِيَابٌ**
مِّنْ نَّارٍ کپڑے آگ سے کہ اونکے بدن کو اسطرح گھیر لین جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہی **يُصَبُّ** ڈالا جائیگا **مِنْ فَوْقِ**
رُءُوْسِهِمُ اونکے سرون پر سے یعنی اونکے سرون پر ڈالینگے **الْحَمِيْمُ** ۝ گرم پانی کہ خوب کھولتا ہو باعث **يُصْهَرُ بِهٖ** گلایا جائیگا
اوسکے سبب سے **مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ** جو کچھ اونکے پیٹون مین ہو انتڑیون وغیرہ **وَالْجُلُوْدُ** ۝ اور گلائی جائینگی اونکی کھالین یعنی اوس
گرمی کا اثر اونکے باطن مین بھی پہونچیگا اور ظاہر مین بھی **وَلَهُمْ** اور اون لوگون کے واسطے جنپر عذاب کیا جائیگا **مَّقَامِعُ** گرز
ہونگے **مِنْ حَدِيْدٍ** ۝ لوہے کے **كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا** جب کافر چاہینگے **اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا** یہ کہ نکلجائین آگ سے **مِنْ**
غَمٍّ اوس غم کے مارے جسنے اونھین گھیر لیا ہوگا تو **اُعِيْدُوْا** پھیرے جائینگے اون گرزون کے سبب سے **فِيْهَا** دوزخ مین یعنی
جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اونکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر پھر ہانکا کر پھینکینگے **وَذُوْقُوْا** اور چکھو
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ عذاب جلانے والی آگ کا **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک حق تعالی **يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** داخل
کریگا اون لوگون کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور کیے اونھون نے نیک کام **جَنّٰتٍ**

سجدہ ۶ فرض

ع ۱۲

تَجۡرِيۡ جنتون مین کہ جاری ہین مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ اونکے مکانون کے نیچے سے نہرین يُحَلَّوۡنَ آراستہ کرینگے اور زیور پہنائینگے اونھین فِيۡهَا بہشت مین مِنۡ اَسَاوِرَ کنگن مِنۡ ذَهَبٍ سونے کے وَّلُـؤۡلُـؤًا اور آراستہ کرینگے اونھین موتی سے وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا اور پوشاک اونکی جنت مین حَرِيۡرٌ ۝ خالص ریشمی ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دنیا مین ریشمی لباس پہنتا ہی وہ آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اس سے امت کے مرد مراد ہین اسواسطے کہ اونھین ریشمی لباس پہننا حرام ہی وَهُدُوۡۤا اور ہدایت کیے گئے مومن اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ پاکیزہ کی طرف بات مین سے یعنی اچھی باتون کی طرف اور آخرت مین بھی اونھین یہ ہدایت کرینگے اور یہ بات اسطرحپر ہی کہ جب اونکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہینگے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ هَدٰنَا لِهٰذَا ف۱ اور جب بہشت مین داخل ہونگے تو بولا اوٹھینگے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ف۲ اور جب مکانون مین پھرینگے تو کہینگے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ ف۳ یا جنت مین پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو فحش جھوٹ کچھ نہ کہینگے نہ سنینگے اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِيۡمًا اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ دنیا مین اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہی کہ کلمہ شہادت کہا ہی یا قرآن پڑھا ہی یا استغفار کیا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہی یا مسلمانون کو نصیحت اور بعضون نے کہا ہی کہ مریدون کو تعلیم کرنا یا مومنونکی دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو خالص دل سے صادر ہو اور خدا کی رضا کے ساتھ ملی ہو کشف الاسرار مین کہا ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو دعوے سے پاک اور تکبر سے دور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ مین نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہین دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر مین نے نہ پائی **نظم** امین آباد ست این راہ نیاز ✤ ترک نازش گیر و با این رہ بساز ✤ رو بترک دعوی و دعوت بگو ✤ راہ حق از کبر و از نخوت مجو ✤ وَهُدُوۡۤا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے اِلٰى صِرَاطِ الۡحَمِيۡدِ ۝ خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہی کہ وہ راہ دین اسلام ہی اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَيَصُدُّوۡنَ اور باز رکھتے ہین عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگون کو منع کرتے ہین وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اور مسجد حرام کے طواف سے بہت مشہور قول کے موافق اس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون نے خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے طواف سے اوس دن روکا تھا الَّذِيۡ جَعَلۡنٰهُ وہ مسجد کہ کردیا ہمنے اوسے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے اور یہ نہین کہ کسیکے واسطے خاص کردیا ہو کسیکے واسطے نہین سَوَآءَ ۨ یکسان ہین الۡعَاكِفُ فِيۡهِ رہنے والے اوسمین وَالۡبَادِ اور آنے والے یعنی مسافر اور اوس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانہ خدا کی تعظیم بجالانے مین برابر ہین یا قبلہ مین برابر ہین یا وہان داخل ہوکر امین ہوجاتے ہین اور اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہی اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہی اور حضرت امام اعظم اور امام احمد حنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد ہی اور مکہ معظمہ کے گھرون اور اونمین اوترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکسان ہین یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہان کے مقیم لوگ جس گھر مین چاہین اوتر پڑین مگر اون گھرون مین رہنے والون کو نکال دین امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے حج کے موسم مین منادی فرمائی کہ مکہ معظمہ مین گھرون کے دروازے

ف۱ یعنی شکر اوس اللہ کا جسنے ہدایت کیا ہمین ۱۲
ف۲ سب تعریف اوس اللہ کو ہے جسنے دور کیا ہمسے غم ۱۲
ف۳ شکر اوس اللہ کو ہے جسنے سچا پایا ہمنے اوسکا وعدہ ۱۲

لوگ نہ بند کرین تاکہ آنے والے جہان چاہین اوترین وَمَنۡ يُّرِدۡ فِيۡهِ اور جو کوئی چاہے حرم مین بِاِلۡحَادٍ حق سے پھرنا یعنی حرم مین جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلۡمٍ ظلم کے ساتھ تو نُّذِقۡهُ چکھائینگے ہم مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝ دُکھ دینے والے عذاب مین سے اور ایک قول کے موافق حرم مین الحاد حرام کو حلال کیا چاہنے کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ البتہ جس چیز کی ممانعت ہی حرم مین اوسے حلال کیا چاہنا الحاد ہی حتی کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر مین کہا ہی کہ گرانی مین بیچنے کی امید پر غلہ جمع کرنا الحاد ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہو جاتا ہی اور جو کوئی حرم کے باہر گناہ کا قصد کرے اور اوسکا مرتکب بھی ہو جائے تو اوسکے نام گناہ لکھتے ہین اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہین لکھتے مگر حرم مین اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور اوسکا مرتکب نہو تو بھی اوسکے نام گناہ لکھ لیتے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ اگر کسی نے عدن مین یہ ارادہ کیا کہ مکہ معظمہ مین کسیکو قتل کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھیگا امام علم الہدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ مکہ معظمہ چونکہ نیکیان زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہی اسواسطے کہ اوسمین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اوسکے سوا اور کہین دو لاکھ نمازین پڑھنے کے ثواب سے برابر ہی تو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہ گناہ کرنے سے بہت بڑھکر ہی اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا جو اول آیت مین فرمایا اوسکی خبر محذوف ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا نقصان پانے والے ہوئے وَاِذۡ بَوَّاۡنَا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معین اور ظاہر کر دیا ہمنے لِاِبۡرٰهِيۡمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الۡبَيۡتِ جگہ خانۂ کعبہ کی جب وہ بنانے لگے اسطرح پر کہ ہمنے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اوسنے اوس مقدار زمین پر سایہ کر لیا جہان کعبہ بننے کو تھا یا ہمنے ہوا چلائی اوسنے اوسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا دیا اور ہمنے اوسکی طرف وحی بھیجی اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ یہ کہ شرک نہ کر اور شریک ٹھہرا بِىۡ شَيۡـــًٔا میرے ساتھ کسی چیز کو اسواسطے کہ مین شریک سے پاک اور منزہ ہون وَّطَهِّرۡ بَيۡتِىَ اور پاک کر میرے گھر کو بتون اور ناشایستہ چیزون سے لِلطَّآئِفِيۡنَ طواف کرنے والون کے واسطے جو اور شہرون سے آکر اوسکے گرد طواف کرین وَالۡقَآئِمِيۡنَ اور کھڑے ہونے والون کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والون کے واسطے اور بعضون نے قَآئِمِيۡنَ کی تفسیر یہ کی ہی کہ نماز پر کھڑے ہونے والون کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ۝ اور رکوع اور سجدے کرنے والون کے لیے یعنی خانۂ کعبہ کو گندگی اور پلیدی سے پاک کر تا کہ لوگ اوسکا طواف کرین اور اوسمین نماز پڑھین یہ قول تو اہل علم کی زبان ہی مگر ارباب اشارہ کی زبانی یون آتا ہی کہ تمھارا دل جو میری کبریائی کا دار السلطنت ہی اوسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اوسمین راہ ندو اسواسطے کہ ہماری محبت کی شراب کا پیمانہ ہی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت اوسپر پڑے حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری گنجایش رکھتا ہی یعنی تیرے جلال و عظمت کے لائق ہی ارشاد ہوا کہ مومن بندہ کا دل داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اوسے کیونکر صاف کرون حکم ہوا کہ عشق کی آگ اوسمین لگا دے تا کہ جو کچھ میرے سوا ہی سب کو جلا دے بیت عشق آن آتش کہ اندر دل فروزد ۞ بجز حق ہر چہ پیش آید بسوزد جیسا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خانۂ کعبہ بنا کر تیار کیا تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگون کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہان تک پہونچیگی

حکم پہونچا کہ تیرا کام آواز دینا ہی اور ہمارا کام آواز پہونچانا ہی تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا کہ ای مومنو خدا نے اپنے گھر کا حج تمپر فرض کر دیا اور تمکو اوسکی طرف بلاتا ہی اوسکا حکم قبول کرو حق تعالی نے اونکی آواز تمام ذرون اور ذریتون کو پہونچائی اور سب کو اونکی پکار کی آواز سنادی جو اللہ کے علم مین حج کرنے والا تھا اوسنے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ جواب مین کہا اور ابراہیم علیہ السلام ندا کرنے کا قصہ یہ ہی جو حق تعالی نے فرمایا کہ وَأَذِّنْ اور ندا دے ای ابراہیم فِي النَّاسِ لوگون مین اور اونھین پکار بِالْحَجِّ خانہ خدا کے حج کی طرف اور عین المعانی مین کہا ہی کہ یہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو حج فرض ہونے کی خبر دو يَأْتُوكَ تاکہ آئین تمہارے پاس رِجَالًا پیدل وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ اور سوار ہر ایک اونٹ دبلے اور کمزور پر کہ يَأْتِينَ آتے ہین وہ اونٹ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ہر راہ دور سے یعنی تم پکارو کہ سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے لِيَشْهَدُوا تاکہ حاضر ہون مَنَافِعَ لَهُمْ منفعتون کے پاس جو اونکے واسطے ہی یعنی وہی دینی و دنیوی منفعتون کو پہونچین وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ اور یاد کرین اللہ کے نام کو یعنی لبیک کہین فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ جانے ہوئے دنون مین کہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہین اور فقہا کا یہ قول ہی کہ نحر اور تشریق کے دنون مین خدا کا نام لین عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم ذبح پر اوس چیز کے جو روزی دی اونھین مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی اونٹ گاے بکرا اس سے قربانی مراد ہی کہ خدا کے نام پر ذبح کرین کافر بتون کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالی نے مسلمانون کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو فَكُلُوا مِنْهَا پھر کھاؤ اوسکا گوشت یہ امر اباحت ہی تطوع کی قربانی مین اور یہ ہواہی اسواسطے کہ اگر کسی کفارہ مین قربانی ہو یا کسی جبر نقصان ہین تو صاحب قربانی کو اوسکا گوشت کھانا جائز نہین وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ اور کھلاؤ اوس قربانی مین سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا پھر تاکہ ادا کرین یہ ذکر وایر عطف ہی یعنی حج کو آئین تاکہ خدا کو یاد کرین اور ادا کرین تَفَثَهُمْ اپنی حاجتین یا مناسک حج بجا لائین یا زائل کرین اپنے میل موچھین کترا کر ناخن کٹوا کے بغلون وغیرہ کے بال لیکر وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور تاکہ وفا کرین اپنی نذرین جو نیک ہین وَلْيَطَّوَّفُوا اور تاکہ طواف کرین زیارت کا کہ رکن ہی یا طواف وداع بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ گھر کا جو آزاد ہی لوگون کی ملک ہونے سے یا ظالمون کے تسلط سے یا قدیم گھر اسواسطے کہ پہلا عبادتخانہ وہی ہی اس سے خانہ کعبہ مراد ہی ذَٰلِكَ یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج مین سے دین خدا ہی وَمَن يُعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے حُرُمَاتِ اللَّهِ احکام الٰہی کی کہ اوسکی ہتک حرمت روا نہین ہی فَهُوَ تو وہ تعظیم کرنا خَيْرٌ لَّهُ بہتر ہی اوسکے واسطے عِندَ رَبِّهِ اوسکے رب کے پاس ثواب کی راہ سے وَأُحِلَّتْ اور حلال کیے گئے لَكُمُ الْأَنْعَامُ تمہارے واسطے چارپائے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر وہ کہ پڑھی گئی ہی تمپر حرمت اوسکی کہ وہ مردار ہی اور سور کا گوشت اور اسکے سوا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ تو الگ ہونا پاکی سے مِنَ الْأَوْثَانِ بتون سے کہ وہ عین ناپاکی ہی وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ اور الگ ہو جھوٹ بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہی یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اوس بات سے جو زبان پر آئے دل مین نہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ اوس حال مین خلوص رکھنے والے ہو خدا کے ساتھ اور اوسکے دین کی طرف مائل ہو کہ وہ دین اسلام ہی غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ

نہ شرک کرنے والے اوسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہی کہ گر پڑا
مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہوگیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے بھاگتے ہین اوسے پرندے مردار خوار زمین پر سے
اور اوسکے اجزا متفرق کیے دیتے ہین اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا گرادے اوسے ہوا او نیچے پر سے فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○
ایسی جگہ جو دور ہو فریادرس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ مین سے ہین یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی پر سے کفر کی پستی پر
گرے نفس کی خواہشین اوسے پریشان اور پامال کرتی ہین یا وسوسہ شیطانی کی ہوائین اوسے گمراہی کے جنگل مین ڈالدیتی ہین
خلاصہ کلام مشرکون کی ہلاکت ہی ذٰلِكَ یہی کام ہی جو حکم فرمایا بتون سے الگ رہنے اور جھوٹ بات سے بچنے کا وَمَنْ
يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانون کی کہ حج کے مناسک ہین یا ہدیے اور ہدیون کی تعظیم یہی کہ فربہ بے عیب
بیش قیمت ہون فَاِنَّهَا پھر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ اوسکی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ دلون کی پرہیزگاری ہے یعنی
اون لوگون کا کام ہی جنکے دل پرہیزگار ہین اور جو باتین عذاب الٰہی کا سبب ہین اونسے ڈرنا دلون کی پرہیزگاری ہی لَكُمْ فِيْهَا
تمھارے واسطے چارپایون مین مَنَافِعُ فائدے ہین دودھ اون بال سواری بوجھ لادنا اور خرچ راہ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام
رکھے ہوئے تک وہ قربانی کا وقت ہی ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اوسکے ذبح کی جگہ یا اوسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہی اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ○ ایسے گھر تک جو آزاد ہی طوفان مین غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہی وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دین اہل دین سے
جو تمسے قبل تھے جَعَلْنَا مَنْسَكًا ہمنے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تاکہ یاد کرین خدا کا نام عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ اوس چیز کے ذبح پر جو دیا اونھین مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی ہر گروہ کے واسطے ہمنے
یہ بات مقرر کردی تھی کہ ہمارے نام پر قربانی کیا کرین فَاِلٰهُكُمْ تو تمھارا خدا اور اونکا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہی فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا
تو اوسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنے والونکو
اوس عالم مین بزرگی اور عظمت کی یاد کرنے والون کو رحمت بے غایت کی اور سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ مشتاقون کو دیدار
الٰہی کی خوشخبری دو اسواسطے کہ کوئی خوشخبری اس سے بڑھکر نہین پھر عاجزون کی صفت مین فرماتا ہی کہ وہ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاتا ہی خدا اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتے ہین اونکے دل جلال ربانی کی ہیبت وا دیا جاوے نے
کی عظمت سے چاہتے ہین کہ شمع جمال کے شعلہ مین اپنے کو پروانہ کی طرح جلادین اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے
سوا اور کی طرف سے بندکرلین بیت دیدہ از غیر تماشاے تو بر دوختہ باد ٭ در آتش عشق تو جان و دل ما سوختہ باد ٭ تو مطلب
بر آنے کی خوشخبری اونھین دو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والون کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اوسپر جو اونھین پہونچی اور
پہونچتی ہی تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے والون کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والون کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین جو کہ روزی دی ہی ہمنے اونھین يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین نیک وجھون مین
اور صرف کرتے ہین اچھے مصرفون مین وَالْبُدْنَ اور اونٹ گائین جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہین جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

کردیا ہمنے اونھین یعنی اونکے ذبح کو تمھارے واسطے مِّن شَعَائِرِ اللّٰهِ دین آلہی کے نشانون مین سے لَكُمْ تمھارے واسطے فِيهَا اونمین
خَيْرٌ ق بہت سی بھلائی ہی دینی و دنیوی منفعتون مین سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تو یاد کرو اوسکا نام عَلَيْهَا اونکے ذبح پر صَوَافَّ ج
اوس حال مین کہ وہ کھڑے ہون اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سنت ہی اور بعضے نحر کے وقت اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللّٰهم منك و اليك کہتے ہین فَإِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑین زمین پر جُنُوبُهَا پسلیان اون ذبح کیے ہوئے جانورونکی
اور اونکی روح نکل جائے فَكُلُوا مِنْهَا تو کھاؤ اونکے گوشت مین سے اور یہ کھانا سنت ہی وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ
فقیر قناعت والے کو جو سوال نہین کرتا وَالْمُعْتَرَّ ط اور سائل خواہش کرنے والے کو زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد
ہین اور معتر سے آفاقی فقیر كَذَٰلِكَ جسطرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ مسخر کرلیا ہمنے اونھین
تمھارے واسطے باوصف اسکے کہ اونکی قوت زیادہ جثہ بڑا ہی اور تم اونھین پکڑتے کھولتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○
شاید تم شکر کرو خدا کا اوسکی نعمتون پر لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ قربانیون کا خون کعبہ شریف کی دیوارون پر ملتے تھے اور اسے
تقرب کا سبب جانتے تھے ابتداے اسلام مین اوسی اگلے قاعدہ کے موافق کعبہ معظم کی دیوار محترم کو خون آلود کرنے کا ارادہ کیا
حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کرکے فرمایا کہ لَن يَنَالَ اللّٰهَ نہین پہونچتے ہین خدا کو لُحُومُهَا گوشت قربانی کے جو تم
صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَاؤُهَا اور نہ اونکے خون جو قربانی کے وقت گراتے ہو وَلَٰكِن يَنَالُهُ اور مگر پہونچتی ہی محل قبولیت پر
اوسکی جناب مین التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ط وہ چیز جسکے ساتھ ملی ہی پرہیزگاری تمسے کہ وہ حکم آلہی کی تعظیم ہی اور اچھی طرح پر قربانی
کرکے اوسکا قرب حاصل کرنا ہی كَذَٰلِكَ جسطرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کردیے تمھارے واسطے چارپایے
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھ یاد کرو خدا کو عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ط اوس چیز پر کہ ہدایت کیا
اوسنے تمکو قربانی کے جانورون کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ○ اور خوشخبری دے نیک کام
کرنے والون کو جنت کی یا قبول طاعت کی إِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہی مشرکون کے فتنے کو عَنِ الَّذِينَ
آمَنُوا ط اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی اونھین دشمنون پر فتح دیتا ہی إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست
نہین رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ○ ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت مین خیانت کرتا ہی خدا کی نعمت پر ناشکرا
کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا کرتا ہی اور مشرک لوگ بتون کے نام پر قربان کرتے ہین اگلی آیت کا
شان نزول یون لکھا ہی کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو ایذا دینے مین کوشش کرتے تھے اور اصحاب مین ہر گھڑی ایک
نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور مین آتا اور کفار کی شکایت زبان پر لاتا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
کہ صبر کرو اونکے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہین جب ہجرت کرکے آپ مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو قتال کا حکم آگیا اور اس
باب مین پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہی کہ أُذِنَ اجازت دیا گیا قتال کرنا لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ اون لوگون کو قتال کرتے ہین
کافر اونکے ساتھ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ط اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنون کی جفائین بہت سہ چکے ہین یعنی کرنے قتال مومن کی

ع ۵

سے کو زیر پڑھا ہے یعنی جو لوگ کافروں کے ساتھ قتال کیا چاہیں اونھیں ہم نے اجازت دی کہ قتال کریں وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک
اللہ تعالیٰ عَلٰی نَصۡرِهِمۡ مظلوموں کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہیں لَقَدِیۡرُ ۝ البتہ قادر ہے اَلَّذِیۡنَ
اُخۡرِجُوۡا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہیں مِنۡ دِیَارِهِمۡ اپنے گھروں سے جو مکہ میں تھے بِغَیۡرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت میں نکالدینے کے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا اور انکے نکالدیے جانے کا سبب نہ تھا اِلَّآ
اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰهُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگوں کو بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ انکے بعض کو بعض سے یعنی کافروں پر مومنوں کو غالب
کرکے تو لَّهُدِّمَتۡ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والوں پر کافروں کے غالب ہو جانے کے سبب سے صَوَامِعُ صومعے
راہبوں کے یعنی خلوتخانے درویشوں کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدیں
مسلمانوں کی کہ برابر یُذۡکَرُ فِیۡهَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدوں میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اون سب جگہوں میں اسۡمُ اللّٰهِ کَثِیۡرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنۡ یَّنۡصُرُهٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنوں کی مدد پر عَزِیۡزٌ ۝ غالب ہے سب لوگوں پر اور سب چیزوں پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس
آیت میں حق تعالیٰ نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہوں کا ملک
اونھیں عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگوں کی صفت میں فرماتا ہے جنھیں قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِیۡنَ وہ لوگ کہ سلامت رکھے اللہ انکو اِنۡ مَّکَّنّٰهُمۡ
اگر جگہ دیں ہم اونھیں فِی الۡاَرۡضِ زمین میں اور قدرت اور اختیار پائیں تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھیں نماز کو تعظیم کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ اور دیں زکوٰۃ مال کی میرے بندوں کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ اور حکم کریں اسلام کی
ساتھ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ اور باز رکھیں برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہیں وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہے
عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ۝ نہایت کاموں کی یعنی سب کاموں کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے رباعی این دولت و مال و جاہ و میخواہد
وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواہد ❊ از حق ہمہ کس جان نکو میخواہد ❊ آنست سرانجام کہ او میخواہد ❊ وَاِنۡ یُّکَذِّبُوۡكَ اور اگر
تکذیب کریں تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمہارے ہی ساتھ خاص
نہیں ہے اور اگر تمکو یہ مشرک جھٹلاتے ہیں فَقَدۡ کَذَّبَتۡ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبۡلَهُمۡ پہلے انکے یعنی سرداران مکہ کے قبل قَوۡمُ
نُوۡحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوۡدُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوۡمُ اِبۡرٰهِیۡمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوۡمُ لُوۡطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصۡحٰبُ مَدۡیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَکُذِّبَ مُوۡسٰی اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی قبطیوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہیں فَاَمۡلَیۡتُ پھر مہلت دی میں نے لِلۡکٰفِرِیۡنَ کافروں کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری
پہونچے ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ تو لے لیا میں نے اونھیں طوفان آندھی کڑک پتھروں کے لشکر دھسنے پتھر برسنے ڈوبنے کے عذاب

تنبیہ

عذاب مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيْرِ ۝ ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پھر کتنے ہی دیہ اور شہرون ہین کہ اَهْلَكْنٰهَا ہلاک کردیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کرکے وَهِيَ حال یہ ہی کہ وہ دیہ ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی وہان کے رہنے والے مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ دیہ خَاوِيَةٌ گر پڑے ہین عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گر پڑین وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوئے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک ہوگئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکر نعمت حاصل کرے وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کیے ہوئے کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کردیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہی کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت مین تھے اور محل اوس پہاڑ کی چوٹی پر آور لباب مین ہی کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے منذر کہتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ قوم ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیار یمن مین آئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جلاس بن سوید یا جلیس بن جلاس کو اپنے اوپر حاکم کرلیا اور سنحاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہی وہ ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان ایک پیغمبر جو اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالی نے اون لوگون کو ہلاک کیا اور اونکا کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا آور تیسیر مین لکھا ہی کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان وزیر پر غصہ کیا اور اوسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چار ہزار مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہرچند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا رجال الغیب مین سے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کردیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا پانی نکلا بیت در مزہ چون شیرۂ شاخ نبات ؛ در خوشی ہمشیرۂ آب حیات ؛ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کرکے نیچے سے اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان ایک نیکبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمھارے شوہر نہون تو چٹپٹی لڑا کرو اور پھر ایک اہل بوڑھے کی صورت ظاہر ہوکر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمھاری جورویں غائب ہون تو چارپایون سے جماع کرلیا کرو اور یہ دونون برے کام اون عورتون اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالی نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر کرکے اونھین بھیجا وہ لوگ انکا ایمان نہ لائے اونکا پانی غائب ہوگیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہوگیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالی نے فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی اینٹون سے بناکر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہوکر دروازے بند کرلیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوتر کر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرادیا اور اونھین اوسی مین دبادیا اونکا کنوا بیکار

پڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن وہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہو گئے تھے أَفَلَمْ
يَسِيرُوا کیا نہین گئے اور نہین جاتے ہین تمھاری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِي الْأَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی
تا کہ عذاب کی نشانیان منکرون کے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَكُونَ لَهُمْ تو ہوون اونکے واسطے قُلُوبٌ
يَعْقِلُونَ دل کہ سمجھین بِهَا اونکے سبب سے ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو أَوْ آذَانٌ
يَسْمَعُونَ یا ہوون اونکے واسطے کان کہ سنین بِهَا اونکے سبب سے اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَإِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلَٰكِن تَعْمَى اور مگر اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوبُ الَّتِي وہ دل جو ہین فِي الصُّدُورِ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز
بین بے انتظار ٭ ہر طرف آیات قدرت آشکار ٭ چشم سر جز پوست خود چیزے ندید ٭ چشم سر مغز ہر چیزے رسید ٭ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
اور جلدی چاہتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ اور خلاف نکریگا خدا وَعْدَهُ اپنا وعدہ جو اونپر عذاب نازل کرنے کے بابت مین
فرمایا ہی وَإِنَّ يَوْمًا اور بیشک ایکدن تمہارے دنون مین سے عِندَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَأَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے ہی
مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایکدن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجدے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجائے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ٭ ہر چند کنی جہد بجائے نرسد ٭ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ
اور کتنے گانوون مین سے یعنی کتنے گانوون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے أَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی ہی مین نے اون گانوون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانوون یعنی اون گانوون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ أَخَذْتُهَا پھر لیلیا ہمنے اونھین جب اونھون نے توبہ نکی سخت عذاب
دنیوی مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمہارے واسطے نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون
مُّبِينٌ ۝ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِينَ آمَنُوا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُم مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہی بڑے بڑے
گناہون سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ اور روزی اچھی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِينَ سَعَوْا
فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ سبقت لیجانے
والے ہین ہمپر اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذرین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہوجائے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

الْجَحِيْمِ۝ وہ گروہ رہنے والے ہین درکہ جحیم مین ہمیشہ جلتی ہوئی آگ مین ہینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار مسلمانون کو قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملاکر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھدیے یہ قصہ بعضی تفسیرون مین اوسطرح پر لکھا ہی کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تیسیر اور اور معتبر کتابون سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب ہی اوس قصے کو یہان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہی لکھا ہی کہ جب سورۂ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع پاکر مشرکون کے کان مین پہونچادیا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یعنی لات عزیٰ منات قوم کے بزرگ ہین یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اونکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے پس حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نازل ہوکر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالیٰ نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ تمھین بھیجنے کے قبل کوئی رسول وَّلَا نَبِيٍّ اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق یہ ہی کہ رسول صاحب شریعت ہی اور نبی اوسکا تابع ہی اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسیٰ علیہما السلام اور شمعون اور عیسیٰ علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہی خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہی اور شامل ہی اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہی رسول سے اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول وہ ہی کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہو تو ہی وہ ہی جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہی جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو یا خواب دیکھے پس بہر تقدیر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین نے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ مگر جب تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر کہ لوگون کو شبہہ ہو کہ یہ بھی پیغمبر ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکی آواز بناکر یہ کلمات پڑھدیے شعر تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى ٭ وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى ٭ اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے تھے اور یہانتک پہونچے کہ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ پھر باطل اور زائل کر دیتا ہی اللہ وہ چیز جو ملادی ہو شیطان نے کلمات کفر مین سے ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ پھر ثابت کرتا ہی اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی لوگون کا احوال حَكِيْمٌ۝

حکم کرنے والا حق حکم اونپر لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ
کردے حق تعالیٰ اوس چیز کو جو القا کرتا ہے شیطان ایک آزمایش لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ اون لوگون کے واسطے جنکے
دلون مین کفر کی بیماری ہے یعنی منافق لوگ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ اور سخت ہین اونکے دل اور تاریک مراد یہ ہے کہ منافق
اور مشرک شیطان کے القا سے شک اور حیرت مین پڑ جاتے ہین وَإِنَّ الظَّالِمِينَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونون گروہ
اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پر رکھنا اونپر ظلم کا حکم کرنا ہے یعنی کافر اور منافقون کا فرقہ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ البتہ خلاف دور دراز
از تکبر اور عناد بے پایان مین ہین وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ اور القا سو واسطے ہے تاکہ جانین وہ لوگ جو دیے گئے ہین
علم یعنی قرآن أَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہے مِن رَّبِّكَ نازل تیرے رب کی طرف سے اور شیطان کو اوسمین تصرف کی مجال
نہین فَيُؤْمِنُوا بِهِ پھر ایمان لاوین قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ پھر نرم ہوجائین قرآن کے واسطے اونکے دل اور
اوسکے احکام وہ مان لین وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنے والا ہے اونھین جو ایمان
لائے ہین إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنون پر مشکل ہوتی ہے تو حق تعالیٰ اونھین
راہ دکھا دیتا ہے نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہونچ جائین وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور ہمیشہ
رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہین لائے فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطان سے اسواسطے کہ کہ
کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہو گیا جو ہمارے بتون کی تعریف سے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی مین ہین حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہانتک
کہ آئے اونپر قیامت یا موت کہ قیامت صغریٰ ہے یا آئین اونکے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہان أَوْ يَأْتِيَهُمْ یا آئے
اونپر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ عذاب اوسدن کا کہ اونکی نسل کٹ جائے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضون نے کہا ہے کہ روز عقیم
قیامت کا دن ہے کہ اوسکے بعد کوئی دن نہوگا الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ اوسدن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہے
بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہون کو سلطنت اور ملکداری کا دعوی ہے اور اوسدن متکبرون کی کمر سے تکبر کا پٹکا
کھول لینگے اور بادشاہون کے سر سے زبردستی کا تاج اوتار لینگے انکے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک ان بادشاہون کے
تصورات اور تخیلات مٹا دیگا الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ کے صدمہ سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار
اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہوگا بیت آن سر کہ صیت افسرش از چرخ برگذشت + روزے در آستانہ او خاک رہ شود + اور جب
بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہوجائیگی تو يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا بغیر کسیکی شرکت کے مومن اور کافر بندون مین فَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ باغون مین ہونگے
ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کافر ہے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری
آیتون کی فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ تو وہ گروہ اونھین کے واسطے ہے عذاب سوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِينَ
هَاجَرُوا اور جن لوگون نے ہجرت کی اور اپنے گھرون سے نکل گئے فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین یعنی خدا کی طاعت اور اطاعت مین

ع ۹

اوسی کی رضا کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوْٓا پھر قتل کیے گئے جہاد کرکے دین کے دشمنون کے ہاتھ سے اَوْ مَاتُوْا یا مر گئے اپنی موت سے لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ تو البتہ روزی دیگا اونھین اللہ رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہی نہ وہ روزی حاصل کرنے مین کچھ محنت ہوگی نہ اوسکے کھانے سے کچھ بیماری اور علالت ہوگی نہ وہ روزی رکنے کا کچھ وغدغہ ہوگا لکھا ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم دینی بھائیون کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہین اور وہ شہید ہوکر خدا کے عطیون سے مشرف ہوتے ہین اگر ہم شہید نہون اپنی موت سے مرین تو ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت مین متفق ہین تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور بیشک اللہ البتہ وہی تو بہتر ہی روزی دینے والون سے اسواسطے کہ بے حساب دیتا ہی لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ البتہ داخل کرے اونھین بہشت مین ایسا داخل کرنا جو اوسنے پسند کیا یعنی فرشتون کو جنتیون کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ اونھین جنت مین داخل کریگا اور جو نعمتین نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر کے دل مین گذرین وہ اونھین دیگا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ اور بیشک اللہ اونکا حال جانتا ہی اور اونکے دشمنون کے ساتھ حَلِيْمٌ ○ بردبار ہی کہ دشمنون پر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کرتا تبیان مین لکھا ہی کہ مشرکون مین سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے مین چاہا کہ مسلمانون کے ساتھ قتال کرین مسلمانون نے محرم کے مہینے مین قتال سے پرہیز کرکے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گذر جانے دو کافر راضی نہوے مسلمان اونسے لڑکر فتحمند ہوے اس آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی کہ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ یہ ہی حکم آلہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب مین اور جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکون کے ساتھ مقاتلہ کرے بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ جیسے اوسکے ساتھ عقوبت کیگئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑے کے واسطے کہتا ہی یعنی ظالم کو ویسی جزا دیگا جیسا اوسنے ظلم کیا ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ پھر ظلم کیا جاوے اوسپر یعنی وہ شخص جسپر دوسری بار عقوبت کرکے مظلوم نے اپنا بدلا لیا وہ پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ ضرور مدد کریگا اللہ اوس مظلوم کی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ عفو کرنے والا ہی غَفُوْرٌ ○ بخشنے والا ہی بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہی اسطرف کہ معاف کردینا بدلا لینے سے بہتر ہی وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ صاحب موضح نے فرمایا ہی کہ اس آیت کا حکم زخمون کے باب مین ہی یعنی کسی نے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابر اوسے بھی زخمی کرلیا پھر اوسنے زخمی کو ان زخمون کے مقابلہ مین اور زخم پہونچائے تو حق تعالی مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہی ذٰلِكَ یہ مظلوم کی مدد بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ حق تعالی اس بات پر قادر ہی کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کردے اور ازانجملہ یہ کہ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ پیٹھالتا ہی رات کو دن مین اور دن کی گھڑیان زیادہ کردیتا ہی یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہ رکھدیتا ہی وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھالتا ہی دن کو رات مین اور رات کی ساعتین بڑھا دیتا ہی یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہ پر لاتا ہی وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ اور سبب یہ ہی کہ حق تعالی سننے والا ہی عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہی بدلا لینے والے کا احوال ذٰلِكَ یہ وصف جو حق تعالی کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ بسبب اسکے ہی کہ حق تعالی وہ تو ثابت ہی اپنے نفس مین اور واجب ہی ذات قدیم مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

وایضاً

اور بیشک وہ جو چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے ہین خدا کے سوا وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد مین آحقاف مین لکھا ہی کہ خدا تو اپنی
ذات سے موجود ہی اور دوسرے اگرچہ موجود ہین مگر انکا وجود اوسی کے سبب سے ہی تو اپنی ذات سے باطل ہین اسواسطے کہ باطل وہی جو
موجود نہو جیسے باطل دعوے اسی سبب سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار مین لبید کی یہ بیت بہت سچی ہی
مصرع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ ✤ مولانا نے مثنوی معنوی مین فرمایا ہی ابیات این دوئی اوصاف دید احول ست ✤ ورنہ اول
آخر آخر اول ست ✤ کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ ✤ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ غَیْمٌ ہَاطِلٌ ✤ ملک ملک وست او خود مالک ست ✤ غیر ذاتش کُلُّ شَیْءٍ
ہالک ست ✤ وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ○ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہی سب چیزون سے اور بہت بڑا ہی
شریک اور ہمسر سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ز کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے یہ استفہام مقرر
کرنے کے واسطے ہی یعنی جانا ہی تونے یہ کہ خدا نے بھیجا ابر سے یا آسمان کی طرف سے پانی فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ تو ہوگئی زمین ماضی کا لانا
مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ دیتا ہی کہ مینھ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہی یعنی زمین ہمیشہ ہی اوس پانی کے سبب سے مُخْضَرَّۃً
سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور خشک ہو جانے کے بعد اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○ یقینی اللہ مہربانی کرنے والا ہی
بندون پر گھاس اوگانے کے سبب سے تاکہ بندون کو اوسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والون کا حال
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین اور سب کا خالق اور مالک وہی ہی
وَاِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○ اور اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ البتہ وہ تو ہی بے نیاز اپنی ذات مین سب چیزون سے
تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنے والا یا تعریف اور عبادت کے لائق اپنی صفتون اور احوال کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ
کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ اللہ نے مسخر کردیا تمھارے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزین
جس سے آدمی نفع پاتا ہی وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ لا اور مسخر کردی تمھارے واسطے کشتی کہ دریا مین اوسکے حکم سے
چلتی ہی وَیُمْسِکُ السَّمَآءَ اور نگاہ رکھتا ہی آسمان کو اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط اس بات سے کہ گر پڑے
زمین پر مگر اوسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر گرے تو گر ہی پڑے اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ○ بیشک اللہ لوگون پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہی کہ منفعتون کے دروازے اونکے واسطے کھولدیے ہین اور انواع
و اقسام کی مضرتین اونسے دفع کردین وَہُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاکُمْ ز اور وہی ہی وہ جسنے زندہ کیا تمھین بعد اسکے کہ تم مردہ نطفہ تھے
ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب اجل آئیگی ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر زندہ کریگا تمھین قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَکَفُوْرٌ ○ بیشک آدمی البتہ ناشکر ہی کہ باوصف اتنی نعمتون کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہی لِکُلِّ اُمَّۃٍ
ہر ایک گروہ کے واسطے امت والون مین سے جَعَلْنَا مَنْسَکًا معین کیا ہمنے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے
ہُمْ نَاسِکُوْہُ وہ قبول کرنے والے اوس دین کے ہین فَلَا یُنَازِعُنَّکَ تو چاہیے کہ نزاع نہ کرین سب دین والے تمسے ای محمد
فِی الْاَمْرِ دین کے امر مین اسواسطے کہ تمھارا دین تو ایسا روشن اور ظاہر ہی کہ اوسمین نزاع کر ہی نہین سکتے مصرع در نور آفتاب چہ جای

ع ٧

تا اُل ست ۞ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اور پکار و ای محمد لوگون کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى
مُّسْتَقِيْمٍ ○ یقینی تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جٰدَلُوْكَ اور اگر خصومت اختیار کرین تیرے
ساتھ اور جھگڑا کرین حالآنکہ حق ظاہر ہوگیا اور دلیل لازم ہوچکی فَقُلِ تو کہہ کہ اللّٰهُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہی بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اوسپر تمھین جزا دیگا اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خدا
حکم کریگا تمھارے درمیان قیامت کے دن فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اوس چیز مین کہ تھے تم اوسمین اختلاف کرتے
دین کے امر مین اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجون پر بلند کرے اور مشرک کو عذاب کے گڑھون مین ڈالدے اور زادالمسیر مین کہا ہی
کہ یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ کیا نہین جانا تونے یعنی جانا ہی تونے
یہ کہ خدا جانتا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی عجائب علویات وَالْاَرْضِ ط اور جو کچھ زمین مین ہین عجائب سفلیات اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ
نہین اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ط یقینی جو چیز آسمان و زمین مین ہی وہ لکھی ہوئی ہی لوح محفوظ مین اور لوح محفوظ اوسکے پاس ہی
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ بے تحقیق کہ علم سب چیزون کا اللہ پر آسان ہی اسواسطے کہ تمام معلومات کے ساتھ اوسکے
علم کا تعلق یکسان ہی وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پوجتے ہین مکہ کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہی اللہ نے اوسکی عبادت پر کوئی دلیل وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط اور عبادت کرتے ہین اوس چیز کی
جسکا نہین ہی اونھین کچھ علم یعنی اوسکی عبادت پر کوئی دلیل نہین لاسکتے بلکہ محض جہالت و تقلید کی راہ سے پوجتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ○ اور نہین ہی مشرکون کے واسطے کوئی مددگار جو اونپر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر ہماری آیتین یعنی قرآن اوس حال مین کہ وہ آیتین روشن اور کھلی ہوئی ہین نہ اونمین شبہہ ہی نہ ایک دوسرے کے
برعکس نہ اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط پہچانتے ہو تم ای محمد اون لوگون کے چہرون مین جو کافر ہین
انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافرون کے سامنے قرآن پڑھو تو اونکے چہرے مین کراہت اور نفرت کا اثر دیکھ لو اوس عداوت کی وجہ سے
جو کمال مرتبہ حق تعالیٰ کے ساتھ رکھتے ہین يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ قریب ہی کہ گرفتار کرین غضب مین اور جھگڑا کرین یا کھولین ہاتھ
بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ط اون لوگون کے ساتھ جو پڑھتے ہین اونپر ہماری آیتین قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ط کہہ ای محمد کہ کیا خبر کرون تمھین اوس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والون کے ساتھ چاہتے ہین اَلنَّارُ ط آگ دوزخ کی ہی
کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والون پر اوس سے بہت زیادہ بُری اور مکروہ ہی وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وعدہ دیا ہی
خدا نے اوس آگ کا اون لوگون کو جو کافر ہین یہ وعدہ کہ اون کافرون کو اوس آگ مین جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور بُری جگہ ہی
پھر جانے کی ہی آگ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو دیگئی ہی مثل اوسکی جو کافر بتون کی عبادت کرتے ہین اور سورۂ
عنکبوت مین وہ مثل اسطرح بیان کیگئی کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ط
تو وہ مثل کان کھولکر سنو اور اوسمین غور کرو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یہ امر یقینی ہی کہ جو لوگ پکارتے ہین

ع ۹ ۸

بتون کو اور وہ تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بت جنھیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ ہیں ہون
لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وہ بت نہ پیدا کرینگے ایک مکھی با وجود اس بات کے کہ وہ بہت ذراسی ہوتی ہے وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ اگرچہ
جمع او متفق ہون اوسے پیدا کرنے کے واسطے وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا اور اگر اوڑا لیجائے مکھی اونسے کوئی چیز خوشبو
یا میٹھی کہ اوسمین آلودہ ہین تو لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ نہیں چھوڑا لے سکتے یعنی اوس مکھی سے وہ چیز پھیر نہیں لے سکتے
بت پرستون کی رسم یہ تھی کہ بتون میں شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانے کے دروازے بند کردیتے مکھیان بتخانہ کے روزنوں سے گھسکر
وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتین جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتون میں نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو
چاٹ گئے تو حق تعالیٰ نے بتون کے عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہین نہ اپنے اوپر سے اونھیں اوڑا سکتے ہین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ سست ہے ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اوسپر سے اوڑا لیگئی وہ پھیر نہیں لے سکتا
اور سست ہوا مطلوب یعنی مکھی اسواسطے کہ جو کچھ وہ اوڑا لیگئی چاہتے ہین کہ اوس سے پھیر لین یا سست اور عاجز ہین پوجنے والے
اور جنھیں پوجتے ہین یعنی بت پرست اور بت نظم عاجزان کہ عاجزان را بندہ اند ٭ چون فتد کار بہم شرمندہ اند ٭ عجز و امکان
لازم یکدیگر اند ٭ پس ہمہ خلقان ہم عاجز تر اند ٭ قوت از حق ست و قوت حق از وست ٭ زانکہ او مغز ست و خلقش ہست پوست ٭
لکھا ہے کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے یا یہود کی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالیٰ عالم کو چھ دن مین پیدا کرکے ماندہ ہوگیا تو ہفتہ کے روز
آرام لینے کو لیٹ رہا معاذ اللہ اونکے منھ مین خاک تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ نہ پہچانا
یہود نے خدا کو اوسکے پہچاننے کا جو حق ہے یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اوسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی او تھکن کو اوسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول
یہ ہے کہ یہ آیت مشرکون کی شان میں فرمائی ہے کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکون نے وہ نہ جانا کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک پایا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا
محقق لوگ فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ کو پہچاننے کا جو حق ہے مشرکون کو تو وہ نہ حاصل ہوا علماؤ اولیا نے بھی اوسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ
نہیں پائی اسواسطے کہ لَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا کی دور باش بارگاہ کبریا کے گرد کسیکو ٹھہرنے نہیں دیتی اور اونچی ہویت کے غیب کی طرف کسی ہما کو
راہ نہیں دیتا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہے کہ لَا یَعْرِفُ حَقَّ قَدْرِہٖ اِلَّا ھُوَ جو اوسکے پہچاننے کا حق ہے اوس طرح اوسے اوسکے سوا اور کوئی
نہیں پہچانتا اوسمین اور اوسکے ماسوی مین کسی طرح کی نسبت نہیں کہ اوسکی معرفت کی راہ چل سکین اور معرفت کیلیے مناسبت قبیل
محالات سے ہے مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ بیشک اللہ قادر ہے
اونھین پیدا کرنے پر غالب ہے سب چیزون پر اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ اللہ برگزیدہ کرلیتا ہے مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ
فرشتون میں سے رسولون کو کہ اوسمین اور اوسکے پیغمبرون مین واسطہ ہوتے ہین وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبریل علیہ السلام اور
آدمیون مین سے بھی رسولون کو برگزیدہ کرلیتا ہے تاکہ خلق کو حق کی طرف بلائین اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ سننے
والا ہے پیغمبرون کی بات جو حکم پہونچاتے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہے امت کا حال کہ رسول کی بات مانتی ہے
یا نہیں یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ جانتا ہے جو کچھ آدمیون کے آگے ہے یعنی وہ عمل جو اونھون نے کیے ہین وَمَا خَلْفَھُمْ

اور پیچھے اونکے پیچھے ہی یعنی وہ کام جو وہ کرینگے وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین کام
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا اے ایمان والو رکوع کرو وَاسْجُدُوا اور سجدے کرو نماز مین جب اسلام کی ابتدا تھی
تو نماز مین فقط کھڑا ہونا اور بیٹھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ نماز پڑھو اور
نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہی اسواسطے کہ نماز کے یہ دونون رکن اعظم ہین اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالیٰ اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اسواسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ ایما کرتا ہی کہ اس سے نماز مراد ہی اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ
تعالیٰ سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر سجدہ ہی کرنے کا حکم ہی اور ایک حدیث مین بھی آیا ہی کہ سورۂ حج کی فضیلت دو سجدون کے سبب سے ہی
جو وہ دونون سجدے نہ کرے وہ دونون پڑھے بھی نہ اس سجدہ مین اختلاف ہی امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآنی سجدون
مین یہ ساتوان سجدہ ہی حضرت قدس سرہ نے اس سجدہ کو سجدۃ الفلاح کہا ہی اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہی اوسے سجدہ کرنے
جلدی کرنے پر حمل کرتے ہین وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع مین
اچھا ہی لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلوب اور مقصود کو پہونچو وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ
اور جہاد کرو خدا کی راہ مین جو حق ہی جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہین ایک تو ظاہر دشمن یعنی مشرکون
اور باغیون کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشون کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک سے
پھرنے کے بعد فرمایا کہ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ نظم اے شہان کشتیم ما خصم برون ٭ ماند خصمی زو بتر در اندرون ٭ کشتن این کار
عقل و ہوش نیست ٭ شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست ٭ اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہی کہ جتنی دیر
پلک مارنے مین ہوتی ہی اتنی دیر بھی مجاہدۂ نفس سے باز نہ رہنا چاہیے اسواسطے کہ اوس سے بیخوف ہو سکنا ممکن ہی نہین اور اعدیٰ عدو تک
نفسک التی بین جنبیک اسی طرف اشارہ ہی هُوَ اجْتَبَاكُمْ وہ جو خداوند ہی اوسنے برگزیدہ کیا تمکو اپنے دین کی مدد کرنے کے
واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تم پر دین مین کچھ تنگی یعنی احکام دین مین تمکو
تنگ نہین پکڑا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہین رکھتے اوسکا حکم نہین فرمایا اور ضرورت کے وقت تمکو رخصتین دی ہین جیسے نماز
قصر کرنا اور دو نمازین اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر مین تو پیروی کرو مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ اپنے
باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تھے تو حق تعالیٰ نے تمام امت پر اونکی تغلیب کی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تغلیبًا تمام امت کا باپ فرمایا یا یہ سبب ہی کہ حضرت ابراہیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہما وسلم کے باپ
ہین اور رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم تمام امت کے باپ ہین اور باپ کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہی تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی
تمام امت کے باپ ہوئے هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تم سب کا مسلمان پہلے سے قرآن
نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابون مین وَفِي هٰذَا اور اس قرآن مین بھی یا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تمھارا نام مسلمان رکھا اپنے
زمانہ مین اور اس زمانہ مین بھی تمکو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیسا کہ قرآن مین مذکور ہی کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ تو چاہیے کہ تم اوسکے

سجدۃ عند الشافعی

جہاد دو ہین

دین کو لازم پکڑو لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ تا کہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تم پر کہ تمنے دعوت قبول کر لی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُونُوا اور تا کہ تم ہو شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ گواہ لوگوں پر کہ انبیا علیہم السلام نے لوگوں کو دعوت حق پہونچا دی فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ اور ہاتھ مارو خدا کے فضل پر یعنی اپنے سب کاموں میں اوسی پر بھروسا کرو اور اوسی سے مدد چاہو اور قرآن و حدیث کو مضبوط پکڑے رہو سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ اعتصام بحبل اللہ یعنی خدا کی رسی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہی اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خواص کا کام ہی اعتصام بحبل اللہ تو اوامر اور نواہی پر چلنا ہی اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہی هُوَ مَوْلَاكُمْ وہ ہی بندوں کا یار اور سب عاجز اور درماندوں کا مددگار ہی فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ پھر وہ کیا خوب یار ہی وَنِعْمَ النَّصِيرُ اور وہ کیا اچھا مددگار ہی یار ہی کہ عیب چھپاتا ہی اور مددگاری فرما کر گناہوں کی بخشش فرماتا ہی یاری اوسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے میں وہ نہ جائے اور مددگاری اوسی سے چاہو جو مدد کرنے سے عاجز نہ آئے **نظم** زیاری خلق بگذر ای مرد خدا یاری زکسے طلب کہ از روے وفا ✣ کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر ✣ دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا ✣

وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانِيَ عَشْرَةَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ
اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ مومنون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے ہیں آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑائے ہیں اور دل سے درگاہ الٰہی میں حاضر اور مناجات کرتے ہیں لکھا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب سے یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے لگے لباب میں لکھا ہی کہ نماز میں جب قیام کرے تو سجدہ کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ میں خانۂ خدا کو دیکھنا چاہیے اور کہا ہی کہ خشوع یہ ہی کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اوسکے داہنے بائیں کون ہی واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ خشوع للہ فی اللہ نماز پڑھنا ہی کہ کوئی غرض نہو اور کچھ عوض کی خواہش نہ رکھے اور بحر الحقائق میں ہی کہ ظاہر میں خشوع اسکا نام ہی کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور داہنے بائیں نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائیں پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرأت کرے اور باطن میں خشوع اسکا نام ہی کہ خطرے اور وسوسے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا میں مستغرق ہو کر انوار جلال و جمال کے آثار ظہور کی شعلوں سے گداختہ ہو ایک محقق نے فرمایا ہی کہ نماز میں پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیے پھر تب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیے **نظم** ای بیزار از تو تا تو ئی ✣ اول از خود خویش را بیزار کن ✣ گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است ✣ خرقہ و تسبیح را زنار کن ✣ خوش ترک ہر دو عالم گیر رو ✣ ذرہ مندیش چون عطار کن ✣ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات اور ناشایستہ کام سے مُعْرِضُونَ ۝ انکار کرنے والے ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہی

ع ٦

ایاتها ۱۱۸ رکوعاتها ٦ کلماتها حروفها

الجزء ١٨ منزل

خشوع ہی اور جو کچھ تجکو خدا سے باز رکھے باطل اور بھول اور سہو ہی اور جس بات مین بندے کو کچھ مزہ ہو کھیل اور لہو ہی اور جو کچھ خدا سے نہو
لغو ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لغو اوس قول اور فعل کو کہتے ہین جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ لوگ ہین جو لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝
زکوۃ واجب اپنے مال مین سے ادا کرنے والے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض زکوۃ یا نفل صدقہ کا ادا کرنے والے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اور وہ لوگ ہین جو اپنی فرجون کو حرام سے بچانے والے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی
جوروؤن سے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یا اونسے کہ مالک ہوئے ہین جن عورتون کے ہاتھ اون مردون کے یعنی عورتین جو
مملوک ہین فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ تو بیشک اپنی فرجون کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہین ہین اپنی جوروؤن اور
لونڈیون سے مجامعت کرنے مین بشرطیکہ وہ حیض و نفاس مین نہون اور فرض روزہ اور احرام اونھین نہو اور دخول بے محل نہو یعنی پیشاب
ہی کے مقام مین ہو اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہین فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسیکو فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ تو وہ ڈھونڈھنے والے
لوگ وہ تو گذرنے والے ہین حلال سے حرام کی طرف یا ستمگاری مین کامل ہین اور جو لوگ جلق لگاتے ہین وہ بھی انھین لوگون مین سے ہین
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی امانتون کی یعنی اون چیزون کی جنپر اونھین امین کیا ہو وہ چیزین خلق کی
امانتین اور دھروہر ہین ہون یا خدا کی امانتین جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور اپنے عہدون کی جو عہد خلق کے
ساتھ کرتے ہین یا حق تعالی کے ساتھ سب امانتون اور عہدون کی رعایت کرنے والے ہین یعنی اون امانتون اور عہدون کی حفاظت پر قائم
رہتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی نمازون پر يُحَافِظُوْنَ ۝م محافظت کرتے ہین یعنی نماز پر

قف لازم

ثابت قدم رہتے ہین شرائط اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہین ان سب صفتون کے اول اور آخر نماز کا ذکر اسواسطے ہی کہ نماز مین مومنون کی
نجات اور فلاح ہی اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہی اُولٰٓئِكَ وہ مومن لوگ جنہین یہ صفتین جمع ہین هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ لا
وہ وارث ہین یعنی اس لائق ہین کہ وراثت کا لفظ اونکی نسبت بولا جائے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط وہ جو استحقاق کی وجہ سے
میراث لینگے فردوس کو جو جنت کے سب درجون مین بلند ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بہشت مین جو کافرون کی جگہین ہین اونھین میراث
لینگے اسواسطے کہ بہشت اور دوزخ مین ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہی دوزخ مین مومنون کی جو جگہین ہین وہ کافرون کی جگہون پر
اضافہ کردی جائینگی اور بہشت مین کافرون کے جو مقام ہین وہ مومنون کے مقامات پر زیادہ کردیے جائینگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی
کہ کافرون کو بہشت دکھائینگے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقامون مین داخل ہوتے وہ مقام اونھین بتائینگے تاکہ اونکی حسرت بڑھے
اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت نظر از دور در جانان بدان ماند کہ کافر را ۔ بہشت از دور بنمایند کان سوز دگر باشد
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہین بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو مِنْ سُلٰلَةٍ چنی اور چھنٹی ہوئی سے جو نکالی ہی مِّنْ طِيْنٍ ۝ ج
مٹی سے یا پیدا کیا ہمنے آدمیون کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

پھر کی ہمنے اوسکی نسل یعنی پیدا کیا ہمنے نطفہ سے اور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ کیا ہمنے اوس باہر نکلے ہوے جوہر کو جگہ پکڑنے والا فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ قرارگاہ مضبوط مین یعنی رحم مین اور چالیس دن ہمنے اوسے سفید رکھا ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً پھر کردیا ہمنے سفید نطفے کو لال خون کا تھکا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پھر کردیا ہمنے اوس خون کو گوشت کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا پھر بنادیا ہمنے اوس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کردیا ہمنے اوسے تین چلون کے بعد فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق پھر پہنایا ہمنے ہڈی کو گوشت یعنی ہمنے گوشت جمایا جبکہ رگ پٹھا وغیرہ اوسپر پیدا ہوچکا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ پھر پیدا کیا ہمنے اوسے خَلْقًا اٰخَرَ ط پیدا کرنا دوسرا مان کے پیٹ مین یعنی اوسمین ہمنے روح پھونکدی تو زندہ ہوگیا بعد اسکے کہ مردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہمنے اوسکو منہ اور دانت دیے اور چھاتی کی راہ اوسپر کھولدی اور دودھ پینے کے حال سے کھانے پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤن سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہمنے اوسپر احکام جاری کیے اور جوانی ادھیڑ ہونے بوڑھاپے کے مرتبون پر ہمنے پہونچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ط تو بزرگ ہی خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والون کا آمی عزیز حق تعالی نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمینین پیدا کین اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہین کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم وتکریم پر دلیل ہی بیت بر ورق ۔ وے تو لطفِ خداے ✤ آیت حسن ست کہ تحریر کرد ✤ مثنوی معنوی ای رخ چون بر رایات شمس الضحی ✤ ای کدامی رنگ تو گلگونہا ✤ تاج کرمناست بر فرق سرت ✤ طوق فضلنا ست آویز برت ✤ ہیچ کرمنا شنیدا این آسمان ✤ کین شنید این آدمی پرغمان ✤ احسن التقویم در والتین بخوان ✤ کہ کدامی گوہرست ای بحر جان ✤ گر بگویم قیمت آن ممتنع ✤ من بسوزم ہم بسوزد مستمع ✤ بعضے اہل وجدان کہتے ہین کہ حق تعالی نے اس آیت مین چونکہ بنی آدم کا حال اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوسکی ترقی بیان فرمائی تو جانا کہ اوسکو وہ گویائی نہوگی جس سے ایسی حمد وثنا کرے جو بارگاہ قدم کے لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرنے مین اوسکی طرف سے نیابت کرکے فرمایا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ط پھر تم بعد اسکے کہ جو تمھاری پیدائش کا حال ہمنے بیان کیا البتہ تم مردے ہو یعنی تمھارا انجام کار موت ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبْعَثُوْنَ ۝ اوٹھائے جاؤگے حساب دینے اور جزا پانے کو وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ اور بیشک پیدا کیے ہمنے تمھارے اوپر سَبْعَ طَرَآئِقَ ق صلے سات آسمان ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ اور اوسمین سے ہر طبقہ تک فرشتون کی راہون مین سے ایک راہ ہی وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ اور نہین ہین ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہی بیخبر کہ ہم اوسے مہمل چھوڑدین بلکہ وقت معلوم تک اوسے خلل سے ہم بچاتے ہین یا سب مخلوقات سے ہم غافل نہین ہین اونکی بھلائی برائی فائدے نقصان کفر وایمان پر ہم مطلع ہین وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے مین بندون کی صلاح ہمنے جانی فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ صلے پھر ٹھہرا دیا ہمنے اوس پانی کو زمین مین آورتبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے بہشت کے چشمون مین سے پانی کی

پانچ نہرین جبرئیل علیہ السلام کے بازو پر رکھکر آسمان سے اوتارین ایک سیحون کہ ہند کی نہر ہی دوسری جیحون کہ بلخ کی نہر ہی تیسری فرات چوتھی دجلہ کہ عراق کی دو نہرین ہین پانچوین نیل کہ مصر کی نہر ہی اور نہرین جو پہاڑون مین امانت رکھین اور مصلحت کی قدر خلق کی منفعت کے واسطے جاری کرتا ہی اور یہی ہی جو فرماتا ہی کہ پانی کو زمین مین ہمنے ثابت اور ساکن کیا وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے اور زائل کر دینے پر قادر ہین جسطرح اوسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہی کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد جبرئیل علیہ السلام اوترینگے اور قرآن شریف حجر اسود مقام ابراہیم تابوت سکینہ اور پانچون نہرین آسمان پر لیجائینگے اور اوسکے بعد روئے زمین مین کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ پھر پیدا کیے ہمنے تمہارے واسطے اوس پانی کے سبب سے باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجور اور انگور کے اور ان دونون درختون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگون کے لیے خاص ہی اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین عرب کے سب شہرون سے زیادہ ہوتے ہین لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ تمہارے واسطے اون باغون مین بہت میوے ہین کھجور اور انگور کے علاوہ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اون باغون مین سے یعنی اونکے پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اوس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ اور پیدا کیا تمہارے لیے وہ درخت زیتون جو نکلتا ہی کوہ سینا سے کہ موسی علیہ السلام کا پہاڑ ہی مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہین کہ طوفان کے بعد پہلا درخت جو اوگا وہ یہی درخت تھا یعنے زیتون کا درخت تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ اوگتا ہی روغن کے ساتھ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والون کے واسطے یعنی درخت زیتون ایسی چیز کے ساتھ اوگتا ہی جسمین چکنائی بھی ہی اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اوسی تیل سے چراغ جلا سکتے ہین اور اوسی سے روٹی بھی کھا سکتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور بیشک تمہارے واسطے ہی چارپایون یعنی اونٹ گائے بکری مین ایسی چیز جسکے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت پر دلیل پکڑو نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا پلاتے ہین ہم تمھین اوسمین سے جو اونکے پیٹون مین ہی یعنی خالص دودھ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ اور تمہارے واسطے ہین اونمین فائدے بہت کہ بعضے چارپایون پر سوار ہوتے ہو اور بعض پر بوجھ لادتے ہو اور بعض سے نتیجے لیتے ہو اور اونکے روؤن اور بالون سے فائدہ حاصل کرتے ہو وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اونمین سے کھاتے ہو یعنی اونکا گوشت چکھتے ہو یا اونکے سبب سے روزی کھاتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ اور اوپر یعنی اونمین سے اونٹون پر خشکی مین اور کشتیون پر تری مین اوٹھلائے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمھین اوٹھاتی ہی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچاتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اور بیشک بھیجا ہمنے تمسے پہلے نوح کو اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہی تمہارے واسطے کوئی معبود اوسکے سوا جو کہ عبادت کا مستحق ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا نہین ڈرتے ہو اوسکے عذاب سے یعنی ڈرو اور اوسکے سوا اور کسیکی عبادت کی طرف میل نہ کرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر کہا اون بڑے آدمیون نے جو نہ ایمان لائے مِنْ قَوْمِهٖ اوسکی قوم مین سے فقیرون اور عوام لوگون سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیون نے چھوٹون کو

وقف لازم

ع ۲۲

نوح علیہ السلام کی دعوت اور دین کی طرف مائل دیکھا تو اونھین نفرت دلانے کے واسطے کہا کہ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ نہیں ہے یہ شخص جو توحید کی طرف بُلاتا ہی مگر آدمی مثل تمھارے کھانے پینے وغیرہ مین يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ چاہتا ہی کہ زیادتی اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بنکر تمکو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗئِكَةً ښ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ کہ آدمیون پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تاکہ بھیجا ہوا اونسے ممتاز ہوتا جنکی طرف بھیجا ہی مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا ہمنے یہ نہیں سنا کہ آدمی خدا کا رسول ہوسکتا ہی مخلوق کی طرف فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ۚ اپنے باپ دادا کے درمیان جو آگے تھے یہ بات شدت عداوت کی وجہ سے کہتے تھے اسواسطے کہ حضرت ادریس علیہ السلام سے اون لوگون تک بہت مدت نہیں گذری تھی اور اونھون نے سُنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد مین ایک پیغمبر ہوا تھا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ نہیں ہی وہ مگر ایک مرد کہ اوسے جنون ہی اسواسطے کہ اگر مجنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہیں فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک وقت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑی ہی مدت مین مرجائیگا اور ہم اوسسے چھٹکارا پاجائینگے یا جنون سے ہوش مین آجائیگا اور ایسی باتین کہنا چھوڑ کر اپنے کام مین لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا نوح علیہ السلام اونکے ایمان سے نا امید ہوکر مناجات کے طور پر کہ ای ہمارے رب مدد دے مجھے اور اونسے میرا انتقام لے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ پھر ہمنے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا یہ کہ بنا کشتی ہماری نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کرین کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم تا دینگے کہ اسطرح کشتی بنا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ اور جوش مارے تنور یعنی ای نوح جب تمھاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ مین سے پانی نکلے فَاسْلُكْ فِيْهَا تو بٹھالینا تو کشتی مین مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ دونون قسم کے حیوانات کہ ایک دوسرے کا جوڑا ہین اثْنَيْنِ دو یعنی نر اور مادہ تیسیر مین لکھا ہی کہ نوح علیہ السلام نے اونھین جانورون کے جوڑے کشتی مین داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہین وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اور سوار کر کشتی مین اپنے لوگون کو یعنی گھر والون ایماندارون کو مگر اوسے جسپر گذر چکی ہی بات ازل مین یعنی لوح محفوظ مین جسکی ہلاکت لکھ گئی ہی مِنْهُمْ ۚ اونمین سے جو تیری قوم کے لوگ ہین یعنی ایک تو تیرا بیٹا کنعان اور دوسرے تیری جورو وایلہ نام کہ یہ دونون کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اون لوگون کے حق مین جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور تجھے ایذا دی اور تمھارے ساتھ مسخراپن کیا تو تم عذاب سے اونکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ سب ڈوبوئے جائینگے فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَي الْفُلْكِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمھارے ساتھ جو ایمان والے ہین اونکے ساتھ کشتی پر سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو کہہ سب تعریف خدا کے واسطے ہی جسنے ہمین نجات دی ظالمون کی قوم سے یعنی مشرکون سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ اور کہہ کشتی پر بیٹھتے وقت کہ ای میرے رب

اوتار مجھے مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا اوتارنا برکت کا اور برکت نے منزل اوپر جساہی یعنی اوتار ایسی اوترنے کی جگہ جو برکت والی ہی اور جہان بہانون کی
نجات اور سلامتی ہو وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہی برکت والی جگھون مین اور بعضون کا قول ہی
کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اوترتے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اوترتے وقت بھی حضرت
نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہما سے نقل کرتے ہین کہ برکت والی وہ جگھین ہین جنمین نفسانی خطرون اور شیطانی
وسوسون سے آدمی بیخوف ہوا اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہان وترتے ہون اور جہان پر توجہ اہل اکثر ہی
اوس جگہ کی برکت اور جگھون سے زیادہ تر ہی بیت در زمینے کہ جانان وزی رسیدہ باشد باذرہ ہای خاکش دائم حسابہ است إِنَّ فِي
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ بیشک نوح علیہ السلام کے قصہ مین اور اوس فعل مین جو اونکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیان ہین عبرت
والون کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اوس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلا مین یا ان
نشانیون سے ہم سب بندون کا امتحان کرنے والے ہین تاکہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائین ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہین کہ قوم
ثمود کو فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پھر بھیجا ہمنے اونمین رسول اونمین سے کہ وہ ہود علیہ السلام تھے یا صالح
علیہ السلام اور کہا ہمنے اوس قوم سے اوسکے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو اللہ کی مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ نہین ہی تمھارے واسطے کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو مگر وہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین بچتے ہو اوسکے
عذاب سے یعنی اوسکے عذاب سے بچو اور اوسکے سوا کسی اور کی عبادت مین مشغول نہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور کہا سرداروں کے ایک گروہ نے اوس رسول کی قوم مین سے جو نہ ایمان لائے وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ سمجھے روز
قیامت کا دیکھنا یعنی بعث و حشر کا ایمان نہ لائے وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہمنے اونھین فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ زندگی دنیا مین
مال اور اولاد کی کثرت کے سبب سے یعنی جو کہ ناز و نعمت مین پرورش ہوئے اور خوب عیش اور ناز و نعمت مین جن کافرون نے بسر کی تھی
اونمین سے بعضے بعضون سے بولے کہ مَا هٰذَآ نہین ہی یہ رسول جو حق کی طرف بلاتا ہی اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ مگر آدمی
مثل تمھارے بشریت کی صفتون اور حالون مین يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ کھاتا ہی اوسمین سے جسمین سے تم کھاتے ہو وَ
يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ اور پیتا ہی اوسمین سے جسمین سے تم پیتے ہو یعنی تمھاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہی اگر نبی ہوتا تو
چاہیے تھا کہ اوسمین فرشتون کی صفتین پائی جاتین نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور اگر فرمانبرداری کرو
تم اوامر اور نواہی مین آدمی کی جو تمھارے مانند ہی تو اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ بیشک تم اوسی وقت ضرور نقصان اوٹھانے
والے ہو کہ اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کروگے اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا وعدہ دیتا ہی
تمھین یہ پیغمبر کہ یقینی تم جب مروگے اور ہوجاؤگے خاک اور ہڈیان بوسیدہ تو اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ بیشک تم باہر لائے جاؤگے
قبرون سے زندہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ بعید ہی بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بعث اور جزا کا

یعنی ہرگز ایسا نہوگا خاک اونکے منھ مین اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہین ہی یہ زندگی ہماری مگر زندگی دنیا مین نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنی ہم مین سے اگر ایک مرتا ہی تو ایک پیدا ہوتا ہی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ اور نہین ہم اوٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا نہین ہی ہود یا صالح علیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہی خدا پر جھوٹ اور کہتا ہی کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہی اور تمکو بعد مرگ خدا زندہ کریگا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ہم تو نہین ہین اوسکا ایمان لانے والے اوس بات پر جو وہ خبر دیتا ہی قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ کہا پیغمبر نے یہ بات سنکر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہوکر کہ اے میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کر دے اور اونھین مغلوب کر عذاب کرکے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ کہا خدا نے کم زمانے سے یعنی تھوڑی دیر کو لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ○ ہو جائینگے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا اونھین صیحہ نے یعنی جبریل علیہ السلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اونکے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسرون کی ایک جماعت کا یہ قول ہی کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہین اونکی دلیل یہ ہی کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہین کہ یہ قوم عاد تھی وہ یہ دلیل لکھتے ہین کہ سورۂ اعراف سورۂ ہود سورۂ شعرا مین نوح علیہ السلام کے قصہ کے بعد قوم عاد کا قصہ ہی تو اوسی ترتیب سے یہان بھی عاد ہی مراد ہی اور اس قول کے موافق یہ بات ہی کہ جس عذاب سے ہلاکت ہو اوسے صیحہ کہہ سکتے ہین اور پھر تقدیر یہ لیا اونھین صیحہ نے بِالْحَقِّ حکم قضا کے سبب سے یا سچے وعدے کے باعث یا اس وجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ج پھر کر دیا اونھین جیسے تنکے پانی کے بہائے ہوے یعنی ہمنے اونھین اسطرح ہلاک اور نیست و نابود کر دیا جیسے تنکون کو بہیا کنارے پھینکدیتی ہی اور وہ سیاہ بھوسا ہو جاتے ہین فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالمون کے گروہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیے ہمنے اونکے بعد قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ○ قرن اور یعنی ہمنے پیدا کیا اور قرنون والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا نہین آگے نکل سکتا کوئی گروہ اوس وقت سے جو ہمنے اونکے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ ط اور نہ پیچھے رہینگے کسی گروہ کے لوگ اوس وقت سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہمنے اپنے رسولون کو تَتْرَا ط پے در پے یعنی ایک کے پیچھے ایک كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا کسی گروہ کی طرف پیغمبر اوس گروہ کا تو تکذیب کی اوس گروہ نے اوس پیغمبر کی اور اوسنے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اوسے اونھون نے جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اونکی بری عادتین اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا پھر پیچھے لائے ہم اونکے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے مین یعنی کسی کو ہمنے مہلت نہ دی اور پچھلون کو اگلون کی طرح ہمنے عذاب مین ڈالا وَّجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہمنے اونھین اَحَادِيْثَ ج باتین یعنی اونھین خلائق کے واسطے ہمنے عبرت کر دیا کہ ہمیشہ اونکا عذاب یاد کرین اور اوسکی مثال دین خلاصہ یہ ہی کہ اونکی فقط حکایت ہی باقی ہوگئی کہ لوگ اوسے کہانی کی طرح کہتے ہین اور اگر اونکا ذکر خیر اور اچھی باتین ہتین تو خوب ہوتا شعر پس از تو این ہمین چون فسانہ خواہد ماند ✽ دران بکوش کہ نیکو بماند افسانہ ✽

شعر سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز ٭ مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نہ برند ٭ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے اوس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہین لاتے اور اونکی تصدیق نہین کرتے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى پھر بھیجا ہمنے موسی کو وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا اور اوسکے بھائی ہارون کو اپنے معجزے اور پیغامون کے ساتھ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل یعنی عصے کے ساتھ عصے کی تخصیص اسواسطے فرمائی کہ حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کو سب معجزون سے پہلے معجزہ عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوون کو نگل جانا دریا کا پھٹنا ید بیضا پتھر سے پانی جاری ہو جانا اوسی سے تعلق رکھتا تھا تو موسی اور اوسکے بھائی کو ہمنے معجزون کے ساتھ ہمنے بھیجا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اوسکی قوم کی طرف اور انھون نے ہمارا پیغام پہونچادیا فَاسْتَكْبَرُوْا تو سرکشی کی قبطیون نے پیغمبرون کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ○ اور تھے گروہ سرکش اور قہر اور غلبہ کے سبب سے لوگون پر زبردست فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اونھون نے کہ کیا ایمان لائین ہم یعنی ایمان نہ لائینگے اور تصدیق نہ کرینگے دو آدمیون کی جو ہمارے مانند ہین بشریت کی صفتون مین وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ ○ اور حال یہ ہی کہ اونکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہین یعنی اسطرح ہمارے حکم مین ہین جیسے غلام مالکون کے حکم مین اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجتا تھا یا بچھڑا فَكَذَّبُوْهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اوسکی قوم نے موسی اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ○ تو ہوگئے اوس تکذیب کے سبب سے ہلاک کیے گیون مین سے یعنی بحر قلزم مین غرق ہوگئے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی کو توریت جب فرعون اور اوسکی قوم ہلاک ہوچکی لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اوسکی برکت سے يَهْتَدُوْنَ ○ راہ پائین احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کردیا ہمنے ابن مریم یعنی عیسی علیہ السلام اور اونکی مان کے قصہ کو ایک دلیل اپنی قدرت پر یا ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہمنے نشانی بنایا بیٹے کو تو اسطرح کہ اوسنے اپنی مان کی گود مین اوسی دن بات کی جسدن پیدا ہوا اور مان کو اسطرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اور جگہ دی ہمنے مان بیٹے کو جب وہ یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم اِلٰى رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیکرے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا فلسطین یا مصر کی طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ○ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہ کہ وہان آرام لین اور پانی والا کہ وہ پانی کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اس رملہ فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہی جسکا ذکر خدا نے قرآن مین کیا ہی لکھا ہی کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماثان کے ساتھ بارہ برس اوس موضع مین ہین اور رسی بٹکر بیچتین اور اوسکی قیمت سے غلہ مول لیکر حضرت عیسی کو کھانا کھلاتین يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ اے رسولو یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہی تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالی فرماتا ہی کہ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال کھانون مین سے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اور کرو کام اچھے قوت القلوب مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اسواسطے کہ نیک کام اوس کھانے کا نتیجہ ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہی اور عمل اوسکا پھل ہی جسقدر بیج پاکیزہ ہوگا

ع ۱۸

اوسی قدر پھل بہتر ہوگا مناہج مین لکھا ہی کہ جس غذا کو شرع نے حلال کہا ہی اوسمین شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کیے رہتا ہی
اور وہ میزان وحدت ہی جو شخص وہ غذا کھاتا ہی تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اوس غذا کے ساتھ ہی کھانے والے کے نفس اور سب اعضا مین
ظاہر ہوجاتی ہی اور اوسوقت نفس اور اعضا اداے عبادات مین نرم اور مطیع ہوجاتے ہین ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
اسی طرف اشارہ ہی اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اوسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہی اوس غذا کے ساتھ انحراف اور
مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہی اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اوسی وقت اوس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا مین سرایت کرتا ہی
اور حد سے گذرنے گناہ کرنے بری باتون کا مرتکب ہونے برے اخلاق پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اللہ پاک ہی
اور نہین قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب روضۃ الانوار نے فرمایا ہی نظم دست دل از زمزم و کوثر بشوے * وانگہ سر چشمۂ تقوی بجوے *
لقمہ کہ در اصل نباشد حلال * زونہ قدم مرد گر در ضلال * قطرۂ باران تو چون صاف نیست * گوہر دریاے تو شفاف نیست * اور
بعضون نے کہا ہی کہ یٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ سب انبیا کی طرف خطاب ایک ہی دفعہ نہین ہی اسواسطے کہ وہ مختلف زمانون مین تھے بلکہ یہ معنی ہین کہ
اپنے اپنے زمانہ مین ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہی تو سب اس خطاب کے تحت مین داخل ہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ہمارے سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہی حق تعالی نے آپکو سب پیغمبر کرکے پکارا اسواسطے کہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین اور
آپکی ذات مین وہ سب کمالات جمع ہین جو اور تمام انبیا علیہم السلام مین تھے مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری * موضح مین لکھا ہی
کہ حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہی کہ اپنی امت عالی ہمت سے حکم کرو کہ حلال کھاؤ اور نیک کام کرو اِنِّیْ بیشک مین کہ خدا
ہون بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہون وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ بیشک یہ ملت تمھاری ای رسولو
اُمَّةً وَّاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام مین یا اے امت محمد تمھاری جماعت ایک جماعت ہی ایمان اور توحید مین متحد
اور متفق وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور مین رب تمھارا ہون فَاتَّقُوْنِ ۝ تو ڈرو مجھسے کلمہ توحید مین مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوْۤا
اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا پھر کاٹ ڈالا اور کردیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس مین ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہوگئے اور باہم
اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اونمین سے ہر ایک گروہ اوس چیز کے سبب سے جو اونکے پاس ہی دین کی
بات خوش ہین اور ناز کرتے ہین اور اعتقاد جمائے ہوے ہین کہ یہی حق ہی فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑدو تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافرون کو اونکی غفلت اور گمراہی مین حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک کہ وہ مارڈالے جائین یا مرجائین
اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ کیا گمان کرتے ہین مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہین ہم اونھین اور مدد کرتے ہین ہم جس چیز کے سبب سے
مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہی نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَيْرٰتِ جلدی کرتے ہین اوس چیز کے
سبب سے بھلائیون مین یعنی وہ گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد دے کر جو ہمنے اونھین مدد دی تو یہ ہماری طرف سے اونکے واسطے بھلائیون کی
جلدی ہی اور اونکے اعمال اس لائق ہین کہ ہم اون اعمال کے عوض اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرین بَلْ ایسا نہین جو وہ گمان
کرتے ہین بلکہ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وہ نہین جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اونکو عذاب کی طرف کھینچنا ہی بھلائیون مین جلدی کرنا نہین ہی

اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہین عذاب کو خشیہ یعنی ڈر کہا اسواسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہی وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتون کا کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی دلیلین یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لاتے ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شرک نہین کرتے نہ شرک جلی نہ شرک خفی وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا اور وہ لوگ جو دیتے ہین کچھ دیتے ہین صدقے اور زکوٰۃ اور انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ الٰہی مین وسیلہ پکڑتے ہین وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ کہین اونکی خیرات مردود نہو جائے اور جانتے ہین اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہین اُولٰٓىِٕكَ یُسٰرِعُوْنَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین جلدی کرتے ہین فِی الْخَیْرٰتِ طاعتون مین یا دنیوی بھلائیان حاصل کرنے مین کہ نیک کامون کی شاغین ہین جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَهُمْ لَهَا اور وہ لوگ بھلائیون کی طرف سٰبِقُوْنَ ۝ پیشی کرنے والے ہین یا سب مومنون پر پیشی کرنے والے ہین کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب حاصل ہونے کے باعث یا جنت مین داخل ہونے کی وجہ سے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اور تکلیف نہین دیتے ہین ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوسکی گنجایش کے موافق یعنی اوسی کام کا ہم حکم کرتے ہین جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہی وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہی یعنی لوح محفوظ کہ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ بات کرتی ہی سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع اوسمین کچھ نہین لکھا ہی یا ہمارے پاس ہر شخص کا نامہ اعمال ہی کہ اوسکے کردار کی گواہی دیتا ہی وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو عمل کرنے والے ہین ظلم نہ کیے جائینگے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ بلکہ دل کافرون کے فِیْ غَمْرَةٍ غفلت اور حیرت مین ہین مِّنْ هٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتون کے لکھے ہوئے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ اور اونکے واسطے ہین عمل ناپاک اور خطائین بیباک مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ سوا اس بڑی خطا کے جسپر وہ اڑے ہوئے ہین یعنی شرک اور قبرون سے اوٹھنے وغیرہ کا انکار مراد یہ ہی کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہین کہ هُمْ لَهَا وہ ان گناہون کو عٰمِلُوْنَ ۝ کرنے والے ہین حکم قضا کے موافق اور قضائے الٰہی کا کوئی رد کرنے والا نہین اور وہ اسی غفلت اور معصیت مین رہینگے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا یہانتک کہ لے لینگے ہم مُتْرَفِیْهِمْ اونکے مالدارون کو بِالْعَذَابِ عذاب مین فاقہ یا قتل کے اِذَا هُمْ یَجْــٴَـرُوْنَ ۝ اوسوقت وہ شور اور فریاد کرینگے اور چاہینگے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہینگے کہ لَا تَجْــٴَـرُوا الْیَوْمَ تم نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا اِنَّكُمْ مِّنَّا اسمین کچھ شک نہین کہ تم میری طرف سے لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ بچوگے قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ بیشک ہین میری آیتین یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتْلٰى عَلَیْكُمْ پڑھا جاتا ہی تم پر فَكُنْتُمْ پھر ہو تم اوسکے سننے سے عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن تَنْكِصُوْنَ ۝ پھرتے ہو اور میرا کلام سنتے ہی نہین مُسْتَكْبِرِیْنَ اس حالت مین کہ سربلندی رکھتے ہو لوگون پر اور بڑائی دکھاتے ہو بِهٖ حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہین یا تکبر کرنے والے قرآن کی تکذیب کے سبب سے سٰمِرًا بات کرنے والے ہو رات کو تَهْجُرُوْنَ ۝ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑے دیتے ہو یا پیغمبر کو

یا خانۂ خدا کو کہ اوسکے گرد کہانی کہتے ہوا ور ناز کرتے ہوا ور طواف نہین کرتے اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا غور نہین کرتے قرآن مین
تاکہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لوکہ کلام حق ہی اَمْ جَآءَهُمْ کیا آیا اونکے پاس کتاب اور رسول مین سے
مَّا لَمْ یَاْتِ جو کچھ نہ آیا تھا اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ○ اونکے اگلے باپون پر تاکہ عذر کرین کہ ہمین کتاب اور پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہین یا
یعنی جسطرح نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اونکے باپ دادا کی طرف ہمنے بھیجا تھا اوسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انکے
واسطے پیدا کیا تاکہ عذر نہ کرین جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا کیا نہین پہچانا اونھون نے
رَسُوْلَهُمْ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمل وفا کرم مروت خوشخوئی اور کمال علم کے ساتھ باوصف اسکے کہ اونھون نے علم حاصل
نہین کیا فَهُمْ لَهٗ تو وہ کافر اوس رسول کے مُنْكِرُوْنَ ○ منکر اور نہ پہچاننے والے ہون یعنی ایسا نہین کہ رسول کو
پہچانتے ہی نہون تاکہ انکار کرین اور کہین کہ یہ شخص بیگانہ ہی ہم اسکا حال نہین جانتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہین کہ بِهٖ جِنَّةٌ
اوسکو جنون ہی کہ اوسکی بات شمار مین نہین لاتے بَلْ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ جَآءَهُمْ آئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس بِالْحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی وَاَكْثَرُهُمْ اور اکثر کافر لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○
حق سے کراہت رکھتے ہین اسواسطے کہ حق اونکی طبیعت او آرزو کے مخالف ہی اکثر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ بعضے کافر حق سے کراہت
نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان نہ لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالیٰ اَهْوَآءَهُمْ کافرون کی
خواہشون کی بہت سے معبود موجود ہونے کے باب مین یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ
مَنْ فِیْهِنَّ تو ضرور تباہ اور ناچیز ہوجاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان مین ہی فرشتے آدمی جن وغیرہ جیسا کہ آیہ کریمہ لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا مین گذر چکا اور کہا ہی کہ حق سے دین اسلام مراد ہی اگر کافرون کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو
حق تعالیٰ قیامت ظاہر کردیتا اور زمین آسمان اور اوسمین رہنے والے تباہ اور ہلاک ہوجاتے بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ بلکہ لائے
ہم اونکے پاس ایک کتاب جو اونکے واسطے وعظ اور نصیحت ہی یا اونکی عزت اور شرافت اوسی مین ہی فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ تو وہ لوگ اپنی
نصیحت سے یا اوس چیز سے جو دنیا اور آخرت مین اونکی بزرگی کا سبب ہی مُّعْرِضُوْنَ ○ منھ پھیرنے والے ہین اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ یا تم
مانگتے ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حکم پہونچانے پر خَرْجًا خرچ اور اجرت کہ مال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت مین تم پر تہمت
رکھتے ہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر تمھارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبیٰ کا ثواب ہی خَیْرٌ بہتر ہی تمھارے واسطے اونکی اجرت سے
وَّهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ اور وہ یعنی حق تعالیٰ بہتر ہی روزی پہونچانے والون کا وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اور بیشک تم پکارتے ہو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین مفت مین اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہی وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
اور بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور اون باتون کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہین عَنِ الصِّرَاطِ
اوس سیدھی راہ سے لَنٰكِبُوْنَ ○ پھرنے والے ہین اور بھٹکنے والے ہین گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ اور اگر رحم کرین
ہم اونپر وَكَشَفْنَا اور اوٹھالین ہم مَا بِهِمْ جو اونپر پڑی ہی مِّنْ ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اونپر غالب ہی تو لَلَجُّوْا البتہ اڑین

فِي طُغْيَانِهِمْ اپنی سرکشی پر يَعْمَهُونَ ۝ سرگشتہ پھرتے ہین اور تردد کرتے ہین یعنی اگر بلا اونپر سے ہم دفع کردین تو بھی اوسی طرح جھگڑے اور عناد کی راہ سے اپنی تکذیب اور کفر پر ثابت رہینگے بیت ستیز ندگی کار دیو و دد ست ٭ ستیز ندہ را دشمنی با خود ست ٭ لکھا ہی کہ جب قحط کا ضرر نہایت کو پہونچ گیا اور مکہ کے لوگ مردار کھانے لگے تو ابو سفیان مدینہ مین آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور مکہ کے لوگ تمہاری دعا کے سبب سے عاجز آ گئے ہین باپون کو تمنے تلوار سے قتل کیا اور بیٹون کو بھوک کے مارے مارا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم اور بیشک ہمنے لیلیا مکہ والون کو بِالْعَذَابِ عذاب قتل مین جنگ بدر کے دن فَمَا اسْتَكَانُوا تو فروتنی نکی اونھون نے لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے سامنے وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝ اور عاجزی اور زاری کی بلکہ اوسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا یہانتک کہ جب کھولدیا ہمنے عَلَيْهِم اونپر بَابًا ایک دروازہ ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ سخت عذاب والا کہ وہ عذاب بھوک ہی اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھ کر ہی إِذَا هُمْ وہان وہ لوگ فِيهِ اوس عذاب مین مُبْلِسُونَ ۝ ع نا امید رنجیدہ عاجز سرگردان ہین یہانتک کہ اونمین جو غنی اور مالدار ہین وہ تمسے یا رسول اللہ مہربانی اور بخشش چاہتے ہین وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا لَكُمُ السَّمْعَ تمہارے واسطے کان تاکہ اوس سے سنو سننے کی چیزین وَالْأَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو دیکھنے کی چیزین وَالْأَفْئِدَةَ ط اور دل تاکہ فکر اور غور کرو اوسکے سبب سے اور سنی اور دیکھی چیزون سے خالق برحق کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ تھوڑا سا شکر کرتے ہو اسواسطے کہ شکر گزاری تمام عمدہ یہ بات ہی کہ ادراک کے ان آلون کو اوس چیز مین استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہونچا دے وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور منتشر کردیا فِي الْأَرْضِ زمین مین وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور اوسکی طرف جمع کیے جاؤگے قیامت کے دن اجزا اور اعضا متفرق ہو چکنے کے بعد وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ اور وہ ہی جو جلاتا ہی اور مار ڈالتا ہی وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط اور اوسکے واسطے ہی مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی مین یا اوسکے واسطے ہی دن رات کا آگے پیچھے آنا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تم نہین سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور از انجملہ قبرون سے دوبارہ اوٹھانا بھی ہی اسواسطے کہ مر جانے کے بعد سب کو ہم زندہ کرینگے پھر تم اوسکا انکار کیون کرتے ہو مکہ کے کافر یہ بات نہ سمجھے بَلْ قَالُوا بلکہ کہی اونھون نے بے سوچے سمجھے ویسی ہی بات مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسے کہی تھی اگلے کافرون نے قَالُوا بولے أَئِذَا مِتْنَا کیا جب مر جائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہونگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان خالی بوسیدہ تو ع أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے استفہام انکار کی راہ سے ہی اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو ہمین اکٹھا کرنا اور اوٹھانا کیونکر ہو سکتا ہی لَقَدْ وُعِدْنَا البتہ وعدہ کیے گئے ہین ہم نَحْنُ وَآبَاؤُنَا ہم اور ہمارے باپ هَٰذَا اس بات کا مِن قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی ہمین اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کر کے اگلے رسولون نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہوا إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ بات إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ مگر کہانی اگلون کی اور اونکی جھوٹی باتین کہ کتابون مین لکھ گئے ہین قُل کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منکرون سے کہ بتاؤ تو لِّمَنِ الْأَرْضُ کسکے لیے ہی زمین وَمَن فِيهَا

اور جو اوس مین ہی مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہی مجھے اسکا جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین وہ تمہارے سوال کے جواب مین کہ زمین اور جو کچھ زمین مین ہی لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی کہ مشرک لوگ اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہی تو جب تمھین وہ یہ جواب دین تو قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کہو کہ کیا نصیحت نہین مانتے ہو اور یہ بات نہین سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوسری بار بھی اونکو پھر موجود کرنے مین عاجز نہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ کون ہی پیدا کرنے والا ساتون آسمانون کا اس لمبائی اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ اور کون ہی پروردگار عرش عظیم کا جو سب مخلوقات مین بڑا ہی سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہین کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی اور سب کا رب وہی ہی قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پرہیز نہین کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اوسکے مخلوق مین سے اوسکا شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی وہ جسکے ہاتھ مین ہی یعنی کسکے قبضۂ قدرت مین ہی مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیزون کی موضح مین کہا ہی کہ سب چیزون کی مضرت اور منفعت یا اونکے خزانے وَّهُوَ يُجِيْرُ اور وہ پناہ دیتا ہی اور فریاد کو پہونچتا ہی اور نگہبانی کرتا ہی اور بے خوف کر دیتا ہی اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اور نہین پناہ دیجاتی ہی اوسپر یعنی کوئی کسی کو اوسکے عذاب سے بے خوف نہین کر سکتا اور پناہ نہین دے سکتا اے مشرکو جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین مشرک کہ یہ صفتین جو تمنے کہین یہ تو لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے ہین جو ملکوت کا مالک اور بندون کو پناہ دینے والا ہی قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہان سے فریب کھاتے ہو اور کیونکر راہ حق سے پھرتے ہو باوصف نور توحید ظاہر ہونے اور خداے مجید کی وحدت پر دلیلین موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر کہان جاتے ہو نظم اے کہ پے نفس و ہوا میروی ÷ راہ نہ این ست خطا میروی ÷ راہروان راہ دگر روند ÷ پس تو بدین راہ چرا میروی ÷ منزل مقصود دران جانب ست ÷ پس تو ازین سوے کجا میروی ÷ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہم اونکے سامنے راستی کی راہ توحید اور وعدہ حشر و نشر وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہین یا اس بات مین کہ خدا کو صاحب اولاد کہتے ہین اور اوسکا شریک ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ نہین پیدا کر لیا خدا نے کوئی بیٹا وَّمَا كَانَ مَعَهٗ اور نہین ہی اوسکے ساتھ مِنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ خدائی مین اوسکا شریک ہو اسواسطے کہ اگر خدائی مین کوئی اوسکا شریک ہوتو وہ شریک بھی خدا ہو اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اوس دوسرے خدا کے بھی چند مخلوق ہون تو اِذًا اوسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ البتہ لیجائے ہر ایک اوسے جسکو اوس خدا نے پیدا کیا ہی اور اوس مخلوق مین استقلال کے ساتھ ہمیشہ رہے تو مخلوق میں علامت ہونا چاہیے جسکے سبب سے فرق معلوم ہو کہ یہ اوس خدا کا مخلوق ہی اور وہ اوس خدا کا اور سب دیکھتے ہین کہ تمام مخلوقات مین کوئی علامت فرق نہین ہی تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی اور اوسکے ساتھ کوئی خدا نہین اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر اوس خداے برحق کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا جیسا کہ کہا گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جدا کرتا اور اوسکا ملک اس خدا کے ملک سے جدا ہوتا تو ان دونون خداؤن مین لڑائی جھگڑا ظاہر ہوتا جیسا

دنیا کے بادشاہون کے حال سے معلوم ہی وَلَعَلَا اور ضرور فوقیت ڈھونڈھتے اور غلبہ چاہتے بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعضے خدا بعضون پر
اور سب کو یہ بات معلوم ہی کہ لڑائی جھگڑا واقع نہین ہی تو اوس خدائے واحد کا کوئی شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی خدائے وحدہ
لاشریک عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہین مشرک اوسپر کہ وہ صاحب اولاد ہی اور دوسرے خدا اوسکے شریک ہین
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وہ ہی جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا فَتَعٰلٰى تو بہت بڑا اور برتر ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے
جسے اوسکا شریک ٹھہراتے ہین پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دل خوش کرنے کو مشرکون پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالی خبر
دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ ای میرے رب اگر دکھا تو مجکو اور بے شبہہ تو
دکھاتا ہی مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جو وعدہ دیے گئے ہین کافر دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ تو ای میرے رب نہ رکھ
مجکو فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کی قوم مین یعنی عذاب مین مجکو اونکا شریک کر یہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہی یا
اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہی کہ بیگناہ کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہان شرک مراد ہی وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہین عَلٰٓى
اَنْ نُّرِيَكَ اس بات پر کہ دکھا دین ہم تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمْ وہ وعدہ جو دیا ہی ہمنے اونکو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ ۝
البتہ قادر ہین ہم اور یہ جو اوسمین دیر ہوتی ہی اسکا یہ سبب ہی کہ اون کافرون مین سے بعضے ایمان لائینگے یا اونکی اولاد اسلام قبول کریگی
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال مین هِيَ اَحْسَنُ وہ بہت اچھی ہی السَّيِّئَةَ برائی کو حضرت رب العزت
جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ دفع کرو
برائی کو اوس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہی یعنی عفو اور رحمت کے ساتھ مجرمون کے گناہ سے درگذر و اسطرح کہ کسی طور سے دین کی اہانت نہونے
پائے یا نادانون سے جہالت دور کرو اپنے حلم کی بدولت یا لوگون کو گناہون سے باز رکھو طاعت کا حکم کر کے یا شرک کا شر دفع کرو کلمہ توحید کے
سبب سے یا منشاء برائی کا امر معروف کر کے امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہی کہ دفع کرو جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی بشارت سے
یا خلائق کی ظلمت کو حقائق کے نور سے یا اپنے حظون کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طی کرو معرفت قدم کی راہ مین سلوک کا قدم مار کر
نظم چو طی گشت رہ حوادث از انجا بسلوک قدم زن [illegible] درین تلاطم [illegible] ظلمت ظل [illegible]
خوان [illegible] سوی اللہ و اللہ زور است و باطل نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جاننے والے ہین بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وہ جسکے
ساتھ صفت کرتے ہین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت مین کہتے ہین کہ صاحب اولاد ہی اور
میرا شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ کہ ای میرے رب اَعُوْذُ بِكَ پناہ لیتا ہون تیری مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وسوسون سے
شیطانون کے جو ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا لوگون کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت مین جو وہ ڈالتے ہین وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ پناہ مانگتا ہون تیری ای میرے رب اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اس بات سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس نماز یا تلاوت کے
وقت یا سبب کے کسی وقت میرے گرد وہ پھرین یا اس بات سے کہ وہ مجکو رنج دین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہی بما یصفون کا یعنی
[illegible] برائی کے ساتھ وصف کرتے ہین یہانتک کہ آئے اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو اونمین سے موت اور

ع ۵ ۱۵

اپنی گمراہی پر واقف ہوجاوے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اوسے نظر آئین تو قَالَ کہے حسرت کی راہ سے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝
اے میرے رب پھیر دے مجھے دنیا مین جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہی امام ثعلبی مفسرون کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہین کہ
یہ خطاب ملک الموت اور اونکے مددگار فرشتون سے ہی کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہکر استغاثہ کرتا ہی خدا سے اور کلمہ ارجعون کہکر ملائکہ کی طرف
رجوع کرتا ہی کہ تم مجھے پھیر دو لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ شاید مین کرون صَالِحًا کوئی نیک کام فِیْمَا تَرَكْتُ اوس چیز مین جو مین نے
چھوڑ دی ہی کہ وہ ایمان ہی یعنی ایمان لاؤن اور اوسمین نیک کام کرون كَلَّا رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہی یعنی حاشا کہ
اوسے پھیرین اِنَّهَا بیشک وہ درخواست كَلِمَةٌ ایک بات ہی کہ اوسپر حسرت غالب ہونے کے سبب هُوَ قَآئِلُهَا وہ کہنے والا ہی
اوس بات کو وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ اور سامنے سے مشرکون کے بَرْزَخٌ مانع ہی رجعت اور اونکے درمیان یعنی قبر جسمین وے رہینگے اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جاوینگے قبر سے فَاِذَا نُفِخَ پھر جب پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور مین یعنی دوسرا یا تیسرا
نفخہ کہ اوسکے سبب سے مردے زندہ ہوجاوینگے اور قیامت قائم ہوجائیگی فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ تو نسب نہونگے اونکے درمیان
يَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہوجائیگا اور کسیکو کسی پر رحم نہوگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ یا جس
نسب کے سبب سے آج باہم فخر کرتے ہین کل قیامت کو اوسکے سبب سے نفع نہوگا اسواسطے کہ اوس روز نسب صحیح چاہیے سو ظاہری اور صریح
نہین اور نسب صحیح یہ ہی کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے نسب یا کوئی کسیکو
نہ پوچھیگا اپنے حال مین مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب کے قبل ہوگا اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا خود حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی مَوَازِيْنُهٗ ترازوین اوسکی نیک کامون کے
سبب سے جیسے مومن لوگ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ تو چھٹکارا پانے والے ہین دوزخ کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہین جنت کے درجون پر وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اوسکی ترازوین نیک کام کرنے کے سبب سے جیسے منکر اور منافق
لوگ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا تو وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا ہی اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون کا یعنی اپنی عمر کی
پونجی غفلت مین برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعداد مین نفس کی آرزوین ڈھونڈھنے اور خواہشون کی متابعت کرنے مین
اونھون نے ضائع کین اور وہ لوگ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین تَلْفَحُ جلاتی ہی وُجُوْهَهُمُ النَّارُ
اونکے موہنون کو آگ وَهُمْ فِيْهَا اور وہ اوس آگ مین كٰلِحُوْنَ ۝ تیوری چڑھائے ہین یا جلن کی شدت کے مارے اونکے منہ بگڑ گئے ہین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ دوزخ کی آگ کافرون کے
منہ بھون دیگی تو اونکا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور موضح مین لکھا ہی کہ اوسکے دونون
ہونٹھون مین چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالی اونسے فرمائیگا کہ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِیْ کیا نہ تھین میری آیتین یعنی قرآن جو دنیا مین
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا تھا تمپر فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ تو تھے تم کہ اوسکی تکذیب کرتے تھے یہانتک کہ اس عذاب کے
مستحق ہوگئے قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے وہ کہ اے ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَيْنَا غالب ہوگئی ہمپر شِقْوَتُنَا ہماری بدبختی یعنی شقاوت

جو تو نے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ مین اوسکا تو نے حکم کردیا ہی ہمارے گناہ جو شقاوت کا سبب ہین وہ ہمپر غالب ہوگئے وَكُنَّا قَوْمًا
اور تھے ہم ایک قوم ضَالِّينَ ○ گمراہ حق سے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اى ہمارے رب نکال ہمین مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تاکہ ہم اپنے
حال کا تدارک کرین اور اپنے کام کی درستی کرین فَإِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائین ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَإِنَّا ظَالِمُونَ ○ تو بیشک
ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیون کا یہ اخیر کلام ہوگا قَالَ اخْسَئُوا کہیگا خدا کہ چپ ہو فِيهَا دوزخ مین
وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ اور نہ کلام کرو مجھسے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب مین اسواسطے کہ نہین تمکو دوزخ سے نکالتا ہون نہ عذاب
تمپر سے ٹالتا ہون إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِّنْ عِبَادِي میرے بندون مین سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار
و بلال اور خباب اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُولُونَ رَبَّنَا کہتے تھے کہ اى ہمارے رب آمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا
فَاغْفِرْ لَنَا تو بخشدے ہمکو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○ اور تو اچھا ہی بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ
پھر بنالیا تمنے اون فقیرون کو سِخْرِيًّا مسخرا یعنی تم اونپر ہنستے تھے حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ یہانتک کہ بھلادیا اونھون نے یعنی تم
اونکے ساتھ مسخراپن کرنے مین ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِي میری یاد وَكُنتُم مِّنْهُمْ اور تھے تم کہ اونسے
تَضْحَكُونَ ○ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے کہ اپنے کو بڑا جانتے تھے اور اونکو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے إِنِّي بیشک مین جَزَيْتُهُمُ
الْيَوْمَ جزا دیتا ہون اونھین آج بِمَا صَبَرُوا اس سبب سے کہ صبر کیا اونھون نے تمھارے مسخرے پن کے رنج و ایذا پر أَنَّهُمْ
هُمُ الْفَائِزُونَ ○ بیشک وہی مراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا اونکے صبر کی جزا ہی قَالَ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے کافرون کو کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِي الْأَرْضِ زمین پر غفلت اور بڑی امید کی راہ سے کافر کہتے تھے
کہ دنیا مین ہم ہمیشہ رہینگے نیست و نابود نہونگے تو غصے کے طور پر اونسے پوچھینگے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِينَ ○ برسون کے
شمار سے یعنی دنیا مین یا زمین پر کے برس زندہ رہے اور قبر مین کے برس مردہ رہے قَالُوا کہینگے کافر کہ لَبِثْنَا يَوْمًا ٹھہرے
ہم ایک دن أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ مین ہمیشہ رہنے کو خیال کرکے دنیا اور قبر مین اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھینگے
یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہینگے کہ دنیا مین ہمارا رہنا ایک دن یا ایک دن مین سے کسیقدر تھا اور اس سے زیادہ ہم
نہین جانتے فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ پھر پوچھ اى پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والون سے یعنی اون ملائکہ سے جو ہماری
عمرون اور دمون کے محافظ تھے قَالَ کہیگا خدا کہ إِن لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے دنیا مین إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑی سی
آخرت کے دنون کی نسبت لَّوْ أَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ جانتے ہو کہ تمام دنیا آخرت کے مقابلہ مین تھوڑی سی
ہی أَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب سے أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ یہ کہ ہمنے تمکو پیدا کیا ہی عَبَثًا کھیل کود
یا کھیل کے واسطے وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا اور گمان کرتے ہو کہ تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُونَ ○ نہ پھیرے جاؤگے اعمال کی جزا پانے کو یعنی
ہمنے تمکو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمھارے کامون کا بدلا مقرر کر رکھا ہی لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو
حق تعالی سے باز رکھے اسکا نام عبث ہی خدا نے ہمین ایسی شغل کے واسطے پیدا کیا نہ اوسکا حکم فرمایا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ ایک دن

یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ نہین نہین خدانے خلق کو عبث نہین پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اوسکی ہستی ظاہر ہو اور اوسکی مصنوعات سے اوسکی صفات کمالیہ کی طرف راہ پائین اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ای لوگو مین نے تمکو کھیل کے طور پر نہین پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے ظہور کے واسطے پیدا کیا ہی اسواسطے کہ ازل مین یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی جنس سے پیدا ہوگا ... اور تم سب اوسکی فرع ہو **نظم** صفت ونہ چار کہ پرداختند ۞ خاص پئے مرکب او ساختند ۞ اوست شہ و آدمیان جملہ خیل ۞ ... عالم طفیل ۞ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ تم مجھسے فائدہ حاصل کرو اسواسطے نہین کہ مین تمسے فائدہ اوٹھاؤن اور کہتے ہین کہ ملائکہ کو خدانے اسواسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہون اور آدمیون کو اسلیے پیدا فرمایا کہ محبت کے مخزن ہون بعضی آسمانی کتابون مین ہی کہ ای آدمیو مین نے سب چیزین تمہارے واسطے پیدا کین اور تمکو اپنے واسطے پیدا کیا کنت کنزا مخفیا کا بھید یہان خوب کھلتا ہی جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** ای ظہور تو تجلی نور نور ۞ گنج مخفی از تو آمد در ظہور ۞ گنج مخفی بود زیر خاک کرد ۞ خاک را تابان تر از افلاک کرد ۞ گنج مخفی بد ز پری جوش کرد ۞ خاک را سلطان اطلس پوش کرد ۞ خویش را نشناخت مسکین آدمی ۞ از فزونی آمد و شد در کمی ۞ خویشتن را آدمی ارزان فروخت ۞ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت ۞ ای غلامت عقل و تدبیرات و ہوش ۞ تو چرا خود را ارزان فروش ۞ **فَتَعٰلَى اللّٰهُ** تو بزرگ ہی اللہ تعالی اور برتر اس بات سے کہ عبث پیدا کرے **الْمَلِكُ الْحَقُّ** جو بادشاہ حق **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** نہین کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ** ○ پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہی کہ بھلائیان اور برکتین اوس سے نازل ہوتی ہین **وَمَنْ يَّدْعُ** اور جو کوئی پکارتا ہی یعنی پرستش کرتا ہی **مَعَ اللّٰهِ** خدا سے برحق کے ساتھ **اِلٰهًا اٰخَرَ** اور دوسرے خدا کی **لَا بُرْهَانَ** کوئی دلیل نہین ہی **لَهٗ** پرستش کرنے والے کو **بِهٖ** اوس دوسرے خدا کی پرستش پر **فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ** تو سوا اسکے نہین کہ اوسکے عمل کی جزا اور اوسکے کام کا بدلا **عِنْدَ رَبِّهٖ** اوسکے رب پاس ہی اور استحقاق کے موافق اوسے بدلا دیگا **اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ** ○ تحقیق کہ نجات نپاوینگے اور نہ چھوٹینگے کافر **وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ** اور کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے رب بخشدے مجھے اور میری امت کو **وَارْحَمْ** اور رحم کر مجھپر اور اونپر **وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ** ○ اور تو بہتر ہی سب رحم کرنے والون سے حدیث مین ہی کہ سورہ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہی عرش الہی کے خزانون مین سے

سورۃ النور مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	اربع وستون آیۃ
سورۂ نور مدینہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونسٹھ آیتین ہین

آیاتہا ٦٤ رکوعاتہا ٩

سُوْرَةٌ یہ سورت ہی عالم قدس سے **اَنْزَلْنٰهَا** اوتاری ہمنے وہ سورت جبریل کی وساطت سے **وَفَرَضْنٰهَا** اور فرض کرد ہمنے تمپر وہ احکام جو اوسمین ہین **وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ** اور نازل کین ہمنے اوسمین **اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ** آیتین کھلی ہوئین جو دین اور حکم **لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ** ○ شاید تم نصیحت مانو اور حرام کامون سے بچو اور اون حکمون مین سے ایک یہ حکم ہی کہ **اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ** زنا کرنیوالی عورت اور زنا کرنیوالا مرد جب غیر محصن ہو **فَاجْلِدُوْا** تو مارو ای اماموں اور ای حاکمو

كُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو مِّنْهُمَا اون دونون مین سے مِائَةَ جَلْدَةٍ سو کوڑے یہ حکم اوس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہی
جو محصن نہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہی طحاوی مین لکھا ہی کہ محصن ہونے کی شرطین یہ ہین آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح کے طور پر
جوڑ لگنا دخول سمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی شرط نہین لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اوسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر کے
واسطے شہر بدر کر دینے کو فرماتے ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی شہر بدر کر دینے مین امام شافعی کے ساتھ متفق ہین اسواسطے
کہ اس باب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہی کہ مائۃ جلدۃ وتغریب عام اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ سال بھر کے واسطے
شہر بدر کر دینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہی وَّلَا تَأْخُذْكُمْ اور نہ لیلے تمھین بِهِمَا اون دونون
زناکارون کے ساتھ رَأْفَةٌ مہربانی فِي دِينِ اللَّهِ خدا کی فرمانبرداری مین یعنی اونپر رحم نکرو حد مارنا نہ چھوڑو یا ہلکے مارنے مین
سستی نکرو اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اسواسطے
کہ خدا پر ایمان چاہتا ہی کہ حدین قائم کرنے مین کوشش کیجائے وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہون عَذَابَهُمَا اون دونون پر عذاب
کرنے کے وقت یعنی جب وتعین حد ماری جائے تو دیکھے طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایک گروہ ایمان والون مین سے تا کہ زانی کی تشہیر
ہو جائے اور اوس فضیحتی کے سبب سے پھر ایسا کام نکرین امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک چار آدمیون سے کم حاضر نہون
اسواسطے کہ زنا کے واسطے گواہ بھی چار ہی مقرر ہین اور اامون کے نزدیک ایک ہی آدمی کی حضوری کافی ہی اور دس تک بھی کہا ہی ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک عورت مالدار تھی کرایہ کے گھرون مین بیٹھتی دروازہ پر نشان کی جھنڈی لگاتی یہ بات اوسے قبول تھی
کہ جو مرد اوس سے نکاح کرے اوس مرد کو وہ بخوبی معاش دے ایک مسلمان نے اس طمع پر اوسکے ساتھ نکاح کیا اوسے بدنامی سے بچانے کو
حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ زنا کرنے والا مرد نہ نکاح کرے اِلَّا زَانِيَةً مگر زنا کرنے والی عورت سے
اَوْ مُشْرِكَةً یا شرک کرنے والی عورت سے اکثر یہ بات ہی کہ جو زنا کی طرف مائل ہوگا وہ پرہیزگار اور پاکدامن سے بچتا رہیگا وَّالزَّانِيَةُ
اور زناکار عورت لَا يَنْكِحُهَا نہ نکاح مین لائے اوسے اِلَّا زَانٍ مگر زناکار مرد اَوْ مُشْرِكٌ یا مشرک اسواسطے کہ ہمجنس ہونا
میل کا سبب ہی اور ہمصورت ہونا الفت کا باعث ہی بیت ہر کس مناسب گوہر خود گرفت یار ÷ بلبل بباغ رفت وزغن سوئے خارزار ÷
تبیان مین لکھا ہی کہ مدینہ کے یہود یا مشرکون کی عورتین کرایہ کے گھرون مین بیٹھکر ہر ایک اپنے گھر کے دروازہ پر ایک جھنڈی گاڑتی اور لوگون کو
اپنے پاس بلا کر پھرا دیتی غریب مہاجر جو گھربار نہ رکھتے تھے اور مفلسی کے مارے پریشان حال رہتے تھے اونھون نے چاہا کہ اون عورتون کو
نکاح مین لا کر اپنی محنت وصول کیجیے اور اہل جاہلیت کی عادت کے موافق عیش کیجیے تو حق تعالی نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ اور حرام کیا
ذٰلِكَ یہ زناکارون سے نکاح کرنا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنون پر ایک قول یہ ہی کہ یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا اور آیہ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی سے
منسوخ ہوگیا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین محصنہ عورتون کو زنا کے ساتھ اور مرد محصن بھی
اس حکم مین داخل ہی اور یہان محصن ہونا آزادی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور زنا سے پاک رہنے کے سبب سے ہی تو جو لوگ کسی ایسے
مرد یا عورت کو زنا کی گالی دے جسمین یہ پانچون صفتین پائی جاتی ہین ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا پھر نہ آئین حاکمون کے پاس بِاَرْبَعَةِ

شُهَدَآءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان وہ بات ثابت کرنے کو نہ لائین جو خود اونھون نے گالی دی تھی فَاجْلِدُوْهُمْ
تو مارو اونھین ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً اسّی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے مین تعزیر ہی حد نہین
اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہی اسواسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہی جیسا کہ گذرا اور شراب کی
حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہی اور جس سبب سے حد قذف جاری ہوتی ہی اوسمین احتمال ہی کہ شاید سچ ہو وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو اونسے
جنھون نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم مین اَبَدًا ج ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضون نے
کہا ہی کہ جب تک توبہ نہ کرین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والون کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ تو فاسق ہین یعنی
اونکے فسق کا حکم کیا گیا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی ہی مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور
پھر تہمت نہ لگائین وَاَصْلَحُوْا ج اور نیک کرین اپنی نیتین مسلمانون پر تہمت لگانا چھوڑ دینے مین کہ فسق کا نام اونپر سے اوٹھ جائے
مگر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اوسکی گواہی ہمیشہ مردود ہی اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب مین
توبہ کے بعد اوسکو فاسق کہنا اور اوسکی گواہی رد کرنا دونون باتین جاتی رہتی ہین فَاِنَّ اللّٰهَ پھر بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے
والا ہی بندون کے گناہ رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شاید کہ کوئی مرد ہم مین سے کسی غیر کو اپنی جورو کے ساتھ دیکھے تو اگر گواہ ڈھونڈھنے جاتا ہی تو جب تک
گواہ جمع ہون وہ غیر مرد اپنی حاجت سے فارغ ہو کر چل دیگا اور اگر ہم مین سے کوئی بے گواہ لائے ایسی بات کہے تو اسّی کوڑے اوسے لگائے
جائینگے اور وہ فاسق کہلائیگا اور اوسکی گواہی قبول ہوگی پھر کیونکر ہمارا نباہ ہوگا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عاصم
حق تعالیٰ نے ایسا ہی حکم بھیجا ہی پس عاصم جیسے ہی مجلس نبوی سے باہر نکلے اونکے چچیرے بھائی عویمر نام اونھین ملے اور یہ بات کہی کہ ای عاصم مکہ
مین سمحا کو اپنی جورو خولہ کے پیٹ پر مین نے دیکھا ہی عاصم بولے کہ افسوس جو بات مین نے پوچھی تھی اوسی مین مبتلا ہوا وہین سے پھرے
اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اوسنے انکار کیا تو یہ لعان کی آیت نازل ہوئی کہ
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین زنا کے ساتھ اَزْوَاجَهُمْ اپنی جورون کو وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اور ہون
اونکے واسطے گواہ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ مگر اونھی کی ذاتین فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ تو واجب ہی گواہی دینا ایک کی اونمین سے
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ چار گواہیان خدا کے واسطے اس مضمون سے کہ اِنَّهٗ بیشک وہ یعنی شوہر لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
سچون مین سے ہی اوس عورت کو زنا کے ساتھ منسوب کرنے مین اور ایک بار گواہی قسم کے ساتھ ایک گواہ کی جگہ پر ہی وَالْخَامِسَةُ
اور پانچوین گواہی اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ یہ کہ لعنت خدا کی اوسپر اِنْ كَانَ اگر ہو وہ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ جھوٹون مین سے
اوس بات کے کہنے مین مرد کا لعان تو اسطرح پر ہی کہ چار بار کہے کہ خدا کی قسم مین نے اس عورت کو جو بری بات کہی اوسمین مین سچا ہون
اور پانچوین بار کہے کہ جو بری بات مین نے اس عورت کو کہی اگر مین اسمین جھوٹا ہون تو مجھپر خدا کی لعنت اور ہر بار اوس عورت کی طرف اشارہ
کرے اور اس لعان کا حکم یہ ہی کہ مرد پر سے قذف کی حد ساقط اور جورو خاوند مین جدائی کر دینگے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے موافق تو

طلاق کی جدائی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فسخ کی جدائی اور عورت پر زنا کی حد ثابت ہو جائیگی اور اگر شوہر لعان سے انکار کرے تو امام شافعی کے قول اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اوسے قید کرینگے **وَيَدْرَؤُا** اور دور کریگی اور باز رکھیگی **عَنْهَا الْعَذَابَ** اوس عورت سے قید یا حد کو **أَنْ تَشْهَدَ** یہ کہ گواہی دے وہ عورت **أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ** چار گواہیاں خدا کی قسم کے ساتھ اور اس مضمون کے ساتھ کہ **إِنَّهُ** بیشک وہ شوہر **لَمِنَ الْكَاذِبِينَ** ○ جھوٹوں میں سے ہی اوس بری بات میں جو اوسنے مجھے کہی **وَالْخَامِسَةَ** اور پانچوین گواہی **أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا** یہ کہ خدا کا غضب اوس عورت پر ہو **إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ** ○ اگر ہو مرد سچون مین اوسے وہ بری بات کہنے مین عورت کا لعان یہ ہی کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتی ہون مین بخدا کہ یہ مرد جھوٹا ہی اوس بری بات مین جو اوسنے مجھے لگائی اور پانچوین بار کہے کہ اگر یہ مرد اوس بری بات مین سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہے اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے موضح مین لکھا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد عویمر اور خویلہ کو طلب فرمایا اور جس طور سے مذکور ہوا اوسی طرح مرد اور عورت دونون نے گواہی دی اور لعنت و غضب کا جب دونون نے نام لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کہا اور اور لوگون نے بھی اور مفسرین کے ایک گروہ نے عویمر کی جگہ ہلال بن امیہ کا ذکر کیا ہی **وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ** اور اگر نہوتا فضل اللہ کا **عَلَيْكُمْ** تمپر **وَرَحْمَتُهُ** اور اوسکی رحمت **وَأَنَّ اللَّهَ** اور یہ کہ خدا **تَوَّابٌ** توبہ قبول کرنے والا ہی **حَكِيمٌ** ○ حکم کرنے والا حدون کا اور حکمون مین تو ضرور تمکو فضیحت کرتا اور جھوٹے کو عذاب مین مبتلا کرتا اور بعضے یہ معنی کہتے ہین کہ اگر تمپر عذاب کی تاخیر کرکے فضل و رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہو جاتے یا اگر سزائین مقرر فرما کر اور بری باتون سے منع کرنے کے سبب سے خدا فضل نہ فرماتا تو تمھاری نسل منقطع ہو جاتی اور لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر ڈالتے یا توبہ قبول کرکے اگر تمپر خدا رحم نہ کرتا تو تم نا امیدی مین حیران رہتے تو تمکو توبہ کی توفیق دیکر امیدوار کیا **نظم** گر توبہ مدد گار گنہگار نہ بودی ؛ او را بسر حد کرم رہ کہ نمودی ؛ در توبہ نبودے کہ در فیض کشودے ؛ زنگ غم از آئینہ عاصی کہ زدودے ؛ اسکے بعد ام المؤمنین حضرت بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بری الذمہ ہونے کے باب مین آیتین ہین اور وہ قصہ طولانی ہی اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہی کہ اوس قصے کی چھوٹی چھوٹی باتین لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہی کہ ہجرت کے پانچوین برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ اوس سفر مین ساتھ تھین اور ایک منزل مین کجاوے سے اوترین اور اونکا ہار کھو گیا اوسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف لیگئین دیر ہوئی فورًا خادمون نے کجاوہ اوٹھا کر اونٹ پر رکھدیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہی یا جناب صدیقہ اوسمین بیٹھی ہین اور وہ لوگ وہانسے چل نکلے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہان تشریف لائین اور دیکھا کہ وہان کوئی نہین تو اوسی جگہ ٹھہر گئین یہانتک کہ صفوان بن معطل جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہان پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اونکے اونٹ پر سوار ہو کر لشکر مین جا ملین ابن ابی نے صفوان کے اونٹ پر اونھین سوار دیکھکر وہ بات کہی جو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینہ منورہ مین سب پہونچے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیگئی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئی تھین اونھین اس بات کی خبر نہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

بے التفاتی دیکھتین اجازت لیکر اپنے والد کے گھر آئین وہان یہ حال سُنا تو اس صدمہ سے مرض اور بڑھا دن رات رویا کرتین **بیت** چشم گریہ بسر آب ست روز و شب ❊ جانم زنالہ در تب و تاب ست روز و شب ❊ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت بی عایشہ رضی کا حال تحقیق کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اپنی بیبیون اور بڑے بڑے صحابہ سے آپ پوچھتے سب اونکی پاکدامنی پر گواہی دیتے ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر مین تشریف لائے اور حضرت عایشہ صدیقہ کو روتے دیکھکر فرمایا کہ اے عایشہ اگر تمنے گناہ کیا ہی تو خدا سے توبہ کرو اور بخشش چاہو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مان باپ سے کہا کہ تم حضرت کی اس بات کا جواب دو کسی نے جرات نہ کی تو خود حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت دہشت کے ساتھہ یہ بات عرض کی کہ یا رسول اللہ دشمنون نے ایک خبر اڑا دی ہی اور مین جو کہتی ہون کوئی باور نہین کرتا تو مین اب یہی کہتی ہون جو یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ **بیت** صبر کنیم تا کرم او چہ میکند ❊ با این دل شکستہ غم او چہ میکند ❊ بس اس گفتگو کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی کا اثر ظاہر ہوا اور برارت کی آیتین نازل ہوئین کہ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ بیشک جو لوگ لائے ہین بڑا جھوٹ عایشہ کی شان مین عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ایک گروہ ہین تم مین سے اور وہ پانچ آدمی تھے عبداللہ بن ابی منافقون کا پیشوا اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے اور حمنہ بنت حجش ام المومنین حضرت زینب کی بہن لَا تَحْسَبُوْهُ نہ سمجھو اوس جھوٹے کو شَرًّا لَّكُمْ برا اپنے واسطے ہمین مخاطب ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت بی عایشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جنکے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اوس جھوٹ کو اپنی نسبت برا نہ سمجھو بَلْ هُوَ بلکہ وہ خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اسواسطے کہ تمنے بڑا ثواب پایا اور تمہاری برات اور پاکی مین آیتین نازل ہوئین اور تمہاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہوگئی اور سب جھوٹ بولنے والون اور بہتان باندھنے والون کے باب مین وعید ہوگئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر شخص کے واسطے انمین سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہین مَّا اكْتَسَبَ جزا اوس چیز کی ہی جو کمائی کی اونھون نے مِنَ الْاِثْمِ گناہ مین سے اوسقدر جتنا اونھون نے خوض کیا اسواسطے کہ بعضے ہنسے تھے اور بعض نے بری باتین کہی تھین اور بعضے چپ ہے اور منع نہ کیا وَالَّذِيْ تَوَلّٰى اور جس شخص نے کہی كِبْرَهٗ بڑی بات اور بہت بدتر مِنْهُمْ اوس گروہ مین سے اوس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہی لَهٗ عَذَابٌ اوسکے واسطے ہے عذاب عَظِيْمٌ ۝ بڑا آخرت مین یا دنیا مین اس سبب سے کہ قذف کی حد اوسپر جاری ہوئی اور ذلیل و رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ حسان تھے اسواسطے کہ آخر عمر مین اندھے ہوگئے یا مسطح اسواسطے کہ اونکے ہاتھ شل ہوگئے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کیون نہ اوسوقت جب سنی تمنے یہ بات ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بِاَنْفُسِهِمْ اپنے دین والون کی طرف خَيْرًا نیک جیسا کہ اپنی ذاتون کی طرف گمان کرتے ہین خطاب سے غیبت اور ضمیر سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہی ملامت کرنے مین اور آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ مومنون کی طرف نیکی کا گمان کرنا ایمان کا مقتضا ہی یعنی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ بات سنکر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی طرف نیک گمان کرتے وَّقَالُوْا اور کہتے جسطرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہوا اور کہے کہ هٰذَآ یہ بات اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ جھوٹی کھلی

ہوئی ہی اور حق سبحانہ تعالی پیغمبرون کی بیبیون کو ایسے حالون سے محفوظ رکھتا ہی اونکی تعظیم اور تکریم کے واسطے لَوْلَا جَآءُوْ کیون نہ لائے عَلَیْهِ اس بات پر بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ چار گواہ کہ گواہی دین اوس بات کی جسپر وہ قذف کرتے ہین فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ پھر اب جو نہ لائے وہ چار گواہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک یعنی اوسکے حکم مین هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وہ جھوٹے ہین ظاہر اور باطن مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے تو ظاہر حکم مین جھوٹے نہوتے مگر حقیقت مین جھوٹے ہوتے اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کی بیبیون پر یہ صورت ممتنع ہی اور چونکہ گواہ نہ لائے تو ظاہر مین بھی جھوٹے ہین وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ فضل ہوتا اللہ کا عَلَیْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت فِی الدُّنْیَا دنیا مین توبہ کی توفیق دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عفو اور مغفرت کرکے تو لَمَسَّكُمْ ضرور پہونچتا تمکو فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ اوس چیز مین جسمین تمنے خوض کیا صدیقہ کو جھوٹ لگاکر عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ عذاب بڑا کہ حد قذف اور لوگون کی ملامت کی سختی اوس عذاب کے سامنے حقیر ہوتی اور تمکو وہ عذاب پہونچتا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ جسوقت کہ لاتے تھے تم وہ بات بِاَلْسِنَتِكُمْ اپنی زبانون پر کہ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ اور کہتے تھے اپنے مونہون سے مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وہ بات کہ نہ تھا نہین اوسکا علم یعنی نادانی کی راہ سے کہتے تھے وَتَحْسَبُوْنَهٗ اور سمجھتے تھے اوس بات کو جو تمنے کہی تھی هَیِّنًا ۖ سہل اور آسان کہ کوئی نتیجہ اوس سے نہ پیدا ہوگا وَّهُوَ اور حال یہ ہی کہ وہ بات عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک عَظِیْمٌ ۝ بڑی ہی اور اوسکے سبب سے بڑا عذاب ہوگا اسواسطے کہ عار کی بات اہل بیت نبوت کو لگاتا ہی اور قرآن کی تکذیب اور منصب رسالت کی تحقیر کرتا ہی اقتناعات مین لکھا ہی امام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری کی زوجہ نے اونسے پوچھا کہ تمنے وہ بات سنی ہی جو عایشہ کے باب مین لوگ کہتے ہین ابو ایوب رضی اللہ عنہ بولے کہ ہان سنی ہی وہ بات جھوٹ ہی کیا تو اپنی نسبت اوس فعل کو جایز رکھتی ہی اونکی زوجہ بولین کہ واللہ نہین پس ابو ایوب نے کہا کہ واللہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تجھسے بہتر ہین تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کی نسبت یہ کام کب ممکن ہو سکتا ہی یہ بہتان عظیم ہی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ اور کیون نہ جسوقت سنی تمنے یہ بات قُلْتُمْ کہتے تم یعنی تمنے جب بات سنی تو کیون نہ کہا تمنے جیسا ابو ایوب نے کہا تھا کہ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ نہین لائق ہمکو اور نہین پہونچتا اَنْ نَّتَكَلَّمَ یہ کہ کہین ہم بِهٰذَا اوس یہ بات سُبْحٰنَكَ پاک ہی تو اے خدا اس سے کہ اپنے پیغمبر کے حرم محترم مین خرابی اور برائی ڈال سکے هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ۝ یہ کلام بڑا بہتان ہی منافقون کا باندھا ہوا یَعِظُكُمُ اللّٰهُ نصیحت کرتا ہی خدا تمکو اَنْ تَعُوْدُوْا یہ کہ پھر کہو لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا ایسی بات کبھی یعنی جب تک زندہ ہو ہرگز کبھی ایسی بات پھر نہ کہنا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اگر ہو ایمان والے اسواسطے کہ ایمان مسلمانون کے باب مین طعن کرنے کو عموماً مانع ہی خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے باب مین جو مسلمانون کی مائین ہین وَیُبَیِّنُ اللّٰهُ اور بیان کرتا ہی اللہ صاف صاف لَكُمُ الْاٰیٰتِ ۭ تمہارے واسطے آیتین کہ نیک دبون کی نشانیان بتائین تاکہ نصیحت پکڑو اور ادب کی راہ سے نہ پھرو وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جانتا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی حَكِیْمٌ ۝ حکم کرنے والا ہی کہ وہ عیب اور عار سے بری الذمہ مین بیت تا گریبان دامنش پاک ست از لوث خطا و زندست عیب جو آلودہ از سر تا بپا اور کسی نے کیا خوب کہا ہی بیت کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد

پاکی ۞ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ بیشک جو لوگ دوست رکھتے ہین أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ یہ کہ پھیلے بدنامی یعنی بُری بات کی طرف نسبت کرنا فِي الَّذِينَ آمَنُوا اونکی شان مین جو ایمان لائے ہین اور چاہتے ہین کہ لوگ اوس بات کو زبان پر لائین لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اونکے واسطے ہی عذاب دکھ دینے والا فِي الدُّنْيَا دنیا مین حد قذف اور بدنامی کی وجہ سے وَالْآخِرَةِ اور آخرت مین عذاب دوزخ ہی وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اوسکی بُرائی جسمین تمنے فکر کی ہی وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۞ اور تم اوسے نہین جانتے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تحمل اور بردباری کے ساتھ عَلَيْكُمْ تمپر وَرَحْمَتُهُ اور اوسکی رحمت مہربانی اور پرورش کے ساتھ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ اور یہ کہ اللہ مہربان ہی جسپر افترا کیا گیا اوسکا بری الذمہ ہونا ظاہر کرتا ہی رَحِيمٌ ۞ رحم کرنے والا ہی اگر توبہ کے سبب سے افترا کرنے والے کا گناہ نہ بخشتا تو ضرور تمپر عذاب نازل ہوتا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو لَا تَتَّبِعُوا نہ پیروی کرو خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ شیطان کے قدمون کی یعنی اوسکے نشانون کی طرف اوسکی راہون کی اور حضرت عایشہ پر تہمت رکھنے مین اوسکے وسوسون کی وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور جو کوئی پیروی کرے شیطان کے قدمون کی اور اوسکے اثرون کی متابعت کرے فَإِنَّهُ يَأْمُرُ تو بیشک حکم کرتا ہی شیطان اپنے بِالْفَحْشَاءِ اوس کام کا جو عرفا اور عقلا بُرا ہو وَالْمُنْكَرِ اور اوس کام کا حکم کرتا ہی جو شرعا بُرا ہی وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا عَلَيْكُمْ تمپر توبہ کی توفیق دیکر یا حدین مقرر کرکے جو گناہون کا کفارہ ہین وَرَحْمَتُهُ اور اوسکی رحمت تمہین پاک کرنے کو تو مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ پاک نہوتا تم مین سے مِنْ أَحَدٍ کوئی أَبَدًا آخیر زمانہ تک اس عیب جوئی اور بدگوئی کے میل سے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي اور لیکن خدا پاک کر دیتا ہی توبہ قبول کرکے مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہی وَاللَّهُ سَمِيعٌ اور اللہ سننے والا ہی لوگونکی باتین عَلِيمٌ ۞ جاننے والا ہی اونکی نیتین کہتے ہین کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے خالہ زاد بھائی مسطح نام کو خرچ نہ دونگا اور اوسکے ساتھ بھلائی نہ کرونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا يَأْتَلِ اور چاہیے کہ قسم نہ کھائین أُولُو الْفَضْلِ بزرگی والے جو دین مین بزرگی رکھتے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالسَّعَةِ اور مقدرت والے جو مال کی رو سے وسعت رکھتے ہین اولوا الفضل سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین حق تعالی نے فرمایا کہ ایسے لوگون کو قسم نہ کھانا چاہیے أَنْ يُؤْتُوا اس بات پر کہ نہ دینگے خرچ أُولِي الْقُرْبَىٰ قرابت والون کو وَالْمَسَاكِينَ اور فقیر محتاجون کو وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور خدا کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو اور مسطح قرابتدار بھی اور محتاج بھی اور مہاجر بھی تھے وَلْيَعْفُوا اور چاہیے کہ معاف کرین وہ جرم جو اونسے صادر ہوا وَلْيَصْفَحُوا اور چاہیے کہ بدلا لینے سے منھ پھیرین اور چشم پوشی کرین أَلَا تُحِبُّونَ کیا دوست نہین رکھتے ہو أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ اس بات کو کہ بخشدے خدا تمکو تو تم بھی اورون کے گناہ سے درگذرو وَاللَّهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے والا ہی باوصف اسکے کہ بدلا لینے کمال سے اوسے قدرت حاصل ہی رَحِيمٌ ۞ مہربان ہی گناہگارون پر تو تمہین بھی چاہیے کہ اوسکے اخلاق سے خلق حاصل کرو علما نے یہ آیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلیل پکڑی ہی صاحب ثقات نے لکھا ہی کہ اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہی اس بات پر کہ فضیلت مطلقہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی اور حکیم سنائی قدس سرہ نے اس باب مین کہا ہی نظم بود چندان کرامت و فضلش ٭ کہ اولوا الفضل خواند

ذو الفضلش بہ صورت و سیرتش ہمہ جان بود زان ز چشم عوام پنہان بود ۔ روز و شب سال و ماہ و ہمہ کار ۔ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ۔
اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ تہمت لگاتے ہین پاک بیبیون کو الْغٰفِلٰتِ ایسی کہ بیخبر ہین اوس چیز سے جسکی اونھین تہمت لگاتے ہین الْمُؤْمِنٰتِ ایمان رکھنے والیان خدا اور رسول پر ان عورتون سے پیغمبر صاحب کی بیبیان ادنٰی وسیط مین لکھا ہی کہ خاص کر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مہاجرون کی شان مین ہی اور بعضون نے عام رکھا ہی اور بہر تقدیر جو لوگ ایسی جماعت کو تہمت لگاتے ہین لُعِنُوْا وہ لعنت کیے گئے ہین فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین دنیا مین نیکنامی سے دور پڑے ہین اور آخرت مین رحمت سے یعنی اس عالم مین ملعون و مردود ہین اور اوس جہان مین مبغوض و مطرود وَلَهُمْ عَذَابٌ اور اونکے واسطے ہی عذاب عَظِیْمٌ ۝ بڑا بڑے گناہ کے سبب سے اور وہ عذاب اونپر ہوگا یَّوْمَ تَشْهَدُ اوس دن جب گواہی دینگی عَلَیْهِمْ اونپر اَلْسِنَتُهُمْ اونکی زبانین بڑے گناہ اور بہتان کی یعنی اپنی زبان سے خود اقرار کرینگے وَاَیْدِیْهِمْ اور گواہی دینگے اونکے ہاتھ وَاَرْجُلُهُمْ اور اونکے پانون بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز کی جو کرتے تھے گناہ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ اوس روز پوری دیگا اللہ اونھین دِیْنَهُمُ الْحَقَّ جزا اونکی جو اونکے لائق ہی وَیَعْلَمُوْنَ اور جانینگے اوس دن کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ وہی ہی ثابت اپنی ذات سے ظاہر الوہیت اور قدرت کے ساتھ قادر ثواب و عذاب پر اَلْخَبِیْثٰتُ بری اور ناپاک باتین لِلْخَبِیْثِیْنَ ناپاکون کے واسطے ہین یعنی ناپاک ہی لوگ ناپاک باتین زبان سے کہتے ہین اور اونھین سے بری باتین ظاہر ہوتی ہین وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور پلید لوگ قابل پلید باتون کے ہین اسواسطے کہ اونکی طبیعتین پلیدی کی وجہ سے پلید باتون کی طرف مائل ہین وَالطَّیِّبٰتُ اور پاکیزہ باتین لِلطَّیِّبِیْنَ پاک لوگون کے واسطے ہین یعنی اونسے سرایت کرتی ہین اور اثر کرجاتی ہین وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاکیزہ لوگ بھی پاکیزہ باتون کے لائق ہین مصرع از کوزہ ہمون برون تراود کہ درو ست ۔ اور بعضے مفسرین نے یہ تفسیر کی ہی کہ ناپاک عورتین ناپاک مردون کے واسطے ہین اور ناپاک مرد اونکی طرف رغبت کرتے ہین اور پاک عورتین پاک مردون کے واسطے ہین اور پاک مرد اونکی طرف مائل ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات مین سب سے زیادہ پاکیزہ ہین آپکے واسطے جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سی محرم سزاوار ہی اسواسطے کہ جنسیت الفت اور صحبت کا سبب ہوتی ہی اور اسی طرف مثنوی معنوی مین اشارہ ہی مثنوی ذرہ ذرہ کاندرین ارض و سماست ۔ جنس خود را ہمچو کاہ و کہرباست ۔ ناریان مر ناریان را جاذب اند ۔ نوریان مر نوریان را طالب اند ۔ اہل باطل باطلان را میکشند ۔ اہل حق از اہل حق ہم سرخوش اند ۔ طیبات آمد ز بہر طیبین ۔ للخبیثات الخبیثون ہست یقین ۔ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا ذکر رسالہ مرات الصفا مین مفصل تحریر ہوا ہی اسوجہ سے یہان آیتون کا ترجمہ فقط کردیا گیا ہی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ تعالی عنہ مُبَرَّءُوْنَ پاک اور مبرا ہین مِمَّا یَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو کہتے ہین گنہگار تہمت لگانے والے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و منصب بہت پاک اور بلند ہی اس بات سے کہ آپکی زوجہ طاہرہ کا دامن عصمت ایسے شبہہ سے آلودہ ہو اور صفوان بھی ایک مرد پاکیزہ اولیا

صحابہ مین سے ہی اوسپر بھی یہ تہمت نہین کر سکتے لَهُمْ اونکے واسطے ہی مَغْفِرَةٌ بخشش خدا سے وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ع اور روزی اچھی
یعنی بے محنت اور بے زوال اس سے جنت کی نعمت مراد ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا
لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُیُوْتًا گھرون مین غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ اپنے گھرون کے سوا جنمین تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر مین چلے جاؤ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا یہانتک کہ خبر لو اور اجازت چاہو وَتُسَلِّمُوْا اور سلام کرو عَلٰٓی اَهْلِهَا اوس گھر والے پر ایک روایت مین
آیا ہی کہ کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُهَا ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت مین
حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھرون مین ایسی حالت پر ہوتے ہین کہ یہ نہین چاہتے کہ اوس حال مین ہمین کوئی دیکھے
اور ہمارے لوگون مین سے ایک ایک جانک ہمارے گھر مین چلا آتا ہی اور جس حال مین نہ دیکھنا چاہیے ہمین دیکھ لیتا ہی تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی اور حکم ہو گیا کہ لوگون کے گھر مین بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذٰلِكُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی
تمھارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی اپنے بال بچون مین آئے اوسے بھی چاہیے کہ بات یا چاپ
یا کھنکھار کے سبب سے آگاہ کر دے تاکہ گھر والے ستر عورت کر لین بری بات دور کر دین ہمنے یہ حکم کیا لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید کہ تم
نصیحت مانو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَآ پھر اگر نہ پاؤ اوس گھر مین اَحَدًا کسیکو فَلَا تَدْخُلُوْهَا تو نہ داخل ہو غیر کے گھر مین
حَتّٰی یُؤْذَنَ لَكُمْ یہانتک کہ اجازت دین تمکو یعنی کوئی ظاہر ہو کر تمکو اجازت دے اسواسطے کہ کسیکے خالی گھر مین بے اذن
چلے جانے مین چوری کی تہمت کا محل ہی وَاِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا اور اگر کہین تمسے اجازت مانگنے کے بعد کہ پھر جاؤ فَارْجِعُوْا
تو پھر آؤ وہان نہ ٹھہرو نہ اڑو نہ دروازے پر بیٹھو اسواسطے کہ اسمین گھر والے کی مضرت ہی هُوَ اَزْكٰی لَكُمْ پھر آنا بہت پاکیزہ بات
اور بہت خوب کام ہی تمھارے واسطے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِیْمٌ ۝
جاننے والا ہی اور اوسپر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
ملک شام اور عراق کی راہ مین تاجرون کو اتفاق پڑتا ہی کہ خالی گھر اور سرا مین ٹھہرتے ہین چونکہ کوئی وہان مقیم نہین ہی تو کس سے اجازت
مانگین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَیْكُمْ نہین ہی تم پر جُنَاحٌ کچھ گناہ اَنْ تَدْخُلُوْا یہ کہ داخل ہو بے اجازت
بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ اون گھرون مین جو مسکون نہین ہین یعنی اونمین کوئی نہین رہتا بلکہ آتے ہین اور چلے جاتے ہین
جیسے قافلہ اوترنے کی جگہ اور سرا فِیْهَا اون خالی گھرون مین مَتَاعٌ لَّكُمْ فائدہ ہی تمکو کہ سردی گرمی سے وہان پناہ لیتے ہو اور
مال اور جانور تمھارے وہان محفوظ رہتے ہین وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُبْدُوْنَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اذن چاہنا وَ
مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ اور جو چھپاتے ہو گھرون مین بدنیتی سے داخل ہونا قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا
ایمان والے مردون سے کہ لیلیں اور چھپا دین مِنْ اَبْصَارِهِمْ اپنی آنکھون سے نامحرم کو دیکھنا اسواسطے کہ نگاہ سے فتنہ پیدا ہوتا ہی
ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہی کہ آدمی کے دل مین شیطان کا بہت تیز قاصد آنکھ ہی اسواسطے کہ اور حواس اپنے ٹھکانے پر ہین تا وقتیکہ کوئی چیز
اون تک نہین پہونچتی اوسے دریافت کرنے مین مشغول نہین ہو سکتے مگر دیدہ ایسا حاسہ ہی کہ دور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کو شکار کرتا ہی نظم

ع ۳ ۶

این ہمہ آفت کہ بہ تن میرسد ۔ از نظر تو بہ شکن میرسد ۔ دیدہ فرو پوش چو دُرِّ صدف ۔ تا نشوی تیر بلا را ہدف ۔ نفحات مین حضرت شبلی قدس سرہ سے منقول ہی کہ اونھون نے اس آیت کے یہ معنی کہے ہین کہ سامنے کی آنکھین اونکی طرف سے بند کرین جنپر نظر ڈالنا حرام ہی اور دل کی آنکھ ماسوی اللہ کی طرف سے بند کرلین وَيَحْفَظُوا اور بچائین فُرُوجَهُمْ اپنی فرجون کو حرام سے یا چھپائین اپنی شرمگاہین ناف سے گھٹنے کے نیچے تک ذٰلِكَ یہ آنکھ بند کرنا اور فرج بچانا أَزْكَىٰ بہت پاکیزہ اور فائدے کی بات ہی لَهُمْ اونکے واسطے دنیا اور آخرت مین إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بیشک اللہ جاننے والا ہی بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وہ جو کرتے ہین نگاہ حلال اور حرام پر اور ہاتھ پانوٗن سے جو عبادت اور گناہ کرتے ہین وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ اور کہو ایمان والی عورتون کو کہ پاکدامنی کی راہ سے يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ بند کرین اپنی آنکھین اور نامحرم مردون کو نہ دیکھین وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ اور بچائین اپنی فرجین زنا سے وَلَا يُبْدِينَ اور نہ ظاہر کرین زِينَتَهُنَّ اپنا سنگار زیور لباس رنگ وغیرہ سے کرکے إِلَّا مَا ظَهَرَ مگر وہ جو کھل جائے مِنْهَا اوسمین سے کام کرتے وقت جیسے انگوٹھی اور کپڑے کے کنارے اور سرما آنکھ مین اور رنگ ہاتھ مین اور بعضون نے کہا ہی کہ زینت سے زینت کے مقام مراد ہین تو منھ اور ہتھیلیان مستثنی ہین وَلْيَضْرِبْنَ اور چاہیے کہ ڈالین بِخُمُرِهِنَّ اپنی اوڑھنیان عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ اپنے گریبانون پر یعنی اپنی گردن اوڑھنی سے چھپالین تاکہ اونکے بال اور کان اور گردن اور سینے چھپے رہین وَلَا يُبْدِينَ اور نہ کھولین زِينَتَهُنَّ اپنی زینت کی جگہین جیسے سر بازو سینہ پنڈلی کہ چھپکے بازوبند چنپاکلی پازیب کی جگہ ہی إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ مگر اپنے شوہرون کے واسطے اسلیے کہ سنگار اونھی کے واسطے ہی أَوْ آبَائِهِنَّ یا اپنے باپون کے واسطے اور دادا پردادا باپ کے حکم مین ہی أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون کے باپون کے واسطے کہ وہ عورت کے واسطے باپ کے حکم مین ہین أَوْ أَبْنَائِهِنَّ یا اپنے بیٹون کے لیے یا بیٹیون کے بیٹون یعنی پوتون کے واسطے اسی طرح پوتون کے بیٹے جتنے ہون بیٹون کے حکم مین داخل ہین أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون کے بیٹون کے واسطے اسواسطے کہ یہ عورتون کے واسطے بیٹون کے حکم مین ہین أَوْ إِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون کے لیے أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون کے بیٹون کے واسطے کہ وہ بھائیون کا حکم رکھتے ہین أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ یا اپنی بہنون کے بیٹون کے لیے اور یہ سب ایک ایسی جماعت ہین کہ انکے ساتھ عورت کا نکاح درست نہین اور رضاعی محرمون مین بھی یہی حکم ثابت ہی اور حق تعالیٰ نے چچاؤن اور ماموون کا ذکر نہ کیا اسواسطے کہ وہ بھائیون کے حکم مین ہین انوار مین لکھا ہی کہ بہت احتیاط یہ ہی کہ زینت کی جگہین چچا اور ماموون کے سامنے بھی عورت نہ کھولے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے سامنے تعریف کرین اور اس سبب سے کوئی فتنہ پیدا ہو أَوْ نِسَائِهِنَّ یا اپنے دین کی عورتون کے واسطے یعنی زینت کے مقام ایمان والی عورتون کو دکھائین تبیان مین لکھا ہی کہ یہودی نصرانی مجوسی بت پرست عورتین غیر مرد کا حکم رکھتی ہین اور مسلمان عورت کو اونکے سامنے پوشیدہ زینت ظاہر کرنا درست نہین اسواسطے کہ دین کے حکم نے مسلمانون اور کافرون مین آشنائی اور دوستی کی رسم مٹادی اور پاکدامن بیبیون کو بدکار عورتون کی ملاقات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ نسائہن کے لفظ سے سب عورتین مراد ہین اور اونسے پرہیز کرنا چاہیے أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ یا وہ جسکے مالک ہوئین یا اونکے ہاتھ یعنی عورتین اونسے نہ پرہیز کرین جو اونکے ہاتھ کا مال ہون

لونڈیان خواہ ایمان والی خواہ کافرہ یا یہ کہ وہ لونڈیان عورتون مین داخل ہین اونکو یہان ذکر کر دیا تاکہ یہ بات معلوم ہوجائے کہ اوس لونڈی سے بھی
پرہیز لازم نہین جو ایمان والی نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ سے لونڈی بھی مراد ہی اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہین کہ
اگر غلام نیک نیت اور پاکدامن ہو تو اوسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو نہین اور احقاف مین لکھا ہی کہ ابن المسیح
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ کا لفظ تمکو کہین دھوکے مین نہ ڈالدے اسواسطے کہ لونڈیون ہی کے باب مین ہی غلام کے
باب مین نہین اسواسطے کہ عورتین اکثر لونڈیان ہی مول لیتی ہین غلام نہین اور عورت کا غلام غیر مرد کے حکم مین ہی اوسے نہ اپنی مالکہ بیبیون کی
نظر ڈالنا درست ہی نہ اونکی زینت کی جگہون مین سے کسی جگہہ اَوِ التّٰبِعِيْنَ یا پیروی کرنے والے غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ بے شہوت
والے مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھرون مین آتے ہین اور عورتون سے کچھ حاجت ہی نہین
رکھتے یعنی اونسے شہوت کا دغدغہ نہین جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہین رکھتے
اور اونکی نیت کھانے ہی مین لگی رہتی ہی اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہین کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت مین غیر
مردون کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکو مباشرت کی خواہش تو ہی زیادہ بریں نیست کہ اوسکی قوت نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ یا لڑکے جو لَمْ يَظْهَرُوْا آگاہ نہین عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ عورتون سے یعنی نہ اونکو کچھ تمیز ہی نہ عورتون کے
ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہین یا یہ کہ عورتون پر آنے کی قدرت ہی نہین رکھتے یعنی بالغ نہین ہوئے اور اونکو شہوت نہین ہوتی
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ اور نہ مارین عورتین اپنے پانون گنھگرون پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لِيُعْلَمَ تاکہ جانا جائے
مَا يُخْفِيْنَ جو چھپائے رکھتی ہین مِنْ زِيْنَتِهِنَّ اپنا زیور کہ وہ پائل چھاگل پازیب ہی یعنی ان زیورون کی آواز بھی مردون کے
کان تک پہونچائین کہ آواز سنکر مردون کو اونکی طرف رغبت ہو وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور پھرو خدا کی طرف جَمِيْعًا تم سب اَيُّهَ
الْمُؤْمِنُوْنَ ای ایمان والو لَعَلَّكُمْ شاید تم تُفْلِحُوْنَ ○ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سبب سے حق تعالی نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اسواسطے
کہ کوئی آدمی خطرے اور گناہ سے خالی نہین امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اوسے توبہ کی حاجت ہی جو اپنے کو توبہ کا محتاج
نہین جانتا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے مطیع اور عاصی سب کو توبہ کا حکم اسواسطے فرمایا تاکہ عاصی شرمندہ نہو اسواسطے کہ اگر
یون فرماتا کہ ای گناہگارو تم توبہ کرو تو اونکی رسوائی ہوتی حق تعالی گناہگارون کی رسوائی جب دنیا مین نہین چاہتا تو امید ہی کہ عقبی مین
بھی اونکو فضیحت نہ کرے نظم چو رسوا نہ کردی بچندین خطا ÷ درین عالمم پیش شاہ و گدا ÷ دران عالمم ہم بر خاص و عام ÷ بہ بیلم مزن رسوا
مکن والسلام ÷ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى اور نکاح کرلو بے شوہر والی عورتون کو مِنْكُمْ اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہو اوسے جورو والا
کردو اور جس عورت کے شوہر نہو اوسے شوہر والی کرو وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ اور نکاح کرو اپنے نیک پاک غلامون کا وَاِمَآئِكُمْ
اور اپنی لونڈیون کا صالح کی تخصیص اونکے اہتمام شان کے واسطے ہی اور اسلیے ہی کہ نکاح کے سبب سے اپنی نیکی پاکی مین ہین اِنْ يَّكُوْنُوْا
اگر ہونگی وہ عورتین جو بے شوہر ہین اور صالح لونڈی غلام فُقَرَآءَ فقیر اور محتاج يُغْنِهِمُ اللّٰهُ تو غنی کردیگا اونھین اللہ تعالی مِنْ فَضْلِهٖ
اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بوجہ اجتماع رزقی کے ایک گھر مین جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

ف ایک آدمی کا کھانا کفایت کرتا ہی دو آدمیون کو

وَاللّٰہُ وَاسِعٌ اور خدا بڑی بخشش والاہی فراخی معاش وہی دیتاہی عَلِیْمٌ ۝ جاننے والاہی اور موافق استحقاق فقراکے روزی عنایت کرتاہی وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ اور لازم ہی کہ الگ رہین حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کرین وہ لوگ جو لَا یَجِدُوْنَ نہین پاتے ہین نِکَاحًا اسباب نکاح کو مثل اداے مہر اور نان و نفقہ کے حَتّٰی یُغْنِیَہُمُ اللّٰہُ اوس وقت تک کہ حق تعالی تونگر کردے اون لوگون کو مِنْ فَضْلِہٖ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اوس اسباب پر وہ قادر ہو جائین جسکے سبب سے وہ کدخدا ہو سکین وَالَّذِیْنَ اور جو لوگ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مانگتے ہین مکاتبہ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اوس سے جسکے مالک ہوئے تمھارے ہاتھ یعنی وہ جو تمھارے لونڈی غلامون سے مکاتبہ مانگین فَکَاتِبُوْہُمْ تو مکاتب کردو اونھین یہ امر مستحب ہی اور مکاتبہ یہ ہی کہ آقا اپنے لونڈی غلام سے کہے کہ مین نے تجھے مکاتب کیا اتنا مال ادا کر اور آزاد ہو جا لکھا ہی کہ حویطب ابن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اوس سے مکاتبت چاہی اوسنے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمھارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہین تو اونھین مکاتب کردو اِنْ عَلِمْتُمْ اگر جان چکے ہو فِیْہِمْ خَیْرًا اونمین نیکی او صلاحیت اور امانت یا کمائی کرکے مال ادا کردینے کی قوت یا یہ کہ قسط کتابت کا لوگون سے سوال نہ کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہی کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتاہی وہ بولا نہین پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہی بولا نہ پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتاہی کہ مجھے لوگون کا میل کچیل کھلائے مین تجھے ہرگز مکاتب نہ کرونگا وَاٰتُوْہُمْ اور دو مکاتب بندون کو مِّنْ مَّالِ اللّٰہِ کچھ اللہ کے مال مین سے الَّذِیْٓ اٰتٰىکُمْ جو اوسنے تمکو دیا ہی حویطب نے اپنے صبیح غلام کو سو دینار پر مکاتب کردیا تھا یہ آیت سنکر بیس دینار اوسے بخشدیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ اٰتُوْہُمْ مولاؤن سے خطاب ہی تو مال کتابت مین سے کچھ مکاتب کو بخشدینا واجب ہی اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ مال دینا واجب نہین اسواسطے کہ وَاٰتُوْہُمْ کا حکم سب مسلمانون کو ہی کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اوسے زکوۃ دو تا کہ مال کتابت ادا کرے اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہین اور اوسکی بدولت عقوبت کی گھاٹی سے گذر جانا ممکن ہی نظم بشنو از من نکتہ ای زندہ دل ؏ وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ؏ گہ بلطف آزادہ را بندہ ساز ؏ گہ باحسان بندہ آزاد کن ؏ لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقون کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیان رکھتا تھا اور زبردستی اونسے زنا کرواکے مقاطعہ کے طور پر اونسے کچھ لیا کرتا تھا اونمین سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیون نے آپس مین کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہین اگر بہتر ہی تو بہت کیا اور اگر برا ہی تو اب وقت یہ ہی کہ اوسے ہم ترک کرین پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور مین حاضر ہو کر کیفیت عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُکْرِہُوْا اور زبردستی نہ کرو فَتَیٰتِکُمْ اپنی لونڈیون کو عَلَی الْبِغَآءِ زنا اور بدکاری پر اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر چاہین پھر کر رہنا پرہیزگاری پر یا نہ چاہین ارادۂ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہی ورنہ زبردستی کرنا ہر حال مین منع ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ تم زبردستی نہ کرو لِّتَبْتَغُوْا تا کہ لیلو عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مال زندگی دنیا کا اونکی کمائی سے اور اونکی اولاد کو بیچکے اور تبیان مین لکھا ہی کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سو اونٹ

دیکر وہ لڑکا لے لیتا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون پر زنا کے واسطے فَإِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ بعد اسکے کہ اونکے آقا اونپر جبر کرین غَفُورٌ بخشنے والا ہی اونکے گناہ یعنی مجبور لونڈیون کو بخشدیگا رَّحِيمٌ ۝ مہربان ہی اونپر اوس برے کام کا وبال جبر کرنے والون ہی پر ہی وَلَقَدْ أَنزَلْنَا اور بیشک نازل کین ہمنے إِلَيْكُمْ تمہاری طرف آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ آیتین ظاہر کرنے والی حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی اور بکسر نے مُبَیِّنَات پڑھا ہی یے کو زیر یعنی آیتین روشن اور کھلی ہوئین وَمَثَلًا اور بھیجی ہمنے ایک مثل مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا اون لوگون کی مثلون مین سے جو گذر گئے ہین مِن قَبْلِكُمْ تمسے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگون کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی عایشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہی کہ تہمت واقع ہونے مین حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور بری الذمہ ہوجانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کے مثل ہی وَمَوْعِظَةً اور بھیجی ہمنے نصیحت ان آیتون مین لِّلْمُتَّقِينَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے متقیون کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ قرآن کی نصیحتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اللہ نور ہی آسمانون اور زمین کا اللہ کے نامون مین سے ایکنام نور ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہین مگر فارسی مین روشن نہ کہنا چاہیے اسواسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہی اور حق تعالیٰ ان دونون ضدون کا خالق ہی جاننا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہی کہ باصرہ یعنی نگاہ پہلے اوسے پاتی ہی اور اوسکے واسطے سے دوسری بار دیکھنے کی چیزون کو ادراک کرتی ہی جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اون کثیف چیزون پر پڑتی ہی جو آفتاب کے محاذی واقع ہون اور ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالیٰ کی نسبت بولنا درست نہین اور چونکہ اوسنے اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہی اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہین کہ ذُو نُورِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ یعنی آسمانون اور زمین کا جو نور ہی حق تعالیٰ اوس نور کا خداوند ہی یا نور ہی آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی اور پستی مین نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہی بیت در ظلمتِ عدم ہمہ بودیم بیخبر ÷ نورِ وجود ستر شہود از تو یافتیم ÷ یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زَیْدٌ عَدْلٌ عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی مین ہی یعنی زید عادل ہی تو کلام کا مضمون یہ ہوا کہ اَللّٰهُ مُنَوِّرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اللہ روشن کرنے والا ہی آسمانون کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہی زمین کو انبیاے مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانون اور زمین پر جو رہنے والے ہین اونکے دلون کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی بخشتا ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ آراستہ کرنے والا ہی آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماء حسنیٰ کی شرح مین نور کے معنی اسطور پر لکھے ہین کہ جہان کا آراستہ کرنے والا اور دل کھولدینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہی اور امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی آرایش کے باب مین کہتے ہین کہ آسمانون کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتون کی طاعت کے مکان ہین اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہین یا آسمانون کو آفتاب ماہتاب ستارون سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنون سے منور کردیا یا آسمانون کو تسبیح اور تقدیس کرنے والون کی تسبیح اور تقدیس سے اور زمین کو حاجیون کے لبیک اور غازیون کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور اور زمین کو کعبہ

ع ٨

سراپا سرور سے آور بعضون نے کہا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یعنی اہل آسمان و اہل زمین کے امور جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بنا کر اوسکی تدبیر مین ہی جو جس قوم یا شہر کے کام انجام اور اوسکی مہم کی تدبیر کرے اوسے اوس قوم اور شہر کا نور کہتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا ہی کہ مصرع نور القبائل سائب ابن محلم ٭ اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ وہی سب آسمان اور زمین والون کے کام بناتا ہی اور سب کو جو کچھ اونکے پاس ہی عطا کرکے خوش فرماتا ہی شعر از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس کُلُّ حِزْبٍ فَرِحُوْنَ شدند ز بسے لطف عمیم ٭ اور تفسیر تبیان مین لکھا ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مَدْلُوْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ اوسکی قدرت کے دلائل اور اوسکی حکمت کے عجائب جو آسمان و زمین مین ہین وہ اوسکی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے ہین تو ہر چیز مین ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ ایک ہی شعر ہر گیاہیکہ از زمین روید ٭ وحدہ لاشریک لہ گوید ٭ مصرع وجود جملہ اشیا دلیل قدرت اوست ٭ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہین کہ اہل آسمان اور اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اسواسطے کہ سب اوسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہین اور اوسی کے راہ بتانے سے اپنے دین و دنیا کی مصلحتین پہچانتے ہین لطایف حیضمی مین خواجہ ابو سہل نصاری رحمہ اللہ تعالی سے نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یون منقول ہی کہ سُرُورُ اَہْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ تاریکی مین رنج و ملال اور خوف و وحشت ہوتی ہی اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے روشنی کی راحت مین پہونچتا ہی تو اوسے فرحت اور مسرت زیادہ ہوتی ہی تو زمین آسمان مین بھی تجلیات جمال آلہی کے انوار کے آثار بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہین بیت چو تو پنہان شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم ٭ چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو ٭ بعضے علما کہتے ہین کہ نور وہ ہی جو چیزون کو روشن کردے تاکہ وہ چیزین نظر آئین اور چونکہ حق تعالی نے ہمارے واسطے وہ چیزین بیان فرمائین جو دنیا آخرت مین ہمارے کام آئین اور ہمین وہ چیزین خدا ہی کے سبب سے سوجھین تو خدا کو نور کہہ سکتے ہین صاحب احقاف رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب اندھیرا ہوتا ہی تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہی نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہی نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہی نہ برے کو جب نور پھیلتا ہی تو اندھیرا دور ہو جاتا ہی اور سب کیفیتین کھل جاتی ہین صاف اور میلے اچھے اور برے جوہر اور عرض مین تمیز ہو جاتی ہی انسان یہ تو جانتا ہی کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے مین متحیر رہتا ہی اسواسطے کہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہی اور نور پوشیدہ ہی اور چیزون کا حال کھولنے کے سبب سے ظاہر ہی اور خود پوشیدہ ہی تو حق سبحانہ تعالی کہ جسکے بدولت ہمین ادراک آئی اور چیزون کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہی کہ اوسے نور کہین اور محققون کے نزدیک نور حقیقی حق تعالی ہی کی ہستی ہی کہ سب موجودات اوسی کے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہی آور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہی کہ تو جو کچھ ادراک کرتا ہی تو پہلے ہستی ہی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی کمال ظہور کی وجہ سے مخفی ہی جیسے رنگون اور شکلون کا ادراک اوس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہی جو اونھین گھیرے ہوئے ہی اور جب پہر اون رنگون اور شکلون کا دیکھنا موقوف ہی اور باوصف اسکے دیکھنے والا جب رنگون اور شکلون کو ادراک کرتا ہی تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہی اور جب روشنی غائب ہو جاتی ہی تو اوسے معلوم ہوتا ہی کہ اون رنگون اور شکلون کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہی اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگون اور شکلون اور دیکھنے والے

اور سب موجودات ذہنی اور خارجی کو گھیرے اور سب کو قائم رکھنے والا ہی اور ہر چیز کا ادراک بے اوس نور کے ادراک کے محال ہی اگرچہ تو اوس
نور کے ادراک سے غافل رہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہی کہ اوس نور کو ہمیشہ ظہور ہی اگر یہ نور بھی اوس روشنی کی طرح غائب ہو جاتا تو یہ بات
ظاہر ہو جاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالیٰ کا نور ہی نظم ہستی کہ بذات خود ہویداست
چو نور ﴿ ذرات مکونات از ویافت ظہور ﴿ ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور ﴿ در ظلمت نیستی بماند مستور ﴿ اور رسالہ حق الیقین مین لکھا ہی کہ خدا
کی ہستی سب ہستیوں سے زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہی اور سب ہستیوں کا ظہور اوسی کے سبب سے ہی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ سب چیزین اوسکی ہستی کے بغیر عدم محض ہین اور سب ہستیون کا ادراک اوسی سے پیدا ہوتا ہی ادراک کرنے والے کی طرف سے
اور اوس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک مین آئی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہی تو پہلے یہی ہستی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے
ادراک سے غافل رہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہی نظم ہمہ عالم نور اوست پیدا ﴿ کجا او گردد از عالم ہویدا ﴿
زہے نادان کہ او خورشید تابان ﴿ بنور شمع جوید در بیابان ﴿ مَثَلُ نُوْرِهٖ جو نور اوسکی طرف منسوب ہی اوسکی صفت كَمِشْكٰوةٍ
مثل روشندان کے جو دیوار کے پار نہو طاق کی طرح فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اوس طاق مین ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضون نے
کہا ہی کہ مشکوۃ لوہے کی چھوچھی ہی جو لالٹین کے بیچ مین ہوتی ہی اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہوئی جو اوس چھوچھی مین جلتی ہی
اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی فِيْ زُجَاجَةٍ ط لالٹین مین اَلزُّجَاجَةُ وہ لالٹین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہی دُرِّيٌّ چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ لالٹین یعنی وسمین جوتی ہی يُّوْقَدُ روشن ہوئی ہی
بتی پہل مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بڑی برکت والے درخت کے تیل سے زَيْتُوْنَةٍ کہ وہ درخت زیتون ہی زمین مقدس مین اگا ہوا
اور ستر پیغمبرون نے اوسکے حق مین دعاے برکت کی ہی اونمین سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہین
لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق مین ہی آبادی سے جیسے گنگ دز شہر چین وختا مین ہی وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا اور نہ جانب غرب مین
اوس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان مین بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑون مین اگتا ہی تا یہ کہ نہ آفتاب سے
ملا ہوا ہی کہ جل جائے نہ ہمیشہ سایہ مین رہتا ہی کہ اوسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہی اور سایہ کی پناہ مین بھی
محفوظ ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اس درخت کی اصل بہشت سے ہی دنیا مین لائے ہین تو وہ اس عالم کے درختون
نہین ہی کہ اوسے شرقی اور غربی کہ سکین يَكَادُ زَيْتُهَا قریب ہی کہ اوس درخت کا روغن يُضِيْٓءُ روشنی دے
اپنی ذات سے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ اگرچہ نہ چھوگئی ہو اوسے نَارٌ ط آگ یعنی اوسمین ایسی چمک اور صفائی
ہی کہ بے آگ روشنی دے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ط روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور لالٹین کی
لطافت مزید بران ہوئی اوس چھوچھی مین جو شعاعون کو تھامے اور نورون کو جمع کیے ہوئے ہی يَهْدِي اللّٰهُ راہ
دکھاتا ہی اللہ لِنُوْرِهٖ اپنے نور معرفت کی طرف مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور
دیتا ہی اللہ مثالین یعنی عقل مین آنے والی باتون کو حواس مین آنے والی چیزون کی صورت پر بیان فرماتا ہی لِلنَّاسِ ط

لوگون کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لین اور بات کا مطلب کھل جائے **وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ** اور اللہ سب چیزین معقولات و محسوسات کے
دقائق جلیات اور خفیات کے حقائق **عَلِيْمٌ** جاننے والا ہی اس تمثیل کے باب مین عالمون کو بہت کلام ہی امام فخر الدین
رازی رحمہ اللہ تعالی نے اسرار التنزیل مین فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہی کہ حق تعالی نے مومن کے سینہ کو اوس طاق سے تشبیہ دی
جسمین لالٹین روشن ہو اور اوسکے دل کو لالٹین سے کہ طاق سینہ مین ہی اور ایمان کو شمع سے مثال دی کہ دل کی لالٹین مین روشن ہی اور لالٹین کو ستارہ روشن کے
ساتھ تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب خوف کی تابش اور سایہ رجا کی ٹھنڈک سے بہرہ مند ہی اور قریب ہی کہ کلمہ کا فیض بے اسکے
کہ مومن کی زبان پر آئے عالم کو منور فرمائے جب بائن ہمہ کا اقرار جاری ہوا اور دل مین اوسکی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہوگیا اور یہ بھی جعفر
امام رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہی کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اسواسطے دی کہ جس گھر مین چراغ روشن ہوتا ہی چور اوسکے گرد نہین جاتا اسی طرح جس
دل مین نور ایمان ہوتا ہی شیطان اوسکی راہ نہین پاتا اور یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہی اور روشندانون سے اوسکا پرتو باہر
پڑتا ہی اور باہر کی طرف بھی روشنی ہوجاتی ہی اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہی اور وہان سے حواسون کے روشندانون مین معرفت
کی شعاعین پڑتی ہین اور اعضا اور جوارح پر طاعتون کا نور ظاہر ہوتا ہی سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ **مصرع** سیماے ہر کس از دل و میدہد
خبر ؛ اور مومن کے دل کو شیشہ سے اسواسطے تشبیہ دی کہ اوسے ظلم کے پتھر سے نہ توڑین اسواسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہان لگ جاتا ہی
کاٹ دیتا ہی اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہان زخم لگا اوسکی کچھ دوا ہی نہین **بیت** چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ؛ ہر چند بشکنی
تیز تر شود ؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ نور اسرار الٰہی کی معرفت کا نور ہی اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوۃ اوسکا سینہ ہو اور زیتون سے شجرہ وجود
مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ مین برکت ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے روشن ہی کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہی نہ غربی بلکہ مکی ہی اور مکہ ناف عالم ہی اور عارف جب وہ اسرار حضرت سید ابرار
کی تعلیم سے حاصل کرتا ہی تو نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ کا بھید معلوم ہوسکتا ہی اور ایک قول یہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اوسکی زبان
مشکوۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ پیدا کیگئی ہی نہ پیدا ہونے والی قریب ہی کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اوسکی دلیلین
سب پر کھل گئین ہون پھر جب اوسکی قرأت کرین تو نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہوجائے اور روح الارواح مین لکھا ہی کہ نور نور محمدی ہی اور
مشکوۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہین کہ یہود نے جانب
غرب کو قبلہ بنایا اور نہ دین نصارا کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہین کہ نصارا جانب مشرق متوجہ ہین اور مصباح ہمارے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا مشکوۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسماعیل اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہی نہ از قسم ہزلیات یا مشکوۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ
کھلا ہوا اور زجاجہ آپکا دل پاک صاف اور مصباح آپکا علم کامل اور شجرہ آپکا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہی نہ کمی
اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہی کہ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صِرَاطٍ سَوِيٍّ اوسی سے عبارت ہی اور عین المعانی مین
لکھا ہی کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہی **بیت** پدر نور و پسر نور است مشہور ؛ ازینجا فہم کن نُوْرٌ عَلٰى نُوْر

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہین جواہر التفسیر مین مفصل اور شرح لکھے ہین فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہین اللہ کی اون گھرون مین کہ اذن دیا اور حکم کیا ہی اللہ نے جنکی نسبت أَن تُرْفَعَ یہ کہ بلند کیجائے اونکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اونکی قدر بلند اور مرتبہ بزرگ جانین یا اون گھرون مین آوازین بلند کرین یا اون گھرون مین حق تعالی کی طرف لینے دست دعا او ٹھائین اور حاجتین مانگین وَيُذْكَرَ فِيهَا اور یاد کیا جائے اون گھرون مین اسْمُهُ اوسکا نام گھرون سے مسجدین مراد ہین کہ سب مکانون سے عالیقدر اور بزرگ رتبہ ہین وہان یاد الٰہی اور نماز مین مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی بات سے پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہین یا شہر مدینۂ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضون نے رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہی جیسا حق تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور بعضون نے کہا ہی کہ گھرون سے وہ چار گھر مراد ہین جو حکم الٰہی کے موافق پیغمبرون کے ہاتھ سے تعمیر ہوئے ایک کعبۂ شریف کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اوسکی نیوین حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین اوٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئین يُسَبِّحُ لَهُ تسبیح کیجاتی ہی یا نماز پڑھی جاتی ہی خدا کے واسطے فِيهَا اون گھرون مین بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ صبح شام رِجَالٌ تسبیح کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود مین لَّا تُلْهِيهِمْ مشغول نہین کرتے اور باز نہین رکھتی اونھین تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَلَا بَيْعٌ اور نہ بیچنا اور مکا یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا اونھین مانع نہین ہوتا عَن ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَإِقَامِ الصَّلَاةِ اور نماز قائم کرنے سے وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہین جب وہ یاد الٰہی سے اونھین نہین مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولی مانع نہونگے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اونکا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہی اور اونکا باطن اسما اور صفات الٰہی کے مشاہدہ مین ہی اور حقیقت مین خواجگان ماوراء النہر کی یہی روش ہی لکھا ہی کہ ملک حسین گرد والی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ آپکے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہی اونھون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ آپکے طریقہ کی بنا کاہے پر ہی فرمایا کہ خلوت اور انجمن یہ کہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھ ہین اور باطن مین حق کے ساتھ بیت از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ✤ اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ✤ وہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ اسی مقام کی طرف اشارہ ہی اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقۂ عمدہ کے بیان مین فرمایا ہی رباعی سر رشتۂ دولت ای برادر بکف آر ✤ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ✤ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال ✤ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ✤ يَخَافُونَ ڈرتے ہین یہ لوگ باوصف اس توجہ اور استغراق کے يَوْمًا تَتَقَلَّبُ اوس روز کو کہ اولٹ جائینگے فِيهِ

الْقُلُوْبُ اوس دن دل یعنی ہول کے مارے متحیر ہو جائینگے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جائیگی وَالْاَبْصَارُ ۝ اور پھر
جائینگی آنکھیں اور ہر طرف دیکھینگی کہ اوسکا نامۂ اعمال کدھر سے اوسکے پاس پہونچتا ہی لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ یہ متعلق یخافون کا ہی یعنی
ڈرتے ہین تاکہ جزا دے خدا اونھین اوس خوف کے سبب سے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت خوب جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہی یعنی بہشت
جو وعدہ کی ہوئی ہی وَيَزِيْدَهُمْ اور زیادہ کردیگا اونکی نیک جزائین مِّنْ فَضْلِهٖ ط اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ
اونھین ایسے عطیے مرحمت فرمائیگا جنکا ہرگز اونکے دلون مین بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللّٰهُ يَرْزُقُ اور حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا مین
مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بے حساب یعنی اوس روزی کا حساب نہ کریگا یا اوس مقدار سے زیادہ عقبی مین
مرحمت فرمائیگا جو شمار مین آئے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جنھون نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اوسکے اَعْمَالُهُمْ اونکے اعمال
کہ اچھے معلوم ہون جیسے رشتہ دارون سے میل رکھنا لونڈی غلام آزاد کرنا فقیرون کو کھانا کھلانا اور ایسی باتین كَسَرَابٍ مثل سراب کے
ہی بِقِيْعَةٍ برابر زمین مین سراب وہ ہی کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو برابر زمین پر پڑے اور اوسکی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے
کہ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ سمجھتا ہی اوسے پیاسا مَآءً ط پانی صاف اور اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ یہانتک کہ جب
پہونچتا ہی وہان پانی کا گمان کرکے تو لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا نہین پاتا اپنے اوس گمان و تصور کی ہوئی کو کوئی چیز وَّوَجَدَ اللّٰهَ اور
پاتا ہی خدا کے غصہ کو عِنْدَهٗ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہی فَوَفّٰىهُ پھر پوری دیگا اللہ اوسے حِسَابَهٗ ط
جزا اوسکے کام کی حساب کے موافق وَاللّٰهُ اور اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہی ایک کا حساب اوسے
دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھیگا اور مثال دی اللہ نے کافرون کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جسپر پانی کا دھوکا ہوتا ہی اور کافرون کو
پیاسون کے ساتھ تو جسطرح پیاسا چمکتی ریت سے ناامید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہی کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی
امید رکھتے ہین جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اونکی حسرت زیادہ ہوگی اَوْ كَظُلُمٰتٍ یا کافرون کے عمل مثل تاریکیون کے ہین تلے اوپر
فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ دریائے عمیق مین کہ دم بدم يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ چھپالیتی ہی اوس دریا کو ایک موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اوسپر
دوسری موج ہی مِّنْ فَوْقِهٖ اوس دوسری موج پر سَحَابٌ ط ابر ہی کہ تارون کی روشنی چھپائے ہی ظُلُمٰتٌ یہ تاریکیان بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ ط ایک دوسری پر تہ بتہ ہین یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اوسپر اول موج کی تاریکی اوسپر دوسری موج کی تاریکی اوسپر ابر کا اندھیرا
اِذَآ اَخْرَجَ جب نکالے کوئی يَدَهٗ اپنا ہاتھ جو اون سب اعضا کی نسبت آنکھ سے قریب ہی جو دکھائی دیتے ہین تو لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ط نہین
قریب ہی کہ وہ دیکھے اوسے یہ تاریکیون کی شدت کی تاکید کا بیان ہی یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہین آتا نہ قریب ہی کہ نظر آئے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللّٰهُ اور جسکو نہ دی اور مقرر اور مقدر نہ کی خدا نے لَهٗ نُوْرًا اوسکے واسطے روشنی قسمت ازلی مین فَمَا لَهٗ تو نہین ہی
اوسکے واسطے مِنْ نُّوْرٍ ۝ ع کچھ نور کافرون کے عمل کی یہ دوسری تمثیل ہی ظلمات تو اوسکے تاریک عمل ہین اور بحر لجی یعنی
دریائے عمیق اوسکا دل ہی اور موج وہ جہل اور شرک ہی جو اوسکے دل کو چھپا لیتا ہی اور اوسپر بیکسی کا ابر تو کافر کا کام اور بات
ظلمت ہی اور اوسکا آنا جانا ظلمت ہی اور قیامت کے دن اوسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہی بخلاف مومن کے کہ اوسکے واسطے

ع ۵ ۶

نور پر نور ہی اور کافر کے واسطے ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ✢ لاجرم نور علی نور آمدند ✢ کافرے تاریک دل را اکثر ست ✢
حال و کارش ظلمت اندر ظلمت ست ✢ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَهٗ
یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہی اوسکی اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہی اوسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جو کوئی ہی آسمانوں اور زمینوں میں وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ اور چڑیاں بھی اوسکی تسبیح کرتی ہیں جب پر کھولے قطار باندھے ہوا میں
اوڑتی ہیں چڑیوں کو خاص کرکے بیان فرمانا اسلیے ہی کہ وہ زمین آسمان کے درمیان میں ہیں یا خدا کی صنعت کی دلیلیں اُنمیں بہت
کھلی ہوئی ہیں اسواسطے کہ بھاری جسم جو اپنی اصل میں مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہیں اونکو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی
قوت اور ہوا میں ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمانا اور غول باندھنے میں باوصف اسکے کہ اونکے بازوؤں میں سمیٹنے کی بھی قوت ہی پھیلانے کا
طریقہ اونھیں الہام فرمانا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہی کُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیوں یا سب کے سب قَدْ عَلِمَ
بیشک جانی ہی صَلَاتَهٗ اپنی دعا وَتَسْبِیْحَهٗ اور اپنی تنزیہ یا خدا کی دعا اور تسبیح یا خدا جانتا ہی سب کی نماز اور نیاز وَاللّٰہُ
عَلِیْمٌ اور اللہ جانتا ہی بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہیں سب طاعت اور عبادت وَلِلّٰہِ اور خدا کے واسطے ہی مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی اسواسطے کہ اون سب کا خالق وہی ہی وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ۝
اور اللہ کی طرف ہی سب کی بازگشت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ اللہ یُزْجِیْ سَحَابًا چلاتا ہی ابر کو اور اوٹھاتا ہی اوسے
ٹکڑے ٹکڑے ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ پھر تالیف کرتا ہی اونکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہی ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُکَامًا
پھر کر دیتا ہی اوسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر جما ہوا فَتَرَی الْوَدْقَ پھر دیکھتا ہی تو مینھ کو کہ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ نکلتا ہی اوسکے
درمیان سے وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور برساتا ہی ابر سے یا آسمان سے مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا پہاڑوں سے جو اوسمیں ہیں یعنی ابر کے
بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑوں کے برابر ہیں مِنْۢ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہی اوس ابر میں مفعول محذوف ہی تقدیر
اوسکی یوں ہی کہ برساتا ہی اوس اولے میں سے جو ابر میں ہی اولے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہاں سما سے آسمان مراد ہی ابر نہیں اور
آسمان میں اولے کے پہاڑ ہیں جسطرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہیں حق تعالی اون آسمانی پہاڑوں سے اولے برساتا ہی فَیُصِیْبُ بِهٖ
تو پہونچاتا ہی اوس اولے کو کھیت اور باغ میں مَنْ یَّشَآءُ جسکے چاہتا ہی وَیَصْرِفُهٗ اور باز رکھتا ہی میوے اور حاصلات سے
عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ جس کسیکے کہ چاہتا ہی یَکَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قریب ہی کہ چمک اوس بجلی کی یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝
لیجائے نگاہیں اور چمک کے سبب سے اندھا کر دے اور یہ اوسکے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہی کہ پانی برسانے والے ابر میں سے آگ کا شعلہ نکالتا ہی
یُقَلِّبُ اللّٰہُ پھیرتا ہی اللہ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دوسرے کے بڑھنے سے
یا بدلتا ہی اونکے احوال گرمی سردی یا اُجالے اندھیرے کے سبب سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمیں لَعِبْرَةً البتہ راہ بتانا
اور عبرت لینا ہی لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ سوجھ بوجھ والوں کو وَاللّٰہُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے
والے کو کہ زمین میں ہی مِّنْ مَّآءٍ پانی سے کہ اوسکا خمیر اور مادہ ہی یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب کی راہ سے ہی

اسواسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ایک جوہر پیدا کرکے اوسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہوگیا اوسمین سے کچھ پانی کو آگ کردیا اور اوس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کرکے اوس سے فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کرکے اوس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سب کی اصل پانی ہی سے ہر **فَمِنْهُم** پھر ان جنبش کرنے والون مین سے **مَّن يَمْشِي** کوئی ہی کہ چلتا ہی **عَلَىٰ بَطْنِهِ** اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ **وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي** اور اونمین سے کوئی ہی کہ چلتا ہی **عَلَىٰ رِجْلَيْنِ** دونون پانون پر جیسے آدمی اور پرند جانور **وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي** اور اونمین سے کوئی چلتا ہی **عَلَىٰ أَرْبَعٍ** چار پانون پر جیسے درند چرند حق تعالی نے اون جانورون کو پہلے بیان کیا جنمین اوسکی قدرت بہت ظاہر ہی اور وہ وہ جانور ہین جو بے پیرون کے چلتے ہین پھر اونھین بیان فرمایا جو دو پانون سے چلتے ہین پھر چار پانون کو اور جن حیوانات کے چار پانون سے زیادہ پیر ہوتے ہین وہ بھی چار ہی پانون پر زور دیکر چلتے ہین **يَخْلُقُ اللَّهُ** پیدا کرتا ہی اللہ **مَا يَشَاءُ** جو کچھ چاہتا ہی اون چیزون مین سے جو ذکر کین اور جنکا ذکر نہین فرمایا مختلف صورتون اور اعضا اور ہیئتون اور حرکتون اور قوتون اور افعال پر باوجود اسکے کہ عنصر ایک ہی ہی **نظم** اوست قادر بہرچہ خواہد وخواست ٭ ہرچہ خواہد کند کہ حکم او راست ٭ نقشبندی برون گلہا اوست ٭ نقش دان درون دلہا اوست ٭ **إِنَّ اللَّهَ** بیشک اللہ **عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** ○ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہی تو جو کچھ چاہے پیدا کرے **لَّقَدْ أَنزَلْنَا** تحقیق کہ ہمنے اوتارین **آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ** آیتین کھلی ہوئین **وَاللَّهُ يَهْدِي** اور اللہ ہدایت کرتا ہی **مَن يَشَاءُ** جسے چاہتا ہی اون آیتون مین غور اور فکر کرنے کے سبب سے **إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ** ○ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہی لکھا ہی کہ بشر منافق اور ایک یہودی مین جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین اپنا فیصلہ کرائین منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ **وَيَقُولُونَ** کہتے ہین منافق کہ ہم **آمَنَّا بِاللَّهِ** ایمان لائے ہین خدا کا **وَبِالرَّسُولِ** اور اوسکے رسول کا **وَأَطَعْنَا** اور فرمانبرداری کی ہمنے دونون کی **ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ** پھر پھرتا ہی **فَرِيقٌ مِّنْهُم** ایک گروہ ونمین سے اور حکم ماننے کو منع کرتے ہین **مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ** بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کر چکے ہین **وَمَا أُولَٰئِكَ** اور نہین ہین اوس گروہ کے لوگ **بِالْمُؤْمِنِينَ** ○ ایمان والے دل سے یا ایمان پر ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور مغیرہ بن وائل مین پانی اور زمین کی بابت جھگڑا پڑا تھا ہرچند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائین مگر یہ بات ممکن نہوئی مغیرہ بولا کہ وہ تمہارا حق ثابت کرینگے اسواسطے کہ اونکے چچازاد بھائی ہو اور اصل بات یہ ہی کہ وہ ملعون جانتا تھا کہ معاملہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کرینگے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہین اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کرتے ہین **وَإِذَا دُعُوا** اور جب بلائے جاتے ہین **إِلَى اللَّهِ** اللہ کی کتاب کی طرف **وَرَسُولِهِ** اور اوسکے رسول کے حکم کی جانب **لِيَحْكُمَ** تاکہ حکم کرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ **بَيْنَهُمْ** اونکے درمیان **إِذَا فَرِيقٌ** تو اوسوقت ایک گروہ **مِّنْهُم** اونمین سے کہ بشر ہی یا مغیرہ

مُعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہین محکمۂ عالیۂ نبویہ سے وَاِنْ یَّکُنْ اور اگر ہو لَّھُمُ الْحَقُّ اونکے واسطے حکم یعنی اونکی مرضی کے موافق تو یَاْتُوْٓا اِلَیْہِ آئین پیغمبر کی طرف مُذْعِنِیْنَ ○ حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوے یعنی اگر جانین کہ اونکا حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہین اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا تو منکر ہین اَفِیْ قُلُوْبِہِمْ کیا اونکے لون مَّرَضٌ بیماری ہی یعنی کفر او ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْٓا یا شک مین پڑے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور اونسے ناانصافی دیکھی ہی کہ اونپر اعتماد باقی نہین رہا اَمْ یَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہین اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ یہ کہ حیف کریگا حق تعالی کوئی حکم نازل فرماتے ہین اور ظلم کریگا عَلَیْہِمْ اونپر وَرَسُوْلُہٗ اور میل کریگا اوسکا رسول حکم دینے مین بَلْ ایسا نہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اوسکا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ع وہی تو ظلم کرنے والے ہین اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانون پر انکار کے سبب سے یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رکھ کر اِنَّمَا کَانَ اسکے سوا نہین کہ ہی قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بات ایمان والون کی اِذَا دُعُوْٓا جب پکارے جاتے ہین اِلَی اللّٰہِ اسکی کتاب کی طرف وَرَسُوْلِہٖ اور اوسکے رسول کی جانب لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ تاکہ حکم کرے اونکے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ یَّقُوْلُوْا یہ کہین کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے آپکا کلام وَاَطَعْنَا اور فرمانبردار ہین آپکے حکم کے مصرع بہر چہ حکم کنی درمیان ما حکمی + وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہین ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہین عذاب بالی کے درکون سے اور پہونچنے والے ہین رضاے سبحانی کے درجون پر وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرمائین وَیَخْشَ اللّٰہَ اور ڈرے عذاب الہی سے گذرے ہوے گناہون پر وَیَتَّقْہِ اور بچے اوسکے غصے سے اور گناہ نہ کرے آئندہ فَاُولٰٓئِکَ تو وہ گروہ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ وہی ہین مراد کو پہونچنے والے جنت کی نعمتون کے ساتھ کشاف مین لکھا ہی کہ ایک بادشاہ نے علماء سے التماس کیا کہ ایک ہی آیت ایسی بتائیے کہ اوسپر عمل کرنا کافی ہو اور پھر دوسری آیت کی احتیاج نہ باقی رہے تو علماء نے اس آیت پر اتفاق کیا اسواسطے کہ فوز و فلاح کا حصول بے اونکی فرمانبرداری اور خوف اور پرہیزگاری کے متصور ہی نہین بیت اینک اہ اگر مقصد اقصی طلبی + واینک عمل از رضاے مولی طلبی + وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ اور قسم کھائی منافقون نے اللہ تعالی کی جَھْدَ اَیْمَانِہِمْ بہت سخت اپنی قسمون مین سے کہ وہ ایسے فرمانبردار ہین کہ بے شبہہ لَئِنْ اَمَرْتَہُمْ اگر حکم کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر نکل آنے کا تو لَیَخْرُجُنَّ ط ضرور وہ نکل آئین اور لحظہ بھر بھی توقف نہ کرین قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ج کہو کہ قسم نہ کھاو جھوٹی طَاعَۃٌ مقصود تمسے فرمانبرداری ہی مَّعْرُوْفَۃٌ ط پہچانی ہوئی اخلاص اور سچی نیت کے ساتھ نہ کہ جھوٹی قسم نفاق اور جھوٹی طاعت پر اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بیشک خدا جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تم کرتے ہو نفاق وغیرہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ فرمانبرداری کرو خدا کی خلوص نیت کے ساتھ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور فرمانبرداری کرو رسول کی صاف دلی کے ساتھ فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر منھ پھیروگے اور انکار کروگے تم ای لوگو فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ تو اسکے سوا نہین کہ پیغمبر پر وہی ہی جو اوسپر بوجھ رکھا گیا ہی تبلیغ

ع ١٠

احکام کا **وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ** اور تمپر ہی جو کچھ تمسے بوجھ اوٹھوایا گیا ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا **وَإِن تُطِيعُوهُ** اور اگر اطاعت کروگے رسول کی اوسکے حکم مین تو **تَهْتَدُوا** سیدھی راہ پاؤگے **وَمَا عَلَى الرَّسُولِ** اور نہین ہی رسول پر **إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ** ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور دعوت اسلام کرنا صاف صاف اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ لازم تھا وہ اونھون نے ادا کیا اور جو تمھارا کاروبار ہی وہ باقی رہا **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا** وعدہ دیا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین **مِنكُمْ** تم مین سے **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور کیے اونھون نے کام اچھے بہت مشہور یہ بات ہی کہ ان ایمان والوں سے غریب مہاجر مراد ہین جنھون نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین انصار کے گھرون مین قیام کیا اور اکثر قبائل عرب جو مکہ اور یثرب مین تھے قریش اونسے ملکر ان غریبون کے ساتھ لڑنے پر متفق ہوے اور دن رات دھمکیان دیتے اور سخت پیغام کہلا بھیجتے تھے وہ مہاجر اکثر ہتھیار اپنے پاس رکھتے اور خوف و ہراس مین بسر کرتے ایک دن آپس مین کہنے لگے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنے کو مطمئن اور بیخوف دیکھین اور فراغت سے خیر و عافیت کے ساتھ بیٹھین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور وعدہ کر کے قسم کھائی کہ **لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ** ضرور اونکو خلیفہ کریگا **فِي الْأَرْضِ** کافرون کی سرزمین پر عرب اور عجم مین **كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ** جسطرح خلیفہ کیا خدا نے اون لوگون کو جو تھے **مِن قَبْلِهِمْ** اونسے پہلے اور بکر نے اُستُخْلِفَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جسطرح خلیفہ کیے گئے وہ لوگ جو اونکے قبل تھے یعنی بنی اسرائیل کہ اونھین مصر اور شام کی زمین عطا فرمائی یہانتک کہ اونھون نے وہان ایسا تصرف کیا جیسا بادشاہ اپنے ملکون مین کرتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین مومنون سے اپنا وعدہ وفا کیا عرب کے جزیرے اور کسریٰ کے شہر اور روم کے شہر اونھین عطا فرمائے اور امید ہی کہ حکم لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے موافق تمام مشارق اور مغارب کے اطراف واکناف ملازمان شرع نبوی اور متابعان احکام ملت مصطفوی کی تسخیر اور تصرف مین آجائین **نظم** دمبدم صیت کمال دولت خدام او + عرصۂ روے زمین راسر بسر خواہد گرفت + شاہباز ہمتش چون بر کشاید بال قدر + از ثریا تا ثریٰ در زیر پر خواہد گرفت + یہ آیت اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاء راشدین کی خلافت پر دلیل ہی اور فرمایا کہ **وَلَيُمَكِّنَنَّ** اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت کردیگا **لَهُمْ دِينَهُمُ** اونکے واسطے اونکے دین کو **الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ** وہ دین کہ پسندیدہ ہی اونکے واسطے یعنی دین اسلام مراد یہ ہی کہ اوس دین کو سب دینون پر غالب کردیگا **وَلَيُبَدِّلَنَّهُم** اور ضرور بدل دیگا اونھین **مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ** اونکے ڈر کے بعد کہ دشمنون سے ہی **أَمْنًا** بیخوفی دشمنون سے **يَعْبُدُونَنِي** عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت مین **لَا يُشْرِكُونَ** نہ شریک کرینگے **بِي شَيْئًا** میرے ساتھ کسی چیز کو یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اونھین توحید اور عبادت سے باز نہ رکھیگی **وَمَن كَفَرَ** اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت مین **بَعْدَ ذَٰلِكَ** یہ وعدہ سچ ہونے کے بعد **فَأُولَٰئِكَ** تو وہ گروہ ناشکرا **هُمُ الْفَاسِقُونَ** ○ وہ لوگ تو پورے فاسق ہین ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قبیلۂ ذوالنورین مین پہلا گروہ تھا کہ اونھون نے اس نعمت کی ناشکری کی **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ** اور قائم رکھو نماز جو فرض ہی **وَآتُوا الزَّكَاةَ** اور دو زکوٰۃ جو واجب ہی **وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ** اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائین **لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** ○

شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ ہرگز نہ گمان کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگون کو جو ایمان
نہ لائے مُعْجِزِينَ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فِي الْأَرْضِ زمین مین یا بیشی لیجانے والے اوسے یعنی حق سبحانہٗ
تعالی پر پیشی نہ لیجا سکینگے اور اوسکا عذاب اپنے سے نہ دور کر سکینگے وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ اور بازگشت اونکی آتش دوزخ
ہی وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور بُری بازگشت ہی آتش دوزخ لکھا ہی کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو
کہ مدلج بن عمر اوسکا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اونکے گھر مین چلا گیا
حضرت فاروق سوتے تھے اور اونکے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت مین ہی کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ
اختلاط کی باتین کرتے تھے پس غلام کا بے اجازت گھر مین چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت برا معلوم ہوا اور بے اختیار
اونکی زبان مبارک پر یہ بات آئی کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالی منع فرما دیتا کہ مان باپ بیٹی بیٹے نوکر چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگون کے
گھرون مین بے اجازت نہ چلے آیا کرین کہ ہمارے پوشیدہ کام دیکھ لین پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی
خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ
چاہیے کہ اجازت مانگین تم سے وہ لوگ جنکے مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مالک ہین تمھارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام سب
وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ اور وہ لڑکے بھی جو نہین پہونچے ہین سن بلوغ کو مِنكُمْ تمھاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکون کو
چاہیے کہ تمھارے گھرون مین آنے کے واسطے پہلے اجازت چاہین ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ تین بار دن رات مین مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ
ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سو اوٹھکر چاہتا ہی کہ خلوت کے کپڑے اوتارے اور لوگون سے ملاقات کرنے کا لباس پہنے وَحِينَ
تَضَعُونَ ثِيَابَكُم اور دوسری بار اوسوقت جب تم اوتارتے ہو اپنے کپڑے مِّنَ الظَّهِيرَةِ یہ حین کا بیان ہی یعنی دوپہر کے
وقت وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ اور تیسری بار بعد نماز عشا کے کہ وہ کپڑے اوتار کر بچھونے پر لیٹنے کا وقت ہی ثَلَاثُ
عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ نگاہ رکھو یہ تین وقت پردے کے کہ تمھارے واسطے ہین لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہی تم پر وَلَا عَلَيْهِمْ اور نہ
غلامون اور لڑکون پر جُنَاحٌ گناہ اجازت نہ مانگنے مین بَعْدَهُنَّ ۚ بعد ان تین وقتون کے طَوَّافُونَ غلام طواف کرنے والے
یعنی آنے والے ہین عَلَيْكُم تم پر یعنی تمھارے کام پر تو ہر وقت نہین اجازت مانگ سکتے بَعْضُكُمْ آتے ہین بعض تم مین سے
عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ بعض پر یعنی مملوک لوگ آقاؤن کے کام پر كَذَٰلِكَ اسی بیان کی طرح يُبَيِّنُ اللَّهُ بیان کرتا ہی اللہ لَكُمُ
الْآيَاتِ ۗ تمھارے واسطے حق بات کی دلیلین اور شرع کے احکام وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور اللہ جانتا ہی بندون کی مصلحتین حَكِيمٌ ۝
حکم کرنے والا ہی مراسم آداب کی رعایت کے ساتھ بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہی اور ایک جماعت کے نزدیک محکم ابن جبیر رضی اللہ
تعالی عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہونے کے باب مین لوگ کلام کرتے ہین تو اونھون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ آیت منسوخ نہین مگر لوگ
اس حکم کی تعمیل مین سستی کرتے ہین وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ اور جب پہونچین لڑکے مِنكُمُ الْحُلُمَ تم مین سے خواب دیکھنے کو
یعنی اونھین احتلام ہونے لگے مراد یہ ہی کہ جوان ہو جائین اور احتلام جوانی کی کھلی ہوئی دلیل ہی فَلْيَسْتَأْذِنُوا تو چاہیے کہ اجازت

مانگین ہر وقت كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ جسطرح اجازت مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہون مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اونسے یعنی جانے
مانگنے مین اونکا وہی حکم ہی جو اور سب مردون کا ہی كَذَٰلِكَ جسطرح یہ حکم بیان کیا اسی طرح يُبَيِّنُ اللَّهُ بیان کرتا ہی حق تعالی
لَكُمْ آيَاتِهِ ط تمہارے واسطے اپنی آیتین وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور اللہ خوب جانتا ہی تمہارا احوال حَكِيمٌ ○ حکم کرنے والا حکمت کے
ساتھ شریعت کی طرحین اور وضعین معین کرنے مین ان دونون نامون کا ان دونون آیتون کے اخیر مین مکرر لانا مبالغہ اور تاکید کی
جہت سے ہی وَالْقَوَاعِدُ اور گھر بیٹھ رہنے اور بازبیٹھنے والیان مِنَ النِّسَاءِ عورتون مین سے اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ وہ جو
امید نہین رکھتی ہین نِكَاحًا اپنے نکاح کی یعنی اونکین یہ آرزو نہین کہ اونسے کوئی نکاح کرے اسوجہ سے کہ وہ بوڑھی ہین فَلَيْسَ
عَلَيْهِنَّ تو نہین ہی اونپر جُنَاحٌ کچھ گناہ اور وبال أَنْ يَضَعْنَ یہ کہ اوتارین ثِيَابَهُنَّ اپنے کپڑے اوپر کے جیسے چادر اور
اوڑھنی غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ط اوس حال مین کہ نہ کھولنے والی ہون اپنے سنگار کی جگہین یعنی چادر اوتارنے سے سر گردن
کان بال وغیرہ دکھولانا مقصود نہو وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ اور وہ جو عفت ڈھونڈھین اور اپنے کو پوشیدہ رکھین تو خَيْرٌ لَهُنَّ ط
بہتر ہی اونکے واسطے اور تہمت سے بہت بعید ہی وَاللَّهُ سَمِيعٌ اور اللہ سننے والا ہی مردون کے ساتھ اونکی باتین عَلِيمٌ ○ جاننے
والا ہی اونکی باتون کا مطلب امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تندرست صحابہ بیمار اور اندھون کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے یا بیمار
اور اندھے صحابہ تندرستون کے ساتھ ایک پیالہ مین کھانے سے بچتے تھے باین خیال کہ مبادا اونکی طبیعتون کو انکے ساتھ کھانے سے نفرت
آئے یا یہ کہ بعضے صحابہ جب سفر کو جاتے تو اپنے گھرون کی کنجیان محتاجون کو دیجاتے کہ حاجت کے وقت اونکے غلہ مین سے کھائین
اور یہ محتاج اونکی نارضامندی کے خیال سے پرہیز کرتے تھے یا اگر کوئی اونکو اوس دسترخوان پر بلاتا جو اونکے مان باپ یا قریب رشتہ دار کے
گھر مین چنا جاتا تو وہ محتاج لوگ یہ دعوت نہ قبول کرتے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ نہین ہی
اندھے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اور تنگی وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ وبال اور گناہ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ
حَرَجٌ اور نہ کسی بیمار پر کچھ گناہ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ اور نہ تمہاری جانون پر بار أَنْ تَأْكُلُوا یہ کہ کھاؤ تم اور وہ لوگ
جو مبتلا ہین مِنْ بُيُوتِكُمْ اپنے گھرون کے کھانے مین سے جنمین تمہارے اہل وعیال ہین اور بیٹون کے گھر بھی اسمین داخل
ہین اس حدیث کے حکم سے کہ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہی اور صحیح یہ ہی کہ بہت پاکیزہ وہ چیز ہی جو
آدمی اپنی کمائی مین سے کھائے اور بیٹا بھی اوسی کی کمائی مین سے ہی تو بیٹے کے گھر کا مال باپ کے واسطے حلال طیب ہی أَوْ
بُيُوتِ آبَائِكُمْ یا اپنے باپون کے گھرون مین سے أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ یا اپنی ماؤن کے گھرون مین سے أَوْ
بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ یا اپنے بھائیون کے گھرون مین سے أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ یا اپنی بہنون کے گھرون مین سے
أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ یا اپنے چچاؤن کے گھرون مین سے أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ یا اپنی پھوپیون کے گھرون مین سے
أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ یا اپنے مامون کے گھرون مین سے أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ یا اپنی خالاؤن کے گھرون مین سے
أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ یا اون گھرون مین سے کہ تم مالک ہوئے اونکے خزانون کے کہ وہ نقد وجنس ہین یہ خطاب

وکیلون اور تحویلدارون سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ان گھرون سے لونڈی غلامون کے گھر مراد ہین اور لونڈی غلام اور اولاد کے گھرون کے سوا کھانا کھانے مین گھر والے کی رضامندی شرط ہی اَوْصَدِيْقِكُمْ یا اپنے دوستون کے گھرون مین سے اس صورت مین بھی دوست کی رضامندی چاہیے اور حقیقت یہ ہی کہ اگر ولی دوست ہو تو کھانا کھا لینے سے وہ بہت خوش ہوتا ہی حضرت فتح موصلی اپنے ایک دوست کے دروازہ پر آئے وہ گھر مین نہ تھا اوسکی لونڈی سے اوسکی تھیلی مانگ کر دو درم نکال لیے اور تھیلی باقی درم سمیت لونڈی کو دیدی جب صاحب خانہ گھر مین آئے تو لونڈی سے یہ حال سنا تو اس خوشی کے شکریہ مین لونڈی کو آزاد کرکے سرفراز کیا نظم شنیے گفتم جہان فرسودہ را نہ کہ بود آسودہ در کنج رباطے ❊ زلذتہا چہ خوشتر در جہان گفت ❊ میان دوستداران انبساطے ❊ عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب کوئی اپنے دوست سے کہے کہ اپنے مال مین سے کچھ مجھے عطا کر اور وہ دوست پوچھے کہ کسقدر تو وہ دوستی کے قابل نہین یعنی اوس دوست کو چاہیے کہ جو کچھ اوسکے پاس ہی اپنے حاجتمند دوست کے سامنے رکھدے اور یہ پوچھنے سے درگذرے کہ کسقدر اور کیونکر اسواسطے کہ دوست جانی مال فانی سے بہتر ہی اسی باب مین کسی نے کہا ہی کہ یار جا اپنا سب مال دیکر یار خرید لا اوسکے عوض اپنا سب جان و مال سوخت کرنا اور کسی چیز کے بدلے اوسے نہ فروخت کرنا اللہ جزاے خیر دے یہ اس کہنے والے کو نظم یاران بجان مضائقہ باہم نمیکنند ❊ آخر کسے بمال جدائی چرا کند ❊ بسیار جد وجہد بباید کہ تا کسے ❊ خود را بآدمی صفتے آشنا کند ❊ شرط ست بعد یافتن یار آشنا ❊ کز مہر او بعہد محبت وفا کند ❊ اور پہلا قول جو بیان ہوا کہ علیلون کے ساتھ کھانا کھانے مین صحابہ کا نفرت کرنا یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی اس قول پر لفظ علی کو فی کے معنی مین لینا چاہیے یعنی ان لوگون کے واسطے ملکر ساتھ کھانا کھانے مین کچھ حرج نہین لکھا ہی کہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا کھانا کھانا حرام جانتے تھے اور صبح سے شام تک خوان چنے ہوئے مہمان کا انتظار کیا کرتے جب ایک تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ آتا تو کچھ کھا لیتے اونکی شان مین اگلی آیت نازل ہوئی یہ یا انصار مین سے ایک گروہ کا یہ حال تھا کہ اپنی جان پر مشقت گوارا کرتے اور بے مہمان ہرگز کھانا نہ کھاتے اونکے حق مین یہ آیت اوتری یا ایک گروہ کے لوگ جو دسترخوان پر جمع ہوکر کھانا کھانے سے پرہیز کرتے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ نہین ہی تمپر کچھ گناہ اَنْ تَاْكُلُوْا یہ کہ کھاؤ کھانا جَمِيْعًا باہم اکٹھا ہوکر اَوْ اَشْتَاتًا یا الگ الگ فَاِذَا دَخَلْتُمْ پھر جب داخل ہو بُيُوْتًا گھرون مین جو ندکور ہوئے یا اپنے گھرون مین یا خالی مکانون مین یا مسجدون مین فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تو سلام کرو اپنے دین والون پر اسواسطے کہ المؤمن کنفس واحدۃ یعنی سب ایمان والے ایک جان کے مثل ہین اور گھرون مین اپنے گھر والون کو سلام کرو اور مسجدون مین بھی سلام کرو اور بعضے علمانے کہا ہی کہ اگر مسجد یا گھر خالی ہو تو کہے السلام علینا من ربنا وعلی عباد اللہ الصالحین اور بہر تقدیر سلام کرنا چاہیے تَحِيَّةً سلام کرنا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثابت اور مقرر کیا ہوا خدا کی طرف سے مُبٰرَكَةً بہت خیر وبرکت والا طَيِّبَةً پاک کہ سننے والے کا جی اوس سے خوش ہوتا ہی كَذٰلِكَ جسطرح سلام کا بیان فرمایا اسیطرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی حق تعالی لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے نشانیان اپنی حکمت کی لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۠ شاید کہ تم اوسمین عقل لڑاؤ اور حق اور ثواب دریافت کرلو اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ کامل ایمان والے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے خدا کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا دل سے وَاِذَا كَانُوْا

۸۶

اور جب ہوتے ہین مَعَهٗ اوسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی رو سے اونکو اوسپر جمع ہونا چاہیے جیسے جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا ان نیک کامون کے واسطے جمع ہوتے ہین تو لَمْ يَذْهَبُوْا نہین جاتے رسول کے پاس سے حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب تک اذن مانگین رسول سے اور وہ اذن عطا فرمائین اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن مانگین تمسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جو صدق دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کا اور اوسکے رسول کا اور تصدیق کرتے ہین منافقون کے اوس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہی جسنے جنگ تبوک سے پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی او اونکی شان مین آیہ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر جب یہ مومن مخلص تمسے اذن مانگین لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جسکو چاہو مِنْهُمْ اونمین سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوصف اجازت دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ اونکے واسطے اللہ سے اسلیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب سے ہو تو بھی خلل سے خالی نہین اور گویا کہ جماعت سے نکلجانے کے باعث گنہگار ہین تو تم اونکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی بندون کی تقصیرین رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ اونپر تکلیف مین تخفیف فرماتا ہی لَا تَجْعَلُوْا نہ کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو کہ وہ جو تمکو پکارتے ہین بَيْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ ویسا پکارنا جیسا تم مین سے بعض پکارتے ہین بَعْضًا بعض کو یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اوس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منھ پھیر سکو یا جواب مین سستی کر سکو اسواسطے کہ رسول کا حکم بجالانے مین جلدی کرنا واجب لازم ہی اور اونکے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہی یا اپنے اوپر رسول کی بددعا یا اپنے حق مین اونکی دعا خیر کو ویسی ہی نہ جانو جیسی دعا تم ایک دوسرے کے حق مین کرتے ہو اسواسطے کہ رسول کی دعا بیشک قبول ہی خدا کی درگاہ مین یا تم رسول کو اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایک دوسرے کو فقط نام لیکر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ اسواسطے کہ حق تعالی نے سب انبیا علیہم السلام کو قرآن مین نام لیکر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب کیا ابیت یا آدم ست یا پدر انبیا خطاب جد یا ایہا النبی خطاب محمد ست ۔ لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تو منافق تنگ آکر ایک دوسرے کی آڑ ہو جاتے او مسجد کے باہر چلدیتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بیشک جانتا ہی اللہ اون لوگون کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکلجاتے ہین تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمھارے درمیان سے لِوَاذًا ایک دوسرے کی آڑ مین ہوکر اور چھپکر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ تو چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہین اور انکار کرتے ہین عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسول کے اَنْ تُصِيْبَهُمْ اس بات سے کہ پہونچے اونھین فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالی کی طرف سے کہ گمراہی ہی یا جان مال اولاد مین تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی مُہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ فتنہ دل کی سختی ہی اور معرفت الہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِيْبَهُمْ یا پہونچے اونھین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون
اور زمینون مین یعنی سب اوسی کی ملک ہین اور وہی سب کا مالک ہی اسواسطے کہ سب کا خالق وہی ہی قَدْ یَعْلَمُ بیشک جانتا ہی
مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ وہ بات جسپر تم ہو اے مکلف لوگو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت یا جس نیت پر
تم ہو وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہی اوس دن کو کہ پھیرے جائینگے منافق اِلَیْهِ اوسکی جزا کی طرف فَیُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونھین
بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ کیا ہی اونھون نے برے کامون مین سے اور اوسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ اور اللہ سب چیزین
عَلِیْمٌ ۝ جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین بیت آنکہ نہ بیافرید پیداو نہان ہیچون نشناسد نہان پیدا پنہان

ع ۴ ۹

آیاتها — رکوعاتها — کلماتها — حروفها

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ فرقان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ستتر آیتین ہین

تَبٰرَکَ مفسرین نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہین اونمین سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہین ایک یہ کہ برکت اوس سے
ہی اور یہ حق تعالی کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہی دوسرے یہ کہ بزرگ اور برتر ہی اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور عزت
ازلی و ابدی کا نشان ہی تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہی اور یہ اوسکے دوام ذات سے عبارت ہی کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا اَلَّذِیْ
وہ جسنے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اوتارا قرآن جو حق اور باطل حلال اور حرام مین فرق کرنیوالا ہی عَلٰی عَبْدِهٖ اپنے بندہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لِیَکُوْنَ تاکہ ہو وہ بندہ لِلْعٰلَمِیْنَ آدمیون اور جنون کو نَذِیْرَا ڈرانے والا عذاب الہی سے
یا قرآن ہر زمانہ مین ہر قرن والے کو ان باتون سے ڈرانے والا ہی جو خدا کی ناراضی و خشم کی سبب ہین اَلَّذِیْ لَهٗ وہ جسکے
واسطے ہی مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اوسکے لیے اور سب نے اونکو پیدا کیا
تو اوسی کو اونمین تصرف پہونچتا ہی وَلَمْ یَتَّخِذْ اور نہین پیدا کر لیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا کو غمہ ہی
وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ اور نہین ہی اوسکا شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ کوئی شریک بادشاہی مین جیسا کہ ثنویہ و ثنیہ کہتے ہین یعنی
اوسکے واسطے بادشاہی ہی بے فرزند کے کہ اوسکا قائم مقام ہو سکے بلے شریک کے کہ اوسکا منازع ہوسکے وَخَلَقَ کُلَّ
شَیْءٍ اور پیدا کیا اوسنے سب چیزون کو مخصوص مادون مختلف ہیئتون اور انواع و اقسام کی شکلون پر فَقَدَّرَهٗ پھر اندازہ
کر دیا اوس چیز کو تَقْدِیْرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اوس سے چاہئے اوسکے واسطے مہیا کر دیئے یا ایک
وقت معلوم تک اوسکی بقا کا اندازہ کر دیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖ خدا سے خالق کے سوا
اٰلِهَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھون نے نہین پیدا کی شَیْئًا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہین
وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہی کہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر مخلوق ہستی مین خالق کا محتاج ہی اور محتاج خدائی کے
لائق نہین تو جن بتون کو بندے تراشتے ہین اور جیسی چاہتے ہین اونکی صورت بنا لیتے ہین وہ بت کیونکر بتشریک الوہیت کے لائق ہوسکے

وَّلَا يَمْلِكُوْنَ اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہین رکھتے لِاَنْفُسِهِمْ اپنی جانون کے واسطے ضَرًّا ضرر روکنے کی وَّلَا نَفْعًا اور نہ نفع حاصل کرنے کی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے سے کچھ نقصان روک سکتے ہین حالآنکہ خدا ضار اور نافع چاہیے وَّلَا يَمْلِكُوْنَ اور نہین سکت رکھتے ہین آلہ باطل او رقادر نہین ہین مَوْتًا کسی کو مار ڈالنے پر وَّلَا حَيٰوةً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اوسکی زندگی باقی رکھنے پر وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اور نہ اوسکے بعث وحشر پر دوبارہ اور خدا ے تعالی جلانے والا مار ڈالنے والا اوٹھانے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور بولے کافر کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہین اِلَّآ اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ مگر جھوٹ کہ خود باندھ لیا ہی اوسے وَاَعَانَهٗ اور مدد دی ہی اوسے عَلَيْهِ وہ جھوٹ بنانے پر قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ ایک اور قوم نے جیسے جبر او ریسار یا عداس یا فکہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرتے ہین اور وہ عربی عبارت مین ہمکو سناتا ہی فَقَدْ جَاۗءُوْ تو بیشک آئے ہین اوس قوم کے لوگ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے کلام کا تقیہ ہی اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ حق تعالی کا کلام ہی وہ فرماتا ہی کہ جو کفار یہ کہتے ہین کہ قرآن جھوٹ ہی اور ایک قوم کی مدد سے بنایا جاتا ہی وہ شرک اور ظلم اور بہتان پر ہین وَقَالُوْٓا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہانیان ہین اگلونکی جو کتابون مین لکھی ہین اكْتَتَبَهَا لکھوا تا ہی اوسے اسواسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہین سکتا فَهِيَ تو وہ نوشتے تُمْلٰى عَلَيْهِ املا کیے جاتے ہین اوسپر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام یعنی دونون وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھتے ہین یہانتک کہ وہ یاد کرلیتا ہی اسواسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہین سکتا اور جب یاد کرلیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہی کہ وحی ہی (منھ مین خاک اون کافرون کے) قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی بات رد کرنے کو کہ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ اوتارا ہی قرآن اوسنے جو کہ يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہی پوشیدہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ آسمانون او رزمین مین اوسپر دلیل یہ ہی کہ یہ کلام شامل ہی غیب کی خبرون پر اور علم غیب حق تعالی ہی کا خاصہ ہی دوسرے یہ کہ تمہارے سب فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہین تو ایسا کلام ملک علام کے سوا اور کسیکے پاس سے نہونا چاہیے اِنَّهٗ بیشک وہ كَانَ غَفُوْرًا ہی بخشنے والا کہ بندون کے گناہون پر اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہی رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ گنہگارون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وَقَالُوْا اور کہا سرداران قریش جیسے ابوجہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ کیا ہی اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہی اوسے کہ رسالت کا دعوی کرتا ہی اور لوگون کی طرح يَاْكُلُ الطَّعَامَ کھاتا ہی کھانا وَيَمْشِيْ اور چلتا پھرتا ہی طلب معاش کے واسطے اورون کی طرح فِي الْاَسْوَاقِ ۭ بازارون مین اگر اوسکا دعوی صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اوسکا حال اورون کے حال کے مخالف ہو چونکہ وہ کافر مرتبہ محسوسات ہی مین اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہو کر سمجھے کہ رسولون کی تمیز اونکے غیر سے امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہی اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہین ہی بلکہ اوسکی مقتضی ہی تاکہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور فائدہ لینے کا سبب ہی حاصل ہو بیت جنس با جنس باید آمیز د بجنس انس گیرد باجن جنس انس بغرض کہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ خود

معاً … منہ المتاخرین

فرشتہ ہوتا اگر فرشتہ نہین ہی تو **لَوْلَآ اُنْزِلَ** کیون نہ بھیجا گیا **اِلَيْهِ مَلَكٌ** اوسکی طرف کوئی فرشتہ **فَيَكُوْنَ مَعَهٗ** کہ ہوتا اوسکے ساتھ **نَذِيْرًا ۙ** ڈرانے والا اور ڈرانے مین ہمدو دینے والا **اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ** یا یہ کہ ڈالدیا جائے اوسکی طرف **كَنْزٌ** خزانہ آسمان سے تاکہ اوسکے سبب سے مطمئن ہو کر بازارون مین تحصیل معاش سے مستغنی ہوجائے **اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ** یا ہوا اوسکے واسطے **جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ** باغ کہ کھائے اوسکا میوہ اور آمدنی اور یہ اوسکی وجہ معاش ہو **وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ** اور کہا ظالمون نے ضمیر کی جگہہ اسم ظاہر کا لانا اونکے ظلم کا حکم فرمانا ہی یعنی مشرک اس بات مین ظالم ہین جو مومنون کو کہی کہ **اِنْ تَتَّبِعُوْنَ** پیروی نہین کرتے ہو تم **اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝** مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی سحور اوسے کہتے ہین جسپر کسینے جادو کیا ہو اور اوسکی عقل جاتی رہی ہو اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساحر کے معنی مین کہا ہی یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تمکو باتون مین پھسلا لیتا ہی **اُنْظُرْ** دیکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجھ لو کہ معاندون نے **كَيْفَ ضَرَبُوْا** کیونکر بنالین **لَكَ الْاَمْثَالَ** تیرے واسطے مثلین یعنی تمکو بری باتین کہین اور مسحور کے ساتھ تشبیہ دی اور تمکو مفتری اور سکھایا پڑھایا ہوا کہا **فَضَلُّوْا** تو گمراہ ہوگئے اور سراہ سے جسسبب سے انبیا کی پہچان حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہوجائے **فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ؑ** تو استطاعت نہین رکھتے اور جو بات کہتے ہین اوسپر دلیل کی راہ نہین پاسکتے **تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ** بزرگ ہی وہ جو محض فضل سے **اِنْ شَآءَ جَعَلَ** اگر چاہے تو بنادے اور بخشدے **لَكَ** تجھے دنیا مین **خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ** بہتر اوس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہین اور وہ بہتر کیا چیز ہو کہ **جَنّٰتٍ تَجْرِيْ** بہت سے باغ کہ جاری ہون **مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ** اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین **وَيَجْعَلْ لَّكَ** اور دے تجھے اون باغون مین **قُصُوْرًا ۝** محل اونچے اور مکانات بلند اسباب نزول مین مذکور ہی کہ جب قریش کے مالدارون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر و فاقہ کے سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھکر عرض کی کہ آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ اسمین دنیا کے خزانون کی بیحساب کنجیان ہین وہ سب تمھارے قبضۂ تصرف مین دیتا ہون اور اسکے سبب سے اوس کرامت اور نعمت مین سے بھی ایک پر پشہ کے برابر کچھ کم نہ ہوگا جو آخرت مین ہم تمھارے نامزد کرچکے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای رضوان مجھے تو دنیا کی کچھ حاجت نہین مین فقیری کو بہت دوست رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ شکر اور صبر کرنے والا بندہ رہون رضوان بولے آپنے ٹھیک مضبوطی کی اللہ آپکو مضبوط رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت کی کچھ یہی علامت نہین ہی کہ باوجود تنگدستی اور احتیاج کے روے زمین کے خزانون پر نگاہ تک نہ ڈالی بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج مین غیر خدا کی طرف مطلق نظر نہ کی اور عجائب ملکوت و غرائب جبروت مین سے کسی چیز کی جانب التفات نہ فرمایا اور اوس حال کا اس آیت مین بیان ہی کہ **مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى** ؎ زرنگ آمیزی ریحان آن باغ ✤ نہادہ چشم خود در مُہر مازاغ ✤ نظر چون برگرفت از نقش کونین ✤ قدم زد در حریم قاب قوسین ✤ **بَلْ** تمھاری فقیری اور محتاجی کفار کو اس بات کی مانع نہین ہی وہ تمھارا ایمان لائین بلکہ **كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ** تکذیب کرتے ہین قیامت کی اور انکار ہوتے تکذیب

ع ۵

قیامت کا اونکو داعیہ ہی وَاَعْتَدْنَا اور تیار کی ہی ہمنے لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ اوسکے واسطے جو قیامت کی تکذیب کرے
سَعِيْرًا ۝ آگ جلتی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ کے نامون مین سے ایک نام سعیر بھی ہی اِذَا رَاَتْهُمْ جب دیکھیگی وہ اونھین یعنی
قیامت کے منکرون کو آتش دوزخ جب دیکھیگی مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ دور کی جگہ سے ایک قول کے موافق سو برس اور ایک قول کے موافق
پانچ سو برس کی راہ کا فرق ہوگا اونمین کہ سَمِعُوْا لَهَا سنینگے آگ کے واسطے تَغَيُّظًا آواز جوش کھانے کی غصہ کے مارے وَّزَفِيْرًا ۝
اور چلانے کی آواز جیسے غصہ والے چلاتے ہین اور شیر غراتے ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ دیکھنا اور غرانا محافظ دوزخ کا ہوگا اور صاحب
انوار نے فرمایا ہی کہ ہمارے نزدیک حیات جثہ کے ساتھ مشروط نہین ہی ممکن ہی کہ حق تعالیٰ آگ کو زندگی عطا فرماوے کہ آگ ہی دیکھے اور غراوے
وَاِذَآ اُلْقُوْا اور جب ڈالدیے جائینگے مشرک مِنْهَا دوزخ مین سے مَكَانًا ضَيِّقًا تنگ جگہ مین جسکے سبب سے اونکو کرب زیادہ ہو
اور تیسیر مین لکھا ہی کہ جہنم کافرون پر ایسی تنگ ہوگی جیسے نیزے کے نیچے والا لوہا نیزے پر تنگ ہوتا ہی اور کافرون کو ایسے تنگ مکان مین
ڈالدینگے مُّقَرَّنِيْنَ جکڑ کر اونکے ہاتھ اونکی گردنون مین زنجیرون سے یا ہر کافر کو اوسکے ساتھی شیطان کے ساتھ آگ کی زنجیر مین جکڑ
دینگے کہ دَعَوْا پکارینگے اپنے اوپر هُنَالِكَ اوس جگہ ثُبُوْرًا ۝ ہلاکت کو یعنی اپنے اوپر ہلاکت کی بددعا کرینگے یا کہینگے کہ یا
ثبوراہ اور یہ کلمہ وہ شخص کہتا ہی جو اپنی ہلاکت کا آرزومند ہو زاد المسیر مین اور اور بعضی تفسیرون مین مذکور ہی کہ دوزخیون مین سب سے
پہلے جسے لباس پہنائینگے وہ ابلیس ہوگا اوسے آگ کا حلہ پہنائینگے اور وہ اوسے پیشانی پر رکھکر پیچھے کھینچیگا اور اوسکی ذریت اوسکے پیچھے
یا ثبوراہ کہکر چلاتی ہوئی چلیگی حق تعالیٰ فرمائیگا کہ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ نہ پکارو آج ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ایک ثبور وَّادْعُوْا اور
پکارو ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ ثبور بہت یعنی ایک ہی بار اپنے اوپر نفرین نہ کرو بلکہ بہت سی نفرینین کرو اسواسطے کہ تمپر انواع و اقسام کے
عذاب ہونگے اور ہر قسم کے عذاب پر شدت کی وجہ سے ثبور واقع ہوگا قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون سے جو فقیری کی وجہ سے
تمھین ملامت کرتے ہین کہ اَذٰلِكَ کیا یہ خزانہ اور باغ دنیا خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ یا وہ بہشت ہمیشہ
کی کہ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وعدہ دیا گیا ہی پرہیزگارون کو اوسمین داخل ہونے کا كَانَتْ ہی خدا کے علم مین لَهُمْ متقیون کے واسطے
اوس بہشت مین جَزَآءً جزا اونکے اعمال کی وَّمَصِيْرًا ۝ اور پھر جانے کی جگہ کہ آخرت مین اوسکی طرف پھرینگے لَهُمْ فِيْهَا
اونکے واسطے ہی بہشت مین مَا يَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہین جنت کی نعمتین اپنے استحقاق کے موافق اسواسطے کہ ضعیف ایمان والون کو
آرزو کرنے سے کامل ایمان والون کے مرتبہ مین سے حصہ نہوگا بلکہ جو مراد اپنے حال کے مناسب چاہینگے پائینگے خٰلِدِيْنَ اوس
حال مین کہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے كَانَ داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا جنت مین عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر وَعْدًا وعدہ ہی
مَّسْئُوْلًا ۝ چاہا ہوا اس لائق کہ خدا سے اوسکی درخواست کرین یا مومنون نے اوسکی درخواست کی ہی کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا یا فرشتے
مومنون کے واسطے درخواست کرتے ہین کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کریگا
مشرکون کو اور ابوبکر نے نحشرہم نون سے پڑھا ہی کہ حشر کرینگے ہم اونھین وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اوسے بھی جسکو پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا عام ہی سب معبودون کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کو شامل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بت ہی مراد ہین حق تعالیٰ او

بات کرائیگا اور اونسے خطاب فرمائیگا **فَيَقُولُ** پھر کہیگا کہ **ءَ اَنْتُمْ** کیا تمنے **اَضْلَلْتُمْ** گمراہ کردیا **عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ** میرے بندون کو کہ یہ ہین یعنی مشرک **اَمْ هُمْ** یا وہی **ضَلُّوا السَّبِيْلَ** ؀ بہک گئے راہ صحیح نظر کرنے مین اپنے کو گمراہ کردیا اور نصیحت مرشد کی بات سے انکار کرکے راہ راست پر نہ آئے **قَالُوْا** کہینگے بت کہ **سُبْحٰنَكَ** پاکی تیرے ہی واسطے ہے اور ہم تجھے پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور شریک اور مثل سے منزہ جانتے ہین **مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ** نہین ہی ہمین اور نہین لائق اور روا نہین **اَنْ نَّتَّخِذَ** یہ کہ بنالین ہم اوسے جو ہمین پوجے **مِنْ دُوْنِكَ** تیرے سوا یعنی جو تیری عبادت نہ کرین خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو لوگ تیری عبادت سے دست بردار ہو کر ہماری پرستش کرین تو ہمین نہین پہونچتا کہ بنالین ہم اونھین **مِنْ اَوْلِيَآءَ** دوستون مین سے **وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ** اور لیکن تو نے فائدہ دیا اونھین **وَ اٰبَآءَهُمْ** اور اونکے باپون کو مال و اولاد عمر دراز صحت بدن اور سب نعمتون کے سبب سے **حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ** ج یہانتک کہ بھول گئے وہ بات جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے تھے **وَكَانُوْا** اور تھے تیرے حکم ازلی کے موافق **قَوْمًۢا بُوْرًا** ؀ گروہ ہلاک یا تباہ پھر حق تعالی بت پرستون کو خطاب کرکے کہتا ہی کہ **فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ** پس بیشک جھٹلایا تمھارے خداؤن نے تمکو **بِمَا تَقُوْلُوْنَ** اوس بات مین جو تم کہتے ہو کہ ہمارے شریک ہین اور اونھون نے تو تجھے شرک سے منزہ کہا **فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ** تو نہین سکتے ہو تم کہ شرک ہو **صَرْفًا** پھیرنا عذاب اپنے اوپر سے **وَّلَا نَصْرًا** ج اور نہ مدد کرنا ایک دوسرے کی اور نہ نجات دینا عذاب سے اور کرنے لیے سے **يَسْتَطِيْعُوْنَ** [illegible] یعنی ہمارے معبود تم پر سے عذاب نہین پھیر سکتے اور نہ نجات دلوانے مین تمھاری مدد کرسکتے ہین **وَمَنْ يَّظْلِمْ** اور جو کوئی [illegible] یعنی مشرک ہو جائے **مِّنْكُمْ** تم مین سے ای مکلفو **نُذِقْهُ** تو ہم چکھائینگے اوسے **عَذَابًا كَبِيْرًا** ؀ عذاب بڑا [illegible] ہی اور اوسمین ہمیشہ جلنا **وَمَآ اَرْسَلْنَا** اور نہین بھیجا ہمنے **قَبْلَكَ** پہلے تجھسے **مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ** کسی پیغمبر مین **اِلَّآ اِنَّهُمْ** مگر بیشک پیغمبر **لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ** البتہ کھاتے تھے کھانا **وَيَمْشُوْنَ** اور چلتے تھے **فِي الْاَسْوَاقِ** ط بازارون مین اپنے کام کو **وَجَعَلْنَا** اور کردیا ہمنے **بَعْضَكُمْ** بعضے کو تم مین سے **لِبَعْضٍ** دوسرے بعض کے واسطے **فِتْنَةً** ط آزمایش جیسے فقیرون کی آزمایش مالدارون سے اور پیغمبرون کی آزمایش اونکی امتون سے یا بیمار کی آزمایش تندرست سے اور اندھے کی آزمایش آنکھوالے سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ دنیا امتحان کی جگہ ہی تو ضرور ہے کہ لوگون کا احوال و مراتب مختلف ہو اور ہم اوس اختلاف کے سبب سے لوگون کی آزمایش کرتے ہین تاکہ صبر و شکر والے بے صبرون اور ناشکرون سے ممتاز ہو [illegible] لکھا ہی کہ ابوجہل اور ولید وغیرہ جب حضرت بلال و عمار اور صہیب و رسب محتاج صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تو آپسمین کہتے کہ اگر ہم اسلام لاکر ہم بھی ان فقیرون کے ساتھ انھی کی طرح ناچیز ہوجائین تو حق تعالی نے آیت بھیجی اور فقیرون کو مخاطب کرکے فرمایا ہی کہ ہمنے آزماتا ہون شریف کو کمینے سے اور کمینے کو شریف سے **اَتَصْبِرُوْنَ** ج کیا صبر کرتے ہو امتحان پر لیے صبری **وَكَانَ رَبُّكَ** اور ہی تیرا رب **بَصِيْرًا** ؀ ع دیکھنے والا صابر اور بے صبرون کو

وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے جو **لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا** نہین امید رکھتے ہمارے دیدار کی یعنی

بعث وحشر کے منکر ہین یا ہمارا عذاب دیکھنے سے نہین ڈرتے مراد اہل مکہ ہین کہ کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نازل نہین کیے جاتے
عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَةُ ہمپر فرشتے رسول کرکے یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین اَوْ نَرٰی رَبَّنَا یا کیون نہین
دیکھتے ہم ظاہر مین اپنے رب کو کہ ہمسے بات کرے اور تصدیق اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا
بے شک و شبہہ تکبر کیا اونھون نے فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنے جیون مین یعنی تکبر کیا اور اس تحکم پر جرات کی وَعَتَوْ اور گذر گئے
حد سے عُتُوًّا کَبِیْرًا ۝ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتون کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات کرنے کی فرمایش کی اور وہ
غمگین ہونگے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ اوسدن جسدن دیکھینگے فرشتون کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن لَا بُشْرٰی
کچھ خوشخبری نہین ہی یَوْمَئِذٍ اوسدن لِّلْمُجْرِمِیْنَ کافرون کو مکہ کے لوگ دو چیزین طلب کرتے تھے ایک تو فرشتون کی
ملاقات دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالی نے خبر دیدی کہ فرشتون کو دیکھینگے اور لا بشری کی وعید سنینگے وَیَقُوْلُوْنَ اور فرشتے اونسے
کہینگے کہ خدا کا دیدار تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ حرام اور باز رکھا گیا ہی اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ قول کفار کا ہی جب فرشتے کافرون پر
ظاہر ہونگے تو کہا تریہ کلمہ کہکر فرشتون کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگینگے زاد المسیر مین لکھا ہی کہ کافر حرمت والے مہینے مین جب کسی کو دیکھتے
تو اوس سے ڈر کر کہتے کہ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا یہانتک کہ اوسکے شر سے بیخوف ہو جاتے تو وہان پر بھی خیال کرینگے کہ اس کلمے کے سبب سے ستمگر
یا ہول قیامت سے نجات پائینگے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہمنے اِلٰی مَا عَمِلُوْا اوس چیز کی طرف جو کیا کافرون نے مِنْ عَمَلٍ اوس
کام مین سے جو نیک ہین اچھا معلوم ہوتا ہی جیسے قرابت والون سے میل اور مہمانداری اور بھوکون کو کھانا دینا یتیمون کو کھلانا اور اونکی
تعظیم اور خاطرداری کرنا مظلومون کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰهُ تو کر دیا ہمنے اوس کام کو هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ جیسے
ذرے پراگندہ ہوا مین یا غبار پھیلا ہوا یا خاک برباد یعنی اونکے ان اعمال کو ہم حبط اور بیکار کر دینگے اسواسطے کہ قبول اعمال مین ایمان شرط ہی
اور ایمان اونکو نصیب نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے رہنے والے یَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی قیامت کے روز خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا
بہتر ہین ٹھکانے مین یعنی آخرت مین جنتیون کے مکانات بہتر ہین کافرون کے ان مکانون سے جو دنیا مین ہین وَّاَحْسَنُ
مَقِیْلًا ۝ اور بہت اچھے ہین آرام کرنے مین قیلولہ سے یہان استراحت مراد ہی اسواسطے کہ بہشت مین نیند اور سونا نہوگا وَیَوْمَ
اور یاد کرو اوسدن کو جسدن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب سے جو آسمان کے ساتون طبقے کے
اوپر ہی اور اوس بادل کا سب آسمانون کے برابر ہی اور وہ سب آسمانون سے زیادہ بھاری ہی حق تعالی نے ابھی اوسے اپنی قدرت کاملہ سے
روک رکھا ہی قیامت کے دن اوسے آسمانون پر ڈالدیگا جس آسمان پر وہ بادل گریگا تو وہ آسمان پھٹ جائیگا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ
اور اوتارے جائینگے فرشتے اوس جگہ سے زمین پر تَنْزِیْلًا ۝ اوتارے جاتے کر یہانتک کہ تمام روے زمین فرشتون سے بھر جائیگی
موضح مین ہی کہ فرشتے سات صفین باندھکر عالم کے گرد آئینگے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بِالْغَمَامِ مین بے عن کے معنی مین ہی یعنی آسمان
پھٹ جائیگا ابر سے اور دور ہو جائیگا تاکہ بادل اوتر آئے اور یہ غمام یعنی بادل وہ ہی جو حق تعالی نے فرمایا کہ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ عین المعانی مین لکھا ہی
کہ یہ وہ ابر ہی جو تیہ مین بنی اسرائیل پر سایہ کیے تھا اَلْمُلْکُ بادشاہی یَوْمَئِذِ اوسروز اِلْحَقُّ ثابت ہی لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے

جو بخشنے والا ہی اسواسطے کہ مدعیوں نے مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی وَكَانَ اور ہوگا وہ دن يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
ایک دن کافرون پر عَسِيْرًا ۝ سخت ہولون کی شدت سے وَيَوْمَ اور یاد کرو وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے يَعَضُّ الظَّالِمُ
کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم عَلٰى يَدَيْهِ اپنے ہاتھون پر یعنی دانتون سے اپنے ہاتھ نوچیگا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہین ظالم سے
جنس ظالم مراد ہی اور بعض مفسرین نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط ایکبار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگون کی ضیافت کی پڑوس کی وجہ سے
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلایا تھا آپنے فرمایا کہ تو جب تک کلمہ شہادت نہ کہیگا تیرے یہان کھانا نہ کھاؤنگا عقبہ نے
کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سنی اور یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اوسکے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو جو محمد عربی کی بات
سنتا ہی اور اونکا کلمہ پڑھتا ہی تو معلوم ہوا کہ اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہین مگر ہان مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور
بغیر کھانا کھائے چلا جائے اسلیے اونکی خاطر سے مین نے کلمہ کہدیا ابی ملعون بولا کہ جب تک تو اونکے منھ پر نہ تھوکیگا مین تجھسے راضی
نہونگا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس آیا آپ دار الندوہ مین سر بسجدہ تھے اوس کافر نے اپنا لعاب
دہن چہرہ مبارک کی طرف ڈالا ترجمہ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ اوسکا تھوک دو شعلے جانسوز ہو گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ پہونچا پھر کر اوسی کافر کے منھ پر پڑا اوسکے چہرے کے دونون کنارے جل گئے جب تک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤنگا تو تلوار سے تیرا سر اوڑا دونگا اور جنگ بدر مین اوسکے قتل کی نسبت حضرت کا حکم
صادر ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسے قتل کیا اور یہ آیت اوسکی شان مین نازل ہوئی مضمون مشتایہ ہی کہ ظالم قیامت کے
دن مصرع بسیار بخاید سر انگشت ندامت ؎ یعنی مصرع بہت چابیگا انگشت ندامت ؎ صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ چار ہزار بار
چابیگا انگلیون کے سرے سے کہنی تک اور حق تعالی ہر بار اوسکے ہاتھ کو ویسا ہی کردیگا جیسا تھا اور پھر وہ چابیگا اور اوسے پچھتر ہونگی
يَقُوْلُ کہتا ہوگا کہ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کاشکے پکڑتا مین مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ رسول کے ساتھ وہ راہ
جو رسول نے پکڑی ہی اسواسطے کہ وہی راہ نجات ہی يٰوَيْلَتٰى ای وائے مجکو لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ کاشکے نہ بنالیتا مین فُلَانًا
فلان شخص کو یعنی ابی کو خَلِيْلًا ۝ دوست اور اوسے نہ پہچانتا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ بیشک و شبہہ اوسنے مجھے گمراہ کردیا اور
باز رکھا عَنِ الذِّكْرِ یاد آلہی سے یعنی کلمہ شہادت یا حضرت کی نصیحت سے بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ بعد اسکے کہ آچکی تھی میرے
پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان سیرت کہ شیطان الانس ہی لِلْاِنْسَانِ
آدمی کے واسطے خَذُوْلًا ۝ چھوڑ دینے والا یا ابلیس ملعون کہ حکم خدا و رسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمیون کو وسوسہ
دیتا ہی جب آدمی ہلاکت کے پھندے مین پھنستے ہین تو شیطان چھوڑ دیتا ہی اور فائدہ نہین پہونچاتا بلکہ اوس سے بیزاری ظاہر کرتا ہی وَ
قَالَ الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مین یا آخرت مین کہینگے کہ يٰرَبِّ ای میرے رب اِنَّ
قَوْمِي اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم کے لوگون نے ٹھہرالیا اور بنالیا هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو مَهْجُوْرًا ۝ منسوب
ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا ہوا کہ اوسپر ایمان نہین لاتے اور اوسکے سننے سے انکار کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ان کافرون کو ہمنے

تیرا دشمن کرو یا اسی طرح **جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ** کیا ہمنے ہر پیغمبر کے واسطے **عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ** ایک دشمن کافرون مین سے جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو حضرت موسی علیہما السلام کے لیے اونھون نے صبر کیا تم بھی صبر کرو **وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ** اور کافی ہے تیرا رب **هَادِيًا** ہدایت کرنے والا صبر کی **وَنَصِيرًا ○** اور نصرت دینے والا دشمنون پہ **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا** اور کہا اونھون نے جو کافر ہوئے یہود و نصاری مین سے یا مشرکان عرب مین سے کہ **لَوْلَا نُزِّلَ** کیون نہین نازل کیا جاتا **عَلَيْهِ الْقُرْآنُ** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن **جُمْلَةً وَاحِدَةً** اکٹھا ایکبار توریت انجیل کی طرح **كَذَٰلِكَ** اسی طرح اوتارا ہمنے متفرق **لِنُثَبِّتَ بِهِ** تاکہ ہم ثابت کرین اور قوت دین ہر وقت وحی بھیجکر **فُؤَادَكَ** تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کرکے تیرے دل مین حفظ کرد **وَرَتَّلْنَاهُ** اور پڑھا ہمنے قرآن تھوڑا تھوڑا **تَرْتِيلًا ○** مہلت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسطرح کہ اوسکا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک منقطع ہوگیا ہو مشرکون کا یہ اعتراض محض بے اصل ہے اسواسطے کہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہو یا اکٹھا اوسکے اعجاز مین فرق نہین آتا اور متفرق نازل کرنے مین بہت فائدے ہین ایک تو حفظ کرنے مین سہولت اسواسطے کہ حضرت موسی اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب جو ایکبار اوتری تو وہ لکھتے پڑھتے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین امی تھے اگر اونکی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی تو اوسکو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اوسکا نزول حسب ضرورت مزید بصیرت کا سبب ہوا اور اسوجہ سے اوسکے معنی مین خوب غوص کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اوترتی غلبہ کھاتی اور قرآن کا اعجاز اور کافرون کا عجز ظاہر ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبریل امین کے نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی پانچوین یہ کہ قرآن مین ناسخ منسوخ آیتین ہین اور وہ مختلف وقتون سے علاقہ رکھتی ہین اور ضرور ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہو ایک آن مین دونون کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن مین سوال جواب بھی ہین اور جواب سوال کے بعد چاہیے **وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ** اور نہین لاتے مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمھاری نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہین کہتے **إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ** مگر یہ کہ لاتے ہین ہم تیرے واسطے جواب صحیح اور درست کہ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ اونکے قول کو رد کردے **وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ○** اور لاتے ہین ہم وہ چیز جو بہتر ہی بیان کی رو سے **الَّذِينَ يُحْشَرُونَ** مشرک وہ لوگ ہین جو حشر کیے جائینگے **عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ** اپنے مونھون کے بل یعنی منھ زمین پر رکھ کر چلینگے **إِلَىٰ جَهَنَّمَ** دوزخ کی طرف **أُولَٰئِكَ** وہ گروہ **شَرٌّ مَّكَانًا** بدتر ہین مکان کی وجہ سے یعنی اونکے مکان اون مکانون سے بھی بدتر ہین جنمین مسلمان دنیا مین رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا **وَأَضَلُّ سَبِيلًا ○** اور بہت بڑے ہین اونکی وجہ سے اسواسطے کہ اونکی راہ آتش دوزخ مین پہونچا دینے والی ہے **وَلَقَدْ آتَيْنَا** اور البتہ دی ہمنے **مُوسَى الْكِتَابَ** موسی کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد **وَجَعَلْنَا** اور کیا ہمنے اوس سے پہلے **مَعَهُ** اوسکے ساتھ **أَخَاهُ هَارُونَ** اوسکے بھائی ہارون کو **وَزِيرًا ○** یار اور مددگار دعوت مین اور کلمہ بلند کرنے مین **فَقُلْنَا اذْهَبَا** پھر کہا ہمنے کہ جاؤ تم دونون **إِلَى الْقَوْمِ** قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون اور فرعون والون کی طرف **الَّذِينَ كَذَّبُوا** وہ لوگ جنھون نے جھٹلائین **بِآيَاتِنَا** ہماری آیتین وہ ہلاسے حکم پر گئے اور اوس قوم کو دعوت اسلام کی اوس قوم کے لوگون نے اونکے ساتھ تکبر کیا **فَدَمَّرْنَاهُمْ** تو ہلاک کر دیا ہمنے اونھین

معانقہ عند المتقدمین

ع ۱۱

اونیست ونابود کردیا تَدْمِیْرًا ۝ ہلاک کرنا اورنیست کردینا کردیا تھا ہم مین غرق کرکے وَقَوْمَ نُوْحٍ اورگروہ نوح کے لوگون نے لَمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبرون کی یعنی حضرت نوح کی تکذیب کی اور پیغمبرون کی جو اونسے قبل تھے جیسے حضرت شیث اورحضرت ادریس علیہما السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی او ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی تکذیب ہی یا مطلقًا رسولون کی بعثت سے انکار کیا تو اَغْرَقْنٰهُمْ ڈبودیا ہمنے انھین طوفان کے عذاب مین وَجَعَلْنٰهُمْ اور کردیا ہمنے اونکے قصہ کو لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اٰيَةً نشان تاکہ اوس سے عبرت لین وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لِلظّٰلِمِيْنَ ظالمون کے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا وَّعَادًا اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے وَّثَمُوْدَا اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہی تہامہ یا آذربایجان یا انطاکیہ مین کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجار کو اوسمین قتل کرکے ڈالدیا یا ایک چشمہ اور نخلستان تھا بنی اسد کا یا وہی اخدود ہی جو سورۂ بروج مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قریہ تھا زمین فلج پر ولایت یمن مین اور اصحاب رس ثمودیون مین سے ایک باقی جماعت تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اوسمین مبعوث ہوا اوسکو جماعت کے لوگون نے قتل کرڈالا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ قتل کے بعد اوسکا گوشت بھی کھالیا اور اونپر عذاب آپہونچا یا بت پرستون کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اونکی طرف مبعوث ہوئے اور جماعت نے انکی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنوا تھا ایک روز اوس کنوے پر جمع ہوکر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے کہ ناگاہ وہ کنوا بیٹھ گیا اور وہ سب گھر بار مویشی سمیت زمین مین دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اوسکے لوگ صنوبر کا درخت رکھتے تھے اور شاہ درخت اوسکا نام رکھکر پوجتے تھے یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اون لوگون کی طرف مبعوث ہوا اون لوگون نے اس پیغمبر کی تکذیب کی اور قتل کرڈالا اور کنوے مین ڈالدیا ایک ابر سیاہ اونکے اوپر آیا اور اوسمین سے بجلی گری اور سب کو سوخت کرگئی یا بیر معطلہ کے لوگ تھے چنانچہ انکا قصہ مذکور ہوچکا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہین جب اونھون نے اپنے نبی کی تکذیب کی تو حق تعالیٰ نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اوسکے بازو سب رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اوسے عنقا کہتے تھے اور ایک پہاڑ زمج یا فتخ نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اون لوگون پر خدا نے اوسے مسلط کردیا پس وہ آتا اور اون لوگون کے مویشی اور چھوٹے بچون کو اوٹھا لیجاکر نگل لیتا اسوجہ سے مغرب اوسکا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کرلینے والا ایک روز ایک نوجوان لڑکی کو اون لوگون میں سے اوٹھا لیگیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے لگے اور یہ شرط کرلی کہ اگر اس جانور کا شر پوشیدہ ہوجائے تو ہم سب ایمان لائین اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع کردے اون پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہوگیا اچھا اوسکا کچھ نشانہ لگا نام ہی نام باقی رہگیا نایاب چیز کو اوس سے مثال دیتے ہین جیسا کسی نے کہا ہی بیت منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا ٭ وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ٭ اور صاحب لمعات عشق کی بے نشانی اس طور پر نشان دیتے ہین بیت عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست ٭ عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست ٭ غرض کہ عنقا غائب ہوجانے کے اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کرڈالا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہمنے ہلاک کیا وَقُرُوْنًا اور قرن والون کو

جو تھے وَبَیْنَ ذٰلِكَ درمیان مین ان قبائل عاد و ثمود اور اصحاب رس کے كَثِيْرًا ۝ بہت سے قرن کہ خدا کے سوا کوئی اونھین نہین جانتا وَكُلًّا اور ہر ایک انمین سے اور جو اونکے مثل ہین ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ بیان کین ہمنے اونکے واسطے مثلین یعنی اگلون کے قصے السے اور انکی امتون سے بیان کرکے ہمنے ڈرایا او پیغمبر بھیجکر اونسے حجت تمام کرلی جب وہ نھون نے کچھ نہ سنا اور انکار مصر ہوئے تو ہمنے عذاب بھیجا وَكُلًّا اور سب کو تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ نیست کردیا ہمنے نیست کرکے وَلَقَدْ اَتَوْا اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ اوس گانون پر کہ برسایا گیا اوسپر مَطَرَ السَّوْءِ مینہ برا یعنی پتھر کا مینہ اس سے دیہ سدوم مراد ہی کہ موتفکات مین سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہان بیٹھتے اور اوسکے اولٹ جانے کے بعد حق تعالیٰ نے اوس شہر والون پر پتھر برسائے اور اوس یارین کفار قریش کا گذر ہوا اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہ مین يَرَوْنَهَا دیکھتے اوسے اپنی آنکھون سے اور اوس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوْا نہین کہ اونھون نے نہ دیکھا بلکہ ہین کفر کی راہ سے کہ لَا يَرْجُوْنَ امید نہین رکھتے نُشُوْرًا ۝ اوٹھانے کی یعنی حشر کا ایمان نہین رکھتے وَاِذَا رَاَوْكَ اور جب دیکھتے ہین تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین بنالیتے ہین تمکو اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسی کیا ہوا اور مسخرے پن کی راہ سے کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہ وہی ہی جسکو بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کرکے اِنْ كَادَ بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتون اور دعوت کرنے مین بڑی کوششون سے اور اپنے مدعا پر دلیلین ظاہر کرکے لَيُضِلُّنَا البتہ گمراہ کردے اور باز رکھے ہمین عَنْ اٰلِهَتِنَا ہمارے خداؤن کی پرستش سے لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا اگر نہوتا یہ جو کہ ہمنے صبر کیا عَلَيْهَا اونکی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودون کی عبادت پر مستقل نہ ہوتے تو یہ رسول ہمکو باز رکھتا اور گمراہ کردیتا تو حق تعالیٰ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اور قریب ہی کہ جانینگے حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اوسوقت جب کہ دیکھینگے عذاب کہ ایمان والون اور ان کافرون مین سے مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ کون شخص بڑا گمراہ ہی ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی محمول ہی راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہی کہ مشرک لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑکر اوسکی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَرَءَيْتَ کیا نہین دیکھا تمنے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے بنالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہین دوسرے مفعول یعنی لفظ الٰہ کو مقدم لانا اور اوسکے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہی صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اوس کی وجہ سے وہ حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہی اسواسطے کہ اوسکی خواہش ہی تو غیر خدا کی محبت پر اوسے رکھتی ہی سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس مین لکھا ہی کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہا السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس اور دنیا کا بھی باہم پیوند اور جوڑا ہوا اور جسطرح اونکے باہم ملنے سے آدمی پیدا ہوئے ان دونون کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ مین ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے برے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہین وہ سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہین اور جو ہمین اور عادتین مردود ہین اور مختلف دین اور مذاہب اوسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہین بیت غبار یکہ خیزد میان رہ اوست چہ گویم کہ ہر یوسفے را چہ اوست اوسکا غلبہ اور قوت

اسقدر ہی کہ اُلھوٰا اَرَاَوَّلُ اِلٰہِ عَبدٍ فِی الْاَرْضِ کا نکتہ اوسکی شان مین ہی اور یہ آیۂ کریمہ اوسی کے بیان مین ہی کہ اَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ گویا کہ ہوا وہوس اصل ہی اور سب معبود باطل اوسکی فرع ہین اور اسی سبب سے ہوا وہوس کی مخالفت دخول جنت کا سبب ہی **بیت**

مرز ہوا تافتن از سروری ست *** ترک ہوا قوت پیغمبری ست *** اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ کیا رہتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَيْهِ اوسپر جسنے اپنی ہوا وہوس کو اپنا خدا بنالیا وَكِيْلًا ۝ نگہبان کہ اوسے منع کرو یہ کلمہ آیت قتال سے منسوخ ہی

اَمْ تَحْسَبُ بلکہ گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَكْثَرَهُمْ کہ بہتیرے مشرک يَسْمَعُوْنَ سنتے ہین گوش ہوش سے اَوْ يَعْقِلُوْنَ یا سمجھتے ہین دل سے توحید کی دلیلین اکثر کی قید مین مشرک معاند داخل ہیں اور جو اخیر کو ایمان لائے وہ خارج ہین اِنْ هُمْ نہین ہین

اِلَّا كَالْاَنْعَامِ مگر مانند چارپایون کے کلام سنکر فائدہ نہ حاصل کرنے مین اور خدا کی قدرت کی دلیلون کو دل مین جگہ دینے مین

بَلْ هُمْ بلکہ وہ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ بہت گمراہ ہین چارپایون سے بھی اسواسطے کہ چارپائے اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہین جو اونسے اطاعت لے اور مشرک اپنے رب سے انکار کرتے ہین دوسرے یہ کہ چارپائے اوس

چیز کے طالب ہین جس سے اونکو فائدہ ہی اور اوس چیز سے بھاگتے ہین جس سے اونکو ضرر ہی اور مشرک ثواب سے بھاگتے ہین جو بڑی منفعت ہی

بُرے کامون سے لپٹتے ہین جسمین بڑی مضرت ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰی رَبِّكَ آثار اپنے رب کی صنعت کو کہ محض قدرت سے كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ کیسا کھینچا اور پھیلا دیا اوسنے سایہ کو صبح ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک

اوس سایہ کا زمانہ سب زمانون سے زیادہ بہتر ہی اسواسطے کہ خالص تاریکی سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہی اور آنکھ کی روشنی بندھی رہتی ہی اور آفتاب کی شعاع سے ہوا گرم اور آنکھ کی روشنی پراگندہ ہوجاتی ہی اور ظہور صبح سے طلوع آفتاب تک دونون باتین نہین ہوتین یہ سایہ

جنت کی نعمتون مین سے ایک نعمت ظل ممدود بھی ہی وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ لَجَعَلَهٗ تو کردیتا اوس سایہ کو سَاكِنًا ثابت اور ایک اندازہ پر ٹھہرا ہوا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ پھر کردیا ہمنے آفتاب کو سایہ پہچاننے پر دَلِيْلًا ۝ دلیل

اسواسطے کہ سایہ آفتاب ہی سے پہچانا جاتا ہی ثُمَّ قَبَضْنٰهُ پھر لیلیا ہمنے سایہ کو اِلَيْنَا اپنی طرف قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝

لینا آسان یعنی جسقدر تھوڑا تھوڑا آفتاب بلند ہوا اوسیقدر دراز اوسکی شعاع کو سایہ کی جگہ پر ہم لائے اور سایہ کو ہمنے لیلیا اسواسطے کہ اگر سایہ ایک ہی بار لیلیا جاتا تو لوگون کے جو کام سایہ سے متعلق ہین معطل ہوجاتے اور بعضے مفسرون کے نزدیک ظل سے زمین مراد ہی یعنی

رات کا اندھیرا اور قبضناہ کی ضمیر دلیل کی طرف پھرتی ہی اور معنی یہ ہین کہ خدا نے رات کے وقت مین کا سایہ پھیلا دیا اور عالم کو تاریک کیا اور اس تاریکی کو ہمیشگی نہین دی بلکہ آفتاب کو طلوع فرماکر اوسکی شناخت پر دلیل کیا اسواسطے کہ سب چیزین اپنے ضد سے پہچانی جاتی ہین

اچھے سے برے کی تمیز ہوتی ہی اور گورے سے کالے کی اور دن کو بھی ہمیشہ کے واسطے نہین بنایا بلکہ وہ دلیل جو آفتاب ہی اوسے بھی غروب کرکے لیلیا یہانتک کہ پھر رات ہوئی اور یہ دونون وقت خلق کی آسایش اور آرایش کے واسطے معین فرمائے اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ ظل

اشارہ ہی زمان فترت کی طرف کہ اوس زمانہ مین لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور آفتاب اشارہ ہی نور اسلام کی طرف کہ آفتاب جمال حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے سبب سے یہ نور اسلام پھیلا اور یہ آفتاب اعزاز واکرام کے افق سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ

ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی مین چھپی رہتی اور نور آگاہی تک نہ پہونچتی بیت گر نہ خورشید جمالت گشتی رہنمون بدار شب تاریک غفلت کس نبردی رہ برون ہ صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ یہ آیت ظاہر کے رو سے معجزۂ نبوی ہی اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کرامت کی طرف اشارہ ہی معجزہ کا بیان اسطرح پر ہی کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ سفر مین تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اوترے اصحاب بہت سے ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالی نے اپنی قدرت سے اوس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اوس ایک درخت کے سایہ مین آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی قربت اور خصوصیت کی نشانی اس آیت مین یہ ہی کہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا الم تر الی ربک یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف نہین دیکھتے حضرت موسی علیہ السلام کی زبان پر جب سوال ارنی آیا تو جواب لن ترانی سنکر دل پر داغ کھایا یعنی حضرت موسی علیہ السلام عرض کی تھی کہ ای رب مین تیری رویت اور دید چاہتا ہون جواب ملا کہ تم ہرگز مجھے نہین دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے سوال اس آیت مین ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب تم میری طرف نہین دیکھتے اور کیا چاہتے ہو بیت فرق ست میان آنکہ یارش در بر با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ہ اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مد ظل سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایۂ عصمت کا پھیلانا مراد ہی اور آفتاب معرفت جو آپکے دل منور کے مطلع سے طلوع ہوا وہ اوسکی دلیل ہی اور بعض اشارہ ہی رسمون اور واسطون کے ساقط ہوجانے کی طرف لمعات مین مذکور ہی کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ صحرائے ظہور مین کھینچ لیا اوسوقت محب سے کہا الم تر الی ربک کیف مد الظل مصرع آخر نظرے بسوے ما مے نہ کنی ہ یعنی وہ پردہ کھینچنے مین تو میری طرف نہین دیکھتا قل کل یعمل علی شاکلتہ مصرع در رخانہ بکد خدائے ماند ہمہ چیز ہ اور کیا تو اعتبار نہین کرتا کہ اگر شخص حرکت نہو سایہ متحرک نہین ہوتا و لو شاء لجعلہ ساکنا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مطلع عزت سے چمکے تو سایہ کا اثر نرہے اسواسطے کہ سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہی تو ثم قبضناہ قبضا یسیرا کے حکم کے موافق آفتاب اوسے اپنے مین کھینچ لیتا ہی بیت و صحرا چو ہمہ پرتو خورشید گرفت ہ نتواند نفسے سایہ بآن صحرا شد ہ اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہین جواہر التفسیر مین بعض کا مطالعہ ہوسکتا ہی وھو الذی جعل اور وہ خدا وہ ہی جسنے بنایا لکم الیل تمہارے واسطے رات کو لباسا پوشش اور پردہ کہ اوسمین آرام لیتے ہو و النوم سباتا اور نیند کو راحت کہ اوسکے سبب سے آسایش پاتے ہو و جعل النھار اور کردیا اوسنے دن کو نشورا اوٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت مین چلنے پھرنے کے لیے اور بعضون نے کہا ہی کہ نیند موت کے مشابہ ہی اور نشور سو کر اوٹھنا ہی جیسے مردون کا مرکر قبر سے پھر اوٹھنا اور لقمان کی حکمتون مین مذکور ہی کہ جسطرح تو سوتا ہی پھر اوٹھتا ہی اسیطرح مرکر پھر جیے گا اور منتشر ہوگا وھو الذی ارسل الریح اور وہ خدا وہ ہی جسنے بھیجین ہوائین بشرا خوشخبری دینے والیان بین یدی رحمتہ اوسکی رحمت نازل ہونے کے آگے آگے کہ وہ رحمت مینھ ہی یعنی برسات کے دنون مین ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ غالبا مینھ برسیگا و انزلنا اور نازل کیا ہمنے من السماء آسمان سے یا ابر سے ماء طھورا پانی پاک اور پاک کرنے والا الی تحیی ب‍ه تاکہ زندہ کرین ہم اوس پانی کے سبب سے بلدۃ میتا شہر مرے ہوئے کو یعنی اوس موضع کو جسمین خشک سالی تھی یا اوس مکان کو جو گرمی مین خشک

اور بے رونق پڑا تھا وَّنُسْقِيَهٗ اور پلائین ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَآ اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چارپاؤن کو وَّاَنَاسِيَّ
كَثِيْرًا ۝ اور بہت لوگون کو جو جنگل مین رہتے ہین اسواسطے کہ گانؤن اور شہروالون کے واسطے نہرین وغیرہ ہین کہ اوسکے
سبب سے وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہین وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اور بیشک مقرر کیا ہمنے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان مختلف
شہرون اور وقتون مین طرح طرح پر کہ کبھی بڑے بڑے بوند برستے ہین کبھی پھوہار پڑتی ہے یا مکرر لائے ہم ابر و باران کا ذکر قرآن مین
لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ یاد کرین لوگ میری قدرت کو اور اوس نعمت مین فکر کرین اور اوسکا شکر بجالائین فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ
تو انکار کیا بہت لوگون نے اور قبول نہ کیا اِلَّا كُفُوْرًا ۝ مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے تو
لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گانؤن اور بستی مین نَّذِيْرًا ۝ پیغمبر ڈرانے والا مگر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری
شان بڑی کرنے کو اور مرتبہ بلند کرنے کو ہمنے نبوت تم پر ختم کر دی اور تمہی کو سب مسلمانون اور سب لوگون پر قیامت تک ہمنے پیغمبر کیا
فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ تو تم نہ کہا مانو کافرون کا جو تمکو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور
جھگڑا کرو اونکے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اونکی پیروی ترک کرے جِهَادًا كَبِيْرًا ۝ جھگڑا بڑا یعنی سخت
اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہے جسنے اپنی حکمت شاملہ سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اسطرح ملا کر بہائے
کہ ایک دوسرے سے مل نہین جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک میٹھے پانی کا پیاس بجھانے والا وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
اور ایک دوسرا کھاری پانی کا تلخی مارتا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونون دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کر دیا اوّن دونون دریاؤن کے درمیان
بَرْزَخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اور بند بندھا ہوا یا یہ بات ہمنے حرام اور ناروا کر دی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے
لباب مین کہا ہے کہ عذب فرات بڑی بڑی نہرین ہین جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہین اور پردہ اونمین بیابان اور شہر
واقع ہوے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہین کہ مسلمان کے دل مین کوئی دوسرے پر غلبہ نہین رکھتا کہ اگر ایماندار
کے خوف اور رجا دونون تولے جائین تو برابر نکلین اور برزخ حمایت الہی اور عنایت نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اور وہ وہی
جسنے پیدا کیا مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اونکی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اونکے مادہ کا ایک جزو ہے یا پیدا
کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهٗ پھر کیا اوسے نَسَبًا وَّصِهْرًا رشتے اور سسرال یعنی اونکو دو قسم کیا ایک وہ کہ نسب کی
نسبت اونکے سبب سے ہوتی ہے اور دوسرے عورتین کہ سسرال ونکے سبب سے ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نسب وہ ہے جسکے ساتھ نکاح
درست نہو اور صہر وہ ہے جسکے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے تیرا رب قَدِيْرًا ۝ قادر لڑکے اور لڑکیان پیدا کرنے پر
وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اوس چیز کو جو اونھین کچھ فائدہ
نہ دے اگر اوسکو پوجتے رہین وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اونھین اگر اوسے نہ پوجین اس سے بت مراد ہین یا ہر
معبود جو خدا کے سوا ہو وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہے کافر عَلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيْرًا ۝ پشت پناہ شیطان کا
اور اوسکا مددگار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا

ثواب آلہی کی وَّ نَذِيْرًا ۝ اور ڈرانے والا کافرون کو عذاب نامتناہی سے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ کہ نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِلَّا مَنْ شَآءَ مگر ایمان اوس شخص کا جو چاہے اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی رضامندی اور قرب کی طرف سَبِيْلًا ۝ راہ یعنی مومنون کا ایمان اور طاعت میری اجرت ہی اسواسطے کہ اس بات پر میرے واسطے خدا کے یہان اجر اور ثواب مقرر ہی اور یہ بات ثابت ہی کہ ہر پیغمبر کو اوسکی امت کے عابدون اور صالحون کے برابر ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنی اجرت بھر پانے مین عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ اوس زندہ پر جو ہرگز لَا يَمُوْتُ نہ مریگا اسواسطے کہ جو شخص اور زندون پر بھروسا کرتا ہی تو جب وہ مر جاتے ہین تو یہ بھروسا کرنے والا بے نصیب رہجاتا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ اور پاکی کے ساتھ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتون سے اوس حال مین کہ اوسکی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَكَفٰى بِهٖ اور بس ہی خدا بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندون کے پوشیدہ اور آشکار گناہون پر خَبِيْرًا ۝ خبر رکھنے والا الَّذِيْ وہ خداوند جسنے اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اونکے درمیان مین ہی ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دنون کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش مجید پر جو سب مخلوقات مین بڑا ہی اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا ہی فَسْـَٔلْ بِهٖ تو پوچھ اوسکی ذات اور صفات خَبِيْرًا ۝ خبر رکھنے والے سے یا اوسکے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اوس سے پوچھ جو جانتا ہو وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اسْجُدُوْا مشرکون سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمٰنِ خدا کو جو رحمٰن یعنی بڑا رحم کرنے والا ہی تو قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ کہتے ہین کہ کون ہی رحمٰن یعنی رحمٰن ایسا نام ہی کہ اس نام والے کو ہم نہین پہچانتے اسواسطے کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمٰن نہین کہتے تھے تو جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمٰن کو نہ جانتے ہین نہ پہچانتے ہین اَنَسْجُدُ کیا ہم سجدہ کرین یعنی ہم سجدہ نہ کرینگے لِمَا تَاْمُرُنَا اوس چیز کو جسکے سجدہ کا تو ہمکو حکم کرتا ہی وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہی رحمٰن یا رحمٰن کو سجدہ کرنے کا حکم کافرون کو نُفُوْرًا ۝ بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالٰی کے قول پر یہ ساتوان سجدہ ہی اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھوان فتوحات مین لکھا ہی کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہی اور فرمایا ہی کہ مومن جب یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہی تو بھاگنے والون اور انکار کرنے والون سے ممتاز یعنی الگ ہو جاتا ہی تو اس سجدہ کو سجدۂ امتیاز بھی کہ سکتے ہین تَبٰرَكَ الَّذِيْ برکت ہی وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِي السَّمَآءِ پیدا کیے آسمان مین بُرُوْجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کہ اونکی حقیقت اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا وَّجَعَلَ فِيْهَا اور پیدا کیا آسمانون یا برجون مین سِرٰجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہی وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝ اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہی جسنے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ کیا رات دن کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال مین ایک دوسرے کے مخالف یا آنے جانے مین ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یہ ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا دلیل ہی لِّمَنْ اَرَادَ اوس شخص کے واسطے جو چاہے اَنْ يَّذَّكَّرَ یہ کہ یاد کرے عجیب عجیب قدرتون اور طرفہ طرفہ خلقتون کو جو رات دن کے پیدا کرنے مین ہین اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ یا چاہے

معانقۃ عند المتقدمین

شکرگزاری حضرت باری کی نعمتون پر کرنات دن کا آگے پیچھے آنا بھی اون نعمتون مین سے ایک نعمت ہو وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے
یا عبادت کرنے والے خدا بڑی رحمت والے کے یہ اضافت فضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہی فصوص مین ہی کہ جسطرح رحمٰن
نام حق تعالیٰ کے واسطے خاص ہو اسی طرح یہ بندے بھی اوسکی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہین اور یہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ وہ لوگ ہین
جو چلتے ہین عَلَى الْاَرْضِ زمین پر هَوْنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہین بردبار اور نیکوکار وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ اور جب مخاطب ہوتے ہین اونسے نادان لوگ اور بے ادبانہ بات کرتے ہین تو قَالُوْا کہتے ہین وہ خاص بندے جواب مین
سَلٰمًا ۝ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہین جسمین گناہ سے سلامت رہین اس سے مراد یہ ہی کہ وہ خاص بندے
احمقون سے تعرض نہین کرتے اور اونسے نہین لڑتے جھگڑتے جیساکہ حضرت مولانائے روم قدس سرہٗ نے فرمایا ہی قطعہ اگر گویند اے
وسالوس بگو ہستم دو صد چندان میروید وگر از خشم دشنام دہندت دعا کن خوشدل و خندان میرو خلق کے ساتھ اون
خاص بندون کا معاملہ جو حالت صحت مین ہوتا ہی جب اوسکی خبر دیچکا تو اب حق تعالیٰ کے ساتھ حالت خلوت مین جو اونکو معاملہ
ہی اس دوسری آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ اور وہ خاص بندے ایسے ہین کہ شب بسر کرتے ہین
لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَّقِيَامًا ۝ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت اس سے
نماز مین سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہی وَالَّذِيْنَ اور وہ خاص بندے وہ ہین کہ باوصف اسکے کہ طاعت مین کوشش کرتے ہین
اور دن بھر خشوع مین رات بھر خضوع مین رہتے ہین پھر بھی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین خوف کی راہ سے کہ رَبَّنَا اصْرِفْ اے رب ہمارے
پھیرے عَنَّا ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ كَانَ غَرَامًا ۝ ہی دائم
اور لازم یعنی ہمیشہ ہی اِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا بری قرارگاہ ہی وَّمُقَامًا ۝ اور بری جگہ رہنے کی ہی وَ
الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا اور وہ لوگ وہ ہین کہ جب انھون نے خرچ کیا تو لَمْ يُسْرِفُوْا نہ اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھایا یعنی گناہ چیز
اور حرام کامون مین صرف کیا وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ
اور تھا خرچ کرنا اونکو بَيْنَ ذٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان مین قَوَامًا ۝ سیدھا کھڑا رہنا یعنی اعتدال کی راہ چلے اور
دونون طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہین بچتے رہے بیت سفلہ مکن ہرگز از کف ہانہٗ کہ خیر الامور اوساطہا لکھا ہی کہ بعضے
مشرکون نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ اے محمد ہمنے شرک کیا اور خون ناحق بہت کیے اور زنا اور
برے کام ہمسے صادر ہوے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمین بلاتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہون سے درگذرے تو ہم ایمان لاسکتے ہین
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ اور خاص بندگان رحمٰن وہ لوگ ہین جو نہین پکارتے اور نہین پوجتے مَعَ اللّٰهِ
خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ اور نہین مار ڈالتے وہ جان کہ حَرَّمَ
اللّٰهُ حرام کیا ہی اللہ نے مار ڈالنا اوسکا یعنی مومن و معاہد کی جان اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر یعنی اون باتون پر جنکے سبب سے
قتل کرنا شرعاً درست ہی جیسے مرتد ہو جانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین مین فساد کی کوشش کرنا وَلَا يَزْنُوْنَ ج

اور زنا نہین کرتے اسواسطے کہ اور گناہون کی اصل یہی تین گناہ کبیرہ ہین صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین نے رسول خدا
علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے پوچھا کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہی آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہراے حال آنکہ اوسنے تجھے پیدا کیا مین نے
عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہی فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر مین نے کہا اور بڑا گناہ کون ہی فرمایا
یہ کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک
بندے شرک نہین کرتے اور قتل ناحق اور زنا کے مرتکب نہین ہوتے وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کریگا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوے
وہ يَلْقَ أَثَامًا ۝ دیکھیگا جزا اپنے گناہ کی بعضون نے کہا ہی کہ اثام ایک میدان ہی دوزخ مین کہ زنا کارون پر اوس میدان مین عذاب
کرینگے یا اثام ایک چیز ہی کہ خون پیپ کی طرح دوزخیون کے جسم سے بہتی ہی یا اثام اور غی دوزخ مین دو کنوین ہین ایک گروہ مقرر کے
عذاب کے واسطے يُضٰعَفْ دونا کیا جائیگا لَهُ الْعَذَابُ یہ کام کرنے والے کے واسطے عذاب يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت
دن وَيَخْلُدْ اور ہمیشہ رہیگا فِيهٖ عذاب مین مُهَانًا ۝ اوس حال مین کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا إِلَّا مَنْ تَابَ
مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَآمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا اور کرے کام اچھا یعنی اون کا
اسلام پر قائم رہے فَأُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ بدلتا ہی خدا سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنٰتٍ اونکے گناہ نیکیون سے
یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہی اور نئی عبادتین اوسکی جگہ پر قائم کرتا ہی یا نفس مین جو گناہ کا ملکہ ہی اوسے عبادت کے ملکہ سے بدل
دیتا ہی یا پہلے جو برے کام اوس سے وقوع مین آئے اوسکے خلاف جو نیک کام ہین اونکی توفیق دیتا ہی یا دنیا مین اوسکے کفر کو ایمان سے
بدل دیتا ہی اور آخرت مین اوسکے گناہ نیکیون سے بدل دیتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا غَفُورًا بخشنے والا گناہون کا توبہ کے سبب سے
رَّحِيمًا ۝ مہربان اونپر اونکے دل مین توبہ ثابت رکھ کر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے ان گناہون سے شرک اور قتل
اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہین یعنی جو کوئی ان گناہون کے سوا اور گناہون سے بھی توبہ کرے اور ہاتھ کھینچے وَعَمِلَ صَالِحًا اور
کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوے ہون اوسکا بدلا کرے فَإِنَّهُ يَتُوبُ تو بیشک وہ پھرتا ہی إِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف مَتَابًا ۝ پھرنا
یا رجوع کرتا ہی خدا کی طرف اچھی رجوع وَالَّذِينَ اور خدا کے بندے وہ لوگ ہین جو لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ حاضر نہین ہوتے
مشرکون اور یہود و نصارا کی عیدگاہون مین یا اونکے میلون مین یا ناچ گانے کی محفلون مین یا بدعتیون کی صحبت مین یا جھوٹی گواہی
نہین دیتے وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ اور جب گذرتے ہین بری چیز کی طرف تو مَرُّوا كِرَامًا ۝ گذرتے ہین بزرگون اور پرہیزگارون
کی طرح یا منع کرتے ہین اوس سے وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا اور بندگان حق وہ لوگ ہین کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین بِآيٰتِ
رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتون سے تو لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا مونھ کے بل نہین گر پڑتے اوسپر صُمًّا
بہرے ہو کر اوسکے اسرار نہ سنین وَّعُمْيَانًا ۝ اور اندھے ہو کر اوسکے انوار نہ دیکھین بلکہ اونھون نے گوش ہوش سے سنا اور چشم بصیرت سے
اوسکے جمال کے جلوے دیکھے حاصل یہ کہ آیات الٰہی سے غفلت نہین کی وَالَّذِينَ يَقُولُونَ اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین رَبَّنَا
هَبْ لَنَا اے رب ہمارے بخش ہمین مِنْ أَزْوَاجِنَا ہماری جورؤن سے وَذُرِّيّٰتِنَا اور ہماری اولاد سے قُرَّةَ أَعْيُنٍ
کے

وہ جو ہماری آنکھون کی روشنی ہو اُس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیان مراد ہین جب مسلمان اپنے جورو لڑکون کو زندگی مین نیک پاک دیکھتا ہی تو اوسکا دل خوش اور آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین **وَّاجْعَلْنَا** اور کر ہمین **لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا** پرہیزگارون کے واسطے پیشوا یعنی ہمین ایسا پرہیزگار کر دے کہ پرہیزگارون کی امامت کے لائق ہو جائین **اُولٰٓئِكَ** یہ لوگ جنکا ذکر ہوا **يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ** بدلا دیے جائینگے غرفہ بہشت یعنی بہشت مین اونکو بلند مقام ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ غرفہ ایک نام ہی بہشت کے نامون مین سے فصول عبد الوہاب مین لکھا ہی کہ غرفہ کوٹھے ہین چار ستونون پر رکھے ہوئے سونے چاندی موتی مونگے کے اور ایسے مکان اون لوگون کو دینگے **بِمَا صَبَرُوْا** اسبب اسکے کہ اونھون نے صبر کیا دنیا مین مشقت پر اور کافرون کی ایذا پر اور مزے کی چیزین چھوڑ دینے پر یا فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر **وَيُلَقَّوْنَ** اور دیے جائینگے اور بکر نے یَلْقَوْنَ معروف کا صیغہ بے تشدید قاف پڑھا ہی یعنی پائینگے **فِيْهَا** بہشت مین **تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا** زندگی بے زوال اور آفتون سے سلامتی یا زندگی اور سلامتی کی دعا سنینگے یا فرشتون سے تحیّت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے پائینگے اور سلام حق تعالیٰ سے سنینگے **خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے بہشت مین یا مدام رہینگے تحیّت اور سلام مین **حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا** خوب ٹھہرنے کی جگہ ہی بہشت **وَّمُقَامًا** اور رہنے کی جگہ **قُلْ** کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگون سے کہ **مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ** کیا پروا رکھیگا خدا تمکو یعنی خدا کے پاس تمھاری کیا قدر ہوگی **لَوْلَا دُعَاۤؤُكُمْ** اگر نہ پکارنا اور عبادت کرنا ہو تمھارا اوسکو اسواسطے کہ آدمی کی خوبی معرفت اور عبادت مین ہی **فَقَدْ كَذَّبْتُمْ** پس تحقیق کہ تمنے تکذیب کی میری اور تقصیر کی خدا کی عبادت مین **فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا** تو قریب ہی کہ تمھارا تکذیب کرنا تمکو لازم رہیگا اور ہرگز نہ چھوٹیگا یا تکذیب کا وبال اوسوقت تک رہیگا جسوقت تک دوزخ مین تمکو نہ پہونچائے اور وہان بھی تمکو نہ چھوڑیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ لزام سے جنگ بدر مین قتل ہونا مراد ہی

ربع ۱۶ ع

سُوْرَةُ الشُّعَرَاۤءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ شعراء مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	دو سو ستائیس آیتین ہین

طٰسٓمّٓ معالم مین قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہی کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہین اور اسی وجہ سے اکثر ان حرفون کے بعد قرآن کا ذکر آتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہی چنانچہ طسم طا طاہر سین ستار میم مجید کی طرف اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ طور طائران مرغانِ ہوائے وحدت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ طائر یعنی اوڑنے والے ہین اللہ کے ساتھ اور سین سیر وندگان طریق معرفت کی جانب کہ وہ سائر یعنی سیر کرنے والے ہین اللہ کی طرف اور میم مشی سالکان سبیل عبودیت کی طرف ایما کرتا ہی کہ اللہ کی طرف اور اللہ مین چلتے ہین یا اشارہ ہی طلب مبتدیان اور سیر متوسطان اور مشاہدۂ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ طہارت عزت ازلی اور سناے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ **تِلْكَ** یہ سورہ **اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ** آیتین ہین کتاب

والے کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی قرآن شریف روشن یعنی قرآن کی کہ اوسمین حلال اور حرام کے احکام کھلے ہوئے ہین اور مبین ظاہر کرنے
حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہی اور ہدایت کے مقدمون اور ضلالت کے نتیجون کو کھولدیتا ہی اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب
کرکے ایمان نہ لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اونکی یہ تکذیب آپکے دل مبارک پر
بہت گران گذری تو حق تعالی نے آپکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ مگر تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے والا
اور مار ڈالنے والا ہی اپنے جی کو اَلَّا يَكُونُوا اس سبب سے کہ وہ نہین ہوتے مُؤْمِنِينَ ○ مومن قرآن کے ساتھ
اِن نَّشَأْ اگر چاہین ہم تو نُنَزِّلْ عَلَيْهِم اوتارین اونپر مِّنَ السَّمَاءِ آسمان سے آيَةً نشانی قیامت کی نشانیون مین سے
یا بلا قہر کی بلاؤن مین سے فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ پھر ہو جائین گردنین اونکی یعنی اون گردن کشون اور بزرگون کی گردنین
لَهَا اوس نشانی کے واسطے خَاضِعِينَ ○ نیچی یعنی وہ گردنین جھکا دین اور اوس نشانی کو مان لین وَمَا يَأْتِيهِم
اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّن ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمَٰنِ خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہی مُحْدَثٍ نئی بھیجی
ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد کوئی دوسری سورت قرآن مین نہین نازل ہوتی اِلَّا كَانُوا مگر یہ کہ ہوتے ہین
عَنْهُ مُعْرِضِينَ ○ اوس سے منھ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوا پھر بیشک تکذیب کی اونھون نے قرآن کی اور اپنی
تکذیب پر مصر ہین فَسَيَأْتِيهِمْ تو قریب ہی کہ آئین اونھین مرنے وقت یا قبر سے اوٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن أَنبَاءُ
مَا كَانُوا بِهِ جن چیزون اوسکی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِئُونَ ○ ہنستے اور اوسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبرین آ چکنے
کے بعد پشیمانی نفع نہ دیگی بیت امروز بدان مصلحت خویش کہ فردا ہمہ دانی و پشیمان شوی و سود ندارد ○ أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے
تکذیب کرنے والے اور باور نہین کرتے دیکھکر إِلَى الْأَرْضِ زمین کی طرف کہ محض قدرت سے كَمْ أَنبَتْنَا کتنا اوگایا ہمنے
فِيهَا اوسمین مر جانے اور مرجھانے کے بعد مِن كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس مین سے كَرِيمٍ ○ اچھی اور بہت فایدے والی إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ بیشک اس اوگانے مین لَآيَةً ط البتہ نشانی ہی اوگانے والے کی کمال قدرت اور حکمت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم اور نہین ہین
بہتیرے اونمین سے علم ازلی مین مُّؤْمِنِينَ ○ ایمان لانے والے باوصف اسکے کہ ایسی ایسی نشانیان دیکھتے ہین وَإِنَّ رَبَّكَ
اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہ غالب اور قادر ہی اس بات پر کہ کافرون پر بلا نازل کرے الرَّحِيمُ ○ ع مہربان ہی مومنون پر
بخشش کا فرش بچھاکر وَإِذْ نَادَىٰ اور یاد کر اوسے جبکہ پکارا رَبُّكَ مُوسَىٰ تیرے رب نے موسی کو أَنِ ائْتِ کہ آ تو
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ لا ظالمون کی قوم پاس قَوْمَ فِرْعَوْنَ ط یعنی قوم فرعون کے پاس کہ اونھون نے اپنے اوپر ظلم کیا
شرک کرکے اور بنی اسرائیل پر زیادتی کرکے اور کہہ اونکو کہ أَلَا يَتَّقُونَ ○ ع کیا نہین ڈرتے ہین یعنی چاہیے کہ عذاب الٰہی سے ڈرین اور
کفر سے پرہیز کرین اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دین قَالَ رَبِّ کہا موسی نے کہ اے میرے رب إِنِّي أَخَافُ یقینی مین ڈرتا ہون
أَن يُكَذِّبُونِ ○ ط کہ وہ میری تکذیب کرین اور میرا رسول ہونا نہ مانین وَيَضِيقُ صَدْرِي اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے
انفعال سے وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي اور نہ کھلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان مین ہی زیادہ ہو جائے اور بیدھا اوس وقت حضرت

ع ۹

موسیٰ نے کی تھی جب اونکی زبان مبارک سے گرہ نہ دفع ہوئی تھی اور اوسکے دفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَاَرْسِلْ تو تو بھیج جبرئیل کو اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ ہارون کی طرف جو میرا بھائی ہی اور رسالت مین او سے میرا شریک کرے تا کہ اوسکی اعانت سے فرعون کے لوگون کی طرف جاؤن وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ اور اونکو مجھپر ایک گناہ کا دعوی ہی جو مین نے کیا ہی اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد ہی اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہکے کہا کہ فَاَخَافُ پھر مین ڈرتا ہون اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ اس بات سے کہ مجھے قتل کر ڈالین قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ كَلَّا باز آ اس گمان سے اسواسطے کہ وہ لوگ تجھپر قابو نہ پائینگے فَاذْهَبَا تو جاؤ تم دونون ای موسی اور ہارون بِاٰيٰتِنَآ ہماری نشانیون سمیت یعنی اون معجزون کے ساتھ جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہون اِنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ سننے والے وہ بات جو تم مین اور فرعون والون مین ہوگی یعنی تم او رہ وہ جو کہوگے اور کرینگے ہمپر کچھ پوشیدہ نہین فَاْتِيَا پھر آؤ تم دونون فِرْعَوْنَ فرعون پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ہم بھیجے ہوئے ہین اوسکے جو رب ہی سب عالمون کا اَنْ اَرْسِلْ اور بات یہ ہی کہ بھیجدے مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اونسے دست بردار ہو تا کہ ہمارے ساتھ زمین شام مین جائین جہان اونکے باپ دادا رہتے تھے تو موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر آئی جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتانے کے طور پر فرعون قَالَ بولا کہ ای موسی اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہمنے تجھے نہین پرورش کیا فِيْنَا اپنے درمیان وَلِيْدًا اوس حال مین کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَّلَبِثْتَ اور رہا تو فِيْنَا ہمارے بیچ مین مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ کئی برس اپنی عمر مین سے یعنی تیس برس ہمارے پاس تمنے اپنی عمر بسر کی وَفَعَلْتَ اور کیا تونے فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ جو کام کہ تونے کیا یعنی فاتون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اوسے تونے مار ڈالا وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تو ناشکرا ہی کہ میرا احسان نہ مانا اور میرے ایک خواص کو قتل کر ڈالا قَالَ فَعَلْتُهَآ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام اِذًا اوس وقت وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ اور مین نا فلون مین سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ مین ایک گھونسا ماروںگا تو وہ مر ہی جائیگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ پھر بھاگا مین تمسے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا مین کہ تم مجھے مار ڈالوگے اور مین مدین مین چلدیا فَوَهَبَ لِيْ پھر بخشا مجھے رَبِّيْ میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَّجَعَلَنِيْ اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اپنے رسولون مین سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اونکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو نہایت تَمُنُّهَا عَلَيَّ احسان جتاتا ہی مجھپر اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہی کہ لونڈی غلام بنایا تونے بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اولاد یعقوب کو اور مجھے فرزندی مین لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہی اصل کلام یہ ہی کہ کیا وہ نعمت جسکا تو مجھپر احسان جتاتا ہی یہی ہی کہ بنی اسرائیل کو تونے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اونکو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری مان مجھے دریا مین نہ ڈالتین اور میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور مین تیرا محتاج نہوتا اور چونکہ فرعون سن چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہی کہ

انا رسول رب العالمین یعنی مین رسول ہون رب العالمین کا تو اپنی بات پھیر کر امتحان کی راہ سے قَالَ فِرْعَوْنُ بولا فرعون کہ
وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور کون شخص ہی اور کیا ہی رب سب عالمون کا اور وہ کیا چیز ہی فرعون نے رب کی ماہیت پوچھی
تو قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ ہی رب آسمانون کا اور زمینونکا
وَمَا بَیْنَهُمَا ط اور اوس چیز کا جو کچھ ہی اونکے درمیان اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝ اگر ہو تم یقین رکھنے والے صفات حق
کی تحقیق مین موسی علیہ السلام نے اوس ماہیت کے جواب سے انکار کیا اور حکمت کی کھلی ہوئی دلیلون اور قدرت کے نشانون سے
خدا کو پہچنوایا قَالَ کہا فرعون نے لِمَنْ حَوْلَهٗ اون لوگون سے جو اوسکے گرداگرد تھے قبط کے اشراف اور وہ پانسو
آدمی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے تھے کہ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ کیا تم نہین سنتے جواب اس مرد کا کہ مین تو اوسکے رب کی حقیقت
پوچھتا ہون اور یہ اوسکے افعال بیان کرتا ہی قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے دوبارہ کہ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝
میرا خدا تمھارا پیدا کرنے والا ہی اور تمھارے اگلے باپ دادا کا خالق ہی حضرت موسی علیہ السلام نے بہت کھلی ہوئی نشانیون سے رجوع کی اون
نشانیون کی طرف جو بہت نزدیک ہین دیکھنے والے اور تامل کرنے والے سے قَالَ بولا فرعون اپنی قوم سے کہ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ
بیشک تمھارا رسول فرعون نے مسخرے پن سے حضرت موسی کو رسول کہا کہ تمھارا رسول الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ
لَمَجْنُوْنٌ ۝ وہ جو بھیجا گیا ہی تمھاری طرف البتہ دیوانہ ہی کہ سوال کے موافق جواب نہین دیتا قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار عالم پیدا کرنے والا ہی شرق اور مغرب کا وَمَا بَیْنَهُمَا ط اور اوسکا جو کچھ مشارق
و مغارب کے بیچ مین ہی اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اگر ہو تم سمجھتے کہ تمھارے سوال کا جواب اس طور کے سوا ہو ہی نہین سکتا
اسواسطے کہ کسی کو حق تعالی کی حقیقت سے آگاہی ممکن ہی نہین اسلیے کہ جو کچھ عقل اور فہم اور وہم مین آئے اور حواس اور قیاس اوسے
دریافت کرے خدا کی ذات اوس سے منزہ اور مقدس ہی اسواسطے کہ یہ سب نئے پیدا ہوئے ہین اور نئے پیدا ہوئے اوسی کو پہچان سکتے ہین
جو نیا پیدا ہو نظم آنکہ او از حدث بر آرد دم ÷ چہ شناسد کہ چیست سر قدم ÷ علم را سوے حضرتش رہ نیست ÷ عقل نیز از کمالش آگہ نیست ÷
قَالَ کہا فرعون نے جبکہ مناظرہ سے عاجز آیا کہ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اگر پکڑیگا تو اے موسی اِلٰهًا کوئی معبود غَیْرِیْ میرے
سوا لَاَجْعَلَنَّكَ تو البتہ کرونگا مین تجھے مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ۝ قیدیون مین سے لکھا ہی کہ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اوسواسطے
کہ قیدیون کو حکم کرتا تھا گہرے گڑھے مین ڈالدیے جاتے تھے کہ وہان کچھ نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور جب تک قیدی مر نہ جائے باہر نہ نکالتے تھے
جب موسی علیہ السلام نے قید خانہ کا ذکر سنا تو قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ کہا کہ کیا تو یہ میرے ساتھ کریگا اور اگر لاؤن مین تیرے پاس
بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ۝ ایک چیز کھلی ہوئی یعنی اگر مین کھلا ہوا معجزہ دکھاؤن تو بھی تو مجھے قتل کریگا قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ بولا فرعون
لا وہ چیز اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اگر ہی تو سچا اپنے دعوے مین فَاَلْقٰى عَصَاهُ پھر ڈالدیا موسی علیہ السلام نے
اپنا عصا فَاِذَا هِیَ تو وہین وہ عصا پھینکتے ہی ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝ اژدہا تھا کھلا ہوا یعنی اوسکا اژدہا ہونا ظاہر تھا
فرعون وہ اژدہا دیکھ کر ڈرا اور جو لوگ وہان جمع تھے بے اختیار بھاگے چنانچہ بھاگتے وقت پچیس ہزار آدمی مر گئے وَقَالَ ع

يَدَهٗ اور نکالا حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان سے فرعون کو ہاتھ کا گیہوان رنگ کہا گریبان مین ڈال لینے کے بعد فَاِذَا هِيَ
تو وہین اونکا ہاتھ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ سفید چمکتا ہوا تھا بجلی کی طرح دیکھنے والون کی نگاہ مین لکھا ہی کہ جسطرح نور
آفتاب سے نگاہ کو خیرگی ہوتی ہی اسیطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک کی چمک سے ہوتی تھی قَالَ بولا فرعون لِلْمَلَاِ
حَوْلَهٗٓ اپنی قوم کے سردارون سے جو اوسکے گرداگرد تھے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ مرد لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ جادوگر ہی دانا
مگر فرعون ڈرا کہ اوسکے لوگ حضرت موسیٰ کا ایمان لائینگے تو اوسنے حیلہ کیا اور کہنے لگا کہ یہ جادوگر ہی کہ جادوگری مین مہارت کامل رکھتا ہی
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ چاہتا ہی کہ نکالدے تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے یعنی مصر کے شہرون سے بِسِحْرِهٖ اپنے
جادو کے سبب سے فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ پھر کیا حکم کرتے ہو تم بیچ اسکے امر مین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے نے فرعون
کو دعوی خدائی کی بلندی سے مشورہ باہمی کے گڑھے مین ڈالدیا تھا یہانتک کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کے رتبہ سے گھٹکا اپنے پوجا کرنے والون سے
موسیٰ علیہ السلام کے باب مین مشورہ چاہا تو قَالُوْٓا اَرْجِهْ وہ بولے کہ اسے قید کرو وَاَخَاهُ اور اوسکے بھائی کو یا ٹھہرا رکھ اور اونکے
قتل مین جلدی نہ کر جبتک اونکا جھوٹ نہ ظاہر ہوجائے تاکہ لوگون کو شبہہ نہ پڑے وَابْعَثْ اور بھیج فِي الْمَدَآئِنِ شہرون مین
اپنے ملک کے حٰشِرِيْنَ ۝ جمع کرنے والے یعنی ہر شہر مین ایلچی روانہ کرتا کہ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ لے آئین جہان کہین بڑا
جادوگر ہو عَلِيْمٍ ۝ دانا فن سحر مین کامل فرعون نے اپنے لوگ جادوگر ڈھونڈھنے کو بھیجے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ پھر جمع کیے گئے
جادوگر لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ واسطے وقت روز معلوم کے کہ وہ جانا ہوا اور وعدہ کیا ہوا یوم الزینۃ تھا وَقِيْلَ اور
کہا گیا یعنی فرعون بولا لِلنَّاسِ لوگون سے یعنی مصر والون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ کیا ہو تم مُّجْتَمِعُوْنَ ۝ جمع ہونے والے اکٹھا
ہوجاؤ لَعَلَّنَا شاید ہم سب متفق ہوکر نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ پیروی کرین جادوگرون کی یعنی موسیٰ کو دفع کرنے مین ہم سب اونکی متابعت
کرین اور اونھین مدد دین یا ہم اونکے دین کی پیروی کرین اِنْ كَانُوْا اگر ہون هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وہ غالب موسیٰ و ہارون پر
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے جادوگر فرعون کے پاس اور اوسنے اونکی بڑی خاطرداری کی تو وہ گستاخ ہوکر قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ
بولے فرعون سے اَئِنَّ لَنَا کیا مقرر ہوگا ہمارے واسطے لَاَجْرًا بدلا تیرے پاس سے اِنْ كُنَّا اگر ہون نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝
ہم غالب جادوگر کے مقابلون پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہان بدلا ہوگا تمھارے واسطے وَاِنَّكُمْ اِذًا اور بیشک ہوگے تم اوسوقت
لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ مقربون مین سے یعنی پہلے جو کوئی میرے پاس آئے اور آخر کو جو کوئی میرے پاس سے جائے تمھی ہوگے پس اوس وعدہ پر
اعتماد کرکے اپنے جادو میدان معین مین لائے اور وقت معلوم پر موسیٰ علیہ السلام کے برابر صف جما کر بولے کہ ای موسیٰ کیا پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہی
یا ہم ڈالین قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى کہا اونسے موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَلْقُوْا تم ڈالو مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ جو کچھ تم ڈالنے والے
ہو فَاَلْقَوْا تو ڈالدین اونھون نے حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ اپنی رسیان اور اپنے عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے کہ
ستر ہزار رسیان اور ستر ہزار عصے تھے وَقَالُوْا اور بولے وہ جب اونکے عصے اور رسیان آفتاب کی گرمی سے حرکت مین آئین اور لوگون نے غل کیا
کہ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ بزرگی اور قوت اور غالبیت فرعون کے سبب سے اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ بیشک ہمھی غالب ہین موسیٰ پر

٥ آرایش کارن

ہارون پر فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاہُ پھر ڈالدیا موسی علیہ السلام نے حکم خدا سے اپنا عصا اور فوراً وہ اژدہا بن گیا فَاِذَا ھِیَ پھر جونہی عصا اژدہا ہوا تو تَلْقَفُ نگلنے لگا مَا یَاْفِکُوْنَ ؁ جو کچھ اونھون نے مکر کیا تھا اور لوگون کو سانپ کی صورت پر دکھاتے تھے فَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ پھر مُنھ کے بل گرا دیے گئے جادوگر سٰجِدِیْنَ ؁ سجدہ کرنیوالے اسواسطے کہ اونھون نے جانا کہ عصے کا اژدہا ہوجانا جادو کی وجہ سے نہین اور صدق کی راہ سے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؁ ساتھ رب العالمین کے پھر اونھون نے تفصیل کی کہ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ؁ موسی اور ہارون کے رب کا ہم ایمان لائے تاکہ فرعون کی خدائی کا توہم رفع ہوجائے اور فرعون نے جب سنا کہ جادوگر ایمان لائے تو اونکو بلاکر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَہٗ کہا کہ ایمان لائے تم موسی کا اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ ءَ اٰمَنْتُمْ پڑھا ہے یعنی کیا ایمان لائے تم موسی کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اوسکا ایمان لانے کی اِنَّہٗ لَکَبِیْرُکُمُ بیشک وہ سردار تمھارا ہے الَّذِیْ عَلَّمَکُمُ السِّحْرَ وہ جسنے سکھایا تمکو جادو اور تم میرے ہلاک کرنے اور میرے ملک مین فساد ڈالنے کے واسطے باہم مل گئے فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؁ پس قریب ہے کہ جانو گے کہ کیا عذاب کرتا ہون مین تمپر موسی کے خدا کا ایمان لانے کے سبب سے پھر عذاب بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ البتہ کاٹونگا ہاتھ اور پانؤن تمھارے مِّنْ خِلَافٍ ایکدوسرے کے خلاف یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پانؤن یا تمھارے ہاتھ پانؤن کاٹونگا اس جہت سے کہ تمنے مجھسے خلاف کیا وَّلَاُوصَلِّبَنَّکُمْ اَجْمَعِیْنَ ؁ اور ضرور سولی پر کھینچونگا تمکو تاکہ سب مرجاؤ اور سب مخالف لوگ عبرت پکڑین قَالُوْا بولے جادوگر جو ایمان لائے تھے کہ لَا ضَیْرَ کچھ رنج اور ضرر نہین ہمین تیرے دھمکانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا بیشک ہم اپنے رب کے ثواب کی طرف مُنْقَلِبُوْنَ ؁ پھرنے والے ہین اِنَّا نَطْمَعُ تحقیق کہ ہم امید رکھتے ہین کہ اَنْ یَّغْفِرَ چھپائے لَنَا رَبُّنَا ہمارے واسطے رب ہمارا اور بخشدے خَطٰیٰنَآ گناہ ہمارے اَنْ کُنَّآ اسواسطے کہ تھے ہم ان محفل والون مین سے اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؁ع پہلے ایمان لانے والے خدا کا لکھا ہے کہ فرعون نے حکم دیا اور فرعون کے لوگون نے اون مومنون کا داہنا ہاتھ اور بایان پانؤن کاٹ کاٹکر اونچے مکان پر سے نیچے گرادیا اور حضرت موسی علیہ السلام اونکے واسطے روتے تھے پس حق سبحانہ تعالی نے پردے اوٹھادیے اور اون مومنون کے منازل قرب اور مقامات انس حضرت موسی کو دکھادیے تو اونکے دل کو تسلی ہوئی مثنوی جادوان کان دست و پارا باختند ✤ در فضاے قرب مولی تاختند ✤ گو برفت از دست و پا برجاے آن ✤ رست از حق بالہاے جادوان ✤ تا بدان پرہا بہ پرواز آمدند ✤ در ہواے عشق شہباز آمدند ✤ پھر یہ صورت واقع ہونے کے بعد کئی برس تک حضرت موسی علیہ السلام فرعون کے لوگون مین دعوت اور ہدایت فرماتے رہے اور معجزے دکھاتے رہے اور روز بروز اونکی عداوت اور خرابی زیادہ ہوتی تھی یہانتک کہ اونکی ہلاکت قریب پہونچی اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ موسی علیہ السلام اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جائین جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَیْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰی مُوْسٰٓی موسی کی طرف اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ یہ کہ لیجا راتکے وقت میرے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ تمھاری نجات اور کافرون کی ہلاکت اسی مین ہے اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ؁ بیشک تم پیچھا کیے جاؤگے یعنی فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تمھارے پیچھے آئینگے تمکو تو ہم دریا کے پار کرینگے اور اونھین ڈبو دینگے مختار ہین

لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کر کے قبطیون سے زیور مانگ لو کہ ہماری عید قریب ہی ہم چاہتے ہین کہ اوس سے
اپنی عورتون کا سنگار کرین بنی اسرائیل نے زیور مانگے لیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ فلانی رات جب
چاند نکلے تو تم سب فلان مقام پر جمع ہونا اونھون نے ایسا ہی کیا جب کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے اور معلوم ہوا کہ یوسف
صدیق علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک اونکا تابوت اپنے ساتھ نہ لیجلینگے مصر کے باہر نہ جا سکینگے اور اون لوگون مین سے
کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حضرت یوسف کہان دفن ہین پس خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ندا کرتے تھے کہ جو کوئی مجھے حضرت یوسف کے صندوق کا
پتا دے وہ جو مراد چاہے لے قوم بھر مین سے ایک بوڑھیا بڑی عمر کی بولی کہ اس شرط سے مین بتاتی ہون کہ بہشت مین حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی بی بی ہون اور اسی شرط پر اوسنے پتا بتایا کہ وہ صندوق دریائے نیل کے گڑھے مین ہی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام
اوسے نکالنے مین مشغول ہوئے جب چاند آدھے آسمان پر پہونچا تو اپنا کام کرکے راہ لی اور دوسرے دن اخیر وقت بنی اسرائیل کے
نکل جانے کی خبر قبطیون کو پہونچی اب تک قبطی یہی جانتے تھے کہ بنی اسرائیل اپنے گھرون مین عید کا سامان کر رہے ہین دوسرے دن
قبطیون نے چاہا کہ اونکا پیچھا کرین تو ہر قبطی کے گھر ایک ایک عزیز مر گیا اوسکی تعزیت مین مشغول ہوئے اس دن فرعون نے لشکر کے
جمع ہونے کا حکم دیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ تو بھیجا فرعون نے اون شہرون مین جو اوسکی تختگاہ کے قریب تھے
حٰشِرِیْنَ ○ جمع کرنے والے لشکر کے اور کہدیا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ تحقیق کہ گروہ بنی اسرائیل لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ○ ایک گروہ ہی
تھوڑے سے لوگ حال آنکہ بنی اسرائیل مین کارگزار مرد جنکا سن بیس برس سے زیادہ ساٹھ برس سے کم تھا ستر ہزار چھ سو تھا اور سب قوم بنی اسرائیل
عورت مرد بوڑھے جوان تو بارہ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے مگر فرعون نے انکو اپنے لشکر کے مقابلہ مین تھوڑا شمار کیا اور بولا کہ یہ لوگ تو بہت ہی تھوڑے
ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا اور یہ لوگ ہمین لَغَآئِظُوْنَ ○ غصہ دلانے والے ہین اسواسطے کہ ہمسے بھاگے ہین یا ہماری قوم کا زیور لیگئے ہین
وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ○ اور ہم سب یعنی ہمارے لشکر کے سب لوگ ہتھیار رکھتے ہین لڑائی کے طریقے جانتے ہین یہ طعن ہی کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگ نہ سب ہتھیار رکھتے ہین نہ لڑائی کا طریقہ جانتے ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ پھر نکالا ہمنے فرعونیون کو یعنی
نکلنے کا ارادہ ہمنے اونکے دلو مین پیدا کیا یہانتک کہ وہ نکل آئے مِّنْ جَنّٰتٍ باغون سے وَّعُیُوْنٍ ○ اور چشمون سے کہ جاری تھے
وَّكُنُوْزٍ اور خزانون سے کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ○ اور مکانون سے کہ اچھے تھے كَذٰلِكَ
ایسا ہی کیا ہمنے اونکے ساتھ وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کر دیا ہمنے اون باغون خزانون مکانون کا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ○ اولاد یعقوب
علیہ السلام کو اسواسطے کہ ایک قول یہ ہی کہ بنی اسرائیل نے قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر مین آکر قبطیون کے سب مال پر اپنا قبضہ اور تصرف لیا
اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے زمانۂ حکومت مین ملک مصر پر غلبہ پاکر بنی اسرائیل نے قبطیون کی املاک پر
قبض و تصرف کیا القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار لشکر کے آگے روانہ کیے اور چھ لاکھ سوار داہنے پر اور چھ لاکھ بائین پر تعین کیے اور چھ لاکھ سوار لشکر
پیچھے مقرر کیے اور بہت مخلوق کے ساتھ خود لشکر کے بیچ مین ٹھہر الـنظم یکے لشکر بیرا یا غرق جوشن ✦ شدہ در موج جون دریاے آہن چشم
دلبران پر کین و خونریز ✦ بقصد خون مردم تیغہا تیز ✦ فَاَتْبَعُوْهُمْ پھر پیچھا کیا اونھون نے اونکا مُّشْرِقِیْنَ ○ سورج نکلتے مشرق کی طرف قصد

کرنے والے اسواسطے کہ بنی اسرائیل کا لشکر مشرق ہی کی طرف گیا تھا یا داخل ہونے والے آفتاب نکلتے وقت یعنی آفتاب طلوع ہوتے وقت بنی اسرائیل کے قریب پہونچ گئے اور اوسوقت حضرت موسی علیہ السلام کا لشکر دریاے قلزم کے کنارے پہونچا تھا پار اوترنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ ناگاہ فرعون والون کا نشان ظاہر ہوا **فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ** پھر جب دیکھا دونون گروہ نے ایک دوسرے کو تو **قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى** کہا موسی کے یارون نے کہ **اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ** بیشک ہم لیلیے گئے ہین یعنی فرعون کا لشکر ہمین پکڑ لیگا اور ہم اونکے ہاتھ مین گرفتار ہوجائینگے **قَالَ كَلَّا** کہا موسی علیہ السلام نے کہ ہرگز نہین یہ تمکو پکڑ لینگے **اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ** یقینی میرے ساتھ ہی میرا رب یاری و مددگاری کو **سَیَهْدِیْنِ** قریب ہی کہ راہ بتائے مجھے اس حیرت مین اور نجات کا طریقہ ظاہر کردے محققون نے کہا ہی کہ موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت یعنی اپنے ساتھ ہونے کو مقدم کیا اور رب کا نام بعد لیا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ کہا اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول مین کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فرمایا معیت کو موخر کیا اور اللہ کا نام پہلے لیا تاکہ عارفون کے دلون پر ظاہر ہوجاے کہ حضرت کلیم نے اپنے سے حق کی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مرید یعنی ارادہ کرنے والے کا ہی اور جناب حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حق سے اپنی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مراد یعنی ارادہ کیے ہوئے کا ہی مرید کو جو کچھ کہین وہ کرتا ہی اور مراد جو کچھ کہے ویسا ہی کرتے ہین **بیت** این یکے راہ او در روے دوست ✤ وان دگر را روے او خود روے اوست ✤ لکھا ہی کہ جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے قریب پہونچا تو حق تعالی نے ایک ایسا پردہ بخارات کا دونون فریق مین پیدا کردیا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھتے تھے فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ اوتر پڑو جب تک آفتاب اونچا ہو کر بخارات درمیان سے جاتے رہین اور ہم اونکے سر پر جا پڑین اسواسطے کہ بچنے کی راہ اونپر بند ہی کہ آگے دریا ہی اور ہمارا لشکر پیچھے اب یہ کہان جاسکتے ہین **مصرع** کجا روی کہ زہر سو گریزگاہ نداری ✤ مگر بنی اسرائیل اسقدر مضطرب ہوئے کہ حضرت موسی علیہ السلام روئیے اور وحی آئی کہ ای موسی ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کردیا ہی اوسے کنیت سے پکار اور اوسپر حکم کر جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ **فَاَوْحَیْنَاۤ** پھر وحی بھیجی ہمنے **اِلٰى مُوْسٰۤى** موسی کی طرف **اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ** اپنے عصے سے دریاے قلزم کو بس موسی علیہ السلام دریا کے کنارے آئے اور اوسپر عصا مارا اور کہا کہ ای ابوخالد ہمین راہ دے **فَانْفَلَقَ** تو پھٹ گیا دریا اور اوسمین بارہ راہین پیدا ہوگئین **فَكَانَ** پھر تھا **كُلُّ فِرْقٍ** ہر ٹکڑا آپسمین جدا ہوا **كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ** جیسے پہاڑ بڑا اور اوسی وقت ایک ہوا دریا پر چلی اور اوسکی کیچڑ خشک ہوگئی اور ہر ایک سبط ایک ایک راہ سے دریا مین داخل ہوئے **وَاَزْلَفْنَا** اور جمع کیا ہمنے **ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ** وہان اورون کو کہ قوم فرعون کے لوگ تھے یعنی سب کو دریاے قلزم کے کنارے ہمنے اکٹھا کیا فرعون کے گرد اور جب فرعون نے دریا کے کنارے پہونچکر یہ حال دیکھا تو چاہا کہ اپنی قوم کے احمقون کو دھوکا دے تو بولا کہ ای قوم کیا دیکھتے ہو کہ یہ دریا میری ہیبت سے پھٹ گیا ہامان نے مشورے کی راہ سے کہا کہ ای فرعون تو خود جانتا ہی کہ یہ صورت موسی علیہ السلام کی دعا سے واقع ہوئی خبردار دریا مین تو نہ جانا کہ ہلاک ہی ہوجائیگا فرعون نے چاہا کہ گھوڑے کی باگ موڑے جبریل علیہ السلام ایک گھوڑی پر سوار تھے اپنی گھوڑی فرعون کے گھوڑے کے آگے ڈالدی فرعون بہت تیز و تند گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے نے گھوڑی کی بو پائی فرعون کے قابو سے جاتا رہا اور دریا کی طرف منھ اوٹھایا اور فرعون سمیت دریا مین اوتر گیا فرعون کے لشکر والے ہر ایک راہ سے دریا مین جا پڑے میکائیل علیہ السلام اوس لشکر کے پیچھے آئے تھے اور اوس لشکر کو دریا کی طرف ہنکاتے تھے یہانتک کہ تمام لشکر دریا مین آگیا اور حکم الٰہی

پھونچا کہ دریا پھر اپنے حال پر ہو جاوے اور دفعۃً سب پانی باہم ملگیا اور سب فرعون والے ڈوب مرے اور بنی اسرائیل صحیح سلامت پار اوترکر دریا کے کنارے ٹھہرے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰی اور نجات دی ہمنے موسی کو وَمَنْ مَّعَهٗۤ اور اوسے جو کہ اوسکے ساتھ تھا اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ڈبو دیا ہمنے اوروں کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک موسی علیہ السلام اور اونکی قوم کی نجات اور فرعون اور اوسکے لشکر کی ہلاکت مین لَاٰيَةً ؕ البتہ ایک نشانی ہی کھلی ہوئی قدرت آلہی پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے قوم فرعون کے بہت لوگ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے اسواسطے کہ تمام قبطیوں مین حزقیل علیہ السلام کے سوا اہل فرعون مین اور کوئی مومن نہ تھا اور کہتے ہین کہ جو کوئی ایمان لایا تھا وہ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ مصر سے باہر آیا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہی اور اوسپر کسی کو غلبہ کی قوت نہین الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہی عذاب نہین کرتا دلیل اور حجت لازم کرنے کے بعد وَاتْلُ اور پڑھ عَلَيْهِمْ عرب کے مشرکون پر نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ خبر ابراہیم کی کہ وہ اپنے کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین اور اونکی اولاد مین ہونے پر فخر اور اعتماد کرتے ہین اِذْ قَالَ یاد کر اوسے کہ کہا ابراہیم نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنے گروہ سے یعنی اہل بابل سے اور اونسے پوچھا مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ کیا ہی وہ جسے تم پوجتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ وہ بولے کہ ہم پوجتے ہین اَصْنَامًا بتون کو فَنَظَلُّ تو ہمیشہ ہم رہتے ہین لَهَا اونکے واسطے عٰكِفِيْنَ ۝ مجاور اور برابر ہم اونکی عبادت کرتے ہین بتون سے وہ تصویرین مراد ہین جو سونے چاندی سے مختلف صورتون پر بنا کر ہمیشہ وہ پوجا کرتے تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تمھارے بت هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ کیا سنتے ہین تمھارا پکارنا اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ جب تم اونھین پکارتے ہو اور کیا پکارنے والے کو جواب دیتے ہین اور اوسکی بات ملنے دیتے ہین اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ یا فائدہ پہونچاتے ہین تم لوگون کو کہ تم اونکی پرستش کرتے ہو اور روزی دیتے ہین تمکو اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ یا نقصان پہونچاتے ہین تمھین اگر تم اونکی پرستش سے انکار کرو اور اونکی مذمت کرو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ ہان کہکر اونکو جواب دے سکے تو تقلید کا بہانہ پیش کیا اور قَالُوْا بولے کہ نہین یہ جو تمنے کہا یہ باتین تو ہمنے انمین نہین پائین بَلْ وَجَدْنَآ بلکہ پایا ہمنے اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو وہ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ ایسا ہی کرتے تھے یعنی انھی بتون کی پرستش کرتے تھے اور اسپر ثابت قدم تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اَفَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تمنے یعنی یہ بات جان لو کہ جس حال مین مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ جو کچھ کہ تم پوجتے اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ تم اور تمھارے اگلے باپ دادا نے بھی اوسے پوجا ہی فَاِنَّهُمْ تو بیشک تمھارے وہ معبود عَدُوٌّ لِّيْۤ دشمن ہین میرے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جی مین حکم اس صورت بنا کر کیا کہ اونسے اشارے کی راہ سے ہو صراحۃً نہین اسواسطے کہ نصیحت کے محل مین اشارۃً حکم کرنا صراحۃً حکم کرنے کی نسبت بہت مفید ہوتا ہی اور اپنے پوجاریون کے ساتھ بتون کی دشمنی ظاہر ہی اسواسطے کہ اونکی عبادت کرنے سے جو ضرر عبادت کرنے والے کو پہونچتا ہی وہ ضرر کسی دشمن سے متصور نہین یا اسلئے یہ معنی ہین کہ مین دشمن ہون اون بتون کا اسواسطے کہ جو کوئی دوسرے کو دشمن رکھتا ہی تو دوسرا بھی اوسے دشمن رکھتا ہی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دشمنی اونکی دشمنی کے پردہ مین ظاہر کی یعنی مین اونکا مخالف اور دشمن ہون اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر میرا

وقف لازم
ع

دوست رب ہی سب عالمون کا اَلَّذِیۡ خَلَقَنِیۡ وہ جسنے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود مین لایا فَهُوَ يَهۡدِيۡنِ ۙ پھر وہ راہ دکھاتا ہی مجھے سیدھی بات مین اور کام مین یا پیدا کیا اوسنے مجھے حق بات قائم کرنے کو اور راہ دکھاتا ہی خلق کو دعوت اسلام کرنے کی وَالَّذِيۡ هُوَ يُطۡعِمُنِيۡ اور وہ رب وہ ہی جو کھلاتا ہی مجھے غذا کہ اجزاے بدن کا قوام اوسکے سبب سے ہی وَيَسۡقِيۡنِ ۙ اور پلاتا ہی مجھے پینے کی چیز جس سے پیاس بجھتی ہی اور میرے اعضا پرورش پاتے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ کھانے کی چیز سے مراد الفت ہی اور پینے کی چیز سے قرب صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ کھانے کی چیز بندگی ہی اسواسطے کہ دل اوسکے سبب سے زندہ رہتے ہین اور پینے کی چیز سے ظہور تجلی صفت ربوبیت کے ساتھ اسلیے کہ روحین اوسکے سبب سے تازہ ہوجاتی ہین کشف الاسرار مین حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ یہ طعام طعام معرفت ہی اور یہ شراب شراب محبت اور یہ بیت برمحل پڑھی ہی **بیت** شراب المحبۃ خیر الشراب ✣ وکل شراب سوا السراب ✣ اور ان کلمات سے محقق لوگ کلام حقائق نظام اَبِیۡتُ عِنۡدَ رَبِّیۡ يُطۡعِمُنِیۡ وَيَسۡقِيۡنِ کے اسرار کی بو سونگھ سکتے ہین **نظم** ترا نوالہ دمادم زخوان يُطۡعِمُنِيۡ ✣ ترا پیالہ مدام از شراب يَسۡقِيۡنِ ✣ مرا تو قبلۂ دینی ازان سبب گفتم ✣ بہ مردمان کہ لَکُمۡ دِيۡنُکُمۡ وَلِيَ دِيۡنِ ✣ وَاِذَا مَرِضۡتُ اور جب بیمار ہوتا ہون فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ ۙ تو وہی مجھے شفا دیتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین منقول ہی کہ مین جب بیمار ہوتا ہون گناہ کی بیماری مین تو وہ شفا دیتا ہی مجھے توبہ کے سبب سے سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ بیماری اغیار کو دیکھنے سے ہی اور شفا واحد قہار کا انوار مشاہدہ کرنے سے تحریر مین لکھا ہی کہ بیماری تعلقات کونین کے سبب سے ہی اور شفا قطع تعلق کی وجہ سے اور یہ کشش عنایت کے ساتھ متعلق ہی کہ جب کشش عنایت آپہونچتی ہی تو سالک کو سب سے توڑ کر ایک ہی کے ساتھ ملا دیتی ہی یعنی شربت تجرید پلا کر مرض تعلق سے چھوڑا لیتی ہی **بیت** چہ گو ہست کہ چہ خوش آمدی مسیح صفت ✣ بیک نفس ہمہ دردمرا دوا کردی ✣ وَالَّذِيۡ يُمِيۡتُنِيۡ اور وہ وہ ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے دنیا مین مدت پوری ہوگئے ہی ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ ۙ پھر زندہ کریگا مجھے آخرت مین حساب و جزا دینے کو امام ثعلبی قدس سرہ نے کہا ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے عدل سے اور زندہ کریگا فضل سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مار ڈالنا گناہ کے سبب سے ہی اور زندہ کرنا عبادت کی وجہ سے یا مار ڈالنا جہالت کے باعث سے ہی اور زندہ کرنا علم کے سبب سے یا مار ڈالنا حماقت کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا عقل کے باعث سے یا مار ڈالنا طمع سے ہی اور زندہ کرنا قناعت سے یا مار ڈالنا ناپرہیزگاری کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا پرہیزگاری کے باعث سے یا مار ڈالنا جدائی سے ہی اور زندہ کرنا ملنے سے حقائق سلمی مین ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے میرے نفس سے اور زندہ کر دیتا ہی مجھے اپنے ساتھ اور بعض محققون کے نزدیک مار ڈالنا اور زندہ کرنا خوف و رجا کے سبب سے ہی یا غفلت اور یاد کے باعث یا آپ چھپنے اور ظاہر ہونے کی وجہ سے اور صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے اوصاف بشریت سے اور زندہ کرتا ہی اخلاق روحانیت کے ساتھ یا مار ڈالتا ہی روحانیت کے علامات سے اور زندہ کرتا ہی ربانیت کی صفتون کے ساتھ اور حقیقت یہ ہی کہ مار ڈالتا ہی مجھے میری انانیت سے اور زندہ کرتا ہی اپنی ہویت کے ساتھ اسواسطے کہ حیات حقیقی اوسی سے عبارت ہی **بیت** بجز غم عرفانی زرا پیغم راتوئی جانم بجان تو ✣ وَالَّذِيۡۤ اَطۡمَعُ اور وہ وہ ہی کہ طمع رکھتا ہون مین اَنۡ يَّغۡفِرَ لِيۡ یہ کہ بخشدے میرے گناہ يَوۡمَ الدِّيۡنِ ؕ روز جزا کو باوصف اسکے کہ نبی علیہم السلام معصوم ہین پھر اپنی طرف گناہ کو

منسوب کرنا کسر نفس اور تعلیم امت کے واسطے ہی اور تخصیص مین ہی کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ مراد ہین کہ حضرت ابراہیم خلیل نے درگاہ رب جلیل سے اونکی مغفرت کی استدعا فرمائی رَبِّ هَبْ لِي اے میرے رب بخش مجھے اور عطا کر مجکو حُكْمًا حکم علم مین کہ اوسکے سبب سے خلافت حق اور ریاست خلق کا مستعد اور مستحق ہوجاؤن وَّ أَلْحِقْنِي اور ملادے مجھے علم وعمل مین کمال توفیق کے سبب سے بِالصّٰلِحِيْنَ۝ راہ کے شایستہ اور درگاہ کے برگزیدہ لوگون کے ساتھ وَاجْعَلْ لِّيْ اور کر میرے واسطے لِسَانَ صِدْقٍ زبان سچی یعنی نیک ثنا فِي الْاٰخِرِيْنَ۝ پچھلون مین یعنی جو لوگ میرے بعد پیدا ہون اونکی زبان پر میری نیکنامی اور شہرہ جاری کردے اور یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ مجوس یہود و نصاری اہل اسلام سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ثنا کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہی اور اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ظاہر کر میرا اصل دین بنا کرنے کو ایک سچا آدمی اخیر زمانون مین اور اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین وَاجْعَلْنِيْ اور کردے مجھے مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ۝ جنت کے وارثون مین سے جو نعمت سے بھری ہی یعنی مجھے اون لوگون مین رکھ جو بہشت کے مکانون مین اوترینگے وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اور بخشدے میرے باپ کو یعنی ایمان نصیب کر تاکہ وہ بخشدیا جائے اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ۝ بیشک ہی وہ گمراہون مین سے وَلَا تُخْزِنِيْ اور رسوا نہ کر مجھے يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ۝ اوسدن جب اوٹھائے جائینگے لوگ اپنی قبرون سے یہ دعا بھی آمت کی تعلیم ہی ورنہ انبیا علیہم السلام کو ذلت اور رسوائی نہوگی يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ جسدن کہ فائدہ نہ دیگا اور کام نہ آئیگا مال وَّلَا بَنُوْنَ۝ اور نہ بیٹے کسیکے اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ مگر جو کوئی آئے خدا کے سامنے بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۝ ایسے دل کے ساتھ جو خالص ہی کفر اور گناہ سے اسواسطے کہ اوس دل والے نے خدا کی راہ مین اپنا مال خرچ کیا ہوگا اور اپنے فرزندون کو راہ حق ارشاد اور تعلیم کی ہوگی تو ایسا مال اور فرزند اوسے نفع پہونچائینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی مین اخلاص دل کی سلامتی ہی ایک قول یہ ہی کہ دل سلیم وہ ہی جو محبت دنیا سے خالی ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جس دل مین حسد اور خیانت نہو تفسیر مین بعض اہل بیت اور ازواج اور اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہی اور امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قلب سلیم وہ ہی جو خالی ہو غیر خدا سے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دل سلیم وہ ہی جسمین نہ دنیا کی آفتین سمائین نہ عقبی کی طمع مین آئین یا جو دل بدعت سے خالی ہو اور سنت پر مطمئن ہوا اور سید الطائفہ قدس سرہ سے منقول ہی کہ سلیم سانپ کا ڈسا ہوا ہوتا ہی اور سانپ کا ڈسا ہوا ہمیشہ قلق اور اضطراب کھتا ہی تو معنی یہ ہوئے کہ دل سلیم وہ دل ہی جو ہمیشہ مقام بے صبری اور عاجزی اور زاری مین ہی خوف جدائی یا شوق وصال کے سبب سے نظم زشوق وصل می نالم کہ تا دستم دہد روزے ؛ ز بیم ہجر میگریم کہ ناگہ در کمین باشد ؛ ہمام از گریۂ خونین و سوز دل مگو چندین ؛ ندانستی کہ حال عشقبازان اینچنین باشد ؛ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور جسدن کہ قریب کردیجائیگی جنت لِلْمُتَّقِيْنَ۝ پرہیزگارون کے واسطے تاکہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے اوسے دیکھین اور اپنے منازل اور مقامات دیکھکر خوش ہون وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِلْغٰوِيْنَ۝ گمراہون کے واسطے تاکہ وہ بھی اپنے مقامات دیکھین اور اونکا غم اور الم زیادہ ہو وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہین اونھین یعنی خدا کے حکم سے فرشتے اونسے پوچھین کہ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ کہان ہین وہ جنکو تم ہمیشہ

تَعْبُدُوْنَ ۝ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی تمہارے خدا کہاں ہین جنسے تم امیدوار تھے هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
کیا مدد کرتے ہین تمہاری تم پر سے عذاب دفع کرنے مین اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ یا بچاتے ہین اپنے کو عذاب سے فَكُبْكِبُوْا پھر منہ کے
بل ڈالدیے جائینگے فِيْهَا دوزخ مین هُمْ وَالْغَاوٗنَ اور گمراہ لوگ یعنی اونکے پوجنے والے وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اور دوزخ مین
ڈالے جائینگے ابلیس کے لشکر یعنی جن اور آدمی جو اوسکے تابع ہین اَجْمَعُوْنَ ۝ سب کے سب قَالُوْا کہینگے کافر وَهُمْ فِيْهَا
اور حال آنکہ وہ دوزخ مین يَخْتَصِمُوْنَ ۝ دشمنی کرتے ہونگے ایک دوسرے کے ساتھ یعنی بت پرست اور بت جھگڑا کرینگے اور بت پرست
بتون سے کہینگے کہ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا قسم خدا کی ہم تھے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین اِذْ نُسَوِّيْكُمْ
اوس وقت جب برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق عبادت مین بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کے ساتھ وَمَآ اَضَلَّنَآ
اور گمراہ نہین کیا ہمین اور گمراہی پر نہین کھا اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ مگر بُرون نے اور بدکارون نے اور ہمارے سردارون نے یا شیطانون
نے فَمَا لَنَا پھر نہین ہی ہمارے واسطے اب مِنْ شَافِعِيْنَ ۝ کوئی شفاعت کرنے والون مین سے جیسا کہ مومنون کے
واسطے ہین وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ اور نہ کوئی دوست مہربان شفیق قوت القلوب مین لکھا ہی کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا چھوٹی ے کو
بڑی حے سے بدل دیا قرب مخرج کے سبب سے اور ہمیم ماخوذ ہی اہتمام سے یعنی دوستدار کوئی نہوگا جو اوسدن یاری اور اہتمام کرے کافرون کی
ہم مین اور دوستی کی شرط بجا لائے خود حق تعالی دوسرے مقام پر فرماتا ہی کہ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ کافر حسرت کی راہ
سے کہینگے کہ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ پھر کاشکے ہوتا ہمین پھر جانا دنیا مین تو ہم ہوتے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان
والون مین سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ابراہیم علیہ السلام کی خبر مین اور قوم کے ساتھ اونکی دلیلین پیش کرنے مین لَاٰيَةً البتہ نشانی ہی
کہ عقلمند اوسکے سبب سے عبرت پکڑتے ہین وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم ابراہیم کے مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے
اسواسطے کہ اہل بابل مین سے نمرود کی بیٹی کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہی
مشرکون پر اسواسطے کہ اوسکا قہر رد نہین کیا جاتا الرَّحِيْمُ ۝ بخشنے والا کہ بندون کی توبہ رد نہین کرتا اور بے دلیل اونپر عذاب نہین
بھیجتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھٹلایا قوم نوح نے رسولون کو حضرت نوح علیہ السلام نے اگلے رسولون کی
خبر دی اور اونکی قوم نے باور نہ کی اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اون لوگون سے اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اونکے بھائی نوح نے یہان نسب کی
راہ سے بھائی ہونا مراد ہی یہ کہا کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو تم خدا سے جو اوسکی عبادت ترک کرتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک
مین تمہارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ رسول ہون امانت والا فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم خدا سے اور بت نہ پوجو وَاَطِيْعُوْنِ ۝
اور حکم مانو میرا ایمان قبول کرنے مین وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ اور نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ ادائے رسالت پر مِنْ اَجْرٍ
کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ نہین ہی بدلا میری رسالت کا اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر اوپر پروردگار اہل عالم کے فَاتَّقُوا
اللّٰهَ تو ڈرو خدا کے عذاب سے وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا ڈرنے اور اطاعت کے کرنے کا حکم مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی
اسواسطے کہ نوح علیہ السلام کی قوم نہایت سخت دل تھی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے حضرت نوح علیہ السلام کے جواب مین کہ

ع ۵
نصف

أَنُؤْمِنُ لَكَ کیا ایمان لائین اور تصدیق کرین ہم تیری وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ۝ حال آنکہ پیروی کی ہی تیری کمینون اور بے قدرون نے اور یہ لوگ ظاہر مین تیرے تابع ہین اور باطن مین مخالف قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے وَمَا عِلْمِي اور نہین ہی میرا علم پہونچنے والا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اوس چیز کو کہ ہین وہ کرتے یعنی میرا حکم تو ظاہر پر ہی اسواسطے کہ ظاہر مین تو یہ لوگ ایمان والون کے کام کرتے ہین مگر مین یہ نہین جانتا کہ اخلاص کی راہ سے کرتے ہین یا نفاق کی راہ سے إِنْ حِسَابُهُمْ نہین ہی حساب اونکے باطن کا إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي مگر میرے رب پر جو مطلع ہی اونکے باطن کے احوال پر لَوْ تَشْعُرُونَ ۝ اگر جانے تم کہ عالم الغیب وہی ہی اے میری قوم کے لوگو تم جان لو کہ مین سچا ہون تو قوم کے لوگ بولے کہ اے نوح ان کمینون کو اپنی مجلس سے نکال تو ہم تمھارے پاس آئین اور تمھاری بات سنین تو نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَمَا أَنَا اور نہین ہون مین بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ نکالدینے والا مومنون کا إِنْ أَنَا نہین ہون مین إِلَّا نَذِيرٌ مگر ڈرانے والا مُبِينٌ ۝ ظاہر یعنی خدا نے مجھے مکلف لوگون کو دعوت اسلام کرنے کے واسطے بھیجا ہی وہ لوگ غنی ہون یا فقیر تو قَالُوا بولے کافر لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ اگر نہ باز آئیگا تو اے نوح اوس بات سے جو تو کہتا ہی اسلام کی طرف بلانا اور شرک سے ڈرانا تو لَتَكُونَنَّ البتہ ہوگا تو مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ پتھرون کے مارے مرے ہوون مین سے یا نکلے ہوون مین سے قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے یہ بات سنکر قوم کے ایمان سے ناامید ہونے کے بعد کہ رَبِّ اے میرے رب إِنَّ قَوْمِي یقینی میری قوم نے كَذَّبُونِ ۝ تکذیب کی میری اور مجھے جھوٹا بنایا فَافْتَحْ تو حکم کر بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ میرے اور اونکے درمیان فَتْحًا حکم کرنا وَنَجِّنِي اور چھوڑا لے مجھے اونکے قصد سے وَمَنْ مَعِيَ اور جو کوئی میرے ساتھ ہی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ایمان والون مین سے فَأَنْجَيْنَاهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَمَنْ مَعَهُ اور اوسکو جو اوسکے ساتھ ہی فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ کشتی بھری ہوئی مین کہ اوسمین آدمی اور حیوانات اور اسباب اور کھانے کی چیزین تھین ثُمَّ أَغْرَقْنَا پھر ڈبو دیا ہمنے بَعْدُ الْبَاقِينَ ۝ اونکی نجات کے بعد اورون کو اوسکی قوم مین سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک ایذاے قوم پر نوح کے صبر کرنے مین لَآيَةً البتہ نشانی ہی اس بات پر کہ صبر موجب ظفر ہی بیت کار تو از صبر نکوتر شود دیدہ سرکہ شکیباست مظفر شود ✤ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے نوح کے اکثر لوگ مُؤْمِنِينَ ۝ ایمان رکھنے والے خدا اور رسول کا بلکہ اونکی امت مین سے اونا سی آدمی ایمان لاکر اونکے ساتھ کشتی مین تھے وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہی ہی قادر کافرون کو عذاب کرنے پر الرَّحِيمُ ۝ مہربان کہ اونپر عذاب مین تاخیر فرماتا ہی یا پیغمبرون کو حلم اور بردباری اور کافرون کے ساتھ محبت اور دلیل کی توفیق عطا فرماتا ہی كَذَّبَتْ جھٹلایا عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ۝ قوم عاد نے رسولون کو اسواسطے کہ جو کوئی ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہو چکا إِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر اس بات کو کہ کہا اونسے أَخُوهُمْ هُودٌ اونکے نسبی بھائی ہود نے کہ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا پرہیز نہین کرتے تم شرک سے اور نہین ڈرتے تم عذاب آلہی سے إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمھارے واسطے رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ رسول ہون امانت والا رسالت ادا کرنے مین فَاتَّقُوا اللَّهَ تو ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اوسکے حکم کی مخالفت چھوڑ دو وَأَطِيعُونِ ۝ اور کہا مانو میرا اوس بات مین جسکی طرف مین تمکو بلاتا ہون وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین مانگتا

ع ۱۸

مین تمسے دعوت اسلام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا مال ومتاع دنیا مین سے اِنْ اَجْرِیَ نہین بدلا میرا اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ مگر پروردگار اہل عالم پر اَتَبْنُوْنَ کیا بناتے ہو بِکُلِّ رِیْعٍ ہر اونچی جگہ پر اٰیَۃً نشانی آنے جانے والے کے تماشے کو تَعْبَثُوْنَ ۝ کھیلتے ہو اوس بنا سے یعنی تباہی کرتے ہو اور اُن مکانون مین نہین رہتے گویا عبث ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سر راہ مکانات بناتے تھے اور وہان بیٹھکر راہ چلتون پر ہنستے تھے یا کبوتر خانے مراد ہین وَتَتَّخِذُوْنَ اور بنا لیتے ہو مَصَانِعَ پانی کے حوض یا مضبوط کوٹھے یا اونچے محل لَعَلَّکُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ گویا ہمیشہ رہوگے اوسمین وَاِذَا بَطَشْتُمْ اور جب سخت پکڑتے ہو اور حملہ کرتے ہو تو بَطَشْتُمْ سخت گیری کرتے ہو جَبَّارِیْنَ ۝ سرکش اور متکبر ہو کر یعنی اوسوقت شفقت اور مہربانی نہین کرتے یا بدلہ لیتے ہو تو ظالمون کی طرح بدلہ لیتے ہو فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرو تم خدا سے اور سرکشی و تکبر جو تمھارے لائق نہین اوسے چھوڑدو وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا جو حکم مین تمکو کرتا ہون اسواسطے کہ اسی مین تمھارا نفع ہی وَاتَّقُوا الَّذِیْٓ اَمَدَّکُمْ اور ڈرو حق تعالیٰ سے جسنے مددگاری کی تمھاری بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اوس چیز کے سبب سے جسے تم پہچانتے ہو اقسام نعمت مین سے اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ مدد کی تمھاری چارپایون کے سبب سے جیسے اونٹ گائے بکری کہ انکے سبب سے فائدے اوٹھاتے ہو وَّبَنِیْنَ ۝ اور بیٹون کے سبب سے کہ ہر حال مین تمھارے یار اور مددگار ہین وَجَنّٰتٍ اور باغون کے سبب سے کہ اونکے میوے کھاتے ہو وَّعُیُوْنٍ ۝ اور پانی کے چشمون کے سبب سے کہ پانی پینے کی ضرورت اور کھیتی کی سینچ اور سبزی اوسی سے پوری ہوتی ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون عَلَیْکُمْ تمھارے اوپر کہ اگر تم شرک پر اڑے رہوگے عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ بڑے دن کے عذاب آنے کو کہ وہ غضب کی آندھی آنے کا دن ہی یا قیامت کا روز قَالُوْا کہا قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کے جواب مین کہ سَوَآءٌ عَلَیْنَآ برابر ہی ہمپر اَوَعَظْتَ کیا نصیحت کرے تو ہمکو اَمْ لَمْ تَکُنْ یا نہو تو مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ۝ نصیحت کرنے والون مین سے یعنی ہم اپنا طریقہ نہ چھوڑینگے اِنْ ھٰذَآ نہین ہی یہ کام جسپر ہم لوگ ہین بت پرستی سرکشی اونچے مکانات بنانا اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ مگر عادت ہمارے اگلے بزرگون کی وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ عذاب کیے گئے ان عادتون کے سبب سے فَکَذَّبُوْہُ پھر تکذیب کی اون لوگون نے ہود علیہ السلام کے رسول ہونے کی فَاَھْلَکْنٰھُمْ تو ہلاک کردیا ہمنے اونھین آندھی سے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک قوم عاد کی ہلاکت مین لَاٰیَۃً نشانی ہی یہ بات بتانے والی کہ جھٹلانے والے آخر کو عذاب مین مبتلا ہوتے ہین وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم عاد کے مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان والے اسواسطے کہ اوس قبیلہ مین کے تھوڑے سے آدمی حضرت ہود کے ساتھ امن مین تھے باقی سب عذاب مین مبتلا ہوئے وَاِنَّ رَبَّکَ اور بیشک تیرا رب لَھُوَ الْعَزِیْزُ وہ ہی تو غالب ہی کہ کافرون پر عذاب کرنے مین باک نہین رکھتا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان کہ ایمان والون کو عذاب سے بچاتا ہی کَذَّبَتْ جھٹلایا ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ قبیلہ ثمود نے خدا کے رسولون کو یعنی حضرت صالح اور اگلے انبیا علیہم السلام کو اِذْ قَالَ لَھُمْ یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْھُمْ اونکے بھائی قرابتی صٰلِحٌ صالح بن عبید علیہ السلام نے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو خدا کے عذاب سے کہ اوسکے ساتھ خدائی مین دوسرے کو شریک کرتے ہو اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ بیشک مین تمھاری طرف رسول ہون مشہور

ع ۱۹

امانت اور سچائی ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو اور بچتے رہو عذاب الٰہی سے وَاَطِيْعُوْنِ ج اور کہا مانو میرا امر و نہی ہین وَمَآ اَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ اور نہین مانگتا ہون تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون مِنْ اَجْرٍ ج کچھ بدلا کہ مجھے دو اور مجھپر لوگونکی تہمت ہو اِنْ اَجْرِيَ نہین
میرا بدلا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط مگر خدا پر جو رب ہے سب اہل عالم کا اَتُتْرَكُوْنَ کیا چھوڑ دیے جاؤ گے یعنی تم نہ چھوٹ جاؤ گے
فِيْ مَا هٰهُنَآ اوس چیز مین جسمین ہو یہان یعنی دنیا کے جن مکانون مین ہو انہین نہ چھوڑو گے اٰمِنِيْنَ لا امین آفتون سے اور
سلامت فوت ہو جانے سے فِيْ جَنّٰتٍ باغون مین وَّعُيُوْنٍ لا اور کنوون کی جگہ مین ہو اسواسطے کہ قوم ثمود کے واسطے چشمے اور نہرین
نہ تھین وَّزُرُوْعٍ اور کھیتون مین وَّنَخْلٍ اور خرمے کے باغون مین کہ طَلْعُهَا شگوفے اور خوشے اوسکے درختون کے هَضِيْمٌ ج
نرم و نازک اور پاکیزہ ہین وَتَنْحِتُوْنَ اور تراشتے ہو اپنے رہنے کے واسطے مِنَ الْجِبَالِ پہاڑون مین سے بُيُوْتًا گھر فٰرِهِيْنَ ج
اوس حال مین کہ تم پتھر تراشنے سے واقف اور ماہر ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو خدا کو اور درو اور امید نہ رکھا کرو وَاَطِيْعُوْنِ ج اور
کہا مانو میرا احکام مین وَلَا تُطِيْعُوْٓا اور اطاعت نکرو اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ لا کافرون کے حکم کی کہ اونھون نے اسراف کرکے اپنی جانون پر
اسراف کیا الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وہ کافر جو فساد کرتے اور تباہی ڈالتے ہین زمین حجر مین وَلَا يُصْلِحُوْنَ
اور نہین درستی کرتے اپنے کامون کی آن کافرون سے وہ کافر مراد ہین جنھون نے حضرت صالح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور انکا قصہ
انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ نمل مین مذکور ہوگا قَالُوْٓا قوم ثمود کے لوگون نے حضرت صالح کے جواب مین کہا کہ اِنَّمَآ اَنْتَ نہین ہے تو مگر
مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ج جادو کیے ہوون مین سے یعنی تجہپر بڑا جادو کیا ہے کہ تیری عقل گم ہوگئی مَآ اَنْتَ نہین ہے تو اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا ج مگر آدمی ہمارے مثل صورت بشریت مین قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کی صورت ہی پر نظر کی اور اونکی حقیقت سے ناواقف
رہکر یہ نہ جانا کہ صورت کے سوا انکے واسطے اور کوئی چیز بھی حاصل ہے نظم چند صورت بینی ای صورت پرست ٭ جان بے معنی ست کز صورت
پرست ٭ در گذر از صورت و معنی نگر ٭ زانکہ مقصود از صدف باشد گہر ٭ اور چونکہ قوم ثمود کی نگاہ صورت ہی کے ساتھ بندھی تھی صالح
علیہ السلام کو اونھون نے اپنی صورت پر دیکھا تو بہانہ کرنے کو کہا کہ تو تو ہماری ہی طرح آدمی ہے رسول ہونے کا دعویٰ کیون کرتا ہے اور جبکہ
تو اپنے اس دعوے پر اصرار کرتا ہے فَاْتِ بِاٰيَةٍ تو لا کوئی نشانی خلاف عادت اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ سچون
مین سے اپنے دعوے مین پس صالح علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کیا نشانی مانگتے ہو اونھون نے فرمایش کی کہ خاص اسی پتھر مین سے ایسی ہی
صورت کی اوٹنی نکال جب وہ نکلا مدعا حاصل ہو گیا تو قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ کہا صالح علیہ السلام نے کہ یہ ہے اوٹنی جو تمنے مانگی لَّهَا
شِرْبٌ خاص اوسکے واسطے ایک حصہ ہے پانی مین سے وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ج اور تمہارے لیے ایک حصہ ہے
پانی مین سے دن جانے ہوئے کو یعنی ایکدن پانی اوسکا ہے ایکدن تمہارا اوسکی باری والے دن اوس سے مزاحمت نہ کرنا وَلَا تَمَسُّوْهَا
اور نہ چھونا اوسے بِسُوْٓءٍ برائی کے ساتھ یعنی اوسے مارنے اور مار ڈالنے کا ارادہ نہ کرنا اور اگر ایسا کرو گے فَيَاْخُذَكُمْ تو پکڑیگا تمکو
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ عذاب بڑے دن کا اوس دن کی برائی اوس عذاب کی برائی کے سبب سے ہے جو اوس دن ہوگا فَعَقَرُوْهَا
پھر کوچین کاٹ ڈالین اوس اوٹنی کی فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ لا تو ہوئے پشیمان بلا نازل ہونے کے قریب فَاَخَذَهُمُ

الْعَذَابُ ط پھر پکڑ لیا اونھین عذاب نے جسکا وعدہ تھا یعنی آواز سخت کے عذاب نے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اوس عذاب مین جو قوم ثمود پر نازل ہوا لَاٰیَۃً ط البتہ نشانی اور دلیل ہی اس بات پر کہ مانگے ہوئے معجزے ظاہر ہونے کے بعد کفر پر باقی رہنا عذاب نازل ہونیکا سبب ہی وَمَا کَانَ اور نہ تھے اَکْثَرُھُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ اکثر قوم ثمود کے لوگ ایمان والے وَاِنَّ رَبَّکَ اور بیشک تیرا رب لَھُوَ الْعَزِیْزُ البتہ وہی غالب کہ مغلوب ہوتا ہی نہین الرَّحِیْمُ ع ○ مہربان کہ جب تک کوئی قابل عذاب نہو تب تک عذاب نہین کرتا کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ جھٹلایا قوم لوط یعنی موتفکات والون نے الْمُرْسَلِیْنَ ○ پیغمبرون کو جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کو اِذْ قَالَ لَھُمْ یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْھُمْ لُوْطٌ اونکے بھائی لوط نے یہان بھائی شفقت کی وجہ کاہی کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہو گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّیْ لَکُمْ بیشک مین تمھارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○ رسول سچا ہون نصیحت مین یعنی تمھارا خیر خواہ ہون فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرو تم اللہ تعالی سے میری نصیحت چھوڑ دینے مین وَاَطِیْعُوْنِ ○ اور فرمانبرداری کرو میری نصیحت ماننے مین وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین مانگتا مین تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون کچھ بدلا کہ تمکو گران گذرے اِنْ اَجْرِیَ نہین ہی میرا ثواب اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ مگر رب پر اہل عالم کے اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ کیا آتے ہو مردون پر مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ اہلون کے سوا اس سے غریب لوگ مراد ہین یعنی اونکے ساتھ مباشرت کرنے کی رغبت کرتے ہو وَتَذَرُوْنَ اور چھوڑتے ہو اور ہاتھ نہین لگاتے ہو مَا خَلَقَ اوسکو جسے پیدا کیا ہی لَکُمْ رَبُّکُمْ تمھارے واسطے تمھارے رب نے مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ ط تمھاری عورتون مین سے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم ہو قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○ گروہ حد سے گذرے ہوے کہ جورو ین موجود ہوتے ہوئے مردون سے مباشرت کرنے کی رغبت رکھتے ہو قَالُوْا بولے قوم لوط کے لوگ اسکے جواب مین کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ اگر نہ باز آئیگا تو اے لوط ہمارے کام کو برا کہنے سے اور ہمین منع کرنے سے لَتَکُوْنَنَّ تو البتہ ہو جائیگا مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ○ نکالے ہوون مین سے ہم لوگون مین سے اور موتفکہ کے لوگ بہت برے حال سے لوگون کو اپنے شہرون سے نکالتے تھے قَالَ اِنِّیْ کہا لوط علیہ السلام نے کہ بیشک مین لِعَمَلِکُمْ تمھارے کام کے واسطے مِّنَ الْقَالِیْنَ ○ ط دشمنون مین سے سخت دشمن ہون پھر قوم کی طرف سے منھ پھیر کر مناجات شروع کی اور کہا کہ رَبِّ نَجِّنِیْ اے میرے رب نجات دے مجھے وَاَھْلِیْ اور میرے لوگون کو مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○ برائی سے اوس کام کی جو وہ کرتے ہین فَنَجَّیْنٰہُ تو نجات دی ہمنے اوسے وَاَھْلَہٗ اور اوسکے گھر والون کو اَجْمَعِیْنَ ○ سب کو حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والے اونکی بی بی اور دو بیٹیان اور دو داماد تھے سبنے رہائی پائی اِلَّا عَجُوْزًا مگر لوط علیہ السلام کی بوڑھی عورت نے کہ داخل تھی فِی الْغٰبِرِیْنَ ○ باقی رہجانے والون مین جو مبتلاے عذاب ہوے لکھا ہی کہ وہ عورت لوط علیہ السلام کے ساتھ نہین نکلی اور بولی کہ مین اس بات پر راضی ہون کہ جو کچھ قوم پر گذرے وہ مجپر بھی گذرے ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○ پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھِمْ اور برسایا ہمنے اوپر مَّطَرًا مینھ پتھر کا یا گندھک اور آگ کا فَسَآءَ تو برا ہی مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ مینھ ڈرائے ہوون کا جو ایمان نہین لائے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک موتفکہ والون پر عذاب ہونے مین لَاٰیَۃً ط البتہ نشانی ہی حکم نہ ماننے والون کے عذاب پر وَمَا کَانَ

أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ اور نہ تھے اکثر لوگ اوس قوم کے ایمان والے صحیح قول یہ ہی کہ حضرت لوط علیہ السلام کی دو بیٹیان فقط ایمان لائی تھین اور بعضون نے کہا ہی کہ لوط علیہ السلام کے دو داماد بھی ایمان لائے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ البتہ وہ ہی غالب کہ ہرگز عاجز نہین ہوتا الرَّحِيمُ ۝ مہربان کہ آگاہ کرنے اور راہ بتلانے کے قبل عذاب نہین کرتا كَذَّبَ جھٹلایا أَصْحَابُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۝ ایکہ کے لوگون نے پیغمبرون کو ایکہ ایک جنگل تھا مدین کے قریب اوس جنگل مین پھل اور درخت بہت تھے دمیاطی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ایکہ کے لوگ قوم جذام تھے چار گانون مین رہتے تھے شعیب بداغر فالسہ حق تعالی نے شعیب علیہ السلام کو جسطرح مدین والون پر پیغمبر کیا تھا ان لوگون پر بھی پیغمبر کیا إِذْ قَالَ یاد کر جب کہا لَهُمْ شُعَيْبٌ اونسے شعیب علیہ السلام نے کہ اے قوم أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا تم لوگ نہین ڈرتے عذاب الٰہی سے کہ اوسکا شریک ٹھہراتے ہو إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمہارے واسطے ہون رَسُولٌ رسول أَمِينٌ ۝ امانت والا کہ تمہارے حال کی درستی ہی چاہتا ہون فَاتَّقُوا اللَّهَ تو ڈرو کفر اور جھٹلانے سے اور ڈرتے رہو خدا کے غضب سے وَأَطِيعُونِ ۝ اور کہا مانو میرا وہ کام چھوڑ دینے مین جو منع ہین وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین چاہتا ہون مین تمسے حکم پہونچانے پر مِنْ أَجْرٍ کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ نہین ہی میری جزا إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ مگر رب پر اہل عالم کے أَوْفُوا الْكَيْلَ پورا ناپو پیمانہ وَلَا تَكُونُوا اور نہو تم مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝ کم کرنے والے اور نقصان پہونچانے والون مین سے جو لوگون کے حق گھٹاتے ہین وَزِنُوا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۝ سیدھی ترازو مین وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگون کو أَشْيَاءَهُمْ چیزین اونکی اونکے حقوق مین سے وَلَا تَعْثَوْا اور نہ پھرو ڈھونڈھتے ہوے فِي الْأَرْضِ زمین ایکہ مین لوٹ مار دلیتی کرکے مُفْسِدِينَ ۝ فساد کا قصد رکھتے ہوے وَاتَّقُوا الَّذِي اور ڈرتے رہو اوسکے عذاب سے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ۝ اور اگلون گروہ کو قَالُوا بولے ایکہ کے لوگ إِنَّمَا أَنْتَ نہین ہی تو مگر مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ جادو کیے ہوون مین سے یعنی اون لوگون مین جنپر جادو کیا گیا ہی یہانتک کہ اونکی عقل زائل ہوگئی یا اون پیدا کیے ہوون مین سے جنپر جادو کیا ہو یعنی اندر سے خالی ہین اور کھانے پینے کے محتاج ہین وَمَا أَنْتَ اور نہین ہی تو إِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِثْلُنَا مثل ہمارے صفات بشریہ مین پھر کس چیز کے سبب سے ہمپر بزرگی ظاہر کرتا ہی اور رسالت کا دعوی کہان سے لایا وَإِنْ نَظُنُّكَ اور بیشک گمان کرتے ہین ہم تجکو لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ البتہ جھوٹون مین سے کہ تو جھوٹا دعوی کرتا ہی فَأَسْقِطْ تو اوتار لا یعنی اپنے خدا سے کہہ کہ پھینک عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ہمپر ابر کا ٹکڑا آسمان سے کہ اوسمین عذاب ہو إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ اگر ہی تو سچون مین سے اس بات مین کہ ہمپر عذاب ہوگا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ رَبِّي أَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہی بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو بت پرستی اور غلہ بند کر رکھنا اور کم بیچنا اور سب گناہ اور جو عذاب کہ اوسکا بدلا ہوگا وہ تمپر نازل کریگا اگر مہلت ہو تو ہو مگر چھوڑیگا نہین نظم مہلت دہ روزہ ظالم مبین ؛ فتنہ ببین دم بدمش درکمین ؛ اول حالش ہمہ عیش ست و ناز ؛ آخر کارش ہمہ سوز و گداز ؛ لکھا ہی کہ جب شعیب علیہ السلام کی قوم انکا

ع ۱۶ ۹

اور تکبر مین حد سے بڑھی تو حق تعالی نے سات دن رات تک سخت گرمی مین اونکو مبتلا کیا یہانتک کہ اونکے کنوون اور چشمون کا پانی اُبل آیا
اور وہ اپنی جانین بچانے کو گھرون مین گھسے گرمی اور زیادہ ہوئی تو جنگل کی راہ پکڑی ہر ایک درختون کی جڑ پر گر گرمی کے مارے پکے جلتے
تھے کہ ناگاہ سیاہ ابر ظاہر ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ایکہ کے لوگ خوش ہوے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ آؤ ابر کے سایہ مین آرام
لین بس اون سب کا ابر کے نیچے جمع ہونا ہی تھا کہ آگ اوس سے نکلی اور سب کو جلا دیا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ فَكَذَّبُوهُ پس
جھٹلایا اونھون نے شعیب علیہ السلام کو فَأَخَذَهُمْ تو لیلیا اونھین عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ط عذاب یوم الظلہ نے
ظلہ زبان عرب مین سائبان کو کہتے ہین اسواسطے کہ ابر سیاہ سائبان کی صورت اونکے سرون پر تھا اور لکھا ہے کہ جب ونکی گرمی حد کو پہونچی
تو حق تعالی نے ایک پہاڑ کو حکم فرمایا اور وہ اپنی جگہ سے اوکھڑ کر سائبان کی طرح ہوا مین ٹھہرا اور اوسکے نیچے ٹھنڈا پانی پیدا ہو گیا پس
اون کافرون نے اوس پہاڑ کے نیچے پناہ لی وہ پہاڑ اونپر گر پڑا اور وہ دب کر ہلاک ہو گئے إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ظلہ کا عذاب تھا
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ عذاب بڑے دن کا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اس عذاب مین کہ پانی والے اب سے آگ برسی لَآيَةً ط
البتہ نشانی ہی منتقم حقیقی کے کمال قدرت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اور نتھے اکثر ایکہ کے لوگ ایمان والے یہان
اکثر سے وہ سب مراد ہین اسواسطے کہ کسی روایت مین یہ نہین کہ ایکہ کے لوگون مین سے کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان لایا ہو بخلاف
مدین کے لوگون کے کہ اونمین سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ البتہ وہی انبیا علیہم السلام کو غالب
کرنے والا اونکے دشمنون پر الرَّحِيمُ ۝ مہربان انبیا پر اور اونکی متابعت کرنے والون پر اور یہ سات پیغمبرون کے قصون مین اخیر
قصہ ہے کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے مختصر طور پر اس سورہ مین مذکور ہوے
اور کفار قریش کے واسطے ان قصون مین دھمکی بھی ہی تاکہ اونھین معلوم ہو جاوے کہ جس امت نے کسی پیغمبر کی تکذیب کی اوسپر عذاب نازل ہوا اور
اونپر بھی حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ کی تکذیب کے سبب سے عذاب ہوگا وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
اوتارا ہوا اہل عالم کے رب کا ہی نَزَلَ اوترا بِهِ قرآن سمیت الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ جبریل علیہ السلام عَلَىٰ قَلْبِكَ تیرے دل پر
اور یا رسول اللہ تمنے اونسے قرآن لیلیا تو تمہارا دل ظرف اوسکا رہتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ گویا تمہارے دل پر اوتارا اور بکر نے نَزَّلَ بِهِ الرُّوحَ
الْأَمِينَ پڑھا ہی زے کو تشدید اور زبر سے اور نون کو زبر یعنی اوتارا خدا نے قرآن سمیت جبریل علیہ السلام کو تیرے دل پر یعنی جبریل نے تمکو یا رسول اللہ
سکھایا اور تمنے اونسے سیکھ لیا اور اپنے دل مین یاد رکھا لِتَكُونَ تاکہ ہو تو مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ لا ڈرانے والون مین سے خلق کو
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ ساتھ عربی زبان کھلی ہوئی کے اور زبان عرب مین ڈرانے والے شعیب اور ہود اور صالح اور اسمعیل
علیہم السلام بھی تھے وَإِنَّهُ اور یقینی قرآن کا ذکر یا حضرت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی نعت لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝
اگلون کی کتابون مین تھی بعضی تفسیرون مین ہی کہ عرب کے مشرک اپنے بعض مشکل کامون مین بنی اسرائیل کے علما کی طرف رجوع
کرتے تھے اور علما جوابات اوس باب مین اونسے کہتے وہ اوسے قبول کر کے دلیل جانتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَوَلَمْ يَكُن
لَّهُمْ کیا نہین ہی قریش کے مشرکون کو آيَةً نشانی قرآن کی صحت یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر أَن يَعْلَمَهُ

یہ کہ جانتے ہین قرآن کو اوسکی صفت کے ساتھ یا پیغمبر آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکی نعت کے ساتھ عُلَمٰٓؤُا بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ علمای بنی اسرائیل کے
جنھون نے اگلی کتابین پڑھی ہین اور کسی چیز پر عالم کی گواہی کے سبب سے اوس چیز کا یقین ہوجاتا ہی اور وہ چیز تحقیق ہوجاتی ہی وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ اور اگر
ہم اوتارتے قرآن کو عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ○ اوپر بعضے اون لوگون کے جو عجمی یعنی غیر عرب ہین عربی زبان مین فَقَرَاَهٗ پھر پڑھتے وہ عجمی لوگ
قرآن کو عَلَیْهِمْ اوپر اونکی زبان ہین اور یہ اعجاز قرآنی زیادہ ہونے پر دلیل ہوتی کہ عجمی آدمی اوس کلام عربی کو پڑھے جو نہایت فصاحت او بلاغت کے
ساتھ ہو تو مَا كَانُوْا بِهٖ نہوتے وہ اوس اوترے ہوے قرآن پر مُؤْمِنِیْنَ ○ ایمان لانے والے اسواسطے کہتے کہ عرب کو عجم کی متابعت سے
ہار ہی یا اگر قرآن کو مرد عجمی پر زبان عجمی مین ہم اوتارتے تو عرب کے کافر اوسکا ایمان لانے کہ ہم تو یہ سمجھتے ہی نہین اور اسکے معنی ہماری عقل ہی مین نہین آتے
كَذٰلِكَ اسی طرح سَلَكْنٰهُ لاتے ہین ہم انکار اور دشمنی فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ○ دلون مین مشرکین مکہ کے لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ نہین ایمان لاتے قرآن کا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ○ جب تک دیکھین عذاب دکھ دینے والا دنیا مین جیسا کہ اگلی امتون نے
دیکھا یا قیامت مین فَیَاْتِیَهُمْ پھر آجائے وہ عذاب اونپر بَغْتَةً اچانک وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانین اوسکے آنے کا
وقت فَیَقُوْلُوْا پھر کہین کہ هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ○ کیا ہین ہم ڈھیل دیے ہوے یعنی کیا ہمین مہلت دینگے کہ ہم ایمان لائین
اور تصدیق کرین اَفَبِعَذَابِنَا کیا ہمارے عذاب کی یَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً اور
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اور حال یہ ہی کہ عذاب دیکھکر مہلت مانگتے ہین اَفَرَءَیْتَ کیا دیکھا اور جانا تونے کہ ہم اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ فائدہ دین
اونھین سِنِیْنَ ○ برسون اور اونکو زندگی عطا کرین ثُمَّ جَآءَهُمْ پھر آئے اونپر مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ○ وہ چیز
جسکا وعدہ دیے گئے تھے یعنی عذاب مَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ دفع نہ کریگی اونسے عذاب یاد رکھو مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ○ وہ چیز
جسکے سبب سے فائدہ دیے گئے تھے یعنی دنیا کا فائدہ اور نعمت اونپر سے عذاب کو دفع نہ کریگی کشاف مین ہی کہ میمون بن مہران کو شیخ
حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے ملاقات کی آرزو ہوئی ایکدن اونھین کعبہ شریف کا طواف کرتے پایا اور عرض کی مجھے کچھ نصیحت کیجیے
شیخ ممدوح نے یہ آیت پڑھ دی کہ مَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ میمون نے کہا کہ آپنے نصیحت کی اور بات پوری کردی نظم جہان
بیوفائیست مردم فریب ؛ کہ از دل رباید قرار و شکیب ؛ نگر تا بجاہش نگردی اسیر ؛ منیفتی پے مالش اندر زحیر ؛ کہ آندم کہ مرگ اندر آید
براو ؛ نہ مالت کند دستگیری نہ جاہ ؛ وَمَآ اَهْلَكْنَا اور ہلاک نہین کیا ہمنے مِنْ قَرْیَةٍ کسی گانون کے لوگون کو
اِلَّا لَهَا مگر وہان کے لوگون کے واسطے مُنْذِرُوْنَ ○ ڈرانے والے تھے ذِكْرٰی نصیحت کرنے کو یعنی پہلے ہمنے
پیغمبر بھیجے وہ اون گانون والون کو حق کی طرف بلاتے تھے اور عذاب سے ڈراتے تھے جب ان لوگون نے پیغمبرون کی تصدیق
نہ کی اور عداوت وانکار مین زیادتی کی تو عذاب کے مستحق ہوگئے وَمَا كُنَّا اور نہین ہین ہم ظٰلِمِیْنَ ○
ظالم کہ ڈرانے سے پہلے ہلاک کرین موضح مین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے وحی نام شیطان محمد کے پاس آتا ہی اور اونکے سامنے
قرآن پڑھتا ہی تو حق تعالی نے اونکی بات جھوٹی کرکے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ○ اور نہین اوتاری
قرآن سمیت شیطان وَمَا یَنْۢبَغِیْ اور نہ چاہیے اور روا نہین لَهُمْ اونکو واسطے اوتارنا قرآن کا وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ○

معانقہ عند المتقدمین

اور نہین سکت رکھتے اور قادر نہین اوسپر اسواسطے کہ آگ کی مار اور فرشتے شیطانون کو آسمان پر جانے سے مانع ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ تو عَنِ السَّمْعِ سننے سے فرشتون کے کلام کو لَمَعْزُولُونَ ۝ دور کیے گئے ہین یا کنارے کیے گئے ہوئے ہین فَلَا تَدْعُ پس نہ پکار مخاطب تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مراد آپکے سوا اور لوگ حق تعالیٰ امت مین سے ہر ایک کو فرماتا ہے کہ نہ پکار اور نہ پوج مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو فَتَكُونَ تو ہو جائیگا تو مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ عذاب کیے ہوؤن مین سے وَاَنْذِرْ اور ڈرا یہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ڈرا عذاب الٰہی سے عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ اپنے عزیزون کو جو بہت قرابت قریب رکھتے ہین یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھکر اونمین سے ایک ایک کو پکارا جب سب جمع ہوے تو آپنے فرمایا کہ اگر مین کہون کہ اس پہاڑ کے نیچے سوارون کا ایک گروہ ہے تو تم میری بات مانوگے سب بولے کہ ہان مانینگے آپنے فرمایا کہ مین ڈرانے والا ہون تمکو عذاب سخت سے کہ درپیش ہے لوگ یہ بات سنتے ہی بدلکر متفرق ہوگئے اور ابولہب آپکو ایذا دینے پر مستعد ہوگیا وَاخْفِضْ اور سمیٹ جَنَاحَكَ بازو اپنے یعنی مہربانی اور بزرگی کر لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اوس شخص کی جسنے تیری پیروی کی ہے ایمان والون مین سے فَاِنْ عَصَوْكَ پس اگر نافرمانی کرین تیرے رشتہ دار اور تیری متابعت نہ کرین فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ تو کہدے کہ بیشک مین بری ہون مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس سے جو تم کرتے ہو اور اون تمہارے کامون پر مجھسے مواخذہ نہ کرینگے وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنے کامون مین عَلَى الْعَزِيْزِ خدا اے غالب پر جو قادر ہے دشمنون کو مغلوب اور مقہور کرنے پر الرَّحِيْمِ ۝ خدا ے مہربان پر جو قدرت رکھتا ہے دوستونکی مدد پر الَّذِيْ يَرٰىكَ وہ جو دیکھتا ہے تجھے حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وسوقت جب کھڑا ہوتا ہے تو نماز تہجد کو اور تنہا ادا کرتے ہو تم یا رسول اللہ وَتَقَلُّبَكَ اور دیکھتا ہے پھرنا تیرا یعنی تصرف کرنا فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ درمیان نماز پڑھنے والون کے کھڑے ہوتے رکوع سجدون بیٹھنے مین جسوقت تم اونکی امامت کرتے ہو اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِيْعُ وہ تو ہے سنتا تمہاری بات الْعَلِيْمُ ۝ جانتا ہے تمہاری نیت هَلْ اُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دون مین تمکو کہ برابر عَلٰى مَنْ کس پہ لوگون مین سے تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ اوترتے ہین شیطان اس سے قبل حق تعالیٰ بیان فرماچکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطانون کا اوترنا روا نہین اسواسطے کہ باہم مناسبت نہین ہے اور یہان فرماتا ہے کہ تَنَزَّلُ اوترتے ہین شیطان عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ ہر جھوٹے اَثِيْمٍ ۝ گنہگار پہ جیسے کاہن کہ وہ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ کان لگائے رہتے ہین شیطانون کی بات پر اور جھوٹی خبرین اونسے دریافت کرلیتے ہین وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ اور اکثر اونمین سے جھوٹے ہین انوار مین فرمایا ہے کہ بعضے مفسرون نے اکثر سے کل مراد لیا ہے یعنی وہ سب سب جھوٹے ہین وَالشُّعَرَآءُ اور شاعر لوگ جو مشرک ہین جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ او مسامع اور امیہ ثقفی يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ پیروی کرتے ہین اونکی احمق لوگ عرب کے یعنی اونکے شاگرد اور راوی ہین تفسیر علم الہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ مین منقول ہے کہ دو شاعرون نے حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کے باب مین اور اسلام کی مذمت مین شعر کہے اور منکرون نے یاد کرلیے اور پڑھا کرتے تھے یہ آیت اونکی شان مین نازل ہوئی اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ وہ لوگ فِيْ كُلِّ وَادٍ ہر وادی مین

کلام کے فنون مین سے یَھِیْمُوْنَ ○ سرگردان ہوتے ہین جیسے محبوب کے وصف مین شعر کہنا زٹل بکنا دل لگی کے مضمون نظم کرنا نسبتوں طعن کرنا مدح غیر مستحق ہجو نالائق تعریف اور مذمت مین زیادتی کرنا اور ایسی باتین وَاَنَّھُمْ اور یہ کہ وہ لوگ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ بات مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ○ جو نہین کرتے یعنی بغیر گناہ کیے ہوئے اپنا وپر گناہ کی گواہی دیتے ہین جو پیغام کہین نہین بھیجے اوسے نظم کرتے ہین اگر کوئی اہل جاہلیت کے اشعار ڈھونڈھے تو ایسی بہتیری باتین اوسے معلوم ہوجائین تفسیر کواشی مین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت حسان بن رواحہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے شاعرون کا ایک گروہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ حق تعالیٰ جانتا ہی کہ ہم شاعر ہین اور ابن رواحہ نے کہا کہ مجھے ڈر ہی کہ مین اسی صفت پر مرجاؤن تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہی اپنی شمشیر سے اور تم لوگ اپنی زبان سے کافرون کی شان مین جو شعر کہتے ہو وہ تیر اور نیزے سے زیادہ او پر سخت ہین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جن شاعرون کے تابع احمق لوگ ہین وہ ہر وادی مین سرگردان پھرتے ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جنھون نے کام کیے نیک یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اور کافرون کی ہجو اور مذمت مین مشغول ہوئے وَذَكَرُوا اللّٰهَ اور جنھون نے یاد کیا اللہ کو اشعار مین كَثِيْرًا بہت یعنی مسلمان شاعرون کے اکثر اشعار توحید اور تمجید مین ہین اور عبادت کی رغبت دلانے مین اور غفلت سے ہوشیار کرنے مین وَّانْتَصَرُوْا اور بدلا لیا مشرکون سے مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا بعد اسکے کہ ظلم کیے گئے تھے ہجو کے سبب سے یعنی اونکی ہجو اونھی کی طرف پھیر دی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا ہی کہ اُہْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ یعنی ہجو کر مشرکون کی پس بیشک جبریل تیرے ساتھ ہین حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اپنے دیوان کے دیباچہ مین لکھا ہی کہ ہرچند حق تعالیٰ نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ مین شاعرون کو کہ دریائے شعر کے پیراک ہین جمع کرلیا ہی اور لام استغراق کی کمند اونکی گردنون مین ڈالدی ہی کبھی اونھین حماقت کے دریائے بے نہایت مین ڈالتا ہی اور کبھی اونھین حیرت اور گمراہی کے جنگل مین پیاسا سرگردان کرتا ہی مگر اکثر اونمین سے نیک کام کرنے کے سبب اور سچا ایمان رکھنے کے باعث سے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی ڈونگی مین امن اور آرام سے بیٹھے ہین اور ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا کے بادبان کے واسطے سے خلاص کے ساحل اور نجات کے کنارے پہونچ گئے بڑے فاضلون مین سے ایک نے کہا ہی کہ بیت شاعرانرا کہ غاوی خواند در قرآن خدا ہست از ایشان ہم بقرآن ظاہر استثنائے شان ✤ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اور قریب ہی کہ جانینگے وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا ہی کفر اور افترا کرکے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شاعری کی نسبت کرنے سے کہ موت کے بعد اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ○ ع کس مکان کی طرف پھیرے جائینگے مراد یہ ہی کہ اونکا مکان آتش دوزخ مین ہوگا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ع ۲۶

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نمل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ترانوے آیتین ہین

طٰسٓ لباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہی کہ حروف مقطعہ ابتدائے کلام اور انتہائے کلام کے واسطے ہین تو یہ حروف

شروع اور ختم کلام پر دلالت کرتے ہین جیسے یہان طٰسٓ سورۂ شعرا کا ختم اور سورۂ نمل کا شروع ہی یا طو اشارہ ہی طہارت قدس آلہی کی طرف اور سین سنائے عزنا متناہی کی جانب یا راہ چلنے والون کی طلب کی طرف یا ماسوی اللہ سے اونکے دلون کی سلامتی کی جانب تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتین ہین قرآن کی وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور آیتین ہین ایسی کتاب کی جو حلال حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہی قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہی قرآن اس جہت سے کہا کہ اوسے پڑھتے ہین اور کتاب اسوجہ سے کہ اوسے لکھتے ہین هُدًى یہ کتاب راہ دکھانے والی ہی وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والی ہی لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والون کے واسطے الَّذِيْنَ وہ لوگ جو يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہین نماز اوسکی حدون اور رکنون کے ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوٰۃ اپنے مالون کی مستحقون کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہی کہ وہ لوگ آخرت کا هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ تو یقین رکھتے ہین ضمیر کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہی کہ آخرت کی تصدیق اونھی کے ساتھ خاص ہی اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہین ایمان لاتے آخرت کا زَيَّنَّا لَهُمْ زینت دیدی ہمنے اونکے واسطے اَعْمَالَهُمْ اونکے برے کامون کو یعنی اونکی طبیعت کا مرغوب اور اونکے نفس کا محبوب کردیا ہی صاحب فوائد نے لکھا ہی کہ اونہین امیدون اور خواہشون کو ملا دیا ہی کہ برے کام اونھین اچھے نظر آتے ہین فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ تو وہ سرگردان ہوتے ہین اپنی گمراہی مین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ وہ لوگ ہین کہ اونکے واسطے ہی سُوْٓءُ الْعَذَابِ برائی عذاب کی دنیا مین جیسے قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت مین هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہی بڑا نقصان اوٹھانے والے ہین ثواب فوت ہونے اور مستحق عذاب ہوجانے کے سبب سے وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سکھایا جاتا ہی قرآن یعنی یا رسول اللہ تم قرآن حاصل کرلیتے ہو جبرئیل کے سکھانے سے کہ وہ تمہارے پاس آتے ہین مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ پاس سے اوس خداوند کے جسکے کام راست اور درست ہین عَلِيْمٍ ۝ اور جو جاننے والا ہی اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگون سے جو اونکے ساتھ تھے اوس وقت جب وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے اور اونکی بی بی کو درد زہ ہوا اور جاڑے نے شدت کی تھی کہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی ہی نَارًا آگ جلتی ہوئی سَاٰتِيْكُمْ جلد لاتا ہون مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس آگ سے کچھ خبر یعنی جو کوئی اوس آگ کے قریب ہو اوس سے راہ کی خبر پوچھون اَوْ اٰتِيْكُمْ یا لاؤن تمہارے واسطے بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا لیکر لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ شاید تم گرم ہوجاؤ اوس آگ کے سبب سے فَلَمَّا جَآءَهَا پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام اوس آگ کے پاس تو ایک روشنی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اور آگون کی طرح اوس آگ مین گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہان پہونچے تو نُوْدِيَ ندا کی گئی اَنْۢ بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہو جیو مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص جو آگ کے مقام پر ہی یعنی بقعہ مبارک مین ہی یا آگ کی تلاش مین ہی یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی گرد اگرد آگ کے ہی یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہہ پاک ہی خدا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کا تشبیہ سے لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون

ثلثہ

ندا کرتا ہی پھر ندا آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ ای موسی ندا کرنے والا میں ہون خدا غالب حکم کرنے والا
مضبوطی کے ساتھ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور ڈالدے اپنا عصا موسی علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فورًا سانپ ہو کر چلنے لگا
فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا موسی علیہ السلام نے عصے کو کہ تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہی اضطراب کے ساتھ اور ہر طرف جاتا ہی كَاَنَّهَا
جَآنٌّ گویا کہ سانپ ہی باریک تیز چلنے والا پہلے تو چھوٹا سا سانپ ہوتا تھا پھر آخر کو اژدہا ہو جاتا تھا اور امام ابواللیث رحمۃ اللہ تعالی
کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وادی مقدس مین چھوٹا اور پتلا سا سانپ تھا اور فرعون کے سامنے اژدہا بنگیا بہر حال جب حضرت موسی علیہ السلام نے
یہ کیفیت دیکھی وَّلّٰى مُدْبِرًا منھ پھیر بھاگتے ہوئے اوسکے خوف سے وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ اور نہ پھرے تو دوبارہ ندا ہوئی کہ یٰمُوْسٰى
لَا تَخَفْ ای موسی نہ ڈر میرے سوا اور کسی سے اِنِّیْ لَا یَخَافُ بیشک مین ہون کہ نہ ڈرین لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۗ میرے
پاس رسول یعنی اونکے واسطے میرے پاس برا انجام نہین ہی کہ اوس سے ڈرین اور ڈرنا چاہیے ظالمون کو اِلَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی
ظلم کرے ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا پھر بدل دے اور کرے نیکی بَعْدَ سُوْٓءٍ برائی کے بعد یعنی توبہ کرے گناہ کے بعد فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ
تو بیشک مین بخشنے والا ہون توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہون ونیز وَ اَدْخِلْ یَدَكَ اور ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ
اپنے کرتے کے گریبان مین حضرت موسی علیہ السلام کے کرتے مین آستین نہ تھی تو حکم ہوا کہ ہاتھ گریبان مین ڈالو تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید
چمکتا ہوا نورانی مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بغیر بیماری کے یعنی ہاتھ کی سفیدی برص کی بیماری کے سبب سے نہو گی تو حضرت موسی علیہ السلام نے گریبان مین
ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا نورانی نکالا تو ندا ہوئی کہ دونون نشانیان ظاہر کر فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ نو نشانیون مین جو تمھارے معجزے ہین اور جا
رسول ہو کر اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ ہین قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝
گروہ نافرمان فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئین فرعون اور اوسکی قوم کے پاس اٰیٰتُنَا ہماری قدرت کی نشانیان اور موسی علیہ السلام
کی رسالت کی دلیلین مُبْصِرَةً کھلی ہوئی صاف تو قَالُوْا بولے فرعون والے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا یعنی
سب جانتے ہین کہ یہ جادو ہی وَ جَحَدُوْا بِهَا اور منکر ہو گئے اون معجزون سے وَ اسْتَیْقَنَتْهَآ اور بیگمان تھے اوس سے
اَنْفُسُهُمْ اونکے دل یعنی یقینی جانتے تھے کہ یہ نشانیان خدا کے پاس سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کرتے تھے ظُلْمًا
ظلم کی راہ سے وَّ عُلُوًّا ؕ اور بڑائی اور تکبر کی رو سے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝
انجام کار مفسدون کا کہ دنیا مین پانی کے اندر ڈوبے اور عقبی مین آگ کے اندر جلینگے بیت ہمہ حالت مفسدان ناخوش ست ٭
سر انجام اہل فساد آتش ست ٭ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک ہمنے دیا دَاوٗدَ داؤد بن ایشا وَ سُلَیْمٰنَ اور سلیمان بن داؤد کو
عِلْمًا ۚ علم شریعت کے احکام کا اور دوسری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ علم کیمیا کا وَ قَالَا اور کہا اون دونون نے علم حاصل کرنے کے بعد
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سب حمد و ثنا اوس خدا کے واسطے ہی جسنے علم کے سبب سے فَضَّلَنَا فضیلت دی ہمکو عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ
عِبَادِهِ بہتون پر اپنے بندون مین سے جو الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان لائے ہین وَ وَرِثَ اور میراث لی سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ
سلیمان نے داؤد علیہ السلام سے نبوت یا علم اور بعضون نے کہا ہی کہ ملک اس سبب سے کہ داؤد علیہ السلام کے قائم مقام ہوئے اور

کوئی بیٹا قائم مقام نہوا کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اونیس بیٹے تھے ہر ایک کو سلطنت کا دعوی تھا حق تعالی نے ایک نامہ مہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا اور اوسمین چند سوال لکھے تھے اور فرمایا کہ ای داؤد تمھارے بیٹون مین سے جو کوئی ان سوالون کا جواب دے وہ تمھارے بعد سلطنت کا مالک ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹون کو جمع کیا اور علما اور شرفا کو بلا کر سوالات اپنے بیٹون کے سامنے پیش کیے کہ بتاؤ سب سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہی اور سب سے دور کیا ہی اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ انس و محبت ہوتی ہی اور کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہی اور کون دو قائم اور دو مختلف اور دو دشمن اور کون کام ہی جسکا انجام بہتر ہی اور کس کام کا انجام برا ہی تب داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے اوسکے جواب سے عاجز آئے مگر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو مین جواب دون داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزون سے زیادہ نزدیک موت ہی اور سب سے زیادہ دور وہ چیز ہی جو دنیا مین سے گذر تی ہی اور انس و محبت جسکے ساتھ بہت ہی وہ انسان کا جسم ہی روح سمیت اور سب سے نفرت جسم نے روح کے ساتھ ہوتی ہی اور دو قائم زمین آسمان ہین اور دو مختلف دن رات ہین اور دو دشمن موت اور زندگی ہی اور جس کام کا انجام بہتر ہی وہ بردباری ہی غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام برا ہی وہ تیزی ہی غصہ کی حالت مین اور چونکہ سوالات کے جواب آسمانی کتاب کے موافق تھے تو بنی اسرائیل کے بڑے بڑے علما اور شرفا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے سلطنت اونھین سپرد کی اور دوسرے ہی دن وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے **وَقَالَ** اور کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ** ای لوگو **عُلِّمْنَا** سکھلائے گئے ہین ہم **مَنطِقَ الطَّيْرِ** بولی چڑیون کی چڑیون کے ہر گروہ کی ایک آواز ہی کہ اوسی قسم کی چڑیان اوس آواز کے معنی اور غرضین سمجھ لیتی ہین اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیان آپس مین سمجھتی ہین لکھا ہی کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دم ہلاتا تھا اور بولتا تھا حضرت سلیمان نے اپنے یارون سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہتا ہی وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ کہتا ہی کہ مین نے آج آدھا خرما کھایا ہی خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہی کہ کاشکے یہ خلائق پیدا نہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہی کہ گھر مین پالا ہوا کبوتر کہتا ہی کہ جنو مرنے کے واسطے اور بناؤ گرنے کے لیے اور مور کہتا ہی جو کچھ کروگے اوسکا بدلا پاؤگے اور ہدہد کہتا ہی کہ جو دوسرے پر رحم نہین کرتا خدا اوسپر رحم نہین کرتا اور ابابیل کہتی ہی کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِلْأَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ اور سنگ خوار کہتا ہی کہ جو چپ رہیگا سلامت بچیگا اور طوطی کہتی ہی کہ افسوس اوسپر جسے دنیا مطلوب اور مقصود ہو اور باز کہتا ہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اور لٹورا کہتا ہی کہ توبہ اور استغفار کرو ای گنہگارو اور زغن کہتی ہی كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ اور ہزار داستان کہتا ہی سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اور کوا نفرین کرتا ہی دہ یک لینے والے پر اور وسیط مین ہی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغ بانگ مین کیا کہتا ہی فرمایا کہ کہتا ہی اُذْكُرُوا اللَّهَ يَا غَافِلُونَ اور وسیط ہی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چکاوک اپنی آواز مین کہتا ہی کہ بارخدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے آل و اصحاب کے دشمنون پر لعنت کر اور رشارو کہتا ہی کہ بارخدایا تجھسے قوت اور رزق چاہتا ہون یا رزاق تیتر کہتی ہی الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ غرضکہ پرندون کی زبان پہچاننا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہی اسی سبب سے فرمایا ہمنطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوتِیْنَا اور دیا گیا ہمکو یعنی مجھے عطا کیا ہی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز مین سے جسکی مجکو حاجت تھی اِنَّ ھٰذَا بیشک یہ عطا لَھُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ○ البتہ وہ تو فضل ہی کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہون مین سے کسیکا نتھا اور صحیح مین ہی کہ تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیان تھین بڑے آدمیون کے واسطے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان شرفا جن کے واسطے اور حضرت سلیمان کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھتے تھے اور عالم آدمی اوسپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اوسپر بیٹھتے تھے اور چڑیان حضرت سلیمان کے سر پر پر سے پر ملائے رہتی تھین اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیون پر سنا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ اور جمع کر دیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُہٗ لشکر اونکے مِنَ الْجِنِّ جنون سے وَالْاِنْسِ اور آدمیون سے وَالطَّیْرِ اور چڑیون سے فَھُمْ تو وہ لشکر یُوْزَعُوْنَ ○ چلائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روک رکھے جاتے تھے تاکہ باہم ملجائین امام راغب نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ باوصف اسکے کہ شمار مین وہ لشکر بڑا تھا مگر تتر بتر نہوتا تھا بلکہ ایسی مثل سے رہتا تھا کہ لشکر والون مین سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے نہ ذرہ آگے بڑھ سکتا تھا نہ ذرہ کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر پڑنے کا میدان سو فرسنخ یعنی تین سو میل لمبا اور سو فرسنخ چوڑا تھا پچیس فرسنخ جنون کے لشکر کے واسطے اور اسیقدر آدمیون کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیون کے واسطے اور اتنا ہی وحشی جانورون کے لیے اور ایک ایک فرسنخ تک ریشمی فرش بچھ کر بیچ مین تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اون کرسیون پر بیٹھتے تھے جو تخت کے گرداگرد تھین ہوا اوس فرش کو اوٹھاتی دن بھر مین مہینا بھر کی راہ لیجاتی ایکدن ولایت شام سے یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَوْا یہانتک کہ آئے عَلٰی وَادِ النَّمْلِ وادی نمل پر یعنی جنوبی طائف مین جو وادی ہی اوسکے نیچے نیچے آتے تھے قَالَتْ نَمْلَۃٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اوسکا نام مندرہ یا طاخیہ یا ملاخیہ یا خرمی تھا وہ پکھی تھی کشف ثعلبی مین ہی کہ وہ چیونٹی مرغے کے برابر تھی اور زاد المسیر مین بھیڑی کے برابر کہا ہی اور احقاف مین بھیڑیے کے برابر کہا ہی اور وہ اوس جنگل کی چیونٹیون کی سردار تھی اوسنے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ یٰۤاَیُّھَا النَّمْلُ اے چیونٹیو اُدْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ گھس آؤ اپنے بلون مین لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ تاکہ نہ روند ڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُہٗ اور اونکے لشکر کے نہ روندنے سے مراد چیونٹیون کا نہ ٹھہرنا ہی کہ تم نہ ٹھہر کر روندی جاؤ وَھُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے لَا یَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانین کہ تمکو روندے ڈالتے ہین لکھا ہی کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہونچائی فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِکًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِھَا اوس چیونٹی کی بات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہو کر مسکرائے لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہین جانتی کہ میرا لشکر ظلم نہین کرتا وہ بولی کہ ہان جانتی ہون مگر مین گروہ کی سردار ہون مجھے نصیحت کرنا ضرور ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا مین تھا تیرے گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہین تھی کہ زمین مین روند جائینگی میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپکا تجمل اور دبدبہ دیکھین

اور آپکا لشکر دیکھنے مین مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولین اور غفلت کے میدان مین پامال نقصان ہوجائین یا آپکی سلطنت دیکھین اور دنیا کی آرزو اوسکے
دل مین پیدا ہوجائے حالآنکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہی کشف الاسرار مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوس چیونٹی سے پوچھا کہ تیرا
لشکر کسقدر ہی اوسنے کہا کہ چار ہزار سرہنگ رکھتی ہون ہر سرہنگ کے زیردست چالیس چالیس ہزار نقیب مین ہر نقیب کے زیردست چالیس چالیس ہزار
چیونٹیان ہین سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیون نہین نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمین زمین کے اوپر رہنے کی اجازت تھی
ہمنے خود اوپر رہنا اختیار نہین کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہین کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ ای پیغمبر خدا اون عطاؤن مین سے
جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہین کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنا دی ہی کہ غُدُوُّہَا شَہرٌ وَّرَوَاحُہَا شَہرٌ یعنی صبح کی سیر اوسکی مہینا
بھر کی ہی اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہین اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی ہین کہ جو کچھ تمکو دنیا کی سلطنت دی سب ہوا ہی
آئے یا نہ آئے اور اسی معنی مین کسی نے کہا ہی نظم نہ بر باد رفتی سحرگاہ و شام ÷ سریر سلیمان علیہ السلام ÷ باخر ندیدی کہ بر باد رفت ÷ خنک
آنکہ با دانش و داد رفت ÷ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سنکر جناب الٰہی مین مناجات شروع کی وَقَالَ رَبِّ اَوزِعنِیٓ اور کہا
کہ ای میرے رب مجھے الہام دے اَن اَشکُرَ یہ کہ مین شکر کرون نِعمَتَکَ الَّتِیٓ تیری اوس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے اَنعَمتَ
عَلَیَّ انعام کی تونے مجپر وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور میرے مان باپ پر اسواسطے کہ اون نعمتون کا نفع مان باپ کی طرف رجوع کرنے والا ہی
وَاَن اَعمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کرون مین کام اچھا تاکہ اپنے فضل سے تَرضٰہُ پسند کرتو اوسے وَاَدخِلنِی اور داخل کر مجھے
بِرَحمَتِکَ اپنی رحمت سے فِی عِبَادِکَ الصّٰلِحِینَ ۝ اپنے نیک بندون کے ساتھ بہشت مین بحر الحقائق مین وادی نمل کو
تشبیہ دی ہی اوس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور رینگنے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو
دل کے ساتھ اور بلون کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اس بات مین غور کرنے سے باقی قصہ اوس سالک سخندان پر ظاہر ہی جو عشق کی ہوا مین اوڑنے والے
پرندون کی بولیان پہچانتے ہین بیت چون ندیدی دمے سلیمان را ÷ تو چہ دانی زبان مرغان را ÷ لکھا ہی کہ اسی سفر مین سلیمان علیہ السلام کا
لشکر ایک جنگل مین پہونچا کہ وہان پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی ندارد اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا
اوسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضون نے کہا ہی کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیان جو سایہ کیے تھین ناگاہ اوسمین فرجہ اسی جگہ
کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہ خالی تھی حضرت سلیمان نے اوسکی تلاش کی وَتَفَقَّدَ الطَّیرَ اور ڈھونڈھا
پرندون کو تو ہدہد اونمین نہ تھا فَقَالَ تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ مَالِیَ کیا ہی مجھے کہ پرندون کے غول مین لَآ اَرَی الہُدہُدَ
نہین دیکھتا ہون ہدہد کو کیا میری نگاہ اوسپر نہین پڑتی اَم کَانَ یا ہی مِنَ الغَآئِبِینَ ۝ غائبون مین سے اس غول مین لَاُعَذِّبَنَّہٗ
ضرور عذاب کرونگا اوسپر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے عَذَابًا شَدِیدًا عذاب سخت کہ اوسکے پر نوچکر اوسے دھوپ مین ڈالدونگا
یا اوسے اوسکے جوڑے سے چھٹیل کر لینے کا حکم کرونگا یا اوسکے مخالف جانورون کے ساتھ اوسے پنجرے مین رکھونگا یا اپنی خدمت سے نکالدونگا
اَو لَاَاذبَحَنَّہٗ یا بیشک اوسے ذبح کر ڈالونگا اور پرندون کی عبرت کے واسطے اَو لَیَاتِیَنِّی یا آئے میرے پاس بِسُلطٰنٍ مُّبِینٍ ۝
کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اوسکے غائب ہونے کا کیا سبب تھا فَمَکَثَ پھر ویسی ہی ٹھہرے غَیرَ بَعِیدٍ بہت دیر

توسلیمان علیہ السلام نے اوسپر غصہ کرنا شروع کیا فَقَالَ تو ہدہد بولا کہ اَحَطْتُّ دیکھا مین نے اور پہونچا مین بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ اوسکو جسے آپ نے نہین دیکھا اور اوس تک آپ نہین پہونچے وَجِئْتُكَ اور مین آیا ہون آپ پاس مِنْ سَبَاٍ شہر سبا سے
کہ اوسے مارب کہتے ہین بِنَبَاٍ خبر کے ساتھ يَّقِيْنٍ ○ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہون وہ خبر یہ ہے کہ ہوا مین ایک ہدہد
مجھسے ملاقات ہوئی کہ اوس ملک کا تھا اوسنے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہان کی ہوا کی خوبی بیان کی اوسے دیکھنے کی آرزو کرکے مین گیا
اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکا بادشاہ کون ہے اور دین کیا ہے اور رعیت کیسی ہے ہدہد نے کہا کہ اِنِّيْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً بیشک مین نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے تَمْلِكُهُمْ بادشاہی کرتی ہے شہر سبا کے لوگون پر وَاُوْتِيَتْ
اور دی گئی ہے وہ عورت مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز مین سے جو بادشاہون کے کام آتی ہین وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ○ اور اوسکے واسطے ایک
تخت ہے بڑا اوسکی نسبت کرکے یا اور بادشاہون کے تختون کے لحاظ سے لکھا ہے کہ تیس گز سے تیس گویا اسی گز سے اسی گز عرض اور بلندی اوس
تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑا وَجَدْتُّهَا پایا مین نے اوس عورت کو وَقَوْمَهَا اور اوسکے گروہ کو کہ نادانی کی
وجہ سے يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ سجدہ کرتے ہین آفتاب کو اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَزَيَّنَ اور آراستہ
کیا ہے لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام آفتاب کی پرستش اور سب برے کام فَصَدَّهُمْ پھر باز
رکھا ہے شیطان نے اونھین عَنِ السَّبِيْلِ سیدھی راہ سے فَهُمْ تو وہ لَا يَهْتَدُوْنَ ○ راہ نہین پاتے طریق حق کی اور شیطان
اونھین سیدھی راہ سے باز رکھتا ہے اَلَّا يَسْجُدُوْا کیا سجدہ نہین کرتے لِلّٰهِ اللہ کے واسطے الَّذِيْ وہ اللہ جو
قدرت سے يُخْرِجُ الْخَبْءَ نکالتا ہے چھپی چیز فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین سے یعنی [illegible]
ظاہر کرتا ہے اور اوگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تُخْفُوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلون مین وَمَا تُعْلِنُوْنَ
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو زبانون پر اور کسائی نے مَا يُخْفُوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ پڑھا ہے یعنی دونون فعل غائب پڑھتے ہین یعنی اللہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ
اور ظاہر کرتی ہے مخلوقات اَللّٰهُ خدائے برحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ○ پیدا کرنے والا ہے عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہے اور کرسی نے گھیرا ہے آسمانون و زمینون کو تو
بلقیس کے تخت کی بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہے یہ سجدہ آٹھوان ہے حضرت امام اعظم کے قول پر اور نوان ہے امام شافعی
رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک فتوحات مین ہے کہ اس سجدہ کو سجدۂ نفی کا سجدہ کہتے ہین اور سجدہ کرنے کی جگہ مین اختلاف ہے بعضے مَا يُعْلِنُوْنَ کے
بعد سجدہ کرتے ہین اور بعضے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھکر لکھا ہے کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کر چکا تو قَالَ کہا سلیمان علیہ السلام نے
سَنَنْظُرُ قریب ہے کہ دیکھین ہم اور اس بات مین غور کرین کہ اَصَدَقْتَ آیا سچ کہا تو نے اَمْ كُنْتَ یا تھا تو مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○
جھوٹون مین سے پھر سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکھا اور ہدہد سے کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا لیجا میرا یہ نوشتہ فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ
پھر ڈالدے اونکی طرف ثُمَّ تَوَلَّ پھر منہ پھیر عَنْهُمْ اونکی طرف سے ذرا الگ دریافت کر فَانْظُرْ پھر دیکھ تو کہ وہ اوسمین مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ○
کس چیز کے ساتھ پھرتے ہین یعنی نوشتہ کے جواب مین باہم کیونکر رجوع کرتے ہین اور کیا بات ٹھہراتے ہین ارباب قصص اس بات پر ہین کہ بلقیس

سجدہ

شراحیل یا شراحیل بن مالک کی بیٹی تھین اور شراحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن مین بادشاہی کی تھی وجن سے ملا اور فارعہ جنیہ اوسکے تصرف مین
آئی اور عین المعانی مین ہی کہ بلقمہ بنت شیصان کو اپنے تصرف مین لایا او بلقیس اوس سے پیدا ہوئین اور اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اوسکے
ننہالی رشتہ دار جن مدد کرتے تھے اور اوسکے واسطے جنون نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اوسکی
خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اونھون نے نامہ لکھا اور مہر کر کے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس لیجا ہدہد نامہ چونچ مین لیکر آیا اور جس جماعت مین
بلقیس تخت پر بیٹھی تھین اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اوڑنے لگا لوگون نے اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے نامہ ڈالدیا اور بہت مشہور
یہ بات ہے کہ بلقیس شب خلوتخانہ مین چت لیٹی تھین او دروازے بند تھے ہدہد ایک روشن دان مین سے اندر آیا او نامہ اوسکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل
پڑین او نامہ اوٹھا کر پڑھا او حکم دیا کہ ارکان بارگاہ مین حاضر ہون سب حاضر ہوے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اونکی طرف متوجہ ہوئین او قَالَتْ
بولین بلقیس کہ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ تحقیق کہ ڈالدیا گیا میری طرف كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ۝ نوشتہ بزرگی والا
نامہ کو بزرگ کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور یہ عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے
کہ اوپر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہی کہ اوس نامہ کو بزرگی اسوجہ سے حاصل تھی کہ اوسمین کچھ ملک و سلطنت کی طمع تو تھی نہین بلکہ مالک الملک
جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بزرگون نے کہا ہی چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب نامون سے زیادہ بزرگ
ہوا قطعہ ای نام تو بہترین سر آغاز ✤ بے نام تو نامہ کی کنم باز ✤ آرایش نامہاست نامت ✤ آسایش سینہا کلامت ✤ غرض کہ بلقیس نے کہا کہ نامہ
میرے پاس آیا ہی ارکان سلطنت نے پوچھا کسکے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ تحقیق یہ نامہ سلیمان کے پاس سے ہی وَاِنَّهٗ اور بیشک
اوسکا مضمون یہ ہی کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ شروع ہی اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے نام کے
ساتھ مجھپر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اوٹھاؤ وَاْتُوْنِیْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِیْنَ ۝ ع گردن جھکائے ہوے فرمانبردار وہ لوگ جب نامہ کے
مضمون سے مطلع ہوے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت سے معنی پیدا کرتی ہی تو سب پریشان حال ہوے اور گھبرا گئے
قَالَتْ بلقیس نے کہا یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت مین سے تھے ہر ایک دس دس ہزار آدمیون کا
افسر او حاکم بلقیس نے اون سب کو جمع کر کے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِیْ جواب دو مجھے فِیْٓ اَمْرِیْ میرے کام مین اور جو بات میرے حق مین صلاح کی اور
بہتری ہو کہو مَا كُنْتُ نہین ہون مین قَاطِعَةً اَمْرًا قطع او فیصل کرنے والی کسی کام کو حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ یہانتک کہ
حاضر ہو تم میرے پاس یعنی سب تمہارے حاضر ہوے اور بغیر تمسے مشورہ کیے کوئی کام مین نہین کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
ہم قوت والے ہین وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۵ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہین یعنی ہمین قوت بھی حاصل ہی اور لشکر بھی بکثرت اور شجاعت
بھی وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ اور کام تیرے ہاتھ مین اور رائے وہی ہی جو آپکی رائے ہو فَانْظُرِیْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ۝ تو کیا حکم کرتی ہی
مقاتلہ یا مصالحہ کا قطعہ اگر جنگ خواہی بہ تدبیر [illegible] ✤ دل دشمنان را بدرد آوریم ✤ وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم ✤ بتسلیم حکمت سر افگندہ ایم ✤ جب
بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہین [illegible] بات پسند نہ کی او بولین کہ لڑنا ہمکو مصلحت نہین اسواسطے کہ جنگ و سردار داگر وہ غالب آئے تو ہمارا
ملک و مال تلف ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ یقینی بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً

ع ۷

جب داخل ہوتے ہین کسی دیہ یا شہر مین جسے فتح کرتے ہین تو **اَفْسَدُوْهَا** اوسے تباہ اور خراب کر دیتے ہین **وَجَعَلُوْٓا** اور کر دیتے ہین **اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ** اوس دیہ کے عزت والون کو **اَذِلَّةً** ج ذلیل اور بیقدر یعنی بستی کو لوٹتے ہین رعایا کو قید کرتے ہین **وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ** ۝ اور ایسا ہی کرتے ہین یہ پہلے قول کی تاکید ہی **وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ** اور بیشک مین بھیجنے والی ہون **اِلَيْهِمْ** سلیمان اور اونکی قوم کی طرف **بِهَدِيَّةٍ** تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہی **فَنٰظِرَةٌ** پھر دیکھنے والی ہون کہ وہان سے **بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ** ۝ کیا چیز لیکر پھرتے ہین میرے بھیجے ہوے لوگ اسواسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ ہین اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہی کہ بلقیس نے پانسو غلامون کو لونڈیون کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیون کو غلامون کے لباس اور زیور سے آراستہ کیا اور سونے کی ہزار اینٹین اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑاؤ اور کسی قدر مشک و عنبر اور ڈبا اوسمین موتی تو بے بدھے اور مہرہ جزع کج بدھا ہوا بھیجا اور منذر ابن عمر کے ساتھ ایک اور بڑے آدمی کو اپنی قوم مین سے چھانٹ کر بھیجنے کے واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ اے منذر خوب احتیاط کرنا اگر حضرت سلیمان غضب کی نظر سے تیری طرف دیکھین تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہین اور اگر خوشی اور خوشخوئی کے ساتھ تجھسے بات کرین تو سمجھ لینا کہ پیغمبر ہین اور اونکی نبوت پر دوسری دلیل یہ ہی کہ غلامون اور لونڈیون مین تمیز کر لینگے اور بے بدھے موتی کو بیدھ دینگے اور مہرے بدھے ہوے مین تاگا پرو دینگے وہ دونون آدمی تحفے لیکر چلے اور ہدہد نے ساری کیفیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی حضرت سلیمان نے دیوون سے حکم فرمایا اونھون نے سونے چاندی کی اینٹین بنائین اور سات فرسخ لمبا ایک میدان مین اوسکا فرش کر دیا منذر جسدن پہونچے اوس روز دریا اور خشکی کی سواریان میدان کے کنارے لاکر ٹھہرائین اور آدمی اور پری دیو درندے اور وحشی جانور اور کیڑے مکوڑون نے جدا جدا صفین باندھین اور پرندے ہوا مین پر سے پر جوڑ کر تھمے **بیت** با صد ہزار دیدہ فلک در ہزار قرن ٭ مجلس بدان تکلف و خوبی ندیدہ بود ٭ منذر میدان کے کنارے پہونچے اور وہ فرش اور آرایش دیکھ کر اپنے ہدیون سے شرمندہ ہوے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنارے پہونچے حضرت سلیمان نے مسکرا کے اونکی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کلا وسمین بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہی پھر دیمک کو حکم فرمایا اوسنے بے بدھا موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا منھ مین دبا کر اوس مہرے کے سوراخ مین گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پانی منگا کر غلامون اور لونڈیون کو حکم دیا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھ دھوئین مرد پانی اوٹھا کر فورا منھ دھونے لگے اور عورتون نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کر دی اور اونکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ **فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ** پھر جب آیا بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس ہدیہ تحفہ لیکر **قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ** کہا سلیمان علیہ السلام نے کیا مدد دیتے ہو مجھے مال سے سبب یہ حال کہ میرا مال سب سے زیادہ ہی **فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ** پھر جو کچھ عطا کیا مجھے خدا نے ملک و نبوت اور علم **خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ** بہتر ہی اوس سے جو کچھ تمھین دی دنیا کی پونجی **بَلْ اَنْتُمْ** بلکہ تم **بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ** ۝ اپنے ہدیہ کے سبب سے خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اسواسطے کہ تمھاری نظر حیات دنیا ہی پر ہی **بیت** آنکہ پرواز کند جانب علوی چو ہماے ٭ دنیا اندر نظر ہمت او مردار ست ٭ **اِرْجِعْ** اے بلقیس کے بھیجے ہوے پھر جا **اِلَيْهِمْ** بلقیس اور اوسکے گروہ کی طرف

ف ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے غیاث

اور کہہ آؤ اور اگر نہین آتے ہو فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ تو ضرور لائینگے ہم اونپر لشکر کہ کمال قوت اور کثرت کی وجہسے لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا طاقت مقابلہ کی نہوگی اونکو اون لشکرون کے ساتھ وَلَنُخْرِجَنَّهُم اور البتہ نکال دینگے ہم اونکو مِّنْهَا شہر سبا سے أَذِلَّةً اوس حال مین کہ وہ بے عزت اور بے حرمت ہونگے وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ اور وہ ذلیل و خوار ہونگے اور قید کیے جائینگے منذر پھر اور سب احوال بلقیس سے کہا بلقیس نے سامان سفر کیا اور اپنا تخت گھر مین خوب احتیاط سے رکھکر اوسپر نگہبان مقرر کردیا اور مکان کے دروازہ مین قفل لگاکر کنجی اپنے پاس رکھی اور لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے تختگاہ کی طرف چلین دیوون نے خبر پاکر خیال کیا کہ جب حضرت سلیمان بلقیس کو دیکھینگے تو کمال حسن و جمال و عقل کی وجہ سے اونکے ساتھ نکاح کی رغبت کرینگے اور وہ سلیمان علیہ السلام کو جنون کے تختون سے مطلع کرینگی اور ہمپر کام سخت پڑیگا تو صلاح یہ ہی کہ اونکے جمال و کمال پر ہم طعن کرین تاکہ اونکا عیب سلیمان علیہ السلام کے دل مین جم جائے اور اونکی طرف توجہ نہ کرین تو بعضے سردار جنون نے تخت کے سامنے آکے عرض کی کہ بلقیس کی عقل مین بڑا قصور اور فتور ہی اور اونکی بات پکی نہین ہوتی اور اونکے پانون ایسے ہین جیسے گدھے کے سم اونگلیان بالکل نہین ہین سلیمان علیہ السلام کو سوچ ہوا چاہا کہ پہلے بلقیس کی عقل ہی آزمائیے قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ اے سردارو أَيُّكُمْ تم مین سے کون يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا لاتا ہی بلقیس کا تخت قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قبل اسکے کہ آئین وہ میرے پاس مسلمان اسواسطے کہ جب وہ مسلمان ہوکر آئین تو پھر بے اونکی اجازت اونکا تخت لینا درست نہین اور غرض یہ تھی کہ تخت کو بدل دین اور بلقیس سے پوچھین کہ یہ تمہارا تخت ہی یا نہین اور اونکے جواب سے اونکی عقل دریافت کرلین قَالَ عِفْرِيتٌ ایک لمبے بڑے دیو نے کہا مِّنَ الْجِنِّ قوم جن مین سے کہ اوسکا نام ذکوان یا صخرا تھا أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لادونگا وہ آپکو قَبْلَ أَن تَقُومَ قبل اسکے کہ اوٹھین آپ مِن مَّقَامِكَ ۖ اپنی جگہ سے یعنی محکمہ سے اور سلیمان علیہ السلام آدھے دن تک محکمہ مین بیٹھ کر حکم جاری کیا کرتے تھے وَإِنِّي عَلَيْهِ اور بیشک مین وہ تخت اوٹھالانے پر لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ البتہ قدرت رکھتا ہون اور امانتدار ہون اوسکے جواہر مین یعنی اوسمین خیانت نہ کرونگا اور امانت کے ساتھ آپ پاس پہونچادونگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اس سے بھی زیادہ جلدی چاہتا ہون قَالَ الَّذِي عِندَهُ کہا اوسنے جسکے پاس تھا عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ علم کتاب آسمانی سے یعنی خدا کی بھیجی ہوئی کتابین اوسنے پڑھی تھین وہ اسم اعظم جانتا تھا وہ خضر علیہ السلام تھے یا ضبہ کہ ابو القبیلہ تھی تیسیر مین لکھا ہی کہ ضبہ کی اولاد کو یہ دعویٰ ہی کہ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ سے ہمارا دادا ہی مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ خود حضرت سلیمان تھے یا ایک مرد مستجاب الدعوات کہ اوسے ملیخا کہتے تھے یا ذوالنون یا اسطوع یا وہ فرشتہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کرنے والا تھا یا وہ فرشتہ جسکے قبضہ مین مقادیر کا دفتر ہی یا جبریل علیہ السلام اور اوس تقدیر پر کہ کوئی فرشتہ ہو کتاب سے لوح محفوظ مراد ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ وہ آصف برخیا حضرت سلیمان کا وزیر تھا اوسنے کہا کہ أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لاتا ہون آپ پاس بلقیس کا تخت قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ پہلے اس سے کہ پھرے إِلَيْكَ آپکی طرف طَرْفُكَ آنکھ آپکی یعنی جب آپ کسی چیز کی طرف دیکھین جب تک آپ اوس سے نگاہ اوٹھائین مین تخت حاضر کردونگا سلیمان علیہ السلام نے اوسے اجازت دی وہ سجدہ مین جاکر کہا یا حَيُّ یا قَيُّومُ کہ عبری زبان مین اسکا ترجمہ اہیا اشراہیا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت

سلیمان علیہ السلام نے کہا یا ذوالجلال والاکرام آور پھر تقدیر حسب دعا کی تو بلقیس کا تخت اپنی جگہہ پر زمین مین دھنس گیا اور پلک مارتے ہی حضرت
سلیمان کے تخت کے سامنے زمین سے نکلا آور وسیط مین ہی کہ حق تعالی نے وہان تخت کو معدوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کے پاس پھر
موجود کردیا فَلَمَّا رَاٰهُ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا وہ تخت مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ٹھہرا ہوا اپنے پاس تو قَالَ هٰذَا
کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ یہ عنایت مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ فضل سے ہی میرے رب کے لِيَبْلُوَنِيْٓ تا کہ آزمائے مجھے ایسے مومنین
کہ ءَاَشْكُرُ آیا شکر کرتا ہون مین اَمْ اَكْفُرُ یا ناشکری وَمَنْ شَكَرَ اور جو کوئی شکر کرتا ہے خدا کی نعمت کا فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے اسواسطے کہ شکر کے سبب سے نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے
وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے فَاِنَّ رَبِّيْ تو بیشک میرا رب غَنِيٌّ بے پرواہ ہے لوگون کے شکر اور ناشکری سے كَرِيْمٌ ۝
کرم کرنے والا ہے مستحقون کو نعمت دیکر قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ پھیر دو بلقیس کے واسطے عَرْشَهَا اوسکا تخت
یعنی اوسکی ہیئت اور شکل بدل دو واسطے حیرت کے اوسکی چیز نیچے اور آگے کی پیچھے کر دیا اوسکے جواہر بدل دو سبز کی جگہہ سرخ سفید کے مقام پر زرد
جڑ دو نَنْظُرْ کہ ہم دیکھین تو کہ اوس سے پوچھنے کے بعد اَتَهْتَدِيْٓ آیا راہ پاتی ہے اوسکی طرف اور اپنا تخت پہچان لیتی ہے اَمْ تَكُوْنُ
یا ہوتی ہے مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اون لوگون مین سے جو راہ نہین پاتے چیزون کی طرف اور نہین پہچانتے فَلَمَّا
جَآءَتْ پھر جب آئین بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس اور اونکا تخت حضرت سلیمان کے تخت کے سامنے رکھا تھا قِيْلَ کہا گیا
اوس سے کہ اَهٰكَذَا کیا ایسا ہی عَرْشُكِ تخت تمہارا قَالَتْ کہا بلقیس نے کہ كَاَنَّهٗ هُوَ گویا یہ تو وہی ہے یقین کے
ساتھ نکہا کہ یہ تو وہی ہے اس جہت سے کہ ممکن ہے کہ کوئی تخت ہو مثل اوس تخت کے اور یہ کمال عقل کی وجہ سے تھا پھر کہا کہ وَاُوْتِيْنَا
الْعِلْمَ اور دیا ہے ہمین علم کمال قدرت آلہی اور نبوت سلیمان علیہ السلام کی صحت پر مِنْ قَبْلِهَا پہلے سے اس معجزے کے
وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝ اور ہین ہم اونکا حکم ماننے والے وَصَدَّهَا اور باز رکھا حق تعالی نے اپنی توفیق مدد کی بدولت مَا كَانَتْ
تَّعْبُدُ اوس چیز سے کہ تھی اوسے پوجتی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی آفتاب کو اِنَّهَا كَانَتْ بیشک تھی بلقیس مِنْ
قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے گروہ مین سے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اونکے پانوُن کے امتحان کے واسطے حکم فرمایا اور حکم کے موافق ایک
مکان عالیشان تیار کیا گیا اوسکی زمین سفید شفاف شیشہ کی بنائی اور اوسکے نیچے پانی بھرکر اوسمین مچھلیان چھوڑوا دین چنانچہ اوس
مکان کے صحن مین پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اوس مکان عالیشان کے بیچ مین بچھا کر بلقیس کو
بلایا جب مکان کے دروازہ پر پہونچین قِيْلَ لَهَا لوگون نے اوس سے کہا ادْخُلِي الصَّرْحَ آئیے اس مکان عالیشان کے صحن مین
فَلَمَّا رَاَتْهُ پھر جب دیکھی بلقیس نے اوس مکان کی زمین حَسِبَتْهُ لُجَّةً تو گمان کیا اوسکو پانی بھرا وَّكَشَفَتْ
اور کھینچا اپنے کپڑے کا دامن عَنْ سَاقَيْهَا اپنی دونون پنڈلیون پر سے کہ پانی مین پانوُن رکھے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اونکے
پانوُن تو آدمیون ہی کے پیرون کے مثل ہین قَالَ فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کہ ای بلقیس منہ کھینچ اِنَّهٗ بیشک جسے تم پانی سمجھی
یہ تو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ صحن ہے صاف برابر مِّنْ قَوَارِيْرَ شیشون سے قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ بولین بی بلقیس کہ ای میرے رب یقینی مین نے

ع ۱۴ ۳

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پوج کر وَ اَسْلَمْتُ اور اسلام قبول کیا مین نے مَعَ سُلَيْمٰنَ سلیمان کے ساتھ یعنی اونکے ہاتھ مین مین نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ خدا کے حکم کے واسطے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ خبرع جو رب ہی سب اہل عالم کا حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اونکے انجام کار مین بڑی گفتگو ہی جواہر التفسیر مین اوسکی تفصیل مذکور ہی صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کیا خوب مشابہت ہی ہدہد کو قوت متفکرہ کے ساتھ اور شہر سبا کو جسم سے اور سلیمان کو دل کے ساتھ اور بلقیس کو نفس سے اور مَن عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ کو فعال کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ کے ساتھ اور باقی حکایت کو مطابق کرنا موقوف ہی فہم اور عقل پر بیت آنکس کہ ز شہر آشنائی ست ❊ داند کہ متاع ما کجائی ست ❊ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے اِلٰى ثَمُوْدَ قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا اونکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ پھر ناگہان وہ فَرِيْقٰنِ دو گروہ ہو گئے مومن اور کافر يَخْتَصِمُوْنَ۝ لڑائی اور جھگڑے مین پڑ گئے باہم اور اونکا جھگڑا سورہ اعراف مین مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوے تو بولے کہ لاؤ ای صالح وہ عذاب جس سے تم ہمین ڈرایا کرتے ہو قَالَ يٰقَوْمِ کہا صالح علیہ السلام نے کہ ای میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ کیون جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ توبہ کے پہلے یعنی توبہ مین دیر نہ کرو لکھا ہی کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ جب ہم عذاب دیکھینگے تو توبہ کر لینگے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون استغفار نہین کرتے اور ایمان لا کر توبہ کر کے خدا سے بخشش کیون نہین چاہتے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نازل نہو قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ بری فال لی ہمنے تیرے سبب سے وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ اور اوسکے سبب سے جو تیرے ساتھ ہی مومنون مین سے کہ اونھون نے تمھارے ساتھ اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور ہمکو کلفت اور محنت ہوئی اور ہم مین جدائی پڑی قَالَ طٰٓئِرُكُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمھاری فال نیک و بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہی یعنی تمھاری محنت کا سبب خدا کے پاس لکھا ہی حکم ازلی کے ساتھ اور میرے باعث سے بدل جائیگا بیت قلم بہ نیک و بد خلق در ازل رفت ست ❊ بہ گفتگوے خلائق دگر نخواہد شد ❊ بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ۝ گروہ ہو آزمائے ہوے یعنی دولت او مفلسی و سختی پیچھے لگا کر تمکو آزماتے ہین وَ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ اور تھے اوس شہر مین جسمین حضرت صالح علیہ السلام تھے زمین حجر مین سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھون بڑون مین سے اونمین سے قدار بن سالف و مصدع بن دہر اور بعضے کہتے ہین اوسکا نام مہراج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کوچین کاٹنے مین شریک تھے يُّفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِي الْاَرْضِ زمین مین حجر مین وَ لَا يُصْلِحُوْنَ۝ اور درستی پر نہین لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد ہی فساد اونکے مزاج مین تھا اصلاح بالکل نہ تھی پہلا اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے بعد عذاب کی وعید سنی تو قَالُوْا بولے آپس مین تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ اور حال یہ ہی کہ قسم کھائی تھی اونھون نے اللہ کی یعنی قسم کھا کر اونھون نے کہا کہ لَنُبَيِّتَنَّهٗ ضرور شبخون ماریں گے ہم صالح پر وَ اَهْلَهٗ اور اوسکے لوگون پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ پھر کہینگے ہم اوسکے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہمسے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے قتل کر ڈالا تو ہم کہینگے کہ مَا شَهِدْنَا حاضر نہ تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اوس جگہ جہان اونھین ہلاک کیا اور ابوبکر نے مہلک کے لام کو زبر پڑھا ہی یعنی ہمنے نہین دیکھا

اونکے لوگون کے ہلاک کرنے کو تو اونکے ہلاک ہونے کی ہمکو کیا خبر وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچون مین ہین وَمَکَرُوْا
مَکْرًا اور مکر کیا اونھون نے مکر کرنا اسطرحپر کہ صالح علیہ السلام کو قتل کرین اور اونکے ولی وارث سے کہدین کہ ہم نے قتل نہین کیا
اور ہمین تو خبر بھی نہین وَّمَکَرْنَا مَکْرًا اور مکر کیا ہمنے مکر کرنا یعنی ہمنے اونکے مکر کی جزا اونکو دی اسطرحپر کہ اونکے مکر کو اونکی ہلاکت کا
سبب کردیا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ آگاہ نتھے اور شعور نہ رکھتے تھے لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار مین
بنائی تھی راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے وہ نوون آدمی بولے کہ پہر عذاب آنے کا وعدہ تو تین دن کے بعد ہے تو ہم اوس سے پہلے ہی صالح کا
کام تمام کردین تو پہلی شب اوسکے اندر آکر گھات مین بیٹھے کہ جیسے ہی صالح آئین تو اونکو قتل کرڈالین ناگاہ ایک پتھر اونپر پھٹ پڑا اور
اون سب کو دبالیا اور غار کا منھہ بند کردیا وہ نو آدمی وہین ہلاک ہوگئے اور باقی کافر جبریل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام اونکے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہمنے ہلاک کردیا ان
نو آدمیون کو غار مین وَقَوْمَهُمْ اور باقی اونکی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ○ سب کو جبریل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پہر یہ ہین
اونکے گھر زمین حجر مین اونھین دیکھو خَاوِيَةً خالی اور خراب حال ہین بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی خدا کا
شریک ٹھہرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا اوسمین لَاٰيَةً البتہ عبرت ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
اوس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہین اور اوسکے سبب سے نصیحت مانتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون
لوگون کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے اور اسی سبب سے اونھون نے
نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوط بن ہارن کو اِذْ قَالَ جب اوسنے کہا لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم سے کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
آتے ہو تم برے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تم تُبْصِرُوْنَ ○ جانتے ہو اوسکی برائی یا دیکھتے ہو دوسرے کو یہ کام کرتے
ہوے یعنی کھلم کھلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بری بات ہے اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً
شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ سوا عورتون کے جو شہوت اوتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ○ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہین جانتے فَمَا كَانَ پہر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم لوط کا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے آپس مین کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
اپنے گانون سے کہ اوسکا نام سدوم ہے اِنَّهُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتے ہین یعنی اپنے کو پاکیزہ
جانتے ہین اور ہمکو ناپاک سمجھتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون یعنی اونکی بیٹیون کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اوسکا ہونا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ باقی رہنے والون [illegible]
وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بلا نازل ہوے او موتفکات اولٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًا [illegible] فَسَآءَ
پس برا مینہہ ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ مینہہ ڈرائے ہوؤن کا جنھون نے ڈرانے کو نہ جانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ [illegible]
ہر کافرون کی ہلاکت پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام اوسکے اون بندون پر الَّذِيْنَ اصْطَفٰى جنھین ہمنے برگزیدہ کرلیا

اکرکے اور بچایا ہی برے کاموں سے اور نجات دی ہی عذابوں سے اور صحیح بات یہ ہی کہ اس آیت مین حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اسواسطے کہ جب حق تعالیٰ نے اس سورت مین ایسے قصّے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیان اور تجربے رسولوں ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور جسمین دشمنوں کی ہلاکت اور دوستوں کی فتح و نصرت کا ذکر ہی جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور ان قصوں سے واقف ہونا بڑی نعمت ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد و شکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندوں پر کہ انبیا علیہم السلام ہین یا آنحضرت کے صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اہل قرآن ہین یا سب مسلمان ہین اور بعضوں نے کہا ہی کہ سلام والے وہ لوگ ہین جنکے دل لوث علائق اور جنکا سر فکر خلائق سے خالی ہی وہ لوگ آج تو واسطہ سے سلام سنتے ہین اور کل قیامت کے دن بے واسطہ سنینگے کہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ **نظم** ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت ٭ البتہ بود خاص تشریف سلامت ٭ لطفے کن و بنواز دلم را بسلامے ٭ زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست و کرامت ٭ **آٰللّٰہُ** آیا خداے برحق **خَیْرٌ** بہتر ہی **اَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝** یا وہ معبود باطل عاجز بہتر ہین جنھین مشرک شریک کرتے ہین **فقط**

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یا وہ جسنے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس بننے بگڑنے والے عالم کے اصول ہین **وَاَنْزَلَ لَکُمْ** اور اوتارا تمھارے واسطے **مِّنَ السَّمَآءِ** آسمان یا ابر سے **مَآءً** پانی **فَاَنْۢبَتْنَا** پھر اوگایا ہمنے **بِہٖ** اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف پھرنا اوسکی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہی یعنی ہم ہی اوس پانی سے بس ہم ہی اوگا سکتے ہین **حَدَآئِقَ** باغوں کو جنکی چار دیواری کھچی ہی **ذَاتَ بَہْجَۃٍ** خوبی اور خوشی والے یعنی زیبا اور آراستہ **مَا کَانَ لَکُمْ** نہین ہی اور نہین پہونچتا تمکو **اَنْ تُنْۢبِتُوْا** یہ کہ اوگاؤ **شَجَرَہَا** اون باغوں کے درخت **ءَاِلٰہٌ** کیا ہی یعنی نہین ہی کوئی معبود **مَّعَ اللّٰہِ** خداے برحق کے ساتھ کہ ان کاموں مین اوسکی مدد کرے اسواسطے کہ وہ پیدا کرنے مین اکیلا ہی **بَلْ ہُمْ** بلکہ مشرک لوگ **قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ۝** ایک گروہ ہین کہ مڑتے ہین توحید کی راہ سے یا شریک کرتے ہین اوسکے ساتھ اور اوسکا مثل ثابت کرتے ہین تو جیسے وہ مثل و برابر ٹھہراتے ہین آیا وہ بہتر ہی **اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ** یا وہ جسنے کر دیا زمین کو **قَرَارًا** قرارگاہ آدمیوں اور چارپایوں کی **وَّجَعَلَ خِلٰلَہَاۤ** اور پیدا کردین مین کے درمیان **اَنْہٰرًا** پانی کی نہرین **وَّجَعَلَ لَہَا** اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے **رَوَاسِیَ** پہاڑ اونچے کہ زمین کھا نہین ہوتی ہین اور اونکے نیچے سے چشمے نکلتے ہین **وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ** اور کردیا دو دریاؤں کھاری اور میٹھے مین یا روم اور فارس کی دو نہرون مین **حَاجِزًا** مانع کہ ایک دوسرے مین مل نہین جاتے **ءَاِلٰہٌ** کیا ہی کوئی خدا یعنی نہین ہی **مَّعَ اللّٰہِ** برحق خدا کے ساتھ کہ چیزین پیدا کرنے مین اوسکا مددگار ہو **بَلْ اَکْثَرُہُمْ** بلکہ بہتیرے مشرک **لَا یَعْلَمُوْنَ ۝** نہین جانتے خداے برحق کا اکیلا ہونا چیزین پیدا کرنے مین تو اوسکے شریک کے قائل ہین آپ سے آیا وہ شریک عاجز و ناتوان بہتر ہین **اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ** یا جو قبول کرتا ہی مضطر کو **اِذَا دَعَاہُ** جب پکارتا ہی اوس مضطر کو اور مضطر اوسے کہتے ہین جسکا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو اور بعضوں نے کہا ہی کہ مضطر وہ ہی جسنے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھایا ہو

جیسے دریا مین ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایان مین راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے نا امید ہو۔ شیخ داؤد دیبانی قدس سرہ ایک بیمار کو
دیکھنے گئے تھے اوس بیمار نے کہا کہ اے شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ مضطر ہے اور قبولیت مضطر کی تمامے
نیازمندی ہوتی ہے اسواسطے کہ اوسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہے اور حق تعالی عاجزون بیچارون کی آرزو برلانے کو دوست رکھتا ہے
نظم این نیازمندی ہمی بود دست و درد ✽ کانچنان طفلے سخن آغاز کرد ✽ ہر کجا دردے دوا آنجا بود ✽ ہر کجا فقرے نوا آنجا بود ✽ پیش حق
یک نالہ از روے نیاز ✽ بہ کہ عمرے در سجود و در نماز ✽ پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہے تو حق تعالی قبول فرماتا ہے وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ
اور اوٹھا لیتا ہے برائی یعنی جو کچھ اوسے برا معلوم ہوتا ہے وہ اوس سے دفع کر دیتا ہے وَيَجْعَلُكُمْ اور آیا بت بہتر ہے یا وہ خدا جو
کرتا ہے تمکو خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ط خلیفہ زمین مین یعنی تمکو اگلون کا جانشین کرتا ہے اور زمین کو اونکے بعد تمہارے تصرف مین لاتا ہے
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط کیا خدا دوسرا ہے خداے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی اعانت کرے یعنی نہین ہے اور نہ چاہیے
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ط تھوڑی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضو نے کہا ہے کہ کمی سے بالکل نہ کرنا مراد ہے یعنی یاد ہی
نہین کرتے ہو خدا کو اور بت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہین اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ یا وہ جو راہ دکھاتا ہے تمہین فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
اندھیرون مین بیابانون اور دریاؤن کے وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ اور جو بھیجتا ہے ہوائین بُشْرًا خوشخبری دینے والیان بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ط آگے اپنی رحمت کے کہ مینہ ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط آیا ہے دوسرا خدا خداے برحق کے ساتھ یعنی نہین ہوسکتا
تَعٰلَى اللّٰهُ بزرگ ہے خدا اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط اوس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہین کافر اسواسطے کہ خالق قادر پاک ہے مخلوق
عاجز کی مشارکت سے آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ یا وہ جو پیدا کرتا ہے خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
پھر پھیر لائیگا اوسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اوٹھائیگا قیامت مین وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ اور جو روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَآءِ
آسمان سے مینہ برسا کر وَالْاَرْضِ ط اور زمین سے اوگنے والی چیزون کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تمکو رزق عطا کرتا ہے
ءَاِلٰهٌ کیا ہے کوئی خدا شریک مَّعَ اللّٰهِ اوس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہے قُلْ هَاتُوْا کہہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی اس بات پر
کہ کوئی اللہ کے سوا ان کامون پر قدرت رکھتا ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ○ سچے اس بات مین کہ دوسرا خدا ہے اسواسطے
کہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہے اور وہ غیر خدا کے واسطے ثابت نہین قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا يَعْلَمُ نہین جانتا مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی آسمانون اور زمین مین ہے الْغَيْبَ چھپی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ جانتا ہے
تو جسطرح قدرت کاملہ اوسکے ساتھ مخصوص ہے اوسی طرح علم کامل بھی اوسی کے ساتھ خاص ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ
يُبْعَثُوْنَ ○ اور وہ نہین جانتے کہ کب وہ اوٹھائے جائینگے بَلِ ادّٰرَكَ بل یہان ہل کے معنی مین ہے اور لباب مین کہا ام کے
معنی مین ہے بہر تقدیر استفہام نفی کے معنی مین ہے یعنی نہین پہونچا اور کامل نہین ہوا عِلْمُهُمْ اونکا علم فِي الْاٰخِرَةِ آخرت
واقع ہونے مین یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہین جانا بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا اوسکے شک مین ہین امور آخرت سے
بَلْ هُمْ بلکہ وہ مِّنْهَا عَمُوْنَ ○ امر آخرت سے اندھے ہین یعنی اونکے دیدہ دل بعث و حشر کی دلیلین دیکھنے سے بند ہین وَقَالَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اور کہا اونھون نے جو کافر ہوے چشم بصیرت اندھی ہونے کے سبب سے ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہو جائینگے ہم تُرٰبًا خاک وَّ اٰبَآؤُنَآ
اور ہمارے باپ دادا بھی خاک ہوگئے ہین اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ کیا ہم نکالے گئے ہونگے قبرون سے یا باہر نکلے ہوے تنگی عدم سے اندر
ہوے وسعت حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ دیے گئے ہین هٰذَا اس حشر و نشر کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے
باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد عربی کے وعدہ دینے سے یعنی سب نبیا بھی وعدہ دیا کیے اور ابتک تحقیق کو نہ پہونچا اِنْ هٰذَآ
نہین ہے یہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ مگر کہانیان اگلون کی یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیون کے مثل قُلْ سِيْرُوْا
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ فِي الْاَرْضِ زمین مین تکذیب کرنے والون کی جیسے دیار حجر او راحقاف او رموتفکات فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ انجام کار گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کی تکذیب و رانکار کے سبب سے وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ فِيْ ضَيْقٍ تنگدلی مین مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○
اوس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہین اسواسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ مین ہو اور تمہاری حفاظت کا کفیل تو مین ہون نظم
غم مخور آنرو کہ غمخوارت منم * از ہمہ بدہا نگہدارت منم * از تو گر اغیار بر دارند رو * این جہان و آن جہان یارت منم * وَيَقُوْلُوْنَ اور
کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہان ہے اور کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے
مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہین برابر کافرون کو ڈراتے تھے قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ کہ شاید کہ ہو حکم الٰہی سے
رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِيْ تھوڑی اوس چیز مین سے کہ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○
جلدی کرتے ہو جسکے نزول اور حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ اور بیشک تیرا رب
فضل اور رحمت کرنے والا ہے عَلَى النَّاسِ لوگون پر کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا گناہ کے بدلے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر
بہتیرے اونکے لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اور تاخیر عذاب جو ایک نعمت ہے اوسکا حق نہین پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ
اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ دل کافرون کے حسد تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ اور نہین ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل
ہونے والی چیز فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین مین اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ مگر لکھی ہے کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ مین
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پڑھتا ہے بنی اسرائیل پر یعنی اونکے واسطے بیان کرتا ہے
اَكْثَرَ الَّذِيْ بہت وہ چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيْهِ وہ اوس چیز مین يَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہین اور ایک دوسرے کے
خلاف بات کہتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ او رنصارا کی تنزیہ او رمعاد جسمانی اور روحانی کا احوال اور بہشت اور دوزخ کی صفت و کیفیت
اور عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَهُدًى البتہ ہدایت وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○
ایمان والون کے واسطے کہ وہ اوس سے فائدہ لیتے ہین اِنَّ رَبَّكَ یقینی تیرا رب يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہے اہل اختلاف
کہ بنی اسرائیل مین سے ہین بِحُكْمِهٖ ج اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے

کہ اوسکا حکم رد نہین کر سکتے الْعَلِيْمُ ۝ وہ جاننے والا ہی حقیقت اوس حکم کی جو وہ کرتا ہی فَتَوَكَّلْ پس توکل کر عَلَى اللّٰهِ ط
اللہ پر اور اے ہمارے حبیب دشمنون کی دشمنی سے تم کچھ باک نکرو اِنَّكَ بیشک تم عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ حق ظاہر پر ہو یعنی
تمھاری راہ سیدھی ہی اور تمھارا کام درست ہی اِنَّكَ تحقیق کہ تم لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو یعنی مردہ دل
کافر تمھاری بات سن نہین سکتے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور تم نہین سنا سکتے بہرون کو پکار اِذَا وَلَّوْا جب پھرے وے ہین
مُدْبِرِيْنَ ۝ پیٹھ پھیرے یعنی اونکے دلون کے کان بہرے ہین اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہین اور منہ پھیرتے ہین تو بہرون کے
مشابہ ہین نہ سننے مین خصوصًا وہ بہرا جو پھر چلے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت مین اوسکو سنانا بہت مشکل ہی
اور اشارہ کنایہ بھی وہ نہین دیکھتا کہ اشارے سے بات سمجھے وَمَآ اَنْتَ اور نہین تو اے ہمارے حبیب بِهٰدِي الْعُمْيِ راہ دکھانے
والا اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط اونکی گمراہی سے اسواسطے کہ ہدایت نہین حاصل ہوتی مگر چشم بصیرت کی بدولت اور وہ آنکھ نہین
رکھتے اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتا ہی تو اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کا یعنی یا رسول اللہ تمھاری
بات نہین سنتے مگر ایمان والے فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تو وہ گردن رکھنے والے اور تمھارا کہا یقینی جاننے والے ہین نظم گوش دل نہادہ بر فرمان
دیدہ دل کشادہ بر عرفان ✻ زندہ از نفحہاے گلشن قدس ✻ معتکف در محفل ... انس ✻ بردہ انداز مغنای لا تقنطوا ✻ بہ قُلِ اللّٰہ ثُمَّ ذَرْهُمْ
✻ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جب پڑ جائیگی بات یعنی عذاب ثابت ہو جائیگا اور حضرت رب الارباب کا قہر آئیگا عَلَيْهِمْ آدمیون پر وقت
جب امر معروف اور نہی منکر سے ہاتھ اوٹھالینگے تو اَخْرَجْنَا نکالینگے ہم لَهُمْ اونکے واسطے دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ جنبش
کرنے والا زمین سے تُكَلِّمُهُمْ بات کریگا اونسے اَنَّ النَّاسَ یہ کہ لوگ كَانُوْا ہین کہ بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کے ساتھ کہ وعدہ
وعید اور حشر نشر کی خبر ہی یا ہماری قدرت کی نشانیون اور حکمت کی دلیلون کے ساتھ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ع یقین نہین لاتے یعنی اون
باتون کا اونھین تیقن نہین جاننا چاہیے کہ دآبۃ الارض کا نکلنا قیامت کی علامتون مین سے ایک علامت ہی صاحب معتمد نے لکھا ہی
کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچیگا تو حق تعالی دابہ کو زمین سے نکالیگا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ آدمی سے
بولیگا اور حدیث مین ہی کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک ان مین سے پہلے ہوگا تو دوسرا اوسکے پیچھے ہی
ظاہر ہو جائیگا اور بعضے امامون کی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کی علامتون مین پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب
نکلنا ہی اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہی اور دابہ ایک جانور ہی ساٹھ گز لمبا چوپایہ اوسکے زرد روئین ہونگے جیسے پرندے کے بچہ
ہوتے ہین اور اوسکے دو بازو ہونگے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اوس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اوسے نہ پائے اوسکا
چہرہ آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تیسیر مین ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اوسکا سر گاے کے سر کا سا ہوگا اور عین المعانی
مین ہی کہ اوسکی آنکھین سور کی آنکھون کے مثل ہونگی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گاے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا
اور گردن شتر مرغ کی سی اور اوسکا سینہ شیر کا سا اور پسلیان چیتے کی سی اور پانون اونٹ کے مثل اور دم مینڈھے کی سی دآبۃ الارض نکلیگا کوہ
صفا سے یا صفا مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاد سے یا تہامہ کے جنگلون مین کسی جنگل مین سے یا حجر اسود مین سے اور حدیث مین ہی کہ اعظم مساجد

ع ۱۶

یعنی مسجد حرام سے نکلیگا اور کتاب علامۃ الساعۃ مین لکھا ہی کہ خانہ کعبہ کے کونے مین سے نکلیگا لوگ دیکھتے ہونگے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کریگا اور بلند
ہو جائیگا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئیگا اور بعضے اس بات پر ہین کہ اوسکا سر اور گردن ہی فقط زمین سے نکلیگی اور بہت مشہور یہ بات ہی
کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسیٰ کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اوسکے ساتھ ہوگی ایمان والون کے چہرے مین حضرت موسیٰ کا
عصا چھوویگا بس چہرہ اونکا سفید ہو جائیگا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافرون کی دونون آنکھون کے درمیان مین ملدیگا اونکے چہرے
سیاہ ہو جائینگے دنیا مین کوئی سفید رو سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہیگا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید منہ والے کو
جنتی کہینگے اور سیاہ منہ والے کو دوزخی اور یہی ہی کہ بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی اس طرح پر کہے ہین کہ جب آپڑیگی ہماری بات
مومنون کو کافرون سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالینگے دابۃ الارض کو واللہ اعلم **وَيَوْمَ نَحْشُرُ** اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم **مِنْ
كُلِّ أُمَّةٍ** ہر ایک امت مین سے **فَوْجًا** ایک گروہ کہ وہ رؤسا اور اشراف ہونگے **مِّمَّن يُكَذِّبُ** اون لوگون مین سے جو تکذیب کرتے ہین
بِآيَاتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کی یا ہماری قدرت کی دلیلون کی **فَهُمْ يُوزَعُونَ** ○ پھر وہ روکے جائینگے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اونکے
پاس پہونچین **حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا** یہانتک کہ جب آئینگے حشر کی جگہ پر **قَالَ** تو کہیگا خدا کہ **أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي** کیا جھوٹ مانا تھا تمنے
میری آیتون کو پہلے حال مین **وَلَمْ تُحِيطُوا** اور گھیر لیا تمنے **بِهَا** اون آیتون کو **عِلْمًا** علم کی راہ سے یعنی تمنے اون آیتون مین غور نہ کیا
اور اونکی تہ کو نہ پہونچے **أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ** ○ آیا وہ کیا چیز تھی جو تم تھے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان نہ لانے کے بعد تمنے کیا
کام کیا **وَوَقَعَ الْقَوْلُ** اور آپڑیگی بات یعنی نازل ہوگا عذاب **عَلَيْهِم** اوپر **بِمَا ظَلَمُوا** اسبب اوسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی
تکذیب کی **فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ** ○ پھر وہ بات نہ کہینگے یعنی مبتلائے عذاب ہو جائینگے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائینگے
أَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والون نے **أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ** یہ کہ کیا ہمنے رات اندھیری **لِيَسْكُنُوا
فِيهِ** تاکہ آرام لین اوسمین سونے اور استراحت کرنے سے **وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا** اور کر دیا ہمنے دن کو روشن کہ اوسمین معاش
ڈھونڈھین **إِنَّ فِي ذَٰلِكَ** بیشک اس اوجالے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے مین ایک خاص صورت پر **لَآيَاتٍ** البتہ نشانیان
ہین حشر و نشر پر **لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ** ○ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین یعنی یہ یقین رکھتے ہین کہ جو دن رات کو
بدلنے پر قادر ہی وہ البتہ مُردون کے بدنون کے مادّے مین موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہی اور دن رات جو آتے ہین
انسے بھی دلیل پکڑ سکتے ہین زندگی اور موت پر **وَيَوْمَ يُنفَخُ** اور یاد کرو وہ دن جب پھوکا جائیگا **فِي الصُّورِ** صور مین **فَفَزِعَ**
تو ڈریگا اوسکی ہول اور ہیبت سے **مَن فِي السَّمَاوَاتِ** جو کوئی ہی آسمانون مین **وَمَن فِي الْأَرْضِ** اور جو کوئی ہی زمین مین
فَزِعَ کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہی یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے
خوفناک ہونگے **إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ** مگر جسے چاہیگا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام
کہ پھونکنے والے ہین یا چارون مقرب فرشتے کہ جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہین یا حضرت موسیٰ کہ اونکو طور پر غش تھا
تیسیر مین کہا ہی کہ وہ ادریس علیہ السلام ہین **وَكُلٌّ** اور سب لوگ **أَتَوْهُ دَاخِرِينَ** ○ آئینگے میدان حشر مین خوار

اور حفص اور بکر نے اتوہ پڑھا ہی اسم فاعل جمع کا صیغہ کہ آنے والے ہین میدان حشر مین وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو پہاڑون کو اوسدن تَحْسَبُهَا سمجھیگا تو جَامِدَةً جگہہ پر جمے ہوے وَهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہونگے مَرَّ السَّحَابِ چال ابر کی جلدی مین اور وہ حرکت ادراک مین نہ آئیگی اسواسطے کہ بڑے اجرام جب ایک طرح پر حرکت کرتے ہین تو اونکی حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی جیساکہ ابر کی سیر اور حرکت مین ہم دیکھتے ہین آورایک محقق نے فرمایا ہی کہ اولیا بھی خلق مین رسوم کی حد پر ٹھہرے ہوے ہین اور خلق کو اونکے باطنون کی حرکت کی خبر نہین کہ دم بھر مین ایک عالم طی کرتے ہین نظم تو مبین آن پلیہا را بر زمین ﴿ زانکہ بر دل میرود عاشق یقین ﴿ از رہ و منزل ز کوتاہ و دراز ﴿ دل چہ میداند کہ ہست او دلنواز ﴿ آن دراز و کوتہ اوصاف من ست ﴿ رفتن ارواح دیگر رفتن ست ﴿ دست ز و پاے نی و تا قدم ﴿ آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم ﴿ صُنْعَ اللَّهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِي أَتْقَنَ وہ اللہ جسنے مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ پیدا کرنا سب چیزون کا اور آراستہ کردیا جسطرح پر کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بیشک وہ جاننے والا ہی بِمَا تَفْعَلُونَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَاءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا تو اوسکے واسطے جزا ہی بہتر اوس سے اسواسطے کہ فانی کو دیتا ہی اور باقی کو لیتا ہی اور ایک کا بدلا سات سو پاتا ہی آور اگر حسنہ سے کلمہ شہادت مراد لین تو کلمہ کہنے والے کو اوسکی برکت سے بہت بھلائیان حاصل ہین وَهُمْ اور نیکی کرنے والے مِنْ فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی دن قیامت کے آمِنُونَ ۝ بے ڈر ہین وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے برائی کے ساتھ کہ وہ شرک ہی فَكُبَّتْ تو اوندھے کیے جاینگے وُجُوهُهُمْ منھ اون مشرکون کے فِي النَّارِ آگ مین یعنی اونکو اوندھے منھ دوزخ مین ڈالینگے هَلْ تُجْزَوْنَ اور کہینگے کہ کیا جزا دیے گئے ہو یعنی تمکو جزا نہین دی ہی إِلَّا مَا كُنْتُمْ مگر اوس چیز کی کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُونَ ۝ کرتے إِنَّمَا أُمِرْتُ سوا اسکے نہین کہ مین حکم کیا گیا ہون أَنْ أَعْبُدَ یہ کہ عبادت کرون رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی کہ یہ شہر مکہ ہی الَّذِي حَرَّمَهَا وہ خداوند جسنے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کردیا اس شہر کو یہانتک کہ اوسکا کانٹا نہین توڑتے اور اوسکی گھاس تک نہین کاٹتے اور اوسکا شکار نہین ہنکاتے وَلَهُ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہی كُلُّ شَيْءٍ سب چیزین یعنی سب وسی کے مخلوق اور مملوک ہین وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَكُونَ یہ کہ مین ہون مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ مسلمانون مین سے جو ملت اسلام پر ثابت قدم ہین وَا اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ یہ کہ پڑھا کرون قرآن ہمیشہ تاکہ اوسکے حقائق مجھپر کھلین فَمَنِ اهْتَدَىٰ پھر جو کوئی راہ پائے ان حکمون مین میری متابعت کے سبب سے فَإِنَّمَا يَهْتَدِي تو سوا اسکے نہین کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهِ اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اوسی کی طرف پھرتے ہین وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہو جائے ان امور مین مخالفت کے سبب سے فَقُلْ إِنَّمَا تو کہہ سوا اسکے نہین کہ أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝ مین ڈرانے والون مین سے ہون اور میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہی اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہین پہونچتا ہو وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور کہہ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہی نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اوسنے عطا کیا سَيُرِيكُمْ قریب ہی کہ دکھائے خدا تمکو آيَاتِهِ نشانیان اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا مین قہر کی نشانیان کہ بدر کا واقعہ ہی اور آخرت مین کہ عذاب بد ہی فَتَعْرِفُونَهَا

بس پہچانو وہ نشانیان یعنی وہ نشانیان ظاہر ہونے کے وقت اوسکا پہچاننا کچھ تمکو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہی رب تیرا بِغَافِلٍ غافل عَمَّا تَعْمَلُونَ ع اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور بکر نے يَعْمَلُونَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو مشرک کرتے مین تو سیر اونپر عذاب نازل ہونے مین دیر بھی حکمت کے ساتھ ہی کہ اوسکا بھید بس وہی جانتا ہی بیت ہر چہ آورد وہی بر تو پیش وپس نہ حکمت آن زاندہ جز تو کس

سورة القصص مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي ثمان وثمانون آية
سورة قصص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھاسی آیتین ہین

طٰسٓمّٓ ○ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے ان حرفون کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہی کہ انکی برکت سے قرآن مین کمی یا دتی نہین ہو سکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ مین جس بھید کی طرف اشارہ ہی وہ یہی بھید ہین امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ طا اشارہ ہی طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیرون کی عبادت سے اونکے نفس طاہر ہین اور طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے اونکے قلب طاہر ہین اور طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اونکی روح مین ماسوی اللہ کی محبت نہین اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہین کرتے سلمی رحمۃ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ سین اسرار الٰہی مین سے ایک رمز ہی عاصیون کے ساتھ نجات کا اور مطیعون کے ساتھ درجات کا اور محبون کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق مین کہا ہی کہ میم اشارہ ہی منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر ہی بقدر حاجت سب کے کام چلانے اور مطالب برلانے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ طسم تینون حرف قسم ہین طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتین اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ آیتین ہین کتاب ظاہر کی یا اوس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہی طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہین ہم یعنی پڑھتا ہی ہمارے حکم سے جبریل عَلَيْكَ تجھ پر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسی اور فرعون کی خبر مین سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے ساتھ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا یقینی فرعون نے بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین وَجَعَلَ اور کردیا اَهْلَهَا اہل مصر کے قبطیون اور سبطیون مین سے شِيَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کردیا يَّسْتَضْعِفُ اور تھا کہ برا کمزور اور مغلوب ومقہور کیا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اونمین سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ قتل کرتا تھا اونکے بیٹے اسواسطے کہ کاہنون نے اوس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہی کہ اوسکے سبب سے تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف مین لکھا ہی کہ بنی اسرائیل کے نوے ہزار بیٹے قتل کیے وَيَسْتَحْيٖ اور زندہ چھوڑتا تھا نِسَآءَهُمْ اونکی بیٹیان قبط کے سردارون کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ تباہ کارون مین سے کہ پیغمبرون کی اولاد کے قتل پر وہ جرات کرتا اور آزاد لوگون کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اور چاہتے تھے ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھین ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اون لوگون پر جو برے پکڑے گئے تھے

اور ناچار پڑے تھے فِی الْاَرْضِ زمین مصر مین اور اوسکے نواح مین یعنی بنی اسرائیل تو ہمنے اونپر اسطرح احسان کرنا چاہا کہ چھوڑا دین
ہم اونکو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کردین ہم اونکو اَئِمَّةً پیشوا دین کے کام مین اور بلانے والے خیر اور صلاح
کی طرف وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور کردین ہم اونکو وارث فرعون والون کے ملک ومتاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
اور قدرت اور جگہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ مصر او شام کی زمین مین وَنُرِيَ اور دکھائین ہم فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
فرعون اور اوسکے وزیر ہامان کو وَجُنُوْدَهُمَا اور اونکے لشکرون کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝
وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اونکی ہلاکت دشمنون کے ہاتھ سے اور یہ صورت اونھون نے اوسوقت دیکھی جب
دریا مین ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوے دریا کے کنارے نظر آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب سے
مغلوب اور مقہور ہوے اور مظلوم بیچارے اپنی دلی مراد کو پہونچکر غالب اور سرفراز ہوگئے اور یَوْمُ الْمَظْلُوْمِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُوْمِ
کا بھید کھل گیا نظم ای ستمگار بیندیش از آن روز سیاہ * کہ ترا شومی ظلم افگند از جاہ بچاہ * آنکہ اکنون بحقارت نگری جانب وی * بشما
کند آن روز بہوے تو نگاہ * لکھا ہے کہ فرعون نے مصر کی دائیان بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر تعینات کردی تھین اور دوسری ایک
جماعت کو بھی اونپر مسلط کر دیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فورًا اوس بیٹے کو قتل کر ڈالو جو دائی حضرت موسی علیہ السلام کی مان پر
مسلط تھی اوسکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسی علیہ السلام کو اوٹھا لیا اور اونکے چہرہ کی طرف دیکھتے ہی اونکے حسن و جمال پر عاشق
ہوگئی اور اوس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور حضرت موسی کی والدہ سے بولی کہ بی بی مین تیرا بھید
نہ کھولونگی اور لوگ جو متعین ہین اونسے کہدونگی کہ وہ بچہ لڑکی تھی مولی ہوئی اوسے مین نے خاک مین دبادیا مگر شرط یہ ہے کہ تیرے فرزند کو تیرا
کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسی کی مان نے تین مہینے یا زیادہ حضرت موسی کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت
موسی پیدا ہوے تو فورًا فرعون کے تعینات کیے ہوے سپاہیون کا ایک گروہ گھر مین گھس آیا حضرت موسی کی بہن نے حضرت موسی کو
اوٹھا کر گرم تنور مین ڈالدیا سپاہیون نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسی کی مان نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی
ہین کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہے اور موسی علیہ السلام اوس سے کھیل رہے ہین غرضکہ اونکو چھپا کر پرورش کرتے رہے اور ہر وقت ڈرتے رہے اسواسطے
کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج مین تھے تو اوسوقت الہام الہی حضرت موسی کی مان کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہے کہ
وَاَوْحَيْنَا اور وحی بھیجی ہمنے یعنی ہمنے الہام کیا اور علم الہدی قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالی نے فرشتون وغیرہ مین سے
کوئی رسول بھیجا ہو اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی موسی کی مان کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد مین تھین اور اونکا نام نوخابذ تھا نام کا
پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی مین یوخابذ لکھا ہے یعنی پہلا حرف یے اور بہر تقدیر ہمنے اوسے الہام دیا اَنْ اَرْضِعِيْهِ
یہ کہ دودھ دے اوسے اور پرورش کر اوسے فَاِذَا خِفْتِ پھر جب تو ڈرے عَلَيْهِ اوسپر اور سمجھ لے کہ لوگون نے اوسکا پیدا ہونا
جان لیا اور اوسے ہلاک کرنے کا قصد کرین فَاَلْقِيْهِ تو ڈالدے اوسے فِی الْيَمِّ دریا مین اس سے دریاے نیل مراد ہے یعنی
صندوق مین اوسے رکھکر آب نیل مین ڈالدے وَلَا تَخَافِيْ اور نہ ڈر اسواسطے کہ وہ ضائع اور ہلاک نہوگا وَلَا تَحْزَنِيْ

اور نہ غم کھا اوسکے فراق مین اِنَّا رَآدُّوْهُ بیشک ہم پھیر دینے والے ہین اوسے اِلَیْكِ تیری طرف تھوڑے زمانے مین اس صورت پر
جو کہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْهُ اور کر دینے والے ہین ہم اوسے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ رسولون مین سے یعنی اوسے نبوت کی
نعمت ہم عطا کرینگے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان کو دریافت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹون کی تلاش مین بڑا
مبالغہ اور کوشش کرتے ہین تو ایک بڑھئی جو عمران کا دوست تھا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت
چوڑا آمادہ کر بنادے اور وہ بڑھئی خربیل بن صبور تھا فرعون کا چچازاد بھائی اوسنے صندوق تیار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
مان کو حوالہ کر دیا اور اوسکے دل مین یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہی چاہتی ہے کہ صندوق مین بند کر کے فرعون کے سپاہیون سے بچا لیجائے
پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے اوسکی زبان بند ہو گئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جائے
اور آنکھ کے اشارہ سے اوسکو بتلائے تو اوسکی آنکھ اندھی ہو گئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنون نے بتایا تھا وہ یہی ہے پس فوراً
بے دیکھے ہوے ایمان لایا اور فرعون کے لوگون مین مومن وہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط
کیا کہ پانی اوسمین نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوسمین لٹایا اور صندوق کا منھ اوسی روغن سے مضبوط بند کر کے رود نیل مین ڈال دیا
فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض مین مبتلا کاہنون نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل مین ایک آدمی کا بچہ پایا جائیگا یہ بیماری اوسکے
آب دہن یعنی تھوک سے زائل ہو گی اوسی دن فرعون اور اوسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اوس خبر دیے ہوے
بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعتہً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ
فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگون نے لِیَكُوْنَ تاکہ ہو جائے یا رہے لَهُمْ فرعون والون کے واسطے
عَدُوًّا دشمن اور خاص اون لوگون کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا ط اور غم بڑا عورتون کو
کہ اونکو پکڑ کر لونڈیان بنائینگے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اونکے واسطے دشمن ہونگے اور رنج کا سبب ہو جائینگے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک
فرعون وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا اور ہامان اور لشکر ان دونون کے كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ ○ تھے خطا کرنے والے سب چیزون مین
لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹرا کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھون نے دیکھا سب کے دلون مین حضرت موسیٰ کی
محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہن دیتے ہین مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ مین نے
نجومیون سے سنا ہے کہتے تھے کہ فرعون پر جو بات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اوس سے ہمین دلجمعی ہو گئی تو اب فرعون اب اس
بچہ کے قتل سے ہاتھ اوٹھا کہ اسکے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کرین پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لیکر اوس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا
اوسی وقت داغ زائل ہو گیا مصرع آمد طبیب و درد بکلی علاج یافت ¶ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام
مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت مین سے اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر
اوسنے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَكَ ط اور تیرے واسطے کہ اوسکے باعث سے میری بیٹی
شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ ق صلے نہ قتل کرو اوسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ شاید کہ نفع پہونچائے ہمین کہ

برکت کی علامتین اوسکی پیشانی سے ظاہر ہین اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا لیلین اوسے ہم وَلَدًا فرزندی مین اس واسطے کہ وہ اوسکی لیاقت رکھتا ہی
فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اونکی پرورش مین مشغول ہوئین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ حال آنکہ
وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے ہی وَاَصْبَحَ اور ہوگیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى
دل موسیٰ کی مان کا فٰرِغًا خالی صبر و عقل سے یعنی جب اونھون نے سنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار
ہوگئین اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِيْ بِهٖ ظاہر کردے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہدے
کہ یہ میرا بیٹا ہی اسے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت موسیٰ کی مان نے سنا کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو غم سے
اونکا دل خالی ہوگیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کردین کہ یہ میرا بیٹا ہی لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا اگر نہ یہ ہوتا کہ ہمنے
باندھ رکھا اوسکے دل پر یعنی بلند ھ دیا اور محکم کردیا اوسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہو جائے وہ عورت مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ باور کرنے والون مین سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم یہ مہربانی نہ کرتے تو وہ ظاہر کردیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ
اور کہا موسیٰ علیہ السلام کی مان نے لِاُخْتِهٖ موسیٰ کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ اوسکا نام کلثوم تھا اور اوسکے شوہر کو عالب
بن یوشا کہتے تھے موسیٰ علیہ السلام کی مان نے اوس سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اوسکی خبر لا کلثوم بارگاہ فرعون کے
دروازہ پر آئین فَبَصُرَتْ بِهٖ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے آسیہ کی گود مین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ لوگ
نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہی وَحَرَّمْنَا اور حرام کردیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ موسیٰ پر دودھ دائیون کا مِنْ قَبْلُ
پہلے اوسکی بہن کے آنے سے لکھا ہی کہ آٹھ دن رات موسیٰ علیہ السلام نے کسی انا کا دودھ نہین لیا یہانتک کہ آسیہ اور اوسکی قوم کے لوگ
ناچار ہوے مگر موسیٰ علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اوسمین سے نکلتا تھا اوسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا
کہ آسیہ انا کے واسطے مضطرب ہی فَقَالَتْ تو کہا موسیٰ کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کردون مین تمہین عَلٰٓى اَهْلِ
بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھر والون پر کہ شفقت کی راہ سے لیلین اس لڑکے کو اور پرورش کرین لَكُمْ تمہارے واسطے وَهُمْ اور وہ
گھر والے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ اوسکے خیر خواہ رہین اور اوسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے مین کمی نہ کرین لکھا ہی کہ ہامان نے جب بات سنی
تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہی کہ یہ لڑکا فلان گھرانے کا ہی کلثوم سمجھ گئین بولین کہ مین نے یہ خیال کرکے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون کے
خیرخواہ ہین لڑکے کے نہین تو کلثوم کی خاطرداری کرکے کہا کہ جاؤ جنھین کہتی ہو لے آؤ کلثوم جاکر مان کو بلا لائین اوسوقت موسیٰ علیہ السلام
فرعون کی گود مین تھے ہر چند انائین لاتے اور وہ موسیٰ علیہ السلام کو گود مین اوٹھاتین مگر حضرت موسیٰ انسے منہ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے
جب اونھین مان کی گود مین دیا اور مان کی بو اونکے دماغ مین پہونچی تو اونکی طرف متوجہ ہوے اور چھاتی منھ مین لی بیت بوے خوش تو ہر کہ ز باد صبا
شنید ٭ از یار آشنا سخن آشنا شنید ٭ فرعون بولا کہ تو کون ہی کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان
بولین کہ مین عورت ہون بہت پاکیزہ اور مجھمین خوشبو آتی ہی اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیرین ہی جو لڑکا میرے پاس آتا ہی میرا دودھ پی جاتا ہی
فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی بس فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو اونکی مان کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لیجا ہفتہ بھر مین

۵ آسیہ الف مد کے بعد سین اور اسکے بعد یاے تحتانی فرعون کی جورو کا نام مشہور ہی بعض لغات مین بھی اسکی تصریح کی ہی لیکن تفسیر حسینی مطبوعہ نولکشور مین اور تفسیر حسینی قلمی مین آسیہ الف کے بعد یاے تحتانی اور اسکے بعد سین بے نقطہ لکھا ہی ۱۲

ایکبار میرے پاس لایا کرنا موسی علیہ السلام کو اونکی مان نے لیلیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے گھر پھرین کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا
خود حق تعالی نے فرمایا ہو فَرَدَدْنٰهُ پھر پھیر دیا ہمنے موسی کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اوسکی مان کی طرف كَیْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَیْنُهَا اوسکی
آنکھ فرزندکی بدولت وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جدائی مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جان لے اپنی آنکھون سے دیکھ کر
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہے وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا یَعْلَمُوْنَ۝ نہ جانتے تھے

ربع

وَلَمَّا بَلَغَ اور جب کہ پہونچا موسی اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہے یا چالیس برس کا
اور رسیدہ ہوا اور اونکی عقل کامل ہوئی اوس سن مین یہان چالیس برس کا سن مراد ہے کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَیْنٰهُ دی ہمنے اونھین
حُكْمًا نبوت وَّعِلْمًا اور علم دین مین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح موسی اور اونکی مان پر ہمنے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ۝ بدلا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اس قصہ مین نبوت کا ذکر اور دونون وعدے سچے ہونے کا بیان ہے کہ جسطرح
اونھین مان کے پاس ہمنے پہونچا دیا اوسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ اور داخل ہوے موسی شہر مصر مین یا شہر منف مین
کہ ملک مصر مین تھا یا شہر حابین مین کہ مصر سے دو فرسنخ یعنی چھ میل ہے یا عین الشمس مین کہ نواح مصر مین ہے اور تفسیر نقاش مین کہا ہے کہ
اسکندریہ مین اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ مصر مین حضرت موسی داخل ہوے عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ اوسوقت پر کہ غفلت واقع تھی
مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اوسوقت سب لوگ اپنے کامون مین مشغول تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ
دن کو استراحت اور قیلولہ کے وقت داخل ہوے فَوَجَدَ تو پائے فِیْهَا اوس شہر مین رَجُلَیْنِ دو مرد کہ وہ یَقْتَتِلٰنِ لڑتے
جھگڑتے تھے هٰذَا یہ ایک مِنْ شِیْعَتِهٖ پیرون اور گروہ مین سے تھا موسی کے یعنی بنی اسرائیل مین سے اور اوسکا نام سامری تھا
اور بعضون نے کہا ہے کہ ملیخا وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ اور یہ ایک دشمنون مین سے اوسکے تھا یعنی قبطیون مین سے اوسکا نام فاتون یا فیلقون تھا
اور یہ فرعون کا باورچی تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسی علیہ السلام وہان پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسی
علیہ السلام سے اور دہائی دی الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ اوسنے جو موسی کے گروہ مین سے تھا عَلَى الَّذِیْ اوسپر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ
اوسکے دشمنون مین سے یعنی سبطی نے قبطی کو دور دفع کرنے پر موسی علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسی نے قبطی کو کہا او قبطی اس سبطی کو
چھوڑ دے پس قبطی نے موسی علیہ السلام کا کہانہ کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مکا مارا اوسے موسی نے فَقَضٰى عَلَیْهِ پس مار ڈالا
اوسے اور بعضون نے کہا ہے کہ خدا نے اوسپر موت کا حکم کر دیا تو وہ مر گیا اور موسی علیہ السلام نے اوسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا یہ کام
مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اوسکے کام مین سے ہے جیسے شیطان رغلانے مجھ ایسے لوگون کے کامون مین سے نہین اِنَّهٗ بیشک شیطان عَدُوٌّ دشمن ہے
مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِیْنٌ۝ کھلی ہوئی ہے اوسکی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصدًا خدا کی نافرمانی سے معصوم ہین اور اونکی زلت اور خطا سہوًا
ہی ہوتی ہے اور یہ خطا اونکے رتبہ عالی کے نسبت گناہ ہے تو حضرت موسی علیہ السلام نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی ذات پر حکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کر کے فَاغْفِرْ لِیْ تو بخش دے تو مجھے
فَغَفَرَ لَهٗ تو بخش دیا خدا نے اونھین اونکے استغفار کے سبب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۝ بیشک خدا بخشنے والا ہے

بندون کو مہربان ہی قَالَ رَبِّ کہا موسی علیہ السلام نے کہ ای میرے رب قسم کھاتا ہون مین بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ اوس چیز پر جو انعام
فرمائی تونے مجھپر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہون فَلَنْ اَكُوْنَ پھر ہرگز نہونگا ظَهِيْرًا پشت پناہ اور یار و مددگار لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○
گناہگارون کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نہ کرونگا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی قتل ہو گیا
فَاَصْبَحَ پھر صبح کی موسی علیہ السلام نے فِي الْمَدِيْنَةِ اوس شہر مین خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے يَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے
تھے موسی کہ اب کوئی اونھین بلائے اور قصاص لے فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ پھر جسنے مدد چاہی تھی اونسے بِالْاَمْسِ
کل يَسْتَصْرِخُهٗ ط وہ پھر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى کہا موسی علیہ السلام نے اوس
بنی اسرائیل سے اِنَّكَ بیشک تو لَغَوِيٌّ ایک مرد ہی گمراہ مُّبِيْنٌ ○ کھلی ہوئی ہی تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندۂ خدا کے قتل کا
سبب ہوا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ پھر اوسوقت جب چاہا حضرت موسی نے اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِي یہ کہ پکڑے اوس آدمی کو کہ هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا لا وہ دشمن ہی موسی علیہ السلام اور اوس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچالے تو قبطی سمجھا کہ موسی علیہ السلام
اوسکی طرف اوسے مارنے جاتے ہین تو قَالَ يٰمُوْسٰٓى بولا کہ ای موسی اَتُرِيْدُ کیا تو چاہتا ہی اَنْ تَقْتُلَنِي یہ کہ تو مجھے قتل کرے
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا جس طرح قتل کی تونے ایک جان بِالْاَمْسِ کل اِنْ تُرِيْدُ نہین چاہتا ہی تو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیون کو قتل کرکے زمین مصر یا سکندریہ مین یا اور کسی مین ہین کہ اونکے
نام اوپر ذکر ہو چکے ہین وَمَا تُرِيْدُ اور نہین چاہتا تو اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ صلح کرنے والون مین کہ
لوگون مین تیرے سبب سے صلح رہے قبطی نے یہ بات سنی تھی اور جانتا تھا کہ فاتون باورچی کو حضرت موسی نے قتل کیا ہی پھر یہ خبر فرعون کو
پہونچائی اونسے ارکان سلطنت سے مشورہ کرکے یہ امر مقرر کیا کہ موسی کو قتل کرنا چاہیے خربیل جو اہل فرعون مین مومن تھا اس حال سے آگاہ
ہوکر موسی علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی خربیل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ بہت دور جگہ شہر سے
یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے ایک کنارے تھی يَّسْعٰى دوڑتا ہوا یہانتک کہ موسی علیہ السلام کے پاس پہونچکر قَالَ يٰمُوْسٰٓى
بولا کہ ای موسی اِنَّ الْمَلَاَ بیشک سردار قوم يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ مشورہ کرتے ہین اور تدبیر ٹھہراتے ہین تیرے ساتھ لِيَقْتُلُوْكَ
تاکہ قتل کرین تجھے مقتول کی عوض فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّيْ لَكَ بیشک مین آپکے واسطے مِنَ
النّٰصِحِيْنَ ○ نصیحت کرنے والون مین ہون اور خیرخواہون مین سے فَخَرَجَ پس نکل گئے اوسی دم بے زاد راہ بے سواری
بے ساتھی مِنْهَا اوس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوے اپنی جان کو يَّتَرَقَّبُ یہ انتظار او خیال کرتے ہوے کہ کوئی اونکے پیچھے آتا ہی
اور قَالَ رَبِّ کہا موسی نے ای میرے رب نَجِّنِيْ نجات دے مجھے اور چھوڑالے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ سے
یعنی فرعون اور فرعون کے لوگون سے موضع مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور اونھون نے کہا کہ ای موسی شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہکر اونکو
راہ پر لائے اور موسی علیہ السلام نے راہ لی وَلَمَّا تَوَجَّهَ اور جب کہ متوجہ ہوئے موسی تِلْقَآءَ مَدْيَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام
آباد کرنیوالے کے نام پر رکھا گیا تھا کہ مدین بن ابراہیم تھے اور مصر سے وہان تک آٹھ دن کی راہ ہی اور اودھر متوجہ ہوتے وقت قَالَ کہا کہ عَسٰى

ع ۸

رَبِّیْٓ شاید کہ میرا رب اَنْ یَّهْدِیَنِیْ راہ دکھلائے مجھے سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○ راہ سیدھی اور صحیح مدین تک پھر موسی علیہ السلام
آٹھ دن رات برابر چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھانا تھا سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کا منھ تو مدین
کی طرف تھا اور دل حضرت ذوالمنن کی طرف مدین کے میدانون کی راہین طی کرنے مین شوق لقا اونکے ساتھ تھا بیت غمت
تا یار من شد رہے در راہ عدم کردم ٭ خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہ چنین باشد ٭ وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسی علیہ السلام مَآءَ
مَدْیَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنوان تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ عَلَیْهِ پایا اوس کنوے پر اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
ایک گروہ لوگون کا کہ وہان جمع ہو کر یَسْقُوْنَ پانی پلاتے ہین اپنے مویشی کو وَوَجَدَ اور پایا مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ
اونسے نیچے دو عورتین یعنی اوس مقام سے نیچے دو عورتون کو دیکھا تَذُوْدٰنِ کہ چراتی تھین اپنی بکریان تاکہ اورون کے گلے مین
نہ مل جائین چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہے حضرت موسی آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے
مَا خَطْبُكُمَا ط کیا حال ہے تم دونون کا اور کام تمھارا کہ اپنی بکریون کو اور بکریون کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے روکتی ہو
قَالَتَا بولین وہ دونون کہ لَا نَسْقِیْ ہم پانی نہین پلاتے اپنی بکریون کو حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتہ جب تک پھیر لیجائین
چرواہے اپنے گلون کو کنوے پر سے اور مویشی سے جو چارہ بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریون کو دیتے ہین اسواسطے کہ ہم کوئی معین و مددگار
نہین رکھتے وَاَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ○ اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے اتنی سکت نہین رکھتا کہ یہان آئے اور ہماری مدد فرمائے بعضون نے
کہا ہے کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیان تھین کہ اوسے یثرون کہتے تھے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ خود حضرت شعیب کی
بیٹیان تھین بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورہ جب حضرت موسی کو اونکا حال معلوم ہوا تو چرواہون کے پاس آئے اور یہ
بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتون کو کیون انتظار کرنے دیتے ہو پہلے انھی کے چارپایون کو پانی پلا دیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائین اونھون نے
تحکم کی راہ سے کہا کہ ہم تو انکو پانی نہین دیتے اگر تمکو کچھ بل ہو تو آؤ پانی پلاؤ حضرت موسی آگے بڑھے اور اون لوگون کی نگاہ انکی دونون
بھوون کے بیچ مین پڑی ڈر کے مارے بھاگے اور ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے پس موسی علیہ السلام کنوے پر آئے اور جو ڈول دس
آدمی ملکر کھینچتے تھے اونھون نے اکیلے کھینچا حال آنکہ آٹھ دن رات گذرے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اون پیغمبرزادیون کی بکریون کو
سیراب کر دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسرے کنوے پر حضرت موسی گئے اور جو پتھر چالیس آدمی ملکر اوٹھاتے تھے کنوے کے منھ پر سے
اکیلے اوسے اوٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی ملکر کھینچتے تھے تنہا اوس سے پانی کھینچا فَسَقٰی لَهُمَا پھر پانی پلایا اون
دونون کے واسطے اونکی بکریون کو اور وہ چلی گئین ثُمَّ تَوَلّٰۤی پھر پھرے موسی علیہ السلام اِلَی الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا
تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسی نے کہ اے میرے رب اِنِّیْ بیشک مین لِمَآ اَنْزَلْتَ واسطے اوس چیز کے جو بھیجی
تونے اِلَیَّ میری طرف مِنْ خَیْرٍ نیکی مین سے یعنی کھانا تھوڑا یا بہت جو کچھ ہو اوسکا فَقِیْرٌ ○ محتاج ہون یا جو کچھ نیکیون مین سے
تونے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی مدد ہے اوسکے واسطے مین فقیر ہوا دنیا مین اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے
پاس مین رکھتا تھا وہ مین نے چھوڑی بیت با فقیری بسازم کہ مرا فقر خوش ست ٭ گر ہیچ ندارم چو تو دارم ہمہ ہست ٭ حضرت شعیب کی

بیٹیان اوس روز جو بہت جلدی گھر پھر آئین باپ نے جلدی پھر آنے کا سبب پوچھا بیٹیون نے تمام قصہ عرض کیا پس اونھون نے اپنی ایک بیٹی کو حکم دیا کہ جا اوس جوانمرد کو جلد لے آ فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسیٰ علیہ السلام پاس اِحْدٰىهُمَا ایک اون دونون عورتون مین سے کہ وہ حضرت صفورا تھین تَمْشِيْ چلتی تھین عَلَى اسْتِحْيَآءٍ اوس طور پر جیسے شرم والی کنواریان چلتی ہین اور حضرت موسیٰ کے سامنے آکر حضرت صفورا قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ بولین تحقیق کہ میرا باپ يَدْعُوْكَ بلاتا ہی تجھے لِيَجْزِيَكَ تاکہ بدلا دے تجھے اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا اجرت اوسکی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریون کو ہمارے واسطے پس موسیٰ نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت اور ملاقات کی غرض سے قبول کیا اجرت کی طمع کے واسطے نہین آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسیٰ چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا اوڑتا اور کچھ کچھ اونکا بدن کھل جاتا پس حضرت موسیٰ نے اونسے کہا کہ تم میرے پیچھے پیچھے آؤ اور زبان سے مجھے رستہ بتاتی جاؤ فَلَمَّا جَآءَهٗ پھر جب آگئے حضرت موسیٰ حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اوپر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیب نے پہچان لیا کہ یہ جوان اہل بیت نبوت مین سے ہی قَالَ لَا تَخَفْ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ رہائی پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ سے یعنی فرعون اور اوسکی قوم سے اسواسطے کہ اس ملک مین اونکا کچھ قابو نہین پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ مین آخرت کا کام دنیا کے عوض نہین بیچتا یعنی بکریون کو پانی خدا کے واسطے مین نے پلایا ہی اجرت کے لیے نہین حضرت شعیب نے فرمایا کہ کھانا تمھارے کام کی اجرت نہین بلکہ میری عادت ہی کہ جو کوئی میرے گھر مین آتا ہی بطور ضیافت اوسکی خدمت کرتا ہون اب تم میرے مہمان ہو اور جو کچھ حاضر تھا موجود ہی مروت چاہتی ہی کہ اوسے رد نہ کرو اسواسطے مصرع کہ مہمانِ سخنِ میزبان قبول کند ؎ موسیٰ علیہ السلام نے اوس کھانے مین سے کچھ نوش فرمایا اس اثنا مین قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا کہا ایک نے اون دو بیٹیون مین سے کہ وہ صفورا تھین کہ يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ای میرے باپ اجرت پر مقرر کر لے موسیٰ کو بکریان چرانے کے لیے اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ بیشک بہتر اوسکا جسے اجرت پر ٹھہراؤ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ○ مزدور قوت والا امانت دار یہ کنایہ اسطرف ہی کہ موسیٰ علیہ السلام مین قوت اور امانت دونون صفتین ہین لکھا ہی کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے انکی قوت اور امانت کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ مین اونھین اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ کہا کہ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ بیشک مین چاہتا ہون اَنْ اُنْكِحَكَ یہ کہ نکاح مین دون اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ ایک کو ان دونون بیٹیون مین سے جسے تم چاہو عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ اس بات پر کہ اجارہ دو تم ای موسیٰ مجھے اپنی ذات کے یا مزدوری کرو تم مجھے ثَمٰنِيَ حِجَجٍ آٹھ برس معین المعانی مین ہی کہ اگلی شریعتون مین بیٹیون کے مہر کا اختیار باپون کو تھا وہ مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت مین منسوخ ہو گیا اس حکم کے سبب سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع مہر ہو سکے ممنوع ہی امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ مزدوری یہ ہی کہ تیرے نکاح مین اپنی بیٹی دیتا ہون اور میری بیٹی کا مہر یہ ہی کہ آٹھ برس تم میری بکریان چراؤ فَاِنْ اَتْمَمْتَ پس اگر پورے کرو تم ای موسیٰ اون برسون کو عَشْرًا دس برس

فَمِنْ عِنْدِكَ ج تو وہ تمہاری طرف سے ہی یعنی اگر ایسا کرو تو تمہارا مزید کرم ہی وَمَآ اُرِيْدُ اور مین نہین چاہتا اَنْ اَشُقَّ
عَلَيْكَ ط یہ کہ بار رکھون مین تجپر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کر یا جھگڑا کرون کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کر و ایسا
نکرونگا بلکہ ای موسی تمسے اسطرح کام کو کہتا ہون کہ آسانی اور تم تکلیف مین نپڑو سَتَجِدُنِيْٓ قریب ہی کہ پائیگا تو مجھے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہیگا اللہ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ نیکون مین سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت
بجالانے مین شایستہ ہین قَالَ ذٰلِكَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ط میرے تیرے درمیان قائم ہی کہ کوئی
خلاف نہ کرے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ کوئی ان دونون مدتون مین سے کہ آٹھ اور دس برس ہین قَضَيْتُ گذار دون اور پوری
کردون مین فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ط تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہین ہی مجپر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھسے روک رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اوس چیز پر جو مین کہتا ہون اور شرط کرتا ہون وَكِيْلٌ ○ ع گواہ ہی اس گفتگو پر جو ہوتی ہی اور وہ میرا
کارساز ہی کہ مین اپنا کام اوسکے سپرد کرتا ہون کہ اوسکی مدد توفیق سے عہد پورا کرون بیت گر لطف تو یاری ننماید زنخست ÷ ہم عہد شکستنیست
وہم پیمان سست ÷ فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گذار دی مُوْسَى الْاَجَلَ موسی نے اپنی مدت حدیث مین ہی کہ بڑی مدت پوری کی
یعنی دس برس تک بکریان چرائین اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت مین رہے اور چالیس برس کے سن مین حضرت شعیب کی
اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ مین قدم رکھا وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیے جاتے تھے حضرت موسی اپنے لوگون کو جاڑے کی اندھیری رات مین
اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اونکی بی بی کے لڑکا ہو ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریان ادھر اودھر بھاگین گلہ متفرق ہوگیا پتھری سے
آگ نہ جھڑتی تھی تو اٰنَسَ دیکھی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ کوہ طور کی طرف سے نَارًا ج ایک آگ تو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا موسی علیہ السلام
نے اپنے لوگون سے کہ امْكُثُوْٓا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی نَارًا ایک آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید کہ لے
آؤن تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہون اونسے خبر پوچھ آؤن کہ راہ کدھر ہی اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ
النَّارِ یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤن لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ شاید تم اپنے کو گرم کرو اوسکے سبب سے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے
حضرت موسی اوس آگ کے پاس تو نُوْدِيَ ندا کی گئی یعنی موسی علیہ السلام کو پکارا مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ کنارہ رود سے
جو حضرت موسی کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ برکت والی جگہ مین مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہ وہ ثمردار یا خار دار
یا عناب کا تھا اَنْ يّٰمُوْسٰٓى یہ کہ ای موسی اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہی ہون اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لا رب ہر عالم کا بس موسی علیہ السلام
نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھوئین کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقاے محبوب کی آگ کا شعلہ
مشاہدہ کیا یہ دو آگین دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوخت ہو جائین بیت ہست در من آتشے روشن نمیدانم کہ چیست ÷ اینقدر
دانم کہ ہمچون شمع میکاہم ز عشق ÷ موسی علیہ السلام اَنْ يّٰمُوْسٰی کی ندا سے عشق اور شوق مین سوختہ اور گداختہ ہو کر اوسی درخت کے
سامنے کھڑے ہوے اور اوس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ یا موسی انی انا اللہ رب العالمین وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط اور
دوسرا یہ کہ ڈالدے اپنا عصا موسی علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا حضرت موسی نے عصا کو

ع ۷

تَهْتَزُّ جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہو کَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ وہ سانپ ہی تڑپنے والا کہ عرف مین اوسکو تیز سانپ کہتے ہین وَّلّٰی
پھرے حضرت موسیٰ مُدْبِرًا پیٹھ موڑ کر خوف کے مارے وَّلَمْ یُعَقِّبْ اور پھر نہ پھرے اوس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگون کی
طرف چلے پھر دوبارہ ندا آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اَقْبِلْ اے موسیٰ آگے آ وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر سانپ سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ
الْاٰمِنِیْنَ ○ امان پائے ہوؤن مین سے ہو اُسْلُكْ یَدَكَ ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ اپنے کپڑے کے گریبان مین تَخْرُجْ
بَیْضَآءَ کہ نکلے سفید چمکتا ہوا مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بے عیبی سے یعنی اوسکی سفیدی بری نہ معلوم ہوگی اور اوس سے طبیعت نفرت
نہ کریگی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہو وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ اور سمیٹ اپنی طرف جَنَاحَكَ اپنے بازو یعنی اپنے
سینہ پر اپنا ہاتھ رکھو مِنَ الرَّهْبِ ڈر کے واسطے تاکہ تسکین پاؤ یا ہاتھ بائین بغل کے نیچے لاؤ جیسا کہ ڈرے ہوے آدمی کرتے ہین
فَذٰنِكَ پھر یہ دونون چیزین یعنی عصا اور ید بیضا بُرْهَانٰنِ دو دلیلین اور نشانیان ہین مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے تیرے
رسول ہونے پر اور ان دونون معجزون سمیت جاؤ اِلٰی فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکے گروہ کی جانب اِنَّهُمْ
بیشک وہ كَانُوْا ہین قَوْمًا ایک گروہ فٰسِقِیْنَ ○ باہر نکلے ہوے دائرہ فرمان سے قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے
میرے رب اِنِّیْ قَتَلْتُ تحقیق کہ مین نے قتل کیا ہو مِنْهُمْ نَفْسًا قبطیون مین سے ایک کو فَاَخَافُ تو ڈرتا ہون اَنْ
یَّقْتُلُوْنِ ○ یہ کہ قتل کر ڈالین وہ مجھے اوسکے قصاص مین وَاَخِیْ هٰرُوْنُ اور میرا بھائی ہارون هُوَ اَفْصَحُ وہ بہت فصیح ہو
مِنِّیْ مجھسے لِسَانًا زبان آوری اور بات کہنے مین فَاَرْسِلْهُ پس بھیج اوسے مَعِیَ میرے ساتھ رِدْاً یار و مددگار کرکے
یُّصَدِّقُنِیْٓ تاکہ میری تصدیق کرے دلیلین مقرر کرنے اور شبہے دفع کرنے مین یا میری بات صاف بیان کرو یا کرے اِنِّیْٓ اَخَافُ
بیشک ڈرتا ہون مین اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ○ یہ کہ میری تکذیب کرین فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری نہ کرے
قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ قریب ہو کہ سخت کردین ہم تیرا بازو یعنی اے موسیٰ جلد ہم تمھاری قوت بڑھادینگے
بِاَخِیْكَ تیرے بھائی کے سبب سے وَنَجْعَلُ لَكُمَا اور دینگے ہم تمکو سُلْطٰنًا غلبہ و تسلط دشمنون پر فَلَا یَصِلُوْنَ
پھر نہ پہونچین وہ اِلَیْكُمَا ۚ تم دونون کی طرف یعنی تمپر وہ غلبہ نہ پائینگے تو جاؤ تم دونون بِاٰیٰتِنَآ ۚ ہماری دلیلون سمیت یعنی
ہماری قدرت کی دلیلین لیکر یا یہ کہ ہماری آیتون کے سبب سے اَنْتُمَا تم دونون وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ○ اور جو کوئی پیروی
کرے تم دونون کی وہ غالب ہی مغلوب نہین اسواسطے کہ ہماری نشانیون کا جھنڈا بلند ہو اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری مدد
اور اعانت متواتر ہو فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا پھر جب لائے موسیٰ اونکے پاس ہماری آیتین یعنی ہمارے دیے ہوے معجزے
بَیِّنٰتٍ کھلے ہوے قَالُوْا تو کہا فرعون کے لوگون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہو یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا
اوسکا اور کسی نے ایسا جادو نہین کیا اور ایسا جادو ہمنے نہین دیکھا وَّمَا سَمِعْنَا اور نہین سنا ہمنے بِهٰذَا ایسا جادو یعنی ایسا
جادو نہوا ہوگا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ○ زمانے مین ہمارے باپ دادا کے جو ہمسے پہلے تھے یہ بات اونھون نے اسواسطے کہی کہ خود اونکے اور اونکے
باپ دادا کے زمانہ مین جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہو بِمَنْ جَآءَ

معانقة عند المتاخرين

بِالْهُدٰى اوس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام مین سے مِنْ عِنْدِهٖ اوسکے پاس سے یعنی حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا
اور وہ جانتا ہی کہ مین حق پر ہون اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہی اوسے کہ ہو جسکے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ انجام بہتر دنیا
مین یعنی جسکا خاتمہ ایمان پر ہو جائے یا آخرت مین انجام بہتر ہو یعنی اوسے دوزخ سے نجات حاصل ہو اور وہ جنت مین داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق
شان یہ ہی کہ کسی طرح لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ نہ فلاح پائینگے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب سے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا
فرعون نے کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ ای گروہ بزرگون کے مَا عَلِمْتُ نہین جانتا ہی مین لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ تم
اوسکی پرستش اور تعظیم کرو غَيْرِيْ اپنے سوا اور موسیٰ کہتا ہی کہ خدا اور ہی جسنے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِيْ پس جلا آگ میرے واسطے
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ ای ہامان گلاوے پر تاکہ وہ پختہ ہو جائے اور اوس سے جو بنیاد رکھی جائے اوسمین مضبوطی ہو لکھا ہی کہ پہلے جسنے
اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اوسنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّيْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ
اوسکی سیڑھیان ہون کہ اوسکی چھت پر چڑھون لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤن اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسیٰ کے خدا کی طرف
یعنی اوسپر اطلاع پاؤن اور دیکھون کہ ایسا ہی ہی جیسا کہ موسیٰ کہتا ہی وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ مین لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہون موسیٰ کو
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹون مین سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالیٰ جسم والا ہی اور آسمان پر اوسکا مکان ہی اور اوسکی طرف
چڑھ جانا ممکن ہی اور یہ اوسے نہ معلوم تھا کہ **نظم** بامکان آفرین مکان چہ کند ؛ آسمانرا بآسمان چہ کند ؛ نہ مکان وہ برد برون ز زمان
نہ بیان زو خبر دہند نہ عیان ؛ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے مزدورون کے علاوہ اور اینٹین پاتھنے چونا پکانے
لکڑی کاٹنے مکان اوٹھانے کا حکم دیا محل اوٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا **بیت** چنان
بلند بنائے کہ عقل نتوانست ؛ کمند فکر فگندن بگوشۂ بامش ؛ اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ جب محل بن چکا تو فرعون اوسکی چھت پر
چڑھا اور اوسکے خیال مین تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہو گا جب اوسنے دیکھا تو آسمان کو اوس محل پر سے بھی ویسا ہی دیکھا جیسا
زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہو کر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگون نے تیر مارا وہ تیر خون مین بھرا ہوا گرا پس فرعون بولا
مین نے موسیٰ کے خدا کو مار لیا پس حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنا ایک پر جو اوس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہو کر گرا
ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکرگاہ پر اور اوس سے ہزارون قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا مین اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اون کاریگرون
اور مزدورون مین سے کوئی زندہ نہ بچا باوجود اس بات کے فرعون متنبہ نہوا اور اوسکا تکبر اور غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا
هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکرون نے فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اوسے استحقاق
اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور اونھون نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جزا اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ○ نہ
پھیرے جائینگے حشر ونشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہمنے اوسے وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکرون کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈالدیا
ہمنے اونھین فِي الْيَمِّ دریاے طبریہ مین یہانتک کہ وہ ڈوب گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیسا
ہوا اوسمین عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ انجام ظالمون کا یعنی مشرکون کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور وہ قصے سنا کر ڈراؤ وَجَعَلْنٰهُمْ

اور کر دیا ہمنے اونھیں اس جہان مین اَئِمَّۃً پیشوا گمراہی مین کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگون کو یَّدْعُوْنَ بلاتے ہین اِلَی النَّارِ
آگ کی طرف یعنی ایسے کامون کی طرف بُلاتے ہین جسکے سبب سے لوگ دوزخ مین داخل ہون جیسے کفر او معصیت وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور قیامت کے دن لَا یُنْصَرُوْنَ ؀ نہ مدد دیے جائینگے یعنی اونکا کوئی یار اور مددگار اونسے عذاب روکیگا وَاَتْبَعْنٰھُمْ اور او کے
پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اونسے ملادی ہمنے فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً ج اس دنیا مین لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اونپر لعنت
کرتے ہین وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور قیامت کے دن ھُمْ وہ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ؀ بدصورتون مین سے ہین یا راندے ہوؤن مین سے
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسی علیہ السلام کو توریت مِنْۢ بَعْدِ بعد اسکے کہ مَآ اَھْلَکْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی ہلاک کیا ہمنے پہلے قرن والون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اوس حال مین کہ وہ
کتاب حکمتین اور آیتین کھلی ہوئی تھین یا روشنی تھی کہ دیدہ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَھُدًی
اور راہ بتلانے والی احکام شرع کی وَّرَحْمَۃً اور رحمت تھی اپنے تابعون اور عالمون کے واسطے لَّعَلَّھُمْ شاید کہ وہ یَتَذَکَّرُوْنَ ؀
نصیحت پائین وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ جانب غربی کے وادی واقع نواح طور
اور مقام موسی سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے اِذْ قَضَیْنَآ جب گذرانی
اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ موسی کی طرف وحی وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ؀ گواہون مین سے
اہل فرعون کی طرف موسی کو بھیجنے پر وَلٰکِنَّآ اور مگر وحی بھیجا ہمنے وہ قصہ تمہاری طرف اسواسطے کہ ہمنے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسی کے
بعد قُرُوْنًا قرن مختلف ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئین عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ ج اونپر زندگیان یعنی
بڑی مدتین ان قرن والون پر گذرین اور خبرین صحت اور صواب کی راہ سے بدل گئین اور علم مندرس ہوگئے تو ہمنے تمکو وہ خبرین نئی
کردینے کے واسطے بھیجا تاکہ عقلمند لوگ جان لین کہ ایسی خبرین بے وحی خدا نہین ہوسکتین وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًا اور تھے تم مقیم
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَیْھِمْ
اونپر اٰیٰتِنَا ہماری آیتین موسی اور شعیب علیہما السلام کے قصہ مین جسطرح شاگرد استاد سے پڑھتے ہین یعنی تم مدین مین نہ تھے
کہ یہ قصہ تعلیم لو وَلٰکِنَّا اور مگر ہم کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ؀ ہین بھیجنے والے تمہاری طرف اور تمھین خبر کرنے والے ان قصون کی
وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَیْنَا جب ندا دی ہمنے موسی کو اور توریت عطا کی ہمنے اور بعضی
زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نواز الکشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے
کہا کہ الٰہی توریت مین ایک امت کی صفت اور ریت مین پڑھا کرتا ہون کہ نیک خصلتون اور صفتون سے موصوف ہے یہ کسی پیغمبر کی امت ہوگی
جواب ملا کہ اے موسی یہ امت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پس موسی علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھین حق تعالی
نے فرمایا کہ اے موسی ابھی یہ امت ظاہر ہونے کا وقت نہین ہے اگر تمکو منظور ہو تو اونکی آواز سنا دون پھر حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ اے امت محمد
سب نے اپنے باپون کی پشت سے جواب دیا کہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ جب حضرت موسی کو امت محمدی کی آواز حق تعالی نے سُنائی تمھینہ چاہا

ع ۱۴

کہ بے تحفہ دیے پھیرے تو حق تعالی نے فرمایا عطیہ دیا ہمنے تمکو قبل اسکے کہ تم مجھسے مانگو اور مین نے تمکو بخش دیا پہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش
چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور قرآن کے ساتھ ہین اسطرح پر خوشخبری پائی ہی بیت حق لطف کرد و داد بما ہر چہ بہتر ست ✿ وین بہتر از ہمہ ہست کہ او نیز از آن
ماست ✿ اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے حاصل ہی تو آپ سے حق تعالی فرماتا ہی
کہ ای ہمارے حبیب تم کوہ طور پر حاضر نہ تھے جب کہ ہمنے تمہاری امت کو پکارا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً اور مگر تمکو ہمنے خبر دی اوس رحمت کے سبب سے جو
واقع ہی تمپر مِّنْ رَّبِّكَ تمہارے رب کی طرف سے اور ہمنے تمکو یہ قصے اسواسطے سکھائے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ تاکہ ڈراؤ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس گروہ کو کہ نہین آیا ہی اونپر کوئی ڈرانے والا تمسے پہلے یعنی اوس زمانہ مین جو حضرت
عیسی اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان مین تھا اور نہ حضرت اسماعیل کو عرب مین رسول کیا تھا اور اوس زمانہ کو بہت مدت
گذر گئی تھی پھر اس زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے رسول کیا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کہ شاید وہ نصیحت پاوین
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ اونہین پہونچتی مُّصِيْبَةٌ مصیبت بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہی
اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون نے یعنی جو کام کہ شرک و ظلم اور گناہ اونھون نے کیے فَيَقُوْلُوْا پھر کہتے نزول عذاب کے وقت کہ رَبَّنَا ای
ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تو نے اِلَيْنَا ہماری طرف رَسُوْلًا رسول جو تیرا پیغام ہمارے پاس لاتا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتون کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہوتے ہم ایمان
والون مین سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہی یعنی اگر نہ یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت
عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمین حق کی طرف نہین بلایا تو البتہ اونپر ہم عذاب بھیجتے لکھا ہی کہ قریش کے گروہ نے
یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین سوال کیا اور اونھون نے آپ کی نبوت کا اقرار کر دیا اور آپکی نعت اور صفت توریت سے
پڑھی تو مشرکون نے توریت سے بھی انکار کر کے کہا کہ محمد عربی اگر پیغمبر ہین تو جو معجزے حضرت موسی رکھتے تھے یہ کیون نہین رکھتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آیا اونکے یعنی عرب کے کافرون پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پیغام
صحیح اور درست یعنی قرآن شریف مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے تو قَالُوْا کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُوْتِيَ کیون نہ دیا گیا
محمد عربی کو مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مثل اوسکے جو دیا گیا موسی معجزات مین سے یعنی محمد عربی کو معجزہ عصا اور ید بیضا کیون
نہ دیا اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا کیا کافر نہین ہوے یعنی کافر ہوے انکے ہمجنس قبط کے مشرک بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ اوس
چیز کے جو دی تھی موسی کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیان قَالُوْا کہا قبطیون نے کہ سِحْرٰنِ دو جادو کرنے والے یعنی موسی و ہارون تَظٰهَرَا
پشت پناہ ہین خوارق عادات ظاہر کرنے مین یا عرب کے مشرکون نے کہا کہ دو جادو ایک دوسرے کے معین ہین یعنی توریت اور قرآن وَقَالُوْا
اور کہا قبطیون نے یا مکہ کے مشرکون نے کہا کہ اِنَّا بِكُلٍّ یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ ان دونون جادوون مین سے یا سب پیغمبرون اور لوگونکی کتابون کے ساتھ
كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین قُلْ فَاْتُوْا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ وہ

نصف

هُوَ اَهۡدٰى وہ کتاب بہت ہدایت مِنۡهُمَآ اون دونون کتابون سے جو محمد اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئی کہ مین اَتَّبِعۡهُ
پیروی کرون اوسکی اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ○ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہے فَاِنۡ لَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا پھر اگر نہ قبول کرین
اور جواب دین لَكَ تجکو اور کتاب نہ لائین فَاعۡلَمۡ تو جان لے تو کہ اَنَّمَا يَتَّبِعُوۡنَ سوا اسکے نہین کہ وہ پیروی کرتے ہین
اَهۡوَآءَهُمۡ اپنی خواہشون کی بے علم اور دلیل کے وَمَنۡ اَضَلُّ اور کون شخص ہے بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اوس شخص سے جو
پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَيۡرِ هُدًى بے ہدایت اور بصیرت کے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ تعالیٰ لَا يَهۡدِى ہدایت نہین کرتا اور منزل مقصود کو نہین پہونچاتا الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ○ ع ظالمون کے گروہ کو جو اپنے
نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہین وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا اور بیشک ملائی ہمنے لَهُمُ الۡقَوۡلَ اونکے واسطے بات یعنی دعوت کو
دلیلون سے نصیحت کو وعیدون اور عبرتون سے قصہ کو مثالون سے یا قرآن کو ہمنے ملا ہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد
اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ○ ط شاید کہ وہ نصیحت مانین اور اوسمین غور و تامل کرکے اوسپر ایمان
لائین اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ وہ لوگ جنھین دی ہے ہمنے کتاب یعنی توریت مِنۡ قَبۡلِهٖ قرآن سے پہلے هُمۡ بِهٖ وہ قرآن کے
ساتھ يُؤۡمِنُوۡنَ ○ ایمان لاتے ہین مفسرون کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہین جو ایمان لائے جیسے حضرت عبد اللہ
ابن سلام اور اونکے یار اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کتاب سے انجیل اور اہل کتاب سے وہ چالیس نصاریٰ حبشہ اور شام کے مراد ہین جو حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ مین آکر مشرف باسلام ہوے اسواسطے کہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی اور ابن سلام اور اونکے
یار مدینہ منورہ مین ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ آیت مدینہ مین اوتری ہے وَاِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اور جب پڑھا جاتا ہے اونپر
قرآن قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ تو وہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اوسکا اور جان لیا ہمنے کہ یہ کلام خدا کا ہے اِنَّهُ الۡحَقُّ بیشک وہ صحیح اور
درست ہے اور اوترا ہے مِنۡ رَّبِّنَاۤ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنۡ قَبۡلِهٖ قبل سے اوسکے اوترنے کے مُسۡلِمِيۡنَ ○
اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابون مین اوسکا ذکر ہمنے پایا تھا اور اوسکی حقیقت ہم پہچانے ہوے تھے اُولٰٓئِكَ وہ
گروہ دونون کتاب والون کا يُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ اجر دیے جائینگے وہ لوگ مَّرَّتَيۡنِ دو بار بِمَا صَبَرُوۡا بسبب اسکے کہ
اونھون نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدۡرَءُوۡنَ اور دور کرتے ہین بِالۡحَسَنَةِ
نیک بات سے السَّيِّئَةَ بری بات کو لکھا ہے کہ نصاریٰ جب ایمان لائے تو ابوجہل وغیرہ اونکو گالیان دیتے تھے اور وہ اونکے جواب مین کہتے تھے
کہ خدا تمکو توفیق دے اور ہدایت فرمائے یا مدینہ کے منافق اور یہود ابن سلام رضی اللہ عنہ اور اونکے یارون پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اونکو
نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالیٰ نے اونکی تعریف کی کہ نیک بات کہکر اون احمقون کے کلام کو رد کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ
اور جو چیز روزی دی ہے ہمنے اونھین اوسمین سے يُنۡفِقُوۡنَ ○ خرچ کرتے ہین میری راہ مین وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ اور جب سنتے ہین
بیہودہ بات یعنی کافرون اور منافقون کی طعن و تشنیع تو اَعۡرَضُوۡا عَنۡهُ اعراض کرتے ہین اوس سے اور چپ ہو رہتے ہین
اور اوس سے کچھ تعرض نہین کرتے وَقَالُوۡا اور کہتے ہین بیہودہ بات کرنے والون سے کہ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا ہمارے واسطے ہین ہمارے

ع ۸

کام تحمل اور بردباری وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ اور تمہارے واسطے ہین تمہارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا ہمارے لیے ہی بھلا ہین اور تمہارے
لیے ہی بھلا ہین سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ سلامتی ہی تمکو ہمسے یعنی تمہاری لغویات کے جواب مین ہم لغو نہین کہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ
سلام رخصتی اور چھوڑ دینے کا ہی تحیت اور دعا کا نہین یعنی ہمنے تمھین چھوڑا لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ ○ نہین چاہتے ہم جاہلون کی
صحبت اور تمہارے اخلاق اپنے مین ہم نہین پیدا کرتے اسواسطے کہ بُرون کی صحبت دنیا مین سبب بدنامی عقبی مین باعث بدانجامی ہی
بیت از بدان بگریز و با نیکان نشین ٭ یار بد زہرے بود وانگبین ٭ لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے ایمان کے
نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اونکے سرہانے آپ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای چچا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہکر مجھے مدد دے کہ حق تعالی
سامنے یہ کلمہ کہنا دلیل لاؤن تمہارے واسطے ابو طالب بولے کہ ای میرے بھتیجے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہی اگر قریش کی بوڑھیون کی
اس ملامت کا مجھے خیال نہوتا کہ وہ کہینگی کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو مین یہ کلمہ پڑھ کر تجھے خوش کر دیتا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنَّکَ تحقیق کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهْدِیْ تم قدرت نہین رکھتے ہو کہ ہدایت کرو ایمان مَنْ اَحْبَبْتَ اوسے
جسے تم دوست رکھتے ہو کہ یہ ہدایت پائے وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ہدایت فرماتا ہی جسکو چاہتا ہی وَهُوَ
اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ اور وہ جاننے والا ہی ہدایت پائے ہوون کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرنے پر مستعد ہین یا وہ لوگ کہ حکم ازلی
جنکی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہی اسواسطے کہ حکم ازلی ہدایت مین اصل ہی بیت ہدایت ہر کرا داد ازبدایت ٭ باو ہمراہ باشد تا بنہایت ٭
لکھا ہی کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہین کہ آپکی بات حق ہی
اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ زندگی مین ہماری دولت کا سبب ہی اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہی مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث ہی
مین ڈرتا ہون کہ اگر آپکی پیروی کرون تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دینگے اور میرے یار و مددگار تھوڑے سے ہین مجھے عرب سے مقابلہ کرنے کی
قوت نہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْٓا اور کہا بعضے کافرون نے کہ اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰی مَعَكَ نُتَخَطَّفْ اگر پیروی کرین
ہم راہ ہدایت مین تیرے ساتھ یعنی آپکا ایمان لائین تو نکال دیے جائین ہم مِنْ اَرْضِنَا اپنی زمین سے یعنی عرب ہمین اس دیار سے
نکال دین اَوَلَمْ نُمَکِّنْ کیا ہمنے جگہ نہین دی ہی لَّهُمْ اونکے واسطے حَرَمًا اٰمِنًا حرم امان والا کہ کوئی اوپر قابو نہ پائے یُّجْبٰٓی
کھینچے جاتے ہین اِلَیْهِ اس حرم کی طرف ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیز وہان لاتے ہین
اور دی ہمنے اس پتھر میدان بے کھیت کے مین رِّزْقًا روزی مِّنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے بے منت غیر تو جب باوجود بت پرستی کے ہم
اونھین خوف سے امن اور مرفہ الحال رکھتے ہین تو اگر وہ ایمان لائین تو کیونکر اونھین خوف اور نکالدیے جانے سے ہم امان مین نہ رکھینگے
وَلٰکِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے اونکے لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور یہ نکتہ نہین دریافت کرتے وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور بہت سے
ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَرْیَةٍ اون گانوؤن والون مین سے جو نافرمانی کے سبب بَطِرَتْ کافر ہو گئے مَعِیْشَتَهَا اپنی
زندگی مین یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہو گئے اور ہمنے اون طاغیون کو ہلاک کر دیا فَتِلْكَ تو وہ ہین مَسٰكِنُهُمْ
مسکن اونکے خالی اور خراب لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ نہ بیٹھے اور نہین اونکے ہلاک ہونے کے بعد اِلَّا

قَلِيلًا مگر تھوڑے سے راہ چلتون مین سے کہ دن بھر یا ایک دن سے بھی کم وہان رہتے ہین اور پھر خالی چھوڑکر چلے جاتے ہین بیت خانۂ
دنیا چہ نشینی برخیز + کاین خانہ بدان خوش ست کایند وروند + وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ○ اور ہین ہم وارث اون گھرون کے
گھر والون کے بعد یعنی سب کے فنا ہوجانے کے بعد ہمین باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہی رب تمہارا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مُهْلِكَ الْقُرَىٰ ہلاک کرنے والا گانؤن والون کو حَتَّىٰ يَبْعَثَ اوسوقت تک کہ مبعوث کرے فِي أُمِّهَا اوس یا کی بڑی
بستی اور اون بستیون والون مین سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گانؤن اور پروون کے رہنے والون کی نسبت زیادہ
ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہین تو وہین پیدا کرتا ہی اللہ رَسُولًا رسول کہ حکم الٰہی سے يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھے اونپر آيَاتِنَا
آیتین ہماری الزام حجّت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ اور نہین ہین ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب
کرنے والے دیہات کے عذاب سے إِلَّا وَأَهْلُهَا مگر اون گانؤن والے ظَالِمُونَ ○ ظالم ہون رسولون کی تکذیب اور حق سے انکار
کرکے وَمَا أُوتِيتُمْ اور کچھ دیے گئے تم مِّن شَيْءٍ کسی چیز مین سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
تو فائدہ لینا ہی اس جہان کی زندگی مین وَزِينَتُهَا اور آرایش ہی دنیا کی کہ حیات بے اعتبار ہین اوسکے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے
ہو وَمَا عِندَ اللَّهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہی اوس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہی اپنی ذات مین اسواسطے
کہ اوسکی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہی وَأَبْقَىٰ اور بہت باقی رہنے والی ہی أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا پھر تم
سمجھ نہین لیتے ہو اور سوچتے نہین ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب سے بدلتے ہو بیت حیف باشد لعل و زر دادن بجنگ + پس گرفتن
در برابر خاک و سنگ + حدیث مین ہی کہ حضرت علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب مین اور بعضون نے
کہا ہی کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی أَفَمَن وَعَدْنَاهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا
ہمنے جنت کا آخرت مین اور فتح و نصرت کا دنیا مین وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اوسمین خلاف متصور ہی نہین فَهُوَ لَاقِيهِ تو وہ
پانے والا ہی اوس وعدہ کی ہوئی چیز کا بیشبہہ یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہین كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مانند اوس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اوسے متاع زندگی دنیا مین کہ اوسکی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہی اور اوسکی دولت
انجام نکبت ہی اور اسکا مال ہمیشہ زوال مین ہی اور یہان کی قدر و جاہ معرض انتقال مین ہی ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ حاضر کیے ہوون مین سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابوجہل ہی یا ولید بن مغیرہ
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکاریگا فَيَقُولُ پھر فرمائیگا کہ أَيْنَ شُرَكَائِيَ
الَّذِينَ کہان ہین شریک میرے وہ کہ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین قَالَ الَّذِينَ حَقَّ
کہینگے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہی عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اونپر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتین لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ وہ لوگ گمراہون کے رئیس ہونگے یا
شیطان کہ کہینگے رَبَّنَا ای ہمارے رب هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ یہ لوگ یعنی ضعیف بیچارے تابع وہ ہین کہ أَغْوَيْنَا گمراہ کردیا ہمنے اونھین اور
شر کی طرف ہمنے اونھین بلایا تو اونھون نے مان لیا أَغْوَيْنَاهُمْ گمراہ کردیا ہمنے اونکو كَمَا غَوَيْنَا جسطرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّأْنَا

اب بیزار ہین ہم اونسے اِلَیْکَ تیری طرف اور اوس سے بھی جو کچھ اونھون نے اختیار کیا ہی کفر مَا کَانُوْٓا نہ تھے وہ کہ واقع مین اِیَّانَا
یَعْبُدُوْنَ ۝ ہماری پرستش کرین بلکہ وہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِیْلَ ادْعُوْا اور کہینگے کافرون کو کہ پکارو شُرَکَآءَکُمْ
اپنے شریکون کو یعنی اونھین جنکو ہمارا شریک کرتے تھے بتون مین سے کہ ہمپر سے عذاب دفع کرین فَدَعَوْهُمْ تو پکارینگے وہ اونھین مدد کی
اسید پر فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے وہ بت اون مشرکون کو جواب دینے اور مدد کرنے سے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب تابع بھی اور وہ بھی جنکے تابع تھے اور تمنا کرینگے کہ لَوْ اَنَّهُمْ کاشکے وہ کَانُوْا یَهْتَدُوْنَ ۝ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی
کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پائی ہوتی حق کی طرف کہ عذاب سے بیخوف ہو جاتے وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم وہ دن جسدن پکاریگا حق تعالی تکذیب کرنے والون کو فَیَقُوْلُ پھر کہیگا کہ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝
کیا جواب دیا تھا تمنے رسولون کو جب اونھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِیَتْ پھر پوشیدہ ہو جائینگی عَلَیْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ اونپر
خبرین یعنی جو کچھ پیغمبرون نے کہا ہوگا یا بھول جائینگے دلیلین یَوْمَئِذٍ اوس دن جانینگے کہ کیا کہین فَهُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝
تو پوچھینگے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دین اس جہت سے کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونون عاجز ہونگے یا نہایت دہشت اور حیرت کے
مارے پوچھنے کی پروا نہ کرینگے فَاَمَّا مَنْ تَابَ پھر مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ تو شاید بلکہ چاہیے کہ ہو مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ۝ نیکون اور چھٹکارا پانے والون
مین سے ظالمون مین سے نہین اور سوال کے وقت عاجز نہ رہے اور فلاح و نجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول
کرنے کے ساتھ بندھی ہی بیت مزن بے رضاے محمد نفس ذرہ رستگاری ہمین ست وبس نقل ہی کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ
حق تعالی محمد عربی کو نبوت کے واسطے کیون اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف مین جو سب سے زیادہ بزرگ ہو اوسے
پہونچتا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ
وَیَخْتَارُ اور تیرا رب پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہی اور برگزیدہ کرلیتا ہی احکام پہونچانے کے واسطے
جس کسی کو چاہتا ہی مَا کَانَ نہین اور نہوگا لَهُمُ الْخِیَرَةُ کافرون کو کچھ اختیار اوسمین کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی
انکو نہین پہونچتا اور نہین سزاوار ہی کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کرین اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی خدا کے واسطے ہی
اس بات سے کہ اوسپر کسی کو اختیار ہو وَتَعٰلٰی اور برتر ہی اللہ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ شرک لاتے ہین بت پرست اور
شریک کرتے ہین وَرَبُّکَ اور تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہی مَا تُکِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ سینے اونکے یعنی جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور ایمان والون کے ساتھ کینہ چھپاتے ہین وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین نبوت پر
طعن اور قرآن کی تکذیب کے وَهُوَ اللّٰهُ اور وہی خدا عبادت کا مستحق لَآ اِلٰهَ کوئی معبود لائق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ لَهُ
الْحَمْدُ اوسی کے واسطے ہی حمد فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ اس جہان مین اور اوس جہان مین اسواسطے کہ دنیوی اور اخروی نعمتون کا
مالک وہی ہی وَلَهُ الْحُکْمُ اور اوسی کے لیے ہی حکومت وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور اوسی کی طرف پھیرے

پھیرے جاؤگے قیامت کے دن قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَیْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ اگر کردے اللہ عَلَیْکُمُ
الَّیْلَ سَرْمَدًا تمپر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی رکھے
یا اُفق غارب کے حوالی مین حرکت دے تو مَنْ اِلٰہٌ کون خدا ہی غَیْرُ اللّٰہِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے یَاْتِیْکُمْ بِضِیَآءٍ
لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جسمین طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کیا نہین سنتے ہو تم نصیحت و فکر
و اعتبار کے کان سے قُلْ اَرَءَیْتُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ اگر کردے اللہ عَلَیْکُمُ
النَّہَارَ تمپر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو وسط آسمان پر یا
فوق الارض کے مدار پر حرکت دے تو مَنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ کون ہی خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ
لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِیْہِ اوسمین اور دن کے کامون کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا نہین
دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کرنے اور بصیرت چاہنے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِہٖ اور اپنی رحمت سے اوسنے جَعَلَ پیدا کیا لَکُمُ الَّیْلَ
وَالنَّہَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ تاکہ آرام کرو رات مین وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن مین مِنْ
فَضْلِہٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہی وَلَعَلَّکُمْ اور شاید کہ تم اوسمین تَشْکُرُوْنَ ۝ شکر کرو اللہ کا رات دن کی
نعمت پر نظم چرخ را دور شبا روز می دہد ÷ شب بر روز آورد روزی دہد ÷ خلوت شب بہر آن تا جان ریش ÷ راز دل گوید بر جانان خویش ÷
روز ہا از بہر غوغائے عوام ÷ تا بدیشان کار تن گیرد نظام ÷ وَیَوْمَ یُنَادِیْہِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جسدن
کہ پکاریگا خدا بت پرستون کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہی فَیَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَیْنَ کہان ہین شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ
شریک میرے وہ کہ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالینگے
ہم مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ ہر ایک گروہ اور امت مین سے شَہِیْدًا گواہ اونکے قول و فعل پر یعنی اونکے پیغمبر کو ہم گواہ لائینگے فَقُلْنَا
ہَاتُوْا پھر کہینگے ہم امتون کو کہ لاؤ بُرْہَانَکُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائینگے وسوقت
کہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰہِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہی وَضَلَّ عَنْہُمْ اور گم ہو جائیگا اونسے مَّا کَانُوْا
یَفْتَرُوْنَ ۝ ع وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتین یا امید شفاعت جو بتون سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون
کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی تھا قوم موسی مین سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حضرت موسی کا چچازاد بھائی تھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ بھانجا تھا موسی علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اسواسطے کہ قارون یصہر بن قاہث کا بیٹا ہی اور
حضرت موسی عمران بن قاہث کے فرزند ہین اور قاہث لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین تھا اور قارون چونکہ نہایت خوبصورت
اور زیبا طلعت تھا اسوجہ سے اوسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر مین توریت خوب پڑھتا تھا اور اوسکے ستر مختارون مین
ایک یہ بھی ہی مفلسی اور محتاجی کے زمانہ مین منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اوسکا حال بدل گیا فَبَغٰی پھر ظلم کیا اور زیادتی
ڈھونڈھی قارون نے عَلَیْہِمْ قوم موسی کے لوگون پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَیْنٰہُ اور دیا ہمنے اوسکو مِنَ الْکُنُوْزِ

ع ۱۵

خزانون مین سے یا جمع کیے ہوے مالون مین سے مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ وہ کہ اوسکی کنجیان یعنی کنجیون کا اوٹھانا لَتَنُوْٓأُ اَلبتہ
گران ہوتا بِالْعُصْبَةِ لوگون کے ایک گروہ اُولِی الْقُوَّةِ قٖ زور والون پر عصبہ دس سے چالیس آدمیون تک کی جماعت کو کہتے ہین
اور امام فراء نے کہاہی کہ یہان چالیس آدمی مراد ہین کہ قارون کے خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے اور کشاف مین ہی کہ ساٹھ اونٹ اوسکے
خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے ہر خزانکی ایک کنجی اور کوئی کنجی اونگل بھر سے زیادہ نہ تھی اور کنجیان چمڑے کی بنائی تھین کہ ہلکی ہون اور امام
ثعلبی نے کہاہی کہ کنجیون سے مال کے صندوق مراد ہین اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار سونے چاندی سے بھرے ہوے صندوق تھے اِذْ قَالَ
لَهٗ یاد کر جب کہا قارون سے قَوْمُهٗ اوسکی قوم نے یعنی اونمین سے ایمان والون نے نصیحت کے طور پر کہا کہ ای قارون لَا تَفْرَحْ
خوش نہو مال دنیا پر اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ○ دوست نہین رکھتا خوشی کرنیوالون کو جو مال دنیا پر خوشی
کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے ساتھ حق تعالی کو بغض ہی نظم دنیاے دنی چیست سرا ے ستمے ❊ انگندہ ہزار کشتہ در ہر قدمے ❊
گر دوست دہد گداے شادی نکند ❊ ور فوت شود نیرزد آن بغمے ❊ وَابْتَغِ اور ڈھونڈھ یہ نصیحت کرنے والون کے کلام کی تمامی ہی کہ اونہون
قارون سے کہا کہ ڈھونڈھ اور حاصل کر فِیْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ اوس چیز مین جو عطا کی ہی تجھکو اللہ نے الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
سراے آخرت کو یعنی اپنا مال راہ خدا مین دے اور اس ذریعہ سے اوس جہان کا ثواب حاصل کر ❊ بیت ❊ دنیا تو فرصت غنیمت خر ❊
بحرجان من و رنہ حسرت بری ❊ وَلَا تَنْسَ اور نہ بھول جا نَصِیْبَكَ اپنا حصہ مِنَ الدُّنْیَا دنیا مین سے یعنی رحلت کے
وقت اس جہان سے فقط کفن ہی تجھے نصیب ہوگا تو وہ حال خیال کر اور دنیا کے مال و منال پر گھمنڈ نہ کر نظم گر ملک تو شام تا یمن
خواہد بود ❊ ور زر حد روم تا ختن خواہد بود ❊ آخر و زر گزین جہان کنی عزم سفر ❊ ہمراہ تو چند گز کفن خواہد بود ❊ اور بعضون نے کہاہی کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ اپنا حصہ بھول نہ جا یعنی جسقدر مال تجھکو کفایت کرے اوسی پر بس کر وَاَحْسِنْ اور احسان کر بندگان خدا کے
ساتھ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ جیسا کہ احسان کیاہی اللہ تعالی نے اور نعمت بھیجی ہی اِلَیْكَ تیری طرف وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ
فِی الْاَرْضِ اور نہ ڈھونڈھ تباہکاری اور ظلم کرنا اور تکبر زمین مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ○
دوست نہین رکھتا مفسدون کو جو دنیا کے سبب سے تفاخر کرتے ہین اور بڑائی ڈھونڈھتے ہین قَالَ بولا قارون اسکے جواب مین
اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین یہ مال یعنی یہ مال مجھے دیاہی عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اوس علم پر جو میرے
پاس ہی یعنی علم توریت اسواسطے کہ بنی اسرائیل بھر مین سب سے زیادہ مین توریت کا عالم ہون یا تجارت اور کسبی اور اور پیشون کا علم
یا حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے خزانے اوسے معلوم ہو گئے اور وہ اوٹھالایا تھا اور بعضون نے کہاہی کہ علم سے علم کیمیا
مراد ہی کہ حضرت موسٰی نے اپنی بہن کو بتادیا تھا اور اونھون نے قارون کو تعلیم کیا تھا اَوَلَمْ یَعْلَمْ کیا نہین جانتا تھا قارون نے
یعنی جانتا تھا اور توریت مین پڑھا تھا اور مورخون سے سنا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے قَدْ اَهْلَكَ یقینی ہلاک کیے ہین
مِنْ قَبْلِهٖ قارون سے قبل مِنَ الْقُرُوْنِ زمانہ کے لوگون مین سے مَنْ هُوَ اوسے جو اَشَدُّ مِنْهُ بہت سخت
تھا قارون سے قُوَّةً قوت کی روسے وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ط اور بہت زیادہ جمع مال کی روسے خلاصہ کلام یہ ہی کہ قارون اپنی قوت

اور کثرت مال پر کیون مغرور ہوا حال آنکہ جانتا ہی کہ جو لوگ اوس سے زیادہ قوی اور غنی تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا ہی تو تہدید کی رو سے فرماتا ہی کہ
وَلَا يُسْئَلُ اور پوچھے نہ جاوینگے عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اپنے گناہون سے گناہگار یعنی مشرک لوگ اسواسطے
کہ اوچھین اونکی پیشانی کے نشان سے پہچان لینگے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ یا اونسے بتلانے کا سوال نہوگا اسواسطے کہ حق تعالی
مطلع ہی اوسپر یا عذاب کرنے مین اونسے کچھ سوال نہوگا اسواسطے کہ وہ بیحساب دوزخ مین جائینگے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پھر نکلا
قارون ہفتہ کے دن اپنی قوم پر فِيْ زِيْنَتِهٖ اپنی آرائش کے ساتھ سفید خچر پر سوار سنہرا زین کسے زرد جوڑا پہنے چار ہزار سوار اسی کیفیت
اور صفت پر اوسکے ساتھ اور کشاف مین ہی کہ نوے ہزار آدمی سرخ لباس پہنے اوسکے ساتھ سوار تھے اور اوس سے پہلے کسی نے کسم کا
رنگ نہ دیکھا تھا موضح مین ہی کہ ہزار لڑکیان سفید خچرون پر اوسکے ساتھ سوار تھین سنہرے زین کسے زرد جوڑے پہنے سفید موزے
چڑھائے جب قارون اس شوکت اور دبدبہ کے ساتھ قوم کے لوگون مین داخل ہوا تو قَالَ الَّذِيْنَ کہا اون لوگون نے جو يُرِيْدُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہتے تھے زندگی دنیا کو اور اوسکی رغبت رکھتے تھے اوسکی قوم مین سے یعنی جب اس شوکت و زینت کے
ساتھ قارون اون لوگون مین داخل ہوا تو اونھون نے کہا کہ يٰلَيْتَ لَنَا اے کاشکے ہوتا ہمارے واسطے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ مانند اوسکے جو دیا گیا ہی قارون کو اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ بیشک قارون بڑے حظ والا ہی اور بہت مزے لوٹتا ہی
وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے اُوْتُوا الْعِلْمَ جو دیے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو لوگ برکت قناعت اور عزت
توکل جانتے تھے جیسے حضرت یوشع علیہ السلام اور اونکے اصحاب کہ وَيْلَكُمْ افسوس تمہاری دنیا طلب کرنے والو ثَوَابُ اللّٰهِ
ثواب اللہ کا آخرت مین خَيْرٌ بہتر ہی دنیا کے مالون سے لِّمَنْ اٰمَنَ اوس شخص کے واسطے جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا ج اور ایسے کام اچھے وَلَا يُلَقّٰهَآ اور تلقین نہ کرینگے یہ بات جو عالمون نے کہی یعنی دل اور زبان پر نہ رکھینگے اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ○ مگر صبر کرنے والے طاعت پر یا مصیبت پر اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نیک کامون کی توفیق نہین دیتا مگر صابرون
کو نظم اہل صبر از جملہ عالم برترانند ٭ صابران از اوج گردون بگذرند ٭ ہر کہ کارد تخم صبر اندر جہان ٭ بدرود محصول عیش جاودان ٭ لکھا ہی
کہ قارون کو موسی اور ہارون علیہما السلام پر بڑا حسد تھا ایکدن حضرت موسی سے کہا کہ تمنے رسالت لی اور مذبح ہارون کو ملا مین
بے منصبی پہ کہانتک صبر کرون غرضکہ ہمیشہ حضرت موسی کو ایذا دینے کے درپے رہتا تھا یہانتک کہ زکوۃ کا حکم نازل ہوا یا یہ حکم کہ دسوان
حصہ یا چوتھائی مال کی دینا چاہیے موسی علیہ السلام نے حکم الہی کے موافق اوس سے اس بات پر صلح کی کہ ہزار دینار مین سے ایک دینار
زکوۃ دے قارون نے حساب کیا تو یہ بھی بڑی رقم ہوتی تھی بخل و خست اوسکے دل مین غالب ہوئی تو بنی اسرائیل کے کچھ
لوگون کو بلا کر قارون نے یہ بات کہی کہ جو کچھ موسی نے کہا تمنے مانا اب وہ چاہتے ہین کہ تمسے مال حاصل کرین وہ لوگ بولے کہ تم ہمارے سردار ہو
کیا حکم فرماتے ہو قارون بولا کہ مین چاہتا ہون کہ موسی کو قوم مین رسوا کرون کہ اور لوگ اوسکی بات نہ سنین تو ایک بدکار عورت کو
کہ تیسیر مین اوسکا نام سبرہ لکھا ہی بلایا اور دو تھیلی بھر روپیہ اوسے دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ کل خاص و عام کے مجمع مین وہ اقرار کرے کہ موسی
نے میرے ساتھ زنا کی دوسرے دن جب موسی علیہ السلام امر و نہی فرماتے تھے اوسی بیان مین فرمایا کہ جو کوئی چوری کریگا اوسکا ہاتھ

اکاٹون گا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہی تو کوڑے مار ونگا اور اگر محصن ہی تو اوسے سنگسار کرونگا پس قارون اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ
اگرچہ تم زنا کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان اگرچہ مین زنا کرون تو میری بھی یہی سزا ہی قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تمنے
فلان عورت سے زنا کی ہی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اوسے حاضر کرو پھر سبزہ محفل مین آئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ای عورت تجھے مین
قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کر نا عورت پر ہیبت آلہی غالب ہوئی بولی کہ ای کلیم اللہ
قارون نے دو تھیلیان بھر روپیہ مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کرون اور مین باوجود اسکے کہ بڑی گنہگار اور بدکار ہون کیونکر آپ پر تہمت رکھنا پسند
کرون اور یہ وہ دونون تھیلیان قارون کی مُہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے قارون کی مُہر دیکھ کر پہچانی اور اوسکا مکر سب پر
کھُل گیا پس حضرت موسیٰ نے اپنا مُنھ خاک پر رکھکر جناب آلہی مین قارون کی شکایت کی حکم پہونچا کہ ای موسیٰ زمین کو ہمنے تیرے حکم مین
کر دیا جو چاہو اوسے حکم کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری قوم مین قارون کی طرف بھیجا گیا ہون جسطرح فرعون کی طرف
مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہی اوس سے کہدو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہین اونسے کہدو کہ کنارے ہو جائین پس
سب بنی اسرائیل اوس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ لے لے انکو
پس زمین نے اونکے پانون ٹخنون تک دھنسا لیے اور اونھون نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسیٰ نے ایک کی بھی نہ سُنی اور
زمین سے فرمایا کہ لے لے انھین غرضکہ زانو تک پھر کمر تک پھر گردن تک زمین مین دھنسے اور اونکے رونے چلانے امن مانگنے نے حضرت موسیٰ کے
دل مین کچھ اثر نکیا یہان تک کہ زمین نے اون سب کو بالکل نگل لیا اور اونکے نالہ وزاری سے کچھ فائدہ نہوا اکثر تفسیرون مین ہی کہ حق تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ ای موسیٰ قارون اور اوسکے رفیقون نے ستر بار فریاد کی اور تمنے اونکی فریاد نہ سنی اور رحم نکیا قسم ہی مجھے اپنی عزت
اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایکبار بھی پکارتے تو مین سن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل کے
احمقون نے باہم یہ بات کہی کہ موسیٰ نے اسواسطے دعا کی کہ قارون زمین مین دھنس جاے تو اوسکی کنجیان اور خزانے لے لیجیے
جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو حق تعالیٰ سے درخوہست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین مین دھنس جائین جیسا کہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَخَسَفْنَا بِهٖ پھر دھنسا دیا ہمنے قارون کو وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ اور اوسکے گھر کو زمین مین صاحب
لباب نے فرمایا ہی کہ ہر روز قارون مطعون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین مین دھنستا ہی اور نفخ صور مین نیچے کی زمین پر پہونچیگا
بیت گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز ✤ خوانده باشی کہ ہم از غیرت درویشانست ✤ فَمَا كَانَ لَهٗ تو نہ تھا قارون کو
مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اوسکے یارون مین سے کہ اوسوقت يَّنْصُرُوْنَهٗ مدد کرتے اوس گروہ کے لوگ اوسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ اور نہ تھا عذاب روکنے والون مین سے یعنی نہ اور کسی نے
اوس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا اور صبح کی اون لوگون نے جو آرزو کرتے تھے
مَكَانَهٗ اوسکے مکان اور جاہ کی بِالْاَمْسِ کل یعنی جو لوگ آرزومند تھے وہ قارون کے دھستے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہو گئے
يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ وَيْكَاَنَّ معنی مین وَيْكَ کے ہی اور لفظ اِعْلَمْ پوشیدہ ہی یعنی ولے تجھپر

جان لے کہ حق تعالیٰ **یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ** کھولدیتا ہی روزی **لِمَنۡ یَّشَآءُ** جسکے واسطے چاہتا ہی **مِنۡ عِبَادِہٖ** اپنے بندون مین سے نہ کسی بزرگی کے سبب سے کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے **وَیَقۡدِرُ** اور تنگ کرتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی نہ کسی ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض تقاضاے مشیت سے **لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰہُ** اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ احسان رکھتا **عَلَیۡنَا** ہمپر اور نہ دیتا ہمین جو کچھ ہماری تمنا تھی مال دنیا مین سے تو **لَخَسَفَ بِنَا** البتہ دھسا دیتا اللہ ہمکو زمین مین اور بکرنے مجہول کا صیغہ پڑھا ہی لَخُسِفَ بِنَا یعنی البتہ دھسا دیے جاتے ہم زمین مین **وَیۡکَاَنَّہٗ** وی تندیم کا کلمہ ہی اور کَاَنَّ تشبیہ کے واسطے ہی اور لباب مین طبری سے منقول ہی کہ تمام لفظ وَیۡکَاَنَّ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اور اَلَمۡ تَرَ کے معنی مین ہی یعنی کیا تو نہین جانتا اور نہین دیکھتا یہ کہ **لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ** چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے کافر یا ناشکرے یا تکذیب کرنے والے **تِلۡکَ الدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ** وہ آخرت کا گھر جو تینے سنا ہی اور جانا ہی یعنی بہشت **نَجۡعَلُہَا** بنایا ہی ہمنے اوسے **لِلَّذِیۡنَ** اون لوگون کے واسطے جو **لَا یُرِیۡدُوۡنَ** نہین چاہتے **عُلُوًّا** بڑائی اور تکبر **فِی الۡاَرۡضِ** زمین میں یعنی مال کے ساتھ **وَلَا فَسَادًا** اور نہ تباہی ڈالنا اور ظلم لوگون پر جیسا کہ قارون نے چاہا تھا **وَالۡعَاقِبَۃُ** اور انجام خیر **لِلۡمُتَّقِیۡنَ** ۝ پرہیزگارون کے واسطے ہی صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ بقا کا گھر اوس جماعت ارواح کے واسطے ہی جو صفات نفسانیہ کے میلون سے پاک ہوگئی ہی اسلیئے کہ زمین بشریہ مین وہ روحین بڑائی اور برتری کی طالب نہین ہوتین اور فرعونوں جابرین نفوس کی طرح فساد نہین چاہتی ہین یعنی حضرت آلہی کے سوا اور سے نظر اوٹھا کر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہین کرتے اور عالم ملک و ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف مین چھوڑتے ہین کہ جو تصرف کرے جس مکان مین چاہے کرے اور اونکو اوسپر کچھ اعتراض نہین ہوتا مصرع ہرچہ خواہی کنی کہ ملک تراست ؁ **مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ** جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ طاعت **فَلَہٗ** تو اوسکے واسطے ہی **خَیۡرٌ** بہتر **مِّنۡہَا** اوس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا مین نیکی تو اوسکے واسطے آخرت مین اوس نیکی سے بہتر ثواب ہی **وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ** اور جو کوئی لائے برائی جیسے شرک اور تکذیب **فَلَا یُجۡزَی الَّذِیۡنَ** تو جزا نہ دیے جائینگے وہ لوگ جنھون نے **عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ** کین برائیان **اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ** ۝ مگر مثل اوسکے جو تھے دنیا مین عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر دلیل ہی کہ نیکی کا ثواب اوس سے بہتر ہوگا اور برائی کی جزا اوسکے مثل ملیگی ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا بدکارون کے حال کی خرابی ظاہر کرنیکو ہی اور اونکی طرف برائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہی کہ عقلمندون کو جز ہو اور برائی سے باز رہین بیت ہرچہ در عقل و شرع بد باشد ؁ نکند آنکہ باخرد باشد ؁ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب جحفہ مین پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک مین پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ **اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ** تحقیق کہ فرض کیا ہی **عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ** تجپر ای ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا **لَرَآدُّکَ** البتہ پھیرنے والا ہی تجکو **اِلٰی مَعَادٍ** پھرنے کی جگہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہی اور بعض نے کہا ہی کہ معاد سے جنت مراد ہی اور تاویلات کاشی مین ہی کہ معاد فنا فی اللہ ہی احدیت ذات مین اور بقا باللہ ہی مقام تحقیق جمیع صفات مین سالک صاحب بصیرت پر یہان منہ بدا و الیہ یعود کا بھید کھلتا ہی **نظم** چون از و بُد ابتدا آن را ابتدا ؁ ہم بدو باید کہ باشد انتہا ؁ نور ہائے را کہ گرد از حق طلوع ؁ جملہ ایشان سوے کو باشد

رجوع ۶ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبِّيْٓ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اوسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى جو کوئی لایا سیدھی راہ
یا توحید یا قرآن اور وہ میں ہوں وَمَنْ هُوَ اور اوسے جو ہے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ گمراہی کھلی ہوئی میں جیسے وہ لوگ جو میرے
منکر ہیں وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امید رکھی ہوتی تمنے اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
یہ کہ بھیجی جاوے تمہاری طرف کتاب تو ہمنے نہیں بھیجی تمہاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے
پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا پس نہو پشت پناہ اور یار لِّلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے یعنی اونکے ساتھ مدارا نہ کرو اور جو
کچھ وہ چاہیں اوسے قبول نہ کرو وَلَا يَصُدُّنَّكَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھیں تمہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
اللہ کی آیتیں پڑھنے اور اوس پر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ بعد اسکے کہ اوتری ہیں تیری طرف وَادْعُ اور پکار خلق کو
اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہو مشرکوں میں سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار
مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو اسواسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس
آیت میں خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں اور حضرت سے جو خطاب ہوا اسکا فائدہ یہ ہے کہ
مشرکوں کی یہ امید منقطع ہو جاوے کہ آپ اونکے ساتھ موافق ہو جائینگے كُلُّ شَيْءٍ سب چیزیں هَالِكٌ فنا ہو جانے والی ہیں
اِلَّا وَجْهَهٗ مگر ذات حق تعالیٰ کی یا سب عمل باطل ہیں مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ اوسی کے واسطے ہے حکم
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے بدلے کے واسطے بعضے محققوں کے نزدیک یہ ہے کہ جب وجود حقیقی
کوئی نہیں مگر حق سبحانہ تعالیٰ تو حقیقت میں اوسکا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر میں حضرت شیخ الاسلام کے کلمات
نقل کرتے ہیں بیت کہ نہ از کس بتو و نہ از تو بکس ٭ ہمہ از تو بتو بس ہمہ تو و بس ٭ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ٭ و کل نعیم لا محالۃ زائل
علاقہ منقطع عوائق مرتفع رسوم باطل ہیں اسباب مضمحل حدود پراگندہ خلائق فانی اور حق تعالیٰ یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف میں لکھا ہے
کہ حق تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ یہلک تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سب چیزوں کے وجود آج ہی اونکے وجود میں فنا ہیں اور مشاہدہ اس حال کا
محجوبوں کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے یَوْمَ تُرَدُّوْنَہٗ بعیدًا وَنَرٰہُ قریبًا مصرع با وجود تو ز من آواز نیاید کہ منم ٭

وقف لازم

ثلثۃ ع ۹

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ عنکبوت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اونہتر ۶۹ آیتیں ہیں

الٓمّٓ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہیں تاکہ بندے جان لیں کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت
کرنے کی طرف راہ نہیں ہے اور کسی کامل کی عقل اوسکی کنہ معرفت سے آگاہ نہیں ہے مصرع خرد عاجز و فہم در وے گم ست ٭
اس سورت کے حروف اول کشاف میں کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف
فرماتا ہے کہ اللہ میں ہوں میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف میں ہوں اخلاص میری عبادت میں نہ چھوڑ مجید میں ہوں

اور ون کی بزرگی مسلم نہ رکھ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا کیا جان لیا لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائینگے اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وہ جو کہین کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ نہ سمجھین کہ فقط اٰمَنَّا کہنے کی بدولت اونسے ہاتھ روک لیا جائیگا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ اور وہ آزمائے نہ جائینگے اوامر ونواہی کے ساتھ یا مبتلا نہونگے نفس اور مال مین یا اونکا امتحان نہ کیا جائیگا ہجرت اور جہاد کے سبب سے اور اونکے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اونپر پیش آئینگے اور فقط اٰمَنَّا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائینگے اور یہ آیت مسلمانون کی ایک جماعت کی شان مین ہی جو مکۂ معظمہ مین تھی اور اونھین اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور مہاجر لوگ مدینۂ منورہ سے اونکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافرون کے جوار مین ہوگے تمھارا اسلام پورا نہین ہی تو بعضے اونمین ہجرت کی نیت کرکے نکلے اور مشرک آگاہ ہوے اور اونھین راہ سے پھیر لیگئے تو حق تعالیٰ نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ نہ تصور کرنا چاہیے کہ بے کشاکش بلا دعوی ولا صحیح ہو **بیت** عاشقان را درد دل بسیار میباید کشید ✽ جور یار و قصۂ اغیار میباید کشید ✽ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مہجع نام حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر مین عامر حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زبان مبارک پر یہ لفظ آیا کہ یہ شہدا موحدین کے آگے چلیگا مہجع کے مان باپ مہجع کی وفات کے سبب سے بڑی جزع فزع کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فقط لفظ ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہین چلتا وَلَقَدْ فَتَنَّا اور بیشک امتحان کیا اور فتنہ مین ڈالا ہمنے الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون لوگون کو جو ان ایمان والون سے قبل تھے یعنی یہ صورت تو سب امتون مین واقع تھی اور سب کے دعوے کو بلا سے آزمایا ہی فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ تو ظاہر کرتا ہی اللہ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا اون لوگون کو جو سچ بولے ہین دعوی ایمان مین وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ○ اور ظاہر کردیتا ہی جھوٹون کو جو دین مین جھوٹا دعوی کرتے ہین یا دکھا دیتا ہی اون دونون گروہونکا حال خلق کو یا جزا دیتا ہی اوس چیز کی جو جانتا ہی اونکا سچ اور جھوٹ **نظم** در محبت ہر کرا دعوی کنند ✽ صد ہزاران امتحان بر وی تنند ✽ گر بود صادق کشد بار جفا ✽ ور بود کاذب گریزد از بلا ✽ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کرتے ہین وہ لوگ جو یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ کرتے ہین برائیان جیسے کفر اور گناہ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا یہ کہ پیشی کرینگے ہمپر اور ہمکو عاجز کردینگے اونکو گناہون کی جزا دینے سے سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ○ برا حکم ہی وہ جو کرتے ہین فتوحات مین لکھا ہی کہ کیا گمان کرتے ہین گناہگار کہ اپنے گناہون کے سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت پر سبقت لیجائینگے یہ حکم ناپسند ہی اسواسطے کہ میری رحمت سبقت لیگئی ہی اونکے گناہون پر جو موجب غضب ہوتے ہین **بیت** گر گناہ تو از عدد بیش ست ✽ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ از ان پیش ست ✽ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا جو کوئی ہو کہ امید رکھے لِقَآءَ اللّٰهِ لقاء الٰہی کی بہشت مین یا ثواب پانے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ڈرتا ہی روز قیامت سے اور اس بات سے کہ مین خدا کے سامنے حاضر کیا جاؤنگا اوس سے کہدو کہ آمادہ ہے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کردی ہی آخرت مین لقاے الٰہی کی وہ لَاٰتٍ البتہ آنے والی ہی وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ اور وہ ہی سننے والا بندون کی بات جاننے والا اونکے دلون کے ارادے اور خیالات وَمَنْ جَاهَدَ اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا ہوائے نفس غدار کے ساتھ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ جہاد کریگا لِنَفْسِهٖ اپنے واسطے اسواسطے کہ اوسکا ثواب اوسی کو ملیگا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَغَنِیٌّ البتہ بے پرواہ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○

اہل عالم کی طاعتون اور مجاہدون سے اور بندون کو عبادت کی تکلیف اونھی کے احوال کی درستی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور جو لوگ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے لَنُکَفِّرَنَّ البتہ مٹا دینگے ہم عَنْهُمْ اون سے
سَیِّاٰتِهِمْ اونکی برائیان وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم اونھین اَحْسَنَ الَّذِیْ بہت خوب کام کی جو کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا کہ اونکے سب عملون مین یہی بہتر ہے اور باقی کام جو نکہ فضیلت مین اوس کے برابر نہین
اونکی جزا اونکے موافق ہم دینگے اونکے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس اور اس سے بھی زیادہ سات سو تک اسواسطے کہ وہ محتاج ہین
اور ہم بے نیاز ہین مصرع رسم باشد کز غنی چیزے رسد محتاج را نقلہ لکھا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے
سرفراز ہوئے تو اونکی مان حمنہ نام بنت ابو سفیان نے قسم کھائی کہ ہرگز دھوپ سے چھانون مین نہ جاونگی اور جس چیز سے میری زندگی کو مدد
پہونچتی ہے وہ نہ کھاونگی جب تک تو دین محمدی سے جو تونے اختیار کیا ہے بیزار نہو جاے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی خدمت مین عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہم نے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اوس کے مان
باپ کے ساتھ حُسْنًا ط نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین مان باپ اور لڑائی جھگڑا
کرین تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِیْ تا کہ شریک ٹھہرائے تو میرے ساتھ مَا لَیْسَ اوس چیز کو کہ نہین ہے لَكَ بِهٖ تجھے اوسکی خدائی کا
عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالیٰ نے تعبیر فرمایا یعنی مان باپ اگر تجھے حکم کرین اس بات کا کہ اوس چیز کو میرا شریک
ٹھہرا جسکی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع مین خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہین پس اگر مان باپ شرک کرنے کو کہین فَلَا تُطِعْهُمَا
تو نہ اطاعت کر اونکی اسواسطے کہ خالق کے گناہ مین مخلوق کی فرمانبرداری درست نہین ہے اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ میری جزا کی طرف ہے پھرنا
تمھارا مومن ہو یا مشرک فرزند یار ہو یا عاق فَاُنَبِّئُكُمْ تو آگاہ کرونگا مین تمکو جزا دینے کے وقت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس
چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے برائی
بعد لَنُدْخِلَنَّهُمْ ضرور ضرور داخل کرینگے ہم اونھین فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝ گروہ مین نیکون کے یا لائینگے ہم اونھین اونکے داخل ہونے کی
جگہہ مین کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ یَّقُوْلُ کوئی ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم خدا کا
مراد منافق ہین یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان لائے ہین ہم فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے راہ خدا مین اپنے
دین کے سبب سے یعنی جب کافر اوسپر سختی کرتے ہین تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی کہتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتْنَةَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگون کی
كَعَذَابِ اللّٰهِ ط مانند عذاب الٰہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذا رسانی کے سبب سے ایمان چھوڑ دیتے ہین جسطرح عذاب الٰہی کے
خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِنْ جَآءَ اور اگر آئے نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت تو لَیَقُوْلُنَّ
ضرور کہین کہ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ط بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین دین اور ملت مین تو ہمین بھی مال غنیمت مین شریک کرلو اَوَلَیْسَ اللّٰهُ کیا
نہین ہے اللہ بِاَعْلَمَ زیادہ جاننے والا سب جاننے والون سے بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وہ چیز جو آدمیون کے دلون مین ہے
اخلاص کی صفائی یا نفاق کا میل وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور البتہ جانتا ہے خدا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین

دل سے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ اور البتہ جانتا ہی منافقون کو جو نہین ایمان لائے ہین اور اونکو دنیا مین تمیز کریگا رنج مین
مبتلا کرکے اور بلا مین ڈالکر اونکا امتحان لیکے اسواسطے کہ بلا اور مصیبت مین مردون کا جوہر پہچانا جاتا ہی جسطرح آگ مین سونے
چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھلجاتا ہی نظم بشکل و ہیأت انسان زرہ مروز نہار نہ توان بصبر و تحمل شناخت جوہر مرد ٭ اگر نہ پاک بود از بلا
نخواہد حبست ٭ وگر درا صل بود پاک صبر خواہد کرد ٭ لباب مین ہی کہ ابو سفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ
عنہما کو کہا کہ نئے دین سے منہ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ نہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے مین کچھ گناہ ہو تو اوسکا
بار ہم اوٹھا لینگے اور تمکو اوس بار مین نہ دبنے دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو ایمان
لائے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ پر رہو وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اوٹھائین ہم خَطٰيٰكُمْ گناہ تمہارے امر تاویل جزا مین ہی یعنی اگر ہماری متابعت کرو تو
ہم تمہارے گناہ اوٹھالینِ وَمَا هُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین ہین کافر بِحٰمِلِيْنَ اوٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مومنون کے
گناہون مین مِّنْ شَيْءٍ کچھ بھی اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ تحقیق کہ وہ ضرور جھوٹے ہین اپنی اس بات مین جو کہتے ہین کہ ایمان والون کے
گناہون کا بوجھ ہم اوٹھالینگے اور وہ اوسکے اوٹھانے پر قادر نہونگے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہون کے بار کی جہت سے
اور اونکے گناہون کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اونھین کافرون کے سبب سے وہ گمراہ ہوے اور اون کافرون کی متابعت کی جیسا
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ اور ضرور اوٹھائینگے قیامت مین بھاری بوجھ اپنے گناہون کے وَاَثْقَالًا
اور بھاری بوجھ اورون کے مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اپنے بھاری بوجھون کے ساتھ یعنی جن لوگون کو ان کافرون نے گمراہ کیا ہی
اونکے وبال کے بوجھ کو اون کافرون کے گناہون کے بوجھ پر اضافہ کرینگے بغیر اس بات کے کہ گمراہون کے گناہ مین سے کچھ کم ہو وَ
لَيُسْـَٔلُنَّ اور پوچھے جائینگے تابع اور متبوع لوگ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع اوس
چیز سے کہ ہین افترا کرتے باطل باتین اور حیلے جسکے سبب سے خلق گمراہ ہوتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بھیجا ہمنے نُوْحًا اِلٰى
قَوْمِهٖ نوح کو اونکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِيْهِمْ اونکے درمیان قوم کے لوگون کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے
اَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مگر پچاس سال بہت مشہور یہ روایت ہی کہ نوح علیہ السلام چالیس
برس کے سن مین مبعوث ہوے اور نو سو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف پکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے اتقان مین حضرت
وہب سے منقول ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوے
اور نو سو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے
پوچھا کہ ای سب پیغمبرون مین بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو درون کا ایک گھر کہ ایک سے آئین دوسرے سے نکل جائین
رباعی گر عمر تو عمر نوح و لقمان باشد ٭ آخر بروی چنانکہ فرمان باشد ٭ در بودن دنیا و برون رفتن ازو ٭ یک روز و ہزار سال یکسان باشد
حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالی نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو

اور قوم کی ایذا اور ظلم اوٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سنکر تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان نہ لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
پھر پکڑ لیا اونکی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے
نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اونکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَ
جَعَلْنٰهَآ اور کر دیا ہمنے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت اور نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اوس سے
دلیل پکڑین یا نصیحت پائین وَاِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم کے لوگون کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ کہ عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ
یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اوس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○
اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْثَانًا
بتون کو وَتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا جھوٹ اور اوسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ
الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق کہ جنکو پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وہ لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکت اور قدرت
رکھتے کہ دین لَكُمْ تمکو رِزْقًا روزی فَابْتَغُوْا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق
کھانے والون کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہی وَاعْبُدُوْهُ اور عبادت کرو اوسکی اوسے ایک جان کر وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو
لَهٗ اوسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت حال باقی رہتی ہی اور آیندہ نعمت بڑھتی ہی اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اوسکی طرف پھیر
جاؤگے یہانتک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالیٰ کفار قریش کو تہدید فرماتا ہی اور دھمکی سناتا ہی کہ وَاِنْ
تُكَذِّبُوْا اور اگر تکذیب کرو ای مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہین اپنے پیغمبرون کی اُمَمٌ امتین
مِّنْ قَبْلِكُمْ تمسے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اونکی تکذیب سے پیغمبرون کو کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اونکی بھی
مضرت اونھی امتون کے لاحق حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت مین مستحق عذاب ہوے تو ای کفار قریش تمہاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا
نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اور نہین ہی میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھلا ہوا اور اونھون نے
پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تمکو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تمکو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہین دیکھا اونھون نے اور ابوبکر نے لم تروا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا نہین دیکھا تمنے ای حشر و نشر کے منکرو کہ كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ
الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہی اللہ مخلوق کو اور نیست سے ہست کرتا ہی ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اونھین موت کے بعد پھیریگا زندگی کی طرف اِنَّ
ذٰلِكَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ خدا پر آسان ہی قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
سِيْرُوْا سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ پھر دیکھو کہ کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہی خدا نے خلق کو مختلف شکلون مختلف
فعلون مختلف حالون پر ثُمَّ اللّٰهُ پھر اللہ تعالیٰ يُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ دوسرا پیدا کرنا خلاصہ کلام یہ ہی کہ جب تمنے

دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا مین سب کا خالق اللہ ہی تو تم پھر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائیگی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو
ابتدا مین خلائق کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہی کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ تعالی عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
ہر چیز پر یا ابتدا پیدا کرنا ہو یا دوبارہ قَدِیۡرٌ ۝ قادر ہی اس جہت سے کہ قدرت اوسکی صفت ذاتی ہی اور اوسکی ذات سب ممکنات کے
ساتھ نسبت کرکے یکسان ہی جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہی تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہوگا یُعَذِّبُ عذاب
کرتا ہی مَنۡ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی عذاب کرنا وَیَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ اور رحم کرتا ہی جسپر چاہتا ہی رحم کرنا وَاِلَیۡہِ تُقۡلَبُوۡنَ ۝
اور اوسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کرتا ہی چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم
کرتا ہی توفیق ایمان دیکر کشف الاسرار مین ہی کہ عذاب اوسکا عدل کی راہ سے ہی اور رحمت اوسکی فضل کی رو سے جسکے ساتھ
چاہتا ہی عدل کرتا ہی اور سامنے سے ہکا دیتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فضل کرتا ہی اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہی نظم اگر رانی زراہ عدل
رانی ۔ وگر خوانی زروے فضل خوانی ۔ مرا باراندن و خواندن چہ کارست ۔ اگر خوانی وگر رانی تو دانی ۔ اور زاد المسیر مین ہی
کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضون کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت
دنیا کو ترک اور نفرت کرنے سے یا عذاب حرص و رحمت قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے
سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عذاب یہ ہی کہ بندہ کو اوسی پر
چھوڑے اور رحمت یہ ہی کہ خود بندہ کے کامون کا کفیل ہو جائے مصرع تا تو نباشی یار ما رونق نگیرد کار ما ۔ وَمَآ اَنۡتُمۡ اور نہین ہو تم
اے لوگو بِمُعۡجِزِیۡنَ عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِی الۡاَرۡضِ زمین مین اگر چاہو کہ اوسکے حکم سے بھاگو اور زمین مین
چھپ ہو تو نہین چھپ سکتے ہو وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ اور نہ آسمان مین یعنی اگر آسمان مین ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہین ہو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو خلق آسمان مین ہی وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہین ہی وَمَا لَکُمۡ اور نہین ہی تمہارے واسطے
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ خدا کے سوا مِنۡ وَّلِیٍّ کوئی یار جو تمکو عذاب الہی سے بچائے وَّلَا نَصِیۡرٍ ۝ع اور نہ کوئی مددگار جو عذاب
تمپر سے اوٹھائے وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور جو لوگ کافر ہوے خدا کی آیتون کے ساتھ یعنی اوسکی کتابون کا ایمان
نہ لائے یا اوسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلین نہ مانین وَ اور ایمان نہ لائے لِقَآئِہٖۤ اوسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت اور حشر
ونشر کے منکر ہوے اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا وہ لوگ ناامید ہوے مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ میری رحمت سے دنیا مین یا ناامید ہونگے قیامت مین
اور یَئِسُوۡا صیغہ ماضی تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ لَہُمۡ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ
اَلِیۡمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ عذاب مین رہینگے اپنے کفر کے سبب سے اسکے بعد جملے معترضے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم
کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہی کہ فَمَا کَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جب وہ اپنی
قوم کو بت پرستی سے منع فرما چکے اور بت توڑ دیے اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا مگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضون سے کہ اقۡتُلُوۡہُ قتل کرو
ابراہیم کو اَوۡ حَرِّقُوۡہُ یا جلا دو اوسے اور جلانے پر متفق ہو کر اونھین آگ مین ڈالدیا فَاَنۡجٰىہُ اللّٰہُ تو نجات دی ابراہیم کو اللہ تعالی نے

ع ۹

مِنَ النَّارِ ؕ آگ کے ضرر سے اور آگ ونپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کردی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس نجات دینے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین اوسکی قدرتکی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اونکی تفریح کے واسطے قدرتی چمن پھولا ہوا لگایا اور قدرتکی نشانیان کنکے واسطے ہین لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لاتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ سنکر اوسمین غور وفکر کرتے ہین اور فائدہ اوٹھاتے ہین وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوا اسکے نہین کہ ٹھہرالیا ہے تمنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ تعالی کے اَوْثَانًا بتون کو خدا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے سبب سے یعنی تاکہ تم اور بت پرست باہم ملجاؤ اور بتون کی پرستش پہ اجتماع کرلو فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ زندگی دنیا مین یعنی جب تک دنیا مین رہو وہ دوستی باقی ہے ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر قیامت کے دن یَكْفُرُ کافر ہوجائینگے اور بیزاری جتلائینگے اور منکر نظر آئینگے بَعْضُكُمْ بعضے تم مین جنکے لوگ تابع تھے بِبَعْضٍ بعض کے ساتھ کہ تابع ہین وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے یعنی پیروی کرنے والے اور رذیل لوگ بَعْضًا ؗ بعض کو کہ آگے چلنے والے اور شریف لوگ ہین وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہے وَمَا لَكُمْ اور نہین ہے تمہارے واسطے اوسدن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ کوئی یار اور مددگارون مین سے جنکی مدد سے تم نجات پاؤ آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَهٗ لُوْطٌ ۘ اونکی لوط علیہ السلام نے کہ اونکے بھانجے یا بھتیجے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اونکی چچازاد بہن تھین اور اونکا ایمان لائی تھین کہ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ بیشک مین ہجرت کرنے والا ہون اس قوم سے اِلٰى رَبِّیْ ؕ اوس جگہ جہان میرے رب کا حکم ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک وہ وہ تو غالب ہے مجھے دشمنون سے مغلوب کریگا الْحَكِیْمُ ○ حسب جانتا ہے اور حکمت کے ساتھ میرا کام بناتا ہے پھر لوط اور سارہ نے ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کرکے پہاڑ پرسے جو کوفہ کے سامنے ہے نجران کو گئے اور وہان سے ملک شام مین داخل ہوے حضرت ابراہیم تو فلسطین مین ٹھہرے اور لوط علیہما السلام موتفکہ مین گئے کشاف مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اوسوقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالی نے اسماعیل علیہ السلام کو اونکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی تھین اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایک سو بارہ یا ایک سو بیس برس کا ہوا تو حق تعالی نے حضرت سارہ سے بھی اونھین فرزند عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اور عطا کیا ہمنے اونھین بوڑھاپے مین اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھدی ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ اوسکے فرزندون مین نبوت یعنی نبی اسرائیل اور نبی اسماعیل مین وَالْكِتٰبَ اور کتابین یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اجر ہجرت کا فِی الدُّنْیَا ۚ اس جہان مین اسطرح کہ اونھین ہمنے فرزند عطا کیا بوڑھاپے مین بانجھ بوڑھیا سے یا ہمنے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری اور کتابین اونھین مرحمت کین یا اونھین ہمنے مقبول خلق اور ہر دل عزیز کردیا کہ سب ملتون والے اونکی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہین یا ہمنے حکم کردیا اونپر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ دنیا مین اونکا اجر اونکی ضیافت باقی رہنا ہے یعنی جسطرح اونکی زندگی مین اونکے مہمانخانہ مین عوت کا دستارخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہے اور سب خاص وعام اوس دستارخوان سے بہرہ مند ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ

وقف لازم

۱۶۰

فِی الْاٰخِرَةِ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ صالحون مین سے ہین وَ لُوْطًا اور یاد کر لوط کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے
لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کے لوگون سے کہ وہ موتفکات کے رہنے والے تھے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز
آتے ہو بُرے کام پر اور بکسر نے زا اِنَّكُمْ ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم بُرے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت
بُرا ہے اور اوسکی بُرائی کے سبب سے مَا سَبَقَكُمْ نہین سبقت لیگیا تمپر بِهَا اوس بُرے کام مین مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ
الْعٰلَمِیْنَ ○ اہل عالم مین سے اسواسطے کہ اچھی اور سلیم طبیعتین اوس کام سے متنفر ہین اور پاکیزہ نفس اوس کام سے کراہیت کرتے
ہین اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردون پر مباشرت کی راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۵ اور راہ
ماری کرتے ہو راہ چلنون پر یعنی اونکا مال لیکر اونھین قتل کر ڈالتے ہو یا غریبون پر اس کام کے واسطے جبر کرتے ہو اور اسی سبب سے
لوگون نے دریا کی راہ سے آمد و رفت اختیار کی ہے اور خشکی کی راہ بند ہو گئی ہے وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ط
اپنی مجلسون مین بُرے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلون اور عارفون کے نزدیک اچھے نہین ہین جیسے گالی دینا اور مخش ملی
ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اونگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتون کو غلّے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر بجانا
اور مسافرون سے مسخراپن اور ایسی باتین فَمَا كَانَ تو نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب لوط کی قوم کو لوط کی بات کا اِلَّآ اَنْ
قَالُوا مگر یہ کہ کہا اونھون نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لاؤ عذاب خدا کا ہمپر اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○
سچون مین سے اس بات مین کہ یہ کام بُرے ہین اور اسکے سبب سے تمپر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑینگے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو
کہ خدا ہے اور تم اوسکے پیغمبر ہو تو اوس سے کہو کہ عذاب ہمپر بھیجے جب لوط علیہ السلام اون کافرون سے ناامید ہوئے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے تو
قَالَ کہا مناجات کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِیْ اے رب میرے مدد کر میری عذاب نازل کر کے عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○ گروہ پر مفسدون کے
وَلَمَّا جَآءَتْ اور جب آئے رُسُلُنَآ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ابراہیم کی طرف فرزند کی
بشارت دینے تو قَالُوْٓا کہا فرشتون نے کہ اِنَّا مُهْلِكُوْٓا بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہین اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ج اس سدوم
نام گانون کے رہنے والون کو اسواسطے کہ وہ آپکے بھلیجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ اَهْلَهَا بیشک اوس گانون والے
كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ○ ہین ظالم کفر کے سبب سے اور انواع و اقسام کی برائیان کر کے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِیْهَا
لُوْطًا ط بیشک اوس گانون مین لوط ہے اور وہ تو ظالمون مین سے نہین ہے تو قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین
بِمَنْ فِیْهَا ز اوسے جو اوس گانون مین ہے مومن اور کافر اور ہم لوط علیہ السلام کے حال سے غافل نہین ہین لَنُنَجِّیَنَّهٗ ضرور
ضرور ہم نجات دینگے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ ز مگر اونکی جورو کو کہ كَانَتْ ہے وہ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○
باقی رہجانے والون مین سے عذاب مین یا گانون مین یعنی ہم کہدینگے کہ لوط علیہ السلام قوم مین سے نکل جائین اپنے لوگون سمیت
اور اونکے سب لوگ نکل جاوینگے مگر اونکی جورو قوم کے لوگون مین رہیگی اور اونکے ساتھ ہلاک ہو جائیگی وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوے ہمارے لوط کی طرف تو سِیْٓءَ بِهِمْ غمناک ہوے لوط اونکے سبب سے

ع ۸

وَضَاقَ بِهِمْ اور تنگ ہوے اونکے باعث ذَرْعًا دل کی روسے یعنی تنگدل ہوئے کہ مبادا اونکی قوم کے لوگون سے ان تازہ واردون کو رنج پہونچے باین وجہ کہ قوم کے لوگ غریبون سے متعرض ہوتے تھے فرشتون نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر اونھین تسلی دی وَقَالُوْا اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر وَلَا تَحْزَنْ اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم نجات دینے والے ہین تجھے وَاَهْلَكَ اور تیرے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ ہوگی رہجانے والون اور ہلاک ہونے والون مین سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ان گانون والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یعنی پتھر کا مینہ بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تھے برابر يَفْسُقُوْنَ ○ فسق کرتے تو حکم الٰہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگون سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے کافر ہلاک ہوے اور شہر خراب ہوگیا اور اون کافرون کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہوگیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا اور بیشک ہمنے چھوڑ دیا مِنْهَآ اوس گانون مین سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس قوم کے واسطے جسکے لوگ سمجھتے ہین اور عبرت لیتے ہین اور وہ نشانی یا اونکے خراب مکانون کے آثار ہین یا پتھر کنکر وغیرہ کہ اوس مین مین پائے جاتے ہین یا سیاہ پانی کہ ابتک موجود ہی وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے بھائی شعیب کو فَقَالَ پھر کہا شعیب نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ای میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور امید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جنکے سبب سے ثواب کی امید رکھ سکو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْاَرْضِ زمین مدین مین کم ناپ تول کے مُفْسِدِيْنَ ○ اوس حال مین کہ قصد کرنے والے ہو فساد کا فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اون لوگون نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو آپکڑا اونھین سخت زلزلے نے یا جبرئیل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اوسکے سبب سے دل تھرا گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِيْ دَارِهِمْ اپنے گھرون مین جٰثِمِيْنَ ○ زانو کے بل پڑے ہوے اور موئے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا ایکنے ثمودًا پڑھا ہی تنوین ڈالکے ساتھ اور یاد کر قوم عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہی اونکی ہلاکت تمہارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ اونکے مکانون سے جو حجاز اور یمن مین واقع ہین کہ وہان تمہارا گذر رہتا ہی اور عذاب کے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کردیے ہین اونکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اونھین عَنِ السَّبِيْلِ راہ راست سے جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے ہین وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○ اور تھے دیکھنے والے یعنی دیدۂ بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کرسکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہوے یا اپنے گمان مین ہوشیار اور باریک بین تھے مگر پیغمبرون کی باتون کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ اور فرعون کو اور اوسکے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کہ آئے اونکے پاس موسیٰ علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیون اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اونھون نے

فی الارض میں مصیبیں اور بڑائی اختیار کی وماکانوا سبقین ○ اور نہ تھے سبقت لیجانے والے حکم آلہی پر
بلکہ حکم آلہی اونمیں جاری ہوا فکلا تو ہر ایک کو انمیں سے جنکا ذکر کیا اخذنا پکڑلیا اور عذاب کیا ہمنے بذنبہ اوسکے
گناہ کے سبب سے فمنھم تو اونمیں سے من ارسلنا علیہ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوسپر حاصبا آندھی کہ اومیں
سنگ ریزے تھے یعنی قوم لوط پر ومنھم اور اونمیں سے من اخذتہ الصیحۃ کوئی تھا کہ پکڑلیا اوسے چیخ کے
عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو ومنھم اور اونمیں سے من خسفنا کوئی تھا کہ دھنسادیا ہمنے بہ الارض
اوسے زمین میں جیسے قارون کو ومنھم اور اونمیں سے من اغرقنا کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہمنے اوسے پانی میں جیسے قوم نوح اور
فرعون وماکان اللہ لیظلمھم اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہیں کہ بے جرم اونپر عذاب کرے ولکن کانوا
اور لیکن تھے وہ کہ جہل اور عناد کے سبب سے انفسھم یظلمون ○ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور کفر و معصیت کر کے اپنے کو تیر عذاب کا
تودہ بناتے تھے رباعی ای کہ حکم شرع را رد میکنی ÷ راہ باطل پیروی بد میکنی ÷ چون تو بد کردی بدی یابی جزا ÷ بس بدیہا جملہ با خود
میکنی ÷ مثل الذین اتخذوا مثل اون لوگوں کی جنھوں نے ٹھہرایے من دون اللہ بجز اللہ کے اولیاء دوست
یعنی معبود کمثل العنکبوت مانند مکڑی کے ہے کہ اپنے واسطے اتخذت بیتا بنالیتی ہے گھر یعنی جالا لگاتی ہے وان
اوھن البیوت اور تحقیق کہ گھروں میں بہت سست اور بے ثبات لبیت العنکبوت البتہ گھر یعنی جالا مکڑی کا ہے
کہ نہ چھت ہوتی ہے نہ دیوار اور نہ گرمی سے بچاتا ہے نہ سردی سے لو کانوا یعلمون ○ اگر ہوں کافر کہ کچھ بھی جانیں تو یہ بات
ضرور جان لیں کہ یہ مثل اونکے دین کے واسطے ہے جیسے مکڑی کا جالا بے اصل ہے اور کسی چیز کو نہیں چاہیے ہوتا اسی طرح اونکا دین بھی
ذلیل و خوار اور بے مقدار ہے اور اوس سے کوئی بات نہیں کھلتی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ مکڑی جتنا اپنے اوپر جالا تنتی ہے
اپنی ذات کے واسطے قید خانہ بناتی ہے اور اپنے ہاتھ پانوں پھنساتی ہے تو اوسکا گھر اوسکا قید خانہ ہے تو جو لوگ خدائے برحق کے سوا
اور معبود ٹھہراتے ہیں یعنی ہوا پرستی اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی طرف میل کرتے ہیں طوق زنجیروں یا او وبال میں
مقید ہو کر خلاص ہونے کا منھ اور نجات کی راہ نہیں رکھتے اور عاقبت کو دوزخ کے ہلاکتخانہ اور دوری محرومی کے گڑھے میں پڑکر مبتلائے
عذاب ہونگے اور بعضوں نے ہوائے نفسانی کو بے اعتباری اور بے ثباتی میں مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے بیت
از ہوا بگذر کہ بس بے اعتبار افتادہ است ÷ رشتہ دام ہوا چون تار بیت عنکبوت ÷ ان اللہ یعلم تحقیق کہ اللہ جانتا ہے
ما یدعون جو کچھ وہ پکارتے ہیں یعنی پوجتے ہیں من دونہ خدا کے سوا من شیء ہر چیز میں سے جیسے بت فرشتے آدمی
ستارے وھو العزیز اور وہ غالب ہے یعنی بادشاہی میں شریک نہیں رکھتا الحکیم ○ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کسی
حکمت سے مشرکوں پر عذاب نازل کرنے میں تاخیر کرتا ہے وتلک الامثال اور یہ مثلیں نضربھا للناس لاتے ہیں
ہم اور بیان کرتے ہیں لوگوں کے واسطے وما یعقلھا اور نہیں دریافت کرتے اوسکا ثمرہ اور فائدہ الا العلمون ○
مگر جاننے والے جو غور کرتے ہیں چیزوں کی حقیقتوں میں خلق اللہ پیدا کیے اللہ نے السموت والارض

وقف لازم

آسمان اور زمینین بِالْحَقِّ حق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس پیدا کرنے مین لَاٰیَةً البتہ
نشانی ہی کھلی ہوئی یا مثال دینے مین عبرت ہی لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ع ایمان والون کے واسطے فقط
اُتْلُ پڑھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ جو وحی بھیجی جاتی ہی تمھاری طرف مِنَ الْکِتٰبِ قرآن سے
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اور قائم رکھو نماز اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی بیشک نماز باز رکھتی ہی عَنِ الْفَحْشَآءِ اون کامون سے
جو عقل کے نزدیک بُرے ہوتے ہین وَالْمُنْكَرِ ط اور اوس کام سے جسکی ممانعت حکم شرع کی رو سے ہی یعنی نماز گناہون سے باز رہنے کا
سبب ہوتی ہی اسواسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہی اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف آلہی ہی اور جسکے دل مین خوف ہو تو
اوسمین ارادہ گناہ نہین ہو سکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہی کہ بندہ کو گناہ سے باز رکھتی ہی لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان ہمیشہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اوسکی جماعت نہ ترک ہوتی اور شرعاً جتنی باتین منع ہین سب کرتا جب صحابہ
اوسکے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپنے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی یعنی قریب ہی کہ نماز باز رکھیگی اوسکو
اون بُرائیون سے بس تھوڑے ہی زمانہ مین اوسنے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ مین سے ہوگیا وسیط مین اپنی اسناد کے ساتھ
مالک رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو نماز اون کامون سے باز نہین رکھتی
جو شرعاً اور عقلاً ممنوع ہین تو اوسے درگاہ آلہی سے دوری ہی بڑھتی جاتی ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ ہر ایک کو بدن دل
نفس سر روح خفی سے ایک نماز باز رکھنے والی ہی بدن کی نماز گناہون اور کھیل کی باتون سے منع کرتی ہی اور دل کی نماز فضول
امرون کے ظہور اور غفلت کی زیادتی اور دوڑ سے باز رکھتی ہی نفس کی نماز رذیل باتون اور علاقون اور بُرے اخلاق اور تیرگی پیدا
کرنے والے گناہون سے منع کرتی ہی اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہی اور روح کی نماز ملاحظہ اغیار کے ساتھ
قرار پکڑنے کو منع کرتی ہی اور خفی کی نماز سالک کو شہود انسیت اور ظہور انانیت سے گذار دیتی ہی یعنی سالک پر ظاہر ہو جاتا ہی کہ حقیقت کی
رو سے سوا اللہ کے کچھ نہین بیت جز یکے نیست نقد این عالم ؛ باز بین بعالمش مفروش ؛ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط
اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی سب چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ اوسکا ذکر عبادت ہی اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہین ہی یا
اللہ کا ذکر بہت بڑھکر اس بات سے ہی کہ کوئی اوسکی قدر پہچانے یا بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ اور کا ذکر اوسکے ساتھ برابری
کرے اور بعضون کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہی تو معنی یہ ہین کہ نماز بہت بڑی عبادت ہی سب عبادتون سے یا اس سبب سے بہت
بڑی ہی کہ نماز پڑھنے والے کو سبب عذاب سے باز رکھتی ہی یعنی شرعاً اور عقلاً جو بُری باتین ہین اونسے روکتی ہی محققون نے کہا ہی
کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اسواسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضون کے ساتھ ملا
ہوا ہی اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاف ہی بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو اب ہی اور جلد فنا ہو جائیگا اور خدا کا
یاد کرنا بندہ کو باقی ہی کبھی زائل ہی نہوگا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے
بہت بڑا امر ہی کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کر لیتا ہی تو تو اوسے یاد کرتا ہی سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ازل مین جو اوسنے یاد فرمایا یہ یاد

فرمانا بہت بہتر ہی اس سے کہ اب تم اوسکو یاد کرتے ہو نفحات مین حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ سے منقول ہی کہ خدا کا یاد کرنا بہت
بڑھکر ہونا اسطرح کہ تو اوسے یاد کرتا ہی بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہی اس سبب سے اوسکا ذکر بہت بڑھ کر ہی تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہی کہ ما تنک ہیگا
بیت تو یاد کنی خدا ے را در خور خود ✽ او یاد کند ترا ولے در خور خویش ✽ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تَصْنَعُوْنَ ○
جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمہارے عمل کے موافق جزا ہوگی وَلَا تُجَادِلُوْا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے
یعنی اون اہل کتاب سے جو تمہارے عہد مین ہین یا جنھون نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر اوس خصلت کے
ساتھ کہ وہ بہتر ہی یعنی وہ بدمزاجی کرین تو اوسکے مقابلہ مین تم اونکے ساتھ خوشخولی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھون نے ظلم کیا اونمین سے یعنی جنھون نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل کتاب
مین سے ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین وَقُوْلُوْا اور کہو اونسے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے
ہم بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اوس چیز کا جو اوتاری گئی ہی اِلَيْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور جو اوتاری گئی ہی
تمہاری طرف یعنی توریت اور انجیل او زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا خدا وَاِلٰهُكُمْ اور تمہارا خدا وَاحِدٌ ایک ہی وَنَحْنُ لَهٗ
اور ہم اوسکے واسطے مُسْلِمُوْنَ ○ گردن جھکائے ہوے اور مخلص اور موحد ہین اور تم اپنے عالمون اور فقیرون سے
رب ٹھہرا لیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے اوتارین اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابین اوسی طرح اَنْزَلْنَآ اوتارا ہمنے
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تمہاری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہی اصول دین مین اگلی کتابون کے موافق
فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ تو وہ لوگ جنھین دیا ہمنے اگلی کتابون کا علم جیسے ابن سلام اور اونکے یار لوگ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ایمان لاتے ہین قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان
لائے ہین جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا و نسطور اور ورقہ اور اونکے مثل وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ اور اوس گروہ عرب سے مَنْ يُّؤْمِنُ
بِهٖ کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہی قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور نہین منکر ہوتے ہماری کتاب کی
آیتون کے اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ○ مگر کافر لوگ یہود مین سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب مین سے جو عناد رکھتے ہین جیسے
ابو جہل و مثل اوسکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے قبل
مِنْ كِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابون مین سے وَلَا تَخُطُّهٗ اور نہین لکھتے تم کتاب بِيَمِيْنِكَ اپنے داہنے
ہاتھ سے یہ تاکید ہی نفی کتابت مین یعنی ای ہمارے حبیب ہرگز تمنے پڑھا ہی نہ لکھا ہی اسواسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ اوسوقت نہ شک مین پڑتے تباہکار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے کہ جب
محمد عربی لکھتے پڑھتے ہین تو قرآن کو اگلی کتابون مین سے چھانٹکر ہمپر پڑھ دیتے ہین اور لکھ دیتے ہین یا یہود شک مین پڑتے کہ ہمنے تو
کتابون مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر زمان لکھتے پڑھتے نہونگے اور یہ شخص تو لکھتا پڑھتا ہی تیسیر مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوا اور لوگون کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہی اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور جب معجزہ ظاہر ہو چکا اور آپ کے امّی ہونے مین کچھ شک و شبہہ نرہا تو حق تعالی نے اخیر عمر مین لکھنے پڑھنے کی فضیلت بھی آپکو عطا فرمائی تاکہ یہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف مین عون بن عبد اللہ کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ کلمات رسول اللہ حتّی کتب وقرء یعنی نہین وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ لکھا آپنے اور پڑھا اور یہ صورت قرآن کے منافی نہین ہی اسواسطے کہ جس کتاب مین آپکے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہی اوسکے معنی مین یہ تاویل کی ہی کہ وحی نازل ہونے کے قبل آپکی یہی شان تھی اور جو علما آپکو اول عمر سے آخر تک امّی جانتے ہین اونکا مذہب صحت و صواب سے بہت قریب ہی نظم

بقلم گر نہ سید انگشتش ✤ بود لوح و قلم اندر مشتش ✤ از سواد خط اگر دیدہ بہ بست ✤ بگمانش نرسد ہیچ شکست ✤ بود او نور و خط تیرہ ظلم ✤ نشود نور و ظلم جمع بہم ✤

بَلْ هُوَ بلکہ قرآن **اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ** آیتین ہین کھلی ہوئی **فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ** سینہ مین اون لوگون کے جو **اُوْتُوا الْعِلْمَ** دیے گئے ہین علم یعنی اہل کتاب مین سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اوسے یاد کرتے تھے تاکہ اومین کوئی تبدیل اور تحریف نہ کرسکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہی اسواسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابین اوراق مین لکھی دیکھکر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہی کہ بل ہو مین ہو کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے کام اور علم باوصف اسکے کہ آپ امّی ہین کھلی ہوئی نشانیان ہین اون لوگون کے واسطے جو اگلی کتابون کے عالم ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتون اور نشانیون سے واقف ہین **وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ** اور منکر نہین ہوتے ہماری آیتون سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہین **اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ** ○ مگر وہ لوگ جو ظلم مین کامل ہین کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہین باوصف اسکے کہ معجزے کھلے ہوئے دیکھتے ہین **وَقَالُوْا** اور کہا کافرون نے کہ **لَوْلَآ اُنْزِلَ** کیون نہین اوتارے جاتے **عَلَيْهِ** محمد عربی پر **اٰيٰتٌ** معجزے **مِّنْ رَّبِّهٖ** اونکے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسی کو عصا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو مائدہ عطا ہوا تھا **قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ** کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ آیتین اور معجزے **عِنْدَ اللّٰهِ** اللہ کے پاس ہین جسوقت جسپر جو معجزہ چاہتا ہی اوتارتا ہی اور وہ میرے اختیار اور اقتدار مین نہین **وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ** ○ اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی ایسی بان مین تمکو خوف دلاتا ہون کہ تم سمجھتے ہو **اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ** کیا کافی نہین اونھین دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر **اَنَّآ اَنْزَلْنَا** یہ کہ اوتارا ہمنے **عَلَيْكَ الْكِتٰبَ** تمپر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور برابر **يُتْلٰى عَلَيْهِمْ** پڑھا جاتا ہی اونپر اونھی کی زبان مین اور وہ بڑے فصیح لوگ ہین بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے اطوار اونپر پوشیدہ نہین ہین اور تمنے اونھین اپنے سامنے بلایا اور سب سے چھوٹی سورت جو قرآن کی ہی اوسکے مثل عبارت اونسے چاہی اور وہ لشکر کھینچتے ہین اور جان و مال ہارے دیتے ہین اور اوسکے مثل عبارت بنانے مین نہین مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کونسا معجزہ ہوگا اور کہان سے آئیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور یہود کے بعضے کلمات لکھتے لائے مطلب تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہین جس سے اپنے علم کو بڑھائین حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی یہی گمراہی ہی کہ جو کچھ اونکا نبی اونپر لایا اوسے چھوڑکر رغبت کرتے ہین ایسی چیز کی طرف جو اونکے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت مذکور

نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ یعنی کیا اونھین یہ قرآن کفایت نہین کرتا جو اونپر پڑھا جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس کتاب مین لَرَحْمَةً البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہی اوس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِكْرٰى اور نصیحت ہی لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ کہہ بس ہی خدا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور تمھارے شَهِيْدًا گواہ میری بات پر اسواسطے کہ معجزات عطا فرماکر میری تصدیق فرماتا ہی يَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین تو میرا اور تمھارا احال بھی اوس پر پوشیدہ نہ رہیگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہین باطل معبودون کا وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اور کافر ہوئے خدائے برحق کے ساتھ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو نقصان اوٹھانے والے ہین کہ اونھون نے کفر کو ایمان کے ساتھ بدل یا وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے ای ہمارے حبیب بِالْعَذَابِ عذاب جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل کافر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے والون پر جسکا وعدہ ہی وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور ضرور آجائیگا اونپر عذاب بَغْتَةً اچانک یعنی دنیا مین موت کے وقت یا آخرت مین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور وہ نہ جانینگے عذاب آنا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ جلدی مانگتے ہین تمسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور حال یہ ہی کہ دوزخ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ پکڑے اور گھیرے ہوئے ہی کافرون کو یا جہنم مین جانے کے سبب گھیرے ہوئے ہین اونھین جیسے کفر اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی مین ہی یعنی گھیر لیگا اونھین عذاب يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ گھیر لیگا اونھین عذاب مِنْ فَوْقِهِمْ اونکے سرون کے اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور اونکے پیرون کے نیچے سے وَيَقُوْلُ اور فرمائیگا حق تعالی یا فرشتہ کہیگا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہیگا دوزخیون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جزا اوس چیز کی کہ تھے تم کرتے دنیا عمل کرنے کا گھر ہی اور عقبی جزا پانے کا گھر جو وہان تم بو آئے ہو یہان کاٹو بیت تو تخمے بفشان کہ چون بدروی ہمہ محصول خود شاد و خرم شوی ۔ لکھا ہی کہ کچھ مسلمانون نے مکہ معظمہ مین قیام کیا خرچ راہ کم ہونے یا قوت و استعداد کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیون کی صحبت خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکون سے الگ ہو جاؤ اور مومنون کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ مین میری عبادت علانیہ نہین کرسکتے ہو تو اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ بیشک میری زمین کشادہ ہی تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ پھر میری عبادت کرو خالص اور یہی کسی نے کہا ہی قطعہ سفر کن چو جائے تو ناخوش بود ۔ کزین جائے رفتن بدان ننگ نیست ۔ اگر تنگ گردد ترا جایگاہ ۔ خدائے جہان را جہان تنگ نیست ۔ اور اگر اہل وعیال کی محبت کے سبب سے اپنا شہر نہین چھوڑ سکتے تو ایک دن مفارقت ضرور ہونا ہی کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہی موت کا اور ہر کر ہر جسکا

اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ إِلَيْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُونَ ○ پھیرے جاؤگے اور ابوبکر نے یُرْجَعُونَ جمع غائب کا
صیغہ پڑھا ہی یعنی پھر ہماری طرف وہ پھیرے جائینگے جزا پانے کو تو مشرکون کے شہر مین نہ رہنا چاہیے اور کعبہ ایمان یعنی آستان
حضرت پیغمبر آخر زمان کی طرف رخ کرنا چاہیے وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے
اونھون نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اوتارینگے ہم اونھین مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے غُرَفًا
اونچے اونچے مکان مین کہ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہین اونکے نیچے سے نہرین خَالِدِينَ ہمیشہ رہنے
والے ہین وہ فِيهَا اون مکان عالیشان مین نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ○ خوب اجر ہی نیک عمل کرنے والون کو جنت مین
الَّذِينَ صَبَرُوا وہ جنھون نے صبر کیا مشرکون کی اذیت پر اور وطنون سے ہجرت پر وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اوسکے سوا
اور کسی پر نہین يَتَوَكَّلُونَ ○ توکل کرتے ہین اور اپنا کام اوسی کو سونپتے ہین مکّہ کے مسلمانون نے یہ آیتین سنین اور مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو دوسرا دغدغہ پیدا ہوا کہ جس شہر مین ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہین ہین وہان
کیونکر جا سکتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہین کہ کسی جہت سے لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا نہین اوٹھاتے اپنی روزی یعنی اوسے اوٹھانے کی طاقت اور قوت نہین رکھتے یا جمع نہین کر رکھتے اور جمع کر رکھنے والے
تین جاندار ہین آدمی چوہا چیونٹی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنگلی کوا بھی جمع کر رکھتا ہی اور بھول بھی جاتا ہی کشاف مین بعضے اکابر بزرگون سے
منقول ہی کہ بلبل کو مین نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہین جوش طیور درندون کیڑے مکوڑون مین کہ
اپنے کھانے کو جمع نہین کر رکھتے اور اپنے اوپر لادے نہین پھرتے اللَّهُ يَرْزُقُهَا اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہی اونھین وَإِيَّاكُمْ
اور تمھین بھی تو غربت و مسافرت مین اسباب معیشت نہونے کے سبب سے اندیشہ نکرو ۔ نظم ۔ ہست ز فیض کرم ذو الجلال ۔ مشرب ارزاق
پر آب زلال ۔ شاہ و گدا روزی او میخورند ۔ مور و ملخ قسمت وی می برند ۔ وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ ہی سننے والا تمھاری بات جو تم کہتے
کہ پردیس مین ہجرت کرکے ہم جائینگے تو روزی کہان سے کھائینگے الْعَلِيمُ جاننے والا کہ تمکو کہان سے روزی دیگا وَلَئِن سَأَلْتَهُم
اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا سورج اور چاند تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے چونکہ یہ مسئلہ سب کی عقلون مین
جما ہوا ہی کہ انتہا سب ممکنات کی اوس ایک کی طرف واجب ہی جسکی ذات واجب الوجود ہی اور چونکہ یہ سب جانتے ہین کہ آسمان و زمین کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہی فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ پھر کہان منھ پھیرے جاتے ہین توحید سے یعنی راہ حق سے کیون منھ پھیرتے ہین اور راہ
باطل مین کیون دوڑتے ہین اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہی اور کشادہ فرماتا ہی روزی لِمَن يَشَاءُ جس کیلیے
واسطے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهِ اپنے بندون مین سے وَيَقْدِرُ لَهُ اور تنگ کرتا ہی اوس کیلیے واسطے کہ چاہتا ہی ضمیر غیر
مذکور کی طرف پھرتی ہی اسواسطے کہ تقسیم اوسپر دلالت کرتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکے واسطے روزی کشادہ کیجاتی ہی اور جسپر تنگ
کیجاتی ہی وہ ایک ہی ہی یعنی جس بندہ پر چاہتا ہی کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہی اور کبھی تنگ کر دیتا ہی إِنَّ اللَّهَ یقینی اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ ہر چیز جانتا ہی روزی کی تنگی اور فراخی اور بندون کی مصلحت اوس سے پوشیدہ نہین وَلَئِن سَأَلْتَهُم
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرکون سے کہ مَن نَزَّلَ کسنے برسایا مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان سے مَاءً
پانی فَأَحْيَا پھر زندہ اور سبز کر دیا بِهِ الْأَرْضَ اوس پانی سے زمین کو مِن بَعْدِ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے
بعد تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے یعنی اس بات کا اونھین اقرار ہی کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہی اور باوجود اسکے بعضے
مخلوقات اوسکی عبادت مین اور اون کو شریک کرتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے ہی
کہ اوسنے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والون کو بَلْ أَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے اونکے یعنی اکثر کافر لَا يَعْقِلُونَ ○
نہین سمجھتے اور دوہری بات کہتے ہین خدائے برحق کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہین اور مخلوق کو اوسکا شریک ٹھہراتے ہین وَمَا هَٰذِهِ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اور نہین ہی یہ زندگی دنیا کی إِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَلَعِبٌ اور کھیل یعنی جھٹ پٹ گذر جانے مین
لڑکون کے کھیل کے مثل ہی کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہین اور گھڑی بھر کھیل سے خوش ہوتے ہین اور پھر دم بھر مین تھک کر اور رنجیدہ ہو کر متفرق
ہو جاتے ہین اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ بیت بازیچہ ایست طفل فریب این متاع دہر ٭ بے عقل مردمان کہ بدین مبتلا شوند ٭
وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور بیشک آخرت لَهِيَ الْحَيَوَانُ البتہ وہ تو حیات ابدی کی جگہہ ہی یعنی وہان ہمیشہ زندگی ہوگی لَوْ
كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ اگر ہوون لوگ کہ جانین اور جان بوجھ کر دنیائے فانی کو سرائے جاودانی پر اختیار کرین فَإِذَا رَكِبُوا پھر جب
سوار ہوتے ہین کافر فِي الْفُلْكِ کشتی مین اور موج کے سبب سے مضطرب ہوتے ہین تو دَعَوُا اللَّهَ پکارتے ہین خدا کو
مُخْلِصِينَ اوس حال مین کہ خالص کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّينَ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر مین
مخلصون کی ایسی صورت بناتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت خدا ہی کو یاد کرتے ہین اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اوسی کی پناہ
ڈھونڈھتے ہین فَلَمَّا نَجَّاهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی اونھین نیداد ریا سے اور وہ سلامت اوترتے ہین إِلَى الْبَرِّ یا میدان
کی طرف تو إِذَا هُمْ اوسی وقت وہ يُشْرِكُونَ ○ شرک کرتے ہین یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہین لِيَكْفُرُوا
تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائین بِمَا آتَيْنَاهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو ہمنے دی ہی اونھین نجات کی نعمت وَلِيَتَمَتَّعُوا
اور تاکہ فائدہ اوٹھائین بت پرستی پر اکٹھا ہو کر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائین فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ پھر قریب ہی کہ جانینگے
عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا مکہ کے لوگون نے اور نہین جانا أَنَّا جَعَلْنَا یہ کہ کر دیا ہمنے اونکے شہر
حَرَمًا آمِنًا حرم امن والا یعنی وہان کے لوگ لوٹ مار سے بیخوف ہین وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہی کہ لیے جاتے ہین
لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرد اگرد سے اونکے شہر کے یعنی لوگون کو قتل اور قید کرتے ہین مکہ معظمہ کے گرد اور کوئی اونکے حال سے متعرض
نہین ہوتا أَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر یہ بت ہین یا شیطان يُؤْمِنُونَ ایمان لاتے ہین وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ اور نعمت الٰہی کے ساتھ
یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم مین مکان بنانا خوف سے امین ہو جانا اسکے ساتھ يَكْفُرُونَ ○ کفران کرتے ہین اور ناشکر
ہوے جاتے ہین اور اونکے کفران نعمت کی دلیل شرک ہی وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرَىٰ اوس سے

ع ۱۲

وقف لازم

جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہے اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول کی لَمَّا جَآءَهٗ ؕ جبکہ آئے اوسکے پاس اَلَيْسَ کیا نہین ہے یعنی ہے فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَثْوًى جگہ ٹھہرنے کی لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے واسطے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہین فِيْنَا ہمارے کام مین یعنی ہمارا دین قائم رکھنے مین تو لَنَهْدِيَنَّهُمْ ضرور راہ دکھاتے ہین ہم اونھین سُبُلَنَا ؕ اپنی راہین وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ تعالی لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والون کے ساتھ ہے یعنی مجاہدون کے ساتھ مدد اور فتح کرکے حق تعالی نے یہان مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونون جہادون کو شامل رہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہین میری راہ مین دین کے دشمنون کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہین ہم اونھین ولت لقا کو پہونچنے کی راہ سہل عبد اللہ تستری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کوشش کرتے ہین اقامت سنت مین راہین دکھاتے ہین ہم اونھین جنت کی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہین اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کر دیتے ہین ہم اونکا باطن مشاہدات سے شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یون فرماتے ہین کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہے کہ جو کوشش کرتا ہے میرے واسطے تو مین راہ دیتا ہون اوسنے اپنی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ اس آیت مین ارشاد ہوتا ہے کہ جو کوئی کوشش کرتا ہے میری طلب مین تو مین اوسے اپنے پا جانے کی راہ بتاتا ہون اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ یعنی آگاہ ہو جسنے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ مین کسی نے یہ شعر کہا ہے شعر اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ + اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ + بیت اگر در جستجوے من شتابی + مراد خود بزودی باز یابی +

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ روم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ ابو الجوزا رحمہ اللہ تعالی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہین کہ حروف مقطعہ آیت ربانیہ مین ہر ایک حرف اشارہ ہے اوس صفت کی طرف جسکے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہین جیسا کہ الٓمّٓ مین الف الوہیت سے کنایہ ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور بعضون نے کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام جبریل کی جانب اور میم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبریل امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ مغلوب ہوے رومی اور فارسی اونپر غالب آئے فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ اوس زمین مین جو بہت نزدیک ہے عرب سے زمین روم کی بہ نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کشکر یا اوزعات اور بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اسطرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کہ اوسکے دو امیر تھے انکو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم مین سے اونھون نے کچھ فتح کر لیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معبوث ہونے کے نوین برس خبر مکہ مین پہونچی تو کافر خوش ہوے اور مسلمانون سے بدخواہی کے طور پر بولے کہ تم اور نصاری دونون اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونون امی ہین تو روم پر فارس کے غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہین کہ ہم بھی تم پر غالب ہونگے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور بیان کر دیا کہ وَهُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ

غَلَبِهِمْ اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَيَغْلِبُونَ جلد غالب ہونگے فِي بِضْعِ سِنِينَ ط تھوڑے برسون مین کہ تین و نو برس کے درمیان ہوتے ہین بس امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون سے کہا کہ تمھاری آنکھین روشن نہون قسم ہے خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین اُبی بن خلف بولا کہ ایسا نہین ہے ہم تمھارے ساتھ شرط کرتے ہین بس تین برس کی مدت مقرر کرکے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہے تم جاؤ مال و مدت بڑھاؤ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس تک کی مدت مقرر کرکے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ اُبی بن خلف سے لیے اور دوسرے قول پر اوسکے ضامن سے اسواسطے کہ اُبی جنگ احد مین قتل ہو گیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بہتر ہے یعنی صدقہ دیدو غرضکہ یہ آیت خبر دینا ہے ہونے والے امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام مین سے ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہے حکم مِنْ قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ ہوا تھا وَمِنْ بَعْدُ ط اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اوسکا حکم جاری ہے اور سب کام اوسی کے قبضۂ قدرت مین ہین اور کشف الاسرار مین کہا ہے کہ قبل ازل ہے اور بعد ابد یعنی امر ازلی و ابدی اوسی کو ہے اسواسطے کہ وہ خداوند ازلی و ابدی ہے وَيَوْمَئِذٍ اور جب رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے تو يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۙ خوش ہونگے مومن بِنَصْرِ اللّٰهِ ط خدا کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب کو مدد اور فتح دیگا اوس قوم پر جو کتاب نہین رکھتے اسواسطے کہ فارس کی فتح اولٹ جانا نیک فال ہے مسلمانون کے واسطے اور ایمان لانیوالون کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہے اور کی ہوئی شرط کا لینا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یقین زیادہ ہوتا ہے تو ضرور ایمان والے خوش و خرم ہونگے اور بعضون نے کہا ہے کہ مسلمانون کی خوشی کا باعث یہ ہے کہ رومیون اور فارسیون کی لڑائی مین بعضے دین کے دشمنون نے بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست و نابود کر دیا اور اوسکی کیفیت اسطرح پر ہے کہ شہریار اور فرخان ملک روم کے بعضے شہرون پر غالب ہوئے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونون بھائیون سے ناراض ہوا اور اوسنے چاہا کہ ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونون بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہوگئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور نصرانی ہوگئے اور لشکر روم کے سپہ سالار ہو کر فارسیون کو مغلوب کیا اور اونکے بعضے شہر فتح کر لیے يَنْصُرُ مدد دیتا ہے حق تعالی مَنْ يَّشَاۗءُ ط جسے چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے انتقام لیتا ہے ایک گروہ سے الرَّحِيْمُ ۙ مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک گروہ دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللّٰهِ ط وعدہ کیا خدا نے غلبۂ روم کا یا مسلمانون کی خوشی کا وعدہ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نہین خلاف کرتا ہے اللہ اپنا وعدہ اسواسطے کہ جھوٹ اوس پر ممتنع ہے بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صحت اور سچائی يَعْلَمُوْنَ جانتے ہین ظَاهِرًا ظاہر خبرین مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ زندگی دنیا مین سے دنیا کا مال متاع جاہ و دولت یا معیشتون اور تجارتون کے اسباب

اور تیسیر مین کہا ہی کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہرین جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہی کہ اکثر دنیا کے لوگ اوسکے قواعد جانتے ہین **وَهُمْ** اور وہ **عَنِ الْاٰخِرَةِ** امور آخرت سے کہ غایت مقصود وہی ہی **هُمْ غٰفِلُوْنَ** ۝ وہ تو غافل اور بے خبر ہین ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی **اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا** کیا فکر نہین کرتے **فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ** اپنی ذاتون مین کہ طرح طرح کے عجائب جو کچھ آفاق مین ہی اوسکی نمود نفسون مین پاسکتے ہین یا یہ معنی ہین کہ اپنے کامون مین کیون تفکر نہین کرتے تا کہ اپنے پہلے پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑین **مَا خَلَقَ اللّٰهُ** نہین پیدا کیا خدا نے **السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** آسمانون اور زمینون کو **وَمَا بَيْنَهُمَآ** اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہی **اِلَّا بِالْحَقِّ** مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ خلاصہ کلام یہ ہی کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونون مین ہی اوسکا پیدا کرنا کھیل کے واسطے نہین بلکہ اسکا پیدا کرنا اسواسطے ہی کہ حضرت باری تعالی کی توحید پر انسے دلیل پکڑین **وَاَجَلٍ مُّسَمًّى** اور نام رکھے ہوے وقت کے واسطے کہ جب وقت آپہونچیگا تو یہ سب نہایت کو پہونچ جائینگے اس سے قیامت کا دن مراد ہی **وَاِنَّ كَثِيْرًا** اور تحقیق کہ بہیرے **مِّنَ النَّاسِ** لوگون مین یعنی کافر **بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ** اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن پر کہ وہ لقاے الٰہی کا وقت ہی **لَكٰفِرُوْنَ** ۝ البتہ نہ ایمان لانے ہین اور منکر ہین **اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا** کیا سیر نہین کرتے **فِي الْاَرْضِ** زمین مین یعنی تجارت کے وقت عاد و ثمود کے مکانون کی سیر نہین کرتے **فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ** پھر دیکھین تو کہ کیسا تھا **عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ** انجام اون لوگون کا جو تھے **مِنْ قَبْلِهِمْ** پہلے اونسے اگلی امتون مین سے کہ **كَانُوْٓا** تھے وہ لوگ **اَشَدَّ مِنْهُمْ** بہت سخت اہل مکہ کی بہ نسبت **قُوَّةً** زور کی رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور مثل اونکے **وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ** اور پھاڑی اونھون نے زمین یعنی بیج بونے درخت لگانے کھائین نکالنے پانی لینے کے واسطے اونھون نے زمین پھاڑی **وَعَمَرُوْهَآ** اور آباد کیا اونھون نے اوسے **اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا** بہت زیادہ اوس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگون نے کہ اوس میدان کے رہنے والے ہین جہان کھیت نہ تھا یا یہ کہ وہ لوگ عمر رکھتے تھے دنیا مین کفار قریش کی عمرون سے زیادہ **وَجَآءَتْهُمْ** اور آئے اونکے پاس **رُسُلُهُمْ** پیغمبر اونکے **بِالْبَيِّنٰتِ** کھلی ہوئی آیتون یا ظاہر معجزون کے ساتھ اور وہ کافر اونکا ایمان نہ لائے تو حق تعالی نے اون سب کو ہلاک کردیا **فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ** تو نہین ہی اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین ہی کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اونکو ہلاک کردے **وَلٰكِنْ كَانُوْٓا** اور لیکن تھے کہ عذابون کے موجبات اور اسباب کے باعث سے **اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ** ۝ اپنی ذاتون پر ظلم کرتے تھے **ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ** پھر ہی سر انجام اون لوگون کا جنھون نے **اَسَآءُوا** برا کیا یعنی کافر ہوگئے **السُّوْٓاٰى** برا کہ سختی اور عذاب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سُوائی جہنم کا نام ہی جس طرح حسنی بہشت کا نام ہی یعنی دوزخ مشرکون کا انجام ہی **اَنْ كَذَّبُوْا** بسبب اسکے کہ تکذیب کی ہی اونھون نے **بِاٰيٰتِ اللّٰهِ** اللہ تعالی کی آیتون کی یعنی اونھون نے قرآن کو نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب سے اونھون نے عبرت نہ پکڑی **وَكَانُوْا بِهَا** اور تھے کہ اون آیتون کے ساتھ **يَسْتَهْزِءُوْنَ** ۝ ہنسی کرتے تھے **اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ** اللہ پیدا کرتا ہی خلق کو نطفہ سے **ثُمَّ يُعِيْدُهٗ** پھر دوبارہ زندہ کریگا اور اوٹھائیگا

ع ۱

موت کے بعد ثُمَّ اِلَیْہِ پھر اوسکی جزا اور اوسکے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے اور بکر نے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے
یعنی وہ پھیرے جائینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ چپ ہوجائینگے
شرک یعنی ناامید ہوجائینگے اور حجت منقطع ہوجائیگی وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ اور نہوگا اونکے واسطے مِّنْ شُرَکَآئِھِمْ اونکے
شریکون مین سے یعنی خداؤن مین سے جنکا نام اونھون نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بت انمین سے اونکا کوئی شُفَعٰٓؤُا
شفاعت کرنے والے یعنی یہ کافر دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے اور اوسدن کافر اونکی شفاعت سے محروم رہینگے
وَکَانُوْا اور رہے اوس امید کے سبب سے بِشُرَکَآئِھِمْ اون شریکون کے ساتھ کٰفِرِیْنَ ۝ کافر یعنی جب اپنے مطلوب سے
ناامید ہونگے تو اپنے خداؤن سے بیزار ہوجائینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یَوْمَئِذٍ
اوسدن یَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ پراگندہ ہوجائینگے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہوجائینگے ایک گروہ اعلی علیین کی طرف جائیگا ایک
گروہ اسفل السافلین مین گر پڑیگا ایک تو درجۂ وصلت پر ہوگا ایک درکۂ فرقت مین پڑیگا وہ تو محبت کے تخت پر ہونگے یہ محنت اور
مصیبت کی چٹائی پر اونکو طرح طرح کا ثواب ہوگا انپر قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت مواصلت سے نازش کریگا ایک گروہ
آتش مفارقت مین جلنے بھُننے گا بیت یکے خندان بصد عشرت یکے نالان بصد عسرت نہ یکے در راحت وصلت یکے در شدت
ہجران ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہون وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہون اونھون نے
اچھے فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ ۝ تو وہ ایسے باغ مین خوش کیے گئے ہونگے جو پھلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہرین
اوسمین جھلکتی ہونگی اور وہ نیک لوگ اوس باغ مین ایسے خوش ہونگے کہ خوشی کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے
اور نعمت دیے گئے یا اونھین حلون سے آراستہ کرینگے احقاف مین ہے کہ تاج دیے جائینگے عین المعانی مین ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جائینگے کہ اوسکے
سننے کے برابر کسی چیز مین لذت نہوگی حدیث مین ہے کہ بہشت کی کنواریان ایسی آواز سے گائینگی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی اور
آواز بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریان کیا گائینگی تو اونھون نے فرمایا کہ
تسبیح حضرت یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازون مین آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا کہ مزامیر انس کو مکانات
قدس مین الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید مین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغون مین
چمنستان انس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کرینگے کہ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا
کہ وہ دلپذیر نغمہ اور شوق انگیز آواز جو ہمنے تمکو عطا کی ہے اوس سے زبور پڑھو اے موسی تم توریت پڑھو اے عیسی تم انجیل پڑھنے مین مشغول
ہو اے طوبی دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال اے اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی اوزاعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے
ہین کہ حضرت اسرافیل سے زیادہ کوئی خوش آواز نہین جب وہ خوش آوازی کرتے ہین تو سب فرشتے اپنے اوراد و اذکار سے باز رہتے
ہین حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت مین سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی مین اوس عزیز نے کہا ہے
کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے مین جو لوگ عاجز اور در ماندے ہین سماع اونکے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد سے

ایک منادی ہی **نظم** مومنان گفتند کاواز بہشت ✤ نغز گردانید ہر آواز زشت ✤ ما ہمہ اجزاے عالم بودہ ایم ✤ در بہشت آن لحنہا بشنودہ ایم ✤ گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکے ✤ یاد ما آید ازانہا اندکے ✤ پس نی و چنگ و رباب و سازہا ✤ چیزکی ماند ازان آوازہا ✤ عاشقان کین نغمہارا بشنوند ✤ جز و بگذارند و سوے کل روند ✤ **وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اور مگر وہ جو نہ ایمان لائے **وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا** اور جھٹلایا انھون نے ہماری آیتین یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلین **وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ** اور تکذیب کی ملاقات آخرت یعنی حشر ونشر کی **فَاُولٰۗىِٕكَ** تو وہ لوگ **فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ** ۝ عذاب مین حاضر کیے گئے ہین **فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ** یہ مصدر ہی امر کے معنی مین یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو **حِيْنَ تُمْسُوْنَ** جب شام ہوتی ہی اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہی **وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ** ۝ اور جسوقت صبح ہوتی ہی اس سے صبح کی نماز مراد ہی **وَلَهُ الْحَمْدُ** اور اوسی کے واسطے ہی تعریف **فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** آسمانون اور زمین مین یعنی جو کوئی آسمان وزمین مین ہی وہ اوسکی حمد کرتا ہی **وَعَشِيًّا** اور نماز پڑھو آخر دن کے کنارے یعنی عصر کی نماز **وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ** ۝ اور جب داخل ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز صاحب لباب نے فرمایا ہی کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہی تو صلوۃ جہریہ یعنی اون نمازون کے ساتھ ملانا نسبت سے خالی نہین جنمین چلا کر قرأت کرتے ہین اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہین کرتی تو نماز اخفائیہ یعنی اون نمازون کے ساتھ اوسکے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جنمین آہستہ قرأت کرتے ہین **يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ** نکالتا ہی خدا زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرند انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہی **وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ** اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس جو مذکور ہوا **وَيُحْيِ الْاَرْضَ** اور زندہ کرتا ہی زمین کو گھاس سے **بَعْدَ مَوْتِهَا** اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد **وَكَذٰلِكَ** اور اسی نکالنے کیطرح **تُخْرَجُوْنَ** ۝ع نکالے جاوٴگے قبرون سے **وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ** اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے **اَنْ خَلَقَكُمْ** وہ ہی کہ اوسنے پیدا کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو **مِّنْ تُرَابٍ** خاک سے **ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ** پھر اب تم **بَشَرٌ** آدمی ہو کہ **تَنْتَشِرُوْنَ** ۝ پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے **وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ** اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے **اَنْ خَلَقَ لَكُمْ** یہ ہی کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے **مِّنْ اَنْفُسِكُمْ** تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے **اَزْوَاجًا** عورتین **لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا** تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم میل کرنے کا سبب ہی اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہی **نظم** بجنس خود کند ہر جنس آہنگ ✤ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ ✤ بجنس خویش دارد میل ہر جنس ✤ فرشتہ با فرشتہ انس با انس ✤ **وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ** اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون کے درمیان **مَّوَدَّةً** دوستی **وَّرَحْمَةً** اور مہربانی اور موضح مین لکھا ہی کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد تزویج ہوتے ہی ہو جاتی ہی اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہی یا محبت تو کمسنون کے ساتھ ہوتی ہی اور مہربانی بوڑھیون پر **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ** بیشک عورتون کو بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے مین **لَاٰيٰتٍ** البتہ نشانیاں ہین **لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ** ۝ اوس گروہ کے واسطے

جو تفکر کرتے ہین اور اس صورت مین جو حکمت ہی اوسپر مطلع ہوجاتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے ہے خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور زمینون کا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمھاری زبانون کی
بات کہنے مین اسواسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہی کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت کے ساتھ کوئی ہکلاکر مختلف بانون مین عربی
فارسی ترکی ہندی وغیرہ مین کباب مین ہی کہ سب مختلف بانون کی اصلین بہتر ہین اونیس اولاد سام مین سترہ حام کی اولاد مین چھتیس
اولاد یافث مین وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمھارے رنگون کا سرخی سفیدی زردی مین یا اعضا اور ہیئتون اور
شکلون مین کہ کوئی آدمی سب چیزون مین دوسرے کے مشابہ نہین ہی یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑوان پیدا ہوتے ہین باوجود اسکے کہ
ایک ہی مادے اور ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوتے ہین مگر اونکی بھی کسی نہ کسی چیز مین فرق ہوتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک
آدمیون کی زبانین اور رنگ مختلف ہونے مین باوصف اسکے کہ ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوے ہین لَاٰيٰتٍ البتہ اوسکی قدرت
اور حکمت کی نشانیان ہین لِّلْعٰلِمِيْنَ ○ علم والون کے واسطے یعنی یہ نشانی عالمون کے واسطے ہی جو اوسمین غور و فکر کرتے ہین
اور اوسکی کنہ کو پہونچتے ہین اور بکسر تا عالِمین پڑھا ہی لام کو زبر یعنی یہ نشانی اہل عالم کے واسطے ہی کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پر
یہ بات پوشیدہ نہین کہ اس اختلاف مین حکمت کلی مندرج ہی اسواسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہوتا تو شخصون مین اختلاف مشکل پڑتا
اور بہت کام نہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے ہے مَنَامُكُمْ سونا تمھارا ہی بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مین قواے نفسانی کی استراحت اور قواے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَاۗؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمھارا روزی کو مِّنْ
فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی دن رات معاش ڈھونڈھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ سونا مخصوص ہی رات کے ساتھ اور روزی ڈھونڈھنا
دن کے ساتھ اور اس آیت مین معنی کے موافق تقدیم و تاخیر ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے مین
لَاٰيٰتٍ البتہ دلالتین اور عبرتین ہین لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ اور اوسکی حکمت کی نشانیون مین سے يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہی کہ دکھاتا ہی تمھین بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے مسافرون کو
ڈرانے کے لیے وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینھ کی طمعون مین ڈالنے کے واسطے وَّيُنَزِّلُ اور برساتا ہی مِنَ السَّمَاۗءِ آسمان کی طرف سے
یا ابر سے مَاۗءً پانی فَيُحْيٖ پھر زندہ کرتا ہی بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی کے سبب سے زمین کو کہ اوس سے تر و تازہ گھاس اوگتی ہی بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے افسردہ اور پژمردہ ہوجانے کے بعد اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق و باران مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت
الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو عقل لڑاتے ہین حق تعالی کی کائنات کے ہونے مین تاکہ اونپر ظاہر ہوجاے
حق تعالی کی کمال قدرت جو ہر شی پیدا ہوئی چیز مین ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے ہے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ یہ ہی
کہ قائم رہتا ہی آسمان بے ستون کے وَالْاَرْضُ اور ٹھہری ہوئی ہی زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے یعنی اوسکی نگہبانی سے جو اسکے
ساتھ علاقہ رکھتی ہی ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکاریگا تمکو اسرفیل آخر کو صور پھونک کر دَعْوَةً ایک پکارنا اسطرح کہ اے مردو نکلو
مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ اوسوقت تم تَخْرُجُوْنَ ○ نکل آؤگے اپنی قبرون سے خلق کا قبرون سے نکلنا بھی

اوسکی نشانیون مین سے ایک نشانی ہو وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جو کچھ ہو آسمانون اور زمینون مین اور سب کا خالق مالک وہی ہو كُلٌّ لَّهٗ سب اوسکے واسطے قٰنِتُوْنَ ۝ فرمانبردار ہین موت زندگی حشر و نشر مین اون احوال مین اوسکے حکم سے سرکشی نہین کرسکتے وَهُوَ اور وہ ہو الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرے خلق کو پھر مار ڈالے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کرے اوسے وَهُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَهْوَنُ بہت آسان ہو عَلَيْهِ خدا پر جسطرح پہلی بار پیدا کرنا یا تمھارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہو پھر جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلی بار اوسنے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیون منکر ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اوسکی قدرت کے آگے یکسان ہو **نظم** چون قدرت اومنزّہ از نقصان ست ✤ آوردن خلق و بردنش یکسان ست ✤ نسبت بمن و تو ہر دو دشوار بود ✤ در قدرت پر کمال او آسان ✤ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى اور اوسکے واسطے ہو صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت صفات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ آسمانون اور زمینون مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہو عاجز نہین ممکن کو پہلی بار پیدا کرنے مین اور دوبارہ زندہ فرمانے مین الْحَكِيْمُ ۝ صواب جاننے والا اسواسطے کہ اوسکے افعال اوسکی حکمت کے موافق ہوتے ہین ضَرَبَ لَكُمْ بیان کرتا ہو حق تعالیٰ تمھارے واسطے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ایک مثل لی ہوئی تمھاری ذات کے احوال سے هَلْ لَّكُمْ کیا ہو تمھارے واسطے ای آزاد لوگو مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ تمھارے لونڈی غلامون مین سے جو تمھارے ہاتھ کا مال ہین مِّنْ شُرَكَآءَ کوئی شریک فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین جو دیے ہین ہمنے تمکو مال و اسباب فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ پھر تم اور وہ اوس چیز مین یکسان ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال و ملک مین تصرف کرتے ہو اوس طرح وہ بھی کرسکتے ہین تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہو اونسے کہ تصرف مین مستقل ہو جائین كَخِيْفَتِكُمْ مثل ڈرنے تم آزادون کے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون سے یعنی اون آزادون سے جو شریک ہین خلاصہ کلام یہ ہو کہ ای لونڈی غلامون کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلامون کو اپنے ملک و مال مین شریک کرتے ہو کہ اوسپر تسلّط اور تصرف کرنے مین تم اور وہ برابر ہو اور اونکے ہمیشہ مستقل قابض و متصرف ہونے سے ڈرتے رہو عین المعانی اور بعضی تفسیرون مین ہو کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہین یا محمد اللہ نہوگا ایسا ایسا کبھی ہرگز پس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلامون کو اپنی ملک مین شرکت نہین دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہین انھین اوسکی ملک مین کیونکر شریک کرتے ہو **نظم** خلق چون بندگان سر در پیش ✤ ماندہ در بند حکم خالق خویش ✤ جملہ ہم بندہ اند و ہم بندی ✤ نرسد بندہ را خداوندی ✤ كَذٰلِكَ اسکی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور بیان کر دیتے ہین ہم اپنی وحدت کی دلیلین لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل مثالین سوچنے سمجھنے مین لڑاتے ہین مگر منکر اور ظالم لوگ اِن باتون کی حقیقت سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا بلکہ پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا اپنا اوپر شرک کے سبب سے اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی آرزوون کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنْ يَّهْدِيْ پھر کون ہو جو ہدایت کرے اوسے مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ جسکو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہوگیا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہو گمراہ مشرکون کے واسطے

ربع ۸ ع

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب دوزخ سے اونھین نجات دے فَاَقِمْ وَجْهَكَ پھر سیدھا رکھو ای محمد صلی اللّٰہ علیہ
و آلہ وسلم اپنا منھ لِلدِّيْنِ دین عبادت الٰہی کے واسطے یا خالص کرلو اپنا کام حَنِيْفًا اوس حال مین کہ مائل ہو سب دینون سے
دین اسلام کی طرف اور اپنی امت سے کہدو کہ اسی وجہ سے سیدھے اور قائم رہین اور سب پیروی کرین فِطْرَتَ اللّٰهِ دین خدا کی
الَّتِيْ وہ دین کہ حکمت کے ساتھ فَطَرَ النَّاسَ پیدا کیا خدا نے لوگون کو عَلَيْهَا اوسپر اور بعضے کہتے ہین کہ فطرت صانع کو پہچاننا ہی
اور وہ روز الست مین سب آدمیون کو حاصل ہوا تو فرماتا ہی کہ وہ عہد لازم پکڑے رہو کہ اوسپر عہد کیے گئے ہو لَا تَبْدِيْلَ نہی نفی کی
صورت مین ہی یعنی نہ بدلو لِخَلْقِ اللّٰهِ خلق خدا کو یعنی جس دین پر حق تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا اور اوس سے عہد و میثاق لیا ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ق وہ ہی دین سیدھا اور مستقیم وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ قلا صلے نہین جانتے
سیدھا اور مستقیم ہونا دین کا اپنی طبیعت کی کجی کے سبب سے اور اسمین غور نہ کرنے کے باعث مُنِيْبِيْنَ حال ہی اَقِمْ کی ضمیر سے یعنی ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی طرف متوجہ ہو اپنی امت سمیت اوس حال مین کہ پھیرے گئے ہو اِلَيْهِ حق کی طرف اوسکے غیر سے شیخ ابو سعید خراز
قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ انابت حق سے حق کی طرف رجوع کرنا ہی اور منیب اوسے کہتے ہین کہ جسکو حق تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف رجوع نہو
بیت تو مرجعی ہمہ را من رجوع با کہ کنم ؛ گرم تو در نپذیری کجا روم چہ کنم ؛ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوس سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور
قائم رکھو نماز وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ شرک کرنے والون مین سے قصداً نماز ترک کرکے یہ خطاب امت کی طرف
ہی تیسیر مین شیخ محمد طوسی قدس سرہ سے منقول ہی کہ ایک حدیث مجھے پہونچی کہ جو کچھ مجھسے روایت کیجاوے اوسے قرآن شریف پر پیش کرو اگر
موافق ہو تو وہ روایت مجھسے ہی تو مین نے اس حدیث کو کہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ چاہا کہ کسی آیت سے موافق کرون تیس برس مین مع
فکر کی یہان تک کہ یہ آیت پائی کہ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا اور نہو اون لوگون مین سے
جنھون نے جدا کیا اور پراگندہ کردیا دِيْنَهُمْ اپنا دین وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہوگئے وہ گروہ گروہ اس سے مشرک مراد ہین کہ وہ اسلام
چھوڑکر کچھ بت پوجنے لگے اور ایک گروہ نے فرشتون کی پرستش اختیار کی ایک نے ستارہ کی یا یہود و نصارا مراد ہین کہ انمین سے ہر ایک
کئی گروہ ہوگئے یا خارجی اور رافضی مراد ہین کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس باب مین ایک حدیث مرفوع روایت ہی یا بدعتی مراد ہین كُلُّ
حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ ہر ایک گروہ کے لوگ بسبب اوسکے کہ جو کچھ اونکے نزدیک ہی دین فَرِحُوْنَ ○ خوش ہین یعنی اونکو گمان یہی ہی
کہ وہی حق پر ہین **نظم** ہر کسے را در خور مقدار خویش ؛ ہست نوع خوشدلی در کار خویش ؛ میکند اثبات خویش و نفی غیر ؛ چہ امام
صومعہ چہ پیر دیر ؛ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جب پہونچتی ہی مشرکون کو ضُرٌّ سختی یا بیماری یا مفلسی اور بعضون نے کہا ہی کہ
کچھ مشرکون کی تخصیص نہین بلکہ عام ہی سب لوگون کے واسطے کہ جب کسی سختی اور شدت مین پھنسنے ہین تو دَعَوْا پکارتے ہین ذکر
رَبَّهُمْ اپنے رب کو مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ پھر کر حق کی طرف ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ پھر جب چکھاتا ہی اونھین یعنی عطا کرتا ہی انھین خدا
مِّنْهُ اپنے پاس سے رَحْمَةً آسانی یا صحت یا مالداری اور اوس شدت سے چھوڑا لیتا ہی تو اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اوسوقت ایک گروہ
اونمین سے بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہین یعنی بلا سے نجات پانے کے عوض ایسا عمل کرتے ہین لِيَكْفُرُوْا

تاکہ کافر اور ناشکرے ہوجائین بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ اوس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہمنے اونھین فَتَمَتَّعُوْا تفعیہ حکم دہمکی ہی یعنی ای کافرو فائدہ اوٹھالو دو چار روز دنیا کی نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہی کہ جانو اپنے کام کا انجام کہ وہ عذاب آخرت ہی اَمْ اَنْزَلْنَا کیا بھیجی ہمنے عَلَیْھِمْ کافرون پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب یا دلیل یا رسول صاحب کتاب و دلیل یا فرشتہ کہ اوسکے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ فَھُوَ پھر وہ رسول یا فرشتہ یَتَکَلَّمُ بات کہے اوس کتاب کے سبب یعنی دلیل رکھتا ہو بِمَا کَانُوْا بِهٖ یُشْرِکُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ ہین وہ اوسکے سبب سے شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو اونکے شرک کرنے پر ایسا نہین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہین ہم مشرکون کو رَحْمَةً کوئی رحمت وسعت اور مثل اوسکے تو فَرِحُوْا خوش ہوتے ہین بِھَا اوس نعمت کے سبب سے وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَةٌ اور جب پہونچتی ہی اونھین زحمت بیماری اور قحط اور مثل اسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اونھون نے جو برے کام کیے ہین جب اونکی شامت سے اونھین بلا پہونچتی ہی تو اِذَا ھُمْ یَقْنَطُوْنَ اونوقت وہ نا امید ہوتے ہین اور بے صبری کرتے ہین یعنی نہ تو نعمت پر شکر کرتے ہین نہ مصیبت پر صبر اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین جانا ہی اونھون نے کہ اَنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی وَیَقْدِرُ اور تنگ کردیتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک روزی کی وسعت اور قلت مین لَاٰیٰتٍ البتہ دلیلین عبرت کی ہین لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق مین اور بھلائی پر شکر کرتے ہین اور برائی پر صبر اسواسطے کہ مومن کے کام کی بنیاد اور ایمان کی اصل انھی دو صفتون پر ہی فَاٰتِ پھر دو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَا الْقُرْبٰی قرابت والے بنی ہاشم کو حَقَّهٗ اوسکا حق مال غنیمت مین سے بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر مین تو یہ خطاب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہی اور سب ایمان والے اس حکم مین داخل ہین یعنی حق تعالی سب مسلمانون کو حکم فرماتا ہی کہ دو حق قرابت دارون کو یعنی رشتہ جوڑے رہو احسان کرکے انعام دیکر تعظیم و توقیر کرکے امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل نکالی ہی وَالْمِسْکِیْنَ اور دو حق محتاجون اور عاجزون کو وَابْنَ السَّبِیْلِ اور راہ چلنے والون کو اوسمین سے جو دینا مقرر ہوا ہی یعنی مال زکوۃ مین سے ذٰلِکَ یہ حقوق دینا خَیْرٌ بہتر ہی حق روکنے سے لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو چاہتے ہین وَجْهَ اللّٰهِ خدا کا دیدار یا اوسکی رضامندی ڈھونڈھتے ہین یا اونکی مراد حق تعالی کے ساتھ تقرب ہی اس دینے سے اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہین دیتے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ گروہ نفقہ دینے والون کا ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ تو وہین فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَیْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ بدلے کی توقع پر لِّیَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمھارا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ لوگون کے مالون مین یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اوسکی قیمت سے زیادہ کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمھارا مال بڑھے فَلَا یَرْبُوْا تو زیادہ نہین ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اور اوس سے برکت جاتی رہتی ہی یا جو کچھ دیتے ہو معاملات مین حرام زیادتی کے طور پر یعنی روپیہ کا سود تاکہ سود کھانے والون کے مال مین بڑھتی ہو تو ایسا نہین ہوتا اور اوسمین برکت نہین رہتی وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوۃ فرض مین سے یا صدقہ کہ اوس دینے مین تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ چاہتے ہو ثواب

اللہ تعالیٰ کا فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہین بدلے کی نیت سے نہین هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ○ وہ ہین صاحب زیادتی کے یا زیادتی پانے والے کہ ایک کے بدلے دس یا زیادہ پائینگے اَللّٰهُ خداے برحق الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور تم نہ تھے ثُمَّ رَزَقَكُمْ پھر روزی دی اوسنے اور دیتا ہی جب تک تم زندہ ہو ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب تمھاری مدتین پوری ہو چکینگی ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو اور اوٹھائیگا قیامت کے دن هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہی تمھارے شریکون مین سے یعنی وہ بت جو تمھارے زعم مین خدا کے شریک ہین اونمین سے ہی مَّنْ یَّفْعَلُ کوئی جو کرے مِنْ ذٰلِكُمْ اس پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے مین سے مِّنْ شَیْءٍ کوئی چیز کہ اوس سبب سے اوسکی پرستش کر سکیے اور چونکہ ان کامون مین سے کچھ بھی اونسے نہین ہوتا تو لوگو ونکو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی اللہ وَتَعٰلٰى اور برتر ہی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اوسکے ساتھ ظَهَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوا فساد اور تباہی فِی الْبَرِّ میدان مین خشک سالی اور چارپایون کے مرنے اور وباؤن کے سبب وَالْبَحْرِ اور دریا مین جوش اور طوفان اور کشتیان غرق ہونے کے سبب بِمَا كَسَبَتْ بسبب اسکے کہ کیا اَیْدِی النَّاسِ ہاتھون نے آدمیون کے یعنی اونکے گناہون کے وبال کے سبب سے اکثر علما اس بات پر ہین کہ فساد سے مینہ نہ برسنا مراد ہی اسواسطے کہ جب پانی نہین برستا تو میدان مین گھاس نہین اوگتی اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ جب پانی نہین برستا تو دریا کے جانور اندھے ہو جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا کہ کشتیان غصب کر لین اور بعضون کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہی یعنی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی مین اہل قری کو ہلاک کرنے سے اور دریا مین قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور بہر تقدیر حضرت ملک قدیر نے اسباب دنیوی کا فساد آدمیون سے کیا لِیُذِیْقَهُمْ تاکہ چکھائے اونھین بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا بعضی جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہی اسواسطے کہ پوری جزا آخرت مین ہوگی لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ یہ بعضی جزا کا مزا چکھنے سے یَرْجِعُوْنَ ○ پھرین شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققون کے نزدیک بر سے نفس مراد ہی اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جسکا بحر دل مراقبہ ترک کرنے سے خراب ہو جاتا ہی تو اوسکے بر نفس مین خرابی ظاہر ہو جاتی ہی اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ بر نفس کا فساد خطرات مین مرتکب ہونے سے ہی اور بحر دل کا فساد بدخلاقی کے سبب جور سمون اور عادتون کی پابندی کے سبب سے ہوتا ہی حقائق سلمی مین مذکور ہی کہ بر تو علما ظاہر کی زبان ہی اور بحر اہل تحقیق کی زبان فاسد تاویلون سے علما ظاہر کی زبان بگڑتی ہی اور باطل دعوون سے عارفون کی زبان خراب ہوتی ہی نظم ماہ نادیدہ نشانہا میدہند ✢ راستیہا ابر ان کج می نہند ✢ از برائے مشتری در وصف ماہ ✢ صد نشان نادیدہ گوید بہر جاہ ✢ قُلْ سِیْرُوْا کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ جاؤ فِی الْاَرْضِ اگلی امتون کی زمین مین فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ پھر دیکھو تو کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ انجام اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلُ انسے پہلے كَانَ اَكْثَرُهُمْ تھے اکثر انکے جو ہلاک ہوے مُّشْرِكِیْنَ ○ شرک کرنے والے فَاَقِمْ تو سیدھا کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجْهَكَ اپنا منہ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہو جاؤ صحیح اور درست دین کی طرف مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اسکے کہ آئے یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ

نہین ہی پھرنا اوسکے واسطے مِنَ اللّٰہِ خدا کے پاس سے یعنی خدا اوس دن کو پھیر یگا نہین یا ایک دن آئیگا خدا کی طرف سے کہ اوسے
کوئی نہ پھیر سکیگا یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ○ وہ دن کہ جدا ہونگے لوگ ایک دوسرے سے دوراہے پر پس ایک فریق جنت مین جائیگا
ایک فریق دوزخ مین جیسا کہ حق تعالی خود دوسرے مقام پر فرماتا ہی کہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ مَنْ کَفَرَ جو کوئی کافر ہو
فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ ج تو اوسپر ہی اوسکے کفر کی جزا کہ ہمیشہ آتش دوزخ مین رہیگا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے نیک
کام فَلِاَنْفُسِہِمْ تو اوسنے کیے ہونگے اپنی ذاتون کے واسطے یَمْہَدُوْنَ ○ بچھاتے ہین یعنی جگہ درست کرتے ہین بہشت مین
اور قیامت کے دن بندون کا علاحدہ ہونا واقع ہی لِیَجْزِیَ تا کہ جزا دے خدا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے مِنْ فَضْلِہٖ اپنے فضل سے اور یہان کافرون کی جزا کا ذکر نہین کیا
اس جہت سے مقصود بالذات ایمان والے ہین اِنَّہٗ بیشک اللہ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ○ دوست نہین رکھتا کافرون کو کہ ایمان
والون کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافرون کو جدا کرکے دوزخ مین بھیجیگا وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ
یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ یہ ہی کہ بھیجتا ہی ہوائین یعنی اوتر بہری دکھنی ہوا اور باد صبا کو مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیان مینھ کی وَّ
لِیُذِیْقَکُمْ اور تا کہ چکھائے تمکو اوس سے مِّنْ رَّحْمَتِہٖ اپنی رحمت مین سے جو مینھ کے تابع ہی یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت
وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ اور اسواسطے تا کہ ہواؤن کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِاَمْرِہٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تا کہ ڈھونڈھو
دریاؤن کی تجارت مین مِنْ فَضْلِہٖ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہی وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ اور شاید کہ تم شکر کرو ان
نعمتون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور یقینی ہمنے بھیجے مِنْ قَبْلِکَ تمسے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول آدمیون مین سے
اِلٰی قَوْمِہِمْ اونکے گروہ کی طرف فَجَآءُوْہُمْ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ
یا حلال اور حرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اونکی قوم مین سے اونکا ایمان لائے اور بعضے کافر رہے فَانْتَقَمْنَا پھر ہمنے
انتقام اور بدلا لیا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ط اون لوگون سے جو کافر رہے اور اونھین ہمنے ہلاک کردیا اور مدد کی ہمنے اونکی جو ایمان لائے تھے
وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا اور ہی حق ہمپر نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ مدد دینا ایمان والون کو اسواسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہین اَللّٰہُ
خدا ہے برحق الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ وہ ہی جو بھیجتا ہی ہوائین فَتُثِیْرُ سَحَابًا تو اوٹھاتی ہین ہوائین ابر کو فَیَبْسُطُہٗ
پھر پھیلا دیتا ہی خدا اوسے یعنی جب کبھی چاہتا ہی ابر کو ملا اور گھرا رکھتا ہی فِی السَّمَآءِ آسمان کی طرف کَیْفَ یَشَآءُ جسطرح چاہتا ہی
چلتا ہوا یا تھما ہوا وَیَجْعَلُہٗ اور کردیتا ہی اوسکو کبھی کِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ہر ٹکڑے کو ہر طرف فَتَرَی الْوَدْقَ پھر تو دیکھتا ہی
مینھ کو کہ حکم الٰہی کے موافق یَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْ خِلٰلِہٖ ابر کے درمیان سے ابر ملا ہوا اور گھرا ہوا ہوتا ہی جب بھی اور جدا جدا
ہوتا ہی تب بھی فَاِذَآ اَصَابَ بِہٖ پھر جب پہونچا دیتا ہی خدا مینھ کو مَنْ یَّشَآءُ جس کسی کی زمین اور شہر مین کہ
چاہتا ہی مِنْ عِبَادِہٖٓ اپنے بندون مین سے اِذَا ہُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ○ اوس وقت وہ خوش ہوتے ہین وَ
اِنْ کَانُوْا اور تحقیق کہ تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْہِمْ قبل سے اسکے کہ برسایا جائے اونپر مینھ مِّنْ قَبْلِہٖ

ایکفریق جنت مین ہو اور ایکفریق دوزخ مین

بدلی آنے سے پہلے لَمُبْلِسِيْنَ ○ نا امید مینھ سے فَانْظُرْ پس دیکھ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ رحمت آلہی کے نشان کی طرف یعنی مینھ کا اثر دیکھ کہ كَيْفَ کیونکر خدا اوس اثر سے يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین کو پیڑون پھلون کھیتون بوٹون سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اونھون نے اَثَرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ پڑھا ہی اور حفص نے اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ صیغۂ جمع کے ساتھ پڑھا ہی یعنی تاکہ رحمت آلہی اور بخشایش نامتناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی زمین کو زندگی عطا فرماتا ہی اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہی وہ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى البتہ زندہ کرنے والا مُردون کا بھی اسواسطے کہ زمین کا زندہ کرنا نیا پیدا کرنا اوسکا ہی جو اسمین تھین نباتی قوتین اور مردون کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہی جو مُردون کے بدنون مین تھین قوتین وغیرہ وَهُوَ اور اللہ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ اوسکی قدرت سب مخلوقات کے ساتھ یکسان ہی احقاف مین ہی کہ رحمت کا اثر مینھ کے ظاہر مین یہ ہی کہ سب کی زندگی اوسی کے سبب سے ہی اور باطن مین اوسکا ذکر ہی کہ دل کی زندگی اوسکے سبب سے ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ اثر رحمت نشان اوس دانہ کا ہی جسسے زمین دل زندہ ہوتی ہی اور بعضون کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہی کہ حق تعالیٰ کی نظر پڑنے کی جگہہ ہی مثنوی مین اسی بحث کے مناسب ایک حکایت لائے ہین مثنوی صوفیے در باغ از بہر کشاد ✣ صوفیانہ روے بر زانو نہاد ✣ پس فرو رفت او بخود اندر نغول ✣ شد ملول از صورت خوابش فضول ✣ گرچہ خسپی آخر اندر رز نگر ✣ این درختان بین و آثار خضر ✣ امر حق بشنو کہ گفت ست انظروا ✣ سوے این آثار رحمت آر رو ✣ گفت آثارش دل ست ای بوالہوس ✣ آن برون آثار آثار ست وبس ✣ باغہا و میوہا اندر دل ست ✣ عکس لطف او برین آب و گل ست ✣ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجین ہم رِيْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبور کہ عذاب کی ہوا ہی اور یہ ہوا اونکے کھیتون پر چلے فَرَاَوْهُ تو دیکھین وہ کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد سبزی کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اوس سے فائدہ نہ لے سکین تو لَظَلُّوْا البتہ ہوجائین وہ مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○ کھیت زرد ہوجانے کے بعد کہ ناشکرے ہوجائین گذری ہوئی نعمتون پر چاہیے تھا کہ حق تعالیٰ سے التجا کرتے اور اوسکی رحمت سے ناامید نہوتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ باتین سمجھین اور تمہارا کہا مانین فَاِنَّكَ پس تحقیق کہ تم اے ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو اور کافر مُردون ہی کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکا دل مردہ ہی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہین سنا سکتے تم بہرون کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب ولے پھرین وہ پکارنے والے کی طرف سے مُدْبِرِيْنَ ○ بھاگتے ہوے بات کہنے والے کی طرف سے پھرنے اور بھاگنے کی قید تاکید حکم اور سنانا محال ہونے کے واسطے ہی یعنی وہ بہرا جسکا منہ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہی اگرچہ وہ سنتا نہین مگر لب وہان کی حرکت اور سر اور ہاتھ کے اشارے سے کچھ دریافت کرلیتا ہی لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ اسقدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہی وَمَآ اَنْتَ اور نہین ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والے دل کے اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے یعنی اے ہمارے حبیب تمکو یہ قدرت نہین کہ مشرکون کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتے ہو قرآن کی نصیحتین اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لایا ہی بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون کا اسواسطے کہ ایمان اونھین اس بات پر رکھتا ہی کہ الفاظ قرآن کو یاد کرلیتے ہین اور اوسکے

ع ۱۳

معنی مین غور اور فکر کرتے ہو فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تو وہ ماننے والے ہین اوامر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مِّنْ ضُعْفٍ سست چیز یعنی نطفے سے ثُمَّ جَعَلَ پھر دی تمھین مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ سستی کے بعد جو بچپنے مین ہوتی ہی قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر دی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّ شَيْبَةً سستی اور بوڑھاپا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی ضعف و قوت جوانی و بوڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہی بندون کا احوال الْقَدِيْرُ ۝ قادر ہی اونکی کیفیتین و صفتین بدلنے پر وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتون مین سے يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵ تو قسم کھائینگے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہین ٹھہرے وہ دنیا مین یا قبرون مین غَيْرَ سَاعَةٍ سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانینگے کہ یہ جھوٹ کہتے ہین كَذٰلِكَ جسطرح آخرت مین سچ سے برگشتہ ہو کر جھوٹ بولینگے اسی طرح كَانُوْا ہین دنیا مین کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب سے يُؤْفَكُوْنَ ۝ پھیرے جلتے ہین سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اونکا کام ہی دونون جہان مین وَ اور جب وہ قسم کھا چکینگے کہ ہم دنیا مین نہین رہے تو قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم وَالْاِيْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی کہینگے کہ کیون جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہی کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا مین اور تمھارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہی فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف مین جہان فرمایا ہی کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا خدا کے علم مین یا اوسکے حکم مین یا اوسمین کہ جو کچھ تمھارے واسطے لکھا ہی کہ تمھارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اوسی قدر دنیا مین یا قبرون مین رہے ہو اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اوٹھنے کے دن تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہی اوٹھنے کا دن جسکا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ اور لیکن تم تھے کہ کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبرون سے اوٹھنا حق ہی تو کافر عذر شروع کرے جو گذر گیا اوسکے تدارک کے واسطے دنیا مین پھر آنے کی اجازت مانگینگے اور اجازت نہ پائینگے فَيَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا يَنْفَعُ فائدہ نہ کریگی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اونکی وَلَا هُمْ اور نہ وہ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پکارے جائینگے ایسی چیز کی طرف جو اونسے عذاب اٹھا لے یعنی اونسے یہ نہ کہینگے کہ خدا کی رضامندی طلب کرو اسواسطے کہ خدا تو اونسے راضی ہی نہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہمنے لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر مثل سے کہ جو اونکے کام آئے توحید اور حشر اور سب رسول سچے ہونے کے بیان مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر لاؤ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس معجزہ یعنی منکر و معاند جو معجزہ طلب کرتے ہین اگر وہ معجزہ تم اونھین دکھاؤ تو لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا ضرور کہین وہ لوگ جو کافر ہوے شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کردیتا ہی اللہ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ دلون پر اون لوگون کے جو لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہین فَاصْبِرْ

تو صبر کر و تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی ایذا رسانی پر کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ بیشک خدا کا وعدہ تمہاری فتح و نصرت اور کلمہ بلند کرنے
اور تمھارا دین غالب ہونے کے باب مین حَقٌّ سچ ہی اور خدا وہ وعدہ وفا کریگا وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِیْنَ اور نہ سبک کھینچے
تمھین وہ لوگ جو لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿﴾ نہین یقین رکھتے معاد کے باب مین یا تمکو اس بات پر نہ لائینگے کہ اونپر جلد عذاب نازل ہونے کی دعا کرو کہ
وہ ایک وقت مقرر پر موقوف ہی جب وہی وقت آئیگا تو حکم الٰہی ظاہر ہو جائیگا بیت نگہدار یہ وقت کارہا کہ ہر کارے بوقتے باز بستہ

ع ۶

آیاتہا ۳۴ رکوعاتہا ۴ کلماتہا حروفہا ۲۲۱۰

اربع وثلثون ایۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿﴾	سورۃ لقمن مکیۃ وھی
چونتیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ لقمان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

الٓمّٓ ﴿﴾ حروف مقطعہ سورتون کے شروع اور غیب کے خزانون کی کنجیان ہین اور الف لام میم کی تفسیر مین کہا ہی کہ الف اشارہ ہی
آنا کی طرف اور لام لِی کی جانب اور میم منّی کی طرف یعنی اَنَا الَّذِیْ لِیْ جَمِیْعُ الصِّفَاتِ وَمِنِّی الْغُفْرَانُ وَالْاِحْسَانُ یعنی مین معبود برحق
ہون میرے ہی واسطے ہین سب صفتین اور میری ہی طرف سے ہی بخشدینا اور احسان تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ یہ سورت آیتین ہین
قرآن الْحَکِیْمِ ﴿﴾ صاحب حکمت یا متضمن حکمت کی یا قرآن محکم کی کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا قرآن حاکم کی کہ حلال و حرام کا
حکم کرتا ہی هُدًی ہدایت کرنے والا وَّرَحْمَةً اور رحمت خدا ہی لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿﴾ نیک کام کرنے والون کے واسطے الَّذِیْنَ
یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نمازین فرض وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیتے ہین زکوۃ واجب وَهُمْ
اور وہ بِالْاٰخِرَۃِ آخرت پر هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿﴾ وہ یقین رکھنے والے ہین یعنی قبر سے اوٹھنے اور جزا پانے کو تصدیق کرتے ہین
اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین عَلٰی هُدًی سیدھی راہ پر ہین مِّنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب کی طرف سے
وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿﴾ وہ تو نجات پانے والے ہین لکھا ہی کہ نضر بن حارث تجارت کے واسطے فارس کی
طرف گیا تھا اور رستم اور اسفندیار کا قصہ مول لا کر قریش کے مجمع مین اسطرح سناتا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ ہوتے اور ڈینگ مارتا
کہ اگر محمد علی عاد و ثمود کی حکایت اور سلیمان و داؤد کی بادشاہی کی عظمت بیان کرتے ہین تو مین فارس کے بادشاہون کی سلطنت کی
وسعت اور اونکی شان و شوکت کی حکایت بیان کرتا ہون تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ
یَّشْتَرِیْ کوئی ہی کہ مول لیتا ہی لَهْوَ الْحَدِیْثِ بات کھیل کی اور بعضون نے کہا ہی کہ بات فریب دینے والی اور باز رکھنے
والی یعنی اختیار کرتا ہی نامعتبر کہانی لِیُضِلَّ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اوسکے دین سے باز رکھتا
کہ وہ دین قرآن سنتا ہی بِغَیْرِ عِلْمٍ بے علم اور بے دلیل باز رکھتا ہی وَّیَتَّخِذَهَا اور ٹھہرا لیتا ہی خدا کی آیتون کو هُزُوًا
ہنسی اور مسخراپن اُولٰٓئِکَ وہ لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مُّهِیْنٌ ﴿﴾ ذلیل کرنے والا کہ قید اور قتل کی
دنیا مین اور عذاب ہی آخرت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اون لوگون کی شان مین ہی جو گانے والی لونڈیان مول لیتے
اور لوگون کو اونکی آواز اور الحان سنا کر کلام حق سننے سے باز رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰی اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَیْهِ

اوس پر جسنے کھیل کی بات مول لی ہی اور اوسے عظمت دی ہی اٰیٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا او منھ پھیرتا ہی
متکبر بنکر یعنی اوسکی طرف التفات نہین کرتا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویاکہ اوسنے سنا ہی نہین كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ گویاکہ اوسکے
دونون کانون مین وَقْرًا ۚ بوجھ ہی فَبَشِّرْهُ تو پکار دو تم اوسے اور خوشخبری کی جگہ پر ڈرادو اوسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب
دکھ دینے والے سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا او رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین
اونھون نے کام اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ اونکے واسطے ہین جنتین نعمت والی یا جنت کی نعمتین خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ حَقًّا ۭ سچا اور درست وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ
خدا غالب ہی کہ کوئی اوسے عہد اور وعدہ وفا کرنے سے مانع نہین ہوتا الْحَكِيْمُ ۝ درست کام کرنے والا جو کچھ کرتا ہی وہ حکمت ہی کی
راہ سے ہی بیت ؂ در وعدہ اوست نقض و خلاف ٭ نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف ٭ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اوسنے آسمان
بِغَيْرِ عَمَدٍ بے ستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اونھین اوٹھے ہوے وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ اور رکھے زمین مین یعنی پیدا کیے
اوسمین رَوَاسِيَ پہاڑ بلند پایدار تاکہ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تمکو زمین اسواسطے کہ زمین پانی پر چلتی تھی
کشتی کی طرح پہاڑون کے بوجھ مین دب کر تھمی توضیح مین ضحاک سے منقول ہی کہ حق تعالی نے انیس ۱۹ پہاڑون کو میخ زمین کر دیا کہ زمین
ٹھہر گئی اونمین سے کوہ قاف ہی اور ابو قبیس او رجودی اور لبنان او رسین او رطور سینا اور بشیر وغیرہ وَبَثَّ فِيْهَا اور پراگندہ کیا زمین مین
مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ ہر جنبش کرنے والے مین سے وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہمنے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھ فعل خاص ہونے کی
جہت سے ہی یعنی ہمارے سوا کسی نے نہین بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً آسمان سے پانی کہ وہ مینھ ہی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا
ہمنے فِيْهَا زمین مین اوس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس كَرِيْمٍ ۝ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو ندکور
ہوا آسمان زمین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہین فَاَرُوْنِيْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم مین مَاذَا خَلَقَ کیا چیز
پیدا کرتے ہین الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وہ لوگ جو سوا اوسکے ہین اس سے بت مراد ہین کہ کافر اونھین خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی
فرماتا ہی کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہین تمھارے بتون نے کیا چیز پیدا کی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ مشرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ع
کھلی ہوئی گمراہی مین ہین کہ عاجز کو قادر کے ساتھ مخلوق کو خالق کے ساتھ پرستش مین شریک کرتے ہین نظم ؂ ہر ہست آفریدہ او بندہ ہست ٭
بندہ در بند آفرینندہ است ٭ پس کجا بندہ کہ در بند ست ٭ لائق شرکت خداوند ست ٭ لکھا ہی کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اونکی وصیتین
یہود مین بڑی شہرت رکھتی تھین اور عرب جس مہم مین یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتون مین سے اونکے واسطے مثال دیتے
تو حق تعالی نے اوسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ لقمان بن باعور کو
حکمت کہ بات صائب اور کام پورا ہی یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف مین کہا ہی کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولون پر
ایمان کے واسطے عقلی دلیلین قائم کرنا او شرک کی نفی او اوسکی طرف سمعی دلیلون کی اضافت کرنا ہی لقمان کی نبوت مین عالمون کا اختلاف ہی
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھا اور اس آیت مین حکمت سے نبوت مراد ہی

ع ۱۱

اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر مین لکھا ہی کہ لقمان باعور کے فرزند تھے اور باعور ناجور کا بیٹا ناجور
تارخ کا بیٹا تارخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ لقمان کی کنیت ابو الانعم ہی
اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت سے دسوین برس لقمان پیدا ہوے اور حضرت یونس علیہ السلام کے
زمانہ تک زندہ رہے اور بعضون نے کہا ہی کہ ہزار برس اونکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے یا کہ حکیم تھے اور
بعضون نے کہا ہی کہ کسی کے غلام تھے اور بکریان چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حبشی تھے بنی اسرائیل مین
فتوی پوچھتے اور امام مجاوندی کے قول پر بندگان توبہ سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے موٹے ہونٹھ ایکدن حکیم لقمان کے گھر مین
دن کو سونے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اونھین نہین دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ ای لقمان
ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہین تمکو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہین کہ صحت اور راستی کے ساتھ لوگون مین حکم کیا کرو پس لقمان نے
جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہی تو سنکر طاعت کے طور پر مین قبول کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مجھے
توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہی تو مین عاقبت اختیار کرتا ہون اور فتنہ سے متعرض نہین ہوتا فرشتون کو
اس بات سے تعجب آیا حق تعالی نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اونکی طرف حکمت افاضہ کی تقریباً دس ہزار کلمے اونسے منقول ہین
کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہی بنی اسرائیل مین سے ایک بڑا آدمی ایکدن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگون کی اونکے پاس
تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتین سنتے تھے اوس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ ای لقمان کیا تو وہ کالا غلام نہین ہی جو بکریان
چرایا کرتا تھا فلان شخص کی لقمان بولے کہ ہان مین وہی ہون پھر اون بزرگ نے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہونچادیا لقمان بولے کہ تین
چیزون نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالی کی تفسیر مین لقمان کی حکمتون مین سے مذکور ہی
کہ ایکدن اونکے آقا نے اور غلامون کے ساتھ اونھین باغ مین بھیجا کہ میوہ لائین وہ غلام راہ مین میوہ کھا گئے اور کہدیا کہ لقمان نے کھا لیا
آقا لقمان پر خفا ہوا لقمان بولے کہ میوہ ان غلامون نے کھایا ہی اور مجھے جھوٹ لگایا ہی آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے
کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان مین دوڑائیے کہ ہم قی کرین جسکے پیٹ مین سے میوہ گرے وہ خائن ہی حضرت مولوی معنوی قدس
سرہ نے مثنوی مین یہ حکایت نظم کی ہی چند بیتین جنمین نکتہ ہی اوس حکایت مین سے یہان مذکور ہین نظم گفت ساقی خواجہ از آب حمیم ✽ مر غلامان را
و خوردند آن ز بیم ✽ بعد از ان میراندشان در دشتہا ✽ میدویدند آن نفر تحت و علا ✽ در قی افتادند ایشان از عنا ✽ آب می آورد از ایشان
میوہا ✽ چونکہ لقمان را در آمد قی ز ناف ✽ میبر آمد از درونش آب صاف ✽ حکمت لقمان چو این پایہ نمود ✽ تا چہ باشد حکمت رب الوجود ✽ ہر چہ
پنہان باشدت پیدا شود ✽ ہر کرا خائن بود رسوا شود ✽ یعنی آقا نے سب غلامون کو پانی پلاکر میدان مین دوڑایا سب نے قی کی تو لقمان کے سوا
سب کے پیٹ سے میوہ گرا تو لقمان کی حکمت سے جب خاصون کی خیانت کھل گئی تو خدائے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپ
سکیگی کتاب مین ہی کہ ایکدن داود علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ مین اسکے
فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہی حضرت داود نے اس بات مین فکر کی اور ایک نعرہ مارکر بیہوش ہو گئے اور لقمان کی بعضی حکمتین اور کلمات

اس مقام پر جواہر التفسیر مین مل سکتے ہین غرضکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی اور اوس سے کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ط
یہ کہ شکر کر اللہ کا نعمت حکمت پر وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہی فَاِنَّمَا يَشْكُرُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہی لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہی یہ نفع شکر کرنے والے کو پہونچتا ہی وَمَنْ
كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہی کسی کے شکر کی پروا نہین کرتا حَمِيْدٌ ○
حمد کے لائق ہی اگرچہ کوئی اوسکی حمد نہ کرے یا محمود ہی کہ تمام کائنات زبان قال و زبان حال سے اوسکے شکر گذار ہین وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ اور یاد کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِهٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکا نام ماثان
یا ساران یا اشکم یا مشکور تھا وَهُوَ يَعِظُهٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اوسے اور کہتے تھے کہ يٰبُنَيَّ ای چھوٹے بیٹے میرے شفقت
اور مہربانی کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کہکر کہا کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط نہ شرک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○
البتہ ظلم بڑا ہی اسواسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور حکم
کر دیا بِوَالِدَيْهِ ج کہ اپنے مان باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا ایک سبب یہ ہی کہ حَمَلَتْهُ اوٹھایا فرزند کو اُمُّهٗ اوسکی مان نے تھوڑی
مدت اور اوسکے حمل اور اوٹھانے مین سست ہی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ سستی پر سستی اور ناطاقتی پر ناطاقتی وَّفِصٰلُهٗ اور
چھوڑانا اوسکا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ دو برس گذرنے مین اور اتنی مدت تک اوسے دودھ دیا اور آدمی کو ہمنے دوسرا حکم کیا اَنِ
اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَيْكَ ط اور اپنے مان باپ کا اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ○ میرے حکم کی طرف ہی پھرنا آدمیون کا
اور شکر اور شرک پر اونھین جزا دونگا وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین تیرے مان باپ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اس بات پر
کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کو کہ نہین ہی تجھے بِهٖ عِلْمٌ شرکت پر اوسکے مستحق ہونے کا کچھ علم
فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ حکم مان اونکا وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر اون دونون کے ساتھ فِي الدُّنْيَا زندگی دنیا مین مَعْرُوْفًا ز
مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر دین مین سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اوسکی راہ کی جو پھرا ہی اِلَيَّ
میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ پھر میری جزا کی طرف ہی
مَرْجِعُكُمْ پھرنا تمہارا فَاُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کرونگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو کہ ہو تم کرتے بھلائی
برائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان مین نازل ہوئی جیسا کہ سورہ عنکبوت مین مذکور ہی اور لقمان کے قصہ مین اس حکم کا ذکر ممانعت
شرک کی مناسبت کے سبب سے ہی لکھا ہی کہ حضرت سعد وقاص کی مان نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا یہانتک کہ اونکا منہ لکڑی سے کھولکر
حلق مین پانی ڈالدیا اور حضرت سعدؓ یہی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر روحین ہون اور ایک ایک قبض کرین یعنی اگر ستر بار مرے
تو بھی مین دین اسلام سے نہین پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالیٰ بیان فرماتا ہی کہ اونھون نے اپنے بیٹے سے کہا کہ يٰبُنَيَّ
ای میرے چھوٹے بیٹے اِنَّهَآ بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہی یعنی نیک اور بد کام اِنْ تَكُ اگر ہو چھوٹے پن مین مِثْقَالَ حَبَّةٍ
برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانون سے چھوٹا ہوتا ہی فَتَكُنْ پھر ہو وہ فِيْ صَخْرَةٍ صخرہ پتھر کے نیچے کہ اوسے

وقف النبی صلعم

نصف

تھا کہتے ہین اور وہ ساتوین زمین کے نیچے ہی اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کام آسمانون مین ہو باوجود اوسکی بلندی اور وسعت کے یا آسمانون
اوپر ہو اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین مین پوشیدہ جگہ ہو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لاویگا اوسے خدا او رحاضر کر دیگا اور اوسکا حساب لیگا اِنَّ اللّٰهَ
لَطِیْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہی اور اوسکا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوے ہی خَبِیْرٌ جاننے والا ہر چیز کا یٰبُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ اے چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز تاکہ تیرا نفس مرتبہ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ برائی سے تاکہ اولے تیرے سبب کامل ہون معروف وہ ہی جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو
عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اوس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتون مین سے خصوصا اوامر او
نواہی مین اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ واجبات امور مین سے ہی یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا
ہی اوسمین یہ حکم واجب کر دیا ہی وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منہ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگون کی طرف سے
منہ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اونکی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین مین مَرَحًا ہنسی کھیل خود نمائی
واسطے یعنی جاہل دنیا پرستون کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ یقینی اللہ نہین دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو
جو متکبرون کی طرح چلتا ہی فَخُوْرٍ تفاخر کرنے والے کو کہ اسباب تنعم کے سبب سے لوگون کے سامنے اکڑتا ہی وَاقْصِدْ اور اوسط
درجہ اختیار کر فِیْ مَشْیِكَ اپنی چال مین یعنی جلدی اور آہستہ چلنے کے درمیان مین چلتا رہ اسواسطے کہ جلدی چلنا بلکہ اپنے
اور سبکساری کی علامت ہی اور دیر کو قدم اوٹھانا تکبر اور بزرگواری کا نشان ہی بلکہ میانہ رو رہ اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ
اور نیچی کر اور کم نکال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز مین سے یعنی چینا چلایا نہ کر زبان دراز اور سخت گو نہو جا اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
یقینی بدتر آوازون کی لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ گدھے کی آواز ہی یعنی آواز بلند کرنے مین کچھ فضیلت نہین ہی دیکھو گدھے کی آواز کیسی
بلند ہوتی ہی باوصف اسکے طبیعت کو بُری معلوم ہوتی ہی دماغ کو پریشان کرتی ہی عین المعانی مین ہی کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر
تفاخر کرتے تھے اس آیت مین حق تعالی نے اونکے فخر کو اونپر رد کر دیا اور حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے
اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل مین مذکور ہی کہ حکم کر میرے بندون کو کہ جب میرے ساتھ مناجات کیا کرین تو اپنی آوازین پست کرین
یعنی آہستہ مناجات کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ اونکے دلون مین ہی جانتا ہون اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ خاص کیا گیا
حالانکہ بعض حیوانون کی آواز اوس سے بھی بدتر ہوتی ہی تو اسکا جواب دیا ہی کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے مین عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل
ہی سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ہر حیوان کی آواز اوسکی تسبیح ہی مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہی اور حدیث مین
آیا ہی کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطٰنًا یعنی جب سنو تم آواز گدھے کی سیبون تم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ کہو اسواسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہی اور کتاب فیہ ما فیہ مین حضرت مولوی قدس سرہ سے گدھے کی آواز بدتر ہونیکی وجہ
یہ نقل کی ہی کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہی یا شہوت جماع نے کو یا دوسرے گدھے سے لڑنے کے لیے اور جو آواز صفات بہیمی اور سبعی کے
سبب سے پیدا ہو وہ سب آوازون سے بدتر ہوتی ہی اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو ند اصاحب اخلاق ربانی اور فرشتہ خصلت لوگون سے آتی ہی وہ سب صداون

چارپایون اور درندون کی مغنتین

اوندا اون سے بہتر ہوگی بیت نغمہاے عاشقان بس دلکش ست ✽ استماع نغمۂ ایشان خوش ست ✽ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہین دیکھتے ہو
تم اے لوگو کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَكُمْ مسخر کردین تمہارے واسطے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیزین جو آسمانون مین ہین
آفتاب یا مہتاب کہ انکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتے ہو اور ستارے کہ اونکے سبب سے راہ پاتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیزین ہین زمین مین
پہاڑ میدان دریا حیوانات نباتات کہانین کہ اوس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور پوری کردین تم پر نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
نعمتین اپنی ظاہر وَّبَاطِنَةً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتین تم پہچانتے ہو اور جو نہین پہچانتے ہو یا نعمتین جو محسوس ہین یعنی حواس سے
پہچانی جاتی ہین اور جو معقول ہین کہ عقل سے دریافت ہوتی ہین اور بکر نے نِعْمَةً پڑھا ہے صیغہ واحد اور نعمت ظاہر و باطن مین علما کو بہت گفتگو ہے
صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ کتاب بحر العلوم مین نعمت کی تین سو تفسیر کی ہے اور جو نعمت ظاہر مشہور ہے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہے
اور نعمت باطن فرشتون کی امداد ہے اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہے اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یا نطق یعنی
گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت ملک علی یا حفظ قرآن اور اوسکے معنی سمجھنا یا اداے طاعات یا نماز روزہ یا ذکر
زبان و ذکر قلب یا بدنون کی صحت اور دینون کی صحت یا بصر اور بصیرت یا منافع کہینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی اموال اور صفائی احوال یا نبوت اور
ولایت شیخ جمال الدین ساجی قدس سرہ نے فرمایا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا ہے کہ نعمت ظاہر فقیرون کا انصاف دن کو دینا
اور نعمت باطن فقیر کا انصاف رات کو دینا ہے اور باقی وجہین جو عالمون اور عارفون نے کہی ہین وہ جواہر التفسیر مین ہمنے لکھی ہین بیت
کوششے کن وہ سوآن بحر بر ✽ کاندران یابی صدفہا پرگہر ✽ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب مین یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلون کی کہانی کہتا تھا عین المعانی مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمہارا خدا کس چیز کا ہے پس فورًا اوسے بجلی نے ہلاک کردیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہوتا ہے کہ جھگڑتا ہے خدا کی
ذات مین بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا هُدًى اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بے کتاب
روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہین انکو صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو
مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کی جو بہیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اوسکا ایمان لاؤ تو قَالُوْا کہتے ہین کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہین ایمان لاتے
اور نہین پیروی کرتے اوسکی بلکہ ہم پیروی کرتے ہین مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اوس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوسپر اٰبَآءَنَا اپنے باپ
دادا کو یعنی اپنے بزرگون کی راہ پر ہم چلتے ہین اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ کیا اگرچہ ہو شیطان کہ وسوسون سے يَدْعُوْهُمْ بلاتے
اونہین اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہینگے اوسکی اور تقلید سے نہ درگذرینگے
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف وَهُوَ
مُحْسِنٌ حال آنکہ وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تو بے شک وشبہہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى مضبوط پکڑ پر کہ کلمۂ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن ہے اور بعضون نے کہا ہے محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے
واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ عروۂ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقہ سنت وجماعت کی رعایت ہے وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف ہے

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ پھرنا سب کامون کا یعنی اہل امور کو خلائق مین اوسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان
نہ لائے اور عروۂ وثقی پر ہاتھ نہ ملے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تمکو ای ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ط اوسکا کفر اِلَيْنَا
ہماری طرف ہی مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کرینگے ہم اونھین بِمَا عَمِلُوْا ط اوس چیز کے ساتھ جو اونھون نے
کیا ہی اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرکے ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اون باتون کو
جو تمھارے سینون مین ہین بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہین ہم اونکو نعمت اور خوشی کے سبب سے قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد
تمام ہوجائے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لائینگے ہم اونھین مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ عذاب سخت اور گاڑھے
اور بھاری کی طرف کہ ہرگز سبک نہوگا بلکہ عذاب مین روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کافرون کو کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان و زمین تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور ضرور
کہینگے کہ خدا نے برحق نے اور خالق مطلق نے اسواسطے کہ غیر خدا کی طرف پیدا کرنے کی اسناد کو منع کرنے والی دلیلین بہت کھلی ہوئی ہین
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہین اوس چیز کا جس سے
اونکے اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اونمین سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے کہ اس اقرار کے سبب سے
اونپر الزام آتا ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین یعنی سب اوسی کے
مخلوق ہین تو زمین و آسمان مین اوسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالی وہ تو بے پروا ہی
اپنی ذات سے سب چیزون پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ ○ تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب بندون کی گویائی کے
قبل سے یا بے پروا ہی سب تعریف کرنے والون کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہی اپنے اونکی تعریف کیے ہوئے بیت ای غنی
در ذات خود از ما سوای خویشتن ؎ خود تو میگوئی بجز حمد و ثنای خویشتن ؎ سورۂ لقمٰن کے آخر مین گذرا کہ یہود نے قرآن پر اعتراض
کیا کہ کہین تو اوسمین ہی کہ تمکو حکمت کے ساتھ ہمنے بہت کچھ دیا ہی اور کہین ہی کہ تمکو تھوڑا سا علم دیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِدَادًا اس سورت مین بھی اوس خبر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی
مِنْ شَجَرَةٍ درختون مین سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ اور دریاے محیط باوصف اپنی وسعت کے سیاہی ہوتا کہ يَمُدُّهٗ مدد دیتے
اوس بحر محیط کو مِنْ بَعْدِهٖ اوسکا پانی تمام ہوجانے کے بعد سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا اور اوسکے مانند اور قلمون اور دریاؤن کے
پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَّا نَفِدَتْ نہ ختم اور تمام ہوتے كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط علم الٰہی اور عجائب صنع بادشاہی
یا دنیا مین جو کچھ پیدا کیا ہی اور عقبی مین جو کچھ پیدا کریگا اونکے نام یا اوسکے حکم اور فرمان یا جو نعمتین کہ دونون جہان مین بندون کو
پہونچاتا ہی اسواسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہی اور یہ جو مذکور ہوا بے نہایت ہی اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہی
احکام بے نہایت مین حَكِيْمٌ ○ جاننے والا ہی کوئی چیز اوسکے علم اور حکمت سے باہر نہین مَا خَلْقُكُمْ
نہین ہی پیدا ہونا تمھارا ای مکہ کے لوگو وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اوٹھانا تمھارا موت کے بعد اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط

مگر مانند پیدا کرنے اور اوٹھانے ایک آدمی کے اسواسطے کہ حق تعالی پیدا کرنے مین اوزار اور مددگارون کی مدد کا محتاج نہین ہی بلکہ ایک
لفظ کن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہی اور مُردون کو اوٹھانے مین پہلے کچھ چیزین مرتب کرنے کی احتیاج نہین رکھتا بلکہ حضرت اسرافیل سے
حکم کردیگا کہ اوٹھو قبرون سے پس ایک ہی پکار مین سب مخلوق اپنی اپنی قبرون سے نکل آوینگے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ تحقیق
کہ اللہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین بَصِيرٌ ○ دیکھنے والا ہی سب دیکھنے کی چیزین اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کاملہ
مین عاجزی کو دخل نہین بیت قدرت بے عجز نداری بکس ÷ قدرت بے عجز تو داری و بس ÷ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا
تونے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ تعالی يُولِجُ الَّيْلَ اندر کردیتا ہی رات کے اندھیرے کو فِي النَّهَارِ دن کے اوجالے مین یہ شام کو ہوتا ہی
وَيُولِجُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہی دن کے اوجالے کو فِي الَّيْلِ رات کے اندھیرے مین یہ صبح ہوتے ہوتا ہی رات دن کی مقدارین
کم اور زیادہ کرتا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا سورج اور چاند کو ان دونون کے سبب سے خلق کو فائدے
پہونچتے ہین كُلٌّ يَجْرِي ہر ایک دونون مین سے چلتا ہی اپنے آسمان مین اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى دن نام رکھے ہوے تک کہ وہ قیامت کا
روز ہی اوسدن انکا چلنا البتہ بند ہوجائیگا وَّاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ○ خبر رکھتا ہی اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہی ذٰلِكَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِاَنَّ اللّٰهَ کیسبب سے ہی کہ اللہ تعالی
هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور واجب ہی اپنے وجود مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہین مشرک اور بقراءة
تَدْعُوْنَ مخاطب پڑھا ہی یعنی ای مشرکو جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے وہ الْبَاطِلُ بیہودہ اور ناحق ہی وَاَنَّ
اللّٰهَ اور دوسرا سبب ہی کہ هُوَ الْعَلِيُّ وہی برتر یعنی سب پر غالب الْكَبِيْرُ بڑا ہی کہ اوس سے بڑا کوئی نہین اَلَمْ تَرَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے اَنَّ الْفُلْكَ یہ کہ کشتی تَجْرِي فِي الْبَحْرِ چلتی ہی دریا مین بِنِعْمَتِ اللّٰهِ اللہ کے احسان سے
کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہی اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہی لِيُرِيَكُمْ تاکہ دکھاوے تمکو مِّنْ اٰيٰتِهٖ
اپنی قدرت کی نشانیون مین سے کشتی کے ٹھہرنے اور چلنے اور دریا کے بعضے عجائبات مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک کشتی اور دریا کے
اسمین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت کی لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے اوسکی
بلا پر شَكُوْرٍ شکر کرنے والے کے لیے اوسکی نعمتون پر وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ اور جب پکڑتی ہی اور چھپا لیتی ہی
کشتی والون کو موج دریا کی کہ بڑائی مین كَالظُّلَلِ مانند سائبانون کے ہوتی ہی یا پہاڑون کے مانند یا ابرون کے مثل تو دَعَوُا اللّٰهَ
پکارتے ہین خدا کو مُخْلِصِيْنَ پاک کرنے والے لَهُ الدِّيْنَ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی کا
کشتیبان کے اختیار مین چلنا کہ مخالف اصلی ہین انکے خوف شدید کو زائل کردے اور اونھین اصلی مقام مین پہونچادے
فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ پھر جبکہ چھڑاتا ہی اللہ اونھین اور صحیح سلامت پہونچا دیتا ہی اِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْهُمْ
تو بعضے اونھین سے مُّقْتَصِدٌ عادل ہین یعنی سیدھے ہین طریق توحید پر اور بعضے مڑنے والے راہ حق سے یعنی
کشتی مین جو ایمان والے ہوتے ہین وہ تو اپنی دعا اور امید پر ثابت رہتے ہین اور مشرک منکر ہو جاتے ہین وَمَا يَجْحَدُ

بِاٰیٰتِنَآ اور انکار نہین کرتے ہماری قدرت کی نشانیون کا اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر غدر کرنے والا اور عہد توڑنے والا کَفُوْرٍ ۝ ناشکرا اپنے پروردگار کی نعمتون پر یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہی یعنی ای سب لوگو کشتی والے جو ثابت ہوا انپر دعا اور امید پر اور غیر اہل کشتی اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ڈرو اپنے رب کے عذاب سے یا پرہیز کرو بری باتون سے وَاخْشَوْا یَوْمًا اور ڈرو اوس دن سے لَّا یَجْزِیْ کہ دفع نہ کریگا عذاب کو اور نہ روکیگا وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ اور نہ کوئی فرزند کہ ھُوَ جَازٍ کہ وہ بازرکھنے والا ہو عَنْ وَّالِدِہٖ اپنے باپ سے شَیْئًا کچھ عذاب مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خبر خاص ہی کافرون کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان والے باپ بیٹے بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کے باب مین حَقٌّ سچا ہی اور اوسمین کچھ خلاف نہین اور نہوگا فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وقفہ زندگی دنیا کی یعنی دنیا کے دلفریب مال و متاع اور اوسکی زینتون پر فریفتہ نہو جاؤ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تمکو بِاللّٰہِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اوسکے مہلت دینے پر الْغَرُوْرُ ۝ شیطان فریب دینے والا یعنی تمکو بڑی لمبی لمبی امیدون کے سبب سے راہ بہکا کر گناہون پر دلیر کردیتا ہی اور کہتا ہی کہ مصرع امروز گنہ کنید و فردا توبہ ✤ تم ہرگز دھوکے مین نہ آنا اسواسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اوسکا قبول کرنے والا نہین ع نظم کار امروز بہ فردا مگذار زنہار ✤ روز چون یافتہ کار کن و عذر بیار ✤ ساقیا عشرت امروز بفردا مفگن ✤ یا ز دیوان قضا خط امانی بمن آر ✤ لکھا ہی کہ حارث یا وارث بن عمرو ایک محابی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ای محمد قیامت کب ہوگی اور مین نے کھیت بویا ہی پانی کب برسیگا اور میری عورت حاملہ ہی اوسکے پیٹ مین لڑکا ہی یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ مین کل کیا کام کرونگا اور مین اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہون بھلا مین دفن کہان ہونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ای ہمارے حبیب تم کہدو کہ ان پانچون کا علم میرے رب ہی کے خزانہ مشیت مین ہی اور اسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ مین اوسنے نہین دی ہی اِنَّ اللّٰہَ یقینی اللہ عِنْدَہٗ اوسکے پاس ہی یقینی عِلْمُ السَّاعَۃِ علم قیامت آنے کا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور برساتا ہی مینہ اوسوقت اور اوس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہی وَیَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا فِی الْاَرْحَامِ جو کچھ رحمون مین ہی لڑکا لڑکی پورا ناقص وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار کہ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا کل کیا چیز کمائی کریگا کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی کہ وہ بِاَیِّ اَرْضٍ کس زمین پر تَمُوْتُ مریگا اور کسوقت مریگا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بیشک اللہ جانتا ہی غیب کی باتین جب چاہے ظاہر کرے خَبِیْرٌ ۝ ع آگاہ ہی غیبون سے جب چاہے پردہ کرم مین چھپائے

سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَھِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً
سورہ سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ امیر المؤمنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہی قرآن کا خلاصہ حروف مقطعہ ہین الٓمّٓ مین کہا ہی کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہی اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہون مین اول ہی اور لام زبان کے کنارہ سے نکلتا ہی

ع ۱۴

آیاتہا ۳۰ کلماتہا ۳۸۰ رکوعاتہا ۳ حروفہا ۱۵۱۸

اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین وسط ہی اور میم ہونٹھ سے نکلتا ہی اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین اخیر ہو تو یہ بات اس طرف اشارہ ہی
کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال و افعال کی ابتداؤن اور درمیان و انتہاؤن مین اللہ کے ذکر کے ساتھ اُنس چاہتا رہے تَنْزِيْلُ
الْكِتٰبِ اوتارنا کتاب یعنی قرآن کا لَا رَيْبَ فِيْهِ کچھ شک نہین اوسمین یعنی اوتار اگیا ہی بے شبہہ مِنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہین مکہ کے لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ
یا کہتے ہین کہ بنا لیا ہی اوسے محمد عربی نے اپنے جی سے بَلْ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بلکہ هُوَ الْحَقُّ قرآن بات صحیح اور درست ہی
اوترا ہوا مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے لِتُنْذِرَ تاکہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ اوس قوم کو جو تیرے
درمیان ہی اور نہین آیا ہی اونکے پاس مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا مِّنْ قَبْلِكَ پہلے تجھسے اس سے فترت کا زمانہ مراد ہی
اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانہ والون کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم اے حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو لَعَلَّهُمْ
شاید کہ وہ لوگ تمہارے ڈرانے سے يَهْتَدُوْنَ ۝ راہ پائین اگر مین چاہون اَللّٰهُ خدائے برحق الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان و زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور وہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہی فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
چھ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش پر کہ سب مخلوق سے
بڑا ہی تو اوس خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے منھ نہ پھیرو کہ دنیا و عقبی مین مَا لَكُمْ نہین ہی تمہارے واسطے مِّنْ دُوْنِهٖ
اوسکے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ یاری کرے وَّلَا شَفِيْعٍ اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مددگاری کرے اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا نصیحت نہین مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ بناتا ہی دنیا کے کام یعنی اوسکا
حکم کرتا ہی اور بھیجتا ہی فرشتہ کو جو اوس کام پر معین ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہی اور
وہ کام بجالاتا ہی ثُمَّ يَعْرُجُ پھر چڑھ جاتا ہی اِلَيْهِ آسمان کی طرف فِيْ يَوْمٍ كَانَ دن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗٓ مقدار
اوسکی اَلْفَ سَنَةٍ ہزار سال مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ اوس چیز مین سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اوترتا اور چڑھتا ہی
اتنی مدت مین کہ اگر آدمی جائے تو ہزار برس سے کم مین جانا میسر نہ آئے اسواسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہی تو اوترنے
چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا ذٰلِكَ وہ خدا جو بندون کے کام بناتا ہی عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی پوشیدہ و ظاہر کا
یعنی دنیا و آخرت کے امور جانتا ہی یا جانتا ہی جو کچھ ہو چکا اور رہتا ہی اور ہوگا الْعَزِيْزُ غالب ہی مقدر و مقرر کرنے مین الرَّحِيْمُ ۝
مہربان ہی بندون پر کام بنانے مین الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وہ وہ ہی جسنے اچھا کیا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی آراستہ کیا
اچھی صورت پر بمقتضائے حکمت نظم کردنی انچہ در جہان شاید ÷ کردہ آنچنانکہ میباید ÷ ارتو رونق گرفت کار ہمہ ÷ کرتو آفریدگار ہمہ ÷ نقش ہر با
بلوح خاک از تست ÷ دل دانا و جان پاک از تست ÷ وَبَدَاَ اور شروع کیا خَلْقَ الْاِنْسَانِ پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا مِنْ طِيْنٍ ۝
مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ پھر پیدا کیے نَسْلَهٗ فرزند اوسکے مِنْ سُلٰلَةٍ خلاصہ سے پیٹھ سے باہر نکالکر مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝
پانی ضعیف و ذلیل یعنی نطفہ سے ثُمَّ سَوّٰىهُ پھر سیدھا کیا آدم کا قالب وَنَفَخَ فِيْهِ اور پھونکی اوسمین مِنْ رُّوْحِهٖ

حاشیہ: ... ساکہ درمیان کا زمانہ

اپنی روح مین سے یہ اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہی یہ بات ظاہر کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہی وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمہارے واسطے
السَّمْعَ کان تاکہ سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو وَالْاَفْئِدَةَ اور دل تاکہ دریافت کرلو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتون پر وَقَالُوْٓا اور کہا اون لوگون نے جو قیامت کے دن قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھنے کے منکر تھے
جیسے ابی بن خلف اور اوسکے ایسے منکرون نے کہ ءَاِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہو جاینگے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی
جب ہم خاک ہوکر زمین مین اسطرح رل مل جاینگے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز باقی رہے تو ءَاِنَّا کیا ہم لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ضرور نئی پیدایش مین ہونگے اور یہ استفہام انکار کے طور پر ہے یعنی جب ہم خاک ہوجاینگے تو نئی پیدایش ہمارے
متعلق نہوگی بَلْ هُمْ ایسا نہین جو وہ کہتے ہین بلکہ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كٰفِرُوْنَ کافر ہین
یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہی اوسکا ایمان نہین رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرت کے منکرون کو کہ جلد يَتَوَفّٰىكُمْ
لے لیگا تمہاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہین الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو موکل اور
مقرر کیا گیا ہی تمہاری روحین قبض کرنے پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ ع پھیرے جاؤگے حساب اور جزا کے
واسطے کشاف مین ہی کہ عزرائیل علیہ السلام روحون کو پکارتے ہین وہ جواب دیتی ہین پھر وہ اپنے مددگارون کو قبض ارواح کا حکم دیتے
ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہی کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہی اوس چہرے سے کافرون پر ظاہر ہوتے ہین
اور اونکی روح قبض کرتے ہین اور ایک چہرہ اونکا ظلمت اور سیاہی کا ہی کہ اوس چہرہ سے ظاہر ہوکر منافقون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ
آدمیون کا سا ہی وہ چہرہ ظاہر کرکے ایمان والون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ ہی نور کا اوس چہرے سے ظاہر ہوکر انبیا او صدیقون کی
روح قبض کرتے ہین اور اونکے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہین اور عذاب کے بھی پس آدمی سے تعجب ہی کہ اوسکی گھات مین تو ایسا حریف
لگا ہوا ہی پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہی اور دعوی کرتا ہی فردا سودگی مجھے کہ از صدمت اجل * کس را ندادہ اند برات مسلمی * وَلَوْ
تَرٰٓى اور اگر تو دیکھے اے دیکھنے والے اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ جب شرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ جھکائے ہونگے اپنے سر
یعنی کمال مرتبہ خجالت اور ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکا لینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس عرض کے محل اور موقف مین تو
البتہ دیکھیگا تو ہول بھرے کام اور اوس وقت وہ کہینگے رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَبْصَرْنَا دیکھا ہمنے جو کچھ تو نے وعدہ کیا تھا وَ
سَمِعْنَا اور سنی ہمنے تیرے پیغمبرون کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہمنے دیکھی اور رسول کی آواز سنی فَارْجِعْنَا پس پھیر دے ہمین
دنیا مین نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ بیشک ہم یقین کرنے والے ہین آخرت کے اسواسطے
کہ اب ہمنے آنکھون سے دیکھ لیا اور اب ہمین شبہہ نہین ہا پس حق تعالی فرمائیگا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم تو لَاٰتَيْنَا البتہ
دیتے ہم دنیا مین كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدٰىهَا وہ چیز جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ
اور مگر ثابت ہوا ہی یہ حکم مِنِّيْ مجھسے کہ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دینگے ہم دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کافر جن
اور آدمی اَجْمَعِيْنَ سب فَذُوْقُوْا تو چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيْتُمْ بسبب اسکے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ بیٹھے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

ع ١١

هٰذَا اپنا یہ دن دیکھنے کو یعنی تم اس روز کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ بیشک ہمنے بھی ترک کیا تمکو اور عذاب مین چھوڑدیا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا یُؤْمِنُ سوا اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا وہ لوگ جب نصیحت کیے ہوتے ہین بِهَا اون آیتون کے سبب سے تو خَرُّوْا منہ کے بل گر پڑتے ہین وہ سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّسَبَّحُوْا اور پاکی بیان کرتے ہین اپنے پروردگار کی اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریائی کے لائق نہو ایسی تسبیح جو ملی ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی تعریف کے ساتھ یعنی نالائق صفتون سے تنزیہ کرتے ہین اور موافق صفتون کے ساتھ تعریف کرتے ہین یا سجدون مین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے ہین وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۩ اور وہ سرکشی نہین کرتے ایمان اور طاعت اور سجدون سے حضرت امام اعظم کے قول پر یہ نوان سجدہ ہی اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دسوان شیخ قدس سرہ نے اسکو سجدۂ تذکر کہا ہی سجدہ کرنے والے کو چاہیے کہ اوس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہی اور وجود واحد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ وہ دلالت سب چیزون مین موجود ہی بیت

وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ ✤ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ ✤ نظم ہمہ ذرات از مہ تا بماہی ✤ بوحدانیتش دادہ گواہی ✤ ہمہ اجزاے کون از مغز تا پوست ✤ بجو وا بینی دلیل وحدتِ اوست ✤

لکھا ہی کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور تھے جب وہ مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت مین پڑھتے تو اوسی طرح عشا تک مسجد مین ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھتے پھر بھی اپنے مکانون کو نہ جاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت اور سعادت سے بہرہ مند ہون تو حق تعالیٰ نے اونکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دور رہتے ہین اونکے پہلو سونے کی جگہون سے یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہین اپنے رب کو خَوْفًا قہر اور عقوبت سے خوف سے وَّطَمَعًا اور امید پر اوسکی خوشنودی کے ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ یہ آیت اونکی شان مین ہی جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ تہجد پڑھنے والون اور رات کو اوٹھنے والون کی شان مین ہی کہ جب شب کا پردہ پڑجاتا ہی اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہین تو وہ تہجد گزار بستر گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کرکے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہین اور شب دراز مین از حضرت بے نیاز سے کہتے ہین تسہیل مینی یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہی تمام شب رکوع ہی مین رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہی بس ایک ہی سجدہ مین صبح کر دیتے لوگون نے اونسے کہا کہ اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتین ایک حال مین گذار دیتے ہو پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہان ہی کاشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ مین ایک ہی سجدہ مین اوسے تمام کر دیتا اور اوس سجدہ مین نالہ زار اور گریہ بیشمار کرتا بیت بہ نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ✤ من و خیال تو و نالہ ہاے درد آلود ✤ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو کچھ روزی دی ہی ہمنے اونھین اوسمین سے یُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین نیک راہون مین یعنی رات کو تو میری درگاہ مین گدائی کرتے ہین اور دن کو میری راہ مین فقیرون کو دیتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہین جانتا کوئی نہ فرشتہ مقرب نہ نبی مرسل مَّآ اُخْفِیَ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی اون لوگون کے واسطے جو اپنے بسترون سے پہلو تہی کرتے ہین مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

سجدۃ
فرض

آنکھون کی روشنی ہین سے یعنی وہ چیز جسکے سبب سے آنکھین روشن ہون حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رات
ولا اذن سمعت ولا خطر علے قلب بشر محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اوس پوشیدہ نعمت کو زبان پر نہ لانا اسسبب ہی اسواسطے کہ فلا تعلم
اور لا خطر علی قلب بشر یہ آیت اور حدیث دو گواہ ہین کہ وہ نعمت دریافت کر لینے کا دعوی لائق نہین مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ بچھونون سے
پہلو تہی کرنے والے دیے جائینگے جزآء جزا بما کانوا بسبب اوسکے کہ تھے خالص نیت سے یعملون ۝ عمل کرتے بزرگون نے
کہا ہی کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اوسکی جزا بھی پوشیدہ ہی اسواسطے کہ جسطرح کوئی اونکی عبادت پر مطلع نہین ہوا اوسیطرح
اونکی جزا سے بھی آگاہ نہو نظم روز یکہ دوم بہر وجانان بچمن با ذلالہ وگل بینیم و ذ سرو وسمن ہا رازیکہ میان من واو گفتہ شود من دانم
او داند و داند دل من ہ لکھا ہی کہ ایک دن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ ای علی میری سنان
تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہی پس حضرت علی نے فرمایا کہ چپ رہ ای فاسق تجھے میرے ساتھ کیا مجال برابری کی
اور کیا طاقت جھگڑے کی پس حق تعالی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ افمن کان کیا
کوئی ہی مؤمنا ایمان لانے والا خدا اور رسول کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ کمن کان فاسقا مانند اوس شخص کے جو ہی فاسق
جیسے ولید بن عقبہ لا یستون ۝ برابر نہین ہین بزرگی اور مرتبہ مین یا جزا اور ثواب مین اما الذین امنوا مگر وہ لوگ جو
ایمان لائے وعملوا الصلحت اور کام کیے اونھون نے نیک فلھم تو اونکے واسطے ہین جنت الماوی باغ رہا وے
حقیقی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت الماوی ایک بہشت ہی داہنے جانب عرش کے حق تعالی یہ جنت مومنون کو عطا فرمائیگا نزلا ادملی
پیشکش ہونگے یعنی ما حضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور کل نعمتین جنت مین داخل ہونے کے بعد اونھین عطا ہونگی یہ پیشکش بما کانوا
یعملون ۝ بسبب اوسکے ہی کہ تھے عمل کرتے جسکی بدولت اسن رتبہ کے مستحق ہوے واما الذین فسقوا اور لیکن جن
لوگون نے فسق کیا فماوٰھم تو بازگشت اونکی النار دوزخ ہی یعنی جنت الماوی تو ایمان والون کے واسطے ہی اوسکے مقابلہ مین
فاسقون کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ مین دینگے کلما ارادوا ان یخرجوا منھا جب چاہینگے فاسق کہ نکلین آتش دوزخ
اعیدوا پھیرے جائینگے فیھا دوزخ مین لکھا ہی کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقون کو اوپر پھینکیگی یہانتک کہ وہ دوزخ کے دروازون کے
قریب پہونچینگے اور باہر نکلجانے کی توقع کرینگے پس دوزخ کے مہتمم فرشتے آگ کے گرزون سے اونھین مار کر ہانکینگے اور دوزخ کے گڑھے مین
ڈالدینگے وقیل لھم اور کہا جائیگا اونکو اہانت کی راہ سے کہ ذوقوا چکھو عذاب النار عذاب آگ کا الذی کنتم
بہ تکذبون ۝ وہ عذاب کہ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور باور نہ کرتے تھے ولنذیقنھم اور البتہ چکھائینگے ہم مکے والون کو
من العذاب الادنی عذاب مین سے جو بہت نزدیک ہی اور بہت چھوٹا ہی دنیا مین قتل اور قید ہونا یا قحط دون العذاب
الاکبر بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی لعلھم شاید کہ وہ یعنی جو لوگ اونمین سے باقی رہین یرجعون ۝ پھرین
راہ حق کی طرف اور کفر سے توبہ کرین موضح مین ہی کہ بہت چھوٹا عذاب جمع حطام ہی اور بہت بڑا عذاب کسب آثام اور بعضون کے نزدیک ادنی عذاب
قبر کا ہی اور اکبر عذاب دوزخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہی کہ ادنی خذلان ہی اور اکبر حرمان لباب مین نقاش کی تفسیر سے منقول ہی کہ ادنی عذاب

وقف غفران

ثلثۃ ع

نرخ کی گرانی ہی اور اکبر عذاب امام مہدی ع کا نکلنا ہی مع شمشیر آبدار اور بعضون نے کہا ہی کہ ادنی عذاب دنیا کی خواری ہی اور اکبر عذاب عقبیٰ کی نگونساری یعنی گناہ مین پڑنا اور درجات قرب الٰہی سے گرنا بیت دور ماندن از وصال و عذاب اکبرست ۔ آتش سوز فراق و عذاب بتر نیست ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنْ ذُكِّرَ اوس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآن سے ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ پھر منھ پھیرے اوس سے اور اوسمین غور و تامل نہ کرے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ع بیشک ہم مشرکون سے بدلا لینے والے ہین ہلاک اور عذاب کرکے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو کتاب توریت جسطرح تمھین دیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ پس نہو شک مین مِّنْ لِّقَآئِهٖ دیدار موسیٰ علیہ السلام سے وسیط مین ہی کہ حق تعالیٰ نے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے وعدہ کیا تھا کہ دنیا سے رحلت کرنے کے قبل تم حضرت موسیٰ کو دیکھوگے یہان اوس وعدہ کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ موسیٰ کی ملاقات مین شک نکرو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت موسیٰ کو چھٹے آسمان پر دیکھا عرش پر جاتے وقت بھی اور زمین پر آتے وقت بھی وَجَعَلْنٰهُ اور کردی ہمنے وہ کتاب جو موسیٰ پر اوتاری تھی هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ ج راہ دکھلانے والی بنی اسرائیل کو وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کردیے بنی اسرائیل مین سے اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ پیشوا کہ خلق کو اونھون نے راہ دکھائی احکام توریت کے ساتھ بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے لَمَّا صَبَرُوْا جبکہ اونھون نے صبر کیا ایمان پر یا قوم کی شدتون پر یا عبادت کرنے یا بری باتون سے بچنے پر وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تھے کہ ہماری آیتون سے یعنی ان علامتون کے ساتھ جو ہمنے موسیٰ کو دی تھین يُوْقِنُوْنَ ۝ یقین رکھتے تھے اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ يَفْصِلُ وہ حکم کریگا بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ اوسمین کہ تھے جسمین يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے امر دین مین سے تو حکم الٰہی اوس ان جدا کردیگا اوسے جو حق پر تھا اوس سے جو باطل پر تھا اور ہر ایک کو اوسکے مناسب حال جزا ملیگی اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا راہ نہین دکھائی اور بیان نہین کیا اہل مکہ کے واسطے عذابون میں سے جو تکذیب کرنے والون کو پہونچا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنون والون مین سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کہ يَمْشُوْنَ چلتے ہین وہ یعنی اہل مکہ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اونکے مکانون ومسکنون مین کو سفر کے حال مین وہان انکا گذر ہوتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو ہمنے اگلے زمانہ والون کو ہلاک کردیا اس ہلاک کرنے مین لَاٰيٰتٍ ؕ البتہ عبرتین ہین گلی امتون کے واسطے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝ کیا پھر نہین سنتے یعنی عقل کے کان نہین سنتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہین دیکھتے اور نہین جانتے اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اس بات کو کہ ہم پانی چلاتے ہین یعنی مینھ اور بہیا بھیجتے ہین اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ بے گھاس کی زمین پر اور بعضون نے کہا ہی کہ جرز ملک یمین مین ایک موضع کا نام ہی کہ نہرون کا پانی وہان نہین پہونچتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پانی اوس کشت زمین مین پہونچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهٖ پھر نکالتے ہین ہم اوس پانی کے سبب سے زَرْعًا کھیت اور بعضون نے کہا ہی کہ غلے اور درخت مراد ہین تَاْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہین اوسمین سے اَنْعَامُهُمْ چارپائے اونکے گھاس اور درخت کے پتے وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اور وہ خود کھاتے ہین دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝ کیا پھر نہین دیکھتے وہ یہ قدرت کی نشانی تا کہ کمال قدرت الٰہی دلیل پکڑین اور جان لین کہ جو خدا خشک زمین مین گھاس اوگانے پر قادر ہی وہ مرنے کے بعد لوگون کو پھر زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہی وَيَقُوْلُوْنَ

اور کہتے ہین کفار مکہ کہ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ کب ہوگی یہ فتح جو مومن کہتے ہین کہ اللہ عنقریب ہمین مشرکون پر فتح دیگا یعنی کافرون نے جلدی کی راہ سے اصحاب رضی اللہ عنہم سے کہا کہ یہ فتح جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہی کب ہوگی ہمین جلدی دکھا دو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اپنے وعدے مین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يَوْمَ الْفَتْحِ فتح بدر یا فتح مکہ کے دن لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا نہ فائدہ دیگا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اِيْمَانُهُمْ ایمان لانا اونکا اس سے وہ کافر مراد ہین جو فتح کے دن قتل ہوئے اسواسطے کہ قتل کے حال مین اونکا ایمان کچھ فائدہ نہین دیتا اسواسطے کہ یہ ایمان یاس ہی وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اور نہین ہین وہ کہ مہلت دیے جائین آخرت مین اور عذاب ونیر سے ٹھہرے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر و تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے اہانت کے طور پر مدت معلوم تک یعنی آیت سیف جبتک نازل ہو وَانْتَظِرْ اور منتظر رہو نصرت الٰہی کے اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ یقینی وہ بھی منتظر ہین کہ تمپر غالب ہون حق تعالیٰ تمکو غالب کریگا اونکو نہین **نظم** منتظر باش الطاف الٰہی کہ شود علم دین تو ہر روز برافراختہ تر کہ حرب ساختگی کرکہ بود ہر روزے + کار احباب تو از روز دگر ساختہ تر +

وهي ثلث وسبعون اٰية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سورة الاحزاب مدنية
اور وہ تہتر ۷۳ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ احزاب مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

اس سورت کے اسباب نزول مین مذکور ہی کہ ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ مین آئے اور ابن ابی منافق کے یہان ٹھہرے دوسرے دن منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہو کر جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا سے امان مانگی اور مستدعی ہوئے کہ ہمکو لات منات کے ساتھ چھوڑ دیے اور کہہ دیجیے کہ بتون کو قیامت کے دن مرتبہ شفاعت حاصل ہی تاکہ ہم بھی آپکو چھوڑ دین کہ آپ اپنے خدا کی عبادت کیجیے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاق گذری آپ چین بجبین ہوئے پس ابن ابی اور ابن قیس اور جندب ابن قیس بولے کہ یا رسول اللہ شرفا عرب کا کلام رد نہ کیجیے اسی مین صلاح ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حمیت اسلام اور سختی دین کا لب ہوئی آپنے کافرون کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر مین نے انکو جان کی امان دی ہی اور عہد توڑنا روا نہین ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر اتَّقِ اللّٰهَ دائم اور قائم رہو تقوے پر یاڈرتے رہو حق تعالیٰ سے عہد توڑنے مین وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ اور کہا نہ مانو کفار مکہ کا جیسے ابوسفیان اور عکرمہ وغیرہ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور مدینہ کے منافقون کا جیسے ابن ابی اور معیث بن قشیر اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بیشک اللہ ہی عَلِيْمًا جاننے والا اونکی باتین حَكِيْمًا ۝ حکم کرنے والا عہد پورا کرنے کو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ اوس چیز کی جو وحی کیجاتی ہی تیری طرف ای ہمارے حبیب مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے جیسے اونکا کہا ماننے کی ممانعت اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِيْرًا ۝ خبردار وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اللہ پر یعنی اپنا کام اوسکے سپرد کر وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہی اللہ وَكِيْلًا ۝ کام بنانے والا اور مشکل حل کرنے والا اور نگہبانی اور کفایت کرنے والا مہمات کا **بیت** چون زرہ لطف عنایت کند + جملہ مہمات کفایت کند +

لکھا ہی کہ ابی معمر بن جمیل بن اوس زبان آور اور منشی آدمی تھا بارہا کہتا کہ میرے دو دل ہین ایک سے سمجھتا ہون اوس سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہین اور عرب اوسے ذو القلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا مکہ معظمہ کو جاتا تھا تو ایک جوتا اوسکے ہاتھ مین تھا ایک پانؤن مین ابو سفیان اوس سے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی دو دلے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوے کچھ بھاگ گئے ابو سفیان بولا کہ تیری جوتیون کا کیا حال ہی ایک پانؤن مین ہی ایک ہاتھ مین ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پانؤن مین ہی ایک ہاتھ مین ہی پس کہنے لگا کہ مین تو جانتا تھا کہ دونون جوتے میرے پانؤن مین ہین پس حق تعالی نے اوسے جھوٹا کر دیا اور معلوم ہوگیا کہ اوسکے دو دل نہین ہین اور اس باب مین آیت نازل ہوئی کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اوسکے درون یعنی سینہ مین اسواسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتون کا منبع ہی تو ایک ایک سے زیادہ نہونا چاہیے اسواسطے کہ روح حیوانی ایک ہی ہی زاد المسیر مین ہی کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے اصحاب کے ساتھ پس حق تعالی نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہین حق تعالی نے کسی کو دو دل نہین دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ اور نہین کیا خدا نے تمھاری عورتون کو وہ عورتین کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ تمھاری مائین یعنی تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو ہمپر ہماری ماں کے برابر ہی اوس عورت کو اللہ نے تمھاری ماں نہین کر دیا اسواسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا اجتماع ایک عورت مین محال ہی کہ ہو سکے جورو ہونا چاہتا ہی کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہی کہ مرد اوس عورت کی خدمت کرے جو ماں ہی وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمھارے منھ بولے بیٹون کو اَبْنَآءَكُمْ سگے بیٹے تمھارے اسواسطے کہ بیٹا ہونا امر اصلی ہی اور منھ سے بیٹا کہکر پکارنا صورت عارضی ہی تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی اور منھ بولا بیٹا سگے بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ جسطرح دو دل ایک سینہ مین اکٹھا نہین ہوتے اوسی طرح جورو ہونا اور ماں ہونا بھی ایک عورت مین اور متبنی ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص مین جمع نہین ہوتا ذٰلِكُمْ یہ کہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی جانتے ہو اور بنائے ہوے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ بات ہی کہ اپنی زبانون سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت نہین وَاللّٰهُ اور اللہ تعالی يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہی حق بات جو مطابق واقع کے ہی وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ○ اور وہ راہ دکھاتا ہی حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارث کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ اونھین زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین حضرت بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا اور بخشدیا تھا اور آنحضرت نے حضرت زید کو آزاد کر دیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹون کو اور نسبت دو اونھین لِاٰبَآئِهِمْ اونکے باپون کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا اَقْسَطُ بہت سچ ہی عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہی کہ پہلے ہم زید بن محمد ہی کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو زید بن حارث کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اونکے باپون کو کہ اونکی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ تمھارے بھائی ہین فِي الدِّيْنِ دین اسلام مین اور کہو یا اخی یعنی اے میرے بھائی وَمَوَالِيْكُمْ اور دوست تمھارے ہین یا مولای کہکر

اونسے خطاب کرو یعنی دوست کہکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہین ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ اوس
چیز مین کہ خطا کی تمنے بِهٖ اوسکے سبب سے جیسے زید بن محمد کہنا وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ اور لیکن گناہ ہی اوس چیز مین کہ قصد
کرین قُلُوْبُكُمْ دل تمہارے اور قصداً کسی کو اوسکے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا اوسے جو خطا کرے رَّحِيْمًا ۝ مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى پیغمبر سزاوار بہت ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مومنون کے ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اونکی ذاتون سے ہر کام مین اسواسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کرینگے بندون کی عین صلاح اور فلاح ہی
بہ نسبت اونکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہی پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ کے نزدیک زیادہ دوست ہون
اوسکے نفس کی نسبت یعنی حضرت کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہین ہوتا جب تک اوسے میرے ساتھ محبت نہو اپنے مان باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگون کی محبت سے
زیادہ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانون کو نکلنے کا حکم کیا بعضون نے کہا کہ اپنے
مان باپ سے ہم اجازت لیلین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولیٰ تر ہین مومنون کے واسطے اونکی جانون کی نسبت تو چاہیے کہ آپکا
حکم سب حکمون سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانین عین المعانی مین ہی کہ آپکی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکھنا سزاوار ہی اپنی جان کے ساتھ
یا اورون کے ساتھ محبت رکھنے سے نظم ہستان اور دو عالم اوست دوست ؏ دوستی با دیگران بربوے اوست ؏ دوستی با اصل
باید کرد و بس ؏ فرع را بہرچہ دارد دوست کس ؏ اصل داری فرع ہرگز گو مباش ؏ تن بمان و جان بگیر و خواجہ باش ؏ وَاَزْوَاجُهٗ
اور بیبیان آپکی اُمَّهٰتُهُمْ مائین ہین مومنون کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے محرمیت اور وراثت کے سبب سے نہین اسواسطے کہ
اونھین دیکھنا روا نہین اور مسلمان اونکے مال کے وارث نہین ہین حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت مین یہ عبارت
یون تھی کہ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لا کلام مراد ہی اور چونکہ ابتداے اسلام مین ہجرت کے سبب سے
اور دوستی اور بھائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالیٰ نے وہ حکم منسوخ فرمایا کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعضے اونکے بہت سزاوار ہین بعضے کے ساتھ وارث ہونے مین فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ لوح محفوظ مین
یا اوسمین جو بھیجا ہی قرآن مین سے یعنی وہ آیت جسمین وراثت کا بیان ہی اور حکم فرمادیا کہ اولوالارحام بہت مستحق ہین میراث پانے کے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون سے یعنی انصار سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور مہاجرون سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اونکو باہم برادری کردی
تھی اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی مین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ اپنے دوستون کے ساتھ مَّعْرُوْفًا نیکی یا وصیت کرو اونکے
واسطے جنسے دوست رکھتے ہو كَانَ ذٰلِكَ ہی یہ جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولیٰ ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ مین
یا قرآن مین مَسْطُوْرًا ۝ لکھا ہوا اور ثابت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کر اوسے کہ لیا ہمنے مِنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون سے مِيْثَاقَهُمْ
عہد اونکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرین اور خدا کی عبادت کی طرف بلائین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرین اور امت کو نصیحت کرین یا یہ کہ ایک
بشارت دین دوسرے پیغمبر کی کہ اونکے بعد ہونگے اور یہ عہد پیغمبرون سے روز الست مین لیا تھا وَمِنْكَ اور لیا ہمنے تمسے بھی عہد محمد صلی اللہ علیہ

ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے

سے یعنی سب مسلمانون پر حرام ہین مان کی طرح اور سب مسلمانون پر اونکی تعظیم واجب ہی مان کے مثل ۱۲

سے یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کے باپ ہین اور آپکی بیبیان مسلمانون کی مائین ہین ۱۲

وآلہ وسلم وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اوران سب پیغمبرون سے بھی عہد لیا جنکا ذکر ہوا اِن پیغمبرون کے
ذکر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ یہ اولوالعزم ہین اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا ذکر سب سے مقدم آپکی تعظیم کی جہت سے ہی وَ
اَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے سب پیغمبرون سے مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ
تاکہ پوچھے خدا سچون سے یعنی پیغمبرون سے عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ اونکی سچائی اوس بات مین جو اونھون نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی
تصدیق کا حال کہ اونھون نے ان پیغمبرون کی تصدیق کی وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی خدا نے لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے جو
رسولون کا ایمان نہین لائے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوْا
یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت اللہ کی جو اوسنے انعام کی تمپر اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جب آئے تمہارے پاس جُنُوْدٌ
لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجا ہمنے اونپر رِيْحًا ہوا کو اس سے باد صبا
مراد ہی وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ اور وہ لشکر جنکو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ
اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا اس آیت مین جنگ احزاب کا بیان ہی اور مجملاً وہ قصہ اس طرح پر ہی کہ بنی نضیر کو
جلاوطن کرنے کے بعد یحیی بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ مین گیا اور ابوسفیان اور اوسکے تابعون سے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ او رمقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علماء عرب مین سے دس ہزار سے زیادہ جمع کر کے مدینہ
منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینہ منورہ سے تین ہزار آدمی لیکر آپ روانہ ہوے اور آپکا
لشکرگاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہان سب مسلمان اوترے آپنے دشمنون سے مقابلہ کرنے کے باب مین اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار مین بہت
او رہتھیارون سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقون کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہرون مین ہوتی ہین اونکا کچھ
حال بیان کیا حضرت کی راے عالی نے اوسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرمادی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا خاص
اوس کام مین مشغول ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے مین مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور
زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اس اثنا مین ایک بہت بڑا پتھر خندق مین
ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اوسپر کام نہ کرتا تھا صحابہ نے حضرت کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک مین لیا بسم اللہ کہکر
اوس پتھر پر کدال مارا دو تہائی پتھر اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اوس روشنی مین نظر مبارک ملک شام کے محلون پر پڑی پس آپنے
فرمایا اللہ اکبر ملک شام کی کنجیان مجھے عطا ہوئین دوبارہ پھر آپنے اوس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اوسمین ملک یمن کے محل حضور کو نظر
آئے آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیان میرے قبضہ اختیار مین دین تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اوسمین سے چمکا کسری کے
اونچے اونچے مکانات آپکو اوس نور مین نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کے ملک میرے قبضہ قدرت مین آئے منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو وہم
دیتا ہی دشمنون کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہی اور ملک فارس اور یمن اور شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہی غرضکہ چھ دن مین خندق کی مہم
ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنون کا لشکر وہان پہونچا مالک بن عوف اور عتبہ بن حصن اور غطفان اور فزارہ اور یہود اوس میدان کے

اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہی اور ابو سفیان وغیرہ کفار قریش اوس میدان کی دوسری طرف سے کہ مغرب کی جانب ہی ظاہر ہوئے اور بنو
قریظہ جنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بھڑکانے سے وہ عہد توڑکر کافرون کے مددگار ہوگئے اور کفار کے
لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھکر ضعیف مسلمانون کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ یاد کرو اوسکو جب
آپڑے تمپر لشکر مِّنْ فَوْقِكُمْ تمھارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور تمھارے نیچے سے
یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جب بدل گئین آنکھین اپنے گڑھون مین اور کجی کرنے لگین خوف کے مارے
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہونچے دل حلقون مین خوف کے مارے اسواسطے کہ پھیپھڑا شدت سے پھول جاتا ہی اور دل اوس
بلندی کے سبب سے حلق تک پہونچتا ہی وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ اور گمان کیے اللہ کے ساتھ انواع واقسام کے گمان
مخلصون کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالی اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنون کو فتح دیگا اور منافقون کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکرون سے لڑنے کی
تاب لاکر تباہ ہو جائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہان آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم لوگ راہ تزلزل سے ممتاز ہوئے
وَزُلْزِلُوْا اور ہلادیے گئے زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہانتک کہ بددل لوگون نے سفر کا
ارادہ کردیا اور بے صبرون نے جدا ہو جانے کا قصد کیا **بیت** آرام ز دل بشد دل از جا رفت ہوش از سر رفت و قوت از پا رفت
وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کر یہ کہ کہا منافقون نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان لوگون نے فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ جنکے دلون مین بیماری ہی یعنی ضعف اعتقاد کہ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وعدہ نہین دیا ہمکو اللہ وَرَسُوْلُهٗ اور اوسکے
رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور دم دینے کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ
اور اوسے بھی یاد کرو کہ کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقون مین سے جیسے اوس بن قبطی اور ابو عرابہ اور ابن ابی نے
کہ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک نام ہی کہ مدینہ طیبہ اوسکے ایک ناحیہ مین واقع ہی غرضکہ ان منافقون نے مدینہ کے لوگون سے
کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہین جگہ رہنے کی ہی تمھارے واسطے محمد عربی کے لشکرگاہ مین یا یہان تمھین کھڑے ہونے کی کیا وجہ
فَارْجِعُوْا تو پھر جاؤ تم اپنے گھرون کو مدینہ مین یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تمکو کوئی وجہ نہین تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ
اور محمد عربی کو دشمنون کے حوالے کر دو لیس دیکھا کہ وَيَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے ہین فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ ایک
گروہ کے لوگ منجملہ اونکے نبی سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہنے لگے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ اِنَّ
بُيُوْتَنَا یقینی ہمارے گھر مدینہ مین عَوْرَةٌ خالی ہین اور مضبوط نہین وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ حالآنکہ اونکے گھر خالی نتھے اور اونمین کچھ نقصان
نتھا خوب مضبوط تھے اِنْ يُّرِيْدُوْنَ نہ چاہتے تھے اس جانے سے اِلَّا فِرَارًا ۝ مگر بھاگ جانا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل ہوجاتے
مدینہ مین لشکر کفار عَلَيْهِمْ اونپر مِّنْ اَقْطَارِهَا اوسکے اطراف سے یعنی اگر دفعتہ کفار مدینہ مین آجاتے اور اوسکے گرداگرد گھیر لیتے ثُمَّ
سُئِلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائین بھاگنے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ مین گھیرکر اونسے کہتے کہ تم شرک اختیار کرو یا مسلمانون سے لڑو تو
لَاٰتَوْهَا ضرور وہ برپا کردیتے فتنہ یعنی کفار کا کہا مان لیتے وَمَا تَلَبَّثُوْا اور نہ دیر کرتے بِهَآ فتنہ اوٹھانے کی اِلَّا يَسِيْرًا ۝

معانقہ عند الملتقی

مگر تھوڑی سے بلکہ بہت جلد مشرک ہو جائیں یا مسلمانون سے محاربہ و مقاتلہ کرنے لگیں ولقد کانوا اور تحقیق کہ تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ
انابت کی رو سے عاھدوا اللہ عہد کیا تھا اونھون نے من قبل اسکے پہلے یعنی جنگ احد کے دن انھون نے عہد کیا تھا کہ ہرگز لا
یولون الادبار پیٹھیں پھیرینگے لڑائی مین وکان عھد اللہ اور ہے عہد خدا کا مسئولا ۝ پوچھا گیا یعنی اوس سے سوال
کیا جائیگا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا اونکو دینگے قل کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی وجہ سے لن ینفعکم الفرار فائدہ نہ دیگا
تمکو بھاگنا ان فررتم اگر بھاگوگے تم من الموت موت سے او القتل یا قتل سے اسواسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا
یا قتل ہونا لازم ہے کہ حکم قضا اوسکے ساتھ جاری ہوتا ہے واذا اور اوسوقت جب کہ بھاگ جائیں یعنی اگر بھاگنا نفع کرے اور تمہاری مہم
تاخیر مین پڑے تو لا تمتعون نہ فائدہ دیے جائینگے الا قلیلا ۝ مگر تھوڑا زمانہ اسواسطے کہ آخر فنا ہونا ہے بیت کہ مے نہد قدم
اندر سرای کون و فساد ÷ کہ بازروی براہ عدم نمی آرد ÷ قل کہہ کہ من ذا الذی یعصمکم کون ہے وہ جو بچالے تمکو من
اللہ عذاب الٰہی سے ان اراد اگر چاہے خدا بکم سوءا تمہارے ساتھ برائی اور شکست او اراد بکم رحمۃ
یا چاہے تمہارے ساتھ نعمت اور نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اوسے ولا یجدون لھم اور نہین پاتے ہین لوگ اپنے واسطے
من دون اللہ خدا کے سوا ولیا کوئی دوست کہ نفع پہونچائے ولا نصیرا ۝ اور نہ کوئی یار و مددگار کہ ضرر کو روکے
اور زاد المسیر مین ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر گاہ سے مدینہ منورہ مین گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و طرب کا اسباب
مہیا کیے ہوئے شراب و نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ اے بھائی تو یہان عیش و طرب مین گذرانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نیزہ اور تلوار کرین بھائی نے جواب دیا کہ تو آ بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستون کو بلا گھیرے ہوئے ہے محمد عربی ہرگز اس معرکہ سے سلامت نہ نکلینگے
وہ مرد پھرا اور بولا کہ جاتا ہون اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیری باتون کی خبر سناتا ہون جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت جبرئیل اوس سے
پہلے ہی آ چکے تھے اور یہ آیت لا چکے تھے کہ قد یعلم اللہ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ المعوقین باز رکھنے والون کو نصرت رسول سے
منکم تمہارے گروہ مین سے والقائلین لاخوانھم اور کہنے والون کو اپنے بھائیون سے کہ ھلم الینا آؤ ہماری طرف
اور بعضون نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانون کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود منافقون کو کہتے تھے کہ اپنے کو ہلاکت مین نہ ڈالو اور محمد عربی کی یاری
اور مددگاری سے بھاگو منافقون نے یہود کی بات سنی اور لڑائی سے پہلو تہی کرتے تھے جیساکہ خود فرماتا ہے کہ ولا یاتون الباس اور نہین
آتے ہین منافق لوگ کفار کی لڑائی مین الا قلیلا ۝ مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہین دکھانے سنانے کی راہ سے اشحۃ
علیکم اوس حال مین کہ بخیل ہین مدد دینے مین یا خرچ دینے مین یا یہ نہین چاہتے کہ فتح او غنیمت تمکو پہونچے فاذا جاء الخوف پھر جب آتا ہے
دشمن کا خوف رایتھم دیکھتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو کمال بزدلی کی وجہ سے ینظرون الیک دیکھتے ہین تمہاری طرف
تدور اعینھم پھرتی ہین اونکی آنکھین بیچ گڑھون مین کالذی یغشی علیہ مانند اوسکے جسپر پوشیدہ کیا ہو یعنی غش کھا کر
بیہوش ہو گیا ہو من الموت سکرات موت کے سبب سے فاذا ذھب الخوف پھر جب جاتا رہے خوف تو سلقوکم قریب ہے کہ رنج
دین تمکو دشمن او سخت کہین بالسنۃ حداد سخت زبان سے یعنی تیز زبانی کرین اشحۃ اوس حال مین کہ بخیل ہین علی الخیر مال غنیمت پر

یعنی جب غنیمتون کے مال تقسیم ہوتے وقت لڑتے جھگڑتے ہین تو اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا وہ لوگ نہین ایمان لائے ہین فَاَحْبَطَ اللّٰهُ پس باطل کردیے ہین اسد نے اَعْمَالَهُمْ عمل اونکے یعنی جو جہاد اونھون نے ریا اور غرض کے سبب سے کیا ہی وہ باطل اور نامقبول ہو یا اسد ظاہر کریگا اونکے اعمال کا باطل ہونا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہی یہ ظاہر کردینا عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا خدا پر آسان یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہین یہ گروہ احزاب کو یعنی کافرون کے لشکر کو کہ وہ لَمْ یَذْهَبُوْا نہین چلے گئے ہین یعنی منافق ایسے ڈرے ہین اور اسطرح اونھون نے جی چھوڑ دیے ہین کہ باوجود اس بات کے کہ منافق لوگ شکست کھا گئے ہون مگر منافق یہی گمان کرتے ہین کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوے لڑنے کو کھڑے ہین وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئین وہ لشکر دوبارہ تو یَوَدُّوْا دوست رکھتے ہین منافق اور تمنا کرتے ہین لَوْ اَنَّهُمْ یہ کہ وہ بَادُوْنَ صحرا نشین ہون فِی الْاَعْرَابِ درمیان عرب کے یعنی منافق لوگ بیدلی کی وجہ سے چاہتے ہین کہ مدینہ کے اندر نہ رہین بلکہ جنگلون مین جاکر بیٹھ رہین یَسْئَلُوْنَ پوچھتے ہین آنے جانے والون سے عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ تمھاری خبرون مین سے اور دشمنون کی کیفیت اور جو کچھ تمھارے اونکے درمیان گذری ہو وَلَوْ كَانُوْا اور اگر ہون فِیْكُمْ تمھارے درمیان یعنی مدینہ مین اور دشمنون سے مقابلہ ہو تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ قتال کرین اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا سا لَقَدْ كَانَ تحقیق کہ ہی لَكُمْ تمھارے واسطے اے دلاور وا اور اے بے دلو فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ کے افعال مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اقتدا اچھی یعنی آپکی متابعت جسطرح آپ لڑائی مین ثابت قدم اور سختیون مصیبتون پر صبر کرتے ہین تم بھی ویسا ہی کرو یا آپکی ذات مین پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتین ہین لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہی ثواب آلہی یا لقاے آلہی کی وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت کی نعمتون کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا اور اوسکے واسطے جسنے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے توضیح مین ہی کہ حضرت سید عالم صلی اسد علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دیدی تھی احزاب یعنی کفار کے لشکرون کے آنے کی اور فرمادیا تھا کہ اونکے اکٹھا ہونے سے تمپر کام سخت ہوجائیگا اور آخر تم ہی اونپر فتح پاؤگے وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ اور جب دیکھا ایمان والون نے لشکرون کو جنگ خندق کے دن لشکر اسلام کے سامنے اونھون نے صف باندھی تو قَالُوْا کہا مسلمانون نے کہ هٰذَا یہ ہی مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وہ چیز جسکا وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَرَسُوْلُهٗ اور وہ جو فرمایا تھا خدا کے رسول نے کہ سَیَشْتَدُّ الْاَمْرُ بِاجْتِمَاعِ الْاَحْزَابِ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور سچ کہا خدا نے اور اوسکے رسول نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہین زیادہ کیا لشکرون کے دیکھنے نے مسلمانون کے واسطے اِلَّآ اِیْمَانًا مگر باور کرنا اسد کے وعدون کا وَّتَسْلِیْمًا اور گردن جھکا دینا رسول مقبول صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اسواسطے کہ دونون جہان کی سعادت اس گردن جھکانے مین مندرج ہی بیت ہر کہ دار چون قلم سر بر خط فرمان او ٭ مے نویسد بخت طغرا شرف بر نام او وکلھا ہی اصحابہ رضی اسد عنہم مین سے بعضون نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان جنگ مین حضرت رسالت پناہ صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہون ثابت قدم رہکر کفار سے خوب مقابلہ اور مقاتلہ کرینگے اور جب تک شربت شہادت نہ پیئین آرام نہ لینگے تو حق تعالی اونکی صفت مین فرماتا ہی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون مین سے رِجَالٌ صَدَقُوْا مرد ہین کہ سچ کی ہی اونھون نے

ع ۱۴

ف ۵ کیا گمان کیا تمنے یہ کہ تم داخل ہو بہشت مین اور ابھی نہین آئی تمھیر حالت اون لوگون کی کہ گذرے پہلے تم سے ۱۲

ف ۵ قریب ہی کہ سخت ہوجائے کام لشکرون کے جمع ہونے سے ۱۲

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ وہ چیز کہ عہد باندھا ہی خدا کے ساتھ اوس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہی حضرت ملک متعال کی رضامندی کے واسطے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی تو اونمین سے کوئی ہی جسنے گذارا یعنی وفا کی نَحْبَهٗ اپنی نذر اور قتال کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ عنہم وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ اور اونمین سے کوئی ہی کہ انتظار کرتا ہی جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا اور نہین بدلا اونھون نے اپنا عہد تَبْدِیْلًا بدلنا اور اپنی بات سے نہین پھرے لِیَجْزِیَ اللّٰهُ تاکہ جزا دے اللہ الصّٰدِقِیْنَ سچون کو یعنی عہد وفا کرنے والون کو بِصِدْقِهِمْ اونکی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اور تاکہ عذاب کرے منافقون کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مرین اَوْ یَتُوْبَ یا پھرے توفیق توبہ کے ساتھ عَلَیْهِمْ اونپر یعنی اونکو توبہ کی توفیق دے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوْرًا بخشنے والا جو توبہ کرے رَّحِیْمًا مہربان اوسپر جو توبہ پر مرے لکھا ہی کہ بیس وزیادہ ستائیس دن لشکر ظاہر مدینہ پر ٹھہرے روز خندق کے کنارے آتے اور دونون طرف تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی راتون کو شبخون مارنے کا ارادہ کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کو ساتھ لیکر شبخون کے دفع مین مشغول ہوتے ایکدن عمرو بن عبید نام کافر کہ شجاع عرب تھا اور اوسے ہزار جنگی آدمیون سے مقابل کرتے تھے عرب کے چار شجاع کافر ساتھ لیے ہوے خندق اوتر کر سامنے آیا اور مقابل طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانون نے سنگسار کیا اور امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکی کمر دو ٹکڑے کر دی پس کافرون کا دل ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ منگل بدھ تین دن تک مسجد امیر فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان مین فتح کا انتظار ہوا اور حق تعالیٰ نے باد صبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے بھیجا بیت باد صبا بست میان نصرت ترا ٭ دیدی چراغ راکہ کند باد یاوری ٭ پس صبا نے اوس لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور اونکی آگین بجھا دینگی اور فرشتون نے آسمان سے اوتر کر اونکے خیمون کی رسیان توڑدین اور میخین اوکھاڑ ڈالین وہ عاجز ہوکر بھاگ نکلے اور بے دغدغہ قتال کنجی اقبال کی کنجیون سے فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے بیت بے درد سر نیزہ و آمد شد شمشیر ٭ آن فتح کہ مفتاح امان بود برآمد ٭ وَرَدَّ اللّٰهُ اور پھیر اللہ نے مدینہ سے الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اوسکا یعنی احزاب کا بِغَیْظِهِمْ اونکے غصہ کے ساتھ یعنی وہ غصہ مین بھرے ہوے پھرے لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا نہ پائی اونھون نے نصرت اور غنیمت وَكَفَی اللّٰهُ اور کفایت کی اللہ نے الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ مومنون کو لڑائی باد صبا اور فرشتون کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا اور ہی اللہ قوی قادر جو کچھ چاہے اوسکے پیدا کرنے پر عَزِیْزًا غالب سب چیزون پر کافرون کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائین اسواسطے کہ اونھون نے عہد توڑکر کافرون کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ دن رات اونکا محاصرہ کیا اور اونپر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہ امیر لشکر تھے اونکے حکم سے مسلمان اوترے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اونکے مردون کو قتل کرین عورتون اور بچون کو لونڈی غلام بنائین اور اونکے مال مومنون پر تقسیم کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تمنے وہ حکم کیا کہ حق تعالیٰ نے سات آسمانون کے اوپر وہی حکم دیا تھا تو حق تعالیٰ اس واقعہ کی خبر دیتا ہی کہ وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ اور اوتارا خدا نے اون لوگون کو جنھون نے مدد دی ہی احزاب کو اور اونکے پشت پناہ ہوگئے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی یہود قریظہ کو مِنْ

صَيَاصِيهِمْ اونکے قلعون سے وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈالدیا اونکے دلون مین خوف پیغمبر اور اونکے لشکر کا
فَرِيقًا تَقْتُلُونَ ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو نوسو تک وغیرہ سے یا سات سو تک قتل ہوے وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا اور بند
اور قیدی پکڑتے ہو ایک گروہ یعنی اونکی عورتون اور بچون کو قید کرتے ہو وَأَوْرَثَكُمْ اور میراث دی تمکو أَرْضَهُمْ اونکی زمین
یعنی کھیت اور باغ وَدِيَارَهُمْ اور اونکے گھر یعنی قلعے وغیرہ وَأَمْوَالَهُمْ اور اونکے مال نقد جنس چارپائے وَأَرْضًا
لَّمْ تَطَئُوهَا اور دی تمکو وہ زمین کہ نہین گئے ہو اوسمین یا اوسکے مالک نہین ہوے ہو اس سے مراد خیبر ہے یا دیار روم یا ممالک فارس
اور بعضون نے کہا ہے کہ جو زمین قیامت تک مسلمانون کے قبضہ مین آئے وہ اس خبر مین داخل ہے وَكَانَ اللَّهُ اور ہے اللہ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ہر چیز پر قادر تو شہرون کے فتح کرنے اور اونپر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم کردینے پر بھی قادر ہے بیت
لشکر عزم ترا فتح وظفر ہمراہ است ٭ لاجرم ہر نفس اقلیم دگر میگیرد ٭ ارباب سیر اس بات پر ہین کہ ہجرت کے نوین برس حضرت رسول کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیبیون سے جدائی اختیار کرکے قسم کھائی کہ مہینا بھر تک اونسے نہ ملونگا اور سبب تھا کہ بیبیان وہ کپڑا آپ کے
مقدور سے زیادہ مانگتی تھین جیسے بُرد یمانی اور دق مصری اور مثل اسکے اور ایسی چیزون کی طمع کرتی تھین جو آپکے قبض و تصرف مین تھین
اور اسباب مانگتی تھین جو کتب سیر مین مذکور ہے اور بہر تقدیر آپنے غمگین اور ملول ہوکر اونسے کنارہ کیا اور مسجد کے ایک گوشہ مین آپ رونق افروز
رہے اونتیس دن کے بعد کہ وہ مہینا بھی اونتیس ۲۹ دن کا ہوا تھا حضرت جبریل آیت تخییر لائے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر قُل
لِّأَزْوَاجِكَ کہدو اپنی بیبیون کو إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اگر ہو تم چاہتیان الْحَيَاةَ الدُّنْيَا زندگی دنیا کی یعنی دنیا مین
عیش و آرام کرنا وَزِينَتَهَا اور آرایش دنیا کی جیسے لباس فاخرہ اور زیور پر تکلف فَتَعَالَيْنَ تو آؤ أُمَتِّعْكُنَّ دون مین تمکو متاع
طلاق وَأُسَرِّحْكُنَّ اور چھوڑ دون مین تمکو سَرَاحًا جَمِيلًا چھوڑنا خوب بغیر ایذا کے کراہت نہین وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ
اللَّهَ اور اگر ہو تم کہ چاہتی ہو ثواب اللہ کا وَرَسُولَهُ اور اوسکے رسول کی خوشی وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اور نعمت آخرت کی
فَإِنَّ اللَّهَ تو بیشک اللہ نے أَعَدَّ تیار کیا ہے لِلْمُحْسِنَاتِ نیک کام کرنے والی عورتون کے واسطے مِنكُنَّ تم مین سے
یعنی وہ بیبیان جو دوسری شق اختیار کرین اونکے واسطے ہے أَجْرًا عَظِيمًا اجر بڑا کہ دنیا کی زخرف جسکے اوسکے مقابلہ مین حقیر
اور کم ہین لکھا ہے کہ بیبیون مین سب سے پہلے جسنے خدا اور رسول کو اختیار کیا ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھین يَا نِسَاءَ
النَّبِيِّ اے پیغمبر کی بیبیو مَن يَأْتِ مِنكُنَّ جو کوئی لائے تم مین سے بِفَاحِشَةٍ بے کام مُّبَيِّنَةٍ کھلے ہوئے کہ وہ رسول مقبول
کی نافرمانی ہے اور بکسر یے مبینہ کی یے کو زیر پڑھا ہے یعنی کام ناپسندیدہ ظاہر کیا ہوا جو تم مین سے کریگی تو يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ
دونا کیا جائیگا اوسکے واسطے عذاب ضِعْفَيْنِ دو حصے اوسکی بہ نسبت جو اورون کی عورتون کے واسطے ہو واسطے کہ ان
بیبیون سے گناہ کا ہونا بہت برا ہے وَكَانَ ذَٰلِكَ اور ہے یہ عذاب کا دونا کرنا عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اللہ پر آسان فقط
وَمَن يَقْنُتْ اور جو کوئی کرے ہمیشہ فرمانبرداری مِنكُنَّ تم مین سے کہ پیغمبر کی بیبیان ہو لِلَّهِ وَرَسُولِهِ
اللہ اور اوسکے رسول کی وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے نیک کام نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا دینگے ہم تو اوسکا اجر مَرَّتَيْنِ

ع ۳

دوبار ایک بار تو خدا کی فرمانبرداری کرنے کے واسطے اور ایکبار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے وَاَعْتَدْنَا اور تیار کی ہے ہمنے لَهَا اوس بی بی کے واسطے رِزْقًا كَرِيمًا ۝ روزی اچھی بہشت مین اوسکے اجر سے زیادہ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ اے پیغمبر کی بیبیو لَسْتُنَّ نہین ہو تم كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۗءِ مانند ہر ایک کے عورتون مین سے اسواسطے کہ تمکو سب عورتون پر بڑی فضیلت ہے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اوسکا حکم مانتی ہو فَلَا تَخْضَعْنَ تو نرمی اور عاجزی نکرو بِالْقَوْلِ بات کرنے مین جب کسی سے بات کرو فَيَطْمَعَ کہ آرزو کرے تم مین الَّذِيْ وہ شخص فِيْ قَلْبِهٖ جسکے دل مین مَرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی وَّقُلْنَ اور کہو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات نیک اور اچھی کہ شبہہ سے دور ہو وَقَرْنَ اور آرام لو فِيْ بُيُوْتِكُنَّ اپنے گھرون مین وَلَا تَبَرَّجْنَ اور بناؤ نہ دکھاؤ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى دکھانا پہلی جاہلیت کی عورتون کا ایسا کہ اوس جاہلیت کے دنون کو جاہلیت جہلا کہتے ہین اور وہ حضرت ادریس کے زمانہ سے حضرت نوح علیہما السلام کے زمانہ تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے زمانہ مین تھی کہ عورتین پوشاک موتیون کی بناکر پہنتی تھین اور اپنے کو مردون کے سامنے پیش کرتی تھین اور جاہلیت اخری حضرت عیسی اور جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہما وسلم کے زمانہ کے درمیان مین تھی اور بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی یون کہے مین کہ زمین پر نہ چلو اوس انداز کی چال جیسے زمانہ جاہلیت اولی کی عورتین چلتی تھین وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ کہ عبادات مالیہ مین بڑی عبادت ہے وَاَطِعْنَ اللّٰهَ اور حکم مانو خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کا سنتون مین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ تا لیجائے تمسے گناہ اَهْلَ الْبَيْتِ اے پیغمبر کی بیبیو وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کر دے تمکو گناہون سے تَطْهِيْرًا ۝ پاک کرنا صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیاں آپکی اہلبیت ہین اور وسیط مین عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت سے حضرت کی بیبیان مراد ہین اس دلیل پر کہ پہلے بھی اونھین سے خطاب تھا اور آیندہ بھی اونھی سے خطاب ہے اور يُطَهِّرَكُمْ مین مذکر کی ضمیر تغلیب کی جہت سے ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمین تھے اور زاد المسیر مین ایک قول لکھا ہے کہ اہل بیت عام ہے بیبیون و اولاد کو اور حقائق مین ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر تفسیر اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپکی بیبیان ہی ہون مگر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہین اور اس آیت کا شان نزول اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مین نے اپنے گھر مین کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بچھائی آپ اوسپر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین اور سنبوسے یا پکا ہوا گوشت آپکے واسطے لائین حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ علی اور اپنے بیٹون کو بلا کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائین جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپنے اوس کملی کا خالی کونا اونپر اوڑھا اور فرمایا الہی یہ میرے اہل بیت ہین انسے گناہ لیجا اور انھین پاک کر دے تو یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے اپنا سر کملی کے اندر کرکے عرض کی

کہ یا رسول اللہ کیا مین آپکے اہل بیت مین سے نہین ہون آپنے فرمایا کہ انک علی خیر یعنی تم خوبی پر ہو اسی جہت سے انھی پانچ شخصون کو
آل عبا بولتے ہین شعر آل عبا رسول اللہ و ابنتہ و المرتضی ثم سبطاہ اذا جمعوا تفسیر مین او بعضی اور تفسیرون مین انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ وہ جب نماز کے وقت حضرت بی بی فاطمہ کے دروازہ پر گذرتے تو کہتے کہ الصلوۃ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا **وَاذْكُرْنَ** اور یاد کرو اے پیغمبر کی بیبیو **مَا يُتْلَىٰ** جو چیز پڑھی جاتی ہے **فِي بُيُوتِكُنَّ**
تمہارے گھرون مین **مِنْ آيَاتِ اللَّهِ** آیات کلام اللہ مین سے **وَالْحِكْمَةِ** اور پیغمبر کی باتون مین سے کہ محض حکمت ہے
اور یہ آیت آمادہ کرتی ہے قرآن اور حدیث حفظ کرنے پر **إِنَّ اللَّهَ كَانَ** بیشک خدا ہے **لَطِيفًا** نیک کام کرنے والا تمہارے ساتھ
خَبِيرًا ع جاننے والا تمہاری باتین اور بھلے کام یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے باب مین نازل ہونے کے بعد
مسلمان عورتون کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ بھی نہین نازل ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ **إِنَّ الْمُسْلِمِينَ** بیشک
مسلمان مرد **وَالْمُسْلِمَاتِ** اور مسلمان عورتین **وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ** اور ایمان لانے والے اور ایمان والیان **وَالْقَانِتِينَ**
وَالْقَانِتَاتِ اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتین **وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ** اور سچے بات اور کام مین مرد اور
سچی عورتین **وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ** اور صبر کرنے والے طاعتون پر یا گناہون سے مرد اور عورتین **وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ**
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتین **وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ** اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیان **وَ**
الصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کا مرد اور عورتین **وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ**
اور اپنی شرمگاہین حرام سے بچانے والے اور بچانے والیان **وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ** اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا
اور ذکر کرنے والیان **أَعَدَّ اللَّهُ** تیار کی ہے اللہ نے **لَهُمْ** ان سب مردون اور عورتون کے واسطے **مَغْفِرَةً** مغفرت گناہون کی
وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور اجر زیادہ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواہش حضرت
زید بن حارث رضی اللہ عنہم کے واسطے کی بی بی زینب اس گمان پر یہ پیام قبول کر لیا حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہین جب اونھین
معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خواہش ہے تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی
بیٹی تھین بولین کہ مین آزاد کیے ہوئے غلام کی جورو نہین ہونے کی اونکے بھائی عبد اللہ بھی اس نکاح مین اپنی بہن کے شریک تھے
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی **وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ** اور نہین ہے کسی ایمان والے مرد یعنی عبد اللہ بن جحش کو **وَلَا مُؤْمِنَةٍ**
اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو **إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ** جب حکم کر چکا خدا اور اوسکا رسول **أَمْرًا**
کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو **أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ** یہ کہ ہو اونکے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کرین
مِنْ أَمْرِهِمْ اپنے کام مین سے کچھ بلکہ اونپر واجب ہے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کر دین **وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ**
وَرَسُولَهُ اور جو کوئی گناہگار ہو جاوے اور نافرمانی کرے خدا اور رسول کی یا قرآن و حدیث کے حکم سے درگذرے
فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک وہ گمراہ ہوا **ضَلَالًا مُبِينًا** ۝ گمراہی کھلی ہوئی اسواسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے

ع ۷

تو کفر ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد بی بی زینب بھی راضی ہوگئین اور اونکے بھائی بھی اور حضرت زید کے ساتھ اونکا نکاح ہوگیا اور حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا کہ میرے علم قدیم مین یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ زینب تمھاری بیبیون مین داخل ہونگی پھر حضرت زید اور بی بی زینب مین ناموافقت ظاہر ہوئی یہانتک کہ کئی مرتبہ اونھون نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَاِذْ تَقُوْلُ اور یاد کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہا تمنے لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اوس شخص کے واسطے جسپر انعام کیا اللہ نے اسلام کی دولت عطا کرکے اور تمھاری خدمت اور متابعت کی توفیق دیکر وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اور تمنے انعام کیا اوسپر پرورش اور آزاد اور متبنّٰی کرکے یعنی زید جو خدا اور رسول کی نعمتون کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہین اونسے تمنے کہا کہ اَمْسِكْ عَلَيْكَ روک رکھ اپنے واسطے زَوْجَكَ اپنی عورت یعنی بی بی زینب کو وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر خدا سے اوسکے کام مین اور ضرر کی راہ سے اوسکو طلاق نہ دے وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ اور چھپاتے ہو تم ای ہمارے حبیب اپنے جی مین مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وہ چیز جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہی یعنی اس بات کو کہ زینب تمھاری بیبیون میں داخل ہوگی وَتَخْشَى النَّاسَ اور ڈرتے ہو تم لوگون کی ملامت سے کہ کہینگے اپنے متبنّٰی کی زوجہ کی خواہش کی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور خدا بہت لائق اس بات کے ہی کہ اوس سے تم ڈرو اوس بات مین جسمین ڈرنا چاہیے اور یقینی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق مین خدا سے بہت ڈرنے والے تھے اسواسطے کہ خوف علم کے سبب سے ہی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اور تو اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ وَ اَخْشٰىكُمْ کے حکم کے موافق سب اہل عالم سے زیادہ آپکو خوف خدا تھا ؎ نظم خوف وخشیہ نتیجۂ علم ست ✝ ہر کرا علم بیش خشیت بیش ✝ ہر کرا خوف شد رفیق رہش ✝ باشد از جملہ رہروان در پیش ✝ لکھا ہی کہ حضرت زید نے بی بی زینب کو طلاق دیدی تو مدت عدت گذرنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیجا کہ آپکے واسطے اونکی خواہش کرے یہ بات حضرت زینب کے سامنے پہونچی تو اونھون نے کمال خوشی کی وجہ سے شکر کا سجدہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ دو رکعت نماز پڑھی اور یون دعا کی کہ یا اللہ تیرے رسول نے میری خواہش کی ہی اگر مین اونکے لائق ہون تو مجھے اونکے نکاح مین دے بس فوراً اونکی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ پھر جب پہونچا زید مِّنْهَا زینب سے وَطَرًا اوس حاجت کو جو رکھی تھی اور موضح مین ہی کہ حضرت زید کی مراد بی بی زینب کی طلاق تھی جب اونسے اپنی مراد پائی یعنی اونھین طلاق دی اور عدت پوری ہوئی تو زَوَّجْنٰكَهَا جوڑا کر دیا ہمنے تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکا یعنی تمھارا نکاح زینب کے ساتھ کر دیا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو تمھارے بعد عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ مومنون پر تنگی یا گناہ یا وبال فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ چاہنے مین اپنے متبنّاؤن کی جورؤون کو اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا جب پہونچین اونسے اپنی مراد کو یعنی طلاق دین اور عدت گذر جائے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہی کام جو خدا چاہتا ہی مَفْعُوْلًا۝ کیا ہوا بے شبہہ جیسے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کام پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت نازل ہونے کے بعد ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر مین اونکی بے اجازت چلے گئے وہ بولین کہ یا رسول اللہ بے خطبہ اور بے گواہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہین حضرت زینب اور سب بیبیون پہ فخر کرتی تھین کہ میرا نکاح خود خدا نے اپنے رسول کے ساتھ کر دیا اور تمھارے نکاحون کے مہتمم اور متولی

تمھارے ولی لوگ تھے مَا كَانَ نہین ہی عَلَى النَّبِيِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھ بار اور وبال فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ط اوس چیز مین جو مقدر اور مقرر کر چکا ہی اللہ اوسکے واسطے اور یہ صورت اونکے واسطے مخصوص نہین ہی بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت ٹھہرادی ہی اللہ نے سنت فِي الَّذِينَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ ط پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے اور انبیا مراد ہین کہ حق تعالی نے اونپر سے حرج مٹا دیا اوس چیز مین جو اونپر مباح کردی وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ اور ہی خدا کا کام قَدَرًا مَّقْدُورًا ۝ اندازہ مقرر کیا ہوا کہ اوسکے خلاف ہونا محال ہی الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہین رِسٰلٰتِ اللّٰهِ پیغام خدا کے اپنی امتون کو وَيَخْشَوْنَهٗ اور ڈرتے ہین اوس سے وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا اور نہین ڈرتے ہین کسی سے إِلَّا اللّٰهَ ط مگر خدا سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ حَسِيبًا ۝ کافی ڈرنے والون کو یا شمار کرنے والا بندون کو اور حساب شمار اوسکے ہاتھ ہی تو چاہیے کہ خوف بھی اوسی سے ہو ام المومنین حضرت زینب کے اس معاملہ نکاح کے بعد بے ادبون نے زبان طعن دراز کی کہ محمد عربی لوگون کو تو نصیحت کرتے ہین کہ بیٹے کی جورو تمپر حرام ہی اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اونکی عورت سے نکاح کر لیا وہ لوگ متبنی کو حکم شرع مین اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ باپ کسی مرد کے تم مین سے اگرچہ حضرت طیب و طاہر و قاسم و ابراہیم کے باپ تھے مگر یہ چارون پیغمبر زادے مردی یعنی جوانی کی حد تک نہین پہونچے تو درحقیقت آپکی صلب سے کوئی بیٹا نہین کہ اوسکی زوجہ آپپر حرام ہو [illegible] وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ اور لیکن وہ رسول ہین اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط اور مہر ہین پیغمبرون کی یعنی آپکے سبب سے نبوت پر مہر ہوگئی اور پیغمبری آپ پر ختم کی گئی اور خاتم آخر کے معنی مین بھی ہی یعنی آپ آخر انبیا ہین نور ظہور مین جسطرح اونکے اول تھے ظہور نور مین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہی کہ کون شخص اسکے لائق ہی کہ اوسپر نبوت ختم ہو تبیین الاجوبہ مین ہی کہ ہر نوشتے کی صحت مہر کے سبب سے ہی اور حق تعالی نے پیغمبر کو مہر کہا تاکہ لوگ جان لین کہ محبت الٰہی کے دعوے کی تصحیح آپکی متابعت ہی سے کر سکتے ہین إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہی تو سب پیغمبرون کو شرف حضرت کی ذات سے ہی اور ہر کتبہ کی گواہ اوسکی مہر ہوتی ہی تو محکمہ قیامت مین گواہ آپ ہونگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا اور جہان کتاب پر مہر کی گئی تو کتابت تمام ہو جاتی ہی چونکہ نبوت پر حضرت کی ذات مہر ہی تو آپکے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور چونکہ سب انبیا سے مہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص ہوے تو اونکی ختمیت کے ساتھ بھی آپنے اختصاص پایا مثنوی مین ہی نظم بہر او خاتم شدست او کہ بجود ❊ مثل او نی بود نی خواہد بود ❊ چونکہ در صنعت برد استاد دست ❊ تو نگوئی ختم صنعت بر وی ست ❊ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوا اللّٰهَ یاد کرو اللہ کو ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے یاد کرو لا اله الا اللہ کہکر الحمد للہ کہنے سے اللہ اکبر کہکر وَسَبِّحُوهُ اور تسبیح کرو اوسکی یا نماز ادا کرو اوسکے واسطے بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝ صبح شام اسواسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہی سلمی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ذکر کثیر سے دل کا ذکر مراد ہی اسواسطے کہ ہمیشہ ذکر کرنا دل ہی سے ہوتا ہی زبان سے ممکن نہین لطائف قشیری مین ہی کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہی حق تعالی کی محبت کی طرف یعنی اوسے دوست رکھو اسواسطے

کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہی تو اکثر اوسکا ذکر کرتا ہی ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہی محبت چھوڑتی ہی نہین کہ
زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے **بیت** در ہیچ مکان نیم ز فکرت خالی ÷ در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل **ھُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ**
وہ ہی خدا کہ درود بھیجتا ہی یعنی رحمت نازل کرتا ہی **عَلَیْکُمْ** تمپر **وَمَلٰٓئِکَتُہٗ** اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین یعنی مغفرت
چاہتے ہین تمہارے گناہون کی اور یہ خدا اور فرشتون کا درود تمپر **لِیُخْرِجَکُمْ** اسواسطے ہی کہ نکالے تمکو **مِّنَ الظُّلُمٰتِ**
تاریکیون سے کفر کی **اِلَی النُّوْرِ** نور ایمان کی طرف نکالنے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کر دینا ہی اسواسطے کہ خدا اور
فرشتون نے جب اونپر درود بھیجا تو اوسوقت وہ تاریکیون مین نہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ نکالنا ظلمت معصیت سے تھا نور طاعت کی طرف
یا شک سے یقین کی جانب یا تذبذب کے اندھیرے سے یقین کے اوجالے کی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ظلمات بشریت سے نور روحانیت
کی طرف **وَکَانَ** اور ہی خدا **بِالْمُؤْمِنِیْنَ** ایمان والون کے ساتھ **رَحِیْمًا** ۝ مہربان کہ اونپر خود تو رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو
اونکی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی **تَحِیَّتُھُمْ** تحیت مومنون کی خدا کی طرف سے **یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ** جس دن دیکھینگے
اوسے سلام ہی وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضون نے کہا ہی کہ یلقونہ مین ہو کی ضمیر ملک الموت کی طرف
پھرتی ہی یہ کنایہ غیر مذکور ہی یعنی وہ جس دن حضرت عزرائیل کو دیکھینگے تو عزرائیل انپر سلام کہینگے **وَاَعَدَّ** اور تیار کیا ہی خدا نے
لَھُمْ مومنون کے واسطے باوجود اونپر تحیت کرنے کے **اَجْرًا کَرِیْمًا** ۝ اجر بزرگ کہ جنت اور اوسکی نعمت ہی **یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ**
اے پیغمبر بزرگی کا پکارنا ہی **اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ** بیشک بھیجا ہمنے تجھے **شَاھِدًا** گواہ امت کی تصدیق اور تکذیب پر **وَّمُبَشِّرًا**
اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی **وَّنَذِیْرًا** ۝ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے **وَّدَاعِیًا** اور پکارنے والا **اِلَی اللّٰہِ** خدا کی
عبادت کی طرف اور اوسکی توحید کے اقرار کی جانب **بِاِذْنِہٖ** اوسکے حکم سے یا اوسکی توفیق سے **وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا** ۝ اور
چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہی یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات باہرات مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے پیغمبر کو
چراغ کہا اسواسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے
نیست و نابود کر دیا **بیت** چراغے روشن از نور خدائی ÷ جہان را دادہ از ظلمت رہائی ÷ دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر مین گم ہو جاتا ہی اوسے چراغ کی
روشنی مین پا سکتے ہین اور جو حقائق لوگون سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والون پر روشن ہو گئے **نظم**
از وجان را بدانش آشنائی ست ÷ وز و چشم جہان را روشنائی ست ÷ در گنج معانی بر کشادہ ÷ وزان صاحبدلان را مایہ دادہ ÷ تیسرے یہ کہ
چراغ گھر والون کو امن و امان اور راحت کا سبب ہوتا ہی اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
دوستون کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہین اور منکرون کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہین اور منیر تاکید ہی یعنی آپ چراغ ہین
اور چراغون کی طرح نہین اسواسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہین کبھی روشن ہوتے ہین اور آپ اول سے آخر تک روشن ہین اور چراغ ہوا سے
جھلملاتے ہین اور کوئی آپکے نور کو مغلوب نہین کر سکتا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ اور چراغ رات کو روشن کیے
جلتے ہین دن کو نہین آپنے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کر دیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت سے آپ

روشن کرینگے **نظم** شد بدنیا زحسش چراغ افروز ✤ شب گشت ز التفاتش روز ✤ بازفردا چراغ افروزیست ✤ که ازان جرم عاصیان سوزند ✤ کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ فرمایا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہے اور جناب سالت مآب چراغ زمین و زمان وہ چراغ دنیا ہے آپ چراغ دین وہ منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہین وہ چراغ آب و گل ہے آپ چراغ جان و دل ہین چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہین آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے سب خواب عدم سے اوٹھکر میدان وجود مین آئے **بیت** از ظلمات عدم راہ کہ بردے برون ✤ گر نشدے نور تو شمع روان همه ✤ اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے **بیت** ز اقلیم عدم می آمدی و پیش رو آدم ✤ چراغے بود بردستش هم از نور تجستینت ✤ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو بِاَنَّ لَهُمْ اس بات کے ساتھ کہ بیشک اونکے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ فضل بڑا اونکے کام کے اجر سے زیادہ یعنی وہ بہت لقا کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا ہے وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور کہا نہ مان کافرون اور منافقون کا یعنی اونکے کہے پر ثابت نہ رہ وَدَعْ اور ہاتھ اوٹھا اور چھوڑدے ای ہمارے حبیب اَذٰىهُمْ اونکی اذیت کا بدلا جو اذیت تمھین پہونچتی ہے یعنی اونسے بدلا لینے کے درپی نہ رہو کہ مین اونکی برائی کو کفایت کرتا ہون وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اور توکل کر خدا پر او نھین دفع کرنے مین وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہے اللہ وَكِيْلًا ۝ کارساز اور مہم پرداز یا نگہبان یا ضامن تمھارے واسطے نصرت اور غالبیت کے وعدہ پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای ایمان والو اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ جب نکاح مین لاؤ ایمان والیون کو ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ پھر طلاق دو تم او نھین مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوو تم اونکو امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مس کنایہ ہے مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت صحیحہ مساس کا حکم رکھتی ہے تو جب طلاق دو تم عورتون کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہین ہے تمھارے واسطے عَلَيْهِنَّ اون طلاق دی ہوئی عورتون پر مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت کہ تَعْتَدُّوْنَهَا گنو تم اوسکے دن فَمَتِّعُوْهُنَّ تو کچھ فائدہ دو او نھین اوسکے سبب سے جو تمنے مہر مقرر کیا ہے اوس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور متعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہے امام اعظم رح کے نزدیک اور بعضے کے نزدیک واجب ہے اور اگر مہر نہ نام رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہے وَسَرِّحُوْهُنَّ اور چھوڑدو او نھین سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ چھوڑنا اچھا یعنی چونکہ عدت نہین ہے تو اونکو اپنے گھر وان سے رخصت کرو اور اونکو کچھ ضرر نہ پہونچاؤ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ بیشک ہمنے حلال کردین تمھارے واسطے اَزْوَاجَكَ بیبیان تمھاری الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ وہ کہ دیے ہین تمنے اُجُوْرَهُنَّ مہر اونکے حلال کردینے کو مقید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے ایثار کی جہت سے ہے حلال ہونا اوسپر موقوف ہونے کی وجہ سے نہین وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ اور حلال کردی ہمنے تجپر وہ عورت جسکا مالک ہوا ہے تمھارا ہاتھ یعنی تمھاری لونڈیان مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ اوس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ عَلَيْكَ تجپر غنیمتون مین سے جیسے حضرت صفیہ اور ریحانہ اور مثل اونکے وَبَنٰتِ عَمِّكَ اور بیٹیان تیرے چچا کی وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی اولاد عبد المطلب مین سے

وَبَنٰتِ خَالِكَ اور بیٹیان تیرے ماموں کی وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیان تیری خالاؤن کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد
مین سے الّٰتِيْ هَاجَرْنَ وہ عورتین ذکر کی ہوئی خصوصیت ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہی کہ ذکر کی ہوئی عورتون کو حلال کرنا
ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین خاص ہی اور بی بی ام ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہی کہ حضرت نے میرے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب سے مین آپ پر حرام ہوگئی اسواسطے کہ مین نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی
عورت ہمنے حلال کردی اِنْ وَّهَبَتْ اگر بخشدے نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ
اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا یہ کہ نکاح مین لائے اوسے خَالِصَةً خالص کیا گیا حلال کردینا اوسکا خالص کرکے
لَّكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ سوا مومنون کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہی کہ فقط ہبہ کے ساتھ
ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کرسکتے تھے امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندھ جاتا ہی مگر مہر مثل لازم ہی
اور اس بات مین اختلاف ہی کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہی کہ ہبہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ
عنہا سے کہ اونھین ام المساکین کہتے ہین یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن سے
تبیان کبیر مین لکھا ہی کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلہ بنی اسد سے تھین اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھین تو اونکی ہبہ رمضان سن تین ہجری مین
واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم مین رہکر ربیع الاول سن چار ہجری مین وفات پائی مگر اہل سیر کے نزدیک حضرت ام شریک سے
ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحبہ کو دولت عقد حاصل نہین ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہمنے جانا ہی مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہی ہمنے
عَلَيْهِمْ اونپر یعنی امت پر شرائط عقد فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ نکاح مین اونکی عورتون کے یعنی مہر گواہ نفقہ وجوب قسم چار آزاد عورتون تک کو
نکاح مین رکھنا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ اور اونکی لونڈیان رکھنے مین یعنی ہمین کام کو وسعت دینا ہی اور ای ہمارے حبیب ہمنے تمپر عورتین فقط ہبہ کے
سبب سے بے مہر اسواسطے حلال کردین لِكَيْلَا يَكُوْنَ تاکہ نہو عَلَيْكَ حَرَجٌ تمپر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا او چیزین جنسے بچنا دشوار ہی رَّحِيْمًا مہربان وسعت دیکر اوس مقام پر جہان حرج کا گمان ہو تُرْجِيْ پیچھے رکھ مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہ مِنْهُنَّ اپنی بیبیون مین سے وَتُـْٔوِيْٓ اور جگہ دے اِلَيْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہ
اونمین سے وسیط مین ہی کہ باری باٹنا اس آیت کے سبب سے حضرت پر سے ساقط ہوگیا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ام المومنین حضرت سودہ کے
سوا اور سب بیبیون مین حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت رکھی اسواسطے کہ حضرت سودہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیون کو الگ رکھا یعنی ام المومنین حضرت سودہ حضرت صفیہ
حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور انمین باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جسطرح چاہتے اور چار بیبیون کو
اپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عایشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَيْتَ اور جسکو تم چاہو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اونمین سے جنسے کنارے رہتے ہو اور اونھین الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ
تو کچھ گناہ اور تنگی نہین ہی تمپر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیون کو طلب کرنا اور دور رہنے والیون کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ بہت قریب ہی اس بات سے

کہ روشن ہوجائین اَعْيُنُهُنَّ اونکی آنکھین وَلَا يَحْزَنَّ اور غمگین نہون وَيَرْضَيْنَ اور راضی رہین بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ
ساتھ اوس چیز کے جو دو تم اونکو سب کو یعنی جب وہ نھون نے جان لیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو الگ کرنا اور ساتھ رکھنا اور پاس بلانا اور دور
کردینا یہ سب خدا کے حکم سے ہی تو رنجیدہ نہونگی اور بسر وچشم مان لینگی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا فِي قُلُوبِكُمْ وہ چیز
جو تمہارے دلون مین ہی رغبت اور کراہت وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلِيمًا جاننے والا حَلِيمًا بردبار کہ گناہگارون پر
عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا لَا يَحِلُّ حلال نہین ای میرے حبیب لَكَ النِّسَاءُ تیرے واسطے عورتین مِنْ بَعْدُ بعد ان نو
بیبیون کے جو تمہارے عقد نکاح مین ہین اسواسطے کہ آپکے حق مین نو بیبیان ویسی ہین جیسے امت کے حق مین چار وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ
اور نہ حلال ہی یہ کہ بدلو تم بِهِنَّ اونھین مِنْ أَزْوَاجٍ اور بیبیون سے یعنی اونمین سے ایک کو طلاق دو اور اوسکی جگہہ دوسری سے
نکاح کرلو یہ بھی حلال نہین وَلَوْ أَعْجَبَكَ اگرچہ خوشی مین لاوے تمکو حُسْنُهُنَّ حسن اونکا إِلَّا استثنا ہی نسل سے یعنی نو بیبیان
جو رکھتے ہو اونکے بعد تمپر حلال نہین اور عورتین مگر مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وہ جسکا مالک ہو ہاتھ تمہارا یعنی جو عورت تمہارے قبضہ
و تصرف مین آوے اور تمہارے ہاتھ کا مال ہوجاوے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر رَقِيبًا مہربان اور
نگہبان جو کوئی حق تعالی کے رقیب ہونے سے آگاہ ہی اوسے مراقبہ سے چارہ نہین ہی مراقبہ یہی ہی کہ حق تعالی کو دانا بینا جاننا اور ظاہر اور
پوشیدہ ادب و حرمت سے زندگی بسر کرنا بیت چو دانستی کہ حق دانا و بیناست ✿ نہان و آشکار خویش کن راست ✿ لکھا ہی کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خدا سے بی بی زینب کو قبول کیا تو ولیمہ ترتیب دیا لوگون کو بلاکر دعوت دی جب کھانا کھا چکے تو لوگ باتین کرنے لگے اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہ گھر کے گوشے مین دیوار کی طرف منہ کیے بیٹھی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جائین آخر
آپ خود مجلس سے اوٹھکر چلے گئے اور اکثر صحابہ بھی چلے گئے تین آدمی اوسی طرح باتین کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے دروازہ پر آئے
اور اونسے عذر چاہنے مین آپ شرماتے تھے بہت انتظار کے بعد خلوت ہوئی حضرت انس کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
بی بی زینب رضی اللہ عنہ کے گھر مین داخل ہوے مین نے چاہا کہ مین بھی اندر جاؤن آپنے حجرے کے دروازہ پر پردہ ڈال لیا اور پردہ کی یہ آیت نازل ہوئی
کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوا نہ داخل ہو بُيُوتَ النَّبِيِّ گھرون مین پیغمبر
إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ مگر یہ کہ اجازت دیے جاؤ یعنی جب تمکو بلائین إِلَىٰ طَعَامٍ کھانا کھانے کو تو اوسوقت آؤ غَيْرَ نَاظِرِينَ
اوس حال مین کہ نہ منتظر ہو یعنی انتظار نکرو إِنَاهُ کھانا سونچنے کا کچھ لوگ تھے کہ وقت تاکے رہتے جب دیکھتے خانہ مین دھوان ہوتا تو آکر
بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ ایسا نہ کیا کرو وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ اور مگر جب بلائے جاؤ فَادْخُلُوا تو گھر مین جاؤ فَإِذَا طَعِمْتُمْ پھر
جب کھانا کھا چکو فَانْتَشِرُوا تو متفرق ہوجاؤ اور نہ ٹھہرو وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ اور نہ بیٹھے رہو آرام سے لِحَدِيثٍ باتین کرنے کو إِنَّ
ذَٰلِكُمْ تحقیق کہ تمہارا ٹھہرنا کھانے سے فراغت کرکے باتون کے واسطے كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ہی رنجیدہ کرتا پیغمبر کو فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ
پھر شرماتے ہین پیغمبر صاحب تمسے کہ کہین باہر جاؤ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي اور خدا نہین شرماتا مِنَ الْحَقِّ حق بات کہنے سے وَإِذَا
سَأَلْتُمُوهُنَّ اور جب مانگو پیغمبر کی بیبیون سے مَتَاعًا کوئی چیز گھر کے اسباب مین سے کہ اوس سے اپنا کام کرو فَاسْأَلُوهُنَّ

ع ۱۲

تو مانگو اونسے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ پردہ کی آڑ سے ذٰلِكُمْ یہ پردہ کی آڑ سے مانگنا اَطْهَرُ بہت پاکیزہ اور بہت پاک رکھنے والا ہی
لِقُلُوْبِكُمْ تمہارے دلون کو وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ اور اون بیبیون کے دلون کو خیالات شیطانی اور خطرات نفسانی سے یہ آیت حجاب
نازل ہونے کے اسباب مین اور روایتین بھی ہین وَمَا كَانَ اور نہین پہونچتا اور نہ چاہیے لَكُمْ تمکو اَنْ تُؤْذُوْا یہ کہ رنج
دو رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول خدا کو اور نہ چاہیے کہ وہ بات کرو جو اونھین بُری معلوم ہو وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اور نہ چاہیے تمکو یہ کہ
نکاح مین لاؤ اَزْوَاجَهٗ اونکی بیبیون کو جو اونکے تصرف مین آئی ہون مِنْۢ بَعْدِهٖٓ بعد اونکی وفات کے یا اونکی طلاق دینے کے
بعد اسواسطے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیان تمھاری مائین ہین اور مان بیٹے پر حرام ہی تو تمکو اونکے ساتھ نکاح نہ کرنا چاہیے اَبَدًا ؕ ہرگز کبھی
اِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ ایذا آنحضرت کی اور آپکی بیبیون سے نکاح کرنا كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہی خدا کے نزدیک عَظِيْمًا ۝ بڑا گناہ اسواسطے
کہ آنحضرت کی حرمت آپکی حیات مین اور آپکی وفات کے بعد لازم ہی بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور حرمت آپکی حیات مین
اور وفات کے بعد حقوق تعظیم ادا کرنے مین یکسان ہی اسواسطے کہ خلافت عظمی کا خلعت حالتِ حیات مین اور شفاعت کبری کا لباس
وفات کے بعد آپکے قد و قامت سراپا رفعت پر چسپت کر دیا ہی بیت قبلۂ سلطنت ہر دو کون آن شریف ست ؛ کہ جز بقامت اقبال او
نیاید راست ؛ لکھا ہی کہ صحابہ مین سے ایک شخص نے یہ بات کہی تھی کہ اگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات فرمائین تو مین حضرت
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرون اور دوسرے کسی صحابی کے دل مین یہ بات گذری تھی زبان پر نہ آئی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنْ تُبْدُوْا اگر ظاہر کرو شَيْـًٔا کچھ یعنی بعض امہات مومنین کے ساتھ نکاح کرنے کا لفظ زبان پر لاؤ اَوْ تُخْفُوْهُ یا اس بات کو اپنے
دل مین چھپاؤ زبان سے نہ کہو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس بیشک خدا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کو چھپی ہو یا کھلی عَلِيْمًا ۝ جانتا اور اوسپر تمکو
جزا دیگا لکھا ہی کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حکم ہوا اور سب بیبیان پردے مین بیٹھین تو اونکے باپون اور بھائیون اور قرابتدارون نے عرض کی
کہ یارسول اللہ جب عورتون کو پردہ کا حکم ہوا تو اب ہمکو بھی پردہ کی آڑ مین اونسے بات چیت کرنا چاہیے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا جُنَاحَ
نہین ہی کچھ گناہ عَلَيْهِنَّ عورتون پر فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ اپنے باپون کو منہ دکھلانے مین وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ اپنے بیٹون کو وَلَآ
اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھائیون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھتیجون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ اپنے
بھانجون کو وَلَا نِسَآئِهِنَّ اور نہ اپنی عورتون کو یعنی ایمان والی عورتون کو وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ اور نہ اونکو جو اونکے
ہاتھ کا مال ہین لونڈی غلام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ لونڈیون کو فقط اور اس مبحث مین سے کچھ سورۂ نور مین مذکور ہوچکا پھر حق تعالی نے
غیبت سے خطاب کی طرف رجوع فرمائی سختی اور دھمکی کے واسطے اور حکم فرمایا کہ ای بیبیو پردے اور حجاب مین ہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ
اور خدا سے ڈرو اور حیا کا پردہ سامنے سے نہ اوٹھاؤ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر تمہارے افعال اور
اقوال مین سے شَهِيْدًا ۝ گواہ اور جو کچھ تمہارے دل مین خیال گذرتا ہی اوسپر آگاہ نظم دیدہ بپوشید ز نامحرمان ؛ دور
شوید از رہِ وہم و گمان ؛ در پسِ پردۂ حیا و وقار ؛ خوش بنشینید بصبر و قرار ؛ اے عزیز ازجان اس بات کو جان کہ ان آیتون سے جو
مذکور ہوئین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط تعظیم اور وظائف تکریم کو لازم پکڑنا معلوم اور مفہوم ہوتا ہی تو ان آیتون سے

ملی ہوئی ایسی ایک آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال مرتبہ عنایت کو ظاہر کرتی ہی ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے یُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہین عَلَی النَّبِیِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَیْہِ درود بھیجو اونپر وَسَلِّمُوْا اور سلام بھیجو تَسْلِیْمًا سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اونکے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالی کا درود رحمت اور اورون کا درود طلب رحمت ہی ایک گروہ علما کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہین کہ یا اللہ تعظیم کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا مین اونکا دین بلند کرکے اور دعوت ظاہر فرماکر اور ذکر کو بزرگی دیکر اور شریعت کو باقی رکھکر اور آخرت کے دن امت کے حق مین اونکی شفاعت قبول فرماکر اور ثواب دوناکرکے اور اولین اور آخرین پر اونکی بزرگی ظاہر کرکے اور سب انبیا و مرسلین اور ملائکہ اور آدمیون پر اونھین مقدم رکھکر اور جمہور علما اس بات پر ہین کہ اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہی وجوب پر مگر اوس واجب کی مقدار مین اختلاف ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین تمام عمر مین ایکبار واجب ہی اور اس سے زیادہ مندوب اور مستحب ہی اور بعض مواضع مین استحباب بہت تاکیدی ہی یعنی نماز مین پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر اور دوسرے تشہد مین واجب ہی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور چند علماء شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب مین علما کا اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ ہر بار درود پڑھنا واجب ہی اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس مین ایک یا تین بار درود پڑھنا واجب ہی پس اور فتوی اس بات پر ہی کہ ایک مجلس مین ہر چند آپکا نام مکرر لیا جائے درود پڑھنا ایکبار تو واجب ہی باقی سنت اور درود کی کیفیت مین حدیثین متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہین امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ افضل یہ ہی کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرے کہ اکثر وہ حدیثین صحت کو پہونچی ہین اور سب الفاظ وارد کو درود مین لے آئے اس طرح پر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط اور آداب جنکی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوۃ کے مطالعہ پر حوالہ ہی نظم یا سید الانام ورد جناب تو ÷ ورد زبان ماست مہ و سال صبح و شام ÷ نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما ز دور ÷ در دست ما ہمین صلوات والسلام ÷ اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ رنج دیتے ہین اللہ کو یعنی اوس کام کے مرتکب ہوتے ہین جو خدا کے نزدیک مکروہ ہی اوسکے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَہٗ اور رنج دیتے ہین اوسکے رسول کو زبان سے کہ ساحر اور شاعر کہتے ہین اور ہاتھ سے کہ آپکے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہونچاتے ہین لَعَنَہُمُ اللّٰہُ دور کرتا ہی اللہ تعالی اون موذیون کو اپنی رحمت سے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت مین وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی لَہُمْ اونکے واسطے آخرت مین عَذَابًا مُّہِیْنًا عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہین ایمان والے مردون کو جیسے صفوان سلمی کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو جیسے حضرت بی بی عائشہ کو بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ ان مسلمین نے حاصل کیا ہو یعنی بے ایسا کام لیے ہوئے جسکے سبب سے ایذا کے مستحق ہون فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اوٹھاتے ہین یہ موذی بُہْتَانًا جھوٹ باندھنا وَاِثْمًا

ع ۶

مُّبِيْنًا ۝ اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین
اوتری کہ نالائق باتون سے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو رنج دیتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اوسے ملامت کی بلکہ ادب بھی کیا پھر اُس لونڈی کے آقا پاس شکایت لیگئی
اوس بے ادب نے سخت اور بُری باتین حضرت فاروق رضی کے منہ پر کہین اور یہ آیت اوسکے باب مین نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ زناکارون کی
شان مین نازل ہوئی کہ راتون کو سر راہ بیٹھتے اور لونڈیون پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ اوس وقت مین آزاد عورتون کی
یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپا کر راہ مین چلتین اور لونڈیان ننگے سر پھرتین چونکہ وہ بدکار لوگ اون عورتون سے دور رہتے جو سر چھپائے تہی
تھین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے نبی قُلْ لِأَزْوَاجِكَ کہ اپنی بیبیون کو وَبَنَاتِكَ اور اپنی بیٹیون کو وَ
نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اور مومنون کی عورتون کو کہ گھر سے باہر نکلتے وقت يُدْنِينَ نزدیک کرین اور ڈال لین عَلَيْهِنَّ اپنے منہون
اور بدنون پر مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ اپنی چادرین یعنی اپنے منہ اور بدن اوس سے چھپالین ذَٰلِكَ یہ سر اور منہ اور بدن چھپانا أَدْنَىٰ
بہت قریب ہی أَنْ يُعْرَفْنَ اس بات سے کہ وہ پہچان لیجائین نیکبختی اور پاکدامنی کے ساتھ یا پہچان لیجائین کہ آزاد بیبیان ہین لونڈیان
نہین فَلَا يُؤْذَيْنَ پھر ایذا نہ دیجائین یعنی وہ زناکار مرد اونسے تعرض نہ کرین وَكَانَ اللَّهُ اور ہی خدا غَفُورًا بخشنے والا پچھلے
گناہ جب توبہ کرین رَحِيمًا ۝ مہربان کہ بندون کی مصلحت اونسے بیان کرتا ہی لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ اگر باز نہ آئین منافق
اپنے نفاق سے وَالَّذِينَ اور الگ نہو جائین وہ لوگ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ جنکے دلون مین بیماری ہی یعنی زناکار لوگ زنا کے قصد اور
بُری باتون کی طرف میل سے اگر باز نہ آئین وَالْمُرْجِفُونَ اور اگر ترک نہ کرین بدخبر اوڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بُری خبرین مشہور
کرتے ہین فِي الْمَدِينَةِ مدینہ مین اسلام کے لشکرون کی اور مومنون کے عیب لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ضرور مسلط کرینگے تجھے اے ہمارے
حبیب اونپر اور حکم کرینگے ہم اونکے قتل کا ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ پھر پڑوس مین نہ رہینگے تیرے فِيهَا مدینہ مین إِلَّا قَلِيلًا ۝
مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جائینگے مَلْعُونِينَ شہر سے راندے ہوے اور عاجز ہو کر أَيْنَمَا ثُقِفُوا جہان کہین پائے جائین
أُخِذُوا پکڑے جائین یعنی چاہیے کہ اونھین گرفتار کرلین وَقُتِّلُوا اور قتل کیے جائین یعنی چاہیے کہ اونھین قتل کرین تَقْتِيلًا ۝
قتل کرنا ذلت کے ساتھ سُنَّةَ اللَّهِ سنت رکھی ہی اللہ نے سنت یعنی عادت فِي الَّذِينَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے
مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی اگلی امتون مین یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقون کے قتل کا حکم تھا وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ
اللَّهِ سنت یعنی عادت آلہی کو تَبْدِيلًا ۝ بدلنا اور تغیر دینا يَسْأَلُكَ النَّاسُ پوچھتے ہین تجھسے لوگ یعنی کفار امتحان
اور ہنسی کی راہ سے عَنِ السَّاعَةِ ساعت قیامت سے قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ إِنَّمَا عِلْمُهَا نہین ہی اوسکا
علم مگر عِنْدَ اللَّهِ اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوسکی اطلاع نہین دی ہی وَمَا يُدْرِيكَ اور کس چیز نے جتا دیا
کیا تجکو یعنی تم مطلق نہین جانتے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید قیامت کا آنا تَكُونُ قَرِيبًا ۝ ہو قریب إِنَّ اللَّهَ بیشک
اللہ نے لَعَنَ الْكَافِرِينَ راندا کافرون کو یعنی بعث ونشر کے منکرون کو اور اپنی رحمت سے دور کردیا وَأَعَدَّ اور تیار

معانقہ
عند المتأخرین

ربع

کیا ہی لَهُمْ اونکے واسطے سَعِيْرًا ۙ عذاب جلتی ہوئی آگ کا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ہمیشہ رہینگے اوسمین اَبَدًا ۚ ہمیشہ تاکید یعنی ہمیشہ آگ مین مبتلاے عذاب رہینگے لَا يَجِدُوْنَ نہ پائینگے وَلِيًّا کوئی دوست جو اونھین دوزخ سے باہر نکالے وَّلَا نَصِيْرًا ۚ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اونپر سے ٹالے يَوْمَ تُقَلَّبُ یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جائینگے وُجُوْهُهُمْ اونکے منھ فِي النَّارِ آگ مین ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ مین کبھی اونھین چت لٹائینگے کبھی پٹ يَقُوْلُوْنَ کہینگے کافر يٰلَيْتَنَآ کاشکے ہم اَطَعْنَا اللّٰهَ اطاعت کرتے ہم خدا کی وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۟ اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وَقَالُوْا اور کہینگے تابع اور رذیل قوم کے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّآ اَطَعْنَا بیشک ہمنے اطاعت کی سَادَتَنَا اپنے سرداروں کی جو ہمارے قبیلون مین تھے وَكُبَرَآءَنَا اور اپنے بڑون اور پیشواؤن کی فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۟ تو گمراہ کردیا اونھون نے ہمکو یعنی ہمین راہ سے بے راہ کردیا اور قصے کہانیان کہکر فریب دیے رَبَّنَآ اے ہمارے رب ہمارا فیصلہ کر اٰتِهِمْ دے اونھین ضِعْفَيْنِ دونا مِنَ الْعَذَابِ اوس عذاب سے جو تو نے ہمکو دیا ہی اسواسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے تھے وَالْعَنْهُمْ اور راندا اونھین لَعْنًا كَبِيْرًا ۟ راندنا بڑا کہ پھر ملانا نہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جسکو حق تعالی راندتا ہی دوسرا وہ پھر نہین ملا سکتا ؎ بیت ہر کرا قہر تو راند کہ تواند خواندن ؛ وان کرا لطف تو خواند کہ تواند راندن ؛ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَكُوْنُوْا نہو كَالَّذِيْنَ مانند اون لوگون کے جنھون نے اٰذَوْا مُوْسٰى ایذا دی موسی کو یعنی تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جسطرح بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اونکی طرف زنا کی نسبت کی تھی اور اسکا تتمہ قارون کے قصہ مین گذرا فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ پھر پاک کردیا اوسے خدا نے مِمَّا قَالُوْا اوس بات سے جو اونھون نے کہی تھی اور جس عورت کو اونھون نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسی کے حق مین افترا کرے اوسی نے اونکی پاکی کا اقرار کیا یا جسوقت ہارون علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسی کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہان وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی کو کہا کہ تمنے اونپر حسد کیا اور اونھین قتل کردیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا اور فرشتے اونھین قبر سے نکال لائے اور قوم مین لاکر رکھدیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہین ہین یا حق تعالی نے حضرت ہارون کو زندہ کردیا اور اونھون نے خود اپنے بھائی موسی کے بری الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت موسی مین کوئی عیب ہی اسواسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہین تو ایکدن اونھون نے اپنے کپڑے اوتار کر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی مین اوترے اسوقت وہ پتھر کپڑون سمیت چلا اور قوم مین آیا حضرت موسی بھی اوسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہوگیا کہ اونمین کوئی عیب نہین وَكَانَ اور تھے موسی علیہ السلام عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَجِيْهًا ۟ صاحب وجاہت اور صاحب قدر و قیمت یا مقبول یا مستجاب الدعوات يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتین کرنے مین اور بچو رسول کو ایذا دینے سے وَقُوْلُوْا اور کہو قَوْلًا سَدِيْدًا ۟ بات سچی اور درست اور پکی یا معالمہ والون کے باب مین یہ اوسکے ضد اور خلاف سے نہی مراد ہی یعنی جھوٹ نہ بولو اور بات مین کجی کرو جیسے حضرت عائشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضون نے کہا ہی کہ قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا حسن بات سے خدا کی رضامندی ڈھونڈھین اور قول جامع اس باب مین یہ ہی کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچ ہو جھوٹ نہو صواب ہی خطا نہو جد ہو ہزل نہو خالص عمل ہو تو بات

ع ۱۰

پہونچے یُصْلِحْ تاکہ درست کرے اللہ لَکُمْ تمہارے واسطے اَعْمَالَکُمْ تمہارے کام یعنی تمہارے اعمال کو قبول ہونے کی صلاحیت دے
اور اونپر ثواب مرتب کرے وَیَغْفِرْ لَکُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے ذُنُوْبَکُمْ تمہارے گناہ وَمَنْ یُّطِعِ اللہَ اور جسنے
اطاعت کی اللہ کی وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کی جس چیز مین اوسنے حکم کیا فَقَدْ فَازَ تو یقینی چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا آرائی
اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوْزًا عَظِیْمًا پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہے یا بہشت اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَۃَ بیشک ہمنے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہے یا شرع کی حدین اور موضع مین ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکوۃ جہاد امانتداری ہے
یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل جنابت ہے بہر تقدیر ہمنے پیش کی امانت عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون
اور زمین پر وَالْجِبَالِ اور پہاڑون پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اوسوقت جبکہ انہین سمجھ پیدا کی تھی فَاَبَیْنَ تو انکار کیا اونھون نے
اَنْ یَّحْمِلْنَهَا اس سے کہ اوٹھالین امانت کو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا اور ڈرے اوس سے اور بولے کہ ہم اوسین حکم کے تابع ہین جسواسطے
تونے ہمین پیدا کیا نہ ہمین ثواب کی حاجت ہے نہ عذاب کھینچنے کی طاقت یا پیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہین اور زمین اور پہاڑون کے
رہنے والون پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہین اور اونھون نے بار امانت اوٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی وجہ سے نہین وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ اور اوٹھالیا اوسے انسان ضعیف اور ناتوان نے اِنَّهٗ کَانَ یقینی ہے انسان ظَلُوْمًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر ہوا سطے
کہ اسنے وہ بار امانت اوٹھالیا جس سے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان مین پہاڑون نے پہلو تہی کی اور اسنے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت
قبول کرلی جَهُوْلًا نادان اوسکے انجام سے یعنی اوس امانت مین خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِیُعَذِّبَ اللہُ تاکہ عذاب
کرے اللہ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ منافق مردون اور منافق عورتون کو امانت ضائع کرنے کے سبب سے وَالْمُشْرِکِیْنَ وَ
الْمُشْرِکٰتِ اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو امانت مین خیانت کرنے کے سبب سے وَیَتُوْبَ اللہُ اور تاکہ پھرے رحمت کے
ساتھ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ایمان والون اور ایمان والیون پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَکَانَ اللہُ اور ہے خدا
غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمًا ع مہربان اونپر عالمون اور عارفون نے اس آیت کی بہت طرح تفسیرین کی ہین
اونمین سے ایک شمہ یہان لایا جاتا ہے ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یون سمجھے ہین کہ اوس امانت کی شان اتنی بڑی ہے کہ اگر ان بڑے
اجرام پر پیش کیجائے اور انکو شعور اور فہم دیجائے تو اوس امانت کو اوٹھانے سے انکار کرین اور حق بات یہ ہے کہ حق تعالی نے ان
اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اونپر اس امانت کو پیش کیا اختیار دیکر پیش کرنا تو اونھون نے اوسے اوٹھالینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت سے
معصیت کی راہ سے نہین اور انسان نے وہ امانت اوٹھالی ہمت کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہین بیت آسمان بار امانت نتوانست
کشید * قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند * امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی وہان عرض تھی
اونھون نے انکار کیا یہان فرض تھی انھون نے اوٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آدم کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہین پیش
کرنے کے مزے نے امانت کا بوجھ بھلا دیا تو ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اوٹھالینا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری جانب سے
چونکہ تونے خوشی سے میری امانت کا بوجھ اوٹھالیا مینے بھی سب مین سے تجھکو اوٹھالیا کہ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیت او را بدو توان پیمود *

ع ۵

بار او را بدو توان برداشت * صاحب انوار نے کہا ہے کہ جایز ہے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان زمین پہاڑ کو اوسے اوٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اسواسطے کہ ظلوم ہے قوت غضبی کے غلبہ کے سبب سے اور جہول ہے قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے یہ فائدہ ہے کہ دونوں قوتوں کو زیادتی سے بچا کر طریقۂ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے بڑا مقصود انھی دونوں قوتوں کو اعتدال پر کر دینا ہے جو صفت سبعی اور بہیمی کی نتیجہ ہین پس ظلومی اور جہولی امانت اوٹھا لینے کی علت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان کی شان سے ظلم اور جہل ہے جیسا تو کہے کہ پانی طہور ہے یعنی طہارت اوسکی شان سے ہے اسی طرح یہ دونوں صفتین آدمیوں کی شان سے ہین لیکن چونکہ آدمی امانت اوٹھانے والے ہوے تو بعضوں نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ اوسی حال پر رہا یا خود یہ دونوں صفتین آدمی کے واسطے اس اعتبار سے ثابت ہین کہ اکثر آدمیوں مین پائی جاتی ہین اور احقاف مین ہے کہ ظلوم و جہول ہے خلق کے نزدیک حق تعالی کے نزدیک نہین اور خواجہ محمد پارسا کی تفسیر مین مذکور ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اہل آسمان اہل زمین اہل جبال پر امانت پیش کی اونھوں نے اپنی بے استعدادی کی وجہ سے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اوسکے اوٹھانے کی استعداد تھی اسنے بے تنگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم کرنے والا ہے اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کرتا ہے ہویت مطلقہ مین اور جہول یعنی نادان ہے کہ خدا کے سوا کسیکو نہین پہچانتا اور لا الہ الا اللہ کہکر ما سوی کی نفی کرتا ہے فتوحات مین لکھا ہے کہ امانت اسماے حسنی کے ساتھ متصف ہونا ہے کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے قبول کر لی وہ ظلوم ہے یعنی اپنے اوپر ظلم کرتا اگر یہ امانت اوٹھا نہ لیتا اور جہول یعنی عالم ہے اسواسطے کہ اللہ کو جاننے کی نہایت یہ ہے کہ اوسے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہو مصرع العجز عن درک الادراک ادراک * اور حضرت میر انوار نے اپنے بعضے رسالوں مین امانت کو خلافت ربانی پر ڈھالا ہے اور یہ بات لکھی ہے کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا ضد ہے لیکن اذا جاوز الشئ حدہ انعکس ضدہ کے معنی کو یہان جلوے دیے اور ظلوم و جہول دونوں مبالغہ کے صیغے ہین جب یہ دونوں صفتین حد سے متجاوز ہوئین تو مرتبۂ ضد کے ساتھ مبدل ہو جاینگی اور روح الارواح مین کہا ہے کہ ظلوم و جہول یہان پر مدح ہے مذمت نہین آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی ہمت سے اوٹھا لیا جو اونکی طاقت سے بڑھکر تھا اوسنے کہا کہ تمنے ظلم کیا اپنی جان پر نہ سمجھے کہ بوجھ بھاری ہے جواب دیا کہ مین غیر حق سے جاہل تھا پس اوسکی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونوں عالم مین ہو گیا اور اہل عالم اسکے بھید سے غافل ہین لوامع مین ہے کہ وہ بوالعجبی جو عشق کو عالم بشریت مین ہے مملکت ملکیت مین نہین اسواسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ مین پرورش ہوے ہین اور سایہ مین پرورش پایا ہوا مرد اور محبت بے درد کچھ قدر اور قیمت نہین رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا جنکے بازار کا سرمایہ ہے اور انہ کان ظلوما جہولا جنکے روزگار کا پیرایہ ہے بیت عاشقان را درد و بدنامی خوش ست * عاشقان را سوز و ناکامی خوش ست * جب آفتاب امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہے زمین چلائی کہ مجکو کشادگی کی صفت ثابت ہے پہاڑ سے آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہے ہم اس بوجھ کا تحمل نہین رکھتے شاید ہم پر آفت نہ آئے اور یہ نعمت ہمسے چھین نہ جائے آدم خاکی بولا کہ مجمین کیا ہے جو مجھسے چھین لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانون کے جسم نہ اوٹھا سکے اپنے کاندھے پر لیکر ہل من مزید کا نعرہ مار لگا پس حکم ہوا کہ ای خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہان سے لایا پس یہ مشت خاک زبان حال سے بولا کہ بار گران یا مہربان کی مدد سے کھینچ سکتا ہون بیت

آن بارکز از بردن او عرش ابا کرد ❋ با قوت تو حامل آن بار توان بود ❋ غرضکہ انسان جسکے نام نامی پر اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کا پروانہ لکھا ہی اوسکے قامت باستقامت کے سوا اور کسیکے قد پر امانت اوٹھانے کا خلعت ٹھیک نہوا اور جب اتنا بڑا کام اور ایسی بھاری مہم اوسکے نامزد ہوئی تو حسد کرنے والے شیطان جو اوسکے پرانے دشمن ہین اونکی نظر بد سے حفاظت کے لیے غیرت کی آگ مین ڈالکر اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا کا اسپند اوسپر کر دیا مصرع تا کور شود ہر انکہ نتواند دید ❋

وَھِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سُوْرَۃُ السَّبَا مَکِّیَّۃٌ
اور وہ چون آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ سبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریف اسکے واسطے ہی اَلَّذِیْ لَہٗ وہ اللہ کہ اوسی کے واسطے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین بڑی نعمتون کے وسایط وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہین مہربانیون اور بخششون کے روابط وَلَہُ الْحَمْدُ اور اوسی کے واسطے ہی تعریف فِی الْاٰخِرَۃِ آخرت مین حکم کرنے کی راہ سے نہین بلکہ خوشی کی وجہ سے جیساکہ کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آخرت والے اوسکی حمد کرینگے دوست اوسکے فضل کے سبب سے حمد و ثنا کرینگے اور دشمن اوسکے عدل کے باعث سے ستائش کرینگے وَھُوَ الْحَکِیْمُ اور وہ ہی کام جاننے والا الْخَبِیْرُ ○ جاننے والا بندون کے احوال ظاہر اور پوشیدہ یَعْلَمُ جانتا ہی مَا یَلِجُ جو چیز اوترتی ہی فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے مینھ کا پانی وَمَا یَخْرُجُ اور جو چیز نکلتی ہی مِنْھَا زمین سے جیسے بوٹی پتی یا جاننے والا ہی اوسے جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے دفینے مُردے اور جو کچھ زمین کے اوپر ہی حیوان چشمے سونا چاندی وَمَا یَنْزِلُ اور جانتا ہی اوسے جو کچھ اوترتا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے جیسے فرشتے کتابین روزی اور مینھ کے اندازے وَمَا یَعْرُجُ اور جو کچھ اوپر جاتا ہی فِیْھَا آسمان مین جیسے فرشتے اعمالنامے بندون کے اور دعائین اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہی کہ جو آسمان سے اوترتا ہی اس سے حضرت جبرئیل مراد ہین اور جو آسمان پر جاتا ہی اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین آسمان پر تشریف لیجانا مقصود ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اوسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو اوترتے ہین اولیا کے دلون پر واردات او کشوفات اور جو کچھ اوپر جاتے ہین اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سب اوقات مین یا جو کچھ اوترتا ہی الطاف و کرم کہ بارگاہ قدم سے دلون کی طرف متوجہ ہوا ہی جہان کہین آشنائی کی بو آتی ہی وہین منزل اور مقام کرتا ہی اِنَّ لِرَبِّکُمْ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَھَا اور جو کچھ اوپر جاتا ہی توبہ کرنے والون کا نالہ اور مفلسون کی آہ ہی جب صبح کو اونکے سینہ کے خلوتخانہ سے یہ نالہ و آہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف منھ کرتی ہی فورًا قبول ہوجاتی ہی کہ اَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ بیت غلغل تسبیح شیخ ارچند مقبول ست لیک ❋ آہ دردآلود رندان قبول دیگر یست ❋ وَھُوَ الرَّحِیْمُ اور وہ مہربان ہی نعمت پوری کرنے مین الْغَفُوْرُ ○ چھپانے والا گناہون کا پردۂ رحمت مین وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو کافر ہوے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَۃُ نہین آتی ہی ہمپر قیامت قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہ بَلٰی وہ بات نہین ہی جو تم کہتے ہو ہان وَرَبِّی قسم میرے رب کی لباب مین کہا ہے کہ ابوسفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھاکر کہا کہ
بعث ونشر کچھ بھی نہین ہی حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ جلدی لَتَأْتِيَنَّكُمْ
ضرور آئیگی تمپر قیامت عٰلِمِ الْغَيْبِ لا یہ رب کی صفت ہے یعنی ایسے رب کی قسم جو جاننے والا ہے چھپی چیزون کا لَا يَعْزُبُ دور نہین ہوتا
عَنْهُ اوسکے علم سے یا نہین چھپتا اوس سے مِثْقَالُ ذَرَّةٍ چھوٹی چینٹی کے برابر یا ہوا مین جو ذرے اوڑتے ہین اونمین سے
ایک ذرہ کی قدر فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْأَرْضِ اور نہ زمین مین وَلَا أَصْغَرُ اور نہین ہے بہت چھوٹی
چیز مِنْ ذٰلِكَ ذرہ سے وَلَا أَكْبَرُ اور نہ بہت بڑی اوس سے إِلَّا فِي كِتٰبٍ مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہے کتاب مُّبِينٍ۝ روشن مین
یعنی لوح محفوظ مین اور یہ سب چھوٹی بڑی چیزین لوح محفوظ مین موجود ہین لِيَجْزِيَ الَّذِينَ اٰمَنُوا تاکہ جزا دے اللہ اون لوگون کو
جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے اُولٰٓئِكَ وہ ایمان والون اور نیک کام کرنے والون کا گروہ لَهُمْ
اونکے واسطے ہے مَّغْفِرَةٌ مغفرت خطاؤن سے وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ۝ اور روزی بزرگی والی یعنی بے طلب اور بے رنج وتعب وَ
الَّذِينَ سَعَوْا اور جو لوگ دوڑتے ہین فِيٓ اٰيٰتِنَا ہماری کلام کی آیتون مین یعنی جنھون نے ہماری آیتین باطل کرنے مین کوشش کی
مُعٰجِزِينَ عناد کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات مین کہ لوگ ان آیتون سے نفرت کرین یا اپنے زعم مین ہم سے پیچھے بھاگنے والے
تاکہ اونپر سے ہمارا عذاب ثابت ہوجائے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيمٌ۝ سخت
عذاب سے دکھ دینے والا عذاب وَيَرَى الَّذِينَ اور جانتے ہین سب چیزون کا ثابت کرنا سوا اسکے ہے تاکہ جان لین وہ لوگ جو
اُوتُوا الْعِلْمَ دیے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مراد ہین یا مومنین اہل کتاب اور بعضے کہتے ہیں
مراد یہ کہ اہل کتاب جانتے ہین الَّذِيٓ اُنْزِلَ جو چیز اوتاری گئی ہے اِلَيْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے
یعنی قرآن هُوَ الْحَقَّ اللہ وہ سچ اور درست ہے وَيَهْدِيٓ اور وہ یعنی اوتارا ہوا ہدایت کرتا ہے اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيزِ
راہ خدائے غالب الْحَمِيدِ۝ تعریف کیے ہوئے کی جسکی حمد کیجاتی ہے نعمتون پر نہایت حمد وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور کہا اون لوگون نے جو کافر ہین یعنی بعضے ان منکرون مین سے بعض نے بعض سے کہا کہ هَلْ نَدُلُّكُمْ کیا دلالت کرین
ہم یعنی بتائین تمکو عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ مرد پر جو خبر دیتا ہے تمکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہتے ہین کہ اِذَا
مُزِّقْتُمْ جب ٹکڑے کیے جاؤگے یعنی متفرق ہو جاوینگے تمہارے سب جز كُلَّ مُمَزَّقٍ لا بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے یعنی جب
تمہارے جسم بالکل خاک مین ریزہ ریزہ ہو جاوینگے تو اِنَّكُمْ بیشک تم لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيدٍ۝ ضرور ہی پیدائش مین ہوگے
یعنی پھر نئے سرے سے زندہ کیے جاؤگے کافرون نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہے اوسنے اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ باندھا ہے اللہ پر كَذِبًا جھوٹھ
جان بوجھکر اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ یا اوسے جنون ہے کہ جو چیز نہین جانتا وہ کہتا ہے بَلِ الَّذِينَ ایسا نہین جو وہ کہتے ہین بلکہ جو لوگ
لَا يُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا فِي الْعَذَابِ عذاب مین ہین اوس جہان مین وَالضَّلٰلِ الْبَعِيدِ۝
اور دور کی گمراہی مین ہین اس جہان مین وہ گمراہ راہ صواب سے بہت دور ہے اَفَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین ایمان لانے کا فر

اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ اوسکی طرف جو اونکے سامنے ہی وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو اونکے پیچھے ہی مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین سے یعنی آسمان زمین اونکا روا و ر پشت گھیرے ہوئے ہین اور یہ آسمان اور زمین مین محبوس اور محصور ہین اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ اگر ہم چاہین تو دھنسادین اونکو زمین مین اَوْ نُسْقِطْ یا ڈالدین ہم عَلَیْھِمْ اونپر کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان سے اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتون کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک آسمان زمین پر نظر کرنے یا زمین مین دھنسا دینے اور آسمان کا ٹکڑا گرا دینے کی جو قدرت مین ہی اسمین غور و تامل کرنے مین لَاٰیَۃً البتہ دلالت اور عبرت ہی لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ؁ رجوع کرنے والے بندہ کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہی اسواسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہین ہماری قدرت اور حکمت کی دلیلون مین وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور بیشک ہمنے دی داوود کو مِنَّا اپنے پاس سے فَضْلًا زیادتی اوس زمانہ کے سب لوگون پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رغبت فیصلہ کرنے مین یا عدل کی توفیق یا ضعیفون اور محتاجون کی بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اوسکی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہین ہی عین المعانی مین ہی کہ فضل سے اچھی آواز مراد ہی اسواسطے کہ داوود علیہ السلام جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقامون سے نکل آتے اور اونکی آواز دلنواز سنا کرتے اور پرندے اونکے نغمات جانفزا سے مضطرب ہوکر اپنے کو ہوا سے زمین پر گراتے نظم ز صوت دلکشش جان تازہ گشتے ؛ روان از ذوق بے اندازہ گشتے ؛ سپہر چنگ پشت ارغنون ساز ؛ ازان پرحال تر نشنودہ آواز ؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل یہ ہی جو اسکے بعد فرماتا ہی کہ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ کہا ہمنے اے پہاڑو پھیرو اپنی آوازین مَعَهٗ داوود کے ساتھ اونکی تسبیح کے وقت یعنی اونکے ساتھ موافقت کرو یا جہان وہ جائین اور تمکو بھی بلائین تم اونکے ساتھ سیر کرو اور یہ حضرت داوود علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ اونکے ساتھ چلتے وَالطَّیْرَ اور مسخر کردیا اوسکا پرندون کو کہ ذکر کے وقت اونکے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہی کہ جب حضرت داوود تسبیح کہتے تو پہاڑ آواز سے اونھین مدد دیتے اور پرندا اونکے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان داؤدی سے اونکی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے بہتیرے اپنی جان دیتے بیت چو گرد د مطرب من نغمہ پرداز ؛ ز شورش مرغ روح آید بپرواز ؛ ایکدن ایک فرشتہ حضرت داوود کی زیارت کو آیا اور بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہین اولی یہ ہی کہ آپکا کھانا آپکی کمائی سے ہو داوود علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہ پیشہ حق تعالی نے اونپر آسان کردیا جیسا کہ فرماتا ہی کہ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ؁ اور نرم کردیا ہمنے اونکے واسطے لوہے کو بے آگ کے ایسا کہ اونکے ہاتھ مین موم کی طرح لوہا نرم ہوجاتا تھا اور اوس لوہے مین جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کردیا ہمنے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بناؤ سٰبِغٰتٍ زرہین فراخ دامن کشادہ وَّقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِی السَّرْدِ اوسکے بننے مین یعنی اوسکی کڑیان برابر برابر بناؤ تاکہ اوسکی وضع مناسب پڑے تیسیر مین ہی کہ حضرت داوود ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و عیال پر خرچ کرتے لباب مین کہا ہی کہ جب حضرت داوود نے وفات فرمائی تو چھ ہزار زرہین اونکے گھر مین تھین وَاعْمَلُوْا اور کہا ہمنے کہ اے داوود تم اپنے لوگون کے ساتھ عمل کرو صَالِحًا عمل نیک یعنی غرضون سے خالص اِنِّیْ بیشک مین بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم لوگ کرتے ہو بَصِیْرٌ ؁ دیکھنے والا ہون اور اوسی کے لائق جزا دونگا وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ اور مسخر کردی گئی سلیمان علیہ السلام

ع

ع ۱

کے واسطے ہوا غُدُوُّهَا شَهْرٌ صبح کو اوسکا چلنا ایک مہینے کی راہ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور شام کو اوسکی چال ایک مہینے کی راہ یعنی صبح کو
تدمر سے حضرت سلیمان چلتے اور اصطخر شیراز مین قیلولہ کرتے شام کو کابل مین پہونچکر شب باش ہوتے وَأَسَلْنَا لَهُ اور جاری کر دیا ہمنے
سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کا پگھلا ہوا کہ وہ کہان سے پانی کی طرح نکلتا اور کہان قریب صنعان ملک یمن کے ایک
موضع مین تھی ہر مہینے مین تین دن تانبا اوس سے بہتا جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور تابع کر دیے گئے سلیمان کے جنون مین سے
مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جو کوئی کام کرتا اونکے سامنے بِإِذْنِ رَبِّهِ اپنے رب کے حکم سے وَ اور مقرر کر دیا ہمنے کہ مَنْ يَزِغْ
مِنْهُمْ جو کوئی جن پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ أَمْرِنَا ہمارے حکم اور سلیمان کی اطاعت سے نُذِقْهُ چکھا دین ہم اوسے مِنْ
عَذَابِ السَّعِيرِ عذاب مین سے جلتی ہوئی آگ کے عقبیٰ مین اور بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ مین لیے رہتا ہو وہ
جنون پر مقرر اور مسلط تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا کوڑا اوسے مار کر جلادے يَعْمَلُونَ کام بناتے تھے جن لَهُ سلیمان کے
واسطے مَا يَشَاءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَحَارِيبَ در اور دالان اچھے اور دیوارین خوب فی سبطین ہے کہ محراب اوس مکان کو کہتے ہین کہ ایک درجہ چڑھکر
اوسپر جا سکین اور بعضون نے کہا ہے کہ محاریب سے یہان حرب یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور جو ٹے دھسن جنون نے ولایت یمن مین حضرت سلیمان کے
واسطے عجیب عجیب قلعے بنائے تھے جیسے مرواح سینون اور قلقوم اور غمدان اور صنیدہ اور مثل اوسکے وَتَمَاثِيلَ اور بناتے تھے مورتین اور
فرشتون اور انبیا علیہم السلام کی صورتین اوس وضع پر جیسے کہ وہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ اون تصویرون کو دیکھکر اوسی صورت سے
عبادت کرین اور اوس زمانہ مین تصویر بنانا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہے کہ لوہے سے آدمیون کی مورتین بناتے تھے اور جب دشمنون سے
لڑائی کا وقت آتا تو حق تعالیٰ اونمین روح پھونک دیتا تاکہ قتال مین قوی اور سخت ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمان کے
تخت کے نیچے اور دو گرس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چاہتے کہ تخت پر چڑھین تو وہ دونون شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اوپر قدم رکھکر حضرت سلیمان
تخت پر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونون گرس اپنے پرون سے اونپر سایہ کر لیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے
لکڑی وغیرہ کے کاسے كَالْجَوَابِ بڑے حوضون کے مثل وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ اور دیگین اونچی اونچی تپائی پر رکھین پہاڑون کے مانند
اور بارہ ہزار آدمی تھے کہ وہ ان دیگون مین کھانا پکاتے اور اب تک ولایت شام مین بعض مقام پر ایسی دیگین پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہین اِعْمَلُوا
کہا ہمنے کہ نیک کام کرو آلَ دَاوُدَ اے آل داود شُكْرًا واسطے شکر ان نعمتون کے کتاب بحر مین سنائی قدس سرہ نے کہا ہے کہ آل داود نے
دن رات کی گھڑیان تقسیم کی تعین ساعت و نمین سے ایک شکر الٰہی اور عنایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيلٌ اور تھوڑے ہین مِنْ عِبَادِيَ
الشَّكُورُ میرے بندون مین سے شکر گزار اور شکور اوسے کہتے ہین جو دل اور زبان اور ہاتھ پانون سے اکثر اوقات مراسم شکر گزاری ادا کرے اور
شکر مین باوصف اسقدر ڈوبے رہنے کے اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اسواسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی
جگہ سے کہا ہے کہ الشکور من یری عجزہ من الشکر یعنی شکر کرنے والا وہ ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی حد شکر حق نداند ہیچکس ؛
حیرت آمد حاصل دانا و بس ؛ آن بزرگے گفت با حق در نہان ؛ کای پدید آرندہ ہر دو جہان ؛ ای منزہ از زن و فرزند و جفت ؛ کی توانم شکر
نعمتہات گفت ؛ پیک حضرت دادش از ایزد پیام ؛ گفتش از تو این بود شکرے مدام ؛ چون بدین اینقدر بشناختی ؛ شکر نعمتہا بپرداختی ؛

۵۷
یعنی صاحب نظم حبیبی سا
زمانہ نمک ۱۲

لکھا ہی کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داؤد علیہ السلام نے شروع کی تھی اوسے پورا کرنے مین بڑی کوششین کین ابھی
اوسکے پورا ہونے مین سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگون کو وصیت کی کہ
میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہین اور مسجد کا کام پورا ہو جاے
پھر حضرت سلیمان جب اس جہان سے گذر گئے تو اونھین غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ مین کھڑا کر دیا جن دور سے اونھین
زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہانتک کہ ایک سال گذرنے کے بعد عصے کو نیچے کی طرف سے گھن نے کھالیا اور حضرت سلیمان زمین پر
گرے تو سبھون کو اونکی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگے اور پہاڑون کی کھائیون اور جنگلون کے درمیان مین چلدیے جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہی کہ **فَلَمَّا قَضَيْنَا** پھر جب حکم کیا ہمنے **عَلَيْهِ الْمَوْتَ** سلیمان پر موت کو اور مرنے کے بعد اونھین عصے کی آڑ لگا کر
لوگون نے کھڑا کر دیا تو **مَا دَلَّهُمْ** دلالت نہ کی جنون کو **عَلَىٰ مَوْتِهِ** سلیمان کی موت پر **إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ** مگر گھن نے کہ زمین سے
نکلا **تَأْكُلُ** کھاتا تھا **مِنسَأَتَهُ** اوسکے عصے کو **فَلَمَّا خَرَّ** پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو **تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ** جان لیا
جنون نے **أَن لَّوْ كَانُوا** یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ **يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ** جانتے غیب کو جنون کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین اور لوگون سے
ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو **مَا لَبِثُوا** نہ ٹھہرتے سال بھر تک **فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ** ○
ذلیل کرنے والے عذاب مین یعنی عمارت بنانے مین جو سخت تکلیفین اونکو تھین وہ نہ اوٹھاتے **لَقَدْ كَانَ** بیشک تھی **لِسَبَإٍ** واسطے اولاد
سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا **فِي مَسْكَنِهِمْ** اونکے گھر مین اور بکر نے مساکنہم جمع کا صیغہ پڑھا ہی یعنی اونکے
گھرون مین **آيَةٌ** ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اوسکی قدرت کاملہ پر مختار مین ہی کہ سبا کے فرزندون کے واسطے ولایت یمن مین
مارب کے حوالی مین ایک مقام تھا دو پہاڑون کے درمیان اوسکے اوپر سے نیچے تک بارہ فرسنگ تھا اور اونکا گھاٹ جہان سے پانی لیتے تھے جنگل کی
جانب غلی مین تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شجر کا بڑھا ہوا پانی انکے پانی مین ملجاتا اور خرابی کرتا بلقیس جو
اونکی ولایت کی والی تھی انھون نے اوس سے درخواست کی اور اوسنے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونون پہاڑون کے
منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہان جمع ہوتا اور اوس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھولدین اور اپنے کھیت
سینچ لین اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولین آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانون کے داہنے بائین باغ رکھتے تھے اون
باغون مین میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی **جَنَّتَانِ** نشانی جو اہل سبا کے مکانات مین کھی گئی دو باغ تھے **عَن**
يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۵ داہنی بائین طرف اونکے مکانون سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے
سب ملکر ایک باغ کے مثل تھے **كُلُوا** کہا پیغمبر نے اونسے کہ کھاؤ **مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ** اپنے رب کی دی ہوئی روزی مین سے اونکے باغون مین
میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھکر درختون کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ ہلائے وہ زنبیل میوون سے بھر جاتی تو پیغمبر نے
کہا کہ ان نعمتون مین سے کھاؤ **وَاشْكُرُوا لَهُ** اور شکر کرو خدا کا **بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ** یہ شہر جسمین یا جس سے روزی دیتا ہی خدا تمکو شہر پاکیزہ ہی
اور ہوا تندرست رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بلبت شہرے چو بہشت از نکوئی ＊ چون باغ ارم بتازہ روئی ＊ وہان مچھر

کھٹمل کچھو کچھ نہ تھے اور کپڑون مین جلوے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہان پہونچتا اوسکے کپڑون کے جلوے بھی مرجاتے وَرَبٌّ غَفُورٌ ○ ھے
اور رب وزی دینے والا اور تمسے شکر چاہنے والا اور بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے فَأَعْرَضُوا پھر اونھون نے منھ پھیرا
اپنے پیغمبر سے اور شکر گذاری نہ کی حدیث مین ہی کہ تیرہ[١٣] پیغمبر اونکے پاس آئے اونھون نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر ذوالادغار بن حیشان
کی بادشاہی کے زمانہ مین آئے حضرت ادریس علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد اوس پیغمبر کو اون ناشکرون نے بہت ایذا دی تو حق تعالی نے
جنگلی چوہے اوس پانی کے باندھ کے نیچے پیدا کر دیے اور اونھین حکم فرمایا کہ اوس باندھ مین اونھون نے سوراخ کر دیے آدھی رات کو جب سوکھے
باندھ ٹوٹ گیا اور سیّلا آئی بس اون ناشکرون کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہو گئے جیسا کہ خود
اوسنے فرمایا ہی کہ جب اونھون نے انکار کیا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہمنے اونپر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت اور بعضون نے
کہا ہی کہ عرم اوس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اوس جنگل کا نام تھا جس سے پانی آتا تھا یا اوس جنگلی چوہے کا نام جسنے باندھ مین سوراخ کیا تھا
وَبَدَّلْنَاهُمْ اور بدل دیا ہمنے اونھین بِجَنَّتَيْهِمْ اونکے باغون سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ میوے والے کڑوے
وَأَثْلٍ اور جھاؤ اور ایسے مقام کو باغ کہنا ہمشکل باغ ہونے کے سبب سے ہی وَشَيْءٍ اور کچھ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ○ بیریان چھوٹی اور
تھوڑی سی یعنی اون شور زمینون مین تھوڑے سے بیر کے درخت ہمنے پیدا کر دیے تاکہ اونکے سبب سے گذرے ہوئے میوے یاد کرین ذَٰلِكَ
یہ عذاب کرکے جَزَيْنَاهُم جزا دی ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوا اوسبب سے کہ ناشکری کرکے رسولون پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجَازِي
اور کیا سزا دیتے ہین ہم إِلَّا الْكَفُورَ ○ مگر ناشکرے کو اور یکرنے وَهَلْ يُجَازَى إِلَّا الْكَفُورُ پڑھا ہی فعل غائب مجہول اور کفور کی ت سے
پیش یعنی کیا سزا دیا جاتا ہی مگر ناشکر اجزا عام ہی ہر مومن اور کافر کو اور مجازات کفار کے واسطے خاص ہی لکھا ہی کہ شہر سبا مین جو لوگ باقی رہگئے
تھے اونھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہمنے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہمکو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری
نہ کرینگے اور اتنی عبادت کرتے رہینگے کہ کبھی کسی قوم نے نہ کی ہو حق تعالی نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اونپر کھول کر فرمایا کہ وَ
جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کر دیا ہمنے درمیان سبا کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي اور درمیان اون دیہات کے کہ اپنے کرم سے
بَارَكْنَا برکت دی ہی ہمنے فِيهَا اوسمین کہ وہ ولایت شام مین سے ہی جیسے فلسطین اور اردن اور ریحا اور ایلیا قُرًى
ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے عین المعانی مین کہا ہی کہ مارب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک
چار ہزار سات سو گانون آباد ہوگئے وَقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہمنے فِيهَا السَّيْرَ اون دیہات مین چلنا لوگون کا یعنی چلنے کی
مقدارین ہمنے بیان کر دین اور ہمنے کہدیا کہ سِيرُوا جاؤ فِيهَا اون دیہات مین لَيَالِيَ وَأَيَّامًا راتون اور دنون کو
آمِنِينَ ○ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون سے خلق کی کثرت کے سبب سے یا امان پائے ہوئے بھوک پیاس سے دیہات آباد
ہونے کے سبب سے سبا مین جو لوگ باقی رہگئے تھے اونھون نے تجارت شروع کی تھی شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانون مین ہوا اور
شام کو ایک گانون مین امیرون کو غریبون پر حسد آیا کہ ہم مین اور انمین کچھ فرق نہین پایا اور مفلس بھی راہ اوسی آرام سے چلتے ہین جیسے ہم مالدار
فَقَالُوا پھر اون امیرون نے کہا کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب بَاعِدْ دوری ڈالدے بَيْنَ أَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی

ایک منزل سے دوسری منزل تک میدان پیدا کر دے تاکہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر نہ کر سکین وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور ظلم کیا اونھون نے یہ دعا کر کے اپنی جانون پر اور ہمنے اون دیہات کو خراب کر دیا فَجَعَلْنٰهُمْ تو کر دیا ہمنے اہل سبا کو اَحَادِيْثَ باتین یعنی وہ
لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہمنے آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے اونھین كُلَّ مُمَزَّقٍ سب
پراگندہ کرنا یہانتک کہ اونمین سے ایک بھی مارب مین نہ رہا قبیلۂ غسان تو شام مین چلا گیا اور قضاعہ مکہ مین آور اسد بحرین مین اور انمار
یثرب مین اور جزام تہامہ مین اور آزد عمان مین اور یہ کام حد کو ضرب المثل ہو گیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے ذکر کیا
اوسمین لَاٰيٰتٍ البتہ عبرتین ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو محنتون پر صبر کرتا ہی شَكُوْرٍ ۝ شکر کرنے والے کے
لیے جو نعمتون پر شکر کرتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب سے گذری جو کچھ
او پر گذری بیت ٭ در کار عافیت شکرت نکردم لاجرم ٭ دستے کہ در آغوش بود اکنون بدندان میگزم ٭ وَلَقَدْ صَدَّقَ اور بیشک
سچ پایا عَلَيْهِمْ اہل سبا پر اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ سب کافرون پر اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ
آدمیون پر مین قابو پاؤنگا اونکی شہوت اور غصہ کے سبب سے جو اونکے اندر پیدا ہی اور اسی سبب مین اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان گمراہون کے
باب مین سچا ہوا فَاتَّبَعُوْهُ تو اوسکی پیروی کی شرک اور معصیت مین اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مگر مومنون کے
ایک گروہ نے کہ وہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ اور نہ تھا لَهٗ عَلَيْهِمْ ابلیس کو اون لوگون پر جنکے باب مین اوسکا گمان محقق ہوا
مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ہم جدا کرین مَنْ يُّؤْمِنُ اوسے جو ایمان لاتا ہی بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے جو مِنْهَا فِيْ شَكٍّ آخرت سے شک مین ہی تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان لعین اور شک والون کو
پہچان لین وَرَبُّكَ اور تیرا رب عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر حَفِيْظٌ ۝ نگہبان ہی قُلِ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نبی بلیح کو کہ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو اونکو جنکو گمان کیا ہی تمنے کہ خدا ہین مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی
جن فرشتون کو پوجتے ہو اونھین پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے مین اونسے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے اونھین کچھ
اختیار اور قدرت نہین ہی پاس کافرون سے کہو کہ اپنے خداؤن کو پکارو کہ کچھ تمھارا کہا مانین اور کیونکر وہ تمھاری عرض قبول کر سکتے ہین
اسواسطے کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہین ہین وہ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَ
لَا فِي الْاَرْضِ اور نہ زمین مین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی بتون یا فرشتون کو فِيْهِمَا آسمان و زمین مین مِنْ شِرْكٍ کچھ شرکت
نہ پیدا کرنا اور نہ تصرف کرنا وَّمَا لَهٗ اور نہین ہی خدا کے واسطے مِنْهُمْ بتون اور فرشتون مین سے تقدیر اور تدبیر مین مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝
کوئی یار اور مددگار وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اور فائدہ نہ کریگی کسیکی شفاعت عِنْدَهٗ خدا کے پاس یعنی فرشتون یا بتون کے
ساتھ جو تم شفاعت کا گمان رکھتے ہو محقق نہوگا اسواسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر جسکے واسطے
اجازت دے خدا شفاعت کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور وہ جسکی شفاعت
کریگا دونون منتظر رہینگے اور خوف مین ہونگے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہی اور اسی انتظار مین رہینگے حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ

ع ۱۲

یہانتک کہ جب اوٹھا لینگے خوف عَنْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون سے اور شفاعت کی اجازت دینگے قَالُوْا کہینگے بعضے اونکے بعض کو کہ
مَاذَا قَالَ کیا کہا رَبُّكُمْ تمہارے ربنے شفاعت کے باب مین تو قَالُوا الْحَقَّ وہ کہینگے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم دیا کہ مومنون کی
شفاعت کرین کافرون کی نہین وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ اور خدا برتر اور بڑا ہی اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اوسکے اذن کے
شفاعت کرسکین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانون سے
مینھ برساکر وَالْاَرْضِ اور زمین سے سبزہ اوگاکر قُلِ اللّٰهُ خود یہ بھی کہو کہ اللہ روزی دیتا ہی تمکو اسواسطے کہ اس سوال کا
اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہین ہی اگرچہ کافر الزام کے خوف سے زبان پر نہ لائین مگر دل سے اسکے مقر ہین وَاِنَّآ اور او نسے یہ بھی کہ
کہ ہم مومن جو روزی دینے والے کو ایک کہتے ہین اور اوسی وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہین جو ہر صفت مین ایک ہی اَوْ اِيَّاكُمْ
یا تم مشرک کہ جماد کو جو ممکنات مین مرتبہ کی راہ سے سب سے کمتر ہین واجب الوجود کے ساتھ شریک کرتے ہو لَعَلٰى هُدًى سیدھی
راہ پر ہین اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یا کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ کہہ کہ نہ پوچھے جاوگے تم عَمَّآ اَجْرَمْنَا
اوس سے جو کچھ کرتے ہین ہم برائی وَلَا نُسْـَٔلُ اور ہم نہ پوچھے جائینگے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا
پروردگار ہر ایک سے اوسی کے اعمال پوچھیگا اور اوسکے مناسب جزا دیگا قُلْ يَجْمَعُ کہہ جمع کریگا بَيْنَنَا درمیان ہمارے رَبُّنَا
رب ہمارا قیامت کے دن ثُمَّ يَفْتَحُ پھر حکم کریگا بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہین انھین باغ وصل مین
بھیجیگا اور جو باطل پر ہین انکو زندان وبال مین وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہی حکم کرنے والا مشکل قضیون مین الْعَلِيْمُ جاننے والا
حکم کی کیفیت قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ کہہ دکھاؤ مجھے اون لوگون کو کہ اَلْحَقْتُمْ ملایا ہی تمنے اونھین بِهٖ خدا کے ساتھ
شُرَكَآءَ شریک یعنی دکھاؤ تو کہ کس صفت کے سبب سے بتون کو خدا کا شریک بناتے ہو عبادت مین كَلَّا یہ شریک کرنا درست نہین ہی
بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بلکہ وہی خدا غالب سب پر کوئی اوسکا شریک ہونے کا دم نہین مار سکتا الْحَكِيْمُ جاننے والا ہی احکام
موصوف اوس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی ہوئی ہی تو کسے اوسکے ساتھ شرکت کا مرتبہ دے سکیے نظم وحدہ لاشریک لہ صفتش وہم
الفرد ہمہ معرفتش ؛ شرک راسوے وحدتش رہ نیست ؛ عقل از کنہ ذاتش آگہ نیست ؛ ہست در راہ کبریاے جلال ؛ شرک نالائق
وشریک محال ؛ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا كَآفَّةً مگر بھیجنا عام اور شامل
لِّلنَّاسِ واسطے سب لوگون کے لال کالے جن انس کے یا نہین بھیجا ہمنے تمکو ای ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور یہ فضیلت خاص
آنحضرت کی ہی کہ آپ مبعوث ہوے سب آدمیون اور جنون وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن وانس کی طرف مبعوث نہین ہوا نظم ترا داد
منشور سعادت ؛ وز ان پس نوع انسان آفریدند ؛ پری را جملہ در خیل تو کردند ؛ پس آنگہ ہے سلیمان آفریدند ؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ
کافۃ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہی جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک
سے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا فضل کی اوسے جو توحید کا اقرار کرے وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عدل سے اوسے جو شرک پر اصرار کرے وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے ہین تمہارے فضائل اور کمالات اور جہل مرکب اونکو تمہاری

مخالفت پر رکھتا ہی وَيَقُولُوْنَ اور کہتے ہین بسبب فرط جہالت کے کہ مَتٰى کب ہوگا هٰذَا الْوَعْدُ یہ وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مومن سب قُلْ لَّكُمْ کہہ تمہارے واسطے مِّيْعَادُ يَوْمٍ وعدہ اوس
دن کا ہی کہ جب وہ آپہونچیگا تو لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ پیچھے رہوگے عَنْهُ اوس دن سے سَاعَةً ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور نہ آگے بڑھوگے اوس سے لکھا ہی کہ کفار مکہ نے اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے
کہ ہان ہمنے اپنی کتابون مین اونکی نعت پڑھی ہی وہ پیغمبر برحق ہین ابوجہل وغیرہ بولے کہ ہم تمہاری کتابون کا بھی ایمان نہین رکھتے اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ نہین ایمان رکھتے ہم
بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن کا جو محمد عربی پر اوترتا ہی وَلَا بِالَّذِيْ اور نہ اوس کتاب کا بھی جو اوتری ہی بَيْنَ يَدَيْهِ اوس سے پہلے
وَلَوْ تَرٰى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب اِذِ الظّٰلِمُوْنَ جب ظالم مَوْقُوْفُوْنَ ٹھہرائے گئے ہونگے عِنْدَ رَبِّهِمْ
اپنے رب پاس یعنی محاسبے کے موقف مین تو البتہ دیکھوگے تم امر سخت اور کام پر خوف يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ پھیرتے ہین بعضے اونکے اِلٰى
بَعْضِ الْقَوْلَ بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتین کرتے ہین اور ایک دوسرے کی طرف بات پھیرتا ہی يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
کہتے ہین وہ لوگ جو ذلیل بیچارے پکڑے گئے تھے یعنی تابع اور پیرو لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اون لوگون سے جو حق بات سے سرکشی
کرتے تھے یعنی پیشوا اور بزرگ لوگ کہ لَوْلَآ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝
تو البتہ ہوجاتے ہم مومن مگر تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہینگے وہ لوگ جنھون نے تکبر کیا تھا
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اون لوگون سے جو دنیا مین حقیر اور عاجز گرفتار تھے کہ اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کیا ہمنے باز رکھا تمکو
عَنِ الْهُدٰى ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بعد اسکے کہ آیا تمہارے پاس ایمان بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم
اپنی ذات سے مُّجْرِمِيْنَ ۝ گناہگار اور مشرک وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہینگے وہ لوگ جو کمزور بیچارے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اون لوگون کو جنھون نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بَلْ ایسا نہین ہی کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مَكْرُ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ مکر و فریب تمہارا دن رات ہمکو ایمان سے باز رکھنے والا تھا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ جب حکم کرتے تھے تم ہمکو اَنْ نَّكْفُرَ
بِاللّٰهِ یہ کہ کافر ہون ہم خدا کے ساتھ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اور ٹھہرائین ہم اوسکے واسطے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور دونون گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہونگے اور اپنے عمل چھپائینگے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپائینگے جب تک ملامت کرتے کرتے
تھک نہ جائین اور بعضے مفسر اسرار کو اظہار کے معنی مین جانتے ہین اور یہ لغت اضداد سے ہی یعنی ظاہر کرینگے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لَمَّا
رَاَوُا الْعَذَابَ جبکہ دیکھینگے عذاب وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور ڈالدینگے ہم آگ کے طوق فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
گردنون مین اون لوگون کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی اور اسم ظاہر کو ضمیر کی
جگہہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرتا ہی کہ طوق آتشین اونکی گردنون مین کفر کے سبب سے ہونگے هَلْ يُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جائینگے لوگ یعنی نہ جزا دیے
جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مگر اوس چیز کے سبب سے کہ تھے عمل کرتے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

نصف ع ۳

فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَۃٍ کسی گانوٴن اور شہر مین مِّنْ نَّذِیْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر
اِلَّا قَالَ مگر یہ کہ کہا مُتْرَفُوْھَآ اوس گانوٴن کے مالدارون اور متکبرون نے اون پیغمبرون کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِہٖ ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اوسکے ساتھ اپنے زعم مین کٰفِرُوْنَ ○ کافر اور منکر ہین وَقَالُوْا نَحْنُ اور کہا اون
متکبرون نے کہ ہم اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا بہت زیادہ ہین اموال اور اولاد کی رو سے یعنی ہمارے مال و فرزند تمسے زیادہ ہین
تو ہم رسالت کا دعوی کرنے کی لیاقت تمسے بڑھکر رکھتے ہین وَّمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ○ عذاب کیے ہوے یعنی خدا ہمپر
عذاب نہ کریگا اسواسطے کہ ہمین نعمت کے سبب سے بڑا اور بزرگ کیا ہی تو مصیبت کے سبب سے ذلیل نہ کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ کہہ بیشک میرا رب
یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی مشرکون اور گناہگارون مین سے اپنی مشیت
کی رو سے اوسکی بڑائی اور بزرگی کی وجہ سے نہین وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی حکمت کی جہت سے اوسکی ذلت کی رو سے نہین
وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد کی کثرت شرافت
اور بزرگی کے واسطے ہی اور شاید کہ مہلت دینے اور تھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنے کی جہت سے ہو وَمَآ اَمْوَالُکُمْ اور نہین ہین
مال جو ہمنے تمکو دیے ہین وَلَآ اَوْلَادُکُمْ اور نہ اولاد جو ہمنے تمکو عطا کی ہی بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ اوس خصلت کے ساتھ جو قریب
کرے تمکو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰٓی قریب کرنا اسواسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کامون کے سبب سے ہوتی ہی اور تمکو وہ حاصل نہین
تو مال و اولاد کسیکو حق تعالی سے قریب نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اوس شخص کو جو ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے
وہ کام جو قبولیت کے قابل ہون یعنی اپنے مال خدا کی راہ مین خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھائے اور صلاحیت مین تربیت کرے
فَاُولٰٓئِکَ تو وہ گروہ لَھُمْ اونکے واسطے ہی جَزَآءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ پر زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ
سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا سبب اوسکے کہ کین اونھون نے نیکیان وَھُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانون مین اٰمِنُوْنَ ○
بیخوف ہین ناگوار چیزون اور آفتون اور سختیون سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا
ہماری آیتون مین یعنی قرآن مین اور اوسپر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِیْنَ اوس حال مین کہ گمان کرنے والے ہین کہ ہمکو عاجز کرسکتے ہین اوسکے
نازل کرنے سے یا لوگون کو اوسے ماننے اور اوسپر ایمان لانے سے اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ وہ لوگ عذاب
دوزخ مین حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّیْ بیشک میرا رب یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی
روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے کافر ہون یا عاصی اپنی مشیت کے موافق
وَیَقْدِرُ لَہٗ اور تنگ کرتا ہی جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِّنْ
شَیْءٍ اوس چیز مین سے جو تمکو حاصل ہی راہ خدا مین فَھُوَ تو خدا یُخْلِفُہٗ عوض دیتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہی تمھارے
واسطے آخرت مین حدیث مین ہی کہ صبح کو دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہی کہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ کُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا یعنی اے اللہ خرچ
کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہی کہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ کُلَّ مُمْسِکٍ تَلَفًا یعنی اے اللہ بخیل کا مال تلف کر بیت بدہ در راہ حق تا موجب

عوض شرف گردد + منہ بر روے ہم کاندک زمانے آن تلف گردد + وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہی یعنی اوسکے
سوا جو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہی وہ روزی پہونچانے مین واسطہ ہی اور رزاق حقیقی وہی ہی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کرو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو جسدن جمع کریگا اللہ سب کو ثُمَّ يَقُوْلُ پھر کہیگا اور یعقوب نے دونون لفظ نون سے پڑھے ہین نحشرہم
ونقول یعنی ہم اونھین جمع کرینگے پھر ہم کہینگے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کو کہ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہین کہ تمکو كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ۝ تھے پوجتے اور یہ سوال مشرکون کی جھڑکی کے واسطے ہوگا اور اسلیے کہ فرشتون کی شفاعت سے قطع امید کرین تو قَالُوْا
کہینگے فرشتے سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے واسطے ہی اس بات سے کہ تیرے غیر کو پوجین اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہی خداوند ہمارا اور معبود ہمارا
اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت مین کمی کرنے والا جانتے ہین تو اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھین یا تو ہی ہمارا دوست مِنْ دُوْنِهِمْ
اونکے سوا یعنی ہمارے اونکے درمیان کچھ دوستی نہین ہی اور حاشا ہمنے اپنی پرستش کی اونکو اجازت نہین دی بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے کہ نادانی کی
وجہ سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ پوجتے تھے جنون کو یعنی اونکی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودون کی پرستش مین یا جن انواع واقسام کی
صورتین پکڑکر اونپر ظاہر ہوتے تھے اور اونکے خیال مین ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہین اَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنون پر مُّؤْمِنُوْنَ ۝
ایمان لانے والے ہین یعنی اونکی متابعت کرتے ہین فَالْيَوْمَ تو آج کہ بالکل حکم خدا ہی کے واسطے ہی لَا يَمْلِكُ مالک نہین ہوتے
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَّفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا ۭ اور نہ کچھ نقصان کے یعنی کسی معبود باطل کو
اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے نہ فائدہ پہونچانے کی قوت ہی نہ نقصان دور کرنے کی طاقت وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے کہ ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ عذاب ایسی آگ کا کہ كُنْتُمْ
بِهَا تھے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے اور اوسے جھوٹ جانتے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ کافرون پر
اٰيٰتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ کھلی ہوئی آیتین تو قَالُوْا کہتے ہین کہ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ نہین ہی یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہی
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد کہ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ چاہتا ہی یہ کہ روکے تمکو عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تھے
جسے ہمیشہ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ پوجتے تمھارے باپ دادا یعنی اوس مرد کا مدعا یہ ہی کہ تمکو بت پرستی سے باز رکھے اور جو نیا آئین اونسنے
بنایا ہی اوسپر لائے اور اون لوگون کو اپنا تابع بنائے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہی یہ کلام جو وہ مرد پڑھتا ہی
یعنی قرآن اِلَّآ اِفْكٌ مگر جھوٹ مُّفْتَرًى ۭ باندھا ہوا اور خدا کی طرف اوسے منسوب کیا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ مین سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ جب آیا اونکے پاس یعنی قرآن کہ اِنْ هٰذَآ
نہین ہی یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ مگر جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین دی ہی ہمنے اونکو
مِّنْ كُتُبٍ کتابون مین سے جو اوتاری گئی ہین کہ يَّدْرُسُوْنَهَا پڑھین اوسے اور اوسمین سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائین
وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہین بھیجا ہمنے اونکی طرف قَبْلَكَ پہلے تجھسے یعنی فترت کے زمانہ مین مِنْ نَّذِيْرٍ ۭ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو
اونھین حق کی طرف دعوت کرے اور اوسکی تکذیب پر ڈرائے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ اور تکذیب کی انبیا کی اون لوگون نے جو اونسے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوْا اور حال یہ ہی کہ نہین پہونچے اہل مکہ مِعْشَارَ مَآ اٰتَیْنٰهُمْ اوسکے دسوین حصہ کو جو ہمنے دی تھی اگلے کافرون کو
بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال بکثرت یا یہ معنی ہین کہ ای ہمارے حبیب تمھارے زمانہ کے کافرون کے واسطے جو دلیلین اور ہدایت کے
اسباب ہمنے ظاہر کیے اگلے کافرون کے لیے اسکا دسوان حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ پھر تکذیب کی اگلے کافرون نے
ہمارے پیغمبرون کی فَكَیْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا نَكِیْرِ ○ انکار میرا اونپر یعنی اونکو میرا ناپسند کرنا اور اونپر عذاب کرنا تو چاہیے
کہ تمھاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈرین قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اور ارشاد کرتا ہون بِوَاحِدَةٍ ایک چیز اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ وہ چیز یہ ہی کہ اوٹھو پیغمبر کی
مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنٰی وَفُرَادٰی دو دو تاکہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تاکہ ازدحام سے
تمھاری خاطر مشوش نہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر مین اونکے ابتداے حال سے ابتک کے اونکے
اطوار یاد کرو تاکہ تمھین معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہی اس تمھارے یار کو مِّنْ جِنَّةٍ کچھ دیوانگی کہ اوسکے باعث سے
اوسنے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اونکا کمال عقل اور اونکی بات سچ ہونے مین کافی ہی اِنْ هُوَ نہین ہی وہ اِلَّا نَذِیْرٌ
لَّكُمْ مگر ڈرانے والا تمکو بَیْنَ یَدَیْ پہلے واقع ہونے عَذَابٍ شَدِیْدٍ ○ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہی
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ کہ جو کچھ مانگتا ہون مین تمسے مِّنْ اَجْرٍ بدلا اداے رسالت پر فَهُوَ لَكُمْ تو وہ تمھارے واسطے ہی یعنی جو بدلا
کہ اداے رسالت پر مین چاہتا ہون وہ تمکو بخشا اس سے سوال کی نفی مراد ہی یعنی کچھ بدلا مین نہین چاہتا اِنْ اَجْرِیَ نہین میری دعوت
اسلام کا بدلا اِلَّا عَلَی اللّٰهِ مگر خدا پر وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزون پر شَهِیْدٌ ○ گواہ ہی قُلْ اِنَّ رَبِّیْ
کہ بیشک میرا رب یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہی حق یعنی وحی القا کرتا ہی جسپر چاہتا ہی یا صحیح اور درست بات کو آفاق مین منتشر کرتا ہی
اس سے دین اسلام کا افشا اور اوسکے احکام کا اظہار مراد ہی عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ○ وہ ہی خوب جاننا پوشیدہ باتین اور کوئی چیز اوسکو
مخفی نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی صحیح اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا مبعوث ہونا وَمَا یُبْدِئُ
الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس یا بت کوئی چیز نہین پیدا کرتا وَمَا یُعِیْدُ ○ اور پھیرتا نہین اوسے یعنی نہ پہلے پیدا کرنے پر
قادر ہی نہ دوبارہ زندہ کرنے پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ کہ اگر ڈگا مین راہ حق سے جیسا تمنے میرے ساتھ گمان کیا ہی فَاِنَّمَآ اَضِلُّ تو سوا اسکے
نہین کہ ڈگا ہون مین عَلٰی نَفْسِیْ اپنے نفس پر یعنی اوسکا وبال مجھپر ہی وَاِنِ اهْتَدَیْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلون فَبِمَا یُوْحِیْٓ تو بسبب
اسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی اِلَیَّ میری طرف رَبِّیْ میرا رب اسواسطے کہ ہدایت کی توفیق اوسکی عنایت کے ساتھ بندھی ہی اِنَّهٗ بیشک حق تعالی
سَمِیْعٌ سننے والا ہی بندون کی دعا قَرِیْبٌ ○ قریب ہی آرزومندون کی امید سے وَلَوْ تَرٰٓی اور اگر دیکھو تم ای ہمارے حبیب کافرون کو اِذْ فَزِعُوْا
جب ڈرینگے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن دیکھوگے تم عجیب ہولناک فَلَا فَوْتَ تو نہوگا کچھ فوت یعنی بھاگنے
اور قلعہ مین پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اونسے فوت نہوگا وَاُخِذُوْا اور پکڑے جائینگے مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ○ نزدیک جگہ سے یعنی زمین کے
اوپر سے زمین کے نیچے یا موقف سے دوزخ مین یا میدان بدر سے کنوے مین اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ یہ آیت سفیان اور اوسکی قوم کی شان مین ہی کہ آخر زمانہ مین

ع ۵

خروج کریگا اور ملک شام سے ایک لشکر کعبۂ معظمہ زادا اللہ شرفًا کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کریگا اور وہ سب میدان بین مین اندر دھنس جائینگے تو اس تفسیر کے موافق اُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ کے معنی یہ ہین کہ اپنے قدمون کے نیچے سے ملخوف ہونگے اور اوس تمام لشکر مین سے دو آدمی نجات پائینگے ایک تو اونکے دھنسنے کی خوشخبری مکہ معظمہ مین لیجائیگا اور دوسرا کہ اوسکو ناجیہ جہنی کہینگے اوسکا منہ گدی کی طرف ہوجائیگا اور قوم کے دھنسنے کی خبر سفیان کو پہونچائیگا وَقَالُوٓا اور کہینگے مکہ کے مشرک موت کے وقت یا لشکر سفیان کے لوگ زمین مین دھنستے وقت کہ اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہین ہم خدا کا یا پیغمبر کا یا حشر کا ہمین پھر بھیجو دنیا مین وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہان سے ہوگا اونکے واسطے ایمان اختیار کرلینا اور بکرنے تناؤش مہموز پڑھا ہی یعنی کہان سے ہوگا اونکو پھرنا مِنۢ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ دور جگہ سے کہ وہ عالم آخرت ہی اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہی اور باس کے قریب آخرت مشاہدہ ہوئی تو ایمان کچھ نفع نہ کریگا وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ اور حال یہ ہی کہ نہین ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے جب تعمیل حکم کی جگہ مین تھے وَيَقْذِفُوْنَ اور ڈالتے تھے بِالْغَيْبِ پوشیدگی مین مہمل باتین یعنی اپنے گمان پر باتین کرتے تھے اور قرآن اور رسول پر طعن کرتے تھے مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اوس سے بہت دور تھے اور نہ جانتے تھے کہ کیا کہتے ہین وَحِيْلَ اور جدائی کیگئی بَيْنَهُمْ درمیان اونکے وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ اور درمیان اوس چیز کے جو آرزو کرتے تھے ایمان قبول کرنا اور دنیا مین پھر آنا كَمَا فُعِلَ ایسا ہی کیا گیا یہ کام بِاَشْيَاعِهِمْ اونکے مشابہون پر کہ زمانۂ گذشتہ کے کافر تھے مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے یعنی اونسے ایمان باس قبول نہین کیا گیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک تھے وہ فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ع گمان مین تہمت لگانے والے اور مضطرب کرنے والے

سورۂ فاطر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس واربعون اٰیۃ
سورۂ فاطر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پینتالیس آیتین ہین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جو حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہی جو حمد و ثنا کے قابل ہی فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نیا بنانے والا اور ظاہر کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ کرنے والا فرشتون کو رُسُلًا رسول یعنی اونہین رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ کی رسالتین پیغمبرون کے پاس پہونچاتے ہین وحی کے سبب سے اور اولیا پاس الہام کرکے اور مومنون کو سچے خوابون کے ساتھ پھر حق تعالی فرشتون کی صفت کرتا ہی کہ اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ بازو والے مَّثْنٰى دو دو بازو اوڑنے کے واسطے وَثُلٰثَ اور تین تین وَرُبٰعَ اور چار چار آرایش کے لیے اس سے ان عددون کی خصوصیت اور زیادہ کی نفی مراد نہین ہی اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہین يَزِيْدُ زیادہ کرتا ہی فِي الْخَلْقِ اپنی خلق مین مَا يَشَآءُ جو کچھ چاہتا ہی یعنی فرشتون کے بازو بڑھاتا ہی یہانتک کہ چار سے زیادہ ہوجاتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خلق سے آدمی مراد ہین اور اونمین زیادتی یا عقلی ہوتی ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسمی ہوتی ہی جیسے خوبصورتی اور ملاحت اور بڑی آنکھین اور بعضون نے کہا ہی کہ اچھا خط مراد ہی یا خلق کے دلون مین محبت امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبہ

ف ۵ نیلوا کے مقصد اوسکو شرف کی روسے یعنی اوسکی بندگی زیادہ کرے ۱۲
ف ۶ باس خوف بروز عذاب ۱۲ عیانش

قرب کا شوق مقصود ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اشراف مین خاکساری اور غنیون مین سخاوت اور فقیرون مین عفت اور مومنون مین سچائی
اور محبون مین شوق اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر فرشتون کو رسول کرنے پر اور خلق مین زیادتی کرنے پر
قَدِیْرٌ۝ قادر ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ جو کچھ کھولتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اور بھیجتا ہی اونپر مِنْ رَّحْمَةٍ اپنی
رحمت مین سے جیسے نعمت عافیت صحت علم توبہ فَلَا مُمْسِكَ تو کوئی پھیر لینے والا نہین ہی لَهَا اوسکو وَمَا
یُمْسِكْ اور جو چیز پھیر لیتا ہی لوگون سے جیسے اپنی بخشش کے آثار فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ تو کوئی بھیجنے والا نہین اوسکو مِنْ بَعْدِهٖ
اوسے پھیر لینے کے بعد وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی پھیر لینے مین الْحَكِیْمُ۝ پکا کام کرنے والا بھیجنے مین صاحب کشف الاسرار
کہا ہی کہ ارباب فہم اس بات پر ہین کہ یہ آیت اشارہ ہی مومنون اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف اور فتوح اوسے کہتے ہین جو غیب سے
بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہی ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے مطالب معنوی اور وہ علم
لدنی ہی بے سیکھے ہوئے شریعت کے موافق بے سنے ہوئے دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آہ اس بے سیکھے ہوئے علم
کبھی تو اوسمین غرق ہون کبھی اوس سے جلتا ہون نظم دستِ لطفش نسخۂ علم و حکم ؛ بے قلم در صفحۂ دل در قم ؛ علم اہل دل نہ از مکتب بود ؛
بلکہ از تلقین خاص رب بود ؛ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا ای آدمیو یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتین رب العالمین کی جو اوسنے انعام
کی ہین عَلَیْكُمْ تمپر جیسے رسولون کا بھیجنا روزی پہونچانا هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا ہی کوئی پیدا کرنے والا غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ
سوا خدا کے کہ روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مینھ برسا کر وَالْاَرْضِ اور زمین سے درخت اوگا کر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۝ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ توحید سے وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور
اگر تکذیب کرین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگ فَقَدْ كُذِّبَتْ تو بیشک تکذیب کیے گئے ہین رُسُلٌ رسول مِّنْ
قَبْلِكَ تمسے پہلے اور اونھونے صبر کیا پس تم بھی اونکی طرح صبر کرو وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۝ پھیرے جاتے ہین
سب کام تمکو صبر کی جزا اونکو تکذیب کی سزا دیگا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ای لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حشر اور جزا کے باب مین
حَقٌّ سچ ہی اور اوسمین خلاف نہین فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ پس چاہیے کہ نہ دھوکا دے تمکو اور فریب نہ دے الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا قف
زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاؤ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ نہ فریب دے تمکو بِاللّٰهِ اللہ کے کرم کے ساتھ الْغَرُوْرُ۝
شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا نہو کہ گناہ پر اوسکے ساتھ مغفرت کی آرزو تمھارے دل مین ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہی مگر ایسی بات ہی
جیسے کوئی زہر کھالے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب سنبھال لیگا بزرگو نے فرمایا ہی کہ ابلیس کے فریبون مین سے ایک فریب توبہ مین
تسویف ہی یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ فرصت باقی ہی نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نہ کھو بیت امشب ہمہ شب
یار می و شاہد باش ؛ چون روز شود توبہ کن زاہد باش ؛ عاقل چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ پھرے اور الفرصة تمر مر السحاب
کے نکتہ سے غافل نہو جائے خدا سب کو توفیق دے مصرع عذر بافردا فگندی عمر فردا کہ دید ؛ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمھارا دشمن ہی اور اوسے تمھارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہی فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا

پس ٹھہرالو تم بھی اوسے دشمن اور اوس سے بچتے رہو ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کرین اون بزرگ نے فرمایا کہ اوسکی آرزو کی پیروی نہ کرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا يَدْعُوْا سوا اسکے نہین کہ بلاتا ہی شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیرون اور فرمانبردارون کو لِيَكُوْنُوْا تاکہ ہون آخرت مین اوسکے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ آگ کے یارون اور مصاحبون یعنی دوزخیون سے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے اور جنھون نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت آخرت مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی مغفرت اونکے رب کے پاس سے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجر بڑا یعنی ثواب بہت بہشت مین اَفَمَنْ زُيِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا اوسنے برے کام کو حَسَنًا اچھا مثل اوس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہی اور ہر ایک کو اوس صفت پر دیکھتا ہی جو واقع مین ہی توضیح مین لکھا ہی کہ اوس سے ابوجہل یا عاص بن وائل مراد ہی اور اونکا برا کام شرک اور تکذیب ہی اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ مراد ہین اور اونکا کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہی یا خارجی اور رافضی مراد ہین اور اونکا برا کام باطل تاویلین ہین فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک يُضِلُّ چھوڑ دیتا ہی اور گمراہ کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور ہدایت کرتا ہی اور توفیق دیتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جائے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہو عَلَيْهِمْ اونکی گمراہی پر حَسَرٰتٍ حسرتون کے واسطے جو برابر تم اونپر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو اونکے برے کامون پر کرتے ہو یعنی تحسر کہ تو نے ہر ایک بہت سی حسرتون کا مقتضی ہی اونپر نہ کرو اور اونکے کامون کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہی بِمَا يَصْنَعُوْنَ وہ چیز جو وہ کرتے ہین اور اون کامون پر اونکو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خدا ہے برحق الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ جسنے بھیجی ہوائین یعنی اوتر بہری اور دکھنی اور پروائی فَتُثِيْرُ تو اونھون نے اوٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا اس جہت سے ہی کہ اس صورت کے حاضر کرنے مین حکمت ہی فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہمنے وہ ابر تکلم کی طرف پھرنا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لاکر پھر متکلم کا صیغہ لانا خاص ہونے کی جہت سے ہی یعنی یہ فعل ہم ہی کر سکتے ہین کہ ابر کو ہنکاتے ہین اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف اوسے زندہ اور تازہ کرنے کو فَاَحْيَيْنَا بِهٖ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے جو ابر سے برسا تھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ایسا ہی زندہ کرنا ہی یعنی مری ہوئی چیزون کو جلانا اور مردون کو قبرون سے اوٹھانا دونون اوسکی قدرت مین یکسان ہین مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے يُرِيْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اوس سے کہدو کہ خدا کی عبادت کرنے سے عزت چاہے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا کہ خدا کے واسطے ہین سب عزتین اور اوسی کی عزت سے رسول اور مومنون کی عزت حاصل کی ہی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ عزت اوسکی ملازمت مین ہی اور ذلت اوسکی مخالفت مین بیت عزیز یکہ از درگہش سر بتافت بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اوسکی رضامندی کی طرف اور اوسکی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی ہین

ع

باتین پاکو یا جن صحیفون مین نیک باتین لکھی ہین وہ بلند ہونا چاہتے ہین **وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ** ط اور نیک کام اوٹھاتا ہی اوسکو
اور محل قبول مین پہونچاتا ہی اسواسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہی نفع دینے والی نہین یا کلم طیب دعا ہی اور عمل صالح
مساکین کو صدقہ دینا اسواسطے کہ اکثر دعائین قبول ہونا صدقے دینے کے سبب سے ہی یا کلمہ اماموں کی دعا ہی اور عمل صالح مقتدیون کا
آمین کہنا یا کلمہ غازیون کی تکبیر ہی اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین کلمون کا اوٹھانے والا عمل ہی اور
بعضے مفسر یَرْفَعُهٗ مین فاعل کی ضمیر کلمہ طیب کی طرف پھیرتے ہین کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی اور کہتے ہین کہ توحید عمل کو اوٹھاتی ہی اسواسطے
کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہی اور ایک صورت کشاف مین یہ لکھی ہی کہ خدا اوٹھاتا ہی عمل صالح کو یعنی اوسکے مرتبہ کی قدر بلند
کرتا ہی اس سے موحد مخلص کے عمل مراد ہین کہ کوئی چیز اوسکی قدر و قیمت پر نہین ہی اور جس کام مین ریا ملی ہو وہ کام سب چیزون سے زیادہ
خوار اور بے مقدار ہی **نظم** گر نہ بیچ اخلاص در سوم نیست ٭ از ین در کسی چون تو محروم نیست ٭ زر قلب آلودہ بے قیمت ست ٭ زرے را
کہ خالص بود حرمت ست ٭ **وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ** اور جو لوگ چھپاتے ہین اور کرتے ہین مکر برے اس سے قریش
کہ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ مین اونھون نے فکر کی تھی کہ آپ کو قید کیجیے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے
جیسا کہ سورۂ انفال مین مذکور ہو چکا **لَهُمْ** اونکے واسطے یعنی مکر کرنے والون کے لیے **عَذَابٌ شَدِيْدٌ** ط عذاب سخت ہی
آخرت مین **وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ** اور مکر اوس گروہ کا **هُوَ يَبُوْرُ** ۝ وہ بیکار اور خراب کھوٹا ہو جائیگا اور آگے نہ چلیگا **وَاللّٰهُ**
خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم کو **مِّنْ تُرَابٍ** مٹی سے **ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ** پھر پیدا کیا تمکو نطفہ سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تمکو **اَزْوَاجًا** ط جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوتے ہو **وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى** اور نہین
حاملہ ہوتی کوئی عورت **وَلَا تَضَعُ** اور نہین وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل مین لڑکا رہتا ہی کسی عورت کے نہ کوئی عورت جنتی ہی **اِلَّا**
بِعِلْمِهٖ ط مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اوسے معلوم ہی **وَمَا يُعَمَّرُ** اور زندگی نہین دیا جاتا
مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا **وَلَا يُنْقَصُ** اور گھٹائی نہین جاتی **مِنْ عُمُرِهٖٓ** عمر مین دوسرے عمر والے کے جو پہلے عمر والے کی
عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہی کہ عمر کی کمی زیادتی نہین ہی **اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ** ط مگر لوح محفوظ مین ہی یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر
ہو چکا ہی **اِنَّ ذٰلِكَ** بیشک زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا **عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ** ۝ خدا پر آسان ہی **وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ** صلے
اور نہین برابر ہین دو دریا **هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ** وہ پانی میٹھا گوارا ہی **شَرَابُهٗ** اوسکا پینا **وَهٰذَا** اور وہ دوسرا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ط پانی کھاری بانکہ (؟) ناگوار **وَمِنْ كُلٍّ** اور ہر ایک ان دونون دریاؤن مین سے **تَاْكُلُوْنَ** کھاتے ہو **لَحْمًا طَرِيًّا**
گوشت تازہ یعنی مچھلی **وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ** اور نکالتے ہو دریاے شور سے خاص کرکے **حِلْيَةً** زیور موتی مونگے کا کہ **تَلْبَسُوْنَهَا**
تم پہنتے ہو یعنی تمھاری عورتین پہنتی ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ مثال مومن و کافر کی ہی کہ ان دونون مین برابری کی کوئی صورت
نہین اسواسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہی اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی **بیت** آن بحیات آمد وا ین نقش
سراب ست ٭ این بعین خطا باشد و آن محض صواب ست ٭ **وَتَرَى الْفُلْكَ** اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو **فِيْهِ** ہر ایک مین ان دونون دریاؤن مین سے

ثلثة

مواخر پانی پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لتبتغوا تاکہ طلب کرو من فضلہ خدا کے فضل میں سے یعنی نفع تجارت میں ولعلکم
اور شاید کہ تم تشکرون شکر کرو خدا کا ایسی نعمت پر یولج الیل اندر کر دیتا ہے رات کو فی النہار دن میں یعنی رات کو
کسی قدر دن میں بڑھا دیتا ہے جب کہ دن رات سے بڑھ جاتا ہے ویولج النہار اور داخل کر دیتا ہے دن کو فی الیل رات میں
یعنی دن کی گھڑیوں میں سے رات کی گھڑیوں میں بڑھاتا ہے کہ رات کی ساعتیں دن کی ساعتوں سے زیادہ ہو جاتی ہیں وسخر
الشمس والقمر اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کر لیا کل یجری ہر ایک آفتاب و ماہتاب چلتے ہیں
لاجل مسمی نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک کہ اپنا دور تمام کریں یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہیں
ذلکم اللہ وہ خدا جو خالق اور فاعل ان چیزوں کا ہے ربکم پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمہارا ہے لہ الملک اوسی کے واسطے ہے بادشاہی والذین
تدعون اور جن معبودوں کو تم پکارتے اور پوجتے ہو من دونہ خدا کے سوا ما یملکون وہ مالک نہیں ہیں من قطمیر
کھجور کی گٹھلی پر کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہے ان تدعوہم اگر پکارو تم اونکو جو تمہارے معبود باطل ہیں یعنی اگر واسطے
نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لا یسمعوا نہیں سنتے دعاءکم دعا تمہاری اسواسطے کہ وہ کنکر پتھر
جیسے ہیں اور ایسی چیزوں کے کان نہیں ہوتے کہ سنیں ولو سمعوا اور اگر بالفرض سنیں بھی تو ما استجابوا لکم
تو قبول نہیں کرتے تمہارے واسطے اور تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے اسواسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں
ویوم القیمۃ اور قیامت کے دن یکفرون بشرککم کافر ہونگے تمہارے شرک کرنے پر یعنی اس بات کا اقرار کرینگے
کہ جو شرک تمنے کیا وہ باطل ہے یا منکر ہو جاوینگے تمہاری پرستش کے اور کہینگے کہ ما کنتم ایانا تعبدون یعنی نہ تھے تم ہمکو پوجتے ولا ینبئک
اور خبر نہ کریگا تجکو کاموں کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مثل خبیر مثل اوسکے جو حقیقت امور جانتا ہے کہ وہ حق سبحانہ
تعالی ہے صاحب لباب نے لکھا ہے کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہیں تو یہ ایک مثل کلام عرب میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسے مخبر کی خبروں میں اسے
استعمال کرتے ہیں جسکا کلام نفس الامر میں معتمد اور پختہ ہو یایہا الناس اے لوگو انتم الفقراء تم محتاج ہو الی اللہ
اللہ کی طرف یعنی اوسکی روزی اور بخشش اور خوشنودی رحمت کے واللہ اور اللہ تعالی ہو الغنی وہ بے نیاز ہے اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ
نعمت دینے والا ہے سب موجودات کو الحمید تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود میں
محتاج ہیں فاعل کی اور انتم الفقراء اشارہ اوسکی طرف ہے کہ حق تعالی اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہے اور واللہ
ہو الغنی اوسی سے عبارت ہے اور چونکہ کمال اسمائی کا ظہور موقوف ہے اعیان ممکنات کے وجود پر تو اونکا ایجاد بڑی نعمت ہے کہ ایجاد کرنے والا
حمد و ثنا کا مستحق ہے اور کلمہ الحمید اوسکی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ میں آسکتے ہیں رباعی تا حق گردد بجملہ اوصاف عیان
واجب باشد کہ ممکن آید بمیان ور نہ بکمال ذاتی از عالمیان فرد است و غنی چنانکہ خود کرد بیان ان یشا اگر چاہے یذہبکم
لیجاوے تمکو روے زمین سے یعنی ہلاک کرے ویات بخلق جدید اور لاوے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تم سے زیادہ
فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو وما ذلک اور نہیں ہے تمہارا لیجانا اور اوروں کا لانا علی اللہ خدا پر

ع ۷

بعزیز ○ دشوار وَلَا تَزِرُ اور نہ اوٹھائیگا وَازِرَۃٌ کوئی نفس گناہ کرنے والا وِزْرَ اُخْرٰی دوسرے کے گناہ کا بوجھ وَاِنْ تَدْعُ
اور اگر بلائے مُثْقَلَۃٌ جو نفس گران بار ہے گناہ سے دوسرے کو اِلٰی حِمْلِهَا اوسکے بعض گناہ اوٹھالینے کو تو لَا يُحْمَلْ نہ اوٹھائی
جائیگی مِنْهُ شَيْءٌ اوسکے گناہ مین سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہی وہ کچھ پکارنے والے کے گناہ مین نا اوٹھائیگا وَّلَوْ كَانَ اور اگر ہو ذَا
قُرْبٰی قرابت والا یعنی ہرچند کوئی گناہگار اپنے قرابت والون کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اوسکی خطاؤن مین سے اوٹھالین کوئی جواب بھی
نہ دیگا اسواسطے کہ سب اپنے حال مین عاجز اور درماندے ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ سوا اسکے نہین کہ تم ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ڈراتے ہو اون لوگون کو جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدہ یعنی خلوتون مین ڈر کا اثر اونکا ایسا
ہی سمجھتے ہین مین نہین یا اوسکا عذاب اونسے چھپا ہوا ہی اور بے دیکھے اوس عذاب سے ڈرتے ہین وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اور
قائم رکھی ہی اونھون نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانے والون اور نماز پڑھنے والون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ یہ لوگ ڈرانے سے فائدہ
اوٹھائے ہوے ہین وَمَنْ تَزَكّٰی اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہون سے فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰی تو سوا اسکے نہین کہ وہ پاکیزہ ہوگا لِنَفْسِهٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ پاکیزگی کا نفع اوسی کی طرف پھرتا ہی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ اور اللہ کی طرف ہی پھرنا سب کا تو پاکیزہ
لوگون کو اونکی پاکیزگی پر جزا دیگا وَمَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰی اور برابر نہین ہی اندھا یعنی کافر یا جاہل گمراہ وَالْبَصِيْرُ ○
اور آنکھون والا یعنی مومن یا عالم راہ پایا ہوا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور برابر نہین اندھیرے یعنی باطل یا گناہ وَلَا النُّوْرُ اور نہ
روشنی یعنی حق یا طاعت وَلَا الظِّلُّ اور برابر نہین سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا طاعت وَلَا الْحَرُوْرُ ○ اور نہ حرارت یعنی
عذاب یا دوزخ یا رحمت وَمَا يَسْتَوِی الْاَحْيَآءُ اور برابر نہین زندے وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہ مردے یعنی مومنون
کافرون کے ساتھ برابری نہین اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ بیشک اللہ سناتا ہی اور سمجھاتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہو توفیق اور ہدایت کے ساتھ
وَمَآ اَنْتَ اور نہین ہو تم ای ہمارے حبیب بِمُسْمِعٍ سنانے والے بات کے مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ اوسکو جو قبرون مین ہی
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ کا ذکر مردون کے ساتھ کافرون کی تمثیل ہی اِنْ اَنْتَ نہین ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا نَذِيْرٌ ○
مگر پیغمبر ڈرانے والے پیغمبر ہی پہونچانا اور ڈرانا ہی بس مصرع نیست بر پیغمبران الا البلاغ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہم نے بھیجا ہے
تمکو بِالْحَقِّ دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہی بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا ثواب کی وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عذاب سے وَاِنْ مِّنْ
اُمَّةٍ اور نہ تھی اگلی امتون مین سے کوئی امت اِلَّا خَلَا مگر یہ کہ گذرا فِيْهَا اوسمین نَذِيْرٌ ○ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا
وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر تکذیب کرین تیری قریش کے معاند تو تعجب نہ کر فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ کہ تحقیق تکذیب کی اون لوگون
نے جو مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تھے اپنے پیغمبرون کی جَآءَتْهُمْ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی
ہوئی دلیلون یا ظاہر معجزون کے ساتھ وَبِالزُّبُرِ اور آسمانی چھوٹی کتابون کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○ اور روشن کتابون کے ساتھ یعنی حلال
حرام کے احکام بیان کرنے والی کتابون کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر تکذیب کے بعد

ع ۴

پکڑ لیا ہمنے اونکو جو نہ ایمان لائے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیسا تھا انکار ہمارا اونپر عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ تعالی نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا
ہمنے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہے یعنی ہم ہی ہیں اوس پانی سے نکال سکتے ہین ثَمَرٰتٍ
سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا اوس حال مین کہ مختلف ہین اوسکے رنگ یعنی اونکی جنسین یا قسمین رنگ رنگ کی ہین اور
بعضے کہتے ہین کہ اونکی شکلین اور ہیئتین مراد ہین وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہمنے پہاڑون سے جُدَدٌ راہین ہین مختلف
رنگ کی تفسیر مقدسی مین ہے کہ جدد بگار رنگ کی لکیرین ہین بِيْضٌ سفیدیان وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیان ہین کہ طرح طرح کے
ہین اونکے رنگ تیز اور ہلکے ہونے مین یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ اور سیاہیان
نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون مین سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنے والون مین سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین سے
مُخْتَلِفٌ ہے وہ چیز کہ ہوتے ہین طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اوسکے رنگ کَذٰلِكَ اسی طرح یعنی پھلون اور پہاڑون کے رنگ مختلف
ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانیگا خدا کی قدرت چیزین پیدا کرنے مین اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا علم رکھتا
ہوگا وہ کیونکر خدا سے ڈریگا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہین اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اوسکے بندون
مین سے عالم لوگ اسواسطے کہ جس سے ڈرتے ہین اوسے اور اوسکا علم اور صفتین اور افعال جاننا ڈرنے مین شرط ہے تو جسکو علم زیادہ ہوتا ہے
اوسکو خوف زیادہ ہوتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ انی اعلمکم واخشاکم باللہ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
تحقیق کہ اللہ غالب ہے بدلا لینے مین اوس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے ڈرنے والون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ
بیشک جو لوگ پڑھتے ہین یا متابعت کرتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الٰہی کی کہ قرآن ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی
اونھون نے نماز اوسکے آداب و شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اونھون نے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز مین سے جو روزی
دی ہے ہمنے اونکو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ ملجائے وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر اس طمع پر کہ اس سبب سے اورون کو صدقہ دینے کی رغبت ہو
یا چھپانا مسنون صدقون مین ہوتا ہے اور ظاہر کرنا اونمین جو فرض ہین يَّرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہین ان کامون کے سبب سے تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اوسمین نقصان پہونچے ہی نہیں بلکہ بازار قیامت کے دن اونکے اعمال کی
متاع خوب رواج پائے ان عملون پر جو اونھون نے کیے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ تاکہ پورا کرے اللہ یعنی تمام و کمال اونھین پہونچائے
اُجُوْرَهُمْ اجر اونکے کامون کے وَيَزِيْدَهُمْ اور بڑھائے اونکی نیکیان مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اونکا اجر بڑھائے اور اونکو
شفاعت کا مرتبہ عطا فرمائے اور لباب مین ہے کہ اونکی شفاعت اون لوگون کے باب مین قبول کرے جنپر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے
اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالی غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ بخشنے والا ہے گناہگارون کو اجر دینے والا ہے شکر گزارون کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اور جو کچھ وحی کیا ہے ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا موافق
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کے جو اوس سے پہلے تھی کتابون مین سے یعنی اگلی آسمانی کتابون کے مطابق ہے اونکے عقائد

اور بھیجا

اور اصول احکام مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِعِبَادِہٖ اپنے بندون کے ساتھ لَخَبِيْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہی اونکے دل کی باتین جانتا ہی بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اونکے ظاہری کام دیکھتا ہی اور بندون کے حالات اوسپر پوشیدہ نہین ہین کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہین یا تکذیب پھر فرمایا کہ ہمنے اگلی کتابین تو اگلی امتون پر بھیجین ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہمنے الْكِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہمنے اوسکو نازل کرنے مین تاکہ عطا کرین ہم الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا اون لوگون کو جنھین برگزیدہ کیا ہی ہمنے مِنْ عِبَادِنَا ۚ اپنے بندون مین سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالی نے میراث فرمایا اسواسطے کہ میراث وہ مال ہوتا ہی جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آئے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنون کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اونکو پونچا ہی یا جسطرح بیگانہ میراث مین داخل نہین اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہین یا میراث کے حصون مین تفاوت ہی جیسے آٹھوان حصہ چھٹا حصہ چہ تہائی ایک تہائی نصف دو تہائیان اور کوئی میراث پوری لے لیتا ہی تو اسی طرح اہل قرآن کے حصے بھی متفاوت ہین ہر ایک اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہی مصرع زین بزم یکے جرعہ طلب کرد و یکے جام فَمِنْهُمْ پس بعضے بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ ظالم ہین اپنے نفس پر قرآن کے موافق عمل کرنے مین کمی کرکے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ اور بعض اونمین سے میانہ رو ہین لاکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْهُمْ اور ایک گروہ اونمین سے سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ پیشی لیجانے والے ہین نیکیون مین کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ خدا کے اذن سے اور اوسکے حکم اور توفیق سے ذٰلِكَ یہ وارث کر دینا اور برگزیدہ کر لینا هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ وہی فضل بڑا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ ہم مین سے سابق یعنی پیشی لیجانے والا سب پر پیشی لیگیا ہی اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات پائی اور ہم مین جو ظالم ہی وہ بخشا ہوا ہی تفسیر علیا مین ہی کہ حضرت پیغمبر نے ان تینون گروہون کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہین جو بے حساب بہشت مین جاوینگے اور مقتصد وہ جنکا حساب آسانی سے ہو جائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب مین رہینگے اور حق تعالی اپنی رحمت واسعت سے اونکے حال کی تلافی کریگا ذو النون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہین اور ہمارے مقتصد وہ ہین جو گھر ہی مین جہاد مین نہ جائین مگر جماعت نماز مین حاضر ہون اور ہمارے ظالم وہ ہین جو میدانون مین رہتے ہین نہ جہاد پر کمر باندھتے ہین نہ جماعت کی دولت پاتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ سابق وہ ہی جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد وہ ہی جو ہجرت کے بعد مکہ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہی جو فتح مکہ کے بعد اسلام مین داخل ہوا اصحاب تفسیر و تذکیر اور ارباب تحقیق و تدقیق نے ان تینون گروہون کے باب مین بہت کچھ کہا ہی تبرکاً چند باتین یہان بیان کیجاتی ہین اور ترتیب پر جو قرآن مین مذکور ہی یعنی پہلے ظالم درمیان مین مقتصد اخیر مین سابق سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ وہ جاہل ہین اور علم حاصل کرنے والے اور عالم اور بعضون نے کہا ہی کہ طالب دنیا ہین اور مائل عقبی اور متوجہ مولی یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور جرم سے مبرا یا گناہ پر مصر اور تائب توبہ شکن اور تائب ثابت توبہ پر اول سے آخر تک یا جسکی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جو دونون سے متعلق ہو اور وہ جسکی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنے والا خوف اور طمع سے اور عبادت

کرنے والا اللہ فی اللہ یا بے صبری کرنے والا بلا پر اور صبر کرنے والا بلا پر اور لذت پانے والا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل مال مشتبہ پر اور حلال کھانے والا یا ذکر سے غافل اور ذکر مین مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گناہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور واجد یعنی پانے والا یا وہ جسکی برائیان نیکیون پر زیادہ ہون اور وہ جسکی برائیان اور نیکیان برابر ہون اور وہ جسکی نیکیان برائیون پر زیادہ ہون یا وہ جسکا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو اور وہ جسکا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے سے لے اور دے نہین اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہین یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل ڈھونڈھے ہی نہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہین یا طالب نجات و طالب ثبات او طالب مناجات ہین حقائق سلمی مین ہی کہ دیکھنے والا آپ سے اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہی کہ ظالم وہ ہی جو ہمیشہ خواب غفلت مین ہے اور مقتصد وہ ہی کہ کبھی خواب غفلت سے چونکے بھی اور سابق وہ ہی جو ہمیشہ بیدار رہے لطائف مین کہا ہی کہ ظالم وہ ہی جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہی جو منعم سے نعمت کی طرف نہ پھرے اور سابق وہ ہی جو منعم سے منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے مین ہے اور اوس سے نعمتین حاصل کرے بیت نعیم ہر دو جہان میکنند بما عرض ❊ دل زمیانہ تمنا ندارد الا دوست ❊ حق تعالی نے اگلی امتون مین سے کسی امت کو یہ نوازش نہین فرمائی اور یہ بزرگی عطا نہین کی برگزیدگی کا نشان سب کے صفحۂ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تاکہ شرمندہ نہون اور رحمت سے غایت امیدوار رہین بیت نیاید از من آلودہ طاعت خالص ❊ ولے برحمت و فضلت امیدواری ہست ❊ اور بعضون نے کہا ہی کہ ظالم کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہی اور اوسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہی اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہی اور سابق کی تاخیر اس جہت سے ہی تاکہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہی یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود پسند نہ ہو جائے اسواسطے کہ خود پسندی وہ آگ ہی کہ جب جلائی جائے تو عبادت کے ہزار گھر بار اوس سے جلجاتے ہین نظم ای پسر عجب آتشے عجب ست ❊ گرم ساز تنور بولہب ست ❊ ہر کجا شعلہ از و افروخت ❊ ہر چہ از علم و زہد بود بسوخت ❊ جَنّٰتُ عَدْنٍ اقامت کے باغ ہین یَدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین تینون گروہ یُحَلَّوْنَ زیور پہنائے جائینگے فِیْهَا اون باغون مین مِنْ بعض اَسَاوِرَ کنگن سے ہونگے مِنْ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور صاف موتی کے عین المعانی مین ہی کہ سونے کے کنگن اور موتی عرب کے بادشاہون کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جسطرح بادشاہان عجم کے واسطے تاج مخصوص ہی وَلِبَاسُهُمْ اور لباس اوس گروہ کے لوگون کا فِیْهَا حَرِیْرٌ ○ بہشت مین ریشمی ہوگا دنیا کے ریشمی کپڑون کا سا نہین یعنی نہ اوسمین تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوا اور کہینگے یہ گروہ جب دوزخ کے گڑھے سے رہائی پا کر باغ جنت مین داخل ہونگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی الَّذِیْٓ اَذْهَبَ وہ خدا جو لیگیا عَنَّا الْحَزَنَ ہمسے رنج دوزخ کا یا جو خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرما کر وہ ہمسے دفع کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہین جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک

پیاس کا ضرر یا بادشاہ کا خوف یا لوگون کے حسد اور بغض کرنے کا دغدغہ اِنَّ رَبَّنَا بیشک ہمارا رب لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا گناہگارون کا ہے شَكُوْرٌ جزا دینے والا شکرگذارون کو الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا وہ خدا ہے اوتاریگا ہمکو دَارَ الْمُقَامَةِ قیام کرنے کے گھر مین کہ وہ جنت ہے اور اوس سے اور جگہ پھر جانا نہوگا مِنْ فَضْلِهٖ وہان اوتاریگا اپنے فضل و کرم سے ہمارے عمل کے سبب سے نہین لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نہ پہونچیگا ہمکو اوس اقامت کے مقام مین نَصَبٌ کچھ رنج طلب معیشت کی جہت سے اور نہ مشقتین جو دنیا مین تھین وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا اور نہ پہونچیگی ہمکو اوس جگہ لُغُوْبٌ ماندگی اور رنج اسواسطے کہ جنت مین کچھ کلفت اور محنت نہین ہے بلکہ عیش اور حضور اور فرحت اور سرور ہی ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اونکے واسطے ہے آگ دوزخ کی لَا يُقْضٰى نہ حکم کیا جائیگا عَلَيْهِمْ اونپر موت کا جبکہ وہ دوزخ مین ہونگے فَيَمُوْتُوْا کہ وہ مرجائین اور عذاب سے چھوٹین وَلَا يُخَفَّفُ اور نہ تخفیف کیا جائیگا عَنْهُمْ اونسے مِّنْ عَذَابِهَا کچھ عذاب دوزخ مین سے بلکہ جب آگ کے شعلے کم ہوجائینگے تو اوسکو زیادہ جلائین اور بھڑکائینگے كَذٰلِكَ اسی جزا کی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہین ہم كُلَّ كَفُوْرٍ ہر ناشکرے کو جو کفر اور ناشکری مین نہایت کو پہونچا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کافر يَصْطَرِخُوْنَ فریاد چاہتے ہونگے فِيْهَا دوزخ مین اور کہتے ہونگے کہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَخْرِجْنَا ہمکو نکال اور دنیا مین بھیج نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے غَيْرَ الَّذِيْ سوا اوسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ تھے ہم عمل کرتے اسواسطے کہ اب عذاب ہمنے انکھون دیکھ لیا اور جان لیا کہ دنیا مین ہمارے کام اچھے نتھے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ کیا ہمنے زندگی نہین دی تھی تمکو اور عمر عطا نہین کی تھی اوسقدر کہ نصیحت پکڑے فِيْهِ اوس عمر مین مَنْ تَذَكَّرَ کوئی جو چاہے کہ نصیحت پکڑے اسسے وہ عمر اتنی جسمین مکلف فکر کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ساتھ متمکن ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ عمر بیس اور ساٹھ برس کے درمیان مین ہے اور زاد المسیر مین ہے کہ ستر برس تک مانہ نصیحت پکڑنے کا ہے اوسکے بعد بوڑھاپے کا زمانہ ہے مقصود کلام یہ ہے کہ ہمنے تمکو عمر عطا فرمائی اسواسطے کہ تم نصیحت قبول کرو اور متنبہ ہوجاؤ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانے والا یعنی پیغمبر جو تمکو نصیحت کرتا تھا یا کتاب یا عقل یا قرابت والون اور پڑوسیون کی موت كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ ڈرانے والے سے بوڑھاپا مراد ہے اسواسطے کہ بوڑھاپے کا زمانہ شعلۂ حیات کو بجھانے والا ہے اور آئینۂ ذات پر زنگ بڑھانے والا ہے **مثنوی** نوبت پیری چو زد کوس رحیل ٭ دل شود از خوشدلی و عیش فرد ٭ در تن و اندام چو آید شکست ٭ لرزہ کند پاے ز رستنی چو دست ٭ موے سفید از اجل آرد پیام ٭ پشت خم از مرگ رساند سلام ٭ دولت اگر دولت جمشیدی ست ٭ موے سفید آیت نومیدی ست ٭ مونس مین ہے کہ جب دوزخی استغاثہ کرینگے اور غل مچائینگے اور کہینگے کہ یا اللہ ہمین پھر دنیا مین بھیج تاکہ نیک کام کرین تو جبسے دنیا پیدا ہوئی اور جب تک ختم ہوئی اتنے زمانہ تک فریاد کیا کرینگے حق تعالیٰ استفسار فرمائیگا کہ مین نے تمکو دنیا مین زندگی دی تھی وہ جواب دینگے کہ ہان ہمنے زندگی بھی پائی تھی ڈرانے والے کو بھی دیکھا تھا حق تعالیٰ فرمائیگا کہ فَذُوْقُوْا پھر چکھو عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ پس نہین ہے ظالمون کے واسطے یعنی مشرکون کے لیے مِنْ نَّصِيْرٍ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب وٹھالے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا جو آسمانون

ع ۱۱

اور سینون مین ہی تو کافرون کا احوال اوس پر پوشیدہ نہوگا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بیشک وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اوس چیز کو
جو چھپی ہی سینون مین هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ وہ ہی جسنے کردیا تمکو خَلٰٓئِفَ خلیفہ فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی تمکو اگلون کی
جگہہ پر صاحب مکان بنایا اور زمین مین تصرف کرنے کی کنجیان تمھارے قبضۂ اقتدار مین چھوڑدین اور یہ بڑی نعمت ہی فَمَنْ كَفَرَ پھر
جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت پر یا نعمت دینے والے پر ایمان نہ لائے فَعَلَيْهِ تو اوس پر ہو كُفْرُهٗ جزا اوسکے کفر کی وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہی کافرون کو كُفْرُهُمْ ایمان نہ لانا اونکا عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس اِلَّا مَقْتًا مگر سخت دشمنی
یعنی اونکے کفر کا نتیجہ نہین ہی مگر بغض باری کہ سبب غضب جاودانی وہی ہوسکیگا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور زیادہ نہ کریگا کافرون کو
كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اونکا اِلَّا خَسَارًا ۝ مگر نقصان آخرت مین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے
شُرَكَآءَكُمُ اپنے شریکون کو الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اونکو جنھین تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ
دکھاؤ اور خبر دو مجھکو کہ ان شریکون نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین مین سے اور اوسمین سے جو کچھ اوسکے اوپر
اور اوسکے اندر ہی اَمْ لَهُمْ یا کیا ہی اونکے واسطے شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ شریک آسمانون کے پیدا کرنے مین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
کیا دی ہمنے اونکو كِتٰبًا کوئی کتاب یہ بات کہنے والی کہ ہمنے شریک ٹھہرا لیا ہی فَهُمْ پس وہ عَلٰى بَيِّنَتٍ کھلی ہوئی دلیلون پر ہون
مِّنْهُ اوس کتاب سے بکر نے بَيِّنَة کی یے کو زبر پڑھا ہی اوسکے موافق یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے بَيِّنَة کی یے کو زیر پڑھا ہی بَلْ ایسا نہین ہی بلکہ
اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہین دیتے ہین مشرک بَعْضُهُمْ بعضے اونکے کہ رؤسا اور اشراف ہین بَعْضًا بعض کو کہ رذیل او تابع
لوگ ہین بتون کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ مگر مکر او فریب کی رو سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہی آسمانون اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا ۚ اسواسطے کہ زائل نہوجائین اپنی جگھون سے اسلیے کہ ممکن کو بقا کے حال مین
نگاہ رکھنے والا ضرور چاہیے لکھا ہی کہ جب یہود اور نصاریٰ نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ
نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جائین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مین اپنی قدرت سے انکو نگاہ رکھتا ہون تاکہ زوال نہ پائین یعنی
اپنی جگہہ سے ہٹ نجائین وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہوجائین اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہین ہی نگاہ رکھنے والا اونکو مِنْ اَحَدٍ
کوئی مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ زائل ہونے کے بعد کہ جگہہ پر لائے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی حَلِيْمًا بردبار کہ یہود اور نصاریٰ پر عذاب کرنے مین
جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا ۝ بخشنے والا اوسے جو اس بات سے رجوع کرکے اوسکی وحدانیت پر ایمان لائے اور جانے کہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ اوسکی
صفت ہی نظم خداوندی کہ معبود ست و واحد ۔ نگوید کس سوا او ہست و والد ۔ کسے کو را نباشد کفو و مانند ۔ بدو نسبت نشاید کرد فرزند
رؤسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کی تکذیب کی تو آپسمین کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ پر کیسے وہ گروہ ہین کہ اپنے
پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اونسے زیادہ راہ پائے ہوے ہوتے اور اوسکی تصدیق مین بڑی جلدی
کرتے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھون نے اللہ کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون کی کہ لَئِنْ
جَآءَهُمْ اگر آئے اونکے پاس نَذِيْرٌ کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَّيَكُوْنُنَّ تو البتہ ہونگے اَهْدٰى زیادہ راہ پائے ہوے مِنْ

اِحْدَى الْاُمَمِ ایک سے اگلی امتون کے جیسے یہود و نصارا وغیرہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جب آیا اونکے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَّا زَادَهُمْ نہ زیادہ کیا اوس نذیر کے آنے نے اونکو اِلَّا نُفُوْرَا ۙ مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا اِۨسْتِكْبَارًا اور نہ بڑھایا اونمین مگر حکم آلہی سے تکبر اور سرکشی فِي الْاَرْضِ زمین مین وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ اور یہ کہ مکر کیا اونھون نے برا مکر یعنی اوس نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور بہانے سوچے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ اور نہین پھرتا مکر برا مگر مکر کرنے والے کی طرف یعنی ہر مکر کرنے والے کا مکر احاطہ کرتا ہے اور اوسکے اطراف وجوانب لیلیتا ہے اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب مین وہ سوچا ہو وہی اپنے بارہ مین مشاہدہ کرتا ہے اس باب مین ابن یامین کا قطعہ ہے قطعہ درباب من زرہے حسد یک دو ناشناس ❊ دمہا زدند وکورہ تزویر تافتند ❊ زاعمال نفسہم ہمہ نیکی بمن رسید ❊ وایشان جزاے فعل بخویش یافتند ❊ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین تکذیب کرنے والے اور مکار یعنی انتظار نہین کرتے اور امید نہین رکھتے اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ مگر عادت آلہی کی جو اگلون مین جاری تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکارون پر عقوبت ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس نہ پاوگے اے ہمارے حبیب عادت آلہی کے واسطے تَبْدِيْلًا ۚ کچھ تبدیل یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہین بدل سکتا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور نہ پاوگے عادت آلہی کے واسطے تَحْوِيْلًا ۝ پھرنا یعنی تکذیب کرنے والون اور مکارون سے دوسرے کی طرف کوئی نہین پھیر سکتا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے اہل مکہ فِي الْاَرْضِ زمین مین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ تا کہ دیکھین شام اور یمن کی راہ مین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ سخت تر مکہ والون سے قُوَّةً ؕ قوت کی رو سے اور باوجود اسکے اونھون نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اونکے شہر و دیار مین باقی ہین وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور نہین ہے اللہ کہ عاجز کرے اوسکو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اور نہ زمین مین تو وہ جو چاہے کرے کوئی اوسکے حکم پر پیشی نہین کرتا اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہے عَلِيْمًا جانتا سب چیزون کا احوال قَدِيْرًا ۝ قادر اونمین تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ اور اگر پکڑتا خدا النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا لوگون کو جزا پر اوس چیز کے جو اونھون نے کمائی کی شرک و معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلٰى ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِنْ دَآبَّةٍ کسی جنبش کرنے والے کو آدمیون مین سے یا جن اور انس مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سب حیوانات مراد ہین کہ بنی آدم کے گناہون کی شامت سے ہلاک ہوتے ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین کہ مشرکون کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہوے مگر وہ جانور جو کشتی مین تھے تو اسوقت بھی اگر انکو گناہگارون کے گناہ کے وبال مین پکڑین تو سب نیست و نابود ہو جائین وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہے اونکو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وقت نام رکھے ہوے تک کہ اونکے ہلاک ہونے کا زمانہ ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ پھر جب آئیگا وقت اونکے ہلاک ہونے کا فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهٖ ہے اپنے بندون کو بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہے اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اوسکے حال کے موافق جزا دیگا نظم آنرا بہ لواے رضا بنوازد ❊ وین را بنوائر غضب بگدازد ❊ کس را بقضاے قدرتش کارے نیست ❊ آنست صلاح خلق کو میسازد ❊

ع ۵

ثلث وثمانون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	سورۃ یٰس مکیۃ وھی
تراسی آیتیں ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ یٰس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

یٰس ○ ینابیع مین ہی کہ حروف مقطعہ مین سے ہر ایک حرف ایک بھید ہی خزانۂ غیب کے بھیدون مین سے کہ حق تعالی نے اپنے حبیب علیہ السلام کو اوسپر اطلاع دی بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام اونپر نازل ہوے اور خدا اور رسول کے سوا کوئی اوس بھید سے واقف نہین بعضے علما نے یٰس کی تفسیر مین کہا کہ قرآن کا نام ہی اور حقائق سلمی مین ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی اور یہ حدیث کہ اِنَّ اللہَ قَرَءَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ اس قول کی تائید کرتی ہی اور تفسیر ماوردی مین ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن مین مذکور ہوے ہین اونمین سے ایک یٰس ہی اور وہ جو اہل بیت کو آل یٰس کہتے ہین اسکی تائید کرتا ہی مصرع سلام اللہ ذکر کم یا آل یاسینا ❊ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ یے اشارہ ہی یوم میثاق کی طرف اور سین عبارت ہی اوسکے سر سے ای شوق والے دوستو بحر الحقائق مین ہی کہ یٰس کے معنی یہ ہین کہ قسم ہی مین نبوت حبیب کی اور اونکے سر مطہر کی اور بعضے اس بات پر ہین کہ یٰس کے معنی یا انسان ہین بنی طی کی لغت مین یٰس اصل مین یا انیسین تھا کثرت ندا کی جہت سے اوسمین اختصار کر دیا ہی جسطرح ایمن اللہ مین من اللہ کہتے ہین اور حقیقت یہ ہی کہ کلام عرب مین کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہین جیسے قَدْ قُلْتُ لَہَا قِفِیْ فَقَالَتْ لِیْ قَاف یعنی وقفت تو چاہیے کہ حرف سین کلمہ کی طرف اشارہ ہو اور جو قول کہ گذرا اوسکے موافق انسان کی طرف اشارہ ہی اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اسواسطے کہ کمال انسانیت کی صفت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہی اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہی کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یہ ان حرفون کی تفسیر ہو اور جاننا چاہیے کہ حرفون مین سین کو سویت اعتدالیہ ہی کہ اوسکے زبر و بینات مین توافق اور تساوی ہی اور کسی حرف کا یہ حال نہین تو لاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہی اسواسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید مین خواہ احکام شرع مین آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہی **نظم** ترا است مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال ❊ کہ در خصائص توحید اعدلی زہمہ ❊ تمکن ست ترا در مقام جمع الجمع ❊ بدین فضیلت مخصوص افضلی زہمہ ❊ اور کلمات سابقہ کے فحوا سے قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰس کی خوشبو سونگھ سکتے ہین **فرد** خدایت لشکرے دادہ ز قرآن ❊ پس آنگہ قلب آن لشکر ز یٰس ❊ جوامع الاصول مین صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰس اور جو کوئی سورہ یٰس پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بارہ پارون کا ثواب پاتا ہی اور اس سورت کو متم کہتے ہین یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونون جہان کی نیکی تمام کر دیتی ہی اور دافعہ کہتے ہین کہ اوس سے سب برائیان دفع کرتی ہی اور قاضیہ کہتے ہین کہ پڑھنے والے کی سب حاجتین روا کرتی ہی لکھا ہی کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد تم رسول ہو خدا نہین ہو حق تعالی نے فرمایا کہ یٰس ای سید وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ قسم ہی قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی اِنَّکَ بیشک اور بے شبہ تم لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○

رسولون مین سے جنھین خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہی اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر کہ توحید ہی یا تم بھیجے گئے ہو
طریقۂ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دینے والی ہی تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدائے قوی نے اپنے ملک مین اور
بکر نے تنزیل کے لام کو پیش پڑھا ہی یعنی قرآن اوتارا ہوا ہی خدائے غالب الرَّحِیْمِ ○ لا مہربان کا خلق پر اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تم رسولون مین سے ہو لِتُنْذِرَ تاکہ تم ڈراؤ عذاب الٰہی سے قَوْمًا اوس گروہ کو کہ مَّآ اُنْذِرَ نہین ڈرائے گئے ہین اٰبَآؤُهُمْ
اونکے باپ قریب زمانہ کے زمانۂ فترت سے دوری اور دیری کے سبب سے یا ڈرائے گئے اونکو اوس چیز سے کہ ڈرائے گئے اونکے باپ دادا زمانہ دور کے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد مین فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ پھر وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک حق ہوا قول عذاب کا
عَلٰٓی اَكْثَرِهِمْ اکثر کافرون پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ کا کلمہ حق ہوا اونپر فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ تو وہ نہین
ایمان لائے اس سے وہ کافر مراد ہین جنکو خدا ازل مین جانتا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے یا شرک پر قتل ہونگے جیسے ابوجہل اور اوسکے مثل اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک کیے ہمنے فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اونکی گردنون مین طوق فَهِیَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَی الْاَذْقَانِ اونکی ٹھوڑیون کی طرف
اور چھوڑتے ہی نہین کہ سر ہلائین فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ پس وہ سر اوٹھائے ہوئے ہین اور آنکھین بند کیے گئے یہ تمثیل مشرکون کی ہی اوس
گروہ کے ساتھ جو گردن مین طوق ڈالے ہون لکھا ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز مین دیکھے تو آپکا سر توڑے ایکدن دیکھا کہ آنحضرت
نماز پڑھتے ہین پتھر اوٹھایا اور آپکے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اوٹھایا تو وہ ہاتھ اوسکی گردن مین لپٹ گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین چمٹ کر گردن مین لگ گیا
آیت نازل ہوئی کہ ہمنے اونکو باز رکھا جسطرح طوق اور ہتکڑی پہنے ہوئے آدمی کامون سے باز رکھے جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم
بنی مخزوم نے ابوجہل کا ہاتھ اوسکی گردن سے بمشکل تمام چھوڑایا اور ایک مخزومی بولا کہ مین جاتا ہون اور اسی پتھر سے محمد کو قتل کرتا ہون جب
آپکے قریب آیا تو اندھا ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کر دی ہمنے مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ اونکے منہ کے سامنے
سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سَدًّا آڑ اور روک فَاَغْشَیْنٰهُمْ پھر چھپا دین ہمنے اونکی آنکھین
فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ پھر وہ نہین دیکھتے محققون نے کہا ہی کہ سامنے کی آڑ امید بڑی کرنا ہی اور پیچھے کی آڑ گذرے ہوئے گناہون سے
غفلت ہی اور جسکو ایسی دو آڑین گھیرے ہون تو دلائل قدرت مین نظر کرنے سے اوسکی آنکھ ڈھپی ہوگی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی
راہ نہین دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اور برابر ہی اونپر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراؤ تم اے ہمارے حبیب اونکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
یا نہ ڈراؤ تم اونکو لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے اسواسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خدائے حکیم کی کفر پر اونکے قتل اور
موت کا حکم لگا چکی ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ نہین ڈرتے اور نہین آگاہ کرتے ہو تم اے ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ اوسکو جو پیروی کرتا ہی قرآن کی اور اوسکی نصیحتین قبول کرنے کو سنتا ہی وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہی خدا سے
بِالْغَیْبِ پوشیدگی مین یعنی چھپا ہوا اوس سے ڈرتا ہی خلق کی نظر مین نہین یا خدا سے اوس چیز مین ڈرتا ہی جو اوس سے غائب ہی
یعنی امور آخرت مین فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دو اوس ڈرنے والے کو بِمَغْفِرَةٍ پچھلے گناہ بخشنے کی وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ○ ع
اور بڑے اجر کی آیندہ زمانہ مین یعنی بہشت کی لکھا ہی کہ بنو سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہین اگر مسجد کے قریب

وقف غفران

ہم گھر لین تو کیسا ہی پس یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتے ہین مردون کو قبرون سے او تھا کر یا مردہ دلونکو
ہدایت فرماکر وَنَكْتُبُ اور لکھتے ہین ہم مَا قَدَّمُوْا جو کچھ اونھون نے پہلے سے بھیج رکھا ہی نیک یا بد کام وَاٰثَارَهُمْ
اور ہم لکھتے ہین اونکے پانون یعنی اونکے پانون کے نشان کہ چلکر مسجد مین جاتے ہین مراد یہ ہی کہ اونکی خطائین مٹا دینگے اور ہر قدم پر عنایت کا
نشان اونکے سفرۂ اعمال پر کھینچا جائیگا وَكُلَّ شَيْءٍ اور سب چیزین اَحْصَيْنٰهُ ہمنے نگاہ رکھی ہین یا ہمنے بیان کی ہین فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اوس دفتر مین جو پیشوا ہی کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ

ع ۱۲

وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے بنو سلمہ تم اپنے گھرون مین رہو اسواسطے کہ تمہارے قدمون کے نشان کا ثواب لوح محفوظ مین لکھتے ہین صحیحین مین ہی کہ
نمازیون مین سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہی کہ مسجد مین جسکے آنے کی راہ بہت دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس بات سے
کہ نیک ہون جیسے وہ علم جو لوگون کو سکھائین یا وہ وقف جو نیک مقامون پر کرتے ہین یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پل سرا یا مسجد یا آثار بد ہون
جیسے باطل امرون کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین سب آثار لکھتا ہون اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا
دونگا **نظم** از مکافاتِ عمل غافل مشو ✤ گندم از گندم بروید جو ز جو ✤ اینچنین گفت ست پیر معنوی ✤ کای پسر آنچہ کاری بدروی ✤
وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ مثل اہل انطاکیہ
کی اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ جب آئے اوس گانون مین بھیجے ہوئے لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اوٹھ جانے کے

وقف لازم

قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریون کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکے خلیفہ
ہوے تھے اور وہ دو حواری جو اونکے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے اونکے نام یحییٰ اور تومان ہین یا ناوس ماروس آور ثعلبی نے کہا ہی کہ صادق
اور صدوق او حضرت عیسیٰ نے اونکو اسواسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائین یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو
ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریان چراتا ہی اوسے سلام کیا اوسنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوے ہین
خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بلاتے ہین وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعوی سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو انھون نے
جواب دیا کہ ہان ہم بیمارون کو اچھا کر دیتے ہین سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہین بڈھا بولا کہ برسون گذر گئے
میرا بیٹا بیمار ہی اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہین اگر تم اوسکے درد کی دوا کر دو تو مین تمہارے خدا پر ایمان لاؤن اونھون نے اوس بیمار کے
سرھانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی **بیت** قدم بنہادی و بر ہر دو دیدہ جا کردی ✤ بیک نفس دل بیمار را دوا کردی ✤ بس وہ
بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہی کہ اوسے صاحب یٰس کہتے ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس
قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان مین سبقت لیجانے والون مین سے ایک وہ بھی ہی غرضکہ حضرت عیسیٰ کے ان دونون بھیجے ہوے
آدمیون کی خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ معالم مین اوسکا نام انطیخس
رومی لکھا ہی جب پہنچتا تھا اوسنے ان دونون شخصون کی خبر پائی اور انکی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف
بندون کو بلاتے ہین اور بت پرستی سے منع فرماتے ہین بس انکو قید خانہ مین بھیجدیا اور شمعون انکے پیچھے آئے اور بادشاہ کے

خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم و حکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہوگئے تو حق تعالی نے اس قصہ سے خبر دی کہ اِذْ
اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہمنے اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ انطاکیہ کے لوگون کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسی اور شمعون نے ہمارے حکم سے دو حواری
بھیجے فَكَذَّبُوْهُمَا تو تکذیب کی اون گاؤن والون نے اون دونون کی اور اونکو قید خانہ مین بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہمنے
اونکو اور بکر نے عَزَزْنَا بے تشدید پڑھا ہی یعنی غالب کر دیا ہمنے اونکو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوے کے سبب سے کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا
ہین اور بعضون نے کہا ہی شمعان یا سلوم یا یونس ہین فَقَالُوْٓا تو کہا اون بھیجے ہوون نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ
بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین عیسی علیہ السلام کے پاس سے یا اونکے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اوس شہر کے لوگون نے
کہ مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا مثل ہمارے اکثر صفات بشریہ مین پھر تمکو رسالت کے ساتھ کیون خاص کیا
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہین بھیجی اللہ تعالی نے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز وحی اور رسالت مین سے اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم
اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ مگر جھوٹ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا کہا اون بھیجے ہوون نے کہ ہمارا رب يَعْلَمُ جانتا ہی
کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ تمہاری طرف بھیجے ہوے ہین وَمَا عَلَيْنَآ اور نہین ہی ہمپر اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۝ مگر پہونچادینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کر چکے اور ہمنے پیغام پہونچادیا اگر تم ہماری دعوت نہ قبول کروگے اور ہمارا دین اختیار
کروگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ وہ بولے کہ ہمنے بدفالی لی تمہارے آنے سے کہ جب سے تم اس شہر مین
آئے ہو مینھ نہین برسا اور ہماری سب کھیتیان خشک ہوگئین لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا اگر باز نہ آؤگے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّكُمْ
ضرور پتھرون سے مار ڈالینگے ہم تمکو وَلَيَمَسَّنَّكُمْ اور البتہ پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہمسے عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا
قَالُوْا طَآئِرُكُمْ کہا پیغام پہونچانے والون نے کہ فال بد تمہاری مَّعَكُمْ تمہارے ساتھ ہی یعنی تمہارے فاسد عقیدون
اور باطل عملون کی شامت ہی اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ
تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ گروہ ہو ڈھینگے اور حد سے گذرے ہوے لکھا ہی کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین آتے اور حق تعالی کو
سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہین بادشاہ اونپر بڑا اعتماد کرنے لگا بے اونکے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ رکھتا
ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت مین نے سنا ہی کہ آپنے دو مسافر غریب قید کیے ہین اونکو قید کرنے کی کیا علت ہی بادشاہ بولا کہ وہ
دعوی کرتے ہین کہ تمہارے بتون کے سوا اور خدا ہی شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجیے ذرا اونہین حاضر تو کرین کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہین
بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون حاضر کیے گئے جب اونھون نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل مین خوش ہوے اور دلیر ہوگئے شمعون نے اونسے
پوچھا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اوسکی عبادت کرتے ہین جسنے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہی
وہ بولے کہ اندھے کو آنکھون والا کر دیتا ہی شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اون دونون سے
کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھون کو آنکھون والا کردے اونھون نے دعا کی پس فوراً پلک مارتے ہی اون اندھون کی آنکھین
کھل گئین شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائین بادشاہ نے

چلیپے سے کہا کہ شمعون تم نہین جانتے کہ یہ خدا نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے دوبارہ کہا کہ ای جولو تمھارا خدا اور کیا کرسکتا ہی وہ دونون غریب بولے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر تمھارا خدا یہ کام کرتا ہی تو ہم سب و سپر ایمان لاتے ہین تو ایک بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی یا سات دن کے کسی مردہ کو اونھون نے دعا کرکے زندہ کردیا بس بادشاہ تمام قوم سمیت اوسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگون نے مومنون کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب نجار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہ سے اوس طرف متوجہ ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ اور آیا دور کنارۂ شہر سے یعنی اوس شہر سے بہت دور جگہ پر سے رَجُلٌ ایک مرد يَّسْعٰى دوڑتا ہوا اون بھیجے ہوون کو جتانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ يٰقَوْمِ بولا کہ ای میری قوم اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پیروی کرو بھیجے ہوون کی اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ پیروی کرو اون لوگون کی جو نہین مانگتے تمسے اَجْرًا کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ راہ پائے ہوے ہین خیر کے ساتھ دونون جہان مین وَمَا لِيَ اور کیا ہی ہمکو سچائی کی رو سے لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ نہین عبادت کرتے اوسکی جسنے ہمکو پیدا کیا اور معدوم سے موجود کردیا وَاِلَيْهِ اور اوسکے حکم اور جزا کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اپنی طرف پیدا کرنے کی اضافت شکر ظاہر کرتا ہی اور پھر زندہ ہوکر اوٹھنے کی اضافت کافرون کے ساتھ زجر اور تہدید مین مبالغہ ہی ءَاَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہون مین مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا یعنی بت اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے کہ کچھ ضرر مجکو پہونچائے تو لَّا تُغْنِ عَنِّيْ کفایت نہین کرتی مجسے شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا شفاعت بتون کی کچھ بھی اوس ضرر مین سے یعنی بت مجسے بلا کو دفع نہین کرتے وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اور نہ رہائی دیتے ہین مجکو اور نہ خلاص کرتے ہین پس اگر مین اوسے پوجون جو نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہی نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچاتے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہی اوس سے ہاتھ اوٹھاؤن تو اِنِّيْٓ اِذًا بیشک مین اوسوقت ہون لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین جب کافرون نے حبیب نجار سے یہ بات سنی تو اونھین قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبرون کی طرف متوجہ ہوکر بولے کہ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بیشک مین ایمان لایا ہون بِرَبِّكُمْ تمھارے رب پر فَاسْمَعُوْنِ ۝ تو تم سنو میرا ایمان تاکہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم کی طرف مخاطب ہوکر یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اونھین پتھر مارنے لگے یہانتک کہ وہ مر گئے اور بازار انطاکیہ مین اونکی قبر ہی اور ایک قول یہ ہی کہ لوگون نے اونھین مار ڈالا اور حق تعالی نے پھر زندہ کرکے بہشت مین داخل فرمایا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لوگون نے جب اونھین قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اونھین بہشت مین پہونچا دیا قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ داخل ہو جنت مین جب وہ بہشت مین گئے تو قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِيْ وہ چیز جسکے سبب سے بخشدیا مجکو رَبِّيْ میرے رب نے وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اور کردیا مجکو اون لوگون مین سے جو نوازے ہوے ہین بزرگی کے ساتھ اور ایک قول یہ ہی کہ وہ بھیجے ہوے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہو گئے اور ایک قول یہ ہی کہ اور سب تو سلامت بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوے یا آسمان پر چلے گئے وَمَآ اَنْزَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے عَلٰى قَوْمِهٖ حبیب کی قوم پر

مِنْۢ بَعْدِهٖ اونکے قتل ہونے یا اوٹھ جانے کے بعد مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نہ تھے ہم مُنْزِلِيْنَ ۝
اوتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل و خوار او بیقدر ہین کہ اونہین ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر
نہ چاہیے اور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اوترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اسلیے
کہ کافرون کا لشکر کسی حساب مین ہو اِنْ كَانَتْ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبرئیل
علیہ السلام نے اونکے شہر کے دونون بازو پکڑ کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ تو وہی وہ خٰمِدُوْنَ ۝ مرے پڑے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام
کی ایک ہی چیخ سے سب مر گئے جیسا ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہی يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ اے افسوس کافر بندون پر مَا يَاْتِيْهِمْ
مِّنْ رَّسُوْلٍ نہین آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ہنسی کرتے تھے
اَلَمْ يَرَوْا کیا اونھون نے نہین دیکھا اور نہین جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونکے پہلے مِّنَ الْقُرُوْنِ
زمانون والون مین سے اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ نہین دیکھا اونھون نے یہ کہ جو اگلے زمانہ مین ہلاک ہوے وہ اونکی طرف لَا يَرْجِعُوْنَ ۝
نہین پھرتے یعنی دنیا مین پھر نہین آتے وَاِنْ كُلٌّ اور نہین ہین وہ سب لَّمَّا جَمِيْعٌ جبکہ ہم جمع ہون لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝
ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اون اگلے کافرون مین سے جنکو ہمنے ہلاک کیا یا یہ مخالف پیچھے رہے ہو
سب میدان حشر مین ہمارے حضور حاضر ہونگے اور اپنے افعال و اقوال کے موافق جزا اور سزا پاوینگے یعنی بڑے عذاب مین مبتلا ہونگے
اور محرومی کے قیدخانہ مین ہمیشہ کے واسطے قید ہونگے بیت ز نعمتِ جنان ہمہ محروم جاودان ٭ محزون و مستمند ہمہ محبوس و مبتلا
وَاٰيَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ کافرون کے واسطے زمین مری ہوئی ہی
یعنی خشک بے گھاس کہ ہمنے مینھ کے سبب سے اَحْيَيْنٰهَا زندہ کردیا ہمنے اوسکو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہمنے اوس سے حَبًّا
دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہی فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ تو اوس دانہ مین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور پیدا
کردیے ہمنے زمین مین جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ خرمون کے اقسام وَّاَعْنَابٍ اور انگورون کے انواع مین سے وَّفَجَّرْنَا اور جاری
کردیے ہمنے فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ زمین مین چشمون مین سے لِيَاْكُلُوْا تاکہ کھائین وہ مِنْ ثَمَرِهٖ میوے مین سے جو کہ
ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اور نہین کیا اونکے ہاتھون نے یعنی اون میوون مین سے کھاتے ہین جنہین اونکے
ہاتھون نے کچھ کام ہی نہین کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہین اور بکر نے عملت پڑھا ہی اور ما موصولہ کہا ہی یعنی جاری کیا ہمنے
باغون مین جو کچھ کیا ہی اونکے ہاتھون نے شیرۂ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ کیا پھر شکر نہین کرتے ان نعمتون کے
مقابلہ مین اور منعم کی پرستش نہین کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہین کہ زمین
دل کو ہمنے زندہ کردیا عنایت کے مینھ سے اور پیدا کیا ہمنے اوس سے طاعت کا دانہ کہ روحین اوس سے غذا پاتی ہین اور پیدا
کردیے ہمنے باغ ذکرون کے خرمون اور شوقون کے انگورون کے اور حکمت کے چشمے اوسمین ہمنے جاری کردیے کہ مکاشفون
اور مشاہدون کے پھلون سے فائدہ لیتے ہین اور جو کام کہ اونھون نے کیے ہین خیرات و صدقے اوسکے نتیجون سے بہرہ مند

وقف غفران

ع ۲

ہوتے ہین کیا شکرگزاری نہین کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اوسکی زیادتی کا سبب ہو کہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ نظم گر شکر کنی زیادہ گردد نعمت ٭ وز دل ببرود غدۂ بیش و کمت ٭ بس رو و بسر منزل مقصود بسی ٭ از منہج شکر گر نلغزد قدمت ٭ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا پاک ہی وہ جسنے قدرت کاملہ سے پیدا کین سب قسمین او نوعین مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے جو اوگاتی ہی زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ اور اونکی ذاتون مین سے یعنی بشر مرد اور عورت وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ○ اور اوس چیز مین سے جو نہین جانتے ہین اقسام خلائق مین سے وَاٰیَةٌ لَّھُمُ الَّیْلُ اور دوسری نشانی اونکے واسطے ہماری قدرت پر رات ہی کہ حکمت کی رو سے نَسْلَخُ کھینچتے ہین اور دور کرتے ہین ہم مِنْهُ النَّھَارَ اوس سے دن کی روشنی کو فَاِذَا ھُمْ پھر اوسوقت وہ مُّظْلِمُوْنَ ○ آنے والے ہین تاریکی مین وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ اور نشانی ہی آفتاب ہی کہ چلتا ہی لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا اوس قرارگاہ کی طرف جو اوسکے واسطے ہی صحیح مسلم مین ہی کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش کے نیچے ہوتی ہی اور کہتے ہین کہ قرارگاہ سے مراد حد معین ہی کہ آفتاب کا دور اوسپر تمام ہو ذٰلِكَ وہ اوسکا قرارگاہ کی طرف جانا تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ اندازہ ہی خدا کا جو غالب ہی اپنی قدرت کے سبب سے ہر مقدور پر جاننے والا ہی ہر معلوم کو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ اور چاند کو مقرر کر دیا ہمنے یعنی اوسکی سیر مَنَازِلَ منزلون مین کہ اٹھائیس ہین بارہ برجون مین اسواسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلین اور ایک تہائی ہوتی ہی اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہی اور منازل اجتماعیہ مین اوسکا نور بڑھتا ہی اور منازل استقبالیہ مین گھٹتا ہی اور جھکنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہی حَتّٰی عَادَ اوسوقت تک کہ ہوتا ہی اخیر منزل مین باریکی اور زردی اور کجی کے سبب سے كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ○ مانند اوس لکڑی کے جو یکسالہ شاخ خرما کی ہو خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل لَا الشَّمْسُ نہ آفتاب یَنْۢبَغِیْ لَھَاۤ چاہیے اوسکو اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ کہ پا جائے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے مین اسواسطے کہ چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہی اور آفتاب ایک برس مین تو آفتاب اگر جلد سیر کرنے مین چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چارون فصلین اپنی وضع سے گر جائین اور اوگنے والی چیزین پیدا ہونے اور حیوانات کی زندگی مین خلل پڑے وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہی دن کے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہی بعضون نے کہا ہی کہ دن رات سے اونکی دونون نشانیان یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہین مطلب یہ ہی کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے ماہتاب کو نہین پاتا ہی تو ماہتاب بھی روشنی مین آفتاب پر بڑھ نہین جاتا ہی وَكُلٌّ اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ○ آسمان مین تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَاٰیَةٌ لَّھُمْ اور نشانی اونکے واسطے اَنَّا حَمَلْنَا یہ ہی کہ اوٹھایا ہمنے ذُرِّیَّتَھُمْ اونکے باپون کو یعنی بٹھلایا ہمنے فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ کشتی مین جو بھری ہوئی تھی آدمیون اور سب حیوانون سے یعنی کشتی نوح مین اور بعضون نے کہا ہی کہ ذریت سے اولاد مراد ہی کہ اوسے تجارت کو بھیجتے ہین یا عورتین اور بچے مراد ہین کہ اونکو سفر مین لیجاتے ہین یعنی چونکہ اونکے بچون کو خشکی مین سفر کرنے کی قوت نہین تو اونکے واسطے ہمنے کشتی مقرر کر دی وَخَلَقْنَا لَھُمْ اور پیدا کیا ہمنے لوگون کے واسطے مِّنْ مِّثْلِهٖ اوسکے مثل

مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وہ چیز جسپر سواری کرتے ہین جیسے ہودنگی پلیلا اور مثل اوسکے اور بعضون نے کہاہی کہ اوس سے مراد ہین کہ وہ میدا کون کی
کشتیان وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہین تو نُغْرِقْهُمْ ڈبو دین اہل کشتی کو فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ تو کوئی فریادرس نہین اونکا جو اونہین
ڈوبنے سے بچاوے وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ اور نہ وہ چھوڑائے جاوینگے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کرین ہم مِّنَّا
اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دین ہم اونکو فائدہ دینا اِلٰى حِيْنٍ ۝ اوس زمانہ تک کہ اونکی اجل پہونچے وَاِذَا قِيْلَ
اور جب کہا جاتا ہے لَهُمُ اتَّقُوْا کافرون کو کہ ڈرو مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ اوس عذاب سے جو تمسے پہلے تکذیب کرنے والے گروہون کو
پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس عذاب سے جو تمہارے پیچھے ہی یعنی آخرت مین اور مراد یہ ہی کہ ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید
رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کرکے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہین وَمَا تَاْتِيْهِمْ اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اونکے رب کی نشانیون مین سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلون مین سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝
اوس سے منہ پھیرنے والے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہی اونسے کہ درویشون اور محتاجون پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی تمکو اللہ نے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی کفار عرب
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی کافر لوگ استہزا کے طور پر ایمان والون سے کہتے ہین کہ کیا کھانا دینگے
ہم یعنی نہ دینگے مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اوسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗٓ تو آپ کھانا دیتا اوسکو یعنی تمہارے زعم مین خدا خلق کو
رزق پہونچانے پر قادر ہی تو چاہیے کہ اونکو کھانا دیتا جب وسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہین دیتے اور کہا کافرون نے مومنون کو کہ اِنْ
اَنْتُمْ نہین ہو تم اے مومنو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ مگر کھلی ہوئی گمراہی مین کہ ہمکو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے
ہو اور اونکی یہ بات خطا اور غلط تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگون کو مالدار کیا ہی اور بعضون کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا
کہ مالدار مال مین سے جو خدا نے مقرر کیا ہی محتاجون کو بہرہ مند کرین تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ کرنے کے باب مین جو خدا نے حکم فرمایا
اوسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جفا ہی

نظم

درویش را خدا بتوانگر حوالہ کرد ✤ تا کار او بساز و فارغ کند دلش ✤ از رد کے
بخل گر نشود ملتفت بدو ✤ فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش ✤

وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰى کہان ہی هٰذَا الْوَعْدُ
وہ وعدہ کیا ہوا تمہارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے
مَا يَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہین کرتے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ مگر ایک آواز سخت کا کہ لیلیوے اونکو یعنی نفخۂ صاعقہ
کہ نفخۂ فزع کے بعد ہی اونکو لیلیگا وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ حالانکہ وہ اوسوقت سودے اور معاملہ مین لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول
ہونگے اور دنیا کے کام بنا رہے ہونگے کہ حضرت اسرافیل یکبار صور پھونکینگے اور تمام خلق وہین مرجائیگی مگر جسے اللہ بچائے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تو نہ سکینگے تَوْصِيَةً وصیت کرنا اون لوگون کو جو اونکے پاس حاضر ہون وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے اون لوگون کی طرف
جو غیر حاضر ہون يَرْجِعُوْنَ ۝ع پھر سکینگے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائینگے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور چالیس برس کے
بعد پھونکینگے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰى رَبِّهِمْ اپنے رب کی طرف

وقف غفران

وقف لازم

يَنْسِلُوْنَ ○ دوڑینگے اور یہ چالیس برس کا فرق ہے عذاب نہو کا جیسا وٹھائے جائینگے تو قَالُوْا يٰوَيْلَنَا کہینگے کہ اے واے ہمکو مَنْۢ بَعَثَنَا کسنے اوٹھایا ہمین مِنْ مَّرْقَدِنَا ہماری سونیکی جگہ یعنی ہماری قبرون سے تو فرشتے جواب دینگے کہ هٰذَا یہ ہو مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث ونشر کا اور تم کہتے تھے کہ ہتی ہذا الوعد وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اور سچ کہا پیغمبرون نے قبرون سے اوٹھنے اور جزا پانیکے باب مین اور تمنے اونکا کہا باور نہ کیا اِنْ كَانَتْ نہو گا یہ واقعہ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہو یعنی ایک ہی نفخہ کے ساتھ زندہ ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو ناگاہ وسے تمامی جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہونگے فَالْيَوْمَ تو اوسدن کہ جزا کا دن ہے لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائیگا کوئی جی شَيْئًا کچھ بھی اپنے کامون کی جزا مین سے یعنی نہ تو اونکے ثواب مین سے گھٹائینگے نہ عذاب مین بڑھائینگے جسقدر جزا یا سزا کے مستحق ہین اوسی قدر پائینگے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے اے اہل محشر اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کی کہ تھے تم کرتے بھلا اور برا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْيَوْمَ اوسدن فِيْ شُغُلٍ کام مین ہونگے فٰكِهُوْنَ ○ شادان اور نازان میوے کھاتے اور مزے اوڑاتے اور وہ کام کنواریون کے پاس جانا ہے یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان ہونا یا نعمت حاصل کرنے مین مشغول ہونگے اور دوزخیون کے امور اور عذابون مین تامل کرنے سے فارغ ہونگے یا خدا اونہین ایسے شغل مین مشغول فرمائیگا کہ جو لوگ دوزخ مین ہونگے اونہین یہ بھول جائینگے اسواسطے کہ اونہین یاد کرنے سے عیش مین خلل پڑے بحر الحقائق مین ہے کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہین کہ اونکو جنت کی نعمتین ہی مقصود تھین حق تعالی اونکو نعمتین حاصل کرنے مین مشغول کریگا اور یہ حال اگرچہ دوزخیون کی بہ نسبت بڑی نعمت ہے مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہے اور اس جگہ سے اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ کا بھید مل سکتا ہے کہتے ہین کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اونھون نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے اور جب ہوش مین آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانین کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز مین مشغول ہین تو ابھی ہلاکت مین پڑین کشف الاسرار مین شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ بہشت کی نعمت مین مشغول ہونا تمام مومنون کا حصہ ہے لیکن مقربان حضرت مطالعۂ شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہونگے نظم روزیکہ مرا وصل تو درچنگ آید ✤ از حال بہشتیان مرا ننگ آید ✤ وربے تو بصحراے بہشتم خوانند ✤ صحراے بہشت بر دلم تنگ آید ✤ هُمْ وے یعنی اصحاب جنت وَاَزْوَاجُهُمْ اور اونکی عورتین جو دنیا مین تھین یا حورین فِيْ ظِلٰلٍ سایون مین عالیشان مکانون کے یعنی ایسے مقام پر جو حرارت آفتاب سے دور ہو عَلَى الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر مُتَّكِــُٔوْنَ ○ تکیہ لگائے ہونگے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہے لَهُمْ فِيْهَا اونکے واسطے ہین بہشت مین فَاكِهَةٌ میوے پھلون کے اقسام سے وَّلَهُمْ اور اونکے واسطے ہے مَّا يَدَّعُوْنَ ○ جو کچھ چاہین اور آرزو کرینگے احقاف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کھانے پینے کی چیزون مین سے جنتی جو کچھ خیال کریگا بے اسکے کہ زبان پر لاوے اوسے اپنے سامنے حاضر دیکھیگا اور اونکے واسطے ہوگا سَلٰمٌ تحفہ سلام قَوْلًا خطاب بے واسطہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ پروردگار مہربان سے معالم مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت

اپنی نعمت مین ڈوبے ہونگے کہ ناگاہ ایک نور اونپر ظاہر ہوگا جب وے سر اوٹھا مینگے تو حضرت رب العزت فرمائیگا کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ
یا اہل الجنۃ **بیت** سلام دوست شنیدن سعادت ست۔ وسلامت ✤ بوصل یار رسیدن فضیلت ست و کرامت ✤ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اور جدا ہو جاؤ آج أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ اے مشرکو موحدون سے اور اے منافقو مخلصون سے اسواسطے کہ تمکو دشمنون کے قید خانہ مین
ہنکاتے ہین اور اونھین دوستون کے باغ مین بلاتے ہین أَلَمْ أَعْهَدْ کیا عہد نہین کیا مین نے إِلَيْكُمْ تمہارے ساتھ اور
نہین حکم کیا تھا مین نے تمکو يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی
بتون کو شیطان کے کہنے سے إِنَّهُ لَكُمْ بیشک وہ تمہارا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ دشمن ہے کھلا ہوا اور تمہارے باپ آدم کے ساتھ
اوسکی دشمنی سب پر ظاہر ہے وَأَنِ اعْبُدُونِي اور نہین عہد کیا تھا مین نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ مین تمہارا دوست
خیرخواہ ہون هَٰذَا یہ میری عبادت صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ راہ ہے سیدھی جنت کی وَلَقَدْ اور بیشک اور بیشبہ أَضَلَّ
گمراہ کر دیا شیطان نے مِنْكُمْ تم مین سے اے آدمیو جِبِلًّا كَثِيرًا بہتیری خلق کو تمسے پہلے أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝
کیا نہین ہو تم کہ سمجھو اور اپنے کو اوسکے ہاتھ اور پھندے سے چھوڑاؤ اور اوسکے فریب مین نہ آؤ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ یہ دوزخ ہے الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اوسکا دنیا مین اصْلَوْهَا الْيَوْمَ پہونچو اوسمین آج بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ بسبب اسکے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے الْيَوْمَ نَخْتِمُ آج مہر کر دینگے ہم
عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ اونکے موہنون پر جبکہ انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہمنے رسولون کی تکذیب نہین کی اور شیطان کو ہمنے نہین مانا
وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ اور باتین کرینگے ہمسے اونکے ہاتھ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ اور گواہی دینگے اونکے پانون بِمَا كَانُوا اوس
چیز کی جو کچھ تھی دنیا مین يَكْسِبُونَ ۝ کمائی کرتے کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ جسطرح دشمنون کے ہاتھ پانون اونکے برے کامونکی
گواہی دینگے اوسی طرح دوستون کے ہاتھ پانون اونکی طاعت اور عبادت پر گواہی دینگے جیسا کہ آثار مین وارد ہوا ہے کہ حق تعالی بندۂ مومن سے
خطاب کریگا کہ کیا لایا ہے تو وہ بندہ مومن شرمائیگا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار مین لاوے پس حق تعالی اونکے اعضا سے باتین
کروائیگا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہینگے یہانتک کہ اونگلیان تسبیحون کی گواہی دینگی جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ فانہم مسئولات مستنطقات
وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر چاہین ہم دنیا مین تو لَطَمَسْنَا البتہ ناپید کر دین ہم یعنی مٹا دینے کا نشان کم کر دین عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ
اونکی آنکھون پر فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ تو بڑھ جائین وہ راہ جسمے چلنے کے وہ عادی ہین فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝ پھر کیونکر دیکھین اوسے
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ اور اگر چاہین ہم تو البتہ مسخ کر دین ہم اونکو اور اونکی صورتین ہم بدل دین بندرون اور سورون کی صورتون سے
عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ اونکی جگہون پر تاکہ سب وہین ٹھنڈے ہو جائین فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکین اور قادر نہون مُضِيًّا چلنے
آگے وَلَا يَرْجِعُونَ ۝ اور نہ پھرین اور نہ پھر سکین پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائین وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ
اور جسکو ہم عمر بڑی دیتے ہین اوسے پھیر دیتے ہین اوسکی پیدایش مین یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی باڑھ کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے
ہم بدل دیتے ہین أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ کیا پھر وہ نہین سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہے وہ مٹا دینے اور مسخ کر دینے پر

وقف غفران

ع ۱۷

بھی قادر ہوگا بیت نزد قدرت کارہا دشوار نیست ✤ کار او را حاجتے در کار نیست ✤ لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد عربی شاعر ہین تو حق تعالیٰ اونکی بات رد فرماتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکھایا ہمنے محمد کو شعر وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور نہ چاہیے اونکو شعر کہنا اسواسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلون مین شبہہ آتا کہ آپکو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنے کی قدرت اوس قوت اور تیزی کے سبب سے ہی جو آپ شاعری مین رکھتے ہین تو حق تعالیٰ نے آپکو شعر نہین سکھایا تا کہ یہ شبہہ نہ پیدا ہو اور حبیب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپکی زبان مبارک پر اسطرح جاری ہوتی کہ وزن سے گرجاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے فرمایا مصرع کَفَی الْاِسْلَامُ وَالشَّيْبُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ✤ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کہنے والے نے تو یون کہا ہی کہ کَفَی الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ✤ پھر حضرت نے اوسی طرح پڑھا جسطرح پہلی بار پڑھا تھا بس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا عَلَّمَكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكَ اور آپکی زبان مبارک سے جو کلمات موزون نکلے ہین جیسے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ سبب بے تکلف اور بے قصد کے تھے اِنْ هُوَ نہین ہی وہ جو ہمنے اونکو سکھایا اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق مین یا جو احکام اور حدود ہمنے بھیجے اونھین ظاہر کرنے والی لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا تا کہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اسواسطے کہ غافل اور جاہل مردہ مثل ہی یا اوسے جو اللہ کے علم مین مومن ہی اسواسطے کہ حیات ابدی اور بقاے سرمدی ایمان کے سبب سے ہی اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اوٹھاتا ہی وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہوتا ہی عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون پر جو قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے وہ کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے لیے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اوس چیز مین سے جو کیا اور بنایا ہمنے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم یکتا تھے اوسے پیدا کرنے مین لوگون کے درمیان یہ مثل ہی کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہی تو کہتا ہی کہ مین نے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہی یعنی کسی دوسرے نے یہ کام بنانے مین میری مدد نہین کی یہان بھی فرماتا ہی کہ ہمنے پیدا کیے اونکے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے اَنْعَامًا چارپائے جیسے اونٹ گائے بکری فَهُمْ لَهَا تو وہ لوگ اوسکے مٰلِكُوْنَ ۝ مالک ہین اور اوسے تصرف مین لانے والے وَذَلَّلْنٰهَا اور دھیمے کیے ہمنے اور تابع کردیے چارپائے لَهُمْ اونکے واسطے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ تو بعضے اونمین سے اونکی سواریان ہین کہ اونپر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعضون کو کھاتے ہین جیسے بکری وَلَهُمْ فِيْهَا اور اونکے واسطے ہین اون چارپاؤن مین مَنَافِعُ فائدے روؤن اور بالون اور کھال سے وَمَشَارِبُ اور پینے کی چیزین دودھ سے اور اور فائدے بھی ہین اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ کیا پھر وہ شکر نہین کرتے خدا کی نعمت کا کہ اوسنے چارپائے پیدا کیے اور تمھارے تابع کردیے اور چارپاؤن سے بڑے بڑے فائدے اونکو پہونچائے وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالیے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اوس خدا کے جو عبادت کے لائق ہی اٰلِهَةً بہت سے خدا لَّعَلَّهُمْ تا کہ شاید وہ يُنْصَرُوْنَ ۝ نصرت کیے جائین اونکی مدد سے حالانکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین کرسکتے نَصْرَهُمْ اونکی مدد اسواسطے کہ اونکو کچھ شعور اور قدرت نہین وَهُمْ اور وہ بت پرست لَهُمْ بتون کے واسطے جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ لشکر ہین حاضر کیے ہوے

آج کہ اونکے نگاہبان ہین یا کل قیامت کو اونکے لشکر ہین کہ اونکے ساتھ دوزخ مین حاضر ہونگے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ نہ رنجیدہ کرے
تمکو ای ہمارے حبیب قَوْلُهُمْ اونکی بات جو حق تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہین کہ معاذ اللہ وہ صاحب اولاد ہی اور اوسکے شریک ہین
یا تمھاری رسالت کے باب مین طعن کرتے ہین اور شاعر اور ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ
وہ چھپاتے ہین بغض اور عداوت وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین کفر کے کلمات اور ہم ان باتون پر اونکو جزا دینگے
بیت آشکار و نہان ہر چہ کردی و گفتی ٭ جزا دہد تبو دانائے آشکار و نہان ٭ لکھا ہی کہ عاص بن وائل یا ابو جہل اور بہت مشہور یہ
بات ہی کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پورانی ہڈیان پیسکر ہاتھ مین ملین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور قریش کے
بعضے سردار موجود تھے پس آکر بولا کہ وہ کون ہی جو ان متفرق اجزا ایک کٹے ملے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر انکو قیامت کے دن اوٹھا کھڑا کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکے دوزخ مین لیجائیگا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے کہ اَنَّا خَلَقْنٰهُ یقینی پیدا
کیا ہمنے اوسکو مِنْ نُّطْفَةٍ منی سے اور اوسے تھکا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ ماں کے پیٹ مین لڑکا بنکر پیدا ہوا
اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتین کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اوسوقت وہ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ جھگڑالو ہی کھلا ہوا
جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اوسنے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی پیسی ہاتھ مین
ملی خاک کی ہوا مین اوڑا دی وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بھول گیا میرا پیدا کرنا اوسکو قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کرتا ہی
ہڈیان وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ حالانکہ وہ گلی ہوئی ہین اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہین نہ اونمین گوشت ہی نہ پوست نہ رگین پٹھے قُلْ
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ زندہ کریگا اوسے وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَهَآ پیدا کیا اوسے
اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور معدوم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيْمٌ ۝ جانتا ہی تفصیل کے ساتھ مخلوقات
اوسے معلوم ہین اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت مین پہچانتا ہی اور اوسے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہی
الَّذِيْ جَعَلَ وہ خدا جسنے پیدا کی لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ہرے درخت سے نَارًا آگ فَاِذَآ
اَنْتُمْ تو اوسوقت تم مِّنْهُ اوس درخت سے تُوْقِدُوْنَ ۝ جلاتے ہو آگ اکثر مقامون پر عرب کے جنگل مین دو درخت ہین مرخ
اور عفار مرخ کی شاخ عفار پر گرتے ہین تو آگ نکلتی ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی اور جسمین کہ آگ کے
جوہر کی ضد اور مخالف ہی وہ البتہ قادر ہی اوس چیز کی طراوت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہو اور پھر خشک ہوگئی ہو اَوَلَيْسَ
کیا نہین ہی الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ جسنے پیدا کیے آسمان و زمینین اونکے جرم اور جسم بڑے ہونیکے ساتھ بِقٰدِرٍ
قادر عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ مثل اونکے چھوٹے جسمون اور حقیر جرمون کے ساتھ بَلٰي ہان وہ اس پر قادر ہی
وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اور وہ پیدا کرنے والا ہی بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہی اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ سوا اسکے
نہین کہ اوسکی شان اِذَآ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہی شَيْـًٔا کوئی چیز پیدا کرنا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ یہ ہی کہ کہتا ہی اوسے کہ میرے حکم سے

وقف لازم

وقف غفران

کُنْ ہوجا فَیَکُوْنُ ۝ پس وہ ہوجاتی ہی بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہی تاثیر قدرت کی اوس چیز مین جو مراد قدرت ہی اللہ کے حکم کے ساتھ اور
تفسیر کبیر مین کہا ہی کہ اس کلام سے چیزون کے پیدا کرنے مین حکم جلد جاری ہونا مراد ہی بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہین
مقصود ہی اور بعض مفسر کہتے ہین کہ یہ کلمہ ایک علامت ہی کہ جب فرشتے اسکو سنین تو جان لین کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی بیت حرف
کاف و نون زطو امیر صنع او ۔ از قاف تا بقاف بدین حرف گشتہ دال ۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ تو پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہی
کہ بے شبہہ بِیَدِہٖ اوسکے دست قدرت مین ہی مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اعمال کا بدلا پانے کو یہ آیت دوستون کو وعدہ اور دشمنون کو وعید ہی کہ انکے واسطے شدید العقاب ہی اور اونکے لیئے طوبیٰ لہم و حسن مآب

ع ۵ ۱۶

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	مائۃ و اثنتان و ثمانون آیۃ
سورہ صافات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتین ہین

وَالصّٰفّٰتِ قسم فرشتون کی جو صف باندھے ہوے ہین مقام عبودیت مین صَفًّا ۝ صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ پھر
ہنکلنے والے شیطان کو چوراکر باتین سننے سے زَجْرًا ۝ ہنکاکر فَالتّٰلِیٰتِ پھر پڑھنے والے ذِکْرًا ۝ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالیٰ
قسم کھاتا ہی اون فرشتون کی جو ہوا مین صف باندھے کھڑے ہین کہ جو کچھ حکم ہو اوسکی تعمیل کرین یا غازیون کی قسم کھاتا ہی جو جہاد مین
صف باندھتے ہین یا ایمان والون کی قسم کھاتا ہی جو نماز جماعت مین صف باندھتے ہین یا عالمون کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف مین فیض
پہونچانے کی صف کے ساتھ قائم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہین یا پرندون کی قسم کہ ہوا مین صف باندھکر اوڑتے ہین اگر فرشتے مراد ہین تو ہنکانے
والے بھی وہی ہین کہ بدلی کو ہنکاتے ہین اور پڑھنے والے بھی وہی ہین کہ ہمیشہ تسبیح تمجید تحمید الٰہی مین مشغول رہتے ہین اور اگر غازی لوگ مراد ہین
تو اونکا ہنکانا یہ ہی کہ گھوڑون کو ہنکاتے ہین یا دشمنون کو اور اونکا پڑھنا تکبیر اور تہلیل ہی اور اگر مومن ہین تو انوار خدمت سے شیطانون کو
ہنکاتے ہین یا اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہین اور اثنائے نماز مین قرآن پڑھتے ہین اور اگر عالم ہین تو وہ کفر اور فسق سے روکتے ہین دلیلین
کرکے پڑھنے والے ہین کہ خلق کو احکام شریعت پڑھکر سناتے ہین اور اگر پرند ہین تو خدا کا ذکر کرکے انواع و اقسام کی آفتین اپنے اوپر سے
ٹالتے اور ہنکاتے ہین صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالیٰ راہ توحید کے سالکون کے نفسون کی قسم کھاتا ہی کہ وہ مشاہدہ کی موافقت پر
صف باندھکر شیطانی بیکارون اور شہوات نفسانی کے جھگڑون کو دور کرتے ہین اور انواع ذکر زبانی یا دلی یا سری یا روحی مین اپنے احوال کے
موافق مشغول رہتے ہین بحر الحقائق مین ہی کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحین ہین اور زاجرات الہامات ربانی ہین کہ عوام کو مناہی سے
خواص کو عبادتون مین ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہین اور تالیات ذکر کرنے والے نفس ہین
کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد مین گذارتے ہین رباعی ای یاد تو ام مونس جان در ہمہ حال ۔ بے ذکر تو
آرام دلم ہست محال ۔ جز فکر ثنای تو ندارم شب و روز ۔ جز نامہ حمد تو نخوانم مہ و سال ۔ لکھا ہی کہ مکہ کے کافر تعجب کی راہ سے
کہتے تھے کہ محمد عربی سب خداؤن کے بدلے ایک خدا لائے ہین ایسا کیونکر ہو سکتا ہی اسواسطے کہ ہم اتنے خدا رکھتے ہین انکے

سبب ہمارا کلام درست نہیں ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہے تو حق تعالی نے اس آیت میں قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ بیشک
تمہارا خدا اپنی ذات میں لَوَاحِدٌ البتہ ایک ہے اور یگانہ اور یکتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانوں کا ہے اور زمینوں کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور پروردگار اون چیزوں کا جو زمین آسمان کے درمیان ہیں سب چیزیں ہیں وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ اور پیدا کرنے والا تاروں کی مشرقوں کا اسواسطے کہ ہر تارے کی ایک مشرق ہے کہ وہاں سے طلوع کرتا ہے یا آفتاب
کی مشرقیں مراد ہیں اسواسطے کہ سال بھر میں ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہے اور آفتاب کی مغربیں بھی مختلف ہیں اسواسطے
کہ ہر روز ایک دوسری مغرب میں چھپتا ہے حق تعالی نے فقط مشرقوں کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربوں کا ذکر نہ فرمایا یہ دو ضدوں میں سے ایک
ذکر پر اکتفا ہے جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ میں فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونوں ہیں اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بیشک ہمنے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہے کرۂ زمین سے بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ستاروں کی آرایش سے اور بکسرے بزینتِ
الکواکبِ پڑھا ہے یعنی ستارے آراستہ کرنے سے کشاف میں ہے کہ کواکب سے اونکی مختلف شکلیں مراد ہیں جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت
اور بنات النعش وغیرہ کی شکلیں اٹھتالیس شکلوں میں سے اور چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانوں کو
نگاہ رکھنا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ چڑھنے سے ہر شیطان مَّارِدٍ سرکش اور نافرمان کے لَا يَسَّمَّعُوْنَ نہیں سنتے یعنی سننے اور
کان لگنے کی طاقت نہیں رکھتے اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتوں کی باتوں کی جو لوح محفوظ کے
بعضے بھیدوں سے واقف ہیں اور ایک دوسرے سے کہا کرتے ہیں وَيُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہیں یعنی اوپر ڈالتے ہیں آگ کے شعلے
یا پھینکے جاتے ہیں مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ہر طرف سے جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں دُحُوْرًا ہنکانا ذلت
اور خواری کے ساتھ وَّلَهُمْ اور شیطانوں کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ عذاب سخت ہے آخرت میں یا ہمیشہ دنیا میں
اور اونکو فرشتوں کا کلام سننے کی قوت نہیں ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اوڑا لیجائے ایک اوڑا لیجانا یعنی فرشتوں کی
بات چورا کر سن آئے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے سے آتا ہے اوسکے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور جس شیطان پر
وہ آگ ماری جاتی ہے اوسے ایذا پہونچاتی ہے یا جلا دیتی ہے اور وہ اوس آگ مارے جانے سے بھاگتے ہیں اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہیں لکھا ہے
کہ رکانہ بن یزید اور ابو الاشد ہیں کہ بعث اور حشر کے منکر تھے ہمیشہ اپنی پکڑ اور قوت کا دعوی کرتے تھے اور قریش میں تکلف کی راہ سے
ڈینگ کا جھنڈا اکھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکی شان میں آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکے کے ان مشرکوں سے کہ مخلوقات میں سے اَهُمْ اَشَدُّ کیا وہ بہت سخت ہیں خَلْقًا پیدایش کی رو سے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
یا وہ جنکو ہمنے پیدا کیا آسمان میں تارے مشرقیں آگ کے شعلے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے دادا آدم کو مِّنْ
طِيْنٍ لَّازِبٍ مٹی چپکتی ہوئی سے تو اونکا اصل مادہ تو گلا وہی ہے اور وہ بنتا ہے پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام میں
معاد کا ثابت کرنا اور اوسے کافروں کے محال ٹھہرانے کا رد مراد ہے اسواسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہراتے ہیں
تو مادہ باقی ہے ملا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہونے کے سبب سے محال ہونے کے قائل ہیں تو جو کوئی ان ذکر کی ہوئی چیزوں کے

پیدا کرنے پر قادر ہو تو ضرور ان اجزا کو پھر ملانے اور اونمین زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہی تو ہرگز متغیر نہین ہوتی اور سب مقدور چیزون کی نسبت قدرت یکسان ہوتی ہی تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہی تو مقدورات کے ذرّے پیدا ہونے کی ہوا مین جلوہ نما ہوتے ہین مصرع کاینک عدم سوے وجود آمدہ ایم۔ معالم مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گمان تھا کہ جو کوئی قرآن سنتا ہی تو اوسپر ایمان لاتا ہی اور مکہ کے مشرکون نے سنا اور نہ ایمان لائے اور اوسپر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متعجب ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بَلْ کلام اول کے قطع کو ہی اور زاد المسیر مین ع کے معنی پر کہا ہی یعنی کافرون کی باتون سے درگذر اور ہاتھ اوٹھا عَجِبْتَ عجب کیا تو نے ای ہمارے حبیب قرآن پر اونکے ایمان نہ لانے سے وَيَسْخَرُونَ ۝ اور وہ مسخراپن کرتے ہین قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ باوصف قدرت الٰہی کے دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے سے کیون انکار کرتے ہین اور وہ ہنسی کرتے ہین تمہارے تعجب پر وَإِذَا ذُكِّرُوا اور اونکا اندازہ یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین کسی بات کی تو لَا يَذْكُرُونَ ۝ یاد نہین کرتے اوسکو اور اوسکے باب مین نصیحت نہین مانتے وَإِذَا رَأَوْا اور جب دیکھتے ہین آيَةً کوئی معجزہ جو تمہاری بات سچ ہونے پر دلیل ہی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا تو يَسْتَسْخِرُونَ ۝ تو ایک دوسرے کو مسخرے پن کے ساتھ پکارتے ہین وَقَالُوا اور کہتے ہین کہ إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ جو ہمنے دیکھا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ مگر جادو کھلا ہوا ءَإِذَا مِتْنَا کیا جب مرینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست تو ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور یا ہمارے باپ پہلے قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نَعَمْ ہان اوٹھائے جاؤگے اپنے بلون سمیت وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ۝ حال آنکہ تم ذلیل اور بے قدر ہوگے جب قیامت آئیگی فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ تو سوا اسکے نہین کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونک دینا فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝ تو اوسوقت زندہ ہو کر قبر سے نکل کے دیکھتے ہونگے وَقَالُوا اور کہتے ہونگے کہ يَا وَيْلَنَا ای افسوس ہمپر هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ یہ ہی جزا پانے کا دن ہمکو جسکا وعدہ کرتے تھے اور فرشتے کہینگے کہ ہان هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ ہی دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکون کو برون سے جدا کرنے کا دن الَّذِي كُنتُم بِهِ وہ کہ تھے تم اوسکی تُكَذِّبُونَ ۝ ع تکذیب کرتے اور اوسکو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالیٰ کی جناب سے فرشتون کو حکم ہو پہنچیگا کہ احْشُرُوا الَّذِينَ جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ ان لوگون کو جنھون نے ظَلَمُوا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کر کے وَأَزْوَاجَهُمْ اور اونکے مشابہون اور مثلون کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علیٰ ہذا القیاس یا اونکے ساتھیون کو شیطانون مین سے یا اونکی جورؤن کو جو کافرہ تھین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ظالمون سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے جور کر کے خلق پر ظلم کیا اور گناہ کر کے اپنے اوپر اور حشر یہ ہی کہ اونھین محشر مین کھینچینگے اونکے مثلون کے ساتھ زناکارون کو زناکارون کے ساتھ شرابخوارون کو شرابخوارون کے ساتھ یا اونکے مددگارون کے ساتھ یعنی اونکے جو نوکر چاکر ظلم کرنے مین اونکے مددگار تھے قوت القلوب مین ہی کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مین درزی ہون اور کبھی کبھی ظالمون کا کپڑا سیتا ہون بھلا اوسوقت ظالمون کے مددگارون مین میرا شمار تو نہوگا حضرت عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو مددگارون مین نہین بلکہ ظالمون مین سے ہی مددگار تو وہ لوگ ہین جو سوئی تاگا تیرے

ع ربع

ہاتھ بیچتے ہین **نظم** یار ظالم مباش تا نشوی ٭ وز حشر از شمار ایشان ٭ گر ظلم پسند میداری بد باشی ٭ در جملگی یکے ایشان ٭ اور
بہت صحیح یہ بات ہی کہ یہ ظالم مشرک ہین من لینے سے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ حشر کرو اونکو **وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ** ۝ اور اوس
چیز کو جنکی وہ پرستش کرتے تھے **مِنْ دُونِ اللّٰهِ** خدا کے سوا بتون غیرہ مین سے یا ابلیس اور اوسکے لشکر کو یہ آیت عام ہی کہ اسنے ختصار
پایا ہی آیۂ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ الخ سے **فَاهْدُوهُمْ** تو پکارو ظالمون کو اور اونکے معبودون کو یا راہ بتاؤ اونکو **اِلٰى صِرَاطِ
الْجَحِيْمِ** ۝ راہ دوزخ کی طرف اور جب اونکو دوزخ کی راہ پر لاوینگے تو کہا جائیگا کہ **وَقِفُوْهُمْ** اور ٹھہراؤ اونکو موقف پر یا پل صراط پر **اِنَّهُمْ
مَّسْئُوْلُوْنَ** ۝ یقینی وہ سوال کیے گئے ہین یعنی اونسے اونکے عقائد اور اعمال پوچھینگے زیادہ جھڑکنے اور گمراہ کرنے کو اور اونسے
کہینگے کہ **مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ** ۝ کیا ہی تمکو کہ مدد نہین کرتے ایک دوسرے کی اور موقف کی قید سے نہین چھوڑا لیتے تو وہ جواب
دینگے تو حق تعالی فرشتون سے فرمایگا کہ یہ ایک دوسرے کو مدد نہین دیتے **بَلْ هُمُ الْيَوْمَ** بلکہ وہ آج **مُسْتَسْلِمُوْنَ** ۝ گردن جھکائے
ہوئے اور مانے ہوئے ہین عاجزی کی وجہ سے اور مطیع ہین **وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ** اور موقف مین مُنہ کرینگے بعضے اونمین سے **عَلٰى
بَعْضٍ** بعض کی طرف یعنی قوم کے رئیس اور ضعیف ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر **يَّتَسَآءَلُوْنَ** ۝ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ یہ کیا حال ہی
جو ہمپر پیش آیا یا ایک دوسرے کو ملامت کرینگے **قَالُوْٓا** کہینگے تابع لوگ اپنی قوم کے رئیسون سے کہ **اِنَّكُمْ** بیشک تم **كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا** تھے تم آتے
تھے ہمارے پاس **عَنِ الْيَمِيْنِ** ۝ نصیحت اور خیرخواہی اور دین و برکت کی راہ سے اپنے زعم مین یا زور و ظلم کی راہ سے یا قسم کے طریق پر یعنی
تم قسم کھاتے تھے کہ یہ دین حق ہی جسپر ہم تمکو بلاتے ہین **قَالُوْا** کہینگے رؤسا اونکے جواب مین کہ ایسا نہین ہی **بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا** بلکہ نہ تھے تم
مُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے یعنی تم خود سیدھی راہ پر نہ تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کردیا ہو **وَمَا كَانَ لَنَا** اور نہ تھی ہمکو **عَلَيْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ** تمپر کوئی حجت اور قدرت کہ زبردستی جبر کرکے ہمنے تمکو گمراہی کی طرف بلایا ہو **بَلْ كُنْتُمْ** بلکہ تھے تم اپنی ذات سے
قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝ گروہ حد سے گذرے ہوئے **فَحَقَّ عَلَيْنَا** تو واجب ہوگئی ہم سب پر **قَوْلُ رَبِّنَآ** بات ہمارے رب کی
کہ کلمۃ العذاب ہی **اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ** ۝ بیشک ہم چکھنے والے ہین عذاب آج **فَاَغْوَيْنٰكُمْ** تو ہمنے تمکو پکارا گمراہی کی طرف
اس جہت سے کہ **اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ** ۝ یقینی ہم تھے گمراہ ہمنے چاہا کہ تم بھی ہمارے ایسے ہوجاؤ مثل ہی کہ جلا ہوا گھر بان جلے گھر بان
ڈھونڈھتا ہی **بیت** من ستم وخواہم کہ تو ہم مست شوی ٭ تا ہمچو منی سوختہ از دست شوی ٭ حق تعالی نے فرمایا کہ **فَاِنَّهُمْ** پھر تحقیق کہ وہ
تابع اور متبوع **يَوْمَئِذٍ** اوس دن **فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ** ۝ عذاب کھینچنے مین شریک ہونگے جسطرح گمراہی مین شریک تھے
اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم ایسا ہی **نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ** ۝ کرتے ہین ہم مشرکون کے ساتھ **اِنَّهُمْ كَانُوْٓا** تحقیق کہ وہ تھے
ایسے کہ **اِذَا قِيْلَ لَهُمْ** جبکہ کہا جاتا ہی اونسے کہ کہو **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** یعنی کلمۂ توحید تو **يَسْتَكْبِرُوْنَ** ۝ سرکشی کرتے
یہ کلمہ کہنے سے یا کہوانے والے سے تکبر کرتے ہین **وَيَقُوْلُوْنَ** اور کہتے ہین یہ کافر کہ **اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا** کیا ہم ہرآینہ
چھوڑ دینے والے ہین اپنے خداؤن کی عبادت **لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ** ۝ ایک شاعر دیوانہ کے واسطے یعنی اوسکے کہنے سے ہم بت
پرستی نہ چھوڑینگے مکہ کے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور جنون کی طرف نسبت کرتے تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ

بَلْ جَآءَ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ آئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور اونھون نے تصدیق کی پیغمبرون کی جو اونسے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم اے کافرو لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ مین شرک اور تکذیب کے سبب سے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاوگے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر جزا اوس چیز کی جو کہ ہو تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے الْمُخْلَصِيْنَ ○ جو پاک ہین شرک اور شک کے میلون سے جس کام مین ہین اوسکی جزا المضاعف پاوینگے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی مخلص بندے لَهُمْ اونکے واسطے ہی رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر پوشیدہ نہین یا معلوم ہین اوسکے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا اور محض لذت ہونا ہی فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ اور وہ نوازے ہوئے ہین فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ جنتون مین جو ناز و نعمت والی ہین عَلٰى سُرُرٍ آراستہ تختون پر مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ دیدار سے بھی خوش خرم رہین يُطَافُ دورہ کیے جائینگے عَلَيْهِمْ اونپر یعنی بہشت کے ساقی اونپر دورہ کرینگے بِكَاْسٍ جام کے ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ شراب سے جو چشمون سے ظاہر یا جاری ہوگی بَيْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ پینے والون کے واسطے لَا فِيْهَا نہین ہی اوس شراب مین غَوْلٌ کوئی آفت اور علت جو دنیا کی شراب مین ہوتی ہی جیسے خراب حالی اور بے عقلی اور دردسر وغیرہ وَّلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اوس شراب سے يُنْزَفُوْنَ ○ مست ہونگے کہ عقل اور فہم اونسے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس یعنی اونکے مکانون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لونڈیان ہونگی نیچی نگاہ والیان یعنی اپنے شوہرون کے سوا اور کسی کی طرف نہ دیکھینگی عِيْنٌ ○ بڑی آنکھون والیان كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○ انڈے ہین پوشیدہ حق تعالیٰ حورون کو تشبیہ دیتا ہی ملاحت اور پاکی اور خوش رنگی مین شترمرغ کے بیضہ کے ساتھ اسواسطے کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ شترمرغ اپنا انڈا پرون کے نیچے چھپائے رکھتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہین پڑتا اور اوسکا انڈا سفید ہوتا ہی زردی لیے ہوئے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہی فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پھر منہ کرینگے بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعض کی طرف يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہونگے دنیا کا احوال اور جو کچھ اونپر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہیگا کہنے والا مِّنْهُمْ جنتیون مین سے اپنے دوستون سے کہ اِنِّيْ یقینی مین جب دنیا مین تھا تو كَانَ لِيْ تھا میرے واسطے قَرِيْنٌ ○ ایک یار ہمنشین کہ پھر زندہ ہوکر اوٹھنے کا منکر تھا مقاتل کہتے ہین کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورۂ کہف مین اونکا ذکر ہی یہودا مومن ہی وہ جنتیون سے کہینگے کہ میرا ایک بھائی تھا قطروس نام کہ دنیا مین ملامت کرتا ہوا يَّقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ باور کرنے والا ہی حشر کو ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان پرانی تو ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ کیا ہم جزا دیے گئے ہونگے یعنی کیا ہمکو پھر زندہ کرکے جزا دینگے قَالَ کہیگا یہودا جنتیون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ کیا تم مطلع یعنی دوزخیون کو دیکھتے ہو مراد یہ ہی کہ دوزخیون کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتاو کہ دوزخ کے کس درکہ مین اور کس قسم کے عذاب مین مبتلا ہی جنتی کہینگے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ مین دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو نیچے دیکھیگا یہودا فَرَاٰهُ تو دیکھیگا قطروس کو فِيْ سَوَآءِ

الْجَحِيْمِ ○ دوزخ کے درمیان مین قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ کہیگا یہودا اوسسے کہ ای قرطوس قسم خدا کی بیشک نزدیک تھا تو مگراہی سببسے لَتُرْدِيْنِ ○ ضرور ہلاک کردیتا تو مجھے وسوسہ کے سببسے اور راہ سے بے راہ کردیتا وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ اور اگر نہوتی میرے رب کی نعمت اور رحمت کہ اوسنے مجھے راہ حق دکھائی اور تیرے فتنہ سے بچایا تو لَكُنْتُ ضرور ہوجاتا مین مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ حاضر کیے ہوون مین سے دوزخ مین پھر یہودا فرشتون سے کہیگا اسطرح پر کہ اوسکا بھائی سُنے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ○ کہ کیا نہین ہین ہم مرے بہشت مین یعنی ہم ہمیشہ جنت مین جیتے رہینگے کبھی نہ مرینگے اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى بلکہ پہلا مرنا دنیا مین وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ○ اور نہین ہین ہم عذاب کیے ہوون مین سے فرشتے کہینگے کہان ہرگز تم نہ مروگے اور تمپر عذاب نہوگا پھر یہودا کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ ہمیشہ رہنے اور عذاب سے بیخوف ہوجانے کی نعمت لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ البتہ وہ چھٹکارا بڑا ہے لِمِثْلِ هٰذَا ایسی نعمتون کے واسطے فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے دنیا کے مال و جاہ کے واسطے نہین اسلیے کہ وہ زائل و منتقل ہوجانے والا ہے نظم گر بارکشی بارنگارے بارے ÷ در کار کنے برائے یارے بارے ÷ ور روے بخاک راہ خواہی مالید ÷ بر خار رہ طرفہ سوارے بارے ÷ وہ جو حق تعالی فرماتا ہے کہ اَذٰلِكَ کیا یہ جو مذکور ہوئین جنتیون کے واسطے نعمتین یہ خَيْرٌ بہتر ہین نُّزُلًا نزول اور پیشکش اور ماحضر کی روسے اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ یا درخت زقوم کا یہ درخت ولایت تہامہ مین ہے چھوٹی چھوٹی پتیان اسمین ہوتی ہین اور اسکا پھل نہایت کڑوا اور بدبو ہوتا ہے حق سبحانہ تعالی نے اوس درخت کا نام یہی رکھا جسکا میوہ دوزخیون کو پیشکش ہوگا زبردستی اونکو کھلایا جاویگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا بیشک ہمنے کردیا زقوم کے درخت کو فِتْنَةً محنت اور عذاب لِّلظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے واسطے آخرت مین یا اس درخت کو دنیا مین اونکے واسطے ہمنے امتحان کردیا اسواسطے کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ مین تو بولے کہ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ آگ تو لوہے کو گلا اور جلا دیتی ہے اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ جو آگ مین آتشی جانور پیدا کرنے پر قادر ہے جیسے سمندر وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ آگ مین درخت پیدا فرماوے اور جلجانے سے اوسکو بچاوے معالم مین ہے کہ ابن الزبعری نے رؤسا قریش سے کہا کہ محمد عربی ہمین زقوم سے ڈراتے ہین اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان مین زقوم مسکے اور خرمے کو کہتے ہین تو ابوجہل کھڑا ہوگیا اور عرب کے بڑے بڑے آدمیون کو گھر مین لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقینا یعنی ہمین زقوم دے پس لونڈی مسکا اور خرما لے آئی ابوجہل نے کہا کہ کھاؤ یہی زقوم ہے جس سے محمد ہمین ڈراتے ہین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہین ہے جسے یہ کافر گمان کرتے ہین بلکہ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ یقینی وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کے گڑھے مین اور اوسکی شاخین بلند ہوکر سب کون مین پہونچتی ہین طَلْعُهَا خوشے اوس درخت کے كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○ سر ہین شیطانون کے برے اور ہولناک ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ ہین برے ہول کے اور بعضے کہتے ہین کہ مکہ معظمہ کے گرد کالے پتھر تھے اونھین رؤس الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ دوزخی لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ضرور کھانے والے ہین اوس درخت زقوم مین سے فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ پھر بھرنے والے ہین اوس سے پیٹون کو بھوک کے مارے یا زبردستی اونھین پیٹ بھر کر کھلاوینگے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ پھر بیشک دوزخیون کو عَلَيْهَا اوسے کھانے پر لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○ البتہ میل ہے گرم پانی سے ایسا گرم پانی

کہ آنتون کو ٹکڑے ٹکڑے کرے یعنی جب زقوم کھائینگے تو اوسکے پر گرم پانی اونھین پلائینگے کہ وہ زقوم سے ملجائے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○ پھر یقینی پھرنا اونکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہی اور رہ زقوم اور پانی پیشکش اور ماحضر ہوگا اِنَّهُمْ بیشک وونھون نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا اپنے باپون کو ضَآلِّيْنَ ○ گمراہ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ تو وہ اونکی ایڑیون پر یعنی اونکے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ ○ دوڑتے ہین یعنی اونکی پیروی اور تقلید کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ اور بیشک و بشبہہ گمراہ ہوے قَبْلَهُمْ ان تمہاری قوم کے لوگون سے قبل اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ بہیر سے اگلے جیسے قوم نوح قوم عاد و ثمود کے لوگ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک و بشبہہ بھیجے ہمنے فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ ڈرانے والے یعنی پیغمبر کہ وہ اون لوگون کو ہمارے عذاب سے ڈراتے تھے اور اون لوگون نے نہ مانا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ انجام کار ڈرائے ہوون کا یعنی اونپر عذاب نازل ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوے کہ ڈرانے کے سبب سے غیر حق سے الگ ہوگئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور بیشک و بشبہہ پکارا ہمین نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہمنے دعا قبول کرلی فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ○ تو ہم خوب قبول کرنے والے ہین کہ قوم نوح کو طوفان کے سبب سے ہمنے غرق کردیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہی یا قوم کی ایذا رسانی سے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ اور کردیا ہمنے اوسکے تین بیٹون کو کہ هُمُ الْبٰقِيْنَ ○ وہ باقی ہین نسل کی جہت سے قیامت تک اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ حضرت نوح کی اولاد مین سام اور حام اور یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اونھی کی نسل سے ہین سام کی اولاد مین عرب فارس و روم کے لوگ ہین اور یافث کی اولاد مین ترک خزر سقلاب کے لوگ اور حام کی نسل مین ہند و حبش و زنگ و بربر کے لوگ وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ نوح پر تعریف اور نیکی بیان کرنا فِى الْاٰخِرِيْنَ ○ پچھلون مین یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین یا اونکو ہمنے باقی چھوڑا کہ اونکو امت آخرین کہتے ہین سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام نوح پر فِى الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم مین ایک قول یہ ہی کہ یہ ابتداے کلام ہی اور حق تعالی حضرت نوح پر سلام کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہمنے جسطرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہی ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے بعد اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ ڈبو دیا ہمنے اورون کو یعنی اونکی قوم کے کافرون کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور بیشک حضرت نوح کے پیروون مین سے لَاِبْرٰهِيْمَ ○ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہین یعنی حضرت ابراہیم اصول شرع اور طریق توحید مین نوح علیہما السلام کے پیرو تھے لباب مین فرا رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ شیعتہ مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہی کنایۃ غیر مذکور ہی اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر مین سابق تھے مگر باطن مین ہمارے رسول کے متابع ہین اسواسطے کہ پیروون کی طرح آپکی فضیلت کے مقر تھے اور دین محمدی کی اونھون نے تعریف کی اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا نظم پیش از تو آمدند بسے انبیا ولے ＊ گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی ＊ خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو ＊ بر خوان اصطفا نمک انبیا توئی ＊ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

ع ۵۳

ابراہیم

یاد کرو اوسے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقوں سے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیرون کی صحبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم جب متوجہ ہوئے تو اونکا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور حظ نفس سے اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگون سے مَاذَا تَعۡبُدُوۡنَ کہ کیا چیز ہے جسے تم پوجتے ہو اَئِفۡكًا کیا جھوٹ کی رو سے اٰلِهَةً خداؤن کو دُوۡنَ اللّٰهِ خدا برحق کے سوا تُرِيۡدُوۡنَ چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمۡ تو کیا ہے تمھارا گمان بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تم پر عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو مستحق عبادت ہے اوسکی عبادت چھوڑ کر اوسکے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگون نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے اور صحرا کی طرف ہم جائینگے آج کھانے پکاتے ہین بتون کے گرد رکھ جائینگے تاکہ جب صحرا سے پھرین تو بتخانہ مین جا کر اون کھانون مین سے تبرک تقسیم کرلین تم بھی آؤ اور ہمارا مجمع کا تماشا دیکھو اور وہان سے ہمارے ساتھ بتخانہ مین آنا اور بتون کی زیب و زینت اور شکل و ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے ہین کہ اونھین دیکھ کر ہمین ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کرلوگے اور ہمکو اونکی پرستش کے باب مین معذور رکھوگے بیت گوئی کہ چرا ز عاشقی رنجوری ۔ تو روے بتم ندیدۂ معذوری ۔ پس حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن اونکے ماں باپ اور یارون نے کہا کہ اے ابراہیم آؤ چلیں فَنَظَرَ تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظۡرَةً ایک دیکھنا فِى النُّجُوۡمِ ستارون مین اور اونکے ملنے اور پھرنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم کی کتاب مین دیکھا اور چونکہ اونکی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اونکے ساتھ اونھی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ یقینی مین بیمار ہون یعنی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد کرتے تھے فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِيۡنَ تو پھرے وہ اوسکے پاس سے منہ پھیرے ہوئے اس ڈر کے مارے کہ طاعون چونکہ امراض متعدیہ مین سے ہے ناگاہ اونکو سرایت کرجائے جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ کر صحرا مین گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوکر فَرَاغَ پھر پوشیدہ پھرا ابراہیم اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ اونکے بتون کی طرف بتون کو دیکھا کہ آراستہ ہین اور کھانے کے خوان اونکے سامنے چنے ہوئے ہین فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے ہنسی کی راہ سے اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ کیا نہین کھاتے ہو تم یہ کھانے جب جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ کیا ہے تمکو جو تم بات نہین کرتے اور مجکو جواب نہین دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوئے گئے عَلَيۡهِمۡ اونپر اور ماری بتون کو ضَرۡبًاۢ بِالۡيَمِيۡنِ مار بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اوس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تاللہ لاکیدن اصنامکم غرضکہ ابراہیم علیہ السلام نے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا جیسا کہ سورۂ انبیا مین گذر چکا جب وہ عیدگاہ سے بتخانہ مین آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم ہی کا ہے فَاَقۡبَلُوۡۤا اِلَيۡهِ تو پھر متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف يَزِفُّوۡنَ جلدی کرتے تھے اونکو پکڑنے مین آخر اونھین نمرود کے پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اوسکا ایک شمہ ذکر ہو چکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ اَتَعۡبُدُوۡنَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنۡحِتُوۡنَ وہ چیز جسے تراشتے ہو پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھون سے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَمَا تَعۡمَلُوۡنَ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو جو کرتے ہو تم اپنے ہاتھون سے اس آیت مین دلیل ہے اس بات پر کہ بندے اور بندون کے کام سب خدا ہی کے پیدا کیے ہوئے ہین جب ابراہیم علیہ السلام نے اونکو الزام دیا تو قَالُوا ابۡنُوۡا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهٗ ابراہیم کو جلانے کے واسطے

ابْنُوْا لَہٗ بُنْیَانًا ایک عمارت اور لکڑیاں بھر کر اوسمین آگ دیدو فَاَلْقُوْہُ پھر ڈال دو اوسے فِی الْجَحِیْمِ ○ جلتی ہوئی آگ مین فَاَرَادُوْا
پھر چاہا نمرودیون نے بِہٖ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کَیْدًا مکر اور فتنہ کہ اوسے جلادین فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ○ پھر کیا ہمنے
اونکو بہت نیچے اور خوار اسواسطے کہ اونکی آگ کو ابراہیم علیہ السلام پر باغ کردیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیت اور نمرودیون کے بطلان پر کھلی ہوئی
دلیل تھی وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جب آگ سے باہر آئے کہ اِنِّیْ ذَاھِبٌ بیشک مین جانے والا ہون اِلٰی رَبِّیْ اوس طرف
جہان میرے رب نے حکم کیا ہی یعنی زمین شام کی جانب سَیَھْدِیْنِ ○ قریب ہی کہ وہ راہ دکھائے مجھے میرے مقصد کی یا دنیوی اور اخروی
مصلحتون کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف متوجہ ہوئے اور وہان بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ساتھ آئین اور حضرت سارہ نے بی بی
ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدین اور جب حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئین تو آپنے دعا کی کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ ای میرے
رب عطا کر مجھے فرزند مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ نیک اور تعریف کیے ہوون مین سے کہ میرا معین اور مددگار ہو طاعت مین اور میرا مونس ہو
غربت اور مسافرت مین فَبَشَّرْنٰہُ پھر خوشخبری دی ہمنے اوسے بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب وہ
بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عطا کیے اور حکم الٰہی کے موافق
زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ معظمہ مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان بڑھے اور پرورش ہوئے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام
شام سے اپنے فرزند اسماعیل کو دیکھنے آتے تھے تین رات برابر خواب مین یہ حکم سنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر بقرعید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فَلَمَّا بَلَغَ پھر جب پہونچے حضرت ابراہیم مَعَہٗ اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ السَّعْیَ
مقام سعی مین یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضون نے کہا ہی کہ سعی سے منا مین چلنا مراد ہی تو قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ یٰبُنَیَّ ای میرے
چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہی اور شفقت کے لیے اِنِّیْٓ اَرٰی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون برابر فِی الْمَنَامِ خواب مین اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ
یہ کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون یعنی برابر خواب مین یہی حکم سنتا ہون کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی تو تو بھی دیکھ اس کام مین
کہ تو کیا دیکھتا ہی اور تیری راے مین کیا بات آتی ہی قَالَ کہا حضرت اسماعیل نے کہ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ ای میرے باپ کر مَا تُؤْمَرُ جو کچھ تو حکم کیا گیا ہی
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہی سَتَجِدُنِیْٓ قریب ہی کہ پائیگا تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اگر چاہے خدا مِنَ
الصّٰبِرِیْنَ ○ صبر کرنے والون مین سے ذبح پر یا حکم قضا پر فَلَمَّآ اَسْلَمَا پھر جب گردن جھکادی حکم خدا کے سامنے دونون نے حضرت
ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور حضرت اسماعیل نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وَتَلَّہٗ
اور گرایا ابراہیم نے اپنے بیٹے کو لِلْجَبِیْنِ ○ پیشانی کے بل یعنی اونکی خواہش کے موافق اونکی پیشانی زمین پر رکھی معالم مین ہی کہ جب ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے تین وصیتین کین ایک یہ کہ ای والد میرے ہاتھ پانون مضبوط باندھیے
تاکہ مین تڑپون نہ اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپتے وقت آپکے کپڑے خون آلودہ ہوجائین اور مین اس بے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہون اور
مجھے اوس جناب مین ندامت اور خسارت ہو بیت اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمی ترسم ؛ کہ ناگہ دامن پاکت شود از خون آلودہ
دوسری یہ کہ جب گھر مین تشریف لیجائیے گا تو میری والدہ دلخستہ کو میرا سلام پہونچا کر میرا کرتا اونھین حوالہ فرمائیے گا تاکہ اونکو اوس کرتے کے

سبب سے تسلی ہے تیسری یہ کہ میرا مونہہ زمین کی طرف کیجیے کہ ذبح کرتے وقت آپکی نظر میرے چہرے پر نہ پڑنے پائے اور شفقت پدری جوش مین نہ آئے کہ مبادا حکم الٰہی کی تعمیل مین تاخیر اور تقصیر ہو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کرکے بیٹے کے ہاتھ پاؤن باندھے اور چھری اونکے حلق پر رکھی حق تعالیٰ نے تانبے کا پتر حلقہ کی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق مین پیدا کر دیا کہ اوسنے چھری کو کاٹنے سے روکا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکی گردن کٹتی تھی اور پھر درست ہوجاتی تھی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ ہمارا حکم بجا لایا وَنَادَيْنَاهُ اور پکارا ہمنے اوسے أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ○ کہ اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ج بیشک سچ کیا تونے اپنا خواب وسیط مین ہے کہ اونھون نے خواب مین دیکھا تھا کہ مین اپنے فرزند کو قتل کرتا ہون مگر خون کا اثر نہین دیکھا تھا جاگتے مین بھی وہی صورت واقع ہوئی إِنَّا بیشک ہم كَذَٰلِكَ اسی طرح شدت کے بعد آرام وراحت نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّ هَٰذَا بیشک یہ کام لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ○ خبر البتہ اوسکے واسطے آزمایش ہے کھلی ہوئی کہ اسکے سبب سے مخلص اور غیر مخلص مین تمیز ہوجاتی ہے وَفَدَيْنَاهُ اور فدیہ دیا ہمنے اسماعیل کو بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ○ بڑا مینڈھا یعنی فربہ اور سینگون والا تھا چالیس برس بہشت مین چرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالیٰ نے اوسے قبول کر لیا تھا یا ایک بکرا کوہ ثبیر پر سے اوترا تھا پھر حضرت ابراہیم کے پاس آ کھڑا ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آسمان پر سے لائے تھے اور قربانی کا قصہ اوسکی متعلق باتون سمیت تفصیل مناسب کے ساتھ جواہر التفسیر مین مذکور ہے وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ ابراہیم علیہ السلام پر ثنا وصفت کرنا فِي الْآخِرِينَ ○ صلے پچھلون مین یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یاد اوسے ہمنے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ○ سلام ہو ابراہیم پر ابراہیم اوپر سلام کرتے ہین كَذَٰلِكَ اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُ بیشک ابراہیم علیہ السلام مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ○ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ اور خوشخبری دی ہمنے اوسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسماعیل علیہما السلام کے بعد ایک فرزند اسحاق نام کی کہ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ ایک پیغمبر ہے تعریف کیے ہوون مین سے وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ اور برکت اوتاری ہے ہمنے اوسپر وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ط اور اوسکے بیٹے اسحاق پر کہ اوسکی پشت سے انبیا بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہمنے پیدا کیا وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا اور ان دونون کی ذریت میں سے مُحْسِنٌ کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان اور طاعت کے ساتھ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے سبب سے مُبِينٌ ○ ع کھلا ہوا ہے ظلم اوسکا یعنی [illegible] نیک کام کرنے والے [illegible] مین اور کافر [illegible] بھی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک تحقیق احسان کیا ہمنے عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ○ ج موسیٰ و ہارون پر نعمت نبوت [illegible] وَنَجَّيْنَاهُمَا اور نجات دی ہمنے اون دونون کو وَقَوْمَهُمَا اور [illegible] قوم [illegible] بنی اسرائیل کو مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ○ بڑے غم اور [illegible] سے یعنی قبطیون کے غلبہ اور ایذا سے وَنَصَرْنَاهُمْ اور مدد دی ہمنے اون دونون کو اور اونکی قوم کو فَكَانُوا هُمُ پس تھے وہ الْغَالِبِينَ ○ غلبہ کرنیوالے دشمنون پر وَآتَيْنَاهُمَا اور دی ہمنے موسیٰ و ہارون کو الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ○ کتاب ظاہر اور کھلی یعنی توریت وَهَدَيْنَاهُمَا اور ہدایت کی ہمنے اون دونون کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ ج راہ سیدھی منزل مقصود کو

ع ۳۹

پہونچا دینے والی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے دونون پر تحسین و ثنا پچھلی اُمتون مین یا جو بات ہمنے باقی چھوڑی وہ یہ ہے کہ وہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُمَا بیشک وہ دونون یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہین وَإِنَّ إِلْيَاسَ اور یقینی الیاس بن یاسین بن بشیر بن فنحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ رسولون مین سے ہین إِذْ قَالَ یاد کر اوسے جب اوسنے کہا لِقَوْمِهِ اپنے گروہ سے کہ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے أَتَدْعُونَ کیا پوجتے ہو بَعْلًا بعل کو بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اوسکے چار منھ تھے اور بک نام ایک مین کا ہی ملک شام مین چونکہ بعل وہان تھا تو اوس جگہ کو بعلبک کہتے ہین اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہی غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُونَ اور چھوڑتے ہو أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ عبادت اوسکی جو بہت خوب پیدا کرنے والا ہی خالقین سے مصور مراد ہین اللَّهَ رَبَّكُمْ اللہ رب تمہارا ہی وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور رب تمہارے اگلے باپون کا تو اوسی کی عبادت کیا کرو اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگون کی طرف بھیجا اون لوگون کا ایک بادشاہ تھا اُجب نام پہلے وہ مسلمان تھا آخیر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستون مین شریک ہو گیا پس حضرت الیاس نے دعا فرمائی اور وہ لوگ تین برس تک قحط مین مبتلا رہے اور حضرت الیاس کی طرف رجوع کی اور اپنے خلل و خرابی کا تدارک اور عذرخواہی کرنے لگے حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایمان لانا چاہیے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیے اون لوگون نے تامل کیا پس حضرت الیاس نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اور تمہارے دین کا حق اور باطل ہونا ظاہر ہو جائے تو آؤ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہی پس وہ لوگ اس بات پر راضی ہوے اور اپنے بت کو آراستہ کرکے اوسکی بڑی تعریف کی اور اوس سے مینھ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نظاہر ہوا پھر حضرت الیاس نے جو دعا کی تو فوراً مینھ برسا اور اونکی قوم نے انکار مین زیادتی کی فَكَذَّبُوهُ پھر قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہونگے دوزخ مین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے ہین کفر اور نفاق کے شائبہ سے لکھا ہی کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہوکر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل اونھین قوم مین سے نکالے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلان جگہ جائین اور جو کچھ اونپر ظاہر ہو اوسپر سوار ہون حضرت الیاس اوسی وقت معین مین مقرر کی ہوئی جگہ پر گئے ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اونکے سامنے آئی اوسپر سوار ہو لیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالیٰ نے اونھین بازو اور پر عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اونسے دور کرکے فرشتون کے ساتھ اونھین اوڑا لیا چنانچہ اونکی صفت مین آیا کہ وہ آدمی بھی ہین فرشتہ بھی ارضی بھی ہین آسمانی بھی اور وہ بیابانون پر معین ہین جیسے حضرت خضر دریاؤن پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین بیت المقدس پر افطار کرتے ہین امت کے نیک لوگون مین سے ایک گروہ اونکو دیکھتا ہی وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہمنے عَلَيْهِ الیاس پر فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین بہت درود اور ثنا یا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ سلام قوم الیا

اور بعضون نے کہا ہی کہ الیاسین بھی اونکا نام ہی جیسے میکال اور میکائیل اور سینا اور سینین اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسیطرح نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ جزا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ یقینی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہی ایمان ایک اسم ہی جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہی اہل اختصاص کے واسطے نظم اگر بندۂ خویش خوانی مرا؛ بباز مملکت جاودانی مرا؛ شہانے کہ با تخت فرخندہ اند؛ ہمہ بندگان ترا بندہ اند؛ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اور یقینی لوط ابن ہارون رسولون مین سے ہی اِذْ نَجَّیْنٰهُ یاد کر جب نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ○ اور اوسکے اہل بیت کو سب کو اِلَّا عَجُوْزًا مگر بوڑھیا کو جو اونکی جورو تھی اسواسطے کہ وہ ٹھہر گئی فِی الْغٰبِرِیْنَ ○ پیچھے رہنے والون مین جو مبتلائے عذاب ہوے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اوسنے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○ پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو اونکی قوم مین سے اور اونکے مکانات ہمنے اولٹ پلٹ کر دیے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ اور بیشک تم ای گروہ قریش گذرتے ہو عَلَیْهِمْ اونکے مکانون پر جب تجارت کے واسطے ملک شام مین جاتے ہو مُّصْبِحِیْنَ ○ اوس حال مین کہ صبح کرنے والے ہوتے ہو وَبِالَّیْلِ اور رات کو یعنی اونکے منازل اور مکانات پر دن رات تمہا گذر ہوتا ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا پھر تم نہین سمجھتے اور نہین خیال کرتے ہو کہ تکذیب کرنے والون کا انجام ہلاکت ہی ہی وَاِنَّ یُوْنُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ رسولون مین سے ہی حق تعالی نے انھین نینوا کے لوگون کی طرف بھیجا جو موصل کے شہرون مین سے ہی جیسا کہ سورۂ یونس مین مذکور ہوا قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی اور حضرت یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگون مین سے نکل گئے جب عذاب کا اثر ظاہر ہو چکا تو حضرت یونس کی قوم کے لوگ ایمان لائے اور عذاب اوٹھ گیا حضرت یونس نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تم پر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشہ سے کہ قوم کے لوگ انھین جھوٹا کہینگے دریا کی طرف چلے اِذْ اَبَقَ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگے یونس اپنی قوم سے اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگون اور مال و متاع سے لکھا ہی کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجرون کے ایک گروہ نے کشتی پانی مین ڈالی تھی اور اوسپر سوار ہو رہے تھے جب یونس علیہ السلام اونکے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی دھارے پر پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہی کہ کشتی نہین چلتی پس یونس علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام مین ہون اہل کشتی بولے حاشا کہ آپ غلام ہونگے آپکے چہرۂ مبارک سے یہ بات چمک رہی ہی کہ آپ جوانمرد آزاد ہین یونس علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا مین ہی ہون اور اوس قوم کا دستور تھا کہ بھاگے ہوے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کشتی روان ہو جاتی تھی جب یونس علیہ السلام نے اس باب مین بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپکی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا تین بار فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ○ تو ہوے یونس علیہ السلام مدحضین مین سے یعنی تینون مرتبہ قرعہ انھین کے نام نکلا پس اہل کشتی نے اونھین اوٹھا کر قصد کیا کہ دریا مین ڈالدین یکایک بحکم خدا ایک مچھلی جو دریا کی تہ مین رہتی تھی کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف منھ کھولا ملاحون نے یہ حال دیکھکر چاہا کہ حضرت یونس کو اوس طرف دریا مین ڈالدین غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونس کو لیجاتے تھے اودھر اودھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت یونس نے اپنا سر کملی مین چھپا کر اپنے تئین آپ دریا مین ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ تو نگل گئی اونھین مچھلی یکبارگی وَهُوَ مُلِیْمٌ ○ اور وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ قوم سے تو کیون بھاگا پس مچھلی کو حکم پہونچا کہ مینے اوسے تیرا کھانا نہین کیا ہی بلکہ تیرے پیٹ کو اوسکا

ع ۴ ۲۵

قید خانہ بنایا ہی جبرداراوسکے اعضا کی ترکیب مین فرق نہ پڑے پس مچھلی اونکی نگہبانی مین ایسی عنایت کرنے لگی جیسے رعایت مان اپنے فرزند کی حفاظت مین کرتی ہی اور سر پانی سے باہر نکالکر تیرتی تھی اور حضرت یونس اوسکے پیٹ مین سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اوسکے پیٹ مین رہے اور بہت مشہور بات ہی کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ مین رہا اور مچھلی سات دریاؤن مین پھری اور حق تعالی نے اوسکا گوشت اور پوست ایسا باریک اور صاف کر دیا تھا جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب غرایب مشاہدہ دیکھے اور برابر خدا کی یاد مین مشغول رہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ تو اگر یہ نہی کہ یونس علیہ السلام كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ تھے تسبیح کرنے والون مین سے مچھلی کے پیٹ مین کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہتے تھے یا اگر نہ یہ ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین جانے کے پہلے ذکر کرنے والون اور نماز پڑھنے والون مین سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرتے فِيْ بَطْنِهٖٓ مچھلی کے پیٹ مین اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے لوگ قبرون مین سے مگر خدا کے ذکر کی برکت سے اونھین بہت جلد رہائی دی فَنَبَذْنٰهُ پھر ڈالدیا ہمنے اوسے یعنی مچھلی کو ہمنے حکم دیا تو اوسنے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے نکالکر ڈالدیا بِالْعَرَآءِ زمین ہامون پر یعنی ایسے میدان مین جہان درخت گھاس پتی پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اونھین ڈالدیا وَهُوَ سَقِيْمٌ حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دبلے جیسے لڑکا اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ اور اوگایا ہمنے یونس کے سر پر شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ایک درخت کدو کا کہ اوسنے اپنے پتون سے اوپر سایہ کر لیا زاد المسیر مین ہی کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ ہی کہ اوسکے گرد مکھی نہین آتی جب حق تعالی نے اونھین درخت کدو مین چھپا دیا تو مکھیون کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بیخوف ہوگئے اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی یہانتک کہ اونکی کھال مضبوط ہوئی اور اونکا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آگئے وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہمنے اوسے دوبارہ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیون کے اَوْ يَزِيْدُوْنَ یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار اسکی جانب یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیون پر ہمنے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگون کو حضرت یونس کے آپہونچنے کی خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اونکے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوْا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی اونکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی فَمَتَّعْنٰهُمْ پھر فائدہ دیا ہمنے اونکو اِلٰى حِيْنٍ اوس وقت تک جبکہ اونکی اجل پہونچی اور سبب متقاضی اجل آپہونچتا ہی کہ وہ دعینہ روح پھیر دو تو کسی طرح نہین رکتا نہ لڑنے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے نظم روزیکہ اجل دست کشاید بہ تیغ * وہ بہر ہلاک برکشد خنجر تیز * نہ وقت جدل بود نہ ہنگام حیل * نہ روے مقاومت نہ یارائے گریز * فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہینہ سے کہ وہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین یعنی تقسیم کی وجہ پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیان ہین وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ اور اونکے واسطے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ اور وہ حاضر تھے جب ہمنے فرشتے پیدا کیے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو اور یہ بات جان لو کہ وہ لوگ ہین مِّنْ اِفْكِهِمْ اپنے جھوٹ و افترا سے لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ البتہ کہتے ہین کہ اولاد والا ہوا اللہ یعنی اوسکے فرزند ہین وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ خدا کی باپ ہونے کو منسوب کرتے ہین کہ خدا والد ہی اور اوسکی اولاد ہی اَصْطَفَى الْبَنَاتِ کیا برگزیدہ کرلین خدا نے لڑکیان جو تمکو بری معلوم ہوتی ہین

عَلَی الْبَنِیْنَ ط بیٹون پر جو کہ تمہارے واسطے افتخار اور قوت مدد حاصل کرنے کا مادہ اور سبب ہین مَا لَکُمْ قد کیا ہی تمکو اس باب مین کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ○ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہین پسند کرتے اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ○ کیا تم خیال نہین کرتے کہ حق تعالیٰ پاک ہی بی بی اور اولاد سے اسواسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونون کا مثل ہونا ضرور ہی اور حضرت رب العزت مثل اور شبہ سے پاک ہی اَمْ لَکُمْ کیا تمہارے واسطے اس بات مین کہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہو سُلْطٰنٌ مُّبِیْنٌ ○ دلیل ہے کھلی ہوئی یا کوئی کتاب آسمان پر سے اوتری ہی کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی فَاْتُوْا بِکِتٰبِکُمْ تو لاؤ وہ آسمانی کتاب اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو سچے اپنے دعوے مین لکھا ہی کہ بنی خزاعہ مین سے بعضے لوگون نے کہا کہ حق تعالیٰ جنون کے خاندان مین اپنی سسرال کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان بھائی ہین تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ اور مقرر کر لیا اون کافرون نے خدا کے درمیان وَبَیْنَ الْجِنَّةِ اور جنون مین کہ شیطان اونھی سے ہی نَسَبًا قرابت اور نسبت مقرر کر لی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہین جن اور شیطان کہ قیامت کے دن اِنَّهُمْ بیشک وہ یعنی یہ بات کہنے والے یا وہ سب کے سب لَمُحْضَرُوْنَ ○ ضرور حاضر کیے جائینگے عذاب کے واسطے ایک گروہ اس بات پر ہی کہ جن سے فرشتے مراد ہین اسواسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو عرب اوسے جن کہتے ہین اور کافرون نے حق تعالیٰ اور فرشتون مین نسبت ٹھہرا دی اور بعض نے کہا ہی کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جائینگے اور کافرون کی پرستش کے سبب سے اونسے جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دینگے کہ بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ جیسا کہ سورۂ سبا مین گذرا سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی اللہ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین کافر یعنی اوسکی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہین اور وہ کافرون کی بات سے بیزار ہی اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ○ مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے شبہون کے میلون سے کہ وہ اوسکی شان کے لائق اوسکی حمد کرتے ہین فَاِنَّکُمْ تو بیشک تم اے کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ ○ اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَا اَنْتُمْ نہین ہو تم عَلَیْهِ اوس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفٰتِنِیْنَ ○ گمراہ کرنے والے اور تباہ کر دینے والے اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوسے کہ وہ جو صَالِ الْجَحِیْمِ ○ داخل ہونے والا ہی دوزخ مین یعنی علم ازلی مین جو یقینی دوزخی ٹھہرا ہوا ہی اور جو لوگ فرشتون کو پوجتے تھے اونکا قول رد کر دینے کو حق تعالیٰ فرشتون کا اقرار بیان کر دیا کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہین اور کہتے ہین کہ وَمَا مِنَّا اور نہین ہی ہم مین سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر اوسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ○ ایک مقام ہی خدمت اور عبادت مین معین اور مقرر کیا ہوا کہ اوس سے ہم تجاوز نہین کر سکتے شیخ ابوبکر وراق قدس سرہٗ نے فرمایا ہی کہ یاک ورمالی مقام مراد ہی جیسے خوف و رجا اور محبت و رضا کہ ہر مقربان حظائر ملکوت اور ساکنان مجامع جبروت مین سے ایک مقام پر اون مین سے مقیم اور متمکن ہی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○ اور بیشک ہم صف باندھے ہوے ہین راہ طاعت اور موقف ملازمت مین وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہین راہ طاعت مین خدا کے واسطے اور جو چیز اوسکی ذات مقدس کے لائق نہو ہم اوس سے اوسکی پاکی بیان کرنے والے ہین اسباب مین ہی کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنون کا کلام ہی کہ کہتے ہین فردائے قیامت کو ہم ہر ایک مقام معلوم رکھتے ہین بہشت مین اور آج صف مین کھڑے ہونے والے ہین نماز مین اور ہم

پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہین خدا کو اور اِنَّ و نون جملون کی تاکید اِنَّ و لام کے سبب سے کرنا اور اِن یہ دونون حرف درمیانی اور جدائی کے لانا دلیل ہی ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہہ قصور اور شائبۂ قصور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکہ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ اگلون کی کتابون سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہم پر بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے شرک اور کفر کے لوث سے اور جب اونکے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابون مین اشرف اور بزرگ ہی یعنی قرآن فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوے اوسکے ساتھ یعنی اوس پر ایمان نہ لائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ جانین اپنے کفر کا انجام کہ عذاب اور مغلوبیت ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور بے شک و شبہہ سبقت لیگئی ہی كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبرون کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم لوح محفوظ مین ثبت کیا گیا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی ہمنے وعدہ نصرت کا جو کیا ہی وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ہمارے بندون کے واسطے ہی جو رسول ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ رسول لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ البتہ وہ ہین مدد کیے ہوے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور یقینی ہمارا لشکر یعنی انبیا علیہم السلام کے تابع لوگ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ البتہ غلبہ کرنے والے ہین دلیل یا نصرت کے سبب سے اکثر اوقات اور اونپر کافرون کا غلبہ ندرت اور قلت کیساتھ ہی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ تو منھ پھیر لو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوس وقت تک جبکہ قتال کا حکم یا وعدۂ نصرت کے زمانہ تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہی وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھنا اونکا حال اوس دن فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس قریب ہی کہ دنیا مین تمھاری نصرت اور آخرت مین تمھارا مرتبہ دیکھینگے لکھا ہی کہ جب کافرون نے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کی وعید سنی تو بولے کہ یہ کب ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہین اور عذاب نازل ہونے کا وقت پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ پھر جب اوتریگا عذاب بِسَاحَتِهِمْ اونکے مکانون کے صحنون مین فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوون کی لکھا ہی کہ عرب کے قبیلون مین لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چلکر صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہی اونکو گھیر لیتے اور اونکے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھدیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی مگر اوس وقت کو صبح ہی کہتے اس آیت مین عذاب کو تشبیہ دی اوس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اونپر ہجوم کریگا اور اونپر غارت واقع ہوگی کہ وہ بیخ کنی کا عذاب ہی روایت ہی کہ جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین خیبر مین پہونچے اور اونکے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پھر حق تعالی دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منھ پھیر اونسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰى حِيْنٍ ۝ تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّاَبْصِرْ اور دیکھ کہ اونپر عذاب نازل ہوتا ہی فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ دیکھینگے انواع عذاب دنیا اور عقبی مین سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہی تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے

کہ وصف کرتے ہین شرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور سلام رسولون پر وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہی
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ جو رب ہی سب اہل عالم کا اس آیت مین حق تعالیٰ بندون کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہی امام محی السنۃ
معالم التنزیل مین اپنی اسناد کے ساتھ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہی کہ اوسکا ثواب واجر بہت
بڑے پیمانہ سے ناپین یعنی بکثرت عطا کرین تو اوسے چاہیے کہ اپنی مجلس مین ختم کلام اس آیت پر کرے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک تاکہ ثواب پائے

سورۂ ص مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	ثمان و ثمانون آیۃ
سورہ ص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھاسی آیتین ہین

صٓ ابوبکر وراق اور قطرب رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ حروف مقطعہ کافرون کے ٹھہرانے کے واسطے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ مین پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو تو حق تعالیٰ نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھین سنکر فکر و تامل کرکے غلطی کرانے سے باز رہتے اور اس حرف مین خاصکر کہا ہی کہ نام خدا کا ہی یا قرآن کا یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہی یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہی اور احقاف مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان مین ایک دریا ہی اوسکا نام ہی صاحب لباب نے فرمایا کہ وہ ایک دریا ہی کہ خدا کا عرش اوسپر ہی یا ایک دریا ہی کہ حق تعالیٰ اوسکے سبب سے مُردون کو زندہ کرتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ حق تعالیٰ دوستون کی صفاے محبت کی قسم کھاتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قسم ہی صفاے دل عارفان کی تاویلات مین ہی کہ قسم ہی صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق مین ہی کہ قسم ہی اوسکی صمدیت کے صاد کی ازل مین اور صوریت کے صاد کی ابد مین اور صانعیت کے صاد کی دونون کے درمیان مین وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِی الذِّكْرِ ○ عظمت اور شرف اور شہرت والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جسمین کہ حاجت کی چیزون کا ذکر ہی قسم کا جواب یہ ہی کہ وہ بات نہین جو کافر سمجھتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے رؤسا قریش مین سے فِیْ عِزَّةٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی مین ہین وَّشِقَاقٍ ○ اور خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت مین كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانہ والے یعنی اگلی امتین اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اونھون نے اور چیخے کہ کوئی اونکی فریاد کو پہونچے وَّلَاتَ اور نہین ہی وہ وقت حِیْنَ مَنَاصٍ ○ وقت پھرنے کا بھاگ بچنے کی جگہ پر معالم التنزیل مین فرمایا ہی کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ عذاب آنے کے وقت وہ بہر مناص مناص پکارینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ پائینگے وَعَجِبُوْٓا اور تعجب کرتے ہین کافر اَنْ جَآءَهُمْ یہ کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا اونھی مین سے یعنی بشر اونکی صورت کا یا اونکے قبیلہ کا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافرون نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سٰحِرٌ جادوگر ہی اون چیزون مین جو خلاف دکھاتا ہی

كَذَّابٌ ○ بڑا جھوٹا ہے دعوی نبوت مین یا خدا کی طرف قرآن کو اسناد کرنے مین کیا اندھی راے ہے کہ انوار وحی کو تاریکی سحر سے امتیاز نہین
کرتی اور کیا بصیرت ہے کہ صدق کی شعاعون کے آثار کو ظلمات کذب سے شناخت نہین کرتی **نظم** گشت طالع آفتابے انچنین عالم فروز دیدہ
خفاش یا یک ذرہ وروی نور فی ہزار شعاع او ز روشن شدہ روے گیتی مستنیر تیرگی غیب ہنوز از دیدہ و ہے دود + لکھا ہے کہ حضرت حمزہ اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور بولے کہ اے عبد مناف کے بیٹے تم ہمارے
بزرگ اور سردار ہو ہم اسواسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کر دو کہ ہماری قوم کے بیعقلون مین سے ایک ایک کو تمہارا بھتیجا پھسلاتا ہے
اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوے آئین اونکے سامنے چمکاتا ہے اور ہمارے گروہ مین ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہے اور اب وہ زمانہ قریب ہے کہ اس
آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آجائین ابو طالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ اے محمد تمہاری
قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہین اور تمسے اونکا مدعا یہ ہے کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اونکی جو تمنا ہے اوسمین ذرا غور و تامل کرو
حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش مجھسے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہو جاؤ اور ہمارے
خداؤن کو برا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تمسے متعرض ہون نہ تمہارے تابعون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین بھی تمسے ایک بات
چاہتا ہون کہ ایک کلمہ مین میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تاکہ ممالک عرب تمہارے مسخر ہو جائین اور عجم کے بڑے آدمی تمہاری فرمانبرداری کرین
اونھون نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ تفسیر فتح المشارف قریش حضرت کی طرف سے منھ پھیر کر باہم کہنے لگے کہ
أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کر دیا محمد نے ہمارے خداؤن کو **إِلَٰهًا وَاحِدًا** ایک خدا **إِنَّ هَٰذَا** یقینی یہ خدا کا ایک ہونا **لَشَيْءٌ**
عُجَابٌ ○ چیز ہے بہت عجیب اسواسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ایک شہر مکہ کا کام نہین کر سکتے محمد جو ایک خدا کہتے ہین وہ تمام عالم کا
کام کیونکر بناتا ہے **وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ** اور جلدی چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابو طالب کے گھر مین سے **مِنْهُمْ** ایک دوسرے سے کہتے تھے **أَنِ امْشُوا**
یہ کہ چلو **وَاصْبِرُوا** اور صبر کرو **عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ** اپنے خداؤن کو پوجنے پر **إِنَّ هَٰذَا** بیشک مخالفت محمد کی ہمارے ساتھ
لَشَيْءٌ يُرَادُ ○ ایک چیز ہے ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث مین سے اور اوسکے وقوع سے چارہ نہین ہے یعنی بڑائی اور برتری جو محمد کا
مدعا ہے یا ایک چیز ہے کہ اوسکی خواہش کیجاتی ہے یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہین کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ ہین **مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا** نہین سنا ہے ہمنے
یہ جو محمد کہتے ہین خدا کی وحدانیت **فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ** پچھلی ملت مین جسپر ہمنے اپنے باپون کو پایا یا حضرت عیسی کی ملت مین کہ سب ملتون سے
اخیر ہے اسواسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہین ایک ہونے کے قائل نہین ہین **إِنْ هَٰذَا** نہین ہے یہ توحید جو محمد کہتے ہین **إِلَّا**
اخْتِلَاقٌ ○ مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمد بنا لیتے ہین **أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ** کیا اوتارا گیا ہے اوسپر قرآن **مِنْ بَيْنِنَا**
ہم مین سے یعنی ہمارے گروہ مین سے محمد وحی کے ساتھ کیون مخصوص ہوئے اور بزرگ کیون محروم ہین اور اون کافرون نے یہ بات حسد کی راہ سے کہی یہ
نہین کہ اونھین اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن غیر شی آلہی ہے **بَلْ هُمْ** بلکہ وہ **فِي شَكٍّ** شک مین ہین **مِنْ ذِكْرِي** میری وحی سے **بَلْ**
لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○ بلکہ نہین چکھا ہے اونھون نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھینگے تو وہ شک جاتا رہیگا اور سب جان لینگے کہ
جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب اونپر عذاب نازل ہوگا تو سب تصدیق کا دم بھرینگے اور اوسوقت تصدیق

فائدہ نہ دیگی اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے ایسا رب الْعَزِیْزِ مغلوب
نہین ہوتا الْوَهَّابِ ۝ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہی اوسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہی یعنی نبوت کی کنجیان کافرون کے
ہاتھ مین اور اونکے تصرف مین نہین ہین کہ اپنے بعضے سرداران قریش کو نبوت دیدین بلکہ یہ ایک عطیہ ہی حق سبحانہ تعالی کی درگاہ سے
کہ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی نظم چون تو حال مستحقان آگہی ٭ ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ٭ دیگران را این تصرف کی رسد ٭
اختیار این تصرف تراست ٭ اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی
وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہین فَلْيَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جائین فِي
الْاَسْبَابِ ۝ سببون مین کہ انکے باعث سے آسمان پر جاتے ہین لباب مین ہی کہ اسباب یہ ہین کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوون سے
چڑھتے وقت اونپر سہارا دیکے اوڑتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر کافرون کو ملک زمین و آسمان میں اختیار اور اقتدار ہی تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھین
اور عرش پر ٹھہرین اور عالم کے کامون کی تدبیر مین مشغول ہون اور جسے چاہین وحی بھیجین اور جسپر چاہین وحی بھیجدین اور یہ بات بڑی
ہنسی کی راہ سے ہی جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہین اور کیا لشکر هُنَالِكَ اوس جگہ یہ اشارہ ہی اونکے کوادون کی طرف جو در بدر ہین
یعنی وہان ایک لشکر مَهْزُوْمٌ شکست دیا ہوا ہی مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ گروہون مین سے جو لشکر کشی کرکے رسولون کے ساتھ
لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلون مین سے ایک یہ ہی کہ حق تعالی نے مکہ مین اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائیگا
اور شکست کھائیگا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام
کی وَّعَادٌ اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسی علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ
میخون والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار مراد ہی خدا نے اوس ملک کو خیمہ سے تشبیہ دی کہ خیمہ ستون اور میخون کے سبب سے مضبوطی
پاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چار میخ مراد ہین کہ مومنون پر چومیخا کرکے سختی کرتا تھا وَثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی
لکھا ہی کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرتے وقت کی اسواسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی
تو سب ایمان لائے تھے جب اونھون نے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہوگئے حق تعالی نے پھر حضرت صالح کو زندہ کرکے اونپر رسول کیا اس قوم
نے اونکو نہین پہچانا اور معجزہ طلب کیا اور اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعض نے تکذیب کی اور اونٹنی کی
کوچین کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ اور
جنگل والون نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ وہ لوگ ہین لشکر تکذیب کرنے والون کا اور کفار قریش کا گروہ
شکست کھایا ہوا بھی اونھی مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ نہ تھا کوئی بھی اونمین سے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اوسنے
فرشتون کی فَحَقَّ عِقَابِ ۝ تو حق ہوا میرا عقاب ونپر اور نازل ہوا میرا عذاب ونپر وَمَا يَنْظُرُ اور نہین دیکھتے اور انتظار
نہین کھینچتے ہین هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمہاری قوم مین سے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ پہلا نفخہ ہی اور اوسی ساتھ
مر جائینگے مَّا لَهَا نہین ہی اوس آواز سے کچھ مِنْ فَوَاقٍ ۝ کچھ پھرنا یعنی کوئی اوسکو رد نہ کرسکیگا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا معاندان

ع ۱۴

قریش نے جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل اور کافرون نے کہ ای ہمارے رب عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اوس عذاب مین سے
جس سے ہمکو محمد دھمکاتے ہین یا جلدی دے ہمکو ہمارا نامۂ اعمال کہ اوسمین ہم دیکھین قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○ قبل روز حساب کے
یہ جلدی منہ پھٹ پن کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِصْبِرْ
صبر کر عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو وہ کہتے ہین اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ اور یاد کر ہمارے
بندے داؤد ذَا الْاَيْدِ صاحب قوت کو کہ وہ قوت یا لڑائی مین تھی یا ملکداری مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عبادت مین اسواسطے کہ آدھی
رات فقط عبادت مین بسر کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایکدن نہین اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○ بیشک وہ پھرا ہوا تھا ہماری طرف
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہمنے مسخر کردیا پہاڑون کو داؤد کا کہ جہان داؤد علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہان چلے جاتے مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ
اوسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِيِّ رات کو وَالْاِشْرَاقِ ○ اور آفتاب نکلتے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ
پہاڑون اور پتھرون کی تسبیح اگرچہ عاقلون پر پوشیدہ ہی مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی اور کنکریون کی تسبیح حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہی اولیاء اللہ مین سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندون
کی طرح پانی اوسمین سے ٹپکتا ہی ایک ساعت وہان توقف کرکے غور سے اوسکو دیکھا تو پتھر اون ولی سے باتین کرنے لگا کہ ای اللہ کے ولی
کئی برس ہوئے کہ اللہ نے مجکو پیدا کیا اور اوسکی سیاست کے خوف سے مین حسرت کے آنسو بہاتا ہون اوس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ ای اللہ
اس پتھر کو بیخوف کردے اونکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اوس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اوس مقام پر پہونچے اور پھر
اوس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہی پوچھا کہ ای پتھر جب کہ تو بیخوف ہو چکا تو اب رونا کسواسطے ہی اوسنے جواب دیا کہ پہلے مجسے
قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو مین روتا ہون تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہی ہمین اس درگاہ مین رونے کے سوا کچھ
کام نہین ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی بیت سر گریہ داریم دور و دراز ÷ ندانم ز حسرت بود یا زناز ÷ شعر از سنگ گریہ بین و مگو
کان ترشح ست ÷ وز کوہ نالہ دان و مپندار کان صداست ÷ وَالطَّيْرَ اور مسخر کردیا ہمنے داؤد کا پرندون کو مَحْشُوْرَةً جمع
کیے گئے اونکے پاس اور صف باندھے ہوے اونکے سر پر كُلٌّ لَّهٗٓ ہر ایک پہاڑون اور پرندون مین سے داؤد علیہ السلام کے اَوَّابٌ ○
مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازین اونکے ساتھ تسبیح کرکے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کردی ہمنے مُلْكَهٗ اوسکی بادشاہی مظلومون کی
دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنے والے وزیرون کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالمون کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنون کے دلون مین اونکا رعب ڈالکر
یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانون کی کثرت کے سبب سے اسواسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار اونکے گھر کی نگہبانی
رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر لٹکائی وہ زنجیر حضرت داؤد کے
محکمہ پر ٹھہری متخاصمین مین سے جو کوئی حق پر ہوتا اوسی کا ہاتھ زنجیر تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
اور دی ہمنے داؤد کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہہ سمجھ کر دریافت
کرلیتا یا بات اوسط درجہ کی مطلب کو گھیرے ہوے اور فضول ذرا بھی نہین تقریر نہ بہت دراز نہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی

یہ تفسیر کی ہی کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر اور حقیقت مین کہتے ہی متخاصم ہون سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہوجاتا ہی جاننا چاہیے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ مین اوریا کی عورت کے ساتھ آپکے نکاح کرنے مین بہت اختلاف ہی بعضے مفسرین نے یہ قصہ اس طرح بیان کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہی جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اوسکا نکاح اوس عورت کے ساتھ ہوجائے عورت کے ولیون کو اوسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اونھون نے اوس عورت کو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی ننانوے بیبیان تھین آپنے اوسکی بھی خواہش کی زاد المسیر مین ہی کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اسوجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن مین اونکا حال اس طرح پر ہی کہ **وَهَلْ أَتَاكَ** اور کیا آئی تیرے پاس اے ہمارے حبیب **نَبَأُ الْخَصْمِ** خبر اون دو گروہ کی جنھون نے جھگڑا کیا اور تبیان مین ہی کہ جبریل و میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے ساتھ فرشتون کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کر دیے تھے ایکدن عبادت کرتے ایکدن فیصلہ ایکدن وعظ کہتے ایکدن اپنے خاص کامون مین مشغول ہوتے عبادت کے دن بالاخانہ پر جاتے اور پاسبان اوسکے گرداگرد کھڑے ہوکر لوگون کو اوپر جانے سے منع کرتے اوس دن فرشتے آدمی کی صورت پکڑکر حضرت داؤد کے گھر مین آئے اور اونکے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ **إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ** یاد کر جب چڑھ گئے اوسکے بالاخانہ پر **إِذْ دَخَلُوا** جب اندر آئے **عَلَىٰ دَاوُودَ** داؤد کے سامنے اور حضرت داؤد نے اونھین دیکھا **فَفَزِعَ مِنْهُمْ** تو ڈرے اونسے اسواسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے **قَالُوا لَا تَخَفْ** بولے فرشتے کہ نہ ڈر وہ دو **خَصْمَانِ** ہم دو گروہ ہین جھگڑنے والے ایکدوسرے کے ساتھ **بَغَىٰ بَعْضُنَا** ظلم کیا بعض نے ہم مین سے **عَلَىٰ بَعْضٍ** بعض پر **فَاحْكُم بَيْنَنَا** پس حکم کر درمیان ہمارے **بِالْحَقِّ** حق حق **وَلَا تُشْطِطْ** اور ظلم نہ کر اپنے حکم مین **وَاهْدِنَا** اور ہدایت کر ہمین **إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ** میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کہ وہ عدل اور راستی ہی داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے حضرت داؤد سے کہا کہ **إِنَّ هَٰذَا أَخِي** تحقیق یہ میرا بھائی ہی دین اور محبت کی راہ سے **لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً** اوسکی ننانوے بھیڑیان ہین **وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ** تھا اور میری ایک ہی بھیڑی ہی **فَقَالَ** تو اوسنے مجھسے کہا کہ **أَكْفِلْنِيهَا** اوسے میرا اور ملک کر دے **وَعَزَّنِي** اور غلبہ کیا اوسنے مجھپر **فِي الْخِطَابِ** ۝ بات کرنے مین اور مجھے اس امر مین عذر کرنے کی بھی مہلت نہ دی **قَالَ** کہا داؤد علیہ السلام نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہی تو **لَقَدْ ظَلَمَكَ** قسم خدا کی کہ اوسنے ظلم کیا تجھپر **بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ** تیری بھیڑی مانگنے اور اوسے ملانے کے سبب سے **إِلَىٰ نِعَاجِهِ** اپنی بھیڑیون مین **وَإِنَّ كَثِيرًا** اور تحقیق کہ بہتیرے **مِّنَ الْخُلَطَاءِ** شریکون مین سے جو مال آپس مین خلط کرتے ہین **لَيَبْغِي** البتہ ظلم کرتے ہین **بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ** بعض اونکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہین **إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا** مگر وہ لوگ جو ایمان لائے **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** اور کیے اونھون نے کام اچھے **وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ** اور تھوڑے ہین یہ لوگ شریکون مین جب حضرت داؤد نے یہ بات کہی تو وہ دونو کھڑے ہوئے اور نظر سے غائب ہوگئے پس داؤد علیہ السلام سمجھ گئے **وَظَنَّ دَاوُودُ** اور گمان کیا داؤد نے **أَنَّمَا فَتَنَّاهُ** یہ کہ ہمنے آزمایا اوسے اس فیصلہ مین تاکہ وہ متنبہ ہوجائے **فَاسْتَغْفَرَ** تو مغفرت مانگی اوسنے

وقف لازم

سجدہ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

رَبَّهٗ اپنے رب سے وَخَرَّ رَاكِعًا اور منھ کے بل گر پڑا اوس حال مین کہ سجدہ کرنے والا تھا وَّاَنَابَ ۩ اور پھرا خدا کی طرف یہ سجدہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدۂ عزیمت ہی اور وہ کہتے ہین کہ یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیے نماز اور غیر نماز مین اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک عزیمتون مین سے نہین ہی اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ مین دو روایتین ہین اور امام اعظم کے قول پر یہ دسوان سجدہ ہی
اور فتوحات مکیہ مین اسے سجدۂ انابت کہا ہی اور فرمایا ہی کہ یہ سجدہ شکر کا بھی کہا جاتا ہی اسواسطے کہ داؤد علیہ السلام نے خدا کی جناب مین یہ
شکر کا سجدہ کیا فَغَفَرْنَا لَهٗ تو بخشدی ہمنے داؤد علیہ السلام کو ذٰلِكَ وہ چیز جسکی بخشش اونسے اوسنے چاہی تھی وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک
اوسکے واسطے عِنْدَنَا لَزُلْفٰى ہمارے پاس نزدیکی ہی مغفرت کے بعد وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اچھی بازگشت جنت مین اور کہا
ہمنے اوسکو کہ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ اے داؤد بیشک کر دیا ہی ہمنے تجکو خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ خلیفہ زمین مین یعنی خلافت کا
رتبہ ہمنے تجکو عطا کیا یا جو انبیا علیہم السلام تجسے قبل تھے اونکا خلیفہ ہمنے تجھے کیا فَاحْكُمْ پس حکم کر تو بَيْنَ النَّاسِ لوگون کے درمیان
بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اور پیروی نہ کر خواہش نفس اور اوسکی آرزوون کی فَيُضِلَّكَ کہ گمراہ کر دے خواہش تجکو
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی اون دلیلون سے
جو خدا نے راہ حق پر نصب کی ہین لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت بِمَا نَسُوْا بسبب اسکے کہ بھول گئے ہین
يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ روز شمار کو اور اوس دن کے واسطے کچھ توشہ اونھونے نہین صرف کیا فوائد السلوک مین ہی کہ دیکھ بادشاہی کیا سخت کام ہی اور
شہریاری کیا بھاری بوجھ ہی کہ حضرت داؤد علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام باوصف کمال درجہ نبوت اور جلال مرتبہ رسالت ایسے حکم سے مامور اور ایسے
خطاب کے ساتھ مخاطب ہوے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی لوگون مین حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہ حق پر رکھ طریق باطل پر نہین اور
اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نہ کر کہ تجھے ہماری مرضیون کی راہون سے گمراہ کر دے اور سلسلۃ الذہب مین ہی کہ نظم نص قرآن شنو کہ حق فرمود
در مقام خطاب با داؤد ؛ کہ ترا زان خلیفگی دادیم ؛ سوے خلق جہان فرستادیم ؛ تا نہی ملک را ز عدل اساس ؛ حکم رانی بعدل بین الناس ؛ سرگردانی
ز عدل مستور ست ؛ از مقام خلیفگی دور ست ؛ آنکہ گیرد ستم ز دیو سبق ؛ عقل چون خواندش خلیفۂ حق ؛ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اون دونون کے درمیان ہی اوسے بَاطِلًا پیدا کرنا باطل یعنی ہمنے انکو عبث نہین پیدا
کیا بلکہ اسواسطے کہ اوس سے دلیل پکڑین ہماری قدرت کامل اور حکمت شامل پر ذٰلِكَ یہ بات کہ چیزون کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہو یہ ظَنُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا گمان ہی اون لوگون کا جو کافر ہوے اور خلقت کے بھید کو نہین پہونچے فَوَيْلٌ پس واے لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون
لوگون پر جو نہ ایمان لائے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان کیا اونپر واے ہی مِنَ النَّارِ ۝ آتش دوزخ سے لکھا ہی کہ کفار قریش نے
مومنون سے کہا کہ ہمکو آخرت مین تمھارے برابر یا تمسے زیادہ عطیہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ ایسا نہین ہی نَجْعَلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا کیا کرتے ہین ہم اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھونے اچھے جزا اور عطا مین كَالْمُفْسِدِيْنَ
مانند تباہکارون کے فِى الْاَرْضِ زمین مین یعنی کافرون کے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ کیا کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو
كَالْفُجَّارِ ۝ مانند بدکارون اور نابکارون کے یعنی ہم نہین کرتے ہین كِتٰبٌ یہ ایک کتاب ہی یعنی قرآن اَنْزَلْنٰهُ نازل

ع ۱۲

کیا ہمنے اوسے اِلَیۡکَ مُبٰرَکٌ تیری طرف برکت دیا ہوا اور بڑی خیر والا لِّیَدَّبَّرُوۡۤا تاکہ سوچ کرین اٰیٰتِہٖ اوسکی آیتون مین
اور فکر کرین اوسکے معانی اور حقائق مین وَ لِیَتَذَکَّرَ اور تاکہ نصیحت پائین اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ○ صاف عقل والے
وَ وَہَبۡنَا لِدَاوٗدَ اور عطا کیا ہمنے داود کو سُلَیۡمٰنَ ؕ یعنی فرزند کہ وہ سلیمان علیہ السلام مین نِعۡمَ الۡعَبۡدُ
اچھا بندہ تھا سلیمانؑ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ ○ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ہر حال مین لکھا ہی کہ سلیمان
علیہ السلام نے دمشق اور نصیبین کے کافرون سے قتال کیا اور ہزار گھوڑے اونسے لیے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت داود
عمالقہ سے قتال کیا تھا اور ہزار گھوڑے لیے تھے وہ حضرت سلیمان کو میراث پہونچے معالم مین ہی کہ دریائی گھوڑے تھے اور وہ
پر رکھتے تھے دیو دریا مین سے سلیمان علیہ السلام کے واسطے لائے تھے بہر تقدیر حضرت سلیمان نے چاہا کہ اونکا تماشا دیکھین تو نماز عصر کے
بعد وہ گھوڑے پیش کیے گئے حضرت سلیمانؑ جو اونکو دیکھنے مین مشغول ہوے تو آخر دن میں جو ورد وظیفہ مقرر تھا وہ ناغہ ہو گیا پس آپنے
سب گھوڑے قربانی کر ڈالے جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہی کہ اِذۡ عُرِضَ عَلَیۡہِ اور یاد کر جب پیش کیے گئے سلیمانؑ بِالۡعَشِیِّ
آخر دن مین الصّٰفِنٰتُ گھوڑے کھڑے تین پانون اور چوتھے پانون کے سم کے کنارے پر اور اسطرح کھڑا ہونا گھوڑے مین
صفت پسندیدہ ہی الۡجِیَادُ ○ گھوڑے تیز چلنے والے اور حضرت سلیمان اونھین دیکھنے مین مشغول تھے یہانتک کہ اونکا ورد ناغہ
ہو گیا فَقَالَ تو کہا سلیمانؑ نے کہ اِنِّیۡۤ اَحۡبَبۡتُ بیشک مین نے اختیار کی حُبَّ الۡخَیۡرِ محبت بہت مال کی یعنی
دریائی گھوڑون کی کہ باز رہا مین عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّیۡ ۚ اپنے رب کی یاد سے یعنی اوس ورد سے جو شام کے قریب مین نے
مقرر کر رکھا تھا حَتّٰی تَوَارَتۡ اوسوقت کہ چھپ گیا آفتاب بِالۡحِجَابِ ○ پردہ مین رات کے اور بعضون نے
کہا ہی کہ حجاب ایک پہاڑ ہی تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوے رُدُّوۡہَا پھیرو گھوڑے عَلَیَّ ؕ میری طرف جب لوگون نے
پھیرے فَطَفِقَ تو کھڑے ہوے سلیمان اور تلوار رگڑتے تھے مَسۡحًۢا رگڑنا بِالسُّوۡقِ ساقون پر گھوڑون کی یعنی
کونچین کاٹتے تھے وَ الۡاَعۡنَاقِ ○ اور اونکی گردنون پر یعنی گھوڑون کے سر کاٹتے تھے اوس زمانے مین گھوڑے کا گوشت
حلال تھا اور گھوڑے خدا کی راہ مین قربانی کے واسطے ذبح کرتے تھے اور بعضے عالم اس بات پر ہین کہ ذکر سے عصر کی نماز مراد ہی کہ حضرت سلیمان سے
قضا ہو گئی تھی گھوڑے دیکھنے کے سبب سے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا پس حضرت سلیمانؑ نے اذن خدا سے اُن فرشتون کو حکم دیا جو آفتاب پر معین ہین
رُدُّوۡہَا عَلَیَّ کہ پھیرو آفتاب کو میرے واسطے حق تعالی نے حکم فرمایا فرشتون نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ آفتاب اوس مقام پر آیا جہان عصر کی
نماز کا وقت ہوتا ہی اور حضرت سلیمانؑ نے نماز ادا کر لی اور وہ جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا آفتاب پھر اونٹا
نکلا اور عصر کی نماز کا وقت جہان ہوتا ہی اوس جگہ پھر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر غروب ہوا محدثون مین مشہور ہی اور یہ معجزہ مقام
خیبر مین واقع ہوا تھا امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح آثار مین لکھا ہی کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہین اور احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہی کہ اہل علم
کو لائق نہین ہی کہ حدیث حفظ کرنے سے غفلت کرے سو واسطے کہ علامت نبوت ہی نظم کہ عوتش گرفتہ گریبان آفتاب ÷ بالا کشیدہ از چہ مغرب آسمان ÷ گردش رہ
گردخوان چرخ ÷ دستش دو نیم کردہ بیک ضربت بنان ÷ لکھا ہی کہ حضرت وہاب عطایا نے سلیمان علیہ السلام کو ایک فرزند عطا فرمایا جنون کے ایک گروہ کو یہ خوف ہوا کہ وہ فرزند

بلقیس دولہ الاحد کی لڑکی ہین مطیع اور مسخر رہیگا اس خوف سے سب جنون نے جمع ہوکر اوس فرزند کو قتل کر ڈالنے پر اتفاق کیا حضرت سلیمانؑ کو خبر ہوئی آپ نے وہ فرزند ابر کو
سپرد کردیا کہ اوسکی رضاعت اور پرورش مین مستعد رہے اور جنون کے شر سے بیخوف ہوجائے قضاے الٰہی سے وہ فرزند مرگیا اور ابر سے ہوا ہو حضرت سلیمان کے تخت پر
ڈالدیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے خبر دی کہ **وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ** اور بیشک شبہ ہمنے آزمایا اور امتحان مین ڈالدیا سلیمان کو **وَاَلْقَیْنَا** اور ڈالا ہمنے **عَلٰی کُرْسِیِّهٖ**
اوسکے تخت پر اوسکے بیٹے کو **جَسَدًا** جسد بے روح سلیمان علیہ السلام نے وہ جو کیا تھا اوس سے نادم ہوے کہ بیٹے کو ابر کے سپرد کیا اور خدا پر توکل نہ کیا
اس بات پر پشیمان ہوے **ثُمَّ اَنَابَ ۝** پھر پھرے خدا کی طرف اور اہل عالم پر ظاہر ہوگیا کہ خدا ہی پر توکل کرنا چاہیے لباب مین لکھا ہے
کہ حضرت سلیمان بیمار ہوے اسقدر کہ کمال ضعف کی وجہ سے اونکا جسم بے روح معلوم ہوتا تھا مگر اونکو تخت پر بٹھاتے تھے تاکہ امور سلطنت مین
خلل نہ پڑے پھر پھرے صحت کی طرف یعنی اچھے ہوگئے اور مشہور یہ بات ہے کہ ترک ادب کی وجہ سے اونکی مملکت کی انگوٹھی صخرہ جنی کے ہاتھ لگی وہ چالیس
دن تخت سلطنت پر بیٹھا پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور حضرت سلیمان سلطنت کی طرف پھرے اور دعا مین مشغول ہوے **قَالَ**
کہا سلیمان نے کہ **رَبِّ اغْفِرْ لِیْ** اے میرے رب بخشدے مجھے اس چیز مین جو مجھسے صادر ہوئی **وَهَبْ لِیْ** اور عطا کر مجھے
مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ بادشاہی کہ نہ لائق ہو **لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ** کسیکے واسطے میرے بعد تاکہ ایسی بادشاہی میرا ہی معجزہ ہو
یا کوئی مجھسے لے سکے جیسے صخرہ جنی نے لے لی تھی بحر مین فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ کوئی دوسرا
اوسکے طلب کی ہوس کرے اور بلا اور فتنہ مین نہ پڑے اسواسطے کہ بے قوت نبوت اتنی بڑی سلطنت مین فتنہ سے کوئی بے خوف نہین
ہوسکتا **اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝** یقینی تو عطا فرمانے والا ہے اور جو کچھ جس کسیکو تو چاہے عطا فرمائے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ نے الہام الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلطنت دنیا کی طرف
التفات نہوگا اس جہت سے اس دعا کی جرأت کی کہ اونکی ہمت عالی کے سامنے دنیا و مافیہا پر پشہ کے برابر بھی حقیقت نہین رکھتی بیت
عارفان ہرچہ ثباتے و بقاے نکند ✻ گر ہمہ ملک جہان ست بہیچش نخرند ✻ اسی جہت سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت
سلیمان کا مطلب اور مقصود اس دعا مین یہ تھا کہ یا الٰہی مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ بالفعل اوسکا ظہور کسیکے لائق نہو اسواسطے کہ بالقوہ حضرت
سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو وہ سلطنت حاصل تھی صحیحین مین وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگاہ جن مین سے ایک عفریت میرے
پاس آیا تاکہ نماز مجھپر قطع کردے حق تعالیٰ نے مجھے قوت عطا فرمائی اور یہ بات ممکن کردی کہ مین نے اوسکو گرفتار کیا اور چاہا کہ مسجد کے ستونون مین سے
کسی ستون مین اوسے باندھ دون کہ تم اوسے دیکھو پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ تو مین نے اوسکو رہا کردیا تو
وہ بے بہرہ اور ناامید پھرا **فَسَخَّرْنَا** پھر مسخر کردی ہمنے **لَهُ الرِّیْحَ** سلیمان کے واسطے ہوا کہ اوسکی فرمانبرداری کرے **تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ** چلے
اوسکے حکم سے **رُخَآءً** نرم اور اچھی **حَیْثُ اَصَابَ ۝** جہان کہین قصد کیا ہو **وَالشَّیٰطِیْنَ** اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے
واسطے شیطان **كُلَّ بَنَّآءٍ** ہر ایک بنا کرنے والا خشکی مین تاکہ اوسکے واسطے عمارتین بنائین **وَّغَوَّاصٍ ۝** اور غوطہ لگانے والا دریا مین تاکہ اوسکے
واسطے جواہر نکالے **وَّاٰخَرِیْنَ** اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے اور جن **مُقَرَّنِیْنَ** باہم بندھے ہوے **فِی الْاَصْفَادِ ۝** زنجیرون مین
شیطانون مین سے جو کاریگر تھے وہ حضرت سلیمان کے واسطے کام کرتے اور جو سرکش اور متمرد تھے وہ قید کردیے جاتے تاکہ کسیکو ضرر نہ پہونچائین پھر ہمنے سلیمان سے کہا

کہ هٰذَا ایسی بادشاہی جو ہمنے تمکو دی عَطَآؤُنَا عطا ہماری ہی فَامْنُنْ پس احسان کر جسپر چاہا اور دے اس عطیہ مین تحفہ ذاکر دے
اَوْ اَمْسِكْ یا روک رکھ اپنی عطا جس سے تو چاہے بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ بیحساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا کی
تعریف کرنا تمھارے چاہنے پر موقوف ہی اور اوسکا حساب تمسے نہوگا وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنْدَنَا ہمارے نزدیک
لَزُلْفٰی البتہ قربت ہی اونکی طاعت قبول ہونے کے سبب سے یا آخرت مین حضرت سلیمانؑ درگاہ صمدیت کے مقربون مین سے ہونگے
بلوصف اسکے کہ دنیا مین بڑی سلطنت اونھین حاصل تھی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ اور اونکے واسطے ہی خوبی بازگشت کی یعنی
جنت مین درجات ہین اونکے واسطے وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ م اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اِذْ نَادٰی جبکہ پکارا
اونے رَبَّهٗٓ اپنے رب کو اسطرح کہ اَنِّیْ یقینی مجھے مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ مس کرتا ہی مجھے شیطان یعنی شیطان پہنچاتا ہی
مجھے رنج وَّعَذَابٍ ○ اور دکھ اور وہ اسطرح ہی کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب تنے
کیا کیا کہ حق تعالی نے اپنی نعمتون کے فائدے تمسے پھیر لیے اور دکھ کے شدائد تمپر مسلط کر دیے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے تابعون
کو وسوسہ ڈالا یہانتک کہ تابعون نے اونھین اپنے گھرون سے نکالدیا اس ڈر کے مارے کہ اونکی بیماری ہمین ہو جائے اور حضرت
ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا مین مذکور ہو چکی ہی غرضکہ حق تعالی نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبرئیل کو اونکے
پاس بھیجا تو حضرت جبرئیل نے آکر کہا کہ ای ایوب اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ج مار اپنا پاؤن زمین پر حضرت ایوب نے حضرت جبرئیل کے کہنے کے موافق
پاؤن زمین پر مارا اور پانی کے دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ هٰذَا
مُغْتَسَلٌۢ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے کی جگہ ہی یا ایسا پانی ہی کہ جس سے غسل کرتے ہین اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہی وَّ
شَرَابٌ ○ اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام نے اوس گرم پانی کے چشمہ مین غسل کیا اور اونکی سب ظاہری بیماریان جاتی رہین پھر ٹھنڈے
چشمہ مین سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل ہو گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اوسکا پانی ٹھنڈا ہوتا اور غسل کے
وقت گرم وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ اوسکے لوگ یعنی اوسکے فرزندون کو ہمنے پھر زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
اور مثل اونکے اونکے ساتھ تو پہلے جتنی اولاد تھی اب اوسکی دونی ہو گئی رَحْمَةً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِكْرٰی
اور نصیحت پکڑنے کو لِاُولِی الْاَلْبَابِ ○ عقل والون کے واسطے تاکہ بلاؤن مین راحت اور فرحت کا انتظار کھینچین اور نعمت سے نا امید نہون اسواسطے کہ خدا کی
رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ باندھ دیا ہی فان الصبر مفتاح الفرج نظم کلید صبر کسے را کہ باشد اندر دست + ہر آئنہ در گنج مراد بکشاید +
بشام تیرۂ محنت بساز و صبر نماے + کہ دم بدم سحر از پردہ روی بنماید + لکھا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانۂ مرض مین اونکی بی بی رحیمہ کسی
کام کو گئی تھین وہان اونھین دیر ہو گئی تو حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اونکو سو لکڑیان ماروںگا جب اونھین صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت
پر پھر آئے تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کرین تو حکم ہوا کہ وَخُذْ بِیَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ مین ضِغْثًا ایک مٹھا
اذخر کی شاخون کا مٹھا یا خشک تنکے کہ سو ہون فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اوس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ
اور اپنی قسم مین حانث نہو یعنی قسم نہ توڑو اور جھوٹے نہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہمنے پایا ایوب کو صَابِرًا

وقف لازم

ع ۱۴

۵۱ اذخر ایک گھاس ہی ۱۲

صبر کرنے والا اوس بلا پر جو اونکی ذات اور مال اور اولاد کو پہونچی نِعْمَ الْعَبْدُ خوب بندہ ہی ایوب اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ تحقیق کہ وہ رجوع کرنے والا ہی ہماری درگاہ کی طرف پورا پورا وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اور یاد کر ہمارے بندون اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم کو وَاِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹے اسحاق کو وَيَعْقُوْبَ اور اوسکے پوتے یعقوب علیہ السلام اُولِي الْاَيْدِيْ ہاتھون والون وَالْاَبْصَارِ ۝ اور نگاہ والون کو اس سے بزرگ عمل اور نفع دینے والے علم مراد ہین ہاتھ سے عمل یعنی کام کو تعبیر فرمایا اسواسطے کہ اکثر کام ہاتھ سے ہوتے ہین اور آنکھ سے معرفتون کو اسواسطے کہ معرفتون کے مبادی مین سے بہت قوی مبدا آنکھ یعنی نگاہ ہی یا ہاتھون سے طاعت مین قوت مراد ہی اور ابصار سے دین مین بصیرت مقصود ہی اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بیشک ہمنے خالص کردیا ہمنے اونکو بِخَالِصَةٍ خصلتون کے ساتھ جو پاک ہین عیبون کے شائبون سے یا نعمتون کے ساتھ جو خالص ہین سلب اور زوال کے لوث سے کہ وہ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ یاد کرنا ہی دار آخرت کا اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کی نظر حضرت کبریا کے دیدار ہی حاصل ہونے پر پڑتی ہی اور وہ آخرت مین میسر ہوگا وَاِنَّهُمْ اور تحقیق یہ پیغمبر لوگ عِنْدَنَا ہمارے نزدیک لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ البتہ برگزیدہ اور نیک لوگون مین سے ہین وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر اسماعیل ذبیح وَالْيَسَعَ اور الیسع بن اخطوب کو کہ حضرت الیاس کے خلیفہ تھے اور آخر کو خلعت پیغمبری پایا اور پیغمبر ہوے وَذَا الْكِفْلِ ط اور ذوالکفل کو کہ بشیر بن ایوب تھا اور سو پیغمبر جو قتل سے بھاگتے تھے اونکا کفیل ہوا تبیان مین ہی کہ وہ فرزند ایوب ہین اور اپنے باپ کے بعد ایک قوم کی طرف مبعوث ہوے کہ وہ ملک شام مین تھی اور حق تعالی نے اونکا نام ذوالکفل رکھدیا اور بعضے اونہین وہی الیسع جانتے ہین کہ حضرت الیاس کی طرف سے دین کے کام پر قائم ہونے کے متکفل ہوے اور اس تقدیر پر ذوالکفل کا عطف موصوف پر صفت کے عطف کے قبیل سے ہی وَكُلٌّ اور یہ سب انبیا جنکے نام لیے گئے تھے مِنَ الْاَخْيَارِ نیکون اور برگزیدہ لوگون مین سے تھے هٰذَا یہ انبیا علیہم السلام کی خبر ذِكْرٌ ط سب کر اور نصیحت ہی تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھاری قوم کو وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ البتہ اچھی پھرنے کی جگہ ہی اور اونکے پھرنے کی جگہ جَنّٰتِ عَدْنٍ باغ ہین قیام کرنے کے مُّفَتَّحَةً کھولے گئے لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝ اونکے واسطے دروازے اون باغون کے مُتَّكِـِٕيْنَ وہ تکیہ لگاے ہونگے تختون پر فِيْهَا اون باغون مین ناز و نعمت والون کی طرح راحت کے واسطے يَدْعُوْنَ چاہتے ہونگے فِيْهَا اون باغون مین بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ میوے بہت اسواسطے کہ میوہ خوری لذت کے واسطے ہوتی ہی اور غذا کھانا تن پروری کے لیے اور جنت مین تن پروری نہوگی اسوجہ سے میوون کی طرف رغبت بہت کرینگے وَّشَرَابٍ ۝ اور چاہینگے پینے کی چیز بہت وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس ہونگی قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ نیچی نگاہ والیان یعنی وہ عورتین جو اپنے شوہرون کے سوا اور کسیکی طرف دیکھتی نہین اَتْرَابٌ ۝ ہمجولیان یعنی سب ایک ہی سن کی ہونگی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین سب عورتین سن مین اپنے شوہرون کے برابر ہونگی کہ سب کا تینتیس برس کا سن ہوگا اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اتراب سے یہ مراد ہی کہ سب عورتین حسن مین برابر ہونگی کسیکو کسی پر وہان فوقیت نہوگی کہ اوسکی طرف کسی طبیعت رغبت کرے جو حسن مین فوقیت رکھتی ہی اور اوس سے پھر جائے جسپر فوقیت رکھتی ہی هٰذَا فرشتے جنتیون سے کہینگے کہ یہ ہی مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جسکا

ثلثة

وعدہ دیے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ حساب کے دن مین تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی مین کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہین لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہی کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین عطا فرمائی مَا لَهٗ نہین ہی اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ ○ کچھ کمی اور بند ہو جانا هٰذَا یہ ہی جو کہ جنتیون کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ اور بیشک نافرمان برداروں یعنی کافرون کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ البتہ بری جگہ پھرنے کی ہی کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہی يَصْلَوْنَهَا جاینگے دوزخ مین فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ پس برا بچھونا ہی دوزخ هٰذَا یہ ہی عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ تو چاہیے کہ چکھین کافر وہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہی نہایت کھولتا ہوا کہ جب منھ کے سامنے جائے تو اوسے جلا دے اور پینیگے تو ٹکڑے ہو جائینگے وَّغَسَّاقٌ ○ اور زمہریر ہی کہ دوزخیون کو ٹھنڈک کے مارے اوسطرح جلائیگا جیسے آگ گرمی کے باعث جلاتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہین ترک کی زبان مین اور یہان پیپ مراد ہی کہ دوزخیون کے گوشت اور پوست اور زناکارون کی شرمگاہون سے بہتا ہوگا کہ اوسے جمع کر کے دوزخیون کو پلائینگے وَّاٰخَرُ اور دوزخیون کے واسطے عذاب اور ہی مِنْ شَكْلِهٖٓ مثل اس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ ○ انواع واقسام کا مگر سختی اور دکھ مین ایک دوسرے کے مشابہ ہی لکھا ہی کہ کافرون کے سردار جب دوزخ مین داخل ہونگے تو اونکے تابعون کو بھی اونکے پاس پہنچائینگے اور فرشتے سردارون سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہی مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ داخل ہونے والا دوزخ مین رنج اور سختی سمیت تمھارے ساتھ تو وہ کہینگے لَا مَرْحَبًاۢ بِهِمْ کچھ مرحبا نہو جیو اونکو اِنَّهُمْ بیشک وہ صَالُوا النَّارِ ○ پہونچنے والے ہین آگ مین اپنے اعمال کی شامت سے جسطرح ہم دوزخ مین داخل ہوئے مرحبا ایک کلمہ ہی کہ مہمان کے اعزاز واکرام کے واسطے کہتے ہین تو سردار کافر اپنے تابعون کو نفرین کرینگے لَا مَرْحَبًاۢ بِهِمْ کہکر اور جب تابع لوگ سردارون سے یہ بات سنینگے تو قَالُوْا کہینگے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لَا مَرْحَبًاۢ بِكُمْ مرحبا نہو تمھارے واسطے اور ای کافرون کے سردار و تم اس بری نفرین کے بسبب سزاوار ہوا اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب واجب کرنے والی چیزین کہ تمنے ہمکو اغوا کیا اور تمھارے ہی گمراہ کرنے کے سبب سے ہم دوزخ مین آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہی دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے کہ ای ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جسنے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہ حق سے ہٹا دیا پس فَزِدْهُ تو زیادہ کر اوسپر عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا فِی النَّارِ ○ آتش دوزخ مین یعنی جتنا عذاب ویسے ہی لوتنا ہی اور بڑھا دے اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ کے سانپ اور بچھو اونپر مسلط ہو جائینگے وَقَالُوْا اور کہینگے سرداران قریش جو کافر تھے دوزخ مین مَا لَنَا کیا ہی ہمکو کہ آج لَا نَرٰی نہین دیکھتے ہین ہم رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ اون مردون کو کہ تھے ہم گنتے اونھین دنیا مین مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ بدون اور مردودون مین سے موضع مین ہی کہ کفار قریش جب دوزخ مین دیکھینگے اور فقیر مسلمانون کو وہان نہ پائینگے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب اور خباب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو کہینگے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ کیا ہم نے ٹھرایا تھا اونکو سِخْرِيًّا مسخرا اور ہنسا ہوا اور جنکے ساتھ ہم مسخراپن اور ہنسی کیا کرتے تھے کیا اونکو دوزخ مین نہین لائے ہین اور مر گئی ہین عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○ اونسے ہماری آنکھین یعنی ہم اونکو دوزخ مین نہین دیکھتے آثار مین وارد ہی کہ حق تعالی مسلمان فقیرون کے اوس گروہ کو جنت کی کھڑکیون میں جلوہ دیگا تاکہ کافر دیکھین اور اونکی

حسرت زیادہ ہو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو ہمنے حکایت بیان کی ہی دوزخیون کی لَحَقٌّ البتہ صحیح اور درست ہی اور وہ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ○ جھگڑا اور لڑائی ہی دوزخیون کی اور اونکا ماجرا ہی قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ اِنَّمَآ اَنَا نہین ہون مین مگر مُنْذِرٌ ڈرانے والا عذاب الٰہی سے وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہین کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ مگر خدا ایک کہ اوسکی ذات شرکت قبول ہی نہین کرتی اور کثرت کو اوسکی وحدت مین راہ نہین ہوتی الْقَهَّارُ قہر کرنے والا کہ امیدون کی بناکو اجلون کی آندھیون سے توڑ دیتا ہی یا شرکت موہوم اور کثرت بے اعتبار کو کہ نفس الامر مین وجود نہین رکھتی عارفون کی نظرین مضمحل اور پراگندہ کر دیتا ہی نظم غیر نقش غیر در جہان نگذاشت ✦ وحدتش رسم این و آن برداشت ✦ گم شود جملہ ظلمت پندار ✦ تر زد انوار واحد قہار ✦ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوس چیز کا جو درمیان مین ہی اون دونون کے الْعَزِيْزُ ایسا خداوند کہ غالب ہی عذاب کرنے مین الْغَفَّارُ ○ بخشنے والا کہ بخشنے سے کچھ باک ہی نہین رکھتا قُلْ هُوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو کہا مین نے تمسے اور تمکو روز قیامت کے عذاب سے جو مین نے ڈرایا نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ○ بڑی خبر ہی اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ○ تم اوس سے منہ پھیرنے والے ہو کمال غفلت کی وجہ سے یا میری نبوت کی بڑی شان ہی اور تم اوس سے منکر ہو آخر دیکھو تو اگر مین نبی نہوتا اور مجھپر وحی نہ آئی ہوتی تو مَا كَانَ لِيَ نہوتا مجھے مِنْ عِلْمٍۢ کچھ علم بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى گروہ برتر یعنی فرشتون کا اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ جب گفتگو کرتے تھے حضرت آدم کی شان مین کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو میری نبوت پر اس سے زیادہ کھلی ہوئی اور کوئی دلیل نہین ہی کہ حضرت آدم اور فرشتون کا قصہ بیان کرتا ہون اوسی طرح جو اگلی کتابون مین مذکور ہی حال آنکہ مین نے اون کتابون مین پڑھا نہ کسی اوستاد سے سنا اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ نہین وحی بھیجی جاتی میری طرف اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا مگر یہ کہ سوا اسکے نہین کہ مین ہون نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ڈرانے والا کھلا ہوا یا ظاہر کرنے والا ہون وہ چیزین جو عذاب کی موجب ہین اِذْ قَالَ رَبُّكَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تمہارے رب نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون سے کہ اِنِّيْ خَالِقٌۢ مین پیدا کرنے والا ہون بَشَرًا بشر کو مِّنْ طِيْنٍ ○ مٹی سے بشر سے حضرت آدم مراد ہین فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب پوری کرون مین اوسکی خلقت اور صورت اور اوسکا قالب بہت خوب شکل مین بنا چکون وَنَفَخْتُ فِيْهِ اور پھونکون مین اوسمین مِنْ رُّوْحِيْ اپنی روح مین سے حق تعالیٰ نے روح کو اپنی ذات کی طرف اضافت فرما کر مشرف اور معزز فرمایا اوسکی نفاست اور پاکیزگی کی وجہ سے خلاصۂ کلام یہ ہی کہ فرشتون کو حکم ہوا کہ جب مین آدم کے قالب مین روح داخل کرون اور وہ زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو منہ کے بل گر پڑو تم سب اوسکے واسطے سٰجِدِيْنَ ○ سجدہ کرنے والے تعظیم کی جہت سے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ تو سجدہ کیا فرشتون نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ سب نے سب نے آدم کو اونمین روح پھکنے کے بعد اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے سجدہ نہین کیا اِسْتَكْبَرَ بڑا رکھا اوسنے اپنے کو اور حکم نہ مانا وَكَانَ اور ہو گیا اوس نافرمانی کے سبب سے مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون مین سے قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ای ابلیس مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اَنْ تَسْجُدَ اس بات سے کہ سجدہ کرے تو لِمَا خَلَقْتُ اوسے جسکو پیدا کیا ہمنے بِيَدَيَّ ط اپنے دونون ہاتھون سے ہاتھ کا ذکر اس بات کی تحقیق کے واسطے

کہ حضرت آدم کا پیدا کرنا حق تعالیٰ ہی کی طرف منسوب ہے یعنی مین نے اپنی ذات سے آدم کو پیدا کیا بغیر اسکے کہ اوسکے پیدا ہونے مین ماں
باپ یا اور کوئی غیر واسطہ ہو اور آثار مین مذکور ہے کہ بِیَدَیَّ کا ذکر تنبیہ ہے اس بات پر کہ آدم کے پیدا کرنے مین مزید قدرت ہے اور بعضی تفسیرین مین ہے
کہ دو ہاتھون سے مراد ایک دست قدرت ہے ایک دست نعمت فتوحات مین ہے کہ دست قدرت اور دست نعمت سب موجودات کو شامل ہے
تو اس دلیل پر آدم کے واسطے کچھ بزرگی ثابت نہین ہوتی تو ضرور ہے کہ بِیَدَیَّ کے لفظ مین ایسے معنی ہون جو حضرت آدم کی بزرگی پر دلالت کرین
تو جملہ کا محمل جو دو نسبتون پر مناسب معلوم ہوتا ہے ایک آدم کی تنزیہ دوسری تشبیہ اسواسطے کہ آدم دونون صفتون کو جامع ہے اور بحر الحقائق
مین ہے کہ دو ہاتھون سے دو صفتین مراد ہین ایک لطف دوسری قہر اسواسطے کہ یہ دو صفتین سب صفات الٰہی پر شامل ہین اسواسطے کہ کوئی
صفت نہین جو لطف اور قہر سے خالی ہو بعضی صفتین جلالی ہین اور بعضی جمالی تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور کوئی مخلوق نہین جو
ان دو صفتون مین سے کسی ایک کا مظہر نہو چنانچہ ملائکہ صفت لطف کے مظہر ہین اور شیطان صفت قہر کا اور آدمی دونون صفتون کی
تجلی کا مظہر ہے اور اسی جامعیت کے سبب سے اوسے مسجود ہونے کے قابل کیا ہے اور اسی مضمون کو کسی نے کہا ہے نظم آمد آئینہ جملہ کون و مکان
ہمچو آئینہ نکرو جلی + گشت آدم جلاے این مرآت + شد عیان ذات و جملہ صفات + مظہرے گشت کلی و جامع + سر ذات و صفات ذو
لامع + غرضکہ حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ تو نے اوسکو سجدہ کیون نہ کیا جسے مین نے اپنے دونون ہاتھون سے پیدا کیا اَسْتَکْبَرْتَ کیا
تکبر کیا تو نے بے استحقاق اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝ یا ہے تو برترون مین سے جو برتری کا استحقاق رکھتے ہین ابلیس نے دوسری
شق کو اختیار کیا اور جواب مین قَالَ کہا کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون اس مخلوق سے پھر اپنی بہتری بیان کرتا ہے کہ خَلَقْتَنِیْ
مِنْ نَّارٍ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور اوسمین لطافت اور نورانیت ہے وَخَلَقْتَهٗ اور پیدا کیا تو نے اوسے مِنْ طِیْنٍ ۝
مٹی سے کہ اوسمین کثافت اور تاریکی ہے اور ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی اور اسکا ایک شمہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کشف الاسرار مین ہے
کہ آگ فرقت کا سبب ہے اور مٹی وصلت کا سبب آگ سے ٹوٹنا ہوتا ہے اور خاک سے ملنا آدم خاک سے تھے ملے رہے یہانتک کہ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ کا
خلعت پایا ابلیس آگ سے تھا ٹوٹ گیا یہانتک کہ فَاهْبِطْ مِنْهَا کے حکم سے مردود ہو گیا ایک روز ایک شوریدہ سر نے حضرت سلطان العارفین سے کہا
کیا ہوتا اگر یہ خاک بیباک نہوتی حضرت ابو سعید نے ایک نعرہ مارا کہ اگر یہ خاک نہوتی تو آتش عشق روشن نہوتی اور سینون کا سوز اور
آنکھون کا اشک نہ ظاہر ہوتا اسواسطے کہ اگر یہ خاک نہوتی تو مہر ازل کی بو کون سونگھتا اور قرب لم یزل سے آشنا کون ہوتا نظم ای خاک
چہ خوش طینت قابل داری + گلہاے لطیف ست کہ در گل داری + در مخزن کنت کنزا ہر گنج کہ بود + تسلیم تو کردند کہ در دل داری +
قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے ابلیس سے جب وہ اپنی بہتری کا دعوی کر چکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکل جا تو بہشت سے یا آسمان پر سے
یا فرشتون کی صورت سے فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ۝ کہ یقینی تو راندا ہوا ہے رحمت سے اور دور ہوا ہے رتبہ کرامت سے وَّاِنَّ عَلَیْکَ
اور بیشک تجھ پر ہے لَعْنَتِیْ میری لعنت اور پھٹکار اور میرا غصہ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ روز جزا تک قَالَ رَبِّ
کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب فَاَنْظِرْنِیْ پھر مجھے مہلت دے جو تو نے مجھے راندا ہے اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝
اوس دن تک کہ قبرون سے اوٹھائے جاوینگے لوگ اور ابلیس کی غرض یہ تھی کہ موت کا مزہ نہ چکھے قَالَ فَاِنَّکَ

فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ مہلت دیے ہوون مین سے ہر اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ اوسدن تک کہ وقت معلوم ہر یعنی پہلی بار صور پھکنے تک کہ اوسوقت سب مرجائینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ پھر قسم ہی مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ جسطرح کرسکون لَاُغْوِيَنَّهُمْ ضرور گمراہ کرونگا اولاد آدم کو اَجْمَعِيْنَ ۙ سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے اون بندون کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اونمین سے جو پاک کیے گئے ہین شرک اور عصیان کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ فَالْحَقُّ پھر حق مجھی سے ہر وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ اور مین حق ہی کہتا ہون کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دونگا مین دوزخ کو مِنْكَ تجھے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سے جو تیری پیروی کرینگے مِنْهُمْ آدمیون اور جنون مین سے اَجْمَعِيْنَ ۝ اون سب سے قُلْ کہو ای ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَآ اَسْئَلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون مین سے یعنی اون لوگون مین سے جو اپنی طرف سے بناکر ایسی بات ظاہر کرتے ہین جو جانتے نہین ہین صاحب کشاف نے فرمایا ہر کہ تکلف کرنے والون کی تین علامتین ہین ایک یہ کہ اوسکے ساتھ جھگڑتا ہی جو اوس سے برتر ہی دوسری یہ کہ چاہتا ہی کہ جو چیز لینا مقدور سے باہر ہر وہ بھی لیلے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہی جو اوسے معلوم نہین اِنْ هُوَ نہین قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے جن ہون یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور قریب ہر کہ جانوگے تم قرآن کی خبر یعنی جو کچھ اوسمین ہر وعدہ وعید یا جانوگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور اونکی بات سچ ہونا تمکو معلوم ہوجائیگا بَعْدَ حِيْنٍ ۝ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہی یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت
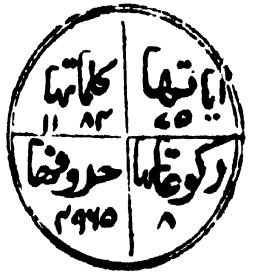
سورۃ الزمر مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	خمس وسبعون اٰیۃ
سورۂ زمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اوریہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہر	پچہتر آیتین ہین

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہر جو الْعَزِيْزِ غالب ہی تقدیر مین الْحَكِيْمِ ۝ دانا ہی تدبیر مین اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ اوتاری ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری طرف ای ہمارے حبیب کتاب کہ وہ قرآن ہر بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اوس حال مین کہ پاک کرنے والا ہو تو لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اوسکے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہر اور مراد امت کے لوگ ہین اونھین حکم ہر کہ اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کرین اَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہوجاؤ اور جانو کہ خدا ہی کے واسطے ہر الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ عبادت پاک شرک سے یعنی وہ سزاوار اسکا ہر کہ اوسکی عبادت خالص ہو اسواسطے کہ صفت الوہیت کے ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہر وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جنھون نے ٹھہرا لیے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست یعنی بہت سے خدا کہ کافر اونہین بہت دوست رکھتے ہین عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہون یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہین کہ مَا نَعْبُدُهُمْ نہین پوجتے ہین ہم اونکو اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ مگر اسواسطے تاکہ نزدیک کردین ہمکو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف زُلْفٰى ۭ نزدیک کرکے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کرین اور اونکی شفاعت سے ہم بڑا مرتبہ پائین اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ تحقیق کہ

وقف لازم

اللہ حکم کریگا اون مشرکون کے درمیان فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ اوس چیزین جسمین وہ يَخْتَلِفُوْنَ ۵ اختلاف کرتے ہین معبودون مین سے
یعنی آج کوئی تو فرشتہ کو پوجتا ہی جیسے بنو ملیح کوئی آدمی کو جیسے یہود و نصارا اور اسیطرح بت آفتاب ستارون پتھر ڈھیلے درخت پتھر جن آگ کو
پوجتے ہین اور ہر ایک کا مدعا یہ ہی کہ اوسی کا معبود برحق ہی اور باقی باطل تو حق تعالی قیامت کے دن اونکے درمیان فیصلہ کریگا اور ہر ایک کا بطلان ظاہر
کردیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ تحقیق کہ اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا مَنْ هُوَ اوس شخص کو جو كٰذِبٌ جھوٹا ہی اور کہتا ہی
کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے كَفَّارٌ ۝ ناشکرے کو جو منعم حقیقی کا منکر ہی لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر چاہتا خدا اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا
یہ کہ پیدا کرے کوئی فرزند جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو لَّاصْطَفٰى اختیار کرتا مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیزین سے کہ پیدا کرتا ہی مَا يَشَآءُ
جس چیز کو چاہتا بڑی عزت دار چیزون مین سے نہایت کم اور ذلیل کو نہین اولادین سے بہت کامل اختیار کرتا کہ وہ بیٹے ہین ناقص اختیار کرتا
کہ وہ بیٹیان ہین مگر مخلوق خالق کے مثل نہین ہی اور باپ بیٹے کو ایک جنس سے ہونا ضرور ہی تو اوسکا کوئی فرزند نہین سُبْحٰنَهٗ ط پاکی اوسکے واسطے ہی فرزند پیدا کرنے سے
هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ ہی اللہ ایک اوسکی وحدت ذاتی اوسکے غیر کے ساتھ مثل ہونے کی منافی ہی الْقَهَّارُ ۝ مع قہر کرنے والا
اور مشرکون کے توہمات اور تصورات توڑ دینے والا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین
بِالْحَقِّ ج حق کے ساتھ باطل اور کھیل کی طور پر نہین بلکہ اونمین سے ہر ایک کو پیدا کرنے مین لاکھون آثار قدرت اور اطوار حکمت موجود
ہین تاکہ نظر والے لوگ عبرت کی روسے خالق کی معرفت کے نشان اون لیلون کے صفحون پر مطالعہ کرین بیت نوشتہ است بر اوراق آسمانی
زمین + خطے کہ فَاعْتَبِرُوْا منہ یا اولی الابصار + يُكَوِّرُ الَّيْلَ لاتا ہی رات کو عَلَى النَّهَارِ دن پر اور اوسکی تاریکی کے پردے مین اوسکی
روشنی چھپا دیتا ہی وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ اور لاتا ہی واپس عَلَى الَّيْلِ رات پر اور اوسکی روشنی کی شعاع مین اوسکے اندھیرے کو چھپا دیتا ہی
یا بڑھا دیتا ہی رات مین سے دن پر اور دن مین سے رات پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط اور مسخر کردیا آفتاب اور ماہتاب کو
کہ اوسی کے حکم سے سیر کرتے ہین كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک اونمین سے چلتا ہی لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط ایک زمانے نام رکھے ہوئے تک کہ ہر روز
اور ہر مہینے اور ہر برس کی اونکی سیر تمام ہونے کا وقت ہی یا سیر منقطع ہونے کے وقت تک یعنی قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ
جان لو تم کہ خدا غالب ہی سب چیزون پر اور تمام مخلوقات اور مکونات اوسکے مغلوب و مقہور ہین الْغَفَّارُ ۝ مع بخشنے والا کہ باوصف
اسکے کہ آدمی شرک اور گناہ کرتے ہین مگر وہ ایسا بخشنے والا ہی کہ نعمتین اونسے سلب نہین کرتا اور دے نہین لیتا خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو
اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن تنہا سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ پھر خبر کی تمکو کہ جَعَلَ مِنْهَا پیدا کی
اوس سے یعنی اوسکی جنس یا اوسکی بائین پسلی کی ہڈی سے زَوْجَهَا اوسکی بی بی حوا اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے حضرت
آدم کی پشت سے اونکی ذریت نکالی پھر حضرت حوا کو اونسے پیدا کیا وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمہارے واسطے
مِّنَ الْاَنْعَامِ چارپاؤن مین سے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ط آٹھ قسم کے نر مادہ اونٹ گائے بکری بھیڑ
کہ اوس سے نفع لیتے ہو کھانے اور پہننے کی چیزین صاحب لباب نے لکھا ہی کہ چار پاؤن کو حق تعالی نے بہشت سے
زمین پر بھیجا يَخْلُقُكُمْ پیدا کرتا ہی تمکو فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری ماؤن کے پیٹ مین خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہے اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی پھر ہڈی کو گوشت میں چھپی ہوئی پھر جسم درست فِیْ
ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط تین تاریکیوں میں ایک تاریکی جھلی کی کہ رحم میں ہوتی ہے دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِکُمُ اللّٰہُ
وہ جو یہ کام کرتا ہے خدا ہے رَبُّکُمْ رب تمھارا لَہُ الْمُلْکُ ط اوسکے واسطے ہے بادشاہی مطلق کہ اوسمیں زوال اور فنا کو دخل ہی نہیں
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج نہیں کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ۝ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو راہ حق سے
باوجود ان کھلی ہوئی دلیلوں کے اِنْ تَکْفُرُوْا اگر کافر ہو گے ای مکے والو فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہے عَنْکُمْ
تمھارے ایمان اور عبادت سے وَلَا یَرْضٰی اور وہ نہیں پسند فرماتا اور نہیں حکم کرتا لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ ج اپنے بندوں کو کفر کا
اور کفر سے اوسکا ناراض ہونا اس سبب سے نہیں کہ کفر سے اوسکو کچھ ضرر پہونچتا ہے بلکہ وہ یہ نہیں پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندوں کو پہونچے وَ
اِنْ تَشْکُرُوْا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اس نعمت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راہ حق کی طرف تمکو بلاتے ہیں یَرْضَہُ
لَکُمْ ط پسند کرتا ہے اوسے تمھارے واسطے اس لیے کہ یہ شکر گزاری تمھاری ہی فلاح کا سبب ہے وَلَا تَزِرُ اور نہیں اوٹھائیگا وَازِرَۃٌ
کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰی ط بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کا بوجھ اوٹھائیگا ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ پھر تمھارے
رب کی طرف ہے مَّرْجِعُکُمْ پھرنا تمھارا فَیُنَبِّئُکُمْ پھر خبر دیگا تمکو بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ط اوس چیز کی جو تھے تم
عمل کرتے اور اوسکی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہوگا اِنَّہٗ بیشک وہ عَلِیْمٌ جاننے والا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
اوس چیز کو جو سینوں میں ہے نیتیں اور ارادے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جب پہونچتی ہے کافروں کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے یا حذیفہ بن مغیرہ
ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا تو دَعَا رَبَّہٗ پکارتا ہے وہ اپنے رب کو مُنِیْبًا اِلَیْہِ پھرنے والا اوسکی طرف اور فریاد رسی
چاہنے والا اوس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتوں سے خواہش کرنا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ پھر جب دیتا ہے حق تعالیٰ اوسکو نِعْمَۃً
مِّنْہُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اوس سے دفع کر دیتا ہے تو نَسِیَ بھول جاتا ہے مَا کَانَ یَدْعُوْا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا
اِلَیْہِ سختی اوٹھ جانے کی طرف مِنْ قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اوس سختی کو بھول جاتا ہے یا راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے ہاتھ
اوٹھاتا ہے وَجَعَلَ لِلّٰہِ اور کرتا ہے خدا کے واسطے اَنْدَادًا شریک لوگ یعنی عبادت میں بتوں کو خدا کا شریک کرتا ہے لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ
تاکہ گمراہ کردے لوگوں کو راہ خدا سے کہ اسلام ہے قُلْ تَمَتَّعْ کہہ کر فائدہ لے بِکُفْرِکَ اپنے کفر کے سبب سے قَلِیْلًا ق تھوڑے زمانہ تک دنیا میں
حکم تہدید ہے یعنی فائدہ کی چیزوں میں سے جس چیز کے ساتھ چاہے مشغول ہو پھر اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ بیشک تو اہل دوزخ میں ہے اور دنیا کی
لذتیں عذاب دوزخ کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور ناچیز ہیں پھر فرماتا ہے کہ آیا ایسا کافر بہتر ہے اَمَّنْ ھُوَ یا وہ شخص جو قَانِتٌ فرمانبردار ہے جیسے حضرت صدیق
اور حضرت فاروق یا عمار یاسر یا سلمان یا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ہیں بہر تقدیر
قانت یعنی جو قائم ہے وظائف بندگی پر اور ہمیشہ سر جھکائے رکھنے کی رسموں پر اٰنَآءَ الَّیْلِ رات کی گھڑیوں میں
سَاجِدًا سجدہ کرنے والا خدا کو وَّقَآئِمًا اور کھڑا رہنے والا نماز میں یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ
ڈرتا ہے عذاب آخرت سے وَیَرْجُوْا اور امید رکھتا ہے آخرت میں رَحْمَۃَ رَبِّہٖ اپنے رب کی رحمت یعنی باوصف

کر طاعت بت کرتا ہی اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوے ہی پھر بھی متردد ہی خوف اور رجا کے درمیان مین یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد
طواف کرتا ہی کبھی میدان امید مین سیر اور مرغ ایمان ان دو بازو اقبال کے سوا ہوا کمال مین اوڑ نہین سکتا کہ لو وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ
وَرَجَاؤُهُ لَاعْتَدَلَا نظم گرچہ داری طاعتی از ہیبتش ایمن مباش + ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل بر مدار + نیک ترسان شو کہ قہر اوست
بیرون از قیاس + باش پس خوشدل کہ لطف اوست افزون از شمار + قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ جو نہین
جانتے ہین خدا کی وحدانیت جیسے اصحاب رذائل إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ سوا اسکے نہین کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہین میری قدرت کی
دلیلون سے أُولُو الْأَلْبَابِ عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہین قُلْ يَا عِبَادِ کہہ ای میرے بندو الَّذِينَ آمَنُوا
ایمان والو اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقوے کی علامت طاعت کرنا اور گناہ سے بچنا ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
اون لوگون کے واسطے جنھون نے نیکی کی ہی کلمہ شہادت کہکر فِي هَذِهِ الدُّنْيَا اس دنیا مین حَسَنَةٌ ثواب نیکی کا ہی آخرت مین
کہ وہ ثواب بہشت ہی یا جن لوگون نے نیکی کی طاعتین التزام کرکے دنیا مین اونکے واسطے نیک بدلا ہی کہ وہ صحت اور عافیت ہی یا جن لوگون نے
اخلاق الٰہی اپنے مین پیدا کیے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوب تعریف دنیا مین اونکے واسطے ہی یا جن لوگون نے مشاہدہ کے طریق
پر عبادت کی دنیا مین اونکے واسطے بھلائی انوار تجلیات جمالی دیکھنا ہی چونکہ بعضے عالمون کے قول پر یہ آیت حبشہ کے مہاجرون کی شان
مین ہی جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے صحاب رضی اللہ عنہم تو نیکی کرنے کی تفسیر ہجرت کرنا کی ہی یعنی جن لوگون نے ہجرت کی دنیا
دنیا مین دشمنون سے رحمت اور بلا سے نجات ہی وَأَرْضُ اللَّهِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَةٌ کشادہ ہی ہر ایک
واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے إِنَّمَا يُوَفَّى سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاتے ہین الصَّابِرُونَ صبر کرنے والے جو وطنون کی مفارقت
یا مسافرت اور غربت کی سختی اور کربت پر یا عبادت کی مشقت پر یا دشمنون کی ایذا سہنے پر صبر کرتے ہین اونھین پورا دیا جاتا ہی أَجْرَهُمْ
اونکا اجر بِغَيْرِ حِسَابٍ بیشمار یعنی اسقدر کہ شمار مین نہ آئے معالم مین ہی کہ قیامت کے دن بلا کھینچنے والے صابرون کو عرصات مین
حاضر کرینگے نہ اونکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ اعمالنامہ کھولینگے بلکہ اونکے اوپر اونکے اجر بے حساب برساوینگے اور اونکو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا مین
جو خیر وعافیت سے رہے اور کبھی کسی کم او ظلم مین نہین پھنسے وہ تمنا کرینگے کہ کاشکے ہمارے بدن قینچیون سے ذرہ ذرہ کرتے گئے ہوتے کہ ان
بلا والون کے ساتھ ہمکو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا نظم تو میین بخوری غم دیدگان ❊ کاندران گنج اند مزبر دیدگان + ہر کرا از زخمہا غم بیشتر ❊
لطف یارش داده مرہم بیشتر + لکھا ہی کہ کفار مکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمکو کس بات نے اس امر پر آمادہ کیا ہی کہ ایسا دین
اور آئین بنا لاتے ہو جو ہمارے طریقہ اور روش کے مخالف ہی آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سردارون کی بات کو کہ سب لات و عزی کی پرستش
کرتے تھے تو تم بھی وہی طریقہ پر آؤ اور رحمت و آسایش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ کہہ بیشک مین حکم کیا گیا ہون
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ یہ کہ عبادت کرون اللہ کی مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ پاک کرنے والا اوسکے واسطے دین کو شرک سے یعنی
مجھے حکم ہی کہ موحد رہون اور توحید کی طرف اورون کو دعوت کرون وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِأَنْ أَكُونَ اس بات کا

ع ۹

ہوون مین اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پہلا مسلمانون کا اس امت مین سے اسواسطے کہ مین اونکا امام اور اونکے آگے چلنے والا ہون دنیا اور آخرت مین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر گناہ کرون اپنے رب کا اور شرک کرون اور تمہارا طریقہ اختیار کرون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اوس روز کے کہ بڑی ہین اوسکی گردشین اور بہت ہین اوسکی ہولین قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ کہہ اللہ کو مین پوجتا ہون مُخْلِصًا لَّهٗ اوس حال مین کہ پاک کرنے والا ہون اوسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہون اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ تو تم پوجو جسے چاہو مِّنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا یہ حکم تہدید اور تنبیہ ہے اونکے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہے لکھا ہے کہ عرب کے مشرکون نے یہ آیت سنکر جواب دیے کہ ای محمد تمنے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت مین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ کہہ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی ذاتون مین کہ گمراہ ہوئے وَاَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کہ اونسے الگ رہینگے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت مین پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہے وہ جنت مین داخل ہوگا اور اوسکا مکان اور اوسکے لوگ اوسکو دینگے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اوسے دوزخ مین لیجائینگے اور اوسکا مکان اور اہل دوسرے کو دینگے جو مطیع ہوگا تو کافر قیامت کے دن مکان اور اہل کے باب مین اپنا نقصان کرتے ہین اَلَا ذٰلِكَ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ ہے هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف مین سے کسی پر پوشیدہ نہوگا لَهُمْ اون نقصان اوٹھانے والون کے واسطے مِّنْ فَوْقِهِمْ اونکے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سایبان ہین آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ اور اونکے نیچے بھی سایبان ہین اوس دوسرے گروہ کے واسطے جو اونکے سب سے نیچے والے درکہ مین ہین اور یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقون کے واسطے ہے اور یہان کافر مراد ہین اور ظلل سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام مین مجاز کے طریقہ پر ہے ذٰلِكَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ ڈرتا ہے اللہ اوسکے سبب عِبَادَهٗ ؕ اپنے بندون کو تا کہ پرہیز کرین ایسی چیز سے جو اونھین اس عذاب مین مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت یٰعِبَادِ ای میرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ پھر ڈرو مجھسے یعنی جو چیزین میرے غصے کی موجب ہین اونسے متعرض نہو اور وہ باتین نہ کرو لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت مین ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن عمر بن نوفل رضی اللہ عنہم تو حق تعالی انکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگون نے پرہیز کیا اور الگ ہو گئے الطَّاغُوْتَ شیطان یا بتون یا کاہنون سے یا ہر چیز سے جسکو خدا کے سوا پوجتے ہین کنارے ہو گئے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا اس بات سے کہ اوسکو پوجین وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَهُمُ الْبُشْرٰى اونکے واسطے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی مرتے وقت اور عقبی مین گناہون کی مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی اسکے اسباب نزول مین لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سرفراز ہوئے تو چھ آدمی عشرہ مبشرہ مین سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمان

ربع

وقف

بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم نے اونسے ملاقات کی تو حقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جو باتین حضرت صدیقؓ نے فرمایین اونسے
ان لوگون نے سچائی کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ پھر خوشخبری
سنا دو میرے اون بندون کو الَّذِيْنَ جو يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ سنتے ہین بات ابوبکر صدیقؓ کی فَيَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ ط پھر پیروی کرتے ہین بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہی اسواسطے کہ اونکی بات سب خوب تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہی اور قول سے قرآن مراد ہی اور اوسمین احسن محکم ہی منسوخ کے سوا اور عزیمت ہی
رخصت کے سوا اعتقاف مین ہی کہ قرآن شریف مین دشمنون کی خرابیان اور مذمتین ہین اور دوستون کی خوبیان اور صفتین ہین یہ لوگ
احسن کی اتباع کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ کا طریقہ ہی خصلت فرعون کے سوا اور علی ہذا القیاس اور لباب مین ہی کہ ملتون والون کے
قول مراد ہین اور سب ملتون مین دین اسلام احسن ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ قول سے وہ باتین مراد ہین جو مجلسون اور محفلون مین
ہوتی ہین اور اہل دل لوگ اون باتون مین سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہین مثل ہی کہ خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا كَدِرَ بیت قول کس حرف شنو
در دی تامل کن تمام ✤ صاف را بردار و دُردی را رہا کن والسلام ✤ اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ قول عام ہی خدا کا کلام ہو یا فرشتون کی
بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہی اور شیطان گناہ ہی کی بات اور
نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہی اور حق تعالی اپنی طرف پکارتا ہی کہ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا تو خاص
بندے وہ ہین جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہی اور یہ خطاب جناب رسول خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی
سنا اوسی کی پیروی کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتون کی متابعت کرتے ہین الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہین کہ راہ
دکھائی اونھین اللہ نے منزل مقصود کی وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اور وہ گروہ وہ تو ہین اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ عقلون والے
کہ اونکی عقلین صاف ہین وہمون کے شائبون سے اور خالی ہین عوام کی عادتون سے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ کیا پھر وہ شخص کہ واجب ہو گیا
جسپر كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہی جیسے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ اور هٰٓؤُلَآءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ کا کلمہ ہی تو وہ
کیا اوسکے مثل ہی جسپر یہ کلمہ عذاب واجب نہوا ہو اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِي النَّارِ ○ اوسے جو
دوزخ مین ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اوسے مومن کر لو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہی یعنی یہ کام ہرگز تمہارے ہاتھ مین نہین کہ دوزخیون کو
عذاب سے چھوڑا لو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ دوزخیون سے ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ مراد ہی لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اگر وہ لوگ جو ڈرے
رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اونکے واسطے مکان ہین اونچے اونچے
جنت مین کہ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اونکے اوپر بہت بلند مکان ہین مَّبْنِيَّةٌ لا بنا کیے ہوئے یعنی مستحکم اون مکانون کے ایسے جو
زمین پر بناتے ہین تَجْرِيْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اون مکانون کے نیچے سے نہرین جنت کی وَعْدَ اللّٰهِ ط وعدہ کیا ہی
اللہ نے وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ○ خلاف نہین کرتا اللہ اپنا وعدہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا آسمان سے مَآءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهٗ پھر بہایا اوس پانی کو يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ چشمون میں جو زمین میں ہین

ورنا دھون مین ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہے اوس پانی کے سبب سے کھیتیان کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہین اونکے
رنگ جیسے سبز زرد سرخ اور سوا ان رنگون کے یا جدا جدا صنفین جیسے گیہون چنا تل اور مثل انکے ثُمَّ یَهِیْجُ پھر خشک ہوجاتا ہے کھیت ہرا ہونے کے
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہے تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ یَجْعَلُهٗ پھر کردیتا ہے خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور ملا اور روندا ہوا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے مین لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہے لِاُولِی
الْاَلْبَابِ ۝ ع عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہے عقلمندون کے لیے کہ مال دنیا کو اوس تر و تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
اور اوسپر اعتماد نہین کرتے ہواسطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری تازگی جاتی رہتی ہے اور زردی اور خشکی آجاتی ہے اور حوادث کے سبب سے
پامال ہوکر اور کٹ کر تلف ہوتی ہے نظم بود مال دنیا چو آن سبزہ زار + کہ بس تازہ بینی بفصل بہار + چو بروے وزد تند باد خزان +
نہ برگ سبزے بیابی ازان + اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہے اللہ نے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہے جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہے فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہے وہ عَلٰى نُوْرٍ نور معرفت پر ہے مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے کہ حق تعالی نے اونکے دل
نور معرفت سے منور فرمادے پھر ابولہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَیْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہے کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہین مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہین اوس سے اُولٰٓىِٕكَ وہ گروہ غافل و سنگدل
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہے یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہے اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہے کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہے دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہے دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہے ایک عزیز نے اس باب مین فرمایا ہے نظم نشان آنکہ ز فیض اسلام ست
نورانی + توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی + ز دنیا روی گردانیدن و فکر اجل کردن + کہ چون مرگ اندر آید خوش توان مردن بآسانی +
لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ تو حد تمنا کیا ہو اگر ہمارے واسطے آپ کچھ بات ارشاد کیجیے اور اپنے لب شکر بار
بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کردیجیے بیت سرمایۂ حیات ابد اہل ذوق را + در یک حکایت از لب شکر فشان تست + تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ بہتر بات کہ وہ ہے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتین بعض کے مشابہ ہین اعجاز نظم
یا لفظ کی تیزی اور معنی کی صحت مین یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہے بعض کی اور اوسمین کچھ تناقض و اختلاف نہین مَّثَانِیَ دو دو اور دہرایا ہوا
یعنی اوسمین وہ دو خبرین جوڑ کی طرح مذکور ہین جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر فکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہین
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکور ہین جُلُوْدُ الَّذِیْنَ کھالین اون لوگون کے بدنون کی جو یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِیْنُ پھر نرم ہوجاتی ہین اور آرام پاتی ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور اونکے دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کریم کی رحمت و مغفرت
کے ذکر کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تھراتے ہین ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہین انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہے

کر ٹھہرانا اور آرام پانا قبض اور بسط کے آثار سے حاصل ہوتا ہی یا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلود ہم صفت ہی
مبتدیان راہ کی اور تلین جلودہم وقلوبہم علامت ہی نواختگان لطف اللہ کی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہی هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہی
اللہ کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو ہی خدائے خالق کی طرف سے يَهْدِيْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہی اوسکے سبب سے مَنْ يَّشَآءُ
جسے چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہی اللہ تعالی تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل مین جا پہونچتا ہی فَمَا لَهٗ تو نہین ہی
اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ ۝ کوئی راہ دکھلانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ کیا جو کوئی بچاتا ہی
بِوَجْهِهٖ اپنا منہ سُوْٓءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہی آتش دوزخ کی آنچ سے کہ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط
قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہی جو عذاب سے نڈر ہوکر راحت مین زندگی بسر کرتا ہی وسیط مین کلبی رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہی کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہی کہ اوسے دوزخ مین لیجائینگے ہاتھ گردن مین باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف
منہ نہ کرے اور اوس سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ اور کہینگے ظالمون سے ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝
وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے
قبل اپنے پیغمبرون کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جہان سے کہ نہ جانتے تھے
اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ تو چکھائی اونکو اللہ نے ذلت و خواری اور رسوائی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
زندگی دنیا مین قتل اور قید اور جلاوطن اور مسخ ہوکر اور زمین مین دھسکے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اوسکے
واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑا ہی دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ ہی تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اگر وہ مین جانتے

وقف لازم

تو عبرت پکڑینگے اور اپنے کو عذاب سے چھوڑاینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیون کے واسطے یا اہل مکہ کے
لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب مین کہ قرآن ہی مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو مرد دین مین کام آئے لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید وہ لوگ نصیحت مانین اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو ہمنے اوتاری وہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہی زبان عربی مین غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بے عیب ہی اور بے خلل اور بے تناقض فقیہ ابواللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہی کہ غیر مخلوق اور بہر تقدیر اوتارا گیا ہی اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ شاید وہ اوسکے معنی مین غور و تامل کرنے کے سبب سے پرہیز کرین کفر و تکذیب
ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہی کہ رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ ایک مرد غلام [illegible]
اور اوسمین بہت شریک ہین مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اوس سے کام کا حکم کرے اور وہ کسیکا کام پورا نہ کرسکے اور کوئی شریک اوس سے
راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہی چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی مالک ہو اور کوئی
اوسمین جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام مین متوجہ ہوکر اوسے خوشنود کرسکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہین یہ دونون غلام
مَثَلًا ط مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونون غلام برابر نہین ہوسکتے اسواسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤن کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہی اور سب آقا اوس سے ناراض
رہتے ہین اور دوسرا شریکون کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہی تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہی مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہی کہ اوسکو

اور ناؤں مین ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہی اوس پانی کے سبب سے کھیتیان کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہین اونکے
رنگ جیسے سبز زرد سرخ اور سوا ان رنگون کے یا جدا جدا جنسین جو گیہون تل اور مثل انکے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہی کھیت ہرا ہونے کے
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہی تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهٗ پھر کر دیتا ہی خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور ملا اور روندا ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے مین لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہی لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ۝ عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہی عقلمندون کے لیے کہ مال دنیا کو اوس ترو تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
اور اوسپر اعتماد نہین کرتے ہواسطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری تازگی جاتی رہتی ہی اور زردی اور خشکی آجاتی ہی اور حوادث کے سبب سے
پامال ہو کر اور کٹ کر تلف ہوتی ہی نظم بود مال دنیا چو آن سبزہ زار + کہ بس تازہ بینی بفصل بہار + چو بروے وزد تند باد خزان +
نہ برگ سبزے نیابی ازان + اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہی اللہ نے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہی جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہی فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہی وہ عَلٰى نُوْرٍ نور معرفت پر ہی مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہی لکھا ہی کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ حق تعالی نے اونکے دل
نور معرفت سے منور فرمادے پھر ابو لہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَيْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہی کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہین مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہین اوس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل اور سنگدل
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہی یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہی اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہی کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہی دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہی دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہی ایک عزیز نے اس باب مین فرمایا ہی نظم نشان آنکہ کرد فیض اسلام ست
نورانی + توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی + ز دنیا روے گردانیدن و فکر اجل کردن + کہ چون مرگ آید خوش توان مردن بآسانی +
لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ تو حدیث تنگ کیا ہو اگر ہمارے واسطے آپ کچھ بات ارشاد کیجیے اور اپنے لب شکر بار سے
بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کر دیجیے بیت سرمایۂ حیات ابد اہل ذوق را + در یک حکایت از لب شکر فشان تست + تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہی كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتین بعض کے مشابہ ہین اعجاز مین
یا لفظ کی تیزی اور معنی کی صحت مین یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہی بعض کی اور اوسمین کچھ تناقض اور اختلاف نہین مَّثَانِيَ دو دو اور دہرایا ہوا
یعنی اوسمین وہ خبرین جو ہر طرح مذکور ہین جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہین
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکور ہین جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالین اون لوگون کے بدنون کی يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ جو ڈرتے ہین اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہو جاتی ہین اور آرام پاتی ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور اونکے دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت
یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تھرتے ہین ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہین انس پادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہی

کر تھرانا اور آرام پانا قبض اور بسط کے آثار سے حاصل ہوتا ہی یا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت ہی مبتدیان راہ کی اور تلین جلودہم وقلوبہم علامت ہی نواختگان لطف اسد کی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہی هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہی اسد کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو ہی خدائے خالق کی طرف سے يَهْدِيْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہی اوسکے سبب سے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہی اسد تعالی تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل مین جا پہونچتا ہی فَمَا لَهٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ ○ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ کیا جو کوئی بچاتا ہی بِوَجْهِهٖ اپنا منہ سُوْٓءَ الْعَذَابِ بری اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہی آتش دوزخ کی آنچ سے کہ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہی جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت مین زندگی بسر کرتا ہی وسیط مین کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہی کہ اوسے دوزخ مین لیجائینگے ہاتھ گردن مین باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف منہ نکرے اور اوس سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ اور کہینگے ظالمون سے ذُوْقُوْا چکھو مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے قبل اپنے پیغمبرون کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اونپر عذاب الہی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ جہان سے کہ نہ جانتے اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ تو چکھائی اونکو اسد نے ذلت و خواری اور رسوائی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین قتل اور قید اور جلاوطنی اور مسخ ہو کر اور زمین مین دھنسکے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اونکے واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑی دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ رہیگا تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ اگر وہ مین جانتے تو عبرت پکڑتے اور اپنے کو عذاب سے چھوڑاتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیون کے واسطے یا اہل مکہ کے لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب مین کہ قرآن ہی مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو مردین مین کام آئے لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ شاید وہ لوگ نصیحت پائین اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو ہمنے اوتاری وہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہی زبان عربی مین غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بے عیب ہی اور بے خلل اور بے تناقض فقیہ ابواللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اسد عنہ سے روایت کی ہی کہ غیر مخلوق اور پھر تقدیر اوتارا گیا ہی اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ شاید وہ اوسکے معنی مین غور و تامل کرنے کے سبب سے پرہیزگار ہین کفر و تکذیب سے ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی اسد نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہی کہ رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ ایک غلام کہ اور اوسمین بہت شریک ہین مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اوس سے کام کا حکم کرے اور وہ کیسا کام پورا نہ کر سکے اور کوئی شریک اوس سے راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہی چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی مالک ہو اور کوئی اوسمین جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام مین متوجہ ہو کر اوسے خوشنود کر سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہین یہ دونون غلام مَثَلًا ط مثل ہونے کی رو سے یقینی یہ دونون غلام برابر نہین ہو سکتے اسواسطے کہ پہلا تو اپنے آقاؤن کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہی اور سب آقا اوس سے ناراض رہتے ہین اور دوسرا شریکون کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہی تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہی مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہی کہ اوس

وقف لازم

اپنا دل اپنے معبودون مین سے ہر ایک کی عبادت مین پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے مثل ہے کہ خدا کے سوا نہ کسیکی عبادت کرتا ہے نہ
کسیکو دوست رکھتا ہے نہ اور کوئی اوسکی امیدگاہ ہے **بیت** یک یار پسند کن چو یک دل داری + ورنہ بکشی تو در جہان بس خواری **اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ** سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جو خدائی مین اپنا شریک نہین رکھتا **بَلْ اَكْثَرُهُمْ** بلکہ بہت لوگ **لَا يَعْلَمُوْنَ** ○ نہین جانتے
کہ وہ مالک مطلق ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم امید رکھتے ہین کہ محمد مر جائین اور ہم اونسے نجات پائین تو حق
تعالی نے فرمایا کہ **اِنَّكَ مَيِّتٌ** بیشک تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوگے **وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ** ○ اور یقینی مشرک بھی
مردہ ہین یعنی جلد مر جائینگے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہین ہین اس حال مین دوسرے کی موت کا انتظار عین جہالت اور کمال حماقت ہے
بیت ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری + شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود + **ثُمَّ اِنَّكُمْ** پھر بیشک تم ای مومنو کافرون کے ساتھ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن **عِنْدَ رَبِّكُمْ** اپنے رب کے پاس **تَخْتَصِمُوْنَ** ○ جھگڑوگے امر دین مین اور نیز غلبہ
تمھی کو ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ جھگڑا عام ہے کہ بعضے لوگ بعضون سے جھگڑینگے دنیا کے قصے قضیون مین اور ہر ایک اپنے حق کو پہونچیگا

فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون بڑا ظالم ہے **مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ** اوس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اوسکے ساتھ
زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے **وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ** اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہے
اِذْ جَآءَهٗ جب آئے اوسکے پاس اور بعضون نے کہا ہے کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ وہ جب ان
کافرون کے پاس تشریف لاتے ہین تو وہ انکی تکذیب کرتے ہین اور جھوٹا بتاتے ہین **اَلَيْسَ** کیا نہین یعنی ہے **فِيْ جَهَنَّمَ** دوزخ مین **مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ** ○ جگہ اور مقام کافرون کے واسطے **وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ** اور وہ جو آیا سچی بات کے ساتھ **وَصَدَّقَ
بِهٖٓ** اور وہ جسنے سچا جانا اوسکو **اُولٰٓئِكَ** وہ گروہ **هُمُ الْمُتَّقُوْنَ** ○ وہی ہین پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جاء بالصدق سے
جبرئیل امین مراد ہین کہ قرآن لائے اور صَدَّقَ بِهٖ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہین کہ آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی اور قبول
کر لیا اور بعضون نے کہا ہے کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اور بعضون نے کہا ہے کہ تصدیق کرنے والے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہین **لَهُمْ** اونکے
واسطے ہے **مَّا يَشَآءُوْنَ** جو کچھ چاہین اور تمنا کرین نعمت اور کرامت **عِنْدَ رَبِّهِمْ** اونکے رب پاس **ذٰلِكَ** یہ ہے **جَزٰٓؤُا
الْمُحْسِنِيْنَ** ○ جزا نیک کام کرنے والون کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالی اونکو جزا دیتا ہے **لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ** تاکہ مٹا دے اور چھپا دے
اللہ **عَنْهُمْ** اونسے **اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا** بہت برا کام جو اونھون نے کیا ہو بہت برے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہے
یعنی جب بہت برے کام کو مٹائے اور چھپائیگا تو جو کم برے کام ہین اونھین بطریق اولی محو اور مخفی فرمائیگا **وَيَجْزِيَهُمْ** اور
جزا دیگا اونکو **اَجْرَهُمْ** اجر اونکا **بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** ○ بہت اچھے کام کے ساتھ
جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہے بعضون نے کہا ہے کہ انکے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کرینگے اور باقی اعمال کا اجر بدستور
دینگے **اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ** کیا نہین ہے اللہ کافی **عَبْدَهٗ** اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے معنی یہ ہین

کہ اللہ جل شانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون کے شر سے بچانے کے واسطے کافی ہے اور اپنے حبیب کی نصرت کرکے مشرکون پر غالب کریگا
اور دین محمدی کو سب دینون پر غالب دیگا لکھا ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے باطل معبودون کے عیب
بیان کرتے تو کافر کہتے کہ ای محمد ایسا نہ کہو ورنہ ہمارے خدا تمکو رنج پہونچائینگے اور تمہارا حال تباہ ہو جائیگا تو حق تعالی نے فرمایا وَيُخَوِّفُونَكَ
اور ڈراتے ہین تمکو مشرک بِالَّذِينَ اونسے جنکو وہ پوجتے ہین مِن دُونِهِ سوا خدا کے وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ اور جسے گمراہ کرے
اللہ کہ گمراہی کی وجہ سے وہ خوف دلائے اون چیزون کا جو کنکر پتھر ہین نہ ضرر پہونچا سکتے نہ فائدہ فَمَا لَهُ تو نہین ہے اون گمراہون کو مِنْ
هَادٍ کوئی ہدایت کرنے والا کہ اونکو ہدایت کرے وَمَن يَهْدِ اللَّهُ اور جسے ہدایت کرے اللہ کہ وہ خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے
فَمَا لَهُ تو نہین ہے اوس ہدایت کیے ہوے کو مِن مُّضِلٍّ کوئی گمراہ کرنے والا کہ اوسے راہ سے بہکاوے أَلَيْسَ اللَّهُ کیا
نہین ہے خدا یعنی ہے بِعَزِيزٍ غالب دشمنون پر ذِي انتِقَامٍ انتقام لینے والا کافرون سے وَلَئِن سَأَلْتَهُم اور اگر
پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور
زمین تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنا اوسکے خالق اور ایک ہونے پر بہت کھلی ہوئی دلیل ہے
قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ کیا پھر دیکھتے ہو تم یہ بات کہ پکارتے اور چاہتے ہو تم مِن دُونِ اللَّهِ
اللہ کے سوا یعنی بتون کو پوجتے ہو إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ سختی اور محنت پہونچانا تو هَلْ هُنَّ کیا ہین وہ بت
كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ دفع کرنے والے وہ سختی جو خدا نے میرے واسطے چاہی أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ یا اگر ارادہ کرے اللہ مجھے رحمت
اور منفعت دینے کا تو هَلْ هُنَّ کیا ہونگے وہ بت مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ روک رکھنے والے مجسے اوس رحمت کو مقاتل رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس ہے مجھے اللہ بھلائی پہونچانے اور برائی سے بچانے کو عَلَيْهِ اوسی پر يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ہر باب اور ہر حال ہین اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین بیت تو با خدائے خود انداز کار و دل خوش دار * کہ رحم
اگر نکند مدعی خدا بکند * قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میری قوم عمل کرو عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ اون حالون پر
جو تم رکھتے ہو اور اپنے کو خدا پر رکھو توکل کی راہ سے اور حق تعالی پر اعتماد و اوثق کرو یہ ترجمہ بکر کی قرات کے موافق ہوا اور حفص نے مَكَانَتِكُمْ
پڑھا ہے یعنی اپنی جگہہ پر عمل کرو إِنِّي عَامِلٌ تحقیق کہ مین عمل کرنے والا ہون ہر حال پر جو حال مجپر گذرتا ہے توکل کی روسے اوس حال مین
مین عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ تو قریب ہے کہ جانوگے تم مَن يَأْتِيهِ اوس شخص کو کہ ہم مین اور تم مین سے آئیگا اوسپر
عَذَابٌ يُخْزِيهِ عذاب کہ اوسے رسوا کردیگا وَيَحِلُّ عَلَيْهِ اور اوتریگا اوسپر عَذَابٌ مُّقِيمٌ عذاب ہمیشہ اور ملا ہے اللہ
اور ایک کی رسوائی دوسرے کے غلبہ کی دلیل ہوگی تو حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو جنگ بدر کے دن رسوا کیا کہ اونمین سے
ایک گروہ مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک گروہ قید بیت این سر بباد دادہ و آن دست بہ بند * آن کشتہ خوار و زار و گرفتار و مستمند * إِنَّا
أَنزَلْنَا بیشک ہمنے اوتاری عَلَيْكَ الْكِتَابَ تجپر کتاب کہ قرآن ہے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے بِالْحَقِّ بیان حق کے ساتھ ہے

ع ۱۰

قرآن شریف مین لوگون کی معاش و معاد کی مصلحتین بیان ہین فَمَنِ اهْتَدٰى پھر جو کوئی ہدایت پائے قرآن کے سبب سے یعنی
جو کچھ اوسمین بیان ہوا اوسپر عمل کرے فَلِنَفْسِهٖ تو اوسی کے واسطے ہے اوس عمل کرنے کا فائدہ وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہو یعنی قرآن سے
منھ پھیرے فَاِنَّمَا يَضِلُّ تو سوا اسکے نہین کہ وہ گمراہ ہوتا ہے عَلَيْهَا اپنے نفس پر یعنی اس گمراہی کا وبال اوسی پر ہے وَمَآ
اَنْتَ اور نہین ہو تم اے ہمارے حبیب عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اونپر نگہبان کہ اونھین گمراہ نہونے دو یا اونکے وکیل نہین ہو ہدایت
اور ضلالت کے اختیار مین بلکہ تمھارے ذمہ پر تو فقط حکم پہونچا دینا ہے بس اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ اللہ تعالی قبض کرتا ہے جانین حِيْنَ
مَوْتِهَا اونکی موتون کے وقت وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ اور چھوڑ دیتا ہے اوسکا جو نہین موا ہے فِيْ مَنَامِهَا اوسکے خواب مین امام محی السنۃ
رحمہ اللہ تعالی نے معالم مین فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت مفارقت کرتا ہے
اور اوسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہے اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہے اور اوسکے زائل ہونے سے نفس
حیات نہین زائل ہوتا اتحاف مین ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالے سے منقول ہے کہ حق تعالے زندون اور مردون کی روحین باہم جمع کرتا ہے
کہ دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشان دیتے ہین فَيُمْسِكُ الَّتِيْ پھر نگاہ رکھتا ہے اوس عالم مین اوس نفس کو کہ قبل اوس سے قَضٰى عَلَيْهَا
الْمَوْتَ جاری کر چکا ہے اوسپر موت کو وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اور بھیجتا ہے دوسرے نفس کو جسکی زندگی باقی ہے اوسکے بدنون کی طرف
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے وقت تک کہ اونکی اجل آپہونچے اور جمہور مفسرون کے نزدیک امساک و ارسال اون نفسون کے واسطے ہے
جو خواب مین قبض کیے ہون اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک نفسون کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنون مین بھیجنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان
ہین کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہین مار ڈالنے کے امر مین کہ نیند کے مشابہ ہے
اور زندہ کرنے کے باب مین کہ وہ جاگنے کے مثل ہے توریت مین ہے کہ اے بنی آدم جسطرح تو سوتا ہے اسی طرح مرتا ہے اور جسطرح تو جاگتا ہے اسیطرح مرنے کے بعد
اوٹھایا جائیگا اور کافر اسمین کچھ غور و تامل نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرا لیے اونھون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ کے سوا شُفَعَآءَ
شفیع لوگ کہ خدا سے اونکی شفاعت کرینگے قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا کہہ کیا وہ شفاعت کرینگے اگرچہ ہون کسی طرح لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا مالک نہون کسی چیز کے
شفاعت مین سے یعنی شفاعت کی قدرت نہین رکھتے وَّلَا يَعْقِلُوْنَ اور نہین جانتے اپنے پوجنے والون کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع کیونکر
حال ہے کہ وہ قدرت و علم دونون سے بے بہرہ ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ کہہ اللہ کے واسطے ہے شفاعت جَمِيْعًا سب یعنی حکم شفاعت اوسی کے
پاس ہے اور بے اوسکے حکم کے کوئی شفاعت نہ کریگا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسکے واسطے ہے بادشاہی آسمانون اور زمینون
کی ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اوسکی طرف تُرْجَعُوْنَ پھیرے جاؤگے تم قیامت کے دن وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ اور جب یاد کیا جاتا ہے اللہ تعالی
وَحْدَهُ اکیلا یعنی بے اونکے معبودون کی یاد کے جیسا کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین تو اشْمَاَزَّتْ بھاگتے ہین اور نفرت کرتے ہین قُلُوْبُ الَّذِيْنَ
دل اون لوگون کے جو لَا يُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ اور جب
یاد کیے جاتے ہین وہ جو اونکے معبود ہین مِنْ دُوْنِهٖٓ بجز خدا کے تو اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ اوسی وقت وہ خوش
ہوتے ہین حق کو بھولنے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہے کہ وہ خدا کی یاد سے

خوش و ناسوسی کی یاد سے غمگین ہی نظم ناست شنوم دل زفرح زنج شود + فال من از اقبال تو فرخندہ شود + وز غیر تو ہر جا سخن
آید بیان + خاطر ہزار غم پراگندہ شود + قُلِ اللّٰهُمَّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمینوں کے عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ
تو حکم کریگا بَيْنَ عِبَادِكَ اپنے بندوں کے درمیان آخرت میں فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز میں کہ میں
وہ اوسمیں اختلاف کرتے اور دین میں سے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور اگر ہووے اون لوگوں کے واسطے جو کافر ہوئے مَا فِي الْاَرْضِ
جو کچھ میں زمین میں مال جَمِيْعًا سب وَمِثْلَهٗ اور مثل اون مالوں کے مَعَهٗ اوسکے ساتھ تو لَافْتَدَوْا بِهٖ ضرور فدیہ
دیں اوس مال کو یعنی اوسے فدا کریں کہ اوسکے سبب سے اپنے کو مول لیلیں اور چھوڑائیں مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ شدت عذاب سے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکو مِّنَ اللّٰهِ خدا سے مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ
وہ چیز جیسے تھے نہ گمان کرتے یعنی اونکو تو گمان یہ تھا کہ بتوں کی شفاعت کے وسیلہ سے قربت کا رتبہ ملیگا جب عذاب میں گرفتار ہونگے تو جو اونکو
گمان تھا اوسکے خلاف اونہیں پہونچیگا مشایخ میں سے ایک بزرگ مرتے وقت مضطرب ہوئے لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں
کہ ایسی کوئی چیز پیش آئے جسے میں حساب میں نہ رکھتا تھا حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے کہ ویل لاہل الریا
یعنی افسوس ریاکاروں پر رباعی بپنداشت مرائی کہ عملہاش نکوست + مغز یکہ بود خلاصہ کار در دوست + چون پردہ زروی کار برداشتہ
گشت + برخلق عیان شد کہ نبود الا پوست + وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکے واسطے سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا عذاب برائیوں کا
جو اونہوں نے کی ہیں وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیگی اونکو مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوس چیز کی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کرتے خدا کے خوف دلانے اور رسول مقبول کے ڈرانے میں سے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پھر جب پہونچتی ہے کافروں کو
کہ وہ عتبہ اور ابوحذیفہ ہے اور مفسروں کے ایک گروہ نے سب کافروں کو عام رکھا ہے یعنی جب پہونچتی ہے کافر کو ضُرٌّ سختی اور مفلسی تو
دَعَانَا پکارتا ہے ہمیں اور اوسکو دفع کرنے کی ہمسے خواہش کرتا ہے ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ پھر جب ہمنے عطا کی اوسکو نِعْمَةً نعمت یعنی
مال اور ثروت مِّنَّا اپنی طرف سے فضل کی راہ سے اوسکے استحقاق کی وجہ سے نہیں تو قَالَ وہ کافر کہتا ہے کہ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوا اسکے
نہیں کہ مجھے مال عطا کیا ہے عَلٰى عِلْمٍ علم پر میرے یعنی مال کمانے اور حاصل کرنے کی راہیں میں نے جانیں تو میری دانائی اور ہوشیاری سے
حاصل ہوا یا خدا نے جانا کہ میں اس نعمت کا مستحق ہوں بَلْ ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں بلکہ هِيَ فِتْنَةٌ وہ نعمت آزمایش ہے اوسکی تاکہ
ظاہر ہو جاوے کہ وہ شکر گزار ہے یا ناشکر وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے اونمیں سے لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے اور نہیں دریافت
کرتے قَدْ قَالَهَا بیشک کہی تھی یہی بات الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون کافروں نے جو اونکے قبل تھے یعنی قارون نے کہا تھا کہ اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور اوسکی قوم کے لوگوں کو یہ بات پسند کی تھی فَمَآ اَغْنٰى تو نہ باز رکھا عَنْهُمْ اونسے عذاب کو مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ اوس چیز نے جو وہ کمائی کرتے تھے دنیا کا مال و متاع فَاَصَابَهُمْ تو پہونچا اونکو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وبال ان
برائیوں کا جو اونہوں نے کی تھیں اور مال سمیت زمین میں دھنس گئے وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگوں نے ظلم کیا اور ناشکری کی مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

ان مشرکون کے گروہ مین سے جو تمہارے زمانہ مین ہین سَيُصِيبُهُمْ قریب ہر کہ پہونچے اونکو بھی سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا جزا اون برائیون کی جو اونھون نے کین وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ○ اور نہین ہین وہ عاجز کرنے والے ہمکو عذاب کرنے سے یا سبقت لیجانے والے ہمارے عذاب سے أَوَلَمْ يَعْلَمُوا کیا نہین جانا اونھون نے کہ أَنَّ اللَّهَ بیشک حق تعالی يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہو روزی لِمَن يَشَاءُ جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہو اوسکی قدر بڑھانے کو نہین بلکہ محض اپنی مشیت سے وَيَقْدِرُ ط اور تنگ کرتا ہو روزی جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہو اوسکی خواری اور بیمقداری اور مذلت کے واسطے نہین بلکہ اپنی حکمت کی رو سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک روزی کشادہ اور تنگ کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین اوسکی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ ع اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین خدا کا جو روزی دینے والا ہو اور جانتے ہین کہ وہ جو کچھ جسکو دیتا ہو اوسی کے ضمن مین مصلحت کلی ہو نظم ہر کرا باید ہمہ کہ می شاید + تو دہی آنچنانکہ میباید + تو شناسی صلاح کار ہمہ + کہ توئی آفریدگار ہمہ + معالم مین مذکور ہو کہ مشرکون کی ایک قوم نے قتل اور زنا بہت کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہون کے دروازے اپنے اوپر اونھون نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمین بلاتے ہین وہ بہت خوب ہو مگر ہم اوسے اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ آپ ہمکو یہ خبر دین کہ ہمارے گناہ بخشے جائینگے یا نہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا ای ہمارے وہ بندو جنھون نے اسراف کیا ہو عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ اپنی ذاتون پر یعنی گناہون مین افراط کی ہو اور حد سے زیادہ کیے ہین کہ لَا تَقْنَطُوا ناامید ہو مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ط اللہ کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتون سے زیادہ امیدوار کرنے والی اور بہتر ہو حدیث مین ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہو سب مجھے حاصل ہو تو اس آیت کے سامنے مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون اسواسطے کہ یہ آیت دنیا ومافیہا سے بہتر ہو معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ ایک واعظ دوزخ کی آگ اور طوق اور زنجیرون کا ذکر کرتا ہو فرمایا کہ ای واعظ لوگون کو کیون ناامید کرتا ہو مگر تو نے یہ نہین پڑھا ہو کہ خداوند غفور و رحیم نے فرمایا ہو کہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ فصول مین ہو کہ تمام توجہ تین چیزون مین ہو پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا يَا عِبَادِيَ یعنی ای میرے بندو اور نہ فرمایا کہ يَا أَيُّهَا الْعُصَاةُ یعنی ای گنہگارو دوسرے عتاب مین نرمی کہ فرمایا اسرفوا یعنی اسراف کیا اونھون نے اور نہ فرمایا اخطأوا یعنی خطا کی اونھون نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لا تقنطوا فرمایا فتوحات مین ہو کہ لا تقنطوا نہی ہو اور جس چیز سے حق تعالی نے نہی فرمائی اوس سے باز رہنا بندون کو لازم ہو تو ناامید ہونا کسی وجہ سے روا نہین ہو مسلمانو ناامید نہو اسواسطے کہ ناامیدی کفر ہو إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ بیشک اللہ بخشدیگا گناہ جَمِيعًا ط سب اگرچہ بہت ہون بجز شرک کے کہ وہ ہرگز نہ بخشا جائیگا بعضے علما کہتے ہین کہ گناہونکا بخشا جانا توبہ پر موقوف ہو اور یہ قید ظاہر کے خلاف ہو وسیط مین اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہو اسما بنت زید رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ مین نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ إن الله يغفر الذنوب جميعا ولا يبالي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ بیشک وہ بخشنے والا ہو گناہون کا الرَّحِيمُ ○ مہربان ہو بندون پر اس آیت کے حقائق اور اوسکی تاکیدون کی وجہین جواہر التفسیر مین تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہین جن بیمارون کو گناہ کی بیماری ہو اونھین اسی آیت کی دار الشفا سے شربت راحت ملتا ہو اور جو لوگ نفس اور خواہش کے میدان مین سرگردان ہین اونھین اسی آیت کی

ع ۵ ۱۱

دے راہ نجات میسر آتی ہی **نظم** ندارم ہیچگونہ توشۂ راہ + بجز لا تقنطوا من رحمۃ اللہ + نفرمودی کہ نومیدی میارید + ز من لطف و عنایت چشم دارید + یقینی بسے امید داریم + ببخشا زانکہ بس امید واریم + امید در دمندان را رواکن + دل امیدواران را دواکن + **وَاَنِيْبُوْٓا** اور پھیرو طاعت یا دعا اور عاجزی کے ساتھ **اِلٰى رَبِّكُمْ** اپنے رب کی طرف **وَاَسْلِمُوْا** اور گردن جھکاؤ **لَهٗ** دین کے واسطے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین **مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ** پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب **ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ** پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تم سے عذاب دفع کرنے مین کوئی مدد نہ دیگا **وَاتَّبِعُوْٓا** اور پیروی کرو **اَحْسَنَ** بہت خوب کا **مَآ اُنْزِلَ** اوس چیز کی جو بھیجی گئی ہی **اِلَيْكُمْ** تمہاری طرف **مِّنْ رَّبِّكُمْ** تمہارے رب پاس سے یعنی عزمیت کی متابعت کرو رخصت کی نہین اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہین **مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ** قبل اس سے کہ آئے تم پر **الْعَذَابُ بَغْتَةً** عذاب ناگہان یعنی بلا اور عقوبت یا مرگ مفاجات **وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ** اور تم نہ جانتے ہو اوسکا تاکہ تدارک کرسکو **اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ** پہلے اس سے کہ نفس کہے کہ **يٰحَسْرَتٰى** اے میری پشیمانی **عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ** اوس چیز پر کہ مین نے تقصیر کی **فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ** خدا کے کام مین یا اوسکی رضا اور جوار رحمت اور قربت حضرت ڈھونڈھنے مین **وَاِنْ كُنْتُ** اور بیشک حال یہ ہی کہ مین تھا **لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ** البتہ مسخرا پن کرنے والون مین سے خدا کی کتاب اور اوسکے رسول اور مومنون کے ساتھ سلسلۃ الذہب مین اس آیت کے معنی مین فرمایا ہی **نظم** روز آخر کہ مرگ مردم خوار + کندا ز خواب غفلتش بیدار + یادش آید کہ در جوار خدا + سالہا ز دبجرم و عصیان رائے + ہرچہ در شصت سال یا ہفتاد + کردہ از خیر و شر پیش افتاد + یک بیک پیش چشم او دارند + آشکارا برو اوآرند + بگذراند ز گنبد والا + بانگ یا حسرتا و واویلا + حسرت از جان او برآرد دود + وانزمان حسرتش ندارد سود + **اَوْ تَقُوْلَ** یا کہیگا وہ نفس کہ **لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ** اگر یہ کہ خدا ہدایت کرتا مجھکو تو **لَكُنْتُ** البتہ مین ہوتا **مِنَ الْمُتَّقِيْنَ** پرہیزگارون مین سے اور شرک و معصیت مین نہ آلودہ ہوتا **اَوْ تَقُوْلَ** یا کہیگا **حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ** اوس وقت جب کہ عذاب دیکھیگا کہ **لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً** اے کاشکے ہوتا پھر جانا مجھے دنیا مین **فَاَكُوْنَ** کہ مین وہان جاؤن اور ہو جاؤن **مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ** نیک کام کرنے والون اور فرمانبردارون مین سے تو جو یہ کہیگا کہ مجھے ہدایت نہین کی ورنہ مین متقی ہوتا اوس سے کہینگے کہ **بَلٰى** ہان یعنی تجھے ہدایت کی ہی **قَدْ جَآءَتْكَ** یقینی آئین تیرے پاس **اٰيٰتِيْ** آیتین میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہی **فَكَذَّبْتَ بِهَا** پس تکذیب کی تونے اور اوسکو جھوٹ مانا **وَاسْتَكْبَرْتَ** اور تکبر کیا تونے اور اوسپر ایمان لانے سے سرکشی کی **وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ** اور تھا تو کافرون مین **وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ** اور قیامت کے دن **تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا** دیکھیگا تو اون لوگون کو جنھون نے جھوٹ باندھا **عَلَى اللّٰهِ** اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اوسکی اولاد اور شریک ہین **وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ** اونکے منھ کالے ہونگے دوزخ مین داخل ہونے کے قبل **اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ** کیا نہین ہی دوزخ مین یعنی ضرور ہی **مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ** مقام اور ٹھہرنے کی جگہ متکبرون اور سرکشون کو جنھون نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا **وَيُنَجِّي اللّٰهُ** اور نجات دیگا حق تعالے دوزخ سے **الَّذِيْنَ اتَّقَوْا** اون لوگون کو جنھون نے پرہیز کیا شرک سے **بِمَفَازَتِهِمْ** اونکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ

کہ وہ ایمان اور نیک کام کرتا ہے لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ نہ پہونچیگی متقیون کو کوئی برائی اور ناگوار بات وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اور نہ غمگین ہونگے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ خدا پیدا کرنے والا ہے سب چیزون کا وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ اور وہ ہر چیز پر
وَّكِيْلٌ ۝ خداوند ہے اور اوسمین تصرف کرنے والا اور اوسکی حفاظت پر قائم لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اوسی کے واسطے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کے خزانون کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہے اوسکے غیر کو اونمین تصرف ممکن نہین ہے جسطرح
خزانون مین وہی دخل کر سکتا ہے جسکے ہاتھ مین اونکی کنجیان ہون حدیث مین ہے کہ حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مقالید السموٰت والارض کی تفسیر کیا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیٔ قدیر یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانون کی
کنجیان ہین جو کوئی یہ کلمات پڑھے ان خزانون کے نقد فیض اوسے پہونچینگے اور بعضون نے کہا ہے کہ آسمان کے خزانے مینھ ہین اور زمین کے
خزانے گھاس اور ان خزانون کی کنجی اوسی کے قبضۂ تصرف مین ہے جب چاہتا ہے مینھ برساتا ہے اور نباتات مین سے جو کچھ چاہتا ہے اوگاتا ہے وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی نشانیون کا یعنی اوسکی قدرت کی دلیلون اور اوسکی کتاب کی آیتون کا
اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ع وہی نقصان پانے والے ہین اسواسطے کہ اونکے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہے لکھا ہے کہ کفار
قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اونسے اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کیا غیر خدا کو تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھے کہ پوجون ان دلیلون کے بعد اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝
اے نادانو وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اور بیشک بے شبہہ وحی بھیجی گئی ہے تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور اونکی طرف
جو تجھسے قبل تھے پیغمبر یعنی اے حبیب تجھسے اور سب پیغمبرون سے یہ بات کہی گئی ہے کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ اگر تم شرک کروگے یعنی یہ فرض
محال اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ ظاہر مین اگرچہ مخاطب پیغمبر ہین مگر مراد اونکی امتون کے مسلمان ہین ہر ایک کو فرماتا ہے کہ اگر تو شرک کریگا تو
لَيَحْبَطَنَّ ضرور ضرور حبط اور تباہ ہو جائیگا عَمَلُكَ عمل تیرا جو ایمان کے حال مین ہوا وَلَتَكُوْنَنَّ اور
بیشک و شبہہ ہو جائیگا تو مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ نقصان پانے والون مین سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک
مین مبتلا ہوگا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کی عبادت کر وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور رہ شکرگزارون مین سے جو توحید
اور عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہود مین سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمدؐ تم جانتے ہو کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن ایک اونگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک پر
پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھیگا پھر اپنی اونگلیان ہلائیگا اور فرمائیگا کہ انا الملک واین الملوک یعنی آج مین ہی بادشاہ ہون
کہان ہین اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی بات سنکر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ اور وصف
نہین کیا ان لوگون نے خدا کا اور اوسکی تعظیم نہین کی حَقَّ قَدْرِهٖ جو حق ہے اوسکی قدر اور تعظیم کا وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
اور زمین سب قَبْضَتُهٗ اوسکی مٹھی مین پکڑی ہوئی ہوگی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ اور آسمان لپٹے ہونگے

بِيَمِيْنِهٖ ط اوسکے یمین میں معالم میں ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے یمین میں لیگا پھر فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِکُ وَاَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یعنی میں ہوں بادشاہ ہوں
کہاں ہیں جبار اور کہاں ہیں متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال میں لیگا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتوں میں تشبیہ سے اوسکی
تنزیہ کا اعتقاد رکھتے ہیں یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ ہمارا مذہب اس آیت کی تحقیق میں یہ ہی کہ ہم اسے اوس معنی پر
چھوڑ دیں جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہیں اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات میں شمار کیے گئے ہیں اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اوسکی
حقیقت میں کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی حق تعالی جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰی اور برتر ہی عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں اور اوسکا شریک بناتے ہیں وَنُفِخَ اور پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور میں پہلی بار اونکے قول کے موافق
جو دو نفخے ثابت کرتے ہیں اور اس نفخہ کو نفخۂ صعقہ کہتے ہیں اسواسطے کہ اس بار جب صور پھونکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہو کر
گر پڑیگا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مر جائیگا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانوں میں وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہی
زمین میں اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اوٹھانے والے فرشتے ہیں یا شہید لوگ یا بہشت اور دوزخ کے
اہلکار فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھونکا جائیگا فِيْهِ اُخْرٰى دوسری بار اس نفخہ کو نفخۂ بعث کہتے ہیں اور اس نفخہ سے سب دے زندہ
ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ قِيَامٌ کھڑے ہونگے اپنی قبروں کے کنارے يَّنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہونگے مبہوتوں کی طرح
یا اس انتظار میں ہونگے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہو جائیگی زمین محشر بِنُوْرِ
رَبِّهَا اپنے رب کے نور سے یعنی اوس نور سے جو نور خدا اوس میں پیدا کر دیگا اور بعضوں نے کہا ہی کہ نور سے عدل کی روشنی
مراد ہی کہ اوس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہو جائینگے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہیگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے
جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائیں ہاتھوں میں وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ اور لائینگے پیغمبروں کو امتوں پر یہ دعوی کرنے کو کہ
ہمنے انھیں حکم پہونچا دیے وَالشُّهَدَآءِ اور گواہوں کو پیغمبروں کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے ان گواہوں سے امت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ شہدا سے شہید لوگ مراد ہیں جنھوں نے صف جہاد میں شربت شہادت پیا یعنی
شہیدوں کو حاضر کرکے پیغمبروں کا رفیق کرینگے اونکے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ بندوں کے
درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کم ہونے اور عذاب
بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّيَتْ اور پوری دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی وَهُوَ اَعْلَمُ اور
خدا خوب جانتا ہی بِمَا يَفْعَلُوْنَ ع وہ جو کچھ مخلوق کرتے ہیں اور اوسکے مناسب جزا دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور
ہنکائے جائینگے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا ط گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓى
اِذَا جَآءُوْهَا یہاں تک کہ جب آئینگے دوزخ پر تو فُتِحَتْ کھولے جائینگے اَبْوَابُهَا اوسکے دروازے ساتوں اونکے داخل ہونے کے
واسطے وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن ملامت کی رو سے کہ اَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہیں آئے تمھارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ رسول تم مین سے کہ کلام الٰہی کے سبب سے يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پڑھین تمپر اٰيٰتِ رَبِّكُمْ آیتین تمھارے رب کی جو اوسنے اوتاری تھین وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈرائین تمکو لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اس تمھارے دن کے قَالُوْا بَلٰى کہینگے کافر ہان آئے پاس آئے اور ہمکو ڈرایا وَلٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اوسکا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون پر قِيْلَ ادْخُلُوْٓا کہا جائیگا اونکو کہ داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ تو برا ٹھکانا ہے متکبرون کے واسطے دوزخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور لیچلینگے اون لوگون کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے لیچلنا مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی اونسے جلدی کرینگے چلنے مین اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا جنت کی طرف گروہ گروہ اونکے مراتب بہشت کے تفاوت کے موافق جنتیون کو چلانا اور ہنکانا یا دوزخیون کے جوڑ کے طور پر فرمایا ہے یا اونکی سواریان ہنکائی اور بڑھائی جائینگی اسواسطے کہ متقیون کو سوار کرکے جنت مین لیجائینگے حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جب آئینگے جنت مین اور سعادت تمام اور دولت لاکلام کو پہونچینگے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولدیے جائینگے جنت کے دروازے اونکے پہونچنے سے قبل اور اونکو ذرا انتظار کرنا پڑیگا وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ درود وسلام ہو تمپر یا سلامتی اور امینی تمھارے حال کو لازم رہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا جنت مین تمھارا مقام پاکیزہ ہے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب جنتی جنت مین پہونچینگے تو وہان ایک درخت دیکھینگے کہ اوسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہین تو ایک مین غسل کرینگے اور اونکا ظاہر جسم پاک ہو جائیگا اور دوسرے مین پانی پینگے تو اونکا باطن منور ہو جائیگا اور اس محل پر فرشتے کہینگے کہ پاک ہوے تم ظاہر اور باطن مین فَادْخُلُوْهَا تو داخل ہو جنت مین خٰلِدِيْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے اوسمین وَقَالُوا اور کہینگے مومن جب جنت مین داخل ہونگے کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے الَّذِيْ صَدَقَنَا ایسا اللہ جسنے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهٗ اپنا وعدہ ثواب کا وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اوسنے ہمکو زمین بہشت مین سے کہ ہم تمکین کی رو سے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہین ہم جنت مین حَيْثُ نَشَآءُ جہان ہم چاہتے ہین فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ تو خوب ہے اجر کام کرنے والون کا یعنی ثواب حکم ماننے والون کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ اور دیکھتے ہوگے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کو یعنی جب بمقعد صدق مین تبہ قرب پر ہوگے تو جدھر دیکھوگے فرشتے نظر آئینگے حَآفِّيْنَ گھیرے ہوے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی اوسکے گرد طواف کرنے والے کہ يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہین و تسبیح کرکے ذات الٰہی سے نفی کرتے ہین اون صفتون کی جو اوسکو سزاوار نہین اور حمد کرکے وہ صفتین ثابت کرتے ہین جو اوسکو سزاوار ہین وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی کو اوسکے مقام پر اوتارینگے وَقِيْلَ اور کہا جائیگا یعنی فرشتے ایمان والون سے کہینگے کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جو رب ہے سب اہل عالم کا جسطرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا مین اوسنے اپنی حمد کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اوسی طرح اپنے مقامات

ربع

ع ۵ ربع

اوقاف

اور منازل مین زمین و آسمان کے قرار پکڑنے وقت وہی حمد کی تا کہ جان لین کہ شروع اور خاتمہ مین حمد و ثنا کا مستحق وہی ہے

بیت درخور حمد و ستایش نبود غیر تو کس ✦ ہر کجا حمد و ثنائیست ترا زیبد بس ✦

سورۃ المؤمن مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس و ثمانون اٰیۃ
سورہ مؤمن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچاسی ۸۵ آیتین ہین

ایاتہا ۸۵ رکوعاتہا ۹ کلماتہا حروفہا ۵۲۱۳

یہ پہلی سورت ہے سات سورتون حامیمون مین سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغون مین میوے کھایا چاہے اوسے چاہیے حامیمین پڑھے حصن حصین مین صحیح مستدرک سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے طٰہٰ اور طاسینین اور حامیمین موسی علیہ السلام کی لوحون مین سے مجھے دی ہین معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مین حامیمون کی تلاوت کرتا ہون تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جنت کے باغون مین آگیا کہ وہ باغ نرم زمین مین ہین اور متعجب ہو کر اونھین دیکھتا ہون اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لکل شیئٍ لُبَابٌ وَلُبَابُ الْقُرْاٰنِ الْحَوَامِیْمُ یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب حامیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیمون کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہین وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

حٰمٓۚ بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہین یعنی اونکی قسم کھائی ہے اور ہر حرف اشارہ ہے ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب مین بعض کو تمام سے تعبیر کرتے ہین تو یہان حے اشارہ حکم حق کی طرف ہے کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہے نہ رکتا ہے اور میم ایما ہے اوسکے ملک کی جانب کہ کبھی زائل و رفانہو گا اور قسم کا جواب یہ ہے کہ **تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ** اوتارنا قرآن کا **مِنَ اللّٰہِ** خدا کی طرف سے ہے جو **الْعَزِیْزِ** کہ غالب اور قادر ہے اوسے اوتارنے پر **الْعَلِیْمِ**ۙ جاننے والا اوسے جو کچھ جسپر جسوقت نازل کرتا ہے **غَافِرِ الذَّنْبِ** بخشنے والا گناہون کا اوسکے واسطے جو صدق ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے **وَقَابِلِ التَّوْبِ** اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے **شَدِیْدِ الْعِقَابِ** سخت عذاب کرنے والا اوسکو جو کلمۂ توحید کہنے سے انکار کرے **ذِی الطَّوْلِ** صاحب نیکوکاری اور بخشش و بزرگواری کا **لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ**ط نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ**ۚ اوسکی طرف ہے پھرنا سب بندون کا اپنی جزا پانے کو **مَا یُجَادِلُ** جھگڑا اور طعن نہین کرتا **فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ** خدا کی آیتون مین کوئی اس بات کے کہ اوسکا اوترنا محقق ہو چکا **اِلَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا** مگر وہ لوگ جنھون نے حق چھپایا **فَلَا یَغْرُرْکَ** تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو **تَقَلُّبُھُمْ فِی الْبِلَادِ**ۚ پھرنا کافرون کا سب شہرون مین شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل مین نہ لاؤ کہ اونکو کچھ مہلت اور فرصت ہوگی اس جہت سے کہ اونکا انجام کار اور خاتمۂ روزگار خسارہ اور نقصان پر ہوگا **کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ** تکذیب کی تیری قوم کے قبل **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے **وَّالْاَحْزَابُ** اور چند گروہون نے جنہون نے اونکے رسولون نے فوج کشی کی **مِنْ بَعْدِھِمْ** قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبرون کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے **وَھَمَّتْ کُلُّ اُمَّۃٍ** اور قصد کیا ہر ایک نے انمین سے **بِرَسُوْلِھِمْ** اپنے رسول کے ساتھ **لِیَاْخُذُوْہُ** کہ پکڑین اوسے

اور جو ایذا پاوین اوسے پہونچاوین وَجٰدَلُوْا اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبرون کے ساتھ بِالْبَاطِلِ اپنی بیہودہ باتون سے لِيُدْحِضُوْا
تاکہ زائل کرین اور ناچیز کردین بِهِ الْحَقَّ اپنی بیہودہ باتون سے اوس حق بات کو جسکی متابعت واجب تھی فَاَخَذْتُهُمْ فقد پکڑا
مین نے اونھین اور ہلاک کردیا اوسکی مکافات مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ میرا عذاب اور عقاب اوپر
وَكَذٰلِكَ اور جسطرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتون کے تکذیب کرنے والون پر اوسی طرح حَقَّتْ واجب ہوا ہی كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اوپر جو کافر ہوے ہین تمھاری قوم مین سے
اَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ اَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ مین رہنے والے ہین یعنی اوس جہان مین بھی عذاب کے مستحق ہین
اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالی کی عبادت سے منہہ پھیرتی ہی تو حق تعالی کی بادشاہی مین کچھ خلل نہین آتا اسواسطے
کہ اوسکی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات مین سے بہت ہین از انجملہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے
ہین جو اوٹھائے ہوے ہین عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتون مین سے ہین کشاف مین ہی کہ حق تعالی سب فرشتون کو حکم فرماتا
کہ وہ صبح وشام اعزاز واکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہین وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہین
کروبیون مین سے کہ طواف کیا کرتے ہین اور اونھین طواف کنندے ہین اور اونکی ستر ہزار صفین ہین عرش کو بیچ مین ہوے نہایت ذوق وشوق
يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کہتے ہین ملی ہوئی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہین اوسکی سب صفتون
اور ثناؤن کے ساتھ معالم مین شہر بن حوشب سے منقول ہی کہ حاملان عرش آٹھ ہین چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد
علی حلمک بعد علمک اور دوسرے چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک اور گویا وہ فرشتے آدمیون کے گناہون کے
ساتھ کرم الہی کی نسبت مین یہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہین اپنے پروردگار کا وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت
چاہتے ہین خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب وَسِعْتَ
پہونچا ہی اور گھیرے ہی تو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزون کو
پہونچا ہی فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخشدے اون لوگون کو جنھون نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی ہی
اونھون نے سَبِيْلَكَ تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہی وَقِهِمْ اور نگاہ رکھ اونھین عَذَابَ الْجَحِيْمِ عذاب سے
آتش دوزخ کے رَبَّنَا ای ہمارے رب مہربانی کر وَاَدْخِلْهُمْ اور داخل کر توبہ کرنے والون یا دین کی پیروی کرنے والون یا سب
ایمان والون کو جَنّٰتِ عَدْنِ رہنے کے باغون مین الَّتِيْ ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے وَعَدْتَّهُمْ وعدہ دیا تو نے
اونکو وَمَنْ صَلَحَ اور اوسے جسنے نیک کام کیے مِنْ اٰبَآئِهِمْ اونکے باپون مین سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اونکی عورتون مین سے
وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اور اونکی اولاد مین سے تاکہ تیرے فضل وکرم سے جنت مین اونکی خوشی اون سب کے دیدار سے پوری ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
بیشک تو غالب ہی اور کسی سے عاجز نہین الْحَكِيْمُ جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہی حکمت سے خالی نہین ہوتا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط
اور باز رکھ اونھین برائیون سے یعنی اونھین گناہون سے دوری عطا فرما وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ اور جسے باز رکھتا ہی تو

برائیان يَوْمَئِذٍ آج اس جہان مین فَقَدْ رَحِمْتَهٗ تو بیشک بخشدیا تونے اوسے آخرت مین وَذٰلِكَ اور وہ تیری
نگاہداشت هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ بڑی کامیابی ہی سو واسطے کہ جو صاحب دولت آج عصمت الہی کی پناہ مین ہو وہ کل رحمت
نامتناہی کے سایہ مین ہوگا یہی نکتہ کسی نے کہا ہی نظم امروز کسے راکہ درآری بہ پناہ ٭ فردا بمقام قربتش بخشی جاہ ٭ وان را کہ برش رانده
بردرگاہ ٭ فردا چہ کند گرنہ کند نالہ وآہ ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ کافر ہیں وے وہ يُنَادَوْنَ پکارے گئے فرشتون کی
زبانی یعنی جب کافر دوزخ مین آئینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی شروع کرکے غصہ اور ملامت کرینگے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو تم ایمان کیون
نہ لائے اوسوقت فرشتے اونکو پکار کر کہینگے کہ لَمَقْتُ اللّٰهِ البتہ خدا کی دشمنی تمہارے ساتھ کفر کے سبب سے اَكْبَرُ بہت بڑی ہی مِنْ
مَّقْتِكُمْ تمہاری دشمنی سے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کے ساتھ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اِذْ تُدْعَوْنَ جب پکارے گئے
اِلَى الْاِيْمَانِ ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ تو تم کافر ہوئے اور ایمان نہ لائے قَالُوْا رَبَّنَآ
کافر کہینگے کہ ای ہمارے رب اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مار ڈالا تونے ہمکو دو بار وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اور زندہ کیا تونے ہمین دو بار
پہلی بار مار ڈالنا تو جب ہی کہ دنیا مین زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہی اور پہلی بار زندہ کرنا قبر مین ہی اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر مین ہی اور دوسری
بار زندہ کرنا جب ہی کہ قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھینگے تبیان مین ہی کہ حضرت آدم کی ذریت کو جب اونکی پشت سے نکالکر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ
پہلا مار ڈالنا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہی کہ جب وہ نطفہ تھا تو اوسے ماں کے پیٹ مین زندہ کیا اور دنیا مین مار ڈالا اور آخرت مین
پھر زندہ کریگا اور پھر تقدیر کا فرض کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کرینگے اور کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا پھر ہمنے اقرار کیا بِذُنُوْبِنَا اپنے گناہون کا
کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ پھر کیا ہی ہمکو دوزخ مین سے نکلنے کی طرف مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ کسی
کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہی جسپر ہم چلین اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت مین پہونچ جاوین اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہی پس فرشتے اونہین
ناامید کرکے کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ جو تم دوزخ مین آئے ہو یہان ہمیشہ رہنے کا حکم ہی بِاَنَّهٗ بسبب اسکے کہ دنیا مین اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ جب
پکارتے تھے خدا کو وَحْدَهٗ ایک اور اکیلا تو كَفَرْتُمْ کافر ہوئے تم اور اوسکی یگانگی نہ مانی اور کہنے لگے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَاِنْ
يُّشْرَكْ بِهٖ اور جب شرک کرتے تھے اوسکے ساتھ یعنی مشرک لوگ خدائے واحد کے ساتھ اور شریک ملاتے تھے تو تُؤْمِنُوْا ادسے تم ایمان لاتے
شریکون کا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ تو حکم خدا کے واسطے ہی ایسا خدا کہ الْعَلِيِّ برتر ہی اس بات سے کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین شریک کرین
الْكَبِيْرِ ۝ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اوسکے برابر ٹھہرائین هُوَ الَّذِيْ وہ ہی ایسا خدا جو کمال قدرت کے ساتھ يُرِيْكُمْ دکھاتا ہی تمکو
اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی وحدت پر دلالت کرنے والین وَيُنَزِّلُ اور نازل کرتا ہی لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا
آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینہ یا فرشتون کو بھیجتا ہی اس تدبیر کے ساتھ جو سبب رزق ہو وَمَا يَتَذَكَّرُ اور نہین نصیحت
مانتا یعنی ان نشانیون سے کوئی عبرت نہین پکڑتا اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ مگر وہ جو پھرتا ہی خدا کی طرف یعنی جو معصیت سے
پھرکر طاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہی فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو اللہ کو مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اوس حال مین
کہ پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اوسکے واسطے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت کرین کافر

اوسکی توحید مین تمہارنے اخلاص سے اسواسطے کہ وہ نعمت ایمان سے کافر ہین اور تم اوس نعمت پر شاکر ہو تو تم مین اور اونمین باہم نفرت ہو اور تمہارے اعمال اور اقوال اونکو محبوب اور مرغوب نہین ہین جسطرح اونکے کام اور باتین تمہین مکروہ معلوم ہوتی ہین رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ وہ ہی بلند کرنے والا بندون کے درجے دنیا مین تفاوت طبقات کے ساتھ اور عقبیٰ مین مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہی حضرت آدم کا درجہ صفوت کے ساتھ بلند کیا اور حضرت نوح کا درجہ دعوت کے سبب سے اور حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ کو قربت اور حضرت عیسیٰ کو زہادت اور حضرت سید الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرمائی سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جس کسی کا درجہ چاہتا ہی بلند کرتا ہی حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب سے بحر الحقائق مین ہی کہ محبون کا درجہ بلند کرنے والا ہی محبت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھ باقی رکھکر ایک عزیز نے فرمایا ہی کہ لَا یُوجَدُ الْبَقَاءُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ جبتک تو شربت فنا نپیے کا خلعت بقا نہ پہنیگا نظم نوش دُردِ فنا گر بقا ہمی خواہی + کہ زاد راہ بقا دُردی خرابات ست + زحال خویش فنا شو درین رہ ای عطار + کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست + ذُو الْعَرْشِ خداوند عرش ہی یعنی عرش کا خالق اور مالک ہی یا ملک اور سلطنت کا خداوند ہی يُلْقِي الرُّوْحَ ڈالتا ہی روح کو مِنْ اَمْرِهٖ اپنے حکم سے یا بھیجتا ہی جبرئیل کو عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ جسپر چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے یعنی جسے چاہتا ہی مرتبۂ نبوت عطا فرماتا ہی لِيُنْذِرَ تاکہ ڈرائے وہ جسپر وحی آئے لوگون کو يَوْمَ التَّلَاقِ ملاقات کے دن یعنی جبدن روحین بدنون سے ملینگی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات کرینگے یا اولین و آخرین یا معبود اور اونکی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا یہ سب جمع مذکور ہوئے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے يَوْمَ هُمْ جسدن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے بٰرِزُوْنَ ظاہر ہونگے قبرون سے نکلکر لَا يَخْفٰى پوشیدہ نہین ہوتی عَلَى اللّٰهِ اللہ تعالےٰ پر مِنْهُمْ اونمین سے یعنی باوصف کثرت کے بندون کی ذاتون اور اعمال اور احوال مین نہین پوشیدہ ہی خدا پر شَيْءٌ کچھ بلکہ سب کو جانتا ہی اور سب کو عمل کے موافق جزا دیگا اور ندا کرنے والا ندا کریگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کسکے واسطے ہی بادشاہی آجکے دن تو سب بندے باہم متفق ہوکر جواب دینگے کہ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ خدا کے واسطے جو ایک ہی حکم مین توڑنے والا اونکے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافرون کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم حاصل ہوگا تو اس جواب مین ایمان لانیوالون سے موافقت کرینگے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى آج جزا دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍۭ ایک نفس بِمَا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ نہین ہی ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب مین سے کم کرینگے نہ کسی پر عذاب بڑھائینگے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑینگے نہ نیکی کا بدلا بدی دینگے نہ بدی کا بدلا نیکی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ جلدی شمار کرنے والا ہی حساب کے وقت اور ہر ایک کی جزا جلدی اوسے دیگا اسواسطے کہ لَا یَشْغَلُہٗ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ یعنی اوسے کوئی چیز کسی چیز سے باز نہین رکھتی وسیط مین ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بادشاہ جزا دینے والا ہون ممکن نہین ہی کہ کوئی جنتی جنت مین داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ مین جائے اور اوسکے ذمے مظلمہ ہو جبتک مین اوس مظلمہ کو دفع نہ کرلون رباعی در وعدۂ اہل ظلم حالے عجب ست + و ز ریدن ظلم را وبالے عجب ست + از ظلم بپرہیز کہ در روز جزا + لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ گوشمالے عجب ست + وَاَنْذِرْهُمْ اور ڈرا کافرون کو اور خوف دلا اونکو يَوْمَ الْاٰزِفَةِ عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ نزدیک آئیگا

اور جو کچھ آنے والا ہے وہ پہونچنے کے قریب ہے اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا اونھیں اوس وقت سے جب کہ اونکے دل لَدَى الْحَنَاجِرِ
اونکے حلقوں کے پاس ہونگے یعنی اوس دن کے ہول سے اونکے دل اپنی جگہوں سے نکلجانے کا میل کرکے حلقوں میں
آجائینگے اور وہیں اٹک رہینگے نہ اپنی جگہ پر پھر سکینگے کہ دل والے کو آرام ہو جائے نہ نکل جائینگے کہ نجات پائے اور ایسے دل والے
ہونگے كٰظِمِيْنَ غمگین غصے میں بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ نہیں ہو ظالموں یعنی کافروں کے واسطے اوس روز
مِنْ حَمِيْمٍ کوئی قرابتدار شفیق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اونپر سے دفع کرے وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ط اور نہ
کوئی شفاعت کرنے والا کہ اوسکا حکم مانیں یعنی شفاعت کرنے والا کہ اوسکی شفاعت قبول ہو يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ خَآئِنَةَ
الْاَعْيُنِ خیانت آنکھوں کی یعنی اوسکی طرف نظر کرنا جسکو دیکھنا حرام ہے یا لوگوں کا عیب بیان کرکے چغلی کھانا یا دیکھنے کو
نہ دیکھنے میں جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ محبوں کی آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ
قریب آنے دیں جیساکہ زبور میں آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعوی محبت میں جو رات کو سوتا ہے مَنْ نَامَ عَنِّیْ نَامَ عَنْهُ وِصَالِیْ نظم
خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار ÷ چشم او چون شمع باشد اشکبار ÷ چشمہائے عاشقان را خواب نیست ÷ یک نفس آن چشمہا بے آب نیست ÷
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○ اور جانتا ہے خدا وہ چیز جو چھپائی ہے سینوں نے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰهُ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ط اور اللہ حکم کرتا ہے راستی اور صحت کے ساتھ نیک اور بدکام کرنے والے کی جزا میں وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
اور وہ جنکو پوجتے ہیں مشرک مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا لَا يَقْضُوْنَ حکم نہیں کرتے بِشَيْءٍ ط کچھ اس واسطے کہ وہ
جماد ہیں اونھیں حکم کرنے کی قدرت ہی نہیں اور اگر حیوان ہیں تو مخلوق اور مملوک ہیں اور مملوک کو حکم کی قدرت نہیں ہوتی اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ هُوَ السَّمِيْعُ وہی ہے سننے والا بندوں کی باتیں الْبَصِيْرُ ○ ع دیکھنے والا اونکے کام اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
کیا سیر اور سفر نہیں کرتے مکہ کے مشرک فِي الْاَرْضِ زمین میں یمن اور شام کی تجارت کو فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
کہ پھر دیکھیں کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا انجام کار اون لوگوں کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ط پہلے اونسے
اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور صحاب موتفکہ کہ اونکے مقام اور مکان کی طرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہیں كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے اگلے اونکے اونسے سخت قُوَّةً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ اونکے نشانوں کی
جہت سے فِي الْاَرْضِ زمین میں اونکے جوار و دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر
پکڑ لیا اللہ نے اونکو اور اونپر عذاب کیا بِذُنُوْبِهِمْ ط اونکے گناہوں یعنی کفر اور تکذیب کے سبب سے وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ تھا اونکے
واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ○ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اوس عذاب کو اونپر سے دفع کرے ذٰلِكَ وہ پکڑ
بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے تھی کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے رسول بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں
اور ظاہر معجزوں کے ساتھ فَكَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اونسے یعنی اون دلیلوں اور معجزوں پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ط تو پکڑ لیا اونھیں اللہ نے اور اونپر غصہ اور عذاب کیا اِنَّهٗ قَوِيٌّ بیشک اللہ قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے

شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى اور بیشک ہمنے بھیجا موسی کو بِاٰيٰتِنَا اپنے معجزون سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہے کہ اسسے عصا مراد ہے اور اوسکو الگ کرکے ذکر فرمانا اوسکی تعظیم کی جہت سے ہے یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہے اور سلطان مبین انکا معجزہ ہے یعنی دعوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہمنے موسی کو اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف کہ عمالقۂ مصر میں سب سے بڑا تھا اور خدائی کا دعوی کرتا تھا وَهَامٰنَ اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وَقَارُوْنَ اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا تو حضرت موسیٰ نے اونھین حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور اونھون نے تکذیب اور انکار کیا فَقَالُوْا پھر کہا کہ یہ شخص سٰحِرٌ جادوگر ہے کہ سحر کے زور سے ہمکو خلاف عقل باتین دکھاتا ہے كَذَّابٌ ○ جھوٹھا ہے اس بات میں جو یہ کہتا ہے کہ ایک خدا ہے اور مین اوسکا رسول ہون فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ پھر جب آیا اونکے پاس پیغام صحیح اور درست مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے قَالُوا اقْتُلُوْٓا تو بولے کہ قتل کرو اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیٹون کو اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین مَعَهٗ موسی کے ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کی ولادت کے قبل بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسی کے پیدا ہونے کے بعد ہاتھ روکا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور نبوت کا دعوی کیا تو پھر فرعون کے اُمرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرو تاکہ اونکے دل شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نہ کرین وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ اور جیتی چھوڑو اونکی بیٹیان تاکہ قبطیون کی عورتون کی خدمت کرین تو اونھون نے یہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہین ہے مکر کافرون کا انبیا علیہم السلام اور مومنون کی نسبت اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ مگر گمراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہین جاتا اور اوسکا وبال مکر کرنے والون کی طرف پھرتا ہے پھر فرعون نے دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰ کے باب مین مشورہ کیا اور بولا کہ اوسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ ایسا نہو کہ موسیٰ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اوسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل پہونچے یا لوگ یہ کہین کہ فرعون موسیٰ کے ساتھ مقابلہ نہ کرسکا تو اونھین قتل کردیا صلاح یہ ہے کہ ہم ساحرون کو بلائین کہ وہ اگر موسیٰ سے مقابلہ کرین فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہین اونھین قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبون اور خوشامدیون کے سامنے ڈینگ کی لی وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اور بولا فرعون کہ چھوڑ دو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ اَقْتُلْ مُوْسٰى قتل کرون مین موسیٰ کو وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اور کہدو کہ موسیٰ پکارے اپنے خدا کو کہ وہ میرا قتل موسیٰ پر سے روکے اِنِّيْٓ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اس بات سے کہ بدل دے موسیٰ دین تمہارا اور تمکو میری پرستش سے باز رکھے اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ○ زمین مصر مین فساد اور تباہی یعنی جب اوسکے بہت لوگ تابع ہوجائین تو تمہارے ساتھ جنگ کرین اور بکر نے يَظْهَرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادُ پڑھا ہے يظهر کی یے کو زبر ہے کو زبر پڑھا ہے اور الفساد کی دال کو پیش وَقَالَ مُوْسٰٓى اور کہا موسی علیہ السلام نے اپنی قوم سے بعد اسکے کہ یہ خبر اونھین پہونچی کہ اِنِّيْ عُذْتُ بیشک مین نے پناہ لی بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمھارے رب کے ساتھ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ ہر متکبر کے شر سے کہ اپنی بڑائی کے مارے لَّا يُؤْمِنُ نہین ایمان لاتا بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ روز حساب پر

ع

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور اوس بتے اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اوسکو اور اوسکے مصاحبون کو شامل ہی سبب جنکہ حضرت
موسیٰ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون اونھین قتل کیا چاہتا ہی تو دشمن خوش ہوے اور دوست غمگین وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے قرابتیون مین سے یعنی خربیل ابن سمعان نے کہ مدت سے يَكْتُمُ چھپاتا تھا
فرعون سے اور اوسکے تابعون سے اِيْمَانَهٗ اپنا ایمان اور بعضون نے کہا ہی کہ کئی برس گذرے تھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور تبک
چھپایا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہی تو بولا کہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا کیا قتل کروگے تم ایک مرد کو اَنْ
يَّقُوْلَ اسواسطے کہ وہ کہتا ہی کہ رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہی وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ حال آنکہ لایا ہی تمہارے پاس معجزے
کھلے ہوے مِنْ رَّبِّكُمْ ط تمہارے رب پاس سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور اگر ہو وہ جھوٹا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ج تو اوسپر
وبال اوسکے جھوٹ کا اور وہ وبال اوسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا اور اگر ہو سچا يُّصِبْكُمْ تو پہونچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ ط بعض اوسکا جو تمکو وعدہ دیتا ہی یعنی کہتا ہی کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تمکو پہونچیگا تو اگر وہ اپنے وعدہ مین سچا ہی تو اوس
عذاب مین سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق
نہین دیتا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہو لڑکون کا خون ناحق کرنے مین كَذَّابٌ ۝ جھوٹا خدائی کے
دعوے مین يٰقَوْمِ ای میری قوم لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ تمہارے واسطے ہی بادشاہی آج ظٰهِرِيْنَ اوس حال مین کہ تم
غالب ہو بنی اسرائیل پر اور اونکی بہ نسبت عالی رتبہ ہو فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین فَمَنْ يَّنْصُرُنَا پھر کون ہی جو مدد دے ہمکو اور حمایت
کرے ہماری مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ خدا کے عذاب سے اِنْ جَآءَنَا ط اگر آئے ہمپر تو تم حضرت موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اونسے
ہاتھ اوٹھاؤ قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اوس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کرتا تھا اور اور لوگون سے بھی
کہا جو اوسکے قریب حاضر تھے کہ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى نہین کہا مین نے تمکو مگر وہ جو مین دیکھتا ہون یعنی موسیٰ کے قتل
مین نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تمکو بتائی وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اور راہ نہین دکھاتا ہون تمکو اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝
مگر راہ راستی اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو دوبارہ محبت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا
ہی وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ اور کہا اوس مرد نے جو ایمان لایا تھا کہ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ ای میری قوم کے لوگو مین یقینی خوف کرتا ہون
عَلَيْكُمْ تمپر موسیٰ کی تکذیب اور تعرض کے سبب سے مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ جیسے اون لشکرون کے دن جنھون نے رسولون کی
تکذیب کی یوم احزاب سے اون لشکرون کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہی کہ یہ اوسکی تفصیل ہی کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مانند حال
قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی وَّعَادٍ اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوئے وَّثَمُوْدَ اور مثل قوم ثمود کے کہ ایک چیخ سے
تمام قوم مرگئی وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ط اور مانند حال اون لوگون کے جو اونکے بعد تھے جیسے اہل موتفکہ کہ اونکا شہر الٹ پلٹ گیا اور
جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ اور نہین ہی اللہ کہ چاہے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ ظلم اپنے بندون پر یعنی
بیگناہ عذاب نہین کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تاکہ تمپر عذاب آئے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اور ای میری قوم کے لوگو بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَيْكُمْ

یَوْمَ التَّنَادِ ۝ دوسرے دن کا عذاب بلانے کو یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہون کہ اوسدن ایک دوسرے کو بلائے اور پکاریگا کہ ہماری
فریاد کو پہونچو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکارینگے جیسا کہ سورہ اعراف مین مذکور ہوا یا موت ذبح ہونے کے بعد
ندا ہوگی کہ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَیَا اَہْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ یا اوسدن منادی ندا کریگا کہ فلان شخص نیک بخت ہوا کہ ابد تک بدبخت نہوگا
اور فلان شخص بدبخت ہوا کہ ابد تک نیکبختی نہ پائیگا یَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن پھیرے جاؤگے موقف حساب سے اور چلوگے مُدْبِرِیْنَ ۚ پھیرے
ہوئے وہان سے دوزخ مین مَا لَکُمْ نہوگا تمھارے واسطے مِّنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ ۚ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تمکو اپنی
پناہ مین لے سکے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ اور جس کسیکو چھوڑ دیتا ہے خدا گمراہی مین فَمَا لَہٗ تو نہین ہے اوسکے واسطے مِنْ ہَادٍ کوئی
ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ اور تحقیق کہ آیا تھا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب
علیہما السلام مِنْ قَبْلُ موسی سے پہلے بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ اور کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون
وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف کے عہد مین تھا فرعون کا بہت بیش قیمت گھوڑا مر گیا تھا حضرت یوسف کی دعا سے خدا نے اوسے زندہ کیا اور فرعون
اونکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہوگیا اور حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ رہا تو مرد مومن نے یہ بات
کہی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمھارے پاس کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور اونکی برأت پر بچہ کا گواہی دینا
اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت موسی کے زمانہ کا فرعون حضرت یوسف علیہما السلام کے زمانہ کے فرعون کی اولاد مین تھا حق تعالی نے
حضرت یوسف کو اوس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسف بیس برس تک اون لوگون مین رہا اور معجزے دکھایا کیے مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے
تو اوس مرد مومن نے اوسکی خبر دی کہ حضرت یوسف تمھارے پاس آئے تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر رہے تم فِیْ شَکٍّ شک اور گمان مین
مِّمَّا جَآءَکُمْ بِہٖ ؕ اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس امر دین حَتّٰۤی اِذَا ہَلَکَ یہانتک کہ جب وہ گذر گیا تو قُلْتُمْ
لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ تمنے کہا کہ ہرگز نہ بھیجیگا اللہ مِنْۢ بَعْدِہٖ اوسکے بعد رَسُوْلًا ؕ کوئی رسول یعنی چونکہ ہمنے اس رسول کی بات نہ سنی تو اب کوئی
دوسرا رسول نہ آئیگا اس خوف سے کہ اوسکی بات بھی ہم رد کرین کَذٰلِکَ اسی طرح یُضِلُّ اللّٰہُ گمراہ کرتا ہے خدا مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ
اوسے جو حد سے گذرنے والا ہے انکار مین مُّرْتَابُۨ ۝ شک رکھنے والا اوس چیز مین جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفون اور شکیون کی کیفیت
بیان کرتا ہے کہ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین انبیا کے ساتھ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اللہ کی آیتین باطل اور دفع کرنے مین
بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىہُمْ ؕ بغیر کسی دلیل کے کہ آئی اونکے پاس کَبُرَ بڑا ہے اونکا جھگڑا مَقْتًا بغض کی جہت سے عِنْدَ اللّٰہِ خدا کے نزدیک
وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اور اون لوگون کے نزدیک جو ایمان لائے ہین یعنی حق تعالی اونکے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہے اور مومن بھی
اونکے دشمن ہین کَذٰلِکَ اسی طرح یَطْبَعُ اللّٰہُ مہر کردیتا ہے اللہ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی
کرتا ہے جَبَّارٍ ۝ خودکام اور خود پسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہے تو مرد مومن کی نصیحتون سے فرعون نے اندیشہ کیا کہ مبادا اوسکی بات
سننے والون کے دل مین اثر کرے تو اپنے وزیر کو بلایا اور اپنے کو اور اور لوگون کو دوسری طرف متوجہ کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰہَامٰنُ ابْنِ لِیْ
صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّیْۤ کہ شاید مین اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ

پہونچون دروازون یاراہون پر اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یاراہین آسمانون کی ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہون یعنی دیکھون اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسی کے خدا کی طرف یا اوسکے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ اور بیشک مین گمان کرتا ہون موسی کو كَاذِبًا ؕ جھوٹا دعوی رسالت مین یا اس بات مین کہ اوسکا خدا ہے جسنے آسمان پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسی علیہ السلام روئے تو وحی آئی کہ غمگین نہو دیکھو تو مین اوسکے ساتھ کیا کرتا ہون پھر حق تعالی نے اوسکے اونچے محل کو پورا بن چکنے کے بعد خراب کر دیا جیسا کہ سورۂ قصص مین مذکور ہو چکا وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ آراستہ کردی گئی فرعون کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ سیدھی راہ سے وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اونچا محل بنانے اور قوم کو دھوکا دینے مین اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ۠ مگر تباہی اور نیستی مین وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اے میری قوم کے لوگو پیروی کرو میری اَهْدِكُمْ راہ دکھاونگا مین تمکو سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ راہ راستی اور ہدایت کی يٰقَوْمِ اے میری قوم اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نہین ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ ز فائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہو جائے یعنی اوسکا عیش ذرا فرصت مین مٹ جاتا ہے نظم بباغ دہر کہ بس تازہ روی خوشبوے ست ✤ مباش غرہ کہ با خود خزان زپے دارد ✤ زمانہ مان بجہد باد نکبت و ادبار ✤ چہ رنگ و بو کہ نشانے زباغ نگذارد ✤ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت هِیَ دَارُ الْقَرَارِ وہی گھر آرام اور قرار کا کہ اوسے زوال و آفت متصور ہی نہین مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جو کوئی کرے کام برا فَلَا يُجْزٰٓى تو جزا نہین دیا جا اِلَّا مِثْلَهَا ۚ مگر مثل اوسکے اور یہ محض عدل آلہی کے حکم سے ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد اور عورت مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ عمل قبول ہونے مین ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے جنت مین اور بکر نے يُدْخَلُوْنَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاینگے جنت مین يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا روزی دیے جاینگے اوسمین پاکیزہ میوے لذید کھانے خوش مزہ شربت بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بیشمار یعنی عمل کے اندازہ پر نہین بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کے رو سے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتون سے سمجھ گئے کہ وہ ایمان لائے ہین پس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا پس خربیل نے تنبیہ کی رو سے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہون تو کہا کہ وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم کے لوگو مَا لِیْٓ کیا ہے مجکو اور کیا ملیگا اور کیسی بات ہے کہ اَدْعُوْكُمْ بکارتا ہون مین تمکو اِلَى النَّجٰوةِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اوسکے رسول کی پیروی کرکے اوسکے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَى النَّارِ ؕ اور تم مجکو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جانب کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدْعُوْنَنِیْ تم مجکو بکارتے ہو لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کافر ہو جاون مین خدا کے ساتھ وَاُشْرِكَ بِهٖ اور شریک کرون اوسکا مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین ہے مجھے اوسکے رب ہونے کا عِلْمٌ ز کچھ علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم کی نفی نہین یعنی خدائے برحق کے سوا اور کسیکو مین خدا نہین جانتا تو اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین کیونکر شریک کرون وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ

ع ۱۰

نصف

اور حال یہ ہے کہ مین پکارتا ہون تمکو اِلَى الْعَزِيْزِ اوس خدا کی طرف جو غالب ہے مشرکون کو عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ ۝ بخشنے والا اور مٹا دینے والا مومنون کے گناہ لَا جَرَمَ البتہ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ تم مجکو بلاتے ہو جسکی طرف یعنی جسکی پرستش کی طرف لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ نہین ہے اوسکے واسطے پکار قبول کو پہونچی ہوئی یعنی اوسکی بیہودہ بات وہ کچھ اعتبار نہین رکھتی فِي الدُّنْيَا دنیا مین وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ اور نہ آخرت مین وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اور بیشک بازگشت ہم سب کی اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف ہے اور وہ ہمکو جزا دیگا وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ اور بیشک مسرف لوگ جو ضلالت اور گمراہی مین ہین هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ وہ ملازم ہین آتش دوزخ کے پھر فرعون والون نے اوس مرد مومن کو دھمکانا شروع کیا اور اوسکے قتل کا قصد کیا تو وہ بولا کہ فَسَتَذْكُرُوْنَ پھر جلدی یاد کروگے تم یعنی جب عذاب دیکھوگے تو تمکو یاد آئیگی مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وہ بات جو کہتا ہون مین تمسے وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اور چھوڑتا ہون مین اپنا کام اِلَى اللّٰهِ خدا پر اور اوسپر توکل کرتا ہون تاکہ مجھے تمھارے شر سے بچائے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے بِالْعِبَادِ ۝ اپنے بندون کے امور لکھا ہے کہ فرعون نے حکم دیا کہ خربیل کو قتل کرو وہ پہاڑ کی طرف بھاگے اور وہان نماز مین مشغول ہوئے پس حق تعالی نے درندون کا لشکر بھیجا درندے اونکے گرداگرد پاسبانی کرنے لگے اپنے کام خدا پر چھوڑنے کا نتیجہ بہت جلد اونھین حاصل ہوا اور دشمنون کے شر و فساد سے بیخوف ہوگئے کشف الاسرار مین ہے کہ فرعون نے اپنے خواص مین سے ایک گروہ بھیجا کہ خربیل کو لاؤ اور اوسپر سیاست کرو وہ جو پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ خربیل نماز مین مشغول ہین اور درندے اونکی پاسبانی کرتے ہین ڈر کے بھاگے اور فرعون کے پاس آکر حال بیان کیا فرعون نے اون سب کو دھمکایا تاکہ یہ بات فاش اور مشہور نہو تو حق تعالی خربیل کے حال سے خبر دیتا ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ پھر نگاہ رکھا اور بچا لیا اوسے اللہ نے سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا برائیون سے اوس چیز کی جو وہ کر سوچے تھے اوسکے باب مین وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو جو خربیل کو قتل کرنے کے ارادہ پر گئے تھے سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ عذاب کی برائی نے دنیا مین کہ وہ قتل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ آل فرعون سے سب قبطی مراد ہین اور سوء العذاب اونکا غرق ہونا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سوء العذاب آگ ہے کہ حق تعالی سوء العذاب کا بدل یہ لایا ہے کہ اَلنَّارُ گھیر لیا فرعون والون کو آگ نے يُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہین عَلَيْهَا آتش دوزخ پر غُدُوًّا وَّعَشِيًّا صبح شام عین المعانی مین فرمایا ہے کہ دوزخ مین اونکے رہنے کا ٹھکانا اونکو دکھاتے ہین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ فرعون والون کی روحین سیاہ پرندون کے اندر ہین ہر صبح شام آگ اونپر پیش کرتے ہین قیامت تک وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت اور اونکی روحین بدنون مین پھر آئینگی تو حق تعالی فرشتون سے کہیگا کہ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ بہت سخت عذاب مین اوس عذاب کی بہ نسبت جسمین پہلے تھے اور بکر نے اُدْخُلُوْا پڑھا ہے ہمزہ اور خے کو پیش یعنی فرشتے فرعون والون سے کہینگے کہ داخل ہو بہت سخت عذاب مین وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ اور یاد کر جب جھگڑا اور باہم خصومت کرینگے دوزخی فِي النَّارِ آتش دوزخ مین فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا تو کہینگے ضعیف بیچارے کمینے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون سے جو سرکش اور بڑے آدمی تھے یا تابع لوگ متبوعون سے کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا بیشک تھے ہم تمھارے تابع اور فرمانبردار اوس چیز مین جس مین تمنے ہمکو شرک اور انبیاء کی تکذیب کی طرف بلایا یعنی دوزخ مین ہمارے داخل ہونے کے سبب تمھی ہوئے ہو فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم مُّغْنُوْنَ

عنّا دفع کرنے والے ہمسے نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ کوئی حصہ آگ مین سے قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا کہینگے وہ جو لوگ تکبر تھے کہ
اس بات کا کیا محل ہے اِنَّا کُلٌّ فِیْھَآ تحقیق کہ ہم سب دوزخ مین ہین تو ہمسے عذاب کو کیونکر روکین اور اگر ہمکو عذاب دفع کرنے کی قدرت ہوتی تو
پہلے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرتے اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ نے قَدْ حَکَمَ تحقیق کہ حکم کر دیا بَیْنَ الْعِبَادِ ۝ بندون کے درمیان اور ہر ایک کو ایسی جگہ
بھیجا ہے جو جگہ اوسکے لائق ہے وَقَالَ الَّذِیْنَ اور کہینگے وہ لوگ جو فِی النَّارِ دوزخ مین ہین جبکہ ایک دوسرے سے ناامید ہو جائینگے لِخَزَنَۃِ جَھَنَّمَ دوزخ کے
چوکیدارون سے کہ ہمارے واسطے ادْعُوْا رَبَّکُمْ پکارو اپنے رب کو یعنی دعا کرو کہ یُخَفِّفْ عَنَّا ہلکا کرے اور اوٹھالے ہمسے
یَوْمًا ایک دن کی قدر دنیا کے دنون مین سے مِّنَ الْعَذَابِ ۝ عذاب مین سے کچھ تاکہ ہم راحت لیلین تب قَالُوْٓا کہینگے دوزخ
فرشتے کہ دنیا مین اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ کیا نہ تھا کہ آئے تمہارے پاس رُسُلُکُمْ رسول تمہارے یعنی جو تمہارے واسطے ہدایت کو بھیجے
بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہر معجزون کے ساتھ اور اونھون نے تمکو خدا کی طرف بلایا قَالُوْا بَلٰی کہینگے دوزخی کہ ہان آئے
مگر ہمنے اونکی تکذیب کی تو قَالُوْا کہینگے دوزخ کے فرشتے کہ جب یہ حال ہے فَادْعُوْا تو تمہی پکارو خدا کو اور عذاب کی تخفیف چاہو کہ ہمکو
تم ایسے کافرون کے واسطے دعا کرنے کی اجازت نہین ہے پھر وہ کافر دعا کرینگے اور اونکی دعا قبول نہوگی وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اور نہین ہے
دعا کافرونکی اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ مگر باطل اور ضائع ہونے مین اور قبول نہونے مین اِنَّا لَنَنْصُرُ بیشک ہم نصرت کرتے ہین اور مدد
دیتے ہین رُسُلَنَا اپنے پیغمبرون کی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کی جو ایمان لائے ہین فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
زندگی دنیا مین یعنی اس جہان مین بھی ہم رسولون کی نصرت کرتے ہین اونکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور اونکو اور اونکے تابعون کو بچا
دیکر اور اگر قتل ہو جائین تو قاتلون سے انتقام لیکر جیسا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کے قتل ناحق کے وبال مین ستر ہزار آدمی قتل ہوے
وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ ۝ اور مدد کرینگے ہم رسولون کی اوسدن جب کہ کھڑے ہونگے گواہ یعنی ایک گروہ لوگون کی
گواہی دیگا اور وہ انبیا علیہم السلام ہونگے اور امت محمدی کے لوگ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ جسدن کہ فائدہ نہ کریگا
ظالمون کو مَعْذِرَتُھُمْ اونکا عذر کرنا اسواسطے کہ اوسدن معذرت باطل ہے اور قبول کا محل نہین رکھتی وَلَھُمُ اللَّعْنَۃُ
اور اونکے واسطے لعنت ہے یعنی رحمت الٰہی سے دوری وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اور اونکے واسطے ہے گھر برا یعنی دوزخ وَلَقَدْ
اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی مُوْسَی الْھُدٰی موسی بن عمران کو ہدایت اور رہنمائی یا وہ چیز جسکے سبب سے ہدایت پاتے ہین جیسے معجزے
اور شریعتون کے صحیفے وَاَوْرَثْنَا اور ہمنے میراث دی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ ۝ ھُدًی بنی اسرائیل کو توریت
یعنی اونکے درمیان مین ہمنے توریت کو باقی چھوڑا کہ اوسکی برکت کی جہت سے راہ پائین یا راہ دکھانے والی وَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ
اور نصیحت کرنے والی عقل والون کو جنکی عقلین سلیم ہین فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ
تحقیق کہ خدا کا وعدہ انبیا کی نصرت اور دشمنون کی ہلاکت کے باب مین حَقٌّ سچا ہے اور خلاف کو اوسمین راہ نہین اور تم اس بات پر موسی
علیہ السلام اور فرعون کا قصہ گواہ لو وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت چاہو لِذَنْبِکَ اوس چیز کے تدارک کے واسطے جو کچھ واقع ہوا تمہاری
اور وسیط مین ہے کہ اس حکم سے مقصود یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی عبادت کرین استغفار کے ساتھ درجہ زیادہ ہونے کے واسطے

ع ۵ ۱۲

اور تاکہ آپکے بعد امت کے واسطے یہ طریقہ سنت ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ اِنّی لَاَستَغفِرُ
فِی الیَومِ سَبعِینَ مَرَّۃً حدیث ہے اور تبیان مین ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ای ہمارے حبیب مغفرت طلب کرو اپنی امت کے واسطے کہ وہ تمھاری
جناب مین امید وار ہین **نظم** گر لب بکشائی از نکوئی * حرفے زبرائے ما بگوئی * یعنی کہ بعذر خواہی ما * از حالت پر گناہی ما * نزدیک خدا
نی شفاعت * مارا برہانی از شناعت * **وَسَبِّحْ** اور تسبیح کرو **بِحَمْدِ رَبِّكَ** برابر اپنے رب کی حمد کے ساتھ **بِالْعَشِيِّ**
وَالْاِبْكَارِ۝ شام اور صبح یعنی سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ کہا کرو لکھا ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کے
باب مین جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ **اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ** بیشک جو لوگ جھگڑتے ہین **فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ**
اللہ کی آیتون کے باطل ہونے مین اور اونھین دفع کرنے مین کوشش کرتے ہین **بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ** لا بے کسی دلیل کے جو
آئی ہو اونکے پاس آسمان سے یا بے اوس دلیل کے جو وہ رکھتے ہون عقلی دلیلون مین سے **اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ** نہین ہے اونکے
سینون مین **اِلَّا كِبْرٌ** مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت ہو موم کہ **مَّا هُمْ** نہین ہین وہ ہرگز
بِبَالِغِيْهِ پہونچنے والے اوسکو **فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ** پس پناہ مانگ خدا کی اونکے شر سے **اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ** بیشک
وہ سننے والا ہے اونکے اقوال **الْبَصِيْرُ**۝ دیکھنے والا ہے اونکے افعال **لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** البتہ پیدا کرنا
آسمان اور زمین کا **اَكْبَرُ** بہت بڑا ہے تمھارے نزدیک **مِنْ خَلْقِ النَّاسِ** آدمیون کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہو آسمان و
زمین پیدا کرنے پر باوصف اونکی عظمت اور پھیلاوے کے بیدے بیل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے
اصل اور مادہ سے **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ** اور مگر بہت لوگ **لَا يَعْلَمُوْنَ**۝ نہین جانتے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے
مفسرون کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہین ہو بلکہ وہ ابو یوسف
بن مسیح بن داؤد ہے یعنی دجّال کہ اوسکی سلطنت خشکی اور تری مین پہونچ جائیگی اور پانی کی نہرین اوسکے ساتھ جاری ہونگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر
آئیگی اور وہ خدا کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِینَ یُجَادِلُونَ یعنی جو لوگ دجّال کے باب مین جھگڑا کرتے ہین
اور اوسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہین اونکے دلون مین کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اوس حکومت اور سلطنت کو نہ
پہونچینگے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنۂ دجّال کے شر سے اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجّال کا جُثہ آدمیون کے جُثہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسے پیدا کرنے سے بڑھکر ہے اور بہت لوگ نہین جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیے کہ دجّال ایک آدمی ہے اور
آدمیون کی بہ نسبت قد مین بہت بلند اور اوسکا جُثہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اوسکا ظہور قیامت کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے اور ہمارے
پیغمبر نے اوسکے نکلنے کی علامتین بیان کی ہین کہ اوسکے خروج کے تین برس قبل لوگ غلّون کے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تو جتنا پانی
برستا اوسکی تہائی حصہ کم برسیگا اور زمین مین جسقدر روئیدگی ہوتی اوس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیان تیسرے برس نہ
آسمان سے پانی برسیگا نہ زمین پر گھاس اوگیگی پھر دجّال نکلیگا اور اوسکے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اوسکی متابعت کریگی
مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اوسکے ساتھ ہونگے کہ وہ آدمیون کی صورت

پکڑینگے تو ایک سے کہیگا کہ اگر مین تیرے ماں باپ کو زندہ کردون تو تو میری خدائی کا اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان بس فوراً شیاطین اوسکے ماں باپ کی شکل بنجائینگے اور اوس سے کہینگے کہ بیٹا اسکی تابعت کر کہ یہی تیرا خالق ہی غرضکہ وہ سب شہر لیلیگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً اسواسطے کہ فرشتے ان دونون شہرون کی نگہبانی کرینگے اور جب مومنون پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان سے اوتاریگا کہ وہ دجال کو قتل کرینگے اور دجال کے لشکر مین اکثر یہود ہونگے تمام لشکر کو عیسی علیہ السلام قتل کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے احوال کا ایک شمہ انشاء اللہ تعالی سورۂ زخرف مین مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور برابر نہین ہین اندھے اور آنکھون والے یعنی غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور یکسان نہین ہوتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِيءُ اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہی جسطرح اندھے اور آنکھون والے دنیا مین برابر نہین اوسی طرح مومین اور کافر عقبی مین برابر نہونگے ایک جنت کے درجون مین ساکن ہوگا ایک دوزخ کے درکون مین مقیم قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑی نصیحت مانتے ہین اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنیوالا اور بد کام کرنے والا ثواب اور عذاب مین برابر نہین اور دنیا تکلیف کا گھر ہی جزا کا گھر نہین تو دوسرا گھر ضرور ہی جہان جزا پائین اور وہ قیامت مین ہوگا إِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَآتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی لَّا رَيْبَ فِيهَا کچھ شک نہین اوسکے آنے مین اسواسطے کہ سب رسولون نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت آدمی لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اوسکی تصدیق نہین کرتے وَقَالَ رَبُّكُمُ اور تمہارے رب نے کہا کہ ادْعُونِي پکارو مجکو أَسْتَجِبْ لَكُمْ تاکہ قبول کرون مین تمہارے واسطے قبول کرنے کے یہ معنی ہین کہ تم میری عبادت کرو تاکہ مین تمکو ثواب دون اکثر علمانے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہی اور عبادت مراد ہونے کی تائید یہ قول کرتا ہی جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہین عَنْ عِبَادَتِي میری عبادت سے سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہی کہ داخل ہون دوزخ مین اور ابوبکر نے مجہول کا صیغہ یعنی کو پیش خے کو زبر پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے دوزخ مین دَاخِرِينَ بیچارے ذلیل و خوار اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا استغاثے کے معنی مین ہی یعنی فریاد چاہو مجسے عاجزی کے وقت کہ مین تمہاری فریاد کو پہونچون اور ایک گروہ علما کے قول کے موافق دعا سے سوال مراد ہی یعنی مجسے سوال کرو تاکہ مین تمکو عطا کرون اسواسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہی اور میرا کرم آرزوئین برلانے والا ہی کون مجہ سا ایسا ہی جسنے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور مین نے نقد مراد اوسکے ہاتھ پر نہین رکھدیا بیت بر آستان ارادت کہ سر نہاد شبے + کہ لطف دوست بر ویش ہزار در نکشادہ اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا ثنا کے معنی مین ہی اور استجابت قبول کے معنی مین یعنی میری حمد و ثنا کرو تاکہ اپنے فضل کامل سے تمہاری حمد و ثنائے ناقص قبول کرون اور علماء سے توبہ مراد ہی اسواسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہی اوسکی طرف رجوع کرنے کے وقت اور اجابت سے توبہ قبول کرنا مراد ہی یعنی توبہ کرو تاکہ مین قبول کرون بیت گر توبہ کنی پذیرم از روے کرم + وانگہ ز سر جریمہ ات در گذرم اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ خدا وہ ہی جسنے برحق پیدا کی لَكُمُ اللَّيْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوا تاکہ ساکن ہو جاؤ

ع

تم کی ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک اللہ کا وعدہ دوستون کی نصرت کرنے اور دشمنون کو ہلاک کرنے کے باب مین حق ہے اور بیشک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پھر اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِيْ بعض اوسمین سے نَعِدُهُمْ جو وعدہ دیا ہی ہمنے اونکو قتل و قید اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا مار ڈالین ہم تجھے وہ عذاب ظاہر ہونے کے قبل فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ تو ہماری طرف پھیرے جائینگے قیامت کے دن اور اپنی جزا پائینگے یعنی کسی طرح ہم اونھین نہ چھوڑینگے اور حق تعالی نے کفار کا کچھ عذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا قتل اور قید اور قحط وغیرہ اور باقی اونکے عذاب عقبی مین دکھائیگا بیت دوستان اندر دو عالم شاد و خرم میزیند، دشمنان در محنت و غم این سرا و آن سرا۔ لکھا ہی کہ کافر جھگڑے کی راہ سے بہت معجزون کی فرمائش کرتے تھے جیسے چشمے جاری ہوجانا باغ ظاہر کرنا آسمان پر چڑھجانا اونکے۔ وبرو اوس صورت سے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا اور بیشک و شبہ بھیجے ہمنے رسول مِّنْ قَبْلِكَ تجھسے پہلے مِنْهُمْ بعض اونمین سے مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وہ ہین کہ اونکے قصے بیان کیے ہمنے تجھپر کہ وہ اوتیس ۲۹ پیغمبر ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین قصے بیان کیے ہمنے اونکے عَلَيْكَ تجھپر مگر اونکے نام تمنے جانے ہین جیسے حضرت الیسع وغیرہ اور بعضے وہ رسول ہین کہ نہ اونکے قصے تمنے جانے نہ نام مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ سب انبیا آٹھ ہزار تھے چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار تمام خلق مین اور مشہور یہ بات ہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے اور اونپر ایمان لاتے ہین اور اونکی تفصیل اور گنتی جاننا اور اونکو نام و نسب کے ساتھ پہچاننا شرط نہین ہی وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اور نہ تھی کسی پیغمبر کو یہ بات اور قدرت اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ کہ لائے کوئی معجزہ جو اوسکی نبوت کا نشان ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے اور اوسکے حکم کے ساتھ یعنی اے کافرو تم میرے پیغمبر سے معجزون کی فرمائش کرتے ہو اور وہ معجزہ دکھانے مین مستقل و خودمختار نہین ہی کہ بغیر میرے حکم دکھاسکے اور معجزہ نہ ظاہر ہونے مین حکمت یہ ہی کہ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پھر جب آتا ہی حکم اللہ کا اونپر عذاب نازل ہونے کے باب مین جو معجزون کی فرمائش کرتے ہین اور معجزے اور نشانیان ظاہر ہونے کے بعد قُضِيَ حکم کیا جاتا ہی بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی مشرک عذاب مین مبتلا ہوتا ہی اور مومن نجات پاتا ہی وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھاتے ہین هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اوس جگہ جھوٹے اور معاند لوگ کہ جو معجزہ نبوت پر دلالت کرتا ہی اوسے دیکھنے کے بعد اور معجزے طلب کرتے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ خدا ہے برحق وہ ہی جسنے پیدا کیے لَكُمُ الْاَنْعَامَ تمہارے واسطے چارپائے جیسے اونٹ بکری گاے لِتَرْكَبُوْا تاکہ سوار ہوتے ہو مِنْهَا اونمین سے بعض پر جیسے اونٹ اور گھوڑے پر وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعض کو کھاتے ہو جیسے بکری کو اور بعضے وہ ہین کہ سوار ہونے کے لائق بھی ہین اور کھانے کے قابل جیسے گاے بیل وَلَكُمْ اور تمہارے واسطے ہین فِيْهَا مَنَافِعُ چارپائون مین بہت منفعت جیسے دودھ اون وغیرہ وَلِتَبْلُغُوْا اور اونکو پیدا کیا تاکہ پہونچو تم عَلَيْهَا اونمین سے بعض پر سوار ہوکر مسافرت مین حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کو جو تمہارے دلون مین ہی فائدہ اوٹھانا اور معاملہ کرنا وَعَلَيْهَا اور اونٹون پر خشکی مین وَعَلَى الْفُلْكِ اور کشتیون پر دریاؤن مین تُحْمَلُوْنَ ۝ اوٹھائے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اور دکھاتا ہی خدا تمکو اٰيٰتِهٖ ۖ نشانیان اپنی قدرت کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ پھر کس نشانی کا قدرت کی نشانیون یا نبوت کی دلیلون مین سے انکار کرتے ہو نبوت کی دلیلین جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا غیب کی

ع ۸

خبر دینا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا پھر سیر نہیں کی اونھون نے فِي الْاَرْضِ زمین مین عاد و ثمود کی فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
پس تاکہ دیکھین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام کار اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے اگلی امتون مین سے
كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْهُمْ تھے بہت زیادہ اونسے عدد کی راہ سے وَاَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی رو سے وَّاٰثَارًا
فِي الْاَرْضِ اور بہت زیادہ نشانون کی رو سے جو باقی رہے ہین زمین مین قلعے وغیرہ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ تو دفع نہ کیا عذاب کو
اونپر سے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ اوس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئے
اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے پیغمبر بِالْبَيِّنٰتِ معجزون اور دلیلون کے ساتھ فَرِحُوْا تو خوش ہوے بِمَا عِنْدَهُمْ
ساتھ اوس چیز کے جو اونکے پاس ہی مِّنَ الْعِلْمِ علم اونکے زعم مین یعنی جہل کا اوسکا نام علم رکھا تھا اور اس سے مراد اونکے باطل
عقیدے اور بے اعتبار شبہے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ پیشون اور تجارتون کا علم مراد ہی یا علم نجوم وغیرہ کہ اوسکے زور پر سمجھتے
اور انبیا علیہم السلام اور اونکے معجزون کے ساتھ ہنسی کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکو ہلاک کر دیا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور پکڑا اور گھیر لیا اونکے کردار کے سبب سے اوس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور مسخرا پن
کرتے تھے کہ دنیا مین طرح طرح کا عذاب تھا اور جو کچھ اونسے وعدہ کیا گیا ہی عقبی مین اوس وعدہ کو پہونچینگے فَلَمَّا رَاَوْا پھر جبکہ
دیکھی اونھون نے بَاْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا مین تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ
اللہ پر حال آنکہ وہ ایک ہی اوسکا کوئی شریک نہین وَكَفَرْنَا اور کافر ہوے ہم بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ
تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتون کے ساتھ ہمنے کفر اختیار کیا فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اونکو اِيْمَانُهُمْ
ایمان اونکا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اوس وقت جبکہ دیکھا اونھون نے ہمارا عذاب اسواسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اوس وقت تکلیف
اوٹھ جاتی ہی اور ایمان تکلیف کے زمانے مین مقبول ہی عذاب دیکھنے کے بعد نہین سُنَّتَ اللّٰهِ عادت مقرر کردی اللہ نے عادت مقرر کرنا
الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہی فِيْ عِبَادِهٖ اوسکے بندون مین اگلی امتون مین کہ ایمان یاس کی حالت مین مقبول نہین ہی
وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھایا ہُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ○ ع اوس وقت کافرون نے یعنی اونکا نقصان اوس وقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر نقصان مین تھے

ع

سورۃ حم السجدۃ مکیۃ ۶۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وھی اربع وخمسون ایۃ
سورۂ حم سجدہ مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چون آیتین ہین

اللہ کا اسم عظم حروف مقطعہ مین پوشیدہ ہی ہر ایک کو اوسے نکالنے مین دسترس نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ حے اشارہ ہی حکمت کی طرف اور میم منت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہی مومنون پر حکمت نازل کرکے صاحب بحر الحقائق نے
فرمایا ہی کہ حٰمٓ ۱ اوس چیز کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی اور اوسکے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہی کہ کوئی مقرب فرشتا اور نبی مرسل
اوس سے آگاہ نہین اسواسطے کہ حے اور میم دو حرف اسم رحمن کے درمیان مین ہین اور یہی دو حرف اسم محمد کے بیچ مین بھی ہین

تو ان دونون مبارکنامون کے بیچ مین جو یہ دونون حرف ہین اونکے بھید کی قسم کھاکر حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ قرآن تَنْزِیْلٌ اوتارا گیا ہی مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؁ خدا بخشش کرنیوالے مہربان کی طرف سے جو بخشش کرنے والا ہی نفوس عوام کو ہدایت کرکے مہربان ہی قلوب خواص کی رعایت فرماکر اور تنزیل کو ان دونون نامون کی طرف اضافت کرنا اس بات کی دلیل ہوسکتی ہی کہ دینی دنیوی اور باطنی ظاہری مصلحتین قرآن کے ساتھ بندھی ہوئی ہین اور یہ اوتاری ہوئی کِتٰبٌ فُصِّلَتْ ایک کتاب ہی کہ مفصل ہین اٰیٰتُهٗ اوسکی آیتین بشرح امر نہی وعدہ وعید کے ساتھ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا اوس حال مین قرآن عربی ہی یعنی زبان عرب مین تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھین اور سمجھین اور اوسکی آیتون کی تفصیل کی گئی ہی لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو کہ جانتے ہین اور پہچانتے ہین کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اوتری ہی بَشِیْرًا خوشخبری دینے والی اون لوگون کو جو اوسپر عمل کرتے ہین وَّنَذِیْرًا ۚ اور ڈرانے والی اون لوگون کو جو اوسپر ایمان نہین لاتے فَاَعْرَضَ تو موںھ پھیرا اوسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اَكْثَرُهُمْ بہتیرون نے اون کافرون مین سے فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ پس وہ نہین سنتے یعنی اسواسطے موںھ پھیرا کہ اوسے نہ سنین وَقَالُوْا اور بولے مشرک کہ ہمیشہ قُلُوْبُنَا ہمارے دل فِیْۤ اَكِنَّةٍ پوششون مین ہین مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ وہ چیز سمجھنے سے کہ بلاتا ہی تو ہمین اِلَیْهِ اوسکی طرف یعنی ہم قرآن نہین سمجھتے وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا اور ہمارے کانون مین وَقْرٌ گرانی ہی جو تم پڑھتے ہو ای محمد اوسے ہم سنتے ہی نہین وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَ بَیْنِكَ اور درمیان ہمارے اور تیرے حِجَابٌ پردہ ہی کہ تمھاری نبوت کا جمال ہم نہین دیکھتے یا آڑ ہی کہ ہمین تجھسے ملنے نہین دیتی وسیط مین ہی کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ تان دیا اور بولا کہ تو ادھر مین ادھر فَاعْمَلْ پس تو عمل کر اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہین اپنے آئین پر یا اونسے حضرت سے کہا کہ جو کچھ تم کرسکتے ہو ہمارے حق مین کرو اور جو کچھ ہم تمھارے ساتھ کرسکتے ہین اوسمین ہم بھی کمی نکرینگے اور تاویلات مین لکھا ہی کہ شیخ ماتوردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ تو کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مثل تمھارے یعنی جنس بشر مین سے ہون فرشتہ اور جن نہین ہون کہ تم اونکی بات نہین سمجھتے ہو اور مین تمکو ایسی چیز کی طرف نہین بلاتا ہون جس سے سماعت کو کراہیت اور طبیعت کو نفرت ہو بلکہ یُوْحٰۤی اِلَیَّ وحی کی گئی ہی میری طرف کہ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ نہین ہی تمھارا خدا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ پس متوجہ ہو جاؤ اوسکی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اوسپر مقیم رہو وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ اور اوس سے بخشش چاہو اون گناہون کی جو ایمان کے بعد تمسے ہو جائین موضح مین ہی کہ افعال اقوال احوال ظاہر اور باطن مین برابر ہونے کا نام استقامت ہی یعنی چاہیے کہ تمھارا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے اور استقامت کے مرتبہ پر پہونچ جاؤ تو استغفار کرو اپنے عمل پر نظر کرنے سے اسواسطے کہ یہ بڑا گناہ ہی وَوَیْلٌ اور سختی اور عذاب لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۝ مشرکون کے واسطے ہی الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وہ جو نہین دیتے ہین زکوۃ یعنی کلمہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جو نفسون کی زکوۃ ہی نہین کہتے مطلب یہ ہی کہ توحید اختیار کرکے اپنے کو شرک کے میل سے پاک نہین کرتے یا یہ کہ مال کی زکوۃ نہین دیتے مشرکون کے ساتھ زکوۃ نہ دینے کی تخصیص اور کامون کی بہ نسبت اسواسطے ہی کہ مال اونکو بہت عزیز

اور محبوب ہی اور مال خرچ کرنا اور کامون کی نسبت اونکی جان پر بہت سخت ہوتا ہی تو یہ بات بیان کرنا اونکے بخل اور خست کی طرف اور
خلق پر شفقت نہ کرنے کی جانب اشارہ ہی اور بخل سب رذیل کامون اور بُری صفتون مین بڑھکر ہی اور کہا ہی کہ جس مالدار مین سخاوت اور
احسان نہین وہ مثل ایک لاش کے ہی کہ اوسمین جان نہین یا وہ ایسا ہی کہ گویا درخت بے پھل کا ہی نظم منعم ممسک شجر بے بر ست + سرور
بخل جسد بے سرست + بخل کہ سرمایۂ ناکامیست + در دو جہان موجب بدنامیست + وَهُمْ اور مشرک لوگ بِالْاٰخِرَةِ آخرت کے
ساتھ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ کافر ہین اس جہت سے خرچ نہین کرتے کہ اوس عالم مین بدلا اور ثواب ملنا باور نہین کرتے اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونہون نے نیک کام لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اونکا اجر ہی
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ع نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب معالم مین ہی کہ یہ آیت بیمارون اور عاجزون کی شان مین ہی کہ ضعف اور عاجزی کی
حالت مین عبادت ادا کرنے سے عاجز ہین تو حق تعالی اونھین عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہی جیسا حالت صحت کی عبادت کا
عطا کرتا ہی تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہین عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہی عبادت مین تو جب بیمار ہو جاتا ہی تو حق تعالی اوس فرشتے کو حکم کر دیتا ہی جو اوس بندہ پر متعین ہی کہ اس
بیمار بندے کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھتا رہ جیسا اوسکی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک مین اسے صحت نہ دون یا اپنے پاس
بلا نہ لون قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَكْفُرُوْنَ ہر آئینہ کافر ہوتے ہو اور نہین ایمان لاتے ہو بِالَّذِيْ
خَلَقَ الْاَرْضَ اوسپر جسنے پیدا کی زمین فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن مین امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اتوار کے دن زمین
پیدا کی اور دوشنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اور بناتے ہو اوسکے واسطے اپنی زبان سے اَنْدَادًا شریک اور مثل
ذٰلِكَ وہ خدا جسنے زمین پیدا کی رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار ہی سب اہل عالم کا وَجَعَلَ فِيْهَا اور پیدا کیے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور پایدار مِنْ فَوْقِهَا اوسکے اوپر سے تا کہ اونھین دیکھنے والے عبرت لین اوس سے حصہ لین وَبٰرَكَ فِيْهَا اور
برکت دی اوسنے پہاڑون مین کہ چشمے اور کھانین در صنعتین اوسمین پیدا کین یا زمین مین برکت دی درختون اور کھیتون اور دریاؤن
اور نہرون کے سبب سے وَقَدَّرَ فِيْهَآ اور مقدر کردین بیچ زمین مین اَقْوَاتَهَا روزیان اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام کے لوگون کی
روزی مقرر کر دی جیسے گیہون جو چاول خرما گوشت اور مثل اونکے کہ اونمین سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کھاتے ہین اور حق تعالی نے
یہ روزیان مقدر اور مقرر فرمائین فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ بیچ چار دن کے تمام اور بقیہ مین کہ دو اور دو دن مین یعنی کل بدھ سَوَآءً
لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ برابر ہوا پوچھنے والون کو جو زمین اور جو کچھ زمین مین ہی اوسے پیدا کرنے کی مدت پوچھتے ہین کہ کتنی مدت مین پیدا
ہوئی یعنی سوال کرنے والون کا پورا پورا جواب کہدیا گیا ثُمَّ اسْتَوٰٓى پھر قصد کیا اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف یعنی اوسے
پیدا کرنے کا وَهِيَ دُخَانٌ حال آنکہ وہ دھوان تھا یعنی پانی کا بخار دھوین کی ہیئت پر ہی زاد المسیر مین ہی کہ حق تعالی نے جب
پانی پیدا کیا تو اوسپر آگ کو مسلط کر دیا کہ پانی کو جوش مین لائی اور اوس سے بخار جدا ہو اٹھا اوس سے حق تعالی نے آسمان پیدا کیا
عین المعانی مین ہی کہ حق تعالی نے سبز جوہر پیدا کرکے ہیبت کی نظر سے اوسے دیکھا پس وہ پگھل گیا [illegible] پس اوسے

ثلث ع

آگ مسلط کردی تو وہ اوسے جوش مین لائی اور کف اور بخار اوس سے اوٹھا اوس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان نظم کفے را منبسط
سازد کہ این فرشیست بس لائق * بخارے را برا فرازد کہ این سقفیست بس زیبا * ازان سقف معلق حسن تصویرش بود ظاہر * وزین فرش مطبق
لطف تدبیرش بود پیدا * فَقَالَ لَهَا پھر کہا حق تعالی نے آسمان پیدا کرکے آسمان سے وَلِلْاَرْضِ اور زمین سے کہ دونون
اِئْتِيَا آؤ اوس چیز کے ساتھ جو مین تمکو حکم کرتا ہون طَوْعًا فرمانبرداری کی روسے اَوْ كَرْهًا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی
خواہ مخواہ آؤ آنے سے تمکو چارہ نہین اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہی اونکی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہین بعضونے کہا ہی
کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کردے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہرین اوبھار دے اور اپنے درخت نکالدے
قَالَتَا کہا آسمان اور زمین نے کہ اَتَيْنَا آئے ہم اوس چیز کے ساتھ جو تونے حکم فرمایا طَآئِعِيْنَ ۝ فرمانبردار لکھا ہی کہ زمین کے
اجزا مین سے پہلے اوس مقام نے کلام کیا جہان کعبہ شریف ہی پھر آسمان کے اجزا مین سے جو اوسکے مقابل تھا اوسنے کلام کیا اسی وجہ سے
وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہوگیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اوسے پھاڑا فَقَضٰىهُنَّ پھر کردیا اوسے سَبْعَ سَمٰوَاتٍ
سات آسمان اور پورے کردیے اوسکے امور فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن مین پنجشنبہ اور جمعہ کو وَاَوْحٰى اور وحی کی فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ
ہر آسمان مین اَمْرَهَا حکم اوسکا یعنی ہر آسمان کے فرشتون کو حکم کردیا کہ اسطرح عبادت کرو یا ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہی وہ اوسکے
واسطے مقرر کردیا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اور آراستہ کردیا ہمنے اوس آسمان کو جو بہت نزدیک ہی بِمَصَابِيْحَ دکھا چراغون سے
یعنی اوسمین ستارے چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَحِفْظًا اور حفاظت کی ہمنے آسمان کی حفاظت آفتون یا شیطانون سے جو
چوری کرکے وہان کی باتین سننے کا داعیہ کرتے ہین ذٰلِكَ عجیب خلقتون مین سے جو بیان کیا گیا یہ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ پیدا کرنا اور
اندازہ کرنا ہی خدائے غالب کا کہ اپنی بادشاہی مین قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہی کرتا ہی الْعَلِيْمِ ۝ جاننے والا ہی جو کچھ کرتا ہی وہ
حکمت کی روسے ہوتا ہی فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر مونہہ پھیرین مکہ کے کافر یا انکار کرین ایمان سے باوصف ایسے بیان کے فَقُلْ
اَنْذَرْتُكُمْ تو کہہ کہ ڈرایا مین نے تمکو صٰعِقَةً اوس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہی مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ مانند
عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب وہیر آیا وَّثَمُوْدَ ۝ اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیل کی ایک چیخ سے سب ہلاک ہوگئی
ان دونون قوم کی تخصیص اسواسطے ہی کہ کفار قریش رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ کے سفر مین ان قومون کے مقامون پر گذر کرتے تھے اور
عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اور صیحہ کے مستحق ہوے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ اوس وقت جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر
یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اونکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے یعنی ہر طرف سے
اونکے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ نہ عبادت کرو
مگر خدا کی قَالُوْا کہا اونکے جواب مین کہ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے تو لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
ضرور بھیجتا فرشتے تمہاری جگہ پر فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ پس بیشک ہم اوس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ تم اپنے زعم مین
بھیجے گئے ہو كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین اسواسطے کہ تم ہماری طرح آدمی ہو اور ہمپر تمکو کچھ فضیلت اور شرافت نہین مشرک لوگ

انبیا علیہم السلام کی صورت ہی مین پھنسے ہوے تھے اور اونکے باطن سے غافل تھے **مثنوی** چند بینی صورت ای صورت پرست + ہر کہ معنی دید از صورت برست + دیدۂ صورت پرستی را ببند + تا شوی از نور معنی بہرہ مند + پھر اونکے قصے کی تفصیل کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ **فَاَمَّا عَادٌ** پھر لیکن قوم عاد **فَاسْتَكْبَرُوْا** بس تکبر کیا اونھون نے **فِی الْاَرْضِ** زمین احقاف مین یا یمن کے شہرون مین **بِغَيْرِ الْحَقِّ** ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نرکھتے تھے پھر ہود علیہ السلام نے اونکو عذاب سے ڈرایا اونھون نے تکبر کی وجہ سے اوسکی طرف التفات بھی نہ کیا **وَقَالُوْا** اور بولے کہ **مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً** کون ہی بہت سخت ہمسے قوت کی راہ سے اور قوم عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوے اسواسطے کہ لمبے چوڑے موٹے تازے قوی لوگ تھے ہاتھ مار کر پہاڑ سے پتھر اوکھاڑ لیتے **اَوَلَمْ يَرَوْا** کیا نہین جانا اونھون نے جو اپنی قوت پر مغرور تھے کہ **اَنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **الَّذِيْ خَلَقَهُمْ** وہ اللہ جسنے اونکو پیدا کیا ہی **هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً** وہ بہت سخت اور تیز ہی اونسے قوت کی روسے یعنی قدرت اور قوت ایسی چیز پر رکھتا ہی کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ قدرت نہین **وَكَانُوْا** اور تھے قوم عاد کے لوگ کہ تعصب اور تکبر کی وجہ سے **بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ** ○ ہماری آیتون کے ساتھ منکر ہوے باوصف اس بات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہی **فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ** پھر بھیجی ہمنے اونپر **رِيْحًا صَرْصَرًا** ہوا ٹھنڈی مہیب آواز کے ساتھ **فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ** نحس دنون مین یعنی شوال کے اخیر عشرہ مین ایک بدھ کی فجر سے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتین ہوتی ہین ہمنے باد صرصر بھیجی **لِّنُذِيْقَهُمْ** تاکہ چکھائین ہم اونکو **عَذَابَ الْخِزْيِ** عذاب ذلت اور رسوائی کا **فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** زندگی دنیا مین یعنی تاکہ سب کو ہم ہلاک کردین **وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ** اور البتہ عذاب آخرت کا **اَخْزٰى** بہت سخت ہی رسوائی اور ذلت کی راہ سے **وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ** ○ اور وہ نصرت نہ کیے جائینگے اور مدد نہ دیے جائینگے **وَاَمَّا ثَمُوْدُ** اور مگر قوم ثمود **فَهَدَيْنٰهُمْ** پس ہدایت کی ہمنے اونھین سیدھی راہ یا بھلائی برائی دونون راہین ہمنے اونکو دکھائین **فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى** تو اختیار کرلیا اونھون نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت کفر کو علم ہدایت ایمان پر **فَاَخَذَتْهُمْ** پھر لیا اونھین **صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ** عذاب ذلیل وخوار کرنے والے عذاب کے صاعقہ نے یعنی حضرت جبریل کی چیخ نے اونکو ہلاک کیا **بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** ○ بسبب اوس چیز کے کہ تھے کمائی کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹین **وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور نجات دی ہمنے اوس صاعقہ سے اون لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح کا **وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** ○ اور تھے پرہیز کرتے شرک سے **وَيَوْمَ يُحْشَرُ** اور یاد کر اوس دن کو کہ حشر کیے جائینگے **اَعْدَآءُ اللّٰهِ** خدا کے دشمن **اِلَى النَّارِ** آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کرینگے **فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ** ○ پھر وہ ہنکائے جائینگے دوزخ مین یا اگلون کو روک رکھینگے جب تک پچھلے بہونچین پھر سب کو دوزخ مین ہنکا دینگے **حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا** یہانتک کہ آئینگے وہ آگ مین تو **شَهِدَ عَلَيْهِمْ** گواہی دینگے اونپر **سَمْعُهُمْ** اونکے کان جو کچھ اونھون نے سنا ہوا وسکی **وَاَبْصَارُهُمْ** اور اونکی آنکھین جو کچھ اونھون نے دیکھا ہو اوسکی **وَجُلُوْدُهُمْ** اور اونکی کھالین یعنی ہاتھ پانون وغیرہ اور اونکے بدن مین جو عضو پہلے اونسے کلام کریگا وہ بائین ران

ع ۲ / ۱۰

اور وہ اپنے ... ہتھیلی ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکی شرمگاہ گواہی دیگی بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ○ اوس چیز کی جو وہ
کرتے تھے وَقَالُوْا اور کہینگے کافر تعجب کی راہ سے یا جھڑکنے کے لِجُلُوْدِهِمْ اپنے عضوون سے کہ لِمَ شَهِدْتُّمْ
کیون گواہی دی تمنے عَلَیْنَا ہمپر کہ ہم تمپر دنیا مین حکومت کرتے تھے اور تمکو تکلیف سے بچاتے تھے قَالُوْا کہینگے اونکے اعضا
کہ ہمین ملامت نکرو ہم اپنے اختیار سے بات نہین کرتے بلکہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ گویا کردیا ہمکو اوس خدا نے جسنے اپنی قدرت
کاملہ سے اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ گویا کردیا ہی ہر چیز کو جو بولتی ہی وَّهُوَ اور حال یہ ہی کہ اوسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو اَوَّلَ
مَرَّةٍ پہلی بار اور نیست سے ہست کیا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ○ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے تم جزا کے واسطے وَمَا
كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اور نہ تھے تم کہ چھپو اَنْ یَّشْهَدَ اس بات سے کہ گواہی دین عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ تمپر تمہارے
کان وَلَآ اَبْصَارُكُمْ اور نہ تمہاری آنکھین وَلَا جُلُوْدُكُمْ اور نہ تمہارے اعضا یعنی تمسے جانا تھا کہ چھپو مگر یہ چھپ سکے
اور تم یہ گمان نہ کرتے تھے کہ تمہارے اجزا اور اعضا تمپر گواہی دینگے وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اور مگر گمان رکھا تھا تمنے کہ اَنَّ اللّٰهَ
لَا یَعْلَمُ اللہ نہین جانتا كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ○ بہت اوس چیز مین سے جو تم کرتے ہو زاد المسیر مین فرمایا ہی کہ کافر
کہتے تھے کہ ہم جو کچھ ظاہر مین کرتے ہین وہ تو خدا جانتا ہی اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہین وے خدا نہین جانتا تو حق تعالی نے فرمایا وَذٰلِكُمْ
اور وہ تمہارا گمان ظَنُّكُمُ الَّذِیْ وہ گمان ہی جو دنیا مین ظَنَنْتُمْ تم گمان کرتے تھے بِرَبِّكُمْ اپنے رب کے ساتھ ہمارے
پوشیدہ کام نہین جانتا اوس گمان نے اَرْدٰىكُمْ ہلاک کیا تمکو آخرت مین فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ○ تو ہوگئے تم نقصان
پائے ہوون مین سے فَاِنْ یَّصْبِرُوْا پھر اگر کافر صبر کرین یا بے صبری فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ پس آگ دوزخ کی ٹھکانا ہی
اونکے واسطے وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا اور اگر حق تعالی کی خوشنودی ڈھونڈھتے فَمَا هُمْ تو نہین ہین وہ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ○
قبول کیے گئے میری خوشنودی طلب کرنے مین وَقَیَّضْنَا اور مقرر کیے ہین ہمنے لَهُمْ مشرکون کے واسطے قُرَنَآءَ دوست اور
ہمنشین شیطانون مین سے اور اونپر مسلط کردیے فَزَیَّنُوْا لَهُمْ تو آراستہ کردی شیطانون نے اونکے واسطے مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وہ چیز جو اونکے سامنے ہی دنیا کی زینت اور نفس اور خواہش کی متابعت یہانتک کہ اونکی طلب مین وہ قائم ہوگئے
اور جو اونکے پیچھے ہین امور اخروی اور وعدے وعید یہانتک کہ اونکے منکر ہوے وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ اور واجب ہوئی اونپر بات
یعنی کلمۂ عذاب فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اگلی امتون کے ساتھ جو گذر گئی ہین مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِّنَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ جنون اور آدمیون مین جنھون نے یہی کام کیے تھے یعنی جن اگلی امتون نے تکذیب کی جسطرح وہ عذاب کی مستحق ہوئین
اوسی طرح یہ گروہ بھی عذاب کے لائق ہی کشف الاسرار مین ہی کہ جب حق تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہی تو اوسکو دوست
نیک و ہمنشین اچھا عطا فرماتا ہی کہ عبادت مین اوسکا معین و مددگار رہے اور جب بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہی تو اوسے رفیق بد
اور صاحب فاسق و فاجر کے ساتھ مبتلا کرتا ہی کہ اوسے حق کی مخالفت مین ترغیب و تحریص کرتا ہی جسطرح شیطانون کو اونکا ہمنشین
کردیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے اِنَّهُمْ بیشک وہ کافر كَانُوْا خٰسِرِیْنَ○ ہین نقصان پانے والے دونون جہان مین

بیت زنقد معرفت امروز مفلسی ٭ زسود آخرت فردا تہیدستی ٭ منقول ہے کہ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے کہ
جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے دیکھیں تو [illegible] اور پریشان کر دیں تاکہ آپ غلطی کریں تو جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو لوگ متعرض ہو کر بلند آوازوں سے بیہودہ باتیں کرتے او سیٹیاں اور تالیان بجاتے اور بعض اشعار پڑھتے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا کافروں نے یعنی عرب کے مشرکوں نے باہم ایک دوسرے سے کہ
لَا تَسْمَعُوا نہ سنو اور نہ کان لگاؤ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ یہ قرآن سننے کے واسطے جو محمد پڑھتے ہیں وَالْغَوْا فِيهِ اور لغو اور
بیہودہ باتیں کرو اوسمین یا آپ کے مونھ کے سامنے کھڑے ہو کر چیخو چلاؤ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ کہ شاید تم غلبہ پاؤ آپکی تلاوت پر
اور آپ قرآن پڑھنے سے باز رہیں فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو ضرور ضرور چکھاوینگے ہم اونھیں جو کافر ہوے اس سے
یہ کہنے والوں کا گروہ مراد ہے یا سب کافر مقصود ہیں عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت یعنی [illegible] اور ہمیشہ [illegible] وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اور ضرور جزا دینگے ہم اونکو اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بدترین اون کاموں کی [illegible]
ذٰلِكَ وہ عذاب بد جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ جزا ہے خدا کے دشمنوں کی النَّارُ یعنی [illegible] لَهُمْ فِيْهَا
اون کافروں کے واسطے ہے آتش دوزخ میں دَارُ الْخُلْدِ گھر ہمیشہ [illegible] یعنی ہمیشہ آتش دوزخ میں رہینگے جَزَآءً جزا دینا ایسے
جزا دینا بِمَا كَانُوْا بسبب اوسکے کہ تھے برابر بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کے ساتھ يَجْحَدُوْنَ انکار کرتے تھے وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگوں نے جو کافر ہوے یعنی اوس وقت جب آگ میں ہونگے تو کہینگے کہ رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ ای ہمارے
رب دکھا ہمیں وہ دو شخص جنھوں نے دنیا میں اَضَلّٰنَا گمراہ کر دیا تھا ہمکو مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ شیطانوں اور آدمیوں میں سے
یعنی ابلیس جسنے تیری نافرمانی کی اور قابیل جسنے پہلے پہل خون ناحق کیا ان دونوں شخصوں کو ہمیں دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا کریں ہم
اون دونوں کو تَحْتَ اَقْدَامِنَا نیچے اپنے قدموں کے اور ان دونوں سے بدلا لیں لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ تاکہ ہوجاویں
وہ دونوں بہت نیچے رہنے والے لوگوں میں سے یعنی دوزخ میں سب سے نیچے والے درکہ میں ہوں یا سب [illegible] سے نیچے ہوجائیں اِنَّ الَّذِيْنَ
قَالُوْا تحقیق کہ جن لوگوں نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ ہمارا رب اللہ ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر اوس پر قائم ہو گئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ نے اسکی تفسیر میں کہا کہ شرک نہیں کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر قائم ہو گئے روباہ بازی نہیں کی حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہے کہ اپنے عمل پاکیزہ اور خالص کیے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے توجیہ فرمائی ہے کہ فرائض ادا کیے
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت یہ ہے کہ طاعتیں اور عبادتیں کیں اور گناہوں سے بچے اور بعضوں نے کہا کہ دنیاے فانی سے
مونھ پھیرا اور سراے باقی کی طرف راغب ہوے صاحب کشاف نے فرمایا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ کہنا توحید اقراری سے عبارت ہے اور ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
توحید معرفت کی طرف اشارت ہے توحید اقراری یہ ہے کہ اللہ یکتا ہے اور توحید معرفت یہ ہے کہ اوسے یکتا جان یعنی ہر جہت سے
اوسکی وحدت دیکھ باوصف اسکے کہ عالم وحدت میں جہت نہیں ہے نظم نہ جہت میگنجد آنجا نہ صفت ٭ نی تفکر نی بیان نی معرفت ٭
آتشے از سر وحدت بر فروخت ٭ غیر واحد ہر کہ پیش آمد بسوخت ٭ تَتَنَزَّلُ اوترتے ہیں عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اونپر فرشتے

یعنی مستقیم مومنون پر ہم فرشتے نازل کرتے ہین اونکی موت کے قریب یا قبر سے باہر آنے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتون مین جو مذکور ہوے ساتھ اس بات کے کہ اونسے کہینگے کہ اَلَّا تَخَافُوْا نہ ڈرو اونسے جو تمھارے آگے ہین امور اخروی اسواسطے کہ وہ تیسیر آسانی سے گذر جائینگے وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو اوسکے سبب سے جو چھوڑ آئے ہو اہل و عیال کہ حق تعالی اونکے کام بخوبی بنائیگا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب سے الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ وہ جنت جسکا وعدہ دیے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ ہم تمھارے دوست تھے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور تمکو آفتون سے بچاتے تھے اور سچا الہام دیتے تھے اور بھلائی کی باتین بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِي الْاٰخِرَةِ اور ہم تمھارے دوست ہین آخرت مین تعظیم و تکریم کرکے اور شفاعت مین یعنی شفاعت مین مدد کرکے جس کسی کو خدا چاہے وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہی فِيْهَا آخرت مین مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وہ چیز جسکی آرزو اور خواہش کرتے ہین نفس تمھارے لذتون اور کرامتون مین سے وَلَكُمْ فِيْهَا اور تمھارے واسطے ہی عقبی مین مَا تَدَّعُوْنَ ○ وہ چیز جو تم چاہوگے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ○ ع خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور نزل کے ساتھ رحیم لانا اسطرف اشارہ کرتا ہی کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہی وہ اون نعمتون کے سامنے جو عطا کیجائینگی ایسی جیسے مہمان کے سامنے جو ماحضر لاتے ہین وسے اون نعمتون کے ساتھ نسبت ہی جو اوسکی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار کیجاتی ہین اور یہین سے بزرگون نے کہا ہی کہ نہایت کرامت نتیجہ استقامت ہی اسواسطے کہ سلوک طریقت مین اس سے عالی کوئی درجہ نہین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ استقامت ماسوی اللہ سے سر کی نگاہداشت ہی یعنی چاہیے کہ غیر حق کو خلوتخانۂ سر مین راہ نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل مین نہ چھوڑے بیت امروز در دل جز یار نمی گنجد ✦ کاندر حرم سلطان اغیار نمی گنجد ✦ وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون ہی بہت نیک قَوْلًا بات کی رو سے مِّمَّنْ دَعَآ اوس شخص سے جسنے پکارا خلق کو اِلَى اللّٰهِ خدا کی عبادت کی طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِيْ اور کہا کہ بیشک مین مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ حکم ماننے والا ہون خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہی کہ آپنے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ علما مراد ہین کہ دینی امور لوگون کو سکھاتے ہین اور اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین یا محتسب لوگ ہین کہ امر معروف اور نہی منکر کے قاعدون کی تمہید کرتے ہین اور اونکا عمل صالح صبر و عمل ہی ان سختیون اور مکروہات پر جو اونھین پہونچتی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالی اس آیت مین داخل ہین اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نہین دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والون کی شان مین صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہی اور نماز کے واسطے بلاتا ہی اور بیہودہ باتین اونکی زبان پر آتین تو یہ آیت نازل ہوئی اور برتقدیر کہ یہ آیت موذنون کی شان مین ہو تو اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اذان اور تکبیر کے درمیان مین دو رکعت نماز پڑھین وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزاؤن اور مکافات مین یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہین ہی وہ بہشت مین درجے بلند ہونے کا باعث ہی یہ دوزخ کے درکون مین گرنے کا سبب ہی اور کہا ہی حسنہ نرمی ہی اور سختی یا حسنہ اور سیئہ سے علم اور جہل مراد ہی اور تفسیر یاوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہی کہ حسنہ اول درود کی مقبول ہوکے

ع

اور سیئہ اونکے ساتھ عداوت ہی اِدۡفَعۡ دفع کر برائی کو بِالَّتِیۡ اوس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر مین ہِیَ اَحۡسَنُ وہ بہت نیک ہی یعنی غصہ کو حلم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کرکے مٹا دے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر فَاِذَا الَّذِیۡ پھر جب تو ایسا کریگا وہ کہ تیرے ساتھ کہ ہو بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ تیرے اوسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائیگا کَاَنَّہٗ گویا کہ وہ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ۝ دوست ہی کارساز اور قرابتی ہی مہربان امام اعظم رحمہ اللہ تعالی سے احقاف مین منقول ہی کہ جب کوئی مجھے خبر پہونچاتا ہی کہ فلانا مجھے برا کہتا ہی تو مین اوسے دعاے خیر دیتا ہون اور اوسکی تعریف کرتا ہون اوسوقت کہ خبر پاتا ہون کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہی حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کو برمحل یاد آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا **قطعہ** ہر کہ نبود یار ما را ایزد او را یار باد ✿ ہر کہ ما را رنج دادہ راحتش بسیار باد + ہر کہ اندر راہِ من خارے نہد از دشمنی + ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد + وَمَا یُلَقّٰہَا اور نہین دیتے یہ خصلت کہ بدی کے بدلے نیکی کرنا ہی اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا مگر اونھین جو صبر کرتے ہین سختیون پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اور عطا نہین کیجاتی یہ عادت اور صفت اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ۝ مگر بڑے حصہ والے کو یعنی اون لوگون کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہین ایمان مین سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم بہشت ہی وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّیۡطٰنِ شیطان سے نَزۡغٌ وسوسہ ماتا ہی یعنی اگر وسوسۂ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو مذکور ہوئی اسکی جڑ کاٹ دے اور اسے توڑ ڈالے فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ تو پناہ مانگ خدا کی اوسکے شر سے اِنَّہٗ بیشک خدا ہُوَ السَّمِیۡعُ وہ ہی سننے والا تمھارا پناہ مانگنا الۡعَلِیۡمُ۝ جانتا ہی تمھاری نیت وَمِنۡ اٰیٰتِہِ اور قدرت الٰہی کی نشانیون مین سے الَّیۡلُ وَالنَّہَارُ رات ہی اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہی دن آرائش کے واسطے اور رات آسائش کے لیے وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ اور آفتاب اور ماہتاب کہ سیر مقدار اور اندازہ معین کے ساتھ آتے جاتے ہین لَا تَسۡجُدُوۡا نہ سجدہ کرو لِلشَّمۡسِ آفتاب کو وَلَا لِلۡقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اسواسطے کہ یہ بھی تمھاری طرح مخلوق ہین وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ وہ خدا جسنے پیدا کیے ہین آفتاب ماہتاب دن رات اِنۡ کُنۡتُمۡ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رو سے اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ۝ اوسی کو پوجتے ہو اسواسطے کہ سجدہ بہت خاص عبادت ہی اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہین امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ حکم کے ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا پھر اگر سرکشی کرین خدا کو سجدہ کرنے سے تو اس سے اوسکا نقصان کیا ہی فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہین فرشتے یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ نماز پڑھتے ہین اوسکے واسطے یا تسبیح کرتے ہین اوسکے لیے اور اوسکی ثنا وصفت کرتے ہین بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ رات دن یعنی برابر اوسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین وَہُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ۝ اور وہ نہین تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور حمد کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہان پر سجدہ کرتے ہین اسواسطے کہ سجدہ کا ذکر یہان تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہی اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ یہ قرآنی سجدون مین سے گیارھوان سجدہ ہی اور حضرت شیخ

سجدہ فرض

قدس سرہ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کرین تو سجدۂ شرط ہوگا اسواسطے کہ حق تعالی کے قول اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کرین تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا اسواسطے کہ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ کے کلمے سے ملا ہوا ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خَاشِعَةً دبی اور سوکھی ہوئی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب برسایا ہمنے عَلَيْهَا الْمَآءَ اوس زمین پر مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ جنبش مین آتی ہی اوس سے سبزہ اوگنے کے سبب وَرَبَتْ اور اوگتی ہی اور بڑھتی ہی گھاس کے سبب اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا بیشک جسنے اوس زمین مردہ کو زندہ کیا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ضرور زندہ کرنے والا ہی مردون کا اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝ بیشک وہ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدورون کے ساتھ ایکسی ہی اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق وہ لوگ يُلْحِدُوْنَ میل کرتے ہین اور راہ صواب سے پھرتے ہین یا طعنہ کرتے ہین یا تاویل باطل کرتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی نشانیان کہ دلالت کرنے والی ہین قادر یکتا کے وجود پر لَا يَخْفَوْنَ نہین چھپتے عَلَيْنَا ہمپر یعنی ہم سب کو جانتے ہین اور اونکے طعن اور الحاد کی جزا ہم اونکو دینگے اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ کیا پھر جو ڈالدیا جائیگا دوزخ مین اس بات پر مفسرین کا اتفاق ہی کہ ابوجہل مراد ہی یعنی جو جلا دینے کے قابل ہو خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ یا وہ جو آئے اٰمِنًا امن و دوزخ سے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہین اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ عمل کرو یہ امر تہدید ہی کافرون کو فرماتا ہی کہ عمل کرو جو چاہو اِنَّهٗ بیشک خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ۝ دیکھتا ہی اور اوسپر تمکو جزا دیگا بیت حیلۂ و مکر رہا کن کہ خدا امید اند ٭ نقد مغشوش میاور کہ معامل بیناست ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو کافر ہوے بِالذِّكْرِ قرآن کے ساتھ کہ سب ذکرون سے بہتر ہی لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا قرآن اونکے پاس اور وہ عداوت اور جھگڑا کرنے والے ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ۝ البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام رب عزیز کا ہی کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوسے لایا امت عزیز کے واسطے لایا یہ کہ دوست کا نامہ ہی دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستون کے نزدیک عزیز ہوتا ہی بیت ز نام و نامہ تو یافتیم عز و کرامت ٭ ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت ٭ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ نہین آتی اوس کتاب کے پاس کوئی باطل بات مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ اوسکے سامنے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ اور نہ اوسکے پیچھے سے یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اوسکی طرف آہی نہین سکتا یا گھٹانا یا بڑھانا اوسکی طرف راہ نہین پاتا اگلی پچھلی خبرین جو اوسمین ہین اون خبرون مین کچھ بھی جھوٹ نہین پایا جاتا تَنْزِيْلٌ اوتارا ہوا ہی مِّنْ حَكِيْمٍ خداوند دانا حَمِيْدٍ۝ حمد کیے ہوے کی طرف سے مَا يُقَالُ لَكَ نہین کہتے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری قوم کے کافر اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ مگر وہ جو کچھ کہا گیا ہی یعنی جو اگلے کافرون نے کہا تھا لِلرُّسُلِ رسولون کے واسطے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تمسے حضرت رب العزت

اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل مبارک کو تسکین و تشفی دیتا ہی کہ کافرون کی باتون سے تم غمگین نہو اسواسطے کہ اس سے قبل جو پیغمبر
ہوئے ہین اونکی قوم کے متکبرون نے بھی اونھین ایسی ہی باتین کہی ہین جو یہ کافر تمکو کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
البتہ صاحب مغفرت ہی کہ انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعون کو بخشدیتا ہی وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اور صاحب عقوبت دردناک ہی
کہ مشرکون کو اور تکذیب کرنے والون کو دُکھ دینے والے عذاب مین مبتلا کرتا ہی لکھا ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم مین
کیون نہین نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیون نہین ہوتا تاکہ دونون قوم کے لوگ اوس سے حصہ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر ہم بھیجتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا قرآن غیر عرب کی زبان مین تو لَقَالُوْا ضرور کہتے کفار عرب کہ
لَوْلَا فُصِّلَتْ کیون نہ تفصیل کی گئین اور صاف صاف کیون نہ اوتارین اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتین ایسی زبان مین جسکو ہم
سمجھتے ہین ءَاَعْجَمِيٌّ کیا کلام تو عجمی ہی وَّعَرَبِيٌّ اور مخاطب عربی قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هُوَ کتاب یعنی قرآن
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین هُدًى راہ دکھانے والا ہی حق کی طرف وَّشِفَآءٌ اور شفا
بخشنے والا ہی شک اور شبہہ کی بیماریون سے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ ایمان نہین لائے اونپر فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ
اونکے کانون مین گرانی ہی یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہین اور گوش ہوش سے اوسکو نہین سنتے وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اور قرآن
اونکے اوپر اندھاپن ہی اور اندھیری کہ وہ اوسکے جمال کمال کا جلوہ نہین دیکھتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو قرآن سننے اور اوسکی حقیقت کی
طرف سے اندھے ہین يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہین مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ دور کی جگہ سے یعنی اونکی مثل ایسی ہی جیسے کسی کو
دور دراز مسافت سے پکارین کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اوسکی آواز سنے تو اوسکو اوس پکار سے کیا فائدہ بیت نادی اقبال میسکوید
کہ ای ناقابلان ✤ ما بسے نزدیک نزدیک وشما بس دور دور ✤ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی کو توریت
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا اوسمین جیسا کہ اختلاف کیا قرآن مین بعض نے باور کیا بعض نے اوسکی تکذیب کی وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ اور اگر نہوتا وہ کلمہ جو سبقت لیگیا ہی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میدان حشر مین
جھگڑے فیصل کرنا یا تکذیب کرنے والون پر عذاب کی تاخیر تو لَقُضِيَ البتہ حکم کیا جاتا بَيْنَهُمْ تکذیب کرنے والون کے درمیان
اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّهُمْ اور بیشک عرب کے مشرک یا یہود لَفِيْ شَكٍّ البتہ شک مین ہین مِّنْهُ قرآن
یا توریت سے مُرِيْبٍ ۝ شک اضطراب مین لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِهٖ وہ اوسکے
نفس کے واسطے ہی یعنی اوسکا فائدہ اوسی کو پہونچیگا وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَيْهَا تو وہ اوسکے نفس پر ہی یعنی او
ضرر اوسی کی طرف پھریگا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہین ہی تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ اپنے بندون پر کہ عمل کے لائق بدلا نہ دے
اِلَيْهِ يُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہی عِلْمُ السَّاعَةِ جاننا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھین تو اوسکا علم خدا ہی کے
حوالہ کرنا چاہیے کہ اوسکے سوا کوئی نہین جانتا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہین نکلتا کوئی میوہ مِّنْ اَكْمَامِهَا
اپنے پردون اور غلافون مین سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہین ہوتی مِنْ اُنْثٰى کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان کی وَلَا تَضَعُ

ع ۵ ۱۲

اور نہین جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی جسطرح قیامت کو وہ جانتا ہی اوسی طرح حمل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اوسی کے
واسطے خاص ہی وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور جسدن پکاریگا خدا مشرکون کو اور جھڑکی کی راہ سے فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ لا کہان ہین
وہ جو تمہارے زعم مین میرے شریک تھے تو قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ لا وہ کہینگے کہ ای خدا سُنا ہمنے تیرا سوال اور جواب دیتے ہین ہم کہ مَا مِنَّا
نہین ہی ہم مین سے مِنْ شَهِيْدٍ ۝ جسکو کوئی گواہی دینے والا اونکے شریک ہونے پر اسواسطے کہ ہم اونسے بیزار ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ
اور گم ہوجائیگی مشرکون سے مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتون کو جو دنیا مین
پوجتے تھے اوسدن اونھین نہ دیکھینگے یا اونسے مدد نہ پائینگے وَظَنُّوْا اور گمان کیا اونھون نے کہ عذاب و عقوبت سے مَا لَهُمْ
نہین ہی اونکے واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْــَٔمُ الْاِنْسَانُ غمگین نہین ہوتا آدمی مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ
نیک خواہش سے اس جہان مین جیسے نعمت اور مثل اسکے وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اوسے برائی جیسے مفلسی اور بیماری
فَيَـــُٔـوْسٌ تو نا امید ہی راحت سے قَنُوْطٌ ۝ امید توڑ دینے والا رحمت سے یاس اور قنوط کافرون اور گمراہون کی صفت ہی وَلَىِٕنْ
اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھاتے ہین ہم اون کافرون کو رَحْمَةً مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ
مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو تو لَيَقُوْلَنَّ ضرور کہتے ہین کہ ھٰذَا یہ خیر و عافیت لِيْ میرے واسطے ہی اور مین اوسکا
مستحق ہون یا میرے واسطے ہمیشہ رہیگی کبھی زائل ہی نہوگی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً لا اور ہم گمان نہین کرتے قیامت کو
کھڑی ہوئی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہی وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اور اگر پھیرین مجھے اِلٰى رَبِّيْٓ میرے رب کی طرف اوس طور پر جیسے
مسلمانون نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور مجھے پھر اوٹھائینگے تو اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى بیشک میرے واسطے ہی اوسکے پاس
وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہی خواہ دنیا مین خواہ عقبی مین مصرع زہے تصور باطل زہے
خیال محال امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہین کہ کافر کو عجیب دو تمنائین ہین ایک تو دنیا مین کہ
کہتا ہی کہ بہشت کی نعمتین میرے واسطے ہونگی اور ایک عقبی مین کہ کہیگا يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کاشکے مین مٹی ہوتا اور ان دونون تمناؤن مین سے
کوئی بر نہ آئیگی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس خبر کرینگے ہم اون لوگون کو جو نہین ایمان لائے بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو
کہ اونھون نے کیا کفر اور تکذیب و اور عذاب کی فقط خبر کیا بلکہ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ ضرور چکھائینگے ہم اونکو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝
عذاب مین سے کہ گاڑھا ہی اور بڑا اور سخت یہ عذاب اونکو پہونچیگا برخلاف اوسکے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے
وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہین اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہین عَلَى الْاِنْسَانِ کافرون پر اَعْرَضَ تو وہ
مونھ پھیرتے ہین شکر سے وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور رہوتے ہین یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہو جاتے ہین یا اپنے کو کنارے کھینچے ہین
شکرگزاری سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہی اوسے بلا اور محنت فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ ۝ تو بڑی دعا والا ہی
یعنی بہت دعا مانگتا ہی کہ یہ برائی دفع ہوجائے حق تعالی نے یہان دعا کو اوس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہی اوسکی کثرت کی جہت سے
قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو کہ درحقیقت اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خدا کے پاس سے

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہو گئے اوسکے ساتھ اور ہمیں بے غور و تامل یکبارگی مَنْ اَضَلُّ کون زیادہ گمراہ مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ جو خلاف میں ہو دور خدا سے یعنی تم سے زیادہ کون گمراہ ہو کہ ہمیشہ مقابلہ رہنا اور انکار او فساد کرتے رہتے ہیں جملہ کی جگہ پر موصول کا رکھنا اونکے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہے امام ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مذکور میں ہے کہ ابوجہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمیں دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا ابوجہل بولا کہ اے قریش محمد نے تمپر جادو کر دیا تم مکہ معظمہ کے گرد و نواح میں لوگ بھیجو کہ آدمیوں سے پوچھیں کہ وہ بھی شق القمر دیکھا انہیں اگر اور جگہ بھی لوگوں نے دیکھا ہی تو آیت احدی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہی ورنہ سحر محمدی یعنی محمد کا کیا ہوا سحر ہے تو اہل قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے سبھوں نے کہا کہ ہاں ہمنے دیکھا تو ابوجہل بولا کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی یہ جادو سب جگہ پھیلا ہوا ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِيْهِمْ قریب ہی کہ دکھائیں ہم اونکو یعنی کفار قریش کو اٰيٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیاں جیسے شق القمر ہی فِي الْاٰفَاقِ جہان کے کناروں میں وَفِيْۤ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتوں میں حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَهُمْ تا کہ ظاہر ہو جائے اونھیں کہ اَنَّهُ الْحَقُّ ہمارا رسول سچا ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہیں ہی تیرا پروردگار اَنَّهٗ وہ جو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر شَهِيْدٌ گواہ ہی یعنی اے ہمارے حبیب اگر کفار تمہارے معجزوں سے انکار کرتے ہیں تو تمہارا خالق تمہارا گواہ بس ہی بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبریں ہیں جو امور آیندہ کے باب میں آپ نے دی تھیں جیسے روم میں فارس فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات نفسی وہ ہیں جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوئے جیسے اونکا قتل ہونا اور قحط پڑنا اور اونکا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم میں ہی کہ آفاقی اگلی امتوں کے واقعات ہیں کہ حضرت نے اہل مکہ کو اونکی خبر دی اور نفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہی فصول میں محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ آفاقی دین اسلام کا غلبہ ہی امام مہدی کے ظہور کے وقت اور نفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیوں کی طرف ضمیر پھیرتے ہیں یعنی آدمیوں کو ہم دلائل آفاقی دکھلاتے ہیں کہ امور پنہان کا منہدم اور خراب ہونا ہی اور نفسی بدنوں کی ہلاکت ہی آفاق زمانوں اور مکانوں کا اختلاف اور نفسوں میں احوال و مزاجوں کا تفاوت کلی یا آفاقی عجائب مصنوعات ہیں آسمان میں ستارے درخت زمین میں پھل وغیرہ اور نفسی عجیب غریب حکمتیں اور صنعتیں جو انسان کے نفس میں بھری ہیں لطائف میں ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور نفس عالم صغیر اور قدرت کی دلیلوں میں سے جو کچھ عالم کبیر میں ہی اوسکا نمونہ عالم صغیر میں موجود ہی شعر وتزعم انک جرم صغیر + وفیک انطوی العالم الاکبر + یعنی جو کچھ عالم میں مفصل ہی وہ انسان میں مندرج مجمل ہی صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہی اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہی مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہی اور عالم انسان صغیر ہی رباعی ای آنکہ ترا است ملک اسکندر + در حرص معاش در پی نیم و درم + عالم ہمہ در تست ولیکن از جہل + ہستند شدہ تو خویش را در عالم + آیات آفاقی اور آیات نفسی کی تحقیق اس تفسیر مختصر میں کہاں سمائی ہی اس آیت کے حقائق کا غمزہ تفسیر جواہر میں بیان ہوئی اَلَاۤ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر فِيْ مِرْيَةٍ شک میں ہیں مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی ملاقات سے بعثت اور جزا کے ساتھ اَلَاۤ اِنَّهٗ آگاہ ہو جاؤ کہ

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝ سب چیزون کو محیط اور رہونچنے والا ہی علم او رقدرت کے ساتھ اور سب چیزون کی جمعیت اور تفصیلین جانتا ہی اور جو کچھ اپنے ملک مین کرنا چاہے کرسکتا ہی کسی کو چون وچرا کی مجال نہین نظم علم نے جہل وقدرت بے عجز خاص حضرت آلہی راست ❊ انچہ باید در نفس وآفاق ❊ کس نا زحکم پادشاہی راست ❊

وهي ثلث وخمسون آية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورة الشورى مكية
اور وہ ترپن آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ شوریٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ حروف مقطعہ اشارہ ہی ہونے والے فتنے اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حم عسق سے فتنون کو پہچانتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حے حرق ہی اور میم مہلکہ اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف اور ایک حدیث مرفوع ہی کہ یہ حروف نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا اصحابہ نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اون چیزون کی خبر دی ہی جو میری امت پر نازل ہونگی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہین یا علم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ یہ حروف اون عطائون کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے حے اشارہ ہی حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اوس حوض سے اپنی امت کے پیاسون کو آپ سیراب کرینگے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپ کی امت کے تصرف مین آئیگا اور عین آپ کے عز وجود کی طرف اسواسطے کہ آپ حق تعالی کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ عزیز ہین اور سین آپ کی سنائے مشہود کی جانب کہ آپ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہین پہونچتا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج مین ورجا اَوْ اَدْنیٰ ہی اور قیامت کے دن شفاعت کبری ہی بیت مقام تو محمود و نامت محمد ❊ بدینسان مقامے و نامے کہ دارد ❊ كَذٰلِكَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت مین ہین يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وحی کرتا ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور اونکی جانب جو رسول تجھسے پہلے تھے وحی کی اللّٰهُ الْعَزِيْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہی اور اوسے وحی نازل کرنے سے کوئی باز نہین رکھ سکتا الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اوسکا حال جسپر وحی نازل ہوتی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی سفلیات وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اور وہ برتر ہی اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اوسی کی شان ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہوے آسمان کہ اوسکی عظمت سے يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائین مِنْ فَوْقِهِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہی پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف مین ہی کہ اوسکی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے مین یہ حالت ہی اسواسطے اوپر والے آسمان پر عرش اور کرسی اور فرشتون کی صفین ہین تو وہان سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پر بڑی دلیل ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملان عرش سب فرشتون سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہین ایسی پاکی

کہ ملی ہوئی ہی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہین اسواسطے کہ ایک یعنی تسبیح نفی ہی اون چیزون کی جو اوسکی
ذات کے لائق نہین اور دوسری یعنی حمد اثبات ہی اون باتون کا جو اوسکی شان کے لائق ہین وَيَسْتَغْفِرُونَ اور مغفرت طلب کرتے ہین
لِمَنْ فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے واسطے جو زمین مین ہین مومن أَلَا إِنَّ اللَّهَ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ هُوَ الْغَفُورُ
وہی بخشنے والا بندون کے گناہ الرَّحِيمُ مہربان او نپر توبہ قبول فرماکر وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا اور وہ لوگ ٹھہرا لیتے ہین
مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خدا کے سوا دوست یعنی مثل اور شریک کہ محبت کے ساتھ اونکی پرستش کرتے ہین اللَّهُ حَفِيظٌ اللہ نگہبان ہی
عَلَيْهِمْ اوپر اونکے اقوال احوال اعمال پر اور اونکے مناسب جزا دیگا وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر
بِوَكِيلٍ وکیل کہ اونکے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمہارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہی وَكَذَٰلِكَ اور
جسطرح ہر پیغمبر پر ہمنے اوسکی قوم کی زبان مین وحی بھیجی اسی طرح أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وحی بھیجی ہمنے تیری طرف قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن
تیری قوم کی زبان مین کہ وہ عرب ہین لِتُنْذِرَ تاکہ ڈراؤ اوسکے سبب سے أُمَّ الْقُرَىٰ اوس شہر کے لوگون کو جو اور شہرون کی
ماں ہی یعنی مکہ معظمہ کے لوگون کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اوسکے گرداگرد ہی اوسے یعنی سب شہرون والون کو اور یہ بات ٹھہری
ہوئی ہی کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہی تو سب شہرون کی اصل وہی ہی اور سب شہر اوسکے گرد ہین وَتُنْذِرَ
اور ڈراؤ لوگون کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہین کچھ شک اوسکے واقع ہونے مین
اوسے حق تعالی نے روز جمع اسواسطے کہا فرمایا اولین اور آخرین خلق سب وہان مجتمع ہوگی یا جمع کرینگے ارواح یا اجسام یا اعمال کو یا ہر ایک کو
اوسکے شل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر اونکو متفرق کر دینگے تو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے کہ وہ
مومن اور موحد لوگ ہین وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور ایک گروہ کو دوزخ مین ڈالدینگے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہین
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کر دیتا سب خلائق کو أُمَّةً وَاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر
یا طریق ضلالت پر وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ اور لیکن داخل کرتا ہی مَنْ يَشَاءُ جسے چاہتا ہی ہدایت فرماکر اور عبادت کی توفیق
دیکر فِي رَحْمَتِهِ اپنی بہشت مین وَالظَّالِمُونَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے
واسطے مِنْ وَلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے کام کا متولی ہو وَلَا نَصِيرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب
اوٹھائے أَمِ اتَّخَذُوا بلکہ ٹھہرالیا کافرون نے مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا أَوْلِيَاءَ دوست جیسے بت اور اونکی
محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے تھے فَاللَّهُ تو خداے برحق هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہی ایسا دوست جو دوستون کے ہاتھ پکڑے
وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ اور وہ زندہ کر دیتا ہی مردون کو اپنی قدرت سے اور اونکے عاجز بت نہین کرسکتے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ اور خدا سب چیزون پر قَدِيرٌ قادر ہی اور اون کافرون کے بتون کو قدرت نہین نظم اوست قادر بحکم کن فیکون
غیر او جملہ عاجز اند و زبون + عجز را سوے قدرتش رہ نیست + عقل ازین کارخانہ آگہ نیست وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف
کیا تمنے اور مومنون نے فِيهِ اوس چیز مین کافرون کے ساتھ مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے امور دین و دنیا مین سے فَحُكْمُهُ تو اوسکا حکم مفوض ہی

ع ۹

إِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف ہی اور رد ہوگا یکا اوس باب مین قیامت کے دن ذٰلِكُمُ وہ کہ حق حکم کرتا جسکی صفت ہی اللّٰهُ خدا ہی برحق ہی
رَبِّيْ میرا رب ہی عَلَيْهِ اوسی پر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْتُ اعتماد کیا ہی مینے اپنے سب کامون مین اور اپنے سب مہمات اوسی کے
کرم پر حوالہ کردیے وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اور اوسی کی طرف ہم پھرتے ہین ہر حال ہین اور حقیقت بندے کے واسطے اوسکی درگاہ کے سوا
کوئی رجوع کرنے اور پھرنے کی جگہ نہین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَعَلَ
لَكُمْ پیدا کیا اوسنے تمہارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمہاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور پیدا کین
چارپایون مین سے اَزْوَاجًا قسم قسم طرح طرح کی يَذْرَؤُكُمْ بہت کردیتا ہی تمکو فِيْهِ اوسمین یعنی اس طرح جوڑے لڑکے
ہوتے ہین لَيْسَ نہین ہی كَمِثْلِهٖ مثل اوسکے شَيْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب مین زیادہ ہوتا ہی جیسے اللہ تعالی کا قول
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یا مثل ذات کے معنی مین ہی جیسا کہتے ہین کہ مِثْلُكَ لَا يَفْعَلُ كَذَا اور اس آیت مین مثل کو حقیقت پر نہ چھوڑنا
چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہی کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہی بیت ذات ترا صورت و پیوند نی + تو بکس وکس ہتو مانند نی + وَهُوَ
السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین الْبَصِيْرُ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزین لَهٗ اوسکے واسطے ہی مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنجیان آسمان اور زمین کے خزانون کی یعنی رزق کی کنجیان اسواسطے کہ آسمانون کا خزانہ مینھ ہی اور زمین کا
خزانہ اوگنے والی چیز يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنے ارادہ سے وَيَقْدِرُ
اور تنگ کردیتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی مشیت سے اِنَّهٗ بیشک وہ بِكُلِّ شَيْءٍ سب چیزین قبض اور بسط کے دقیقے عَلِيْمٌ جانتا ہی
شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کردی اور چن لی لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ الدِّيْنِ طاعت اور عبادت اور راہ توحید مین سے
مَا وَصّٰى وہ چیز جسکا حکم کیا تھا بِهٖ نُوْحًا نوح بن ملک کو وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اور وہ چیز جو وحی کی ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف
اے ہمارے حبیب یعنی دین مین سے جو اصل مشترک ہی تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اور وہ جسکا حکم کیا تھا ہمنے
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ان پیغمبرون کو اصول دین مین سے اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہی
اوس چیز کے ساتھ جسکی تصدیق واجب ہو اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ اور متفرق نہو جاؤ اوسمین یعنی
اوس اصل مین اختلاف نکرو کہ وہ توحید اور طاعت ہی اسواسطے کہ توحید اور شریعتون کے فروع مین زمانون اور وقتون اور بندون کی
مصلحتون کے موافق اختلاف ہوتا ہی كَبُرَ بڑی گران اور سخت ہی عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون پر مَا تَدْعُوْهُمْ وہ چیز کہ بلاتے تم
اونکو اِلَيْهِ اوسکی طرف کہ وہ توحید ہی اور شرک کی نفی اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ خدا کھینچتا ہی اور جمع کرتا ہی اوس چیز کی طرف جدھر تم
بلاتے ہو یا کھینچ اور درست دین کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی یا برگزیدہ کرلیتا ہی اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہی
وَيَهْدِيْٓ اور راہ دکھاتا ہی توفیق دے کر اِلَيْهِ دین حق کی طرف اوسے مَنْ يُّنِيْبُ جو پھرتا ہی حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہی اوسکی
طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے مونھ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو خدا اوسے سیدھی راہ دکھاتا ہی بیت نخست از طالبی ہر جلوہ بگذر روی
آور بکرمان حضرت سند آید کہ ای گشتہ براہ اینک وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہین پراگندہ ہوئین اگلی امتین جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ وغیرہ یعنی دین سے

الگ نہین ہوئین اِلَّا مگر مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بعد اوسکے کہ آیا اونکو علم پیغمبرون کے خبر دینے سے یا یہود و نصاریٰ دین سے نہین پھرے مگر جب پیغمبر کو توریت او انجیل کی آیتون سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہی بَغْيًا اور یہ پھرجانا ظلم اور زیادتی کے سبب سے تھا کہ واقع ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنے کو یا اوس حسد کے سبب سے جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر وہ بات نہوتی جو سبقت لیگئی ہی یعنی وعدہ ہوچکا ہی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے اونکو مہلت دینے کے باب مین اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے زمانہ تک کہ آخر عمر ہی یا روز قیامت لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ تو البتہ فیصلہ کیا جاتا اونکے درمیان اہل باطل پر عذاب نازل کرکے اور اہل حق کو نجات دیکر وَاِنَّ الَّذِيْنَ اور بیشک جو لوگ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ دیئے گئے ہین کتاب یعنی قرآن مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد اگلی امتون کے اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کافر مراد ہین کہ اونکو قرآن دیا اور وہ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک مین ہین دین یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مُرِيْبٍ ایسی شک جو تہمت مین ڈالنے والی ہی فَلِذٰلِكَ پس اس تفرقہ کے سبب سے جو اونکے درمیان ہوا فَادْعُ تو پکار امم یا بسبب خوش کرنے ملت سابقہ کے متفق ہوجانے کی طرف وَاسْتَقِمْ اور مستقیم رہ پکارنے پر كَمَآ اُمِرْتَ جس طرح کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا بیان یہ ہی کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم جو دین رکھتے ہو اس سے رجوع کرو تو مین اپنے مال مین سے آدھا تمکو دونگا اور شیبہ بن ربیعہ نے وعدہ کیا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو مین اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کردون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی دعوت پر قائم اور دین وملت پر ثابت قدم رہو وَلَا تَتَّبِعْ اور پیروی نکر اَهْوَآءَهُمْ اونکی آرزوون کی کہ وہ باطل ہین وَقُلْ اٰمَنْتُ اور کہہ کہ ایمان لایا ہون بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کا جو نازل کی خدا نے مِنْ كِتٰبٍ کتاب مجھپر اور انبیا پر مجھسے پہلے یعنی جتنی کتابین نازل ہوئی ہین سب پر ایمان رکھتا ہون اور حق تعالیٰ نے سب کتابون مین توحید کا حکم کیا ہی وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِاَعْدِلَ کہ عدل کرون اور برابری نگاہ رکھون بَيْنَكُمْ تمہارے درمیان یعنی اشراف اور ارذال کو برابر حق کی طرف بلاؤن اور احکام پہونچانے مین کسی طرف جھک نہ جاؤن اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ رب ہی ہمارا اور تمہارا لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہی ہمارے اعمال کی جزا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہی تمہارے اعمال کی سزا لَا حُجَّةَ کچھ خصومت نہین بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ہمارے اور تمہارے درمیان یعنی حق ظاہر ہوگیا اور خصومت کرنے کی مجال نہین رہی اور اگر اب کوئی خلاف کرے تو عناد اور سرکشی کی وجہ سے ہوگا اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ جمع کریگا ہمارے درمیان قیامت مین وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور اوسکی طرف ہی پھرنا سب کو بعضون کے نزدیک خصومت نکرنے کا حکم آیت سیف سے منسوخ ہی وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ اور جو لوگ کافرون کے ساتھ جھگڑتے اور لڑتے ہین فِى اللّٰهِ خدا کے دین مین مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ بعد اسکے کہ قبول کرلیا ہی اونھون نے اللہ کا قول یعنی روز میثاق مین اور اوسکے رب ہونے کا اقرار کرچکے ہین یا یہود مراد ہین کہ اونھون نے خدا کی بات توریت مین مان لی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاچکے تھے یا یہ کہ جھگڑتے ہین بعد اسکے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزے ظاہر فرمائے

جو اونکے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت اونکی باطل ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے نزدیک اسواسطے کہ
معجزے ظاہر ہونے کے بعد دشمنون کا حجتین کرنا محض عناد ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اونپر ہی خدا کا غضب یعنی باطل کرنے کے
واسطے جھگڑنے کے سبب سے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اونکے کفر کے سبب سے عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ عذاب سخت کہ وہ آتش
دوزخ ہی اَللّٰهُ خدا ہی برحق الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ
وَالْمِيزَانَ اور اوتاری ترازو کہ تولتے ہین چیزین اوسمین تولتے ہین تاکہ بیچنے اور مول لینے کے باب مین ظلم نہ کرین اور محقق لوگ
اس بات پر ہین کہ ترازو سے معاملات مین عدل مراد ہی اور عدل اور راستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہی اسواسطے کہ ترازو آلہ عدل ہی
اور عدل نازل کرنا عبارت ہی عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی مین ہی کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین
اسواسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے درست ہوتا ہی اور عدل نازل کرنا آپ کو رسول کرکے بھیجنا ہی وَمَا يُدْرِيكَ
اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ شاید کہ وقت قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے
فرمایا کہ لعل تحقیق کے واسطے ہی یعنی یقینی جس ساعت مین قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہی يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہین بِهَا ساعت
قیامت کی یعنی قیامت آنے کی الَّذِينَ وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا نہین ایمان لاتے اوسکا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے
اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول کا اور قیامت کا مُشْفِقُونَ
وہ ڈرنے والے ہین مِنْهَا قیامت سے اسواسطے کہ نہین جانتے کہ خدا اونکے ساتھ کیا کریگا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ہوگی وَيَعْلَمُونَ
اور وہ جانتے ہین أَنَّهَا الْحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہی أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ آگاہ ہوجاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی
جھگڑا کرتے ہین فِي السَّاعَةِ قیامت کے آنے مین وہ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ البتہ گمراہی مین ہین دور راہ صواب سے اَللّٰهُ
لَطِيفٌ اللہ جانتا ہی یا نیکی کرنے والا ہی بِعِبَادِهِ اپنے بندون کے ساتھ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی دیتا ہی یعنی مہربانی
جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ قوی ہی مہربانی اور رحمت مین الْعَزِيزُ ۝ غالب حکم اور ارادے مین فصول مین ہی کہ لطیف
چار معنی مین ہی ایک مہربان اور امام قشیری نے فرمایا کہ یہ اوسکی مہربانی ہی کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہی اور قوت سے بہت کم کام کو حکم فرماتا ہی
دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھکر اور نوازنا کیا ہی کہ اپنی طرف بندون کو نسبت فرمایا تیسرے باریک دان اور دوربین کہ چھپے ہوئے
امور جانتا ہی اور سبھون کے بھید اوس سے پوشیدہ نہین چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اوسکے قضا و قدر کے بھیدون کی طرف
راہ نہین اور اوسکے کام مین چون و چرا کو دخل نہین قطعہ کسے زچون و چرا دم نمے تواند زد + کہ نقش بند حوادث ورای چون و چرا ست
چرا مگو کہ چرا دست بستہ قدرت + زچون ملاف کہ چون نیز پایمال قضا ست + موضح مین ہی کہ لطیف اوسے کہتے ہین جو سب امور اپنے
علم سے جانے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور ترجمہ کشف مین فرمایا ہی کہ لطیف وہ ہی جسکا علم شامل مصلحتون کو
محیط اور جسکی حکمت باہرہ منفعتون کو شامل ہو کشف الاسرار مین لطیف کے معنی اسطرح پر لکھے ہین کہ نعمت تو اپنی قدر دے اور شکر بندہ کی
قدر چاہے اس آیت مین اور فائدے بہت ہین اور لطیف کے معنی سے مفصل آگاہی جواہر التفسیر کے مطالعہ پر حوالہ ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ

ع ۱۰

جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اوسکی جزا تو نَزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے واسطے فِيْ حَرْثِهٖ اچھی کھیتی مین یا ثواب مین کھیتی کا ذکر کرکے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جسطرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہی کہ ایک دانہ اوس سے بہت دانے ہوجاتے ہین اسی طرح مومن کا عمل روز بروز خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ ایک ذرہ کوہ احد کے برابر ہوجاتا ہی وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرْثَ الدُّنْيَا کھیتی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل کرنے مین کوشش کرے تو نُؤْتِهٖ مِنْهَا دیتے ہین ہم دنیا مین سے جو کچھ قسمت ازلی مین اوسکا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور نہین ہی اوسکے واسطے فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ کچھ حصہ آس سے کافر مراد ہین کہ اسی دنیا کو چاہتے ہین بسبب وہ منافق جو ہمارا دون ہین مومنون کے ساتھ اتفاق کرتے اور اونکی غرض فقط یہ ہوتی کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالی نے اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہی تو جسقدر ہم مقدر کرچکے ہین اوسے دینگے اور آخرت کی نعمت سے وہ بے نصیب ہیگا اور جو کوئی آخرت طلب کرتا ہی وہ دنیا مین سے بھی اپنا حصہ لیتا ہی اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ فیض پائیگا بیت دنیا طلبی بہرہ دنیات ہوند عقبی طلبی ہر دو بیکبار دہند ٭ ایسا نہین ہی جیسا کافرون نے تصور کیا ہی اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا کیا اونکے واسطے شریک ہین یعنی اونکے واسطے شیطان ہین جو گناہ مین اونکے شریک ہین شَرَعُوْا لَهُمْ رکھدیا اونھون نے اونکے واسطے یعنی آراستہ کردی شیطانون نے کافرون کے دلون مین مِّنَ الدِّيْنِ دین جاہلیت مین سے مَا لَمْ يَاْذَنْ وہ چیز کہ اجازت نہین دی اور نہین حکم کیا بِهِ اللّٰهُ ؕ اوسکا اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو حرام کرلینا اور ایسی باتین وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ یہی بات ہوتی یعنی اونکے واسطے تاخیر مکافات کے باب مین پہلا حکم ہوچکا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکون اور اونکے شریکون مین اور ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر اونھین فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہی وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر لَهُمْ اونکے واسطے ہی اوس روز عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ دیکھیگا تو مشرکون کو قیامت مین مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اوسکی جزا سے جو کچھ اونھون نے کمائی کی ہو وَهُوَ اور وہ اونکے اعمال اور افعال کا وبال وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ پہونچنے والا ہی اونکو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ جنت کے روضون مین ہین یعنی جنت مین جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہی وہان ہونگے لَهُمْ اونکے واسطے ہی بہشت مین مَّا يَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہینگے اور جسکی آرزو کرینگے تیار ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اونکے رب کے پاس ذٰلِكَ یہ جو مذکور ہوئی جنتیون کی بزرگی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ وہی بڑا فضل کہ حق تعالی نے اپنے بندون پر کیا اور اوسکے مقابل مین دنیا کی فنا ہوجانے والی نعمت نہایت حقیر ہی ذٰلِكَ وہ ثواب جسکی خبر دی الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہی جسکی خوشخبری دیتا ہی اللہ عِبَادَهُ اپنے بندون کو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اور کیے اونھون نے

کام اچھے اور نیک تھین اونکی مؤمنون ہی آخرت مین دینے سے قبل انکی خبر مؤمنون کی خوشی زیادہ ہونے کے واسطے ہی اور اسواسطے کہ وہ جان لین کہ ہمارے
کام ضائع نہین ہین تو عبادت کرنے مین زیادہ کوشش کرین فضل کا انکو کن اگر مزد انکو مطلبی ہی کہ جزا ہر کہ انکو تر بہ انکو کار دہند ۰ کار اگر نیست
ترا در طمع اجر مباش ۰ مزد مزدور بانداز کردار دہند ۰ امام ثعلبی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ کافرون کے
ایک گروہ نے جمع ہوکر باہم کہا کہ تمنے کچھ دریافت کیا کہ محمد جو کام کرتے ہین یعنی خلق کو خدا کی طرف بلانا اور خدا کے احکام خلق کو پہونچانا
اسکا کچھ بدلا چاہتے ہین یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین
تم سے عَلَيْهِ پیغام پہونچانے مین أَجْرًا کچھ بدلا اور کسی پیغمبر نے اپنی امت سے خدا کی طرف بلانے کا بدلا نہین چاہا ہی تبیان مین حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو انصار مین جو بڑے
آدمی تھے وہ آپکی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوے اور یہ بات عرض کی کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور دین مین ہمارے
راہبر اور ہم دیکھتے ہین کہ آپکا خرچ بہت اور آمد کم ہی اگر آپ حکم فرمایئے تو اپنا تھوڑا سا مال اپنی خوشی سے جمع کرکے ہم لے آئین اور
حضور کے تابعدارون کے سپرد کردین تا کہ وہ اپنی حاجتون مین صرف کرین اور آپ کے دل مبارک کو اسطرف سے فراغت حاصل ہوجائے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ہمارے حبیب تم کہدو کہ حکم الٰہی پہونچانے مین مین کسی سے بدلا نہین چاہتا ہون إِلَّا الْمَوَدَّةَ
مگر دوستی چاہتا ہون فِي الْقُرْبَىٰ قرابت مین یعنی مین چاہتا ہون کہ قریش مجھے دوست رکھین اوس قرابت کے سبب سے
جو مین اونکے ساتھ رکھتا ہون اور چونکہ وہ رشتہ ملانے کے سبب سے افتخار کرتے ہین اور قریش مین سے کوئی وہ نہین جسکے ساتھ
مجھے قرابت نہو تو چاہیے کہ دشمنون کے مقابلہ مین میری مدد کرین اور میرے دشمن نہون قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ
معنی نہایت صاف ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ آپ کے قرابتیون کے ساتھ دوستی مراد ہی یعنی مین احکام پہونچانے کا بدلا نہین چاہتا مگر
میرے عزیزون کو دوست رکھین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ آپ کے قرابتدار کون ہین جنکے ساتھ ہمکو دوستی کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ علی فاطمہ حسن حسین علیہم السلام اور تفسیر ثعلبی مین ہی
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ہی کہ خمس اونپر تقسیم کرنا چاہیے اور بعضون کے
نزدیک قربیٰ سے خدا کا تقرب مراد ہی یعنی اون لوگون کو دوست رکھو جو نیک کام کرکے خدا سے تقرب کرتے ہین وَمَن
يَقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو کوئی کماتا ہی نیکی یعنی عبادت کرتا ہی اور عین المعانی مین ہی کہ حسنہ سے یہان رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت رکھنا مراد ہی کہ جس کسی کو محبت ہو تو نَّزِدْ لَهُ زیادہ کرینگے ہم اوسکے واسطے فِيهَا حُسْنًا اوس نیکی مین
یعنی اوس نیکی کا ثواب ہم زیادہ کرتے ہین إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی گناہگارون کو شَكُورٌ طاعت قبول کرنے والا
فرمانبردارون کی أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ بلکہ کہتے ہین کافر کہ افترا کرتے ہین محمد اور باندھتے ہین عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ نبوت کے
دعوے یا قرآن نازل ہونے مین فَإِن يَشَإِ اللَّهُ پھر اگر چاہے خدا تو يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ مہر کردے تیرے دل پر ای ہمارے حبیب اگر
تم افترا کرو اور قرآن تمکو بھلا دے یا مہر کردے تمہارے دل پر صبر کی کہ اونکی ایذا رسانی سے تمکو ضرر نہ پہونچے حقائق سلمی مین ہی حضرت سہل بن

اسکے یہ معنی ہین کہ شوق تمہارا اور محبت سعدی کی مہر تمہارے دل پر رکھدے تاکہ اوسکے سوا اور کسی کی طرف تم التفات نکرو اور خلق کے قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہوجاؤ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہی خدا جھی اور ناراستی کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ اور ظاہر کرتا ہی حق کو بِكَلِمٰتِهٖ اپنے کلمون سے یعنی وحی سے یا حکم قضا سے کہ کوئی اوسے دفع نہین کرسکتا اِنَّهٗ بیشک خدا عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی یعنی تمہارا سچا ہونا اور اونکا یہ طعنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہین عین المعانی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگون کے دل مین یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابتدارون کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہین تاکہ آپ کے بعد ہم اونکی فرمانبرداری کرین اور وہ ہمارے حاکم ہوین پس جبرئیل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کردی کہ یہ لوگ اس آیت کے سبب آپ پر یہ اتہام کرتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون سے کہا اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ سچے ہین یعنی ہمکو یہ خیال آیا تھا اور ہم نے اس خیال سے توبہ کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ اللہ وہی کہ محض اپنے کرم سے يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون سے یعنی جب اوسکی طرف بندے پھرتے ہین اور جو گناہ کیا اوس نادم ہوتے ہین تو حق تعالیٰ اون پھرنے کو قبول کرلیتا ہی وَيَعْفُوْا اور معاف کردیتا ہی عَنِ السَّيِّاٰتِ اونکی برائیان یعنی توبہ کے بعد گناہون سے درگذر کرتا ہی وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور بکر نے يَفْعَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ وہ کرتے ہین توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہی اونکی مراد اور مدعا مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اونکو وہ نعمت عطا فرماتا ہی جسکے مانگنے کی جرأت تک اونھون نے کبھی ہو کہ وہ دیدار آلہی ہی اور سلام وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اونکے واسطے ہی عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور عقوبت ہی اور کوئی رنج اور عذاب ذلت حجاب سے بدتر نہین ہی بیت زہیچ رنج تو مطلق ملول نتابد بود * جز آنکہ بندگنی در حجاب فرمانش * لکھا ہی کہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کہ فقر او فاقہ مین گذران کرتے تھے ایک دن اونکے دل مین یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور اپنا مال افلان افلان نیک مصرف مین صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو لِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے واسطے اور اونپر فراخ کردیتا تو لَبَغَوْا البتہ ظلم کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین اور غلبہ اور برتری ڈھونڈھتے یا تکبر او فساد کرتے اور یہ بات اکثر ہی سب لوگون کے واسطے نہین اسلیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف سب اصحاب مین بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی اونسے نہین ظاہر ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ دنیا کا مال مینہ کے مثل ہی کہ سب زمین پر پہونچتا ہی اور اوسکے ہر قطرے سے گھاس اوگتی ہی بیت باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس * اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتین ہوا او ہوس کی طرف مائل ہین اور صفات بہیمی کی پرورش اونپر غالب ہی اور دنیا کا مال اس باب مین بہت قوی تر مین اسباب ہی تو اگر حق تعالیٰ خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہوجاتے تو اوسکو حکمت کے ساتھ

تقسیم کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ اور مگر اوتارتا ہے روزی بِقَدَرٍ تقدیر ازلی کے ساتھ مَّا يَشَآءُ جو چاہتا ہے اور جس کسی کے
واسطے کہ چاہتا ہے اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ بیشک وہ اپنے بندوں سے خَبِيْرٌۢ خبردار ہے اونکا حال جانتا ہے بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہے
سب کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ کسکو کیا چاہیے اور کسقدر چاہیے اور کب چاہیے وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور وہ ہے وہ جو
نازل کرتا ہے مینہ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا بعد اسکے کہ ناامید ہوگئے اوسکے برسنے سے وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ اور پراگندہ کرتا ہے اپنی
رحمت یعنی مینہ کو میدانوں اور پہاڑوں میں منتشر کرتا ہے وَهُوَ الْوَلِيُّ اور وہ ہے دوست مومنوں کا اور اونکے کام بنانے والا مینہ
برساکر اور رحمت منتشر فرماکر الْحَمِيْدُ تعریف کیا ہوا سب باتوں میں یا تعریف کرنے والا احمد کرنے والوں کا وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی دلیلوں اور خلقت کی نشانیوں میں سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہے آسمانوں اور
زمینوں کا وَمَا بَثَّ اور پیدا کرنا ہے اوس چیز کا جو پراگندہ کی فِيْهِمَا آسمان اور زمین میں مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے
والوں میں سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اور وہ خدا میدان حشر میں اونکو جمع
کرنے پر اِذَا يَشَآءُ جب چاہے قَدِيْرٌ قادر ہے اور اوسکے سوا سب اس بات میں عاجز ہیں وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھ تمکو پہونچتی
ہے مومنو مِّنْ مُّصِيْبَةٍ مصیبت اور آفت مال میں یا بدن اور اہل و عیال میں فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ تو سبب اوسکے ہے
جو کمائی کی تمہارے ہاتھوں نے یعنی تمہارے گناہوں کی شامت سے ہے ہر چند میرے حکم سے ہے مگر تمہارے گناہوں کی عقوبت اور وبال ہے
وَيَعْفُوْا اور عفو کرتا ہے اور درگذر کرتا ہے عَنْ كَثِيْرٍ بہت گناہوں سے اور اگر کسی بیگناہ کو مصیبت اور آفت پہونچتی ہے تو اوسکا
اجر اور زیادہ ہوگا امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
جتنی آیتیں اپنے پیغمبر پر بھیجیں ان سب میں اس آیت کے سبب سے بڑی امید ہے اسواسطے کہ اوسنے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب سے میں
مصیبت بھیجتا ہوں اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہوں اور وہ بڑا رحیم و کریم ہے جو گناہ ایکبار دنیا میں معاف کر چکا دوبارہ عقبیٰ میں
اوسکے سبب سے مواخذہ نہ کریگا وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہیں ہو تم اوسکا عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا مستحق پر
عذاب کرنے سے فِي الْاَرْضِ زمین میں وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہے تمہارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِيٍّ
کوئی دوست کام بنانے والا دنیا میں وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبیٰ میں عذاب کو باز رکھے وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ اور
اوسکی قدرت کی نشانیوں میں سے کشتیاں جاری ہیں فِي الْبَحْرِ دریا میں كَالْاَعْلَامِ پہاڑوں کے مانند بڑائی میں اِنْ يَّشَاْ
اگر چاہے خدا تو يُسْكِنِ الرِّيْحَ ٹھہرا دے ہوا کو جسکے سبب سے کشتی چلتی ہے اور جب ہوا ٹھہر جائے فَيَظْلَلْنَ تو ہوجاویں کشتیاں رَوَاكِدَ
ٹھہری ہوئیں عَلٰى ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والوں کو اضطراب ہو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیوں کو
رواں کرنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی میں صبر کرتا ہے شَكُوْرٍ
شکر گزار کو جو کشتی میں اوترتے وقت شکر کرتا ہے اَوْ يُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیوں کو یعنی
اونکو جو کشتیوں میں سوار ہیں بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کیے اونھوں نے گناہ وَيَعْفُ

ربع

اور معاف کرتا ہی عَنْ كَثِيْرٍ ؕ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ اور نجات دیتا ہی بہتون کو غرق ہونے سے بس اگر
چاہے تو مومنون کو نجات دے اور اگر چاہے تو کافرون کو غرق کرے کہ اونسے انتقام او ربدلا ہو جائے وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
اور تا کہ جان لین سب لوگ جو جھگڑتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ ہماری قدرت کی نشانیون مین کہ بلا نازل ہونے کے محل ہین مَا لَهُمْ وہ نہین ہو اونکے
واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِّنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق
رکھتی ہو جیسے مال و فرزند فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ تو وہ متاع ہی حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اوس سے فائدہ لیتے ہو
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہی آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہین وَّاَبْقٰى اور بہت باقی رہنے والی لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین وَالَّذِيْنَ
اور اون لوگون کے واسطے جو يَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا کنارے ہو جاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے گناہون سے
وَالْفَوَاحِشَ اور برے کامون سے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہین لوگون پر رنج یا نقصان یا برائی
سبب سے جو اونھین پہونچائی ہو يَغْفِرُوْنَ ۝ تو وہ اوس سے درگذر کرتے ہین اور معاف کر دیتے ہین لباب مین ہی کہ یہ آیت
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ اونھین لوگ مکہ معظمہ مین گالیان دیتے تھے اور جب اونھین غصہ آتا تو اوسے
ہضم کرتے اور گالیان دینے والون سے تعرض نہ کرتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ جب
اونھون نے اپنا سب مال راہ خدا مین خرچ کر دیا تو لوگون نے اونھین ملامت کی اور گالیون تک نوبت پہونچا دی اور اونھون نے حلم
اختیار کیا اور ملامت کرنے والون سے متعرض نہوتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ ان دونون حضرات کی شان مین ہی بلکہ اور مسلمانون کے حق مین بھی جو
ان بزرگون کا طریقہ اختیار کرین اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہی بیت مستغرق کار خود چنانم کہ گر ؛ پروائے ملامت گر بیکار ندارم
وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو اس سے انصار مراد ہین کہ حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین ایمان کی طرف بلایا تو اوسی وقت اونھون نے خوشی کے ساتھ ایمان قبول کر لیا وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ۠ اور برپا رکھی اونھون نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَاَمْرُهُمْ اور اونکا کام شُوْرٰى مشورے
ساتھ ہی بَيْنَهُمْ ۠ اونکے درمیان مین یعنی جب وہ کوئی کام کرتے ہین تو باہم صلاح اور مشورہ کر کے کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اور اوس چیز مین سے جو ہمنے عطا کیے ہین اونکو مال يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہین خدا کی راہ مین وَالَّذِيْنَ اور اون لوگون کے لیے
جو ایسے ہین کہ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جب پہونچتا ہی اونپر ظلم کافرون سے هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافرون سے
بدلا لیتے ہین اسواسطے کہ کافرون سے بدلا لینا فرض ہی اور اونپر جہاد کرنا لازم ہی وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا ۚ برا کام ہی مثل اوسکے دوسری جگہ لفظ سیئہ باوصف اسکے کہ سیئہ متعین ہی کلام کے جوڑ کے طور پر ہی جیسے وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا
فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظالم کو جو مسلمان ہو اور اوس سے بدلا نہ لے وَاَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان
فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ تو اوسکا اجر اللہ پر ہی مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہی تبیان مین

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ قیامت کے دن ندا ہوجائیگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہی اوس سے کہو کہ اوٹھے اور اپنا اجر لے
تو کوئی نہ اوٹھیگا مگر وہی جسنے ظالم کا ظلم معاف کر دیا ہو نظم عفو از گناہ سیرت اہل فتوت ست ہمہ بے حلم و عفو کار فتوت تمام نیست ما
بگذر ز جرم خصم و کرم کن کہ عاقبت ✣ در عفو لذتے ست کہ در انتقام نیست ✣ اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو یعنی اون لوگوں کو جو پہلے ظلم کرتے ہیں یا بدلا لینے میں حد سے گذر جاتے ہیں وَلَمَنِ انْتَصَرَ
اور جو کوئی بغض نکالے ظالم سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ بعد اسکے کہ اوس پر ظلم کیا ہو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ بغض نکالنے والوں کا گروہ
مَا عَلَيْهِمْ نہیں ہی اون پر مِّنْ سَبِيْلٍ ○ کوئی راہ غصہ اور ملامت کی یا اون پر کچھ گناہ نہیں ہی اِنَّمَا السَّبِيْلُ سوا اسکے
نہیں کہ غصہ و عذاب عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ اون لوگوں پر ہی جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر وَيَبْغُوْنَ فِى
الْاَرْضِ اور زیادتی ڈھونڈھتے ہیں اور حد سے گذرتے ہیں زمین میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے دلیل اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
ظالم اور باغی لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کا عذاب وَلَمَنْ صَبَرَ اور جو کوئی صبر کرے
لوگوں کی ایذا پر وَغَفَرَ اور درگذرے اونکے ظلموں سے اور بدلا نہ لے تو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ صبر کرنا اور معاف کر دینا
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ بہتر کاموں میں سے ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ یہ کام بڑے مردوں کا ہی ہر ایک کو یہ قوت
نہیں ہوتی کہ جفا سہے اور وفا کرے بیت وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ✣ کہ در طریقۂ ما کافری ست رنجیدن ✣ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہی خدا فَمَا لَهٗ تو نہیں ہی اوسکے واسطے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو کام بنائے مِّنْۢ
بَعْدِهٖ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا ہو وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ اور دیکھیگا تو کافروں کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
جبکہ وہ دیکھینگے عذاب کو یعنی قیامت کے دن کو يَقُوْلُوْنَ تو کہینگے کہ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ کیا ہی دنیا کی طرف پھرنے کی مِّنْ
سَبِيْلٍ ○ کوئی راہ کہ پھر وہاں جائیں اور جو نیک کام ہمسے فوت ہوے اونکا تدارک کریں وَتَرٰىهُمْ اور دیکھیگا تو کافروں کو
اوس روز کہ يُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہیں عَلَيْهَا آتش دوزخ پر کنایہ عمر فو کو رہو واضح ہونے کی جہت سے ہو واسطے کہ یہ بات
معلوم ہی کہ کافروں کا پیش ہونا آتش دوزخ ہی پر ہوگا خٰشِعِيْنَ اس حال میں کہ فروتن اور حقیر ہونگے مِنَ الذُّلِّ ذلت اور
رسوائی کے سبب سے يَنْظُرُوْنَ دیکھتے ہونگے آگ کی طرف مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ چھپی نگاہ سے یعنی کنکھیوں سے دوزخ کی طرف
دیکھتے ہونگے اور اوسکی ہول او ہیبت سے سر اوٹھانے کی مجال نہوگی ضحاک نے فرمایا کہ جب انکو دوزخ کی طرف ہنکائینگے تو چھپی
نگاہ سے دیکھینگے کبھی فرشتوں کو کبھی عرش کی طرف کبھی دوزخ کی جانب اور بعضے اس بات پر ہیں کہ طَرْفٍ خَفِيٍّ سے دل کی آنکھ مراد ہی
اسواسطے کہ کافر اندھے حشر کیے جائینگے تو دل سے دوزخیوں کا حال جانینگے جسطرح دنیا کے اندھے لوگوں کا مختلف حال پہچان لیتے ہیں
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور جب دوزخیوں کے حال پر دیکھینگے تو جو لوگ ایمان لائے وہ کہینگے کہ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ بیشک نقصان او ٹھانیوالے
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں جنھوں نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی جانوں میں وَاَهْلِيْهِمْ اور اپنے لوگوں میں يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قیامت کے دن جانوں میں نقصان یہ ہی کہ اپنے کو بتوں کی عبادت کے سبب سے آتش دوزخ کا مستحق کر لیا اور اپنے لوگوں میں نقصان اگر وہ دوزخی

ع ۱۴

تو یہ ہی کہ اونکو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہین تو یہ نقصان ہی کہ محروم اونکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ
بیشک ظالم یعنی مشرک فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ عذاب مین ہین کہ وہ عذاب برابر ملا ہوا ہی ہمیشہ باقی رہیگا کبھی منقطع نہوگا وَمَا كَانَ
لَهُمْ اور نہوگا ان کافرون کے واسطے مِّنْ اَوْلِيَآءَ کوئی دوستون اور مدد کرنے والون مین سے عذاب کے وقت کہ يَنْصُرُوْنَهُمْ مدد دین
اونکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہوگی کہ اونپر سے عذاب دور کرسکے اور خدا اونہین عذاب سے
نہ بچائیگا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہی خدا فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ تو نہین ہی اوسکے واسطے کوئی راہ نجات کی
اِسْتَجِيْبُوْا قبول کرلو لِرَبِّكُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اوسنے حکم کیا ہی اوسے مان لو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
قبل اسکے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہین ہی پھرنا اوسے مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے اوس دن کے آنے کا حکم ہوا ہی اور
یہ حکم نہ ٹلیگا مَا لَكُمْ نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور گریزگاہ يَّوْمَئِذٍ اوس دن وَّمَا لَكُمْ اور نہین
تمھارے واسطے مِّنْ نَّكِيْرٍ کچھ انکار اوسمین جو تمنے کیا ہی یعنی اپنے عملون سے منکر نہوسکوگے اسواسطے کہ کرام الکاتبین سے
اعمال ناموں مین لکھا ہوگا اور تمھارے اعضا بھی اون اعمال پر گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر موںھ پھیرین مشرک دعوت اسلام
قبول کرنے سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ تو ہمنے نہین بھیجا تجھے عَلَيْهِمْ اونپر حَفِيْظًا نگہبان کہ برے کام سے اونکو بچائے رکھو
اِنْ عَلَيْكَ نہین ہی تجھپر اِلَّا الْبَلٰغُ مگر حکم پہونچادینا اور تم حکم پہونچانے والے ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہین کافر کو یعنی پہونچاتے ہین مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَةً صحت اور دولتمندی تو فَرِحَ بِهَا
خوش ہوتا ہی اوسکے سبب سے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہی اونکو سَيِّئَةٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اسکے کہ آگے بھیج چکے اونکے ہاتھ برے کام فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر
كَفُوْرٌ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہین اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہون اور اکثر اونمین سے ایسے ہی ہین کہ راحت اور
نعمت بھول جاتے ہین اور محنت و مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہین امام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ شکر نکرنا
ایمان والون کی ناشکری اور کفران ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پادشاہی آسمانون کی اور
زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی يَهَبُ عطا کرتا ہی لِمَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِنَاثًا بیٹیان
اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور عطا کرتا ہی جسے چاہتا ہی الذُّكُوْرَ بیٹے فقط
بیٹیان نہین جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا جوڑا دیتا ہی اونکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی بیٹا بھی
عطا کرتا ہی اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسطرح اکیلی بیٹیان اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے
ساتھ متعلق کیا تھا اوسطرح یہان نہین ارشاد کیا اسواسطے کہ جہان فقط بیٹی عطا کرتا ہی وہان شاید ماں باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہان
فقط بیٹا عطا فرماتا ہی وہان شاید ماں باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو وہان اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہین عطا کرتے ہین جہان
بیٹا بیٹی دونون عطا فرمائے تو ماں باپ کو کچھ آرزو نہین باقی رہتی کہ اوسکی نفی کرنا چاہیے وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ اور کردیتا ہی جسے چاہتا ہی

عَقِيمًا ط لاولد کہ اوسکے اولاد پیدا ہی نہو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بیشک خدا جانتا ہی جو کچھ دیتا ہی قَدِيْرٌ
قادر ہی ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہی اوسکا علم اور دانائی جہل اور نادانی سے مقدس و مبرا ہی اور اوسکی قدرت اور توانائی عجز سے منزہ
اور معرا ہی بیت علم او برطرف از شائبۂ جہل و فتور ٭ قدرتش پاک زآلائش نقصان و قصور ٭ لکھا ہی کہ یہود نے حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکا خدا آپ سے بیواسطہ بات کیون نہین کرتا کہ آپ اوسکا دیدار بھی کرین جیسے حضرت موسیٰ اوس سے
کلام بھی کرتے تھے اور اوسکو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے
اوسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہین ہی اور نہ چاہیے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے
اوس سے دو بدو اور روبرو دنیا مین اور وہ آدمی اوسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہین ہوتا اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کرکے اور
وہ کلام پوشیدہ ہی کہ بہت سرعت اور جلدی کے ساتھ اوسے دریافت کر لیتے ہین یا بطریق الہام یا خواب مین القا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ یا بات کرتا ہی اوسکے ساتھ ورای حجاب سے یعنی آدمی حجاب اور آڑ مین ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ادریس علیہما السلام
ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردہ مین تھے موضح مین ہی کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وراے
حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابون مین تھے کہ خدا کا کلام سنا ایک حجاب زر سرخ کا دوسرا
مروارید سفید کا اور دونون حجابون مین ستر برس راہ کا فرق تھا اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا خدا بھیجتا ہی کوئی رسول فرشتہ اوس
بشر پر فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ تو وحی کرتا ہی وہ بھیجا ہوا فرشتہ اوس بشر کو جسکی طرف وہ بھیجا گیا ہی خدا کے اذن سے مَا يَشَآءُ
جو کچھ خدا چاہتا ہی اِنَّهٗ عَلِيٌّ بیشک وہ برتر ہی صفات مخلوق سے اور غالب ہی وحی پہونچانے مین حَكِيْمٌ جانتا ہی بشر کے
ساتھ کلام کرنا حکمت کی رو سے جس طرح پر کہ چاہیے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح وحی بھیجی ہمنے پیغمبرون کی طرف تمسے پہلے اسی طرح
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کیا ہمنے تیری طرف ای ہمارے حبیب رُوْحًا قرآن کو مِّنْ اَمْرِنَا ط اپنے حکم سے حق تعالیٰ نے قرآن کو
روح فرمایا اسواسطے کہ اوسکے سبب سے دل زندہ ہوتے ہین جسطرح بدن روح سے زندگی پاتا ہی مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تھا تو کہ جانے
وحی کے قبل کہ مَا الْكِتٰبُ کیا چیز ہی قرآن یعنی جب قرآن اوتارا نہ گیا تھا تو تم اوسے نہ جانتے تھے یا ازل مین جو سعادت و شقاوت
لکھی گئی تمکو کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الْاِيْمَانُ اور نہین جانتا تھا تمنے ایمان کی طرف دعوت کرنا اور بلانا یا ایمان کے احکام اور شرائع
اوسکے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہین پہچانتے تھے یعنی تمکو یہ نہ معلوم تھا کہ کون تمہارا ایمان لائیگا وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
اور لیکن کیا ہمنے کتاب یا ایمان کو نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ نور کہ ہدایت کرین ہم اوسکے سبب سے مَنْ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہین
مِنْ عِبَادِنَا ط اپنے بندون مین سے یعنی جب بندے اوسکو قبول کر لیتے ہین تو طریق دین کی راہ پاتے ہین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اور
یقینی تو پکارتا ہی ای ہمارے حبیب وحی کے سبب سے لوگون کو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھی راہ کی طرف تمہارا پکارنا تو
عام ہی تمام خلق کو اور میری ہدایت خاص ہی جسے مین چاہتا ہون ہدایت کرتا ہون اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا ایسی راہ جو
طالب کو منزل مقصود پر پہونچا دے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہی الَّذِيْ لَهٗ ایسا خدا کہ اوسکے واسطے نشانیان ہین مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ع ۵

وَمَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ آسمانون مین ہی اور زمین مین اَلَآ اِلَى اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی طرف تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ع
پھرینگے خلائق کے کام آخرت مین محققون کے نزدیک ہر وقت اور ہر حال مین سب کام اوسی کی طرف پھرتے ہین اور پردے اور واسطے اوٹھ جاتے ہین
یہ معنی حاصل ہوتے ہین نظم صورت کثرت حجب وحدت ست + غیبت ما مانع نور حضور ست + دیدہ دل باز کشا تا ببینی سر اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ

سورۃ الزخرف مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی تسع وثمانون آیۃ
سورۂ زخرف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نواسی آیتین ہین

ایاتہا ۸۹ رکوعاتہا کلماتہا حروفہا

معانقة عند المتقدمین ۱۲

حٰمٓ حروف مقطعہ آگاہ اور جتانے کے واسطے ہین تاکہ سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کردین اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو
لغت قدوہ مین ہی اس بات کی تائید کرتا ہی وہ جہان اونھون نے کہا ہی کہ حروف تہجی اداے تنبیہ کے واسطے آتے ہین اَلَا کے مقام پر
تو یہان حے اور میم کلام اعظم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ حے حیات حق کی طرف اشارہ ہی اور میم
اوسکے ملک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہی حیات نے زوال اور ملک نے انتقال کی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اور قرآن کی جو روشن اور
ظاہر ہی دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہون کا اور قسم کا جواب کیا یہ ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ
بیشک ہمنے بھیجی یہ کتاب قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین لَّعَلَّكُمْ تاکہ شاید تم عربی زبان ہو تَعْقِلُوْنَ سمجھو اور
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اوس چیز کے سبب سے جو اوسمین فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہین وَاِنَّهٗ اور تحقیق
کہ قرآن فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سب آسمانی کتابون کی اصل یعنی لوح محفوظ مین ہی جو کہ تغیر سے امن ہی لَدَيْنَا ہمارے پاس لَعَلِيٌّ البتہ بلند قدر
حَكِيْمٌ محکم کیا ہوا کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا اوساگلی آسمانی کتابون کو منسوخ کرنے والا ہی اور خود منسوخ نہین ہوا اَفَنَضْرِبُ
کیا پھر باز رکھین ہم عَنْكُمُ الذِّكْرَ تم سے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اَنْ كُنْتُمْ بسبب اسکے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ قوم
مشرک یعنی باوصف اسکے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اوسکی تکذیب کرتے ہو مگر ہم اپنی وحی نہ روکینگے بلکہ سبب حجت لازم کرنے کے واسطے
ہم ذکر پہ بھیجینگے اور تبیان مین یہ تفسیر کی ہی کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اوٹھالینگے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین
کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہونگے جو اوسپہ ایمان لائینگے اور اوسکے احکام پہ عمل کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے ہمنے
مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ پیغمبر اگلے لوگون مین کہ وہ لوگ مشرک اور مسرف تھے اور اونکے کفر نے ہمین رسول بھیجنے سے نہین روکا
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہین آیا اگلے کافرون کے پاس کوئی بھیجا ہوا ہمارے
پاس سے مگر یہ کہ تھے اوسکی قوم کے معاند کہ اوسکے ساتھ ہنسی کرتے تھے جسطرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور مسخراپن کرتے ہین
فَاَهْلَكْنَآ پھر ہلاک کر دیا ہمنے ہنسی کرنے کے سبب سے اونکو جو اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا بہت سخت تھے اونسے قوت کی رو سے
یعنی ان کافرون سے زیادہ جو قوی تھے اونکو ہمنے ہلاک کر دیا اور اونکی سختی اور شوکت نے ہمکو عاجز نہین کیا وَّمَضٰى اور گذرا قرآن مین کئی جگہ
مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ حال اور قصہ اگلون کا کہ اونھون نے پیغمبرون کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے اونکے ساتھ کیا کیا اس جگہ سے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ اور دشمنوں کے لیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگوں سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو
لَيَقُولُنَّ ضرور کہینگے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ پیدا کیا اونھیں اوس خداوند نے جو غالب ہی اپنے حکم مین الْعَلِيمُ جاننے والا
بندون کا احوال اسواسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل اور عاجز کا کام نہین ہو سکتا اور یہ آیت اون کافرون کے کمال جہالت اور
حماقت سے خبر دیتی ہی کہ اقرار تو کرتے ہین کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہی اور اوسکے غیر کی عبادت کرتے ہین پھر حق تعالی اپنی
صفت مین فرماتا ہی کہ الَّذِي جَعَلَ ایسا خداوند ہی کہ اوسنے پیدا کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا بچھونا بچھا ہوا
تاکہ تمھاری قرارگاہ ہو وَجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کین اور ظاہر کر دین تمھارے واسطے فِيهَا سُبُلًا اوس زمین مین راہین لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُونَ تاکہ شاید تم راہ پاؤ اونکے سبب سے اون شہرون اور مکانون کی طرف جہان تم جانا چاہو وَالَّذِي نَزَّلَ اور وہ
وہ خدا ہی جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے مَاءً بِقَدَرٍ پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے قدر یعنی نہ تو بہت کہ اوسکے سبب
غرق ہو جائین جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتون کی ضرورت کو کافی نہو فَاَنْشَرْنَا بِهِ پھر زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا شہر اور جگہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس جہت سے ہی
کہ یہ فعل اوسی کے ساتھ خاص ہی كَذٰلِكَ اسی زندہ کرنے کی طرح تُخْرَجُونَ تم نکالے جاؤگے قبرون سے زندہ ہو کر
وَالَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ اور وہ خداوند وہ ہی جسنے پیدا کین جنسین اور قسمین فرشتون اور مخلوقات کی كُلَّهَا وہ سب
بے کسی یار اور مددگار کے وَجَعَلَ لَكُمْ اور بنائی تمھارے واسطے مِّنَ الْفُلْكِ کشتیون سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون
مین سے مَا تَرْكَبُونَ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری مین لِتَسْتَوٗا تاکہ سیدھے ہو جاؤ عَلٰى ظُهُوْرِهٖ اونکی پشتون پر
سواری مین ثُمَّ تَذْكُرُوْا پھر یاد کرو نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اپنے رب کی نعمت اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جب سیدھے ہوے تم اوسپر
وَتَقُوْلُوْا اور کہو کہ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ پاک ہی وہ خدا جسنے مسخر کر دیا اور زیردست بنا دیا لَنَا هٰذَا ہمارے واسطے اس کشتی کو
یا اس چارپایہ کو کہ اوسپر سوار ہو کر خشکی اور تری ہم طی کرتے ہین وَمَا كُنَّا لَهٗ اور نہین ہین ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مُقْرِنِيْنَ
تھامنے والے اور فرمانبردار کرنے والے وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لَمُنْقَلِبُوْنَ پھرنے والے ہین
اپنی آخر عمر مین اوس سواری پر جسکو جنازہ کہتے ہین اور دنیا کی سواریون مین وہ اخیر سواری ہی بیت مُشدار و عنان کشیدہ رو
آخر کار ہ برمرکب چوبین زجہان خواہی رفت ؛ حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب مین پاے مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے
اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ الحمد للہ علی کل حال سُبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون موضح مین ہی
کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سُبحان الذی آخر تک
پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تمکو کسنے یہ حکم کیا ہی سوار نے عرض کی کہ ای فرزند رسول اللہ ہمین کیا حکم کیا ہی فرمایا کہ ان تذکروا نعمۃ ربکم ہی یہ کہ یاد
کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ اسطرف اشارہ ہی کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وَجَعَلُوْا اور حکم کرتے ہین

کافر اور مقرر کرتے ہین لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اوسکے بندون مین سے ایک حصہ یعنی کہتے ہین کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین کافرون کے جہل سے یہ تعجب ہی کہ اوسکی خالقیت اور عزت اور علم کا اقرار کرنے کے بعد اوسکے واسطے اولاد ثابت کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتون مین سے ہی اور وہ سب جسمون کا خالق ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ البتہ ناشکرا کھلا ہوا ہی اوسکا کفر کہ حق تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہی اور اون کافرون کی جہالت کی نشانیون مین سے ایک یہ ہی کہ بیٹیون کی نسبت حق تعالی کی طرف کرتے ہین اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اَمِ اتَّخَذَ لیلیا ہی خدا نے اپنے واسطے مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیز مین سے جو وہ پیدا کرتا ہی بَنٰتٍ بیٹیان کہ بہت بری اور ناقص ہوتی ہین وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ اور تمکو برگزیدہ کیا اور خاص کرلیا بیٹون کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہین اور یہ بات کیونکر ہونا چاہیے کہ خدا کا بچہ بندہ کے بچہ سے کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اون مشرکون مین سے جو خدا کی طرف بیٹیون کو منسوب کرتے ہین کہ وہ بنو ملیح ہین بِمَا ضَرَبَ ساتھ اوس چیز کے کہ بناتا ہی لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا خدا ے مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیون کی نسبت کرتے ہین تو فی الحقیقہ اوسکے واسطے مثل اور مانند ٹھہراتے ہین اسواسطے کہ اولاد کو ضرور ہی کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیون کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہین پس اون کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اوسکا منہ مُسْوَدًّا کالا نہایت رنج اور غم کے سبب سے وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اور وہ بھرا ہوتا ہی غم اور بیچینی اور بے صبری مین یعنی اپنے دل ہی دل مین غم کھاتا ہی پس ای کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیان نہین پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیون روا رکھتے ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش کیا جاتا ہی فِي الْحِلْيَةِ زیور مین یعنی نازمین پرورش پاتا ہی اور اوسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ نہ بیان کرنے والا مطلب کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اکثر عورتون مین یہ دونون صفتین نہین ہوتی ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اوسے فرزندی مین لیتا ہی اور کافرون کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتون کا الَّذِيْنَ هُمْ ایسے فرشتے کہ وہ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہین اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا لڑکیان یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی مین مشغول رہتے ہین کافر اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور اونھون نے دیکھا ہی خَلْقَهُمْ پیدا کرنا خدا کا اونکو کہ عورت ہونے کی صفت اونمین دیکھی ہو معالم مین ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافرون سے پوچھا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ فرشتے عورتین ہین تو کافرون نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادون سے سنا ہی اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے باپ دادا جھوٹ نہین بولتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا سَتُكْتَبُ قریب ہی کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ اونکی گواہی وَيُسْئَلُوْنَ ۝ اور پوچھے جائین قیامت کے دن کہ یہ بات بتاؤ وَقَالُوْا اور کہا بنو ملیح نے خزاعہ سے کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنٰهُمْ نہ پوجتے ہم فرشتون کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہین کہ خدا کی مشیت بندون کی مشیت پر غالب ہی اور یہ اعتقاد تو ایمان مین سچ ہی تو لاجرم حق تعالی نے فرمایا

ع ۱۵

مَا لَهُمْ نہین ہو اونکے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی روسے نہین کہتے بلکہ مشیت کو
حکم آلہی ضائع کرنے پر دلیل کرتے ہین اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ مگر یہ جھوٹ کہتے ہین اور وسیط مین ہی کہ اونکا مدعا یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے
ہماری تقدیر مین اونکی پرستش لکھدی ہی اور اس بات پر خدا راضی ہی تو اس بات کے سبب سے ہمپر عذاب نکریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالیٰ کسی کافر کے کفر سے راضی نہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ جو وہ کہتے ہین ایسا نہین ہی کیا دی تھی ہمنے اونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ تو وہ اوس کتاب پر چنگل مارنے والے ہون اور
اوس سے دلیل نکالین اور یہ بات مقرر ہی کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہین دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لائین اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہین کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ
اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر راہ پائے ہوے ہین یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہین جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہین بھیجا ہمنے قبل تمہارے
ای ہمارے حبیب فِیْ قَرْيَةٍ کسی قریہ مین مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والون کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گاؤن کے دولتمند ولی مغرورون نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ۝
پیروی کرنے والے ہین قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بعضون نے قُلْ پڑھا ہی یعنی کہ ای پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہون مین تمہارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہی تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھون نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین تو تقلید کی شامت سے اونکا کام تکبر اور
دشمنی کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد ✽ کہ دو صد لعنت برین تقلید باد ✽ گرچہ عقلش سوے بالا مے پرد ✽ مرغ تقلیدش بپستی مے پرد ✽
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدون اور معاندون سے اونکی جڑ اوکھاڑ کر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والون کا اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی پھر فرماتا ہی ع ۱
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمہارے باپ دادا مین سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہین
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کر جا وقت کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم لوگون سے
جب اونھین بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھتا ہی ہدایت پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِیْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت مین
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوے اور بعضون نے کہا ہی کہ عقب ابراہیم سے

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کی نسل مین کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ تا کہ شاید کافر شرک سے پھرین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئین بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہمنے هٰۤؤُلَآءِ کافرون کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ مین ہین وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز اور نعمت بے اندازہ عطا کرکے حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور پیغمبر آشکارا دلیلون اور معجزون کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلون اور آیتون کے ساتھ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست او درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکرگزاری مین فرمانبرداری کرتے اونکے نافرمانی انکار مین زیادتی کرکے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہی وَّاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین اور باور نہین رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اوترا ہی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے دوبارہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہ اوتارا گیا هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہی عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونون گانون مین سے کہ مکہ معظمہ اور طائف ہی عَظِيْمٍ ۝ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا مکہ مین ولید بن مغیرہ پر یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف پر اور طائف مین عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ پر کافرون کا مدعا یہ تھا کہ رسالت منصب ہی چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات قدسی سے آراستہ ہونا ہی اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی مصرع تا دوست ازان میان کرا مے خواہد ٭ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ تقسیم کرتے ہین رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیان کیا انکے دست تصرف مین ہین تا کہ جسپر چاہین نبوت کا دروازہ کھول دین نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہین فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور وہ اوسکی تدبیر او تغییر مین عاجز ہین پس کیا امر رسالت مین کہ مراتب انسانیہ مین اعلی رتبہ ہی دخل دیتے ہین وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ درجون کی رو سے روزی مین کہ ایک مالدار ہی دوسرا فقیر یا حریت مین کہ ایک آزاد ہی دوسرا غلام یا بزرگیون مین کہ ایک فاضل ہی دوسرا مفضول حقائق سلمی مین ہی کہ درجون کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہی جسکی خو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تا کہ بنالین بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگون سے کام کو کہین تا کہ ان کام کرنے والون کے کام مین اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تا کہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہی مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین مال دنیا اور اوسے بزرگی کا سبب جانتے ہین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ ہی کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص پر یا آخرت پر دنیا کو

مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی روسے نہین کہتے بلکہ مشیت کو
حکم آلہی ضایع کرنے پر دلیل کرتے ہین اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ مگر یہ جھوٹ کہتے ہین آور وسیط مین ہی کہ اونکا مدعا یہ تھا کہ حق تعالی نے
ہماری تقدیر مین اونکی پرستش لکھدی ہی اور اس بات پر خدا راضی ہی تو اس بات کے سبب سے ہمپر عذاب نکریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالی کسی کافر کے کفر سے راضی نہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ جو وہ کہتے ہین ایسا نہین ہی کیا دی تھی ہمنے اونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ تو وہ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ اوس کتاب پر چنگل مارنے والے ہون اور
اوس سے دلیل نکالین اور یہ بات مقرر ہی کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہین دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لائین اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہین کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ
او خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر راہ پائے ہوے ہین یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہین جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہین بھیجا ہمنے قبل تمہارے
ای ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ مین مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والون کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ ۙ اوس گاؤن کے دولتمند ون اور سرداروں نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ۝
پیروی کرنے والے ہین قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بکرنے قُلْ پڑھا ہی یعنی کہا ای پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہون مین تمہارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہی تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ ۭ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھون نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین تو تقلید کی شامت سے اونکا کام تکبر اور
دشمنی کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد ٭ کہ دو صد لعنت بران تقلید باد ٭ گرچہ عقلش سوے بالا مے برد ٭ مرغ تقلیدش بپستی مے پرد
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدون اور معاندون سے اونکی جڑ اوکھاڑکر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والون کا اِس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی پھر فرماتا ہی
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمہارے باپ دادا مین سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہین
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کر جاوسے کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم لوگون سے
جب اونھین بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۙ اوس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھتا ہی ہدایت پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت مین
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوے آور بعضون نے کہا ہی کہ عقب ابراہیم سے

ع ۱

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کی نسل مین کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ○ تاکہ شاید کافر شرک سے پھرین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئین بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہمنے
هٰٓؤُلَاۤءِ کافرون کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ مین ہین وَاٰبَاۤءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز
اور نعمت نے اندازہ عطا کرکے حَتّٰى جَاۤءَهُمُ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ○ اور پیغمبر آشکارا دلیلون اور معجزون کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلون اور آیتون کے ساتھ وَلَمَّا جَاۤءَهُمُ
الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست اور درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکرگزاری مین فرمانبرداری کرتے اونکے
انکار مین زیادتی کرکے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہی وَّاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہین
اور باور نہین رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اوترا ہی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے دوبارہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہ اوتارا گیا
هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہی عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونون گانون مین سے
کہ مکہ معظمہ اور طائف ہی عَظِيْمٍ ○ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا مکہ مین ولید بن مغیرہ پر یا عتبہ بن
ربیعہ یا اخنس بن شریف پر اور طائف مین عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ پر کافرون کا مدعا یہ تھا کہ رسالت منصب عظیم
چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ
اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات
قدسی سے آراستہ ہونا ہی اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ مرتبہ
حاصل ہوتا ہی مصرع تا دوست از ان میان کرا خواہد + تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ تقسیم
کرتے ہین رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیان کیا انکے دست تصرف مین ہین تاکہ جسپر
چاہین نبوت کا دروازہ کھول دین نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ
چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہین فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور وہ اوسکی تدبیر اور تغییر مین عاجز ہین پس کہان امر رسالت مین
کہ مراتب انسانیہ مین اعلی رتبہ ہی دخل دیتے ہین وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ
درجون کی رو سے روزی مین کہ ایک مالدار ہی دوسرا فقیر یا حریت مین کہ ایک آزاد ہی دوسرا غلام یا نیکیون مین کہ ایک فاضل ہی دوسرا
مفضول حقائق علمی مین ہی کہ درجون کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہی جسکی خو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا
لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تاکہ بنالین بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگون سے کام کو کہین تا کہان کام کرنے والون کے کام نہین
اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تاکہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہی مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین مال دنیا اور اوسے
بزرگی کا سبب جانتے ہین وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ ہی کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص پر یا آخرت پر دنیا کو

اختیار کر لینے مین لَجَعَلْنَا تو البتہ ہم کر دیتے لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ اوس شخص کے واسطے جو نہین ایمان لاتا خدا کا لِبُيُوْتِهِمْ اونکے گھرون کو سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھتین سونے کی وَّمَعَارِجَ اور سیڑھیان کہ اونکے سبب سے عَلَيْهَا چھت پر اون گھرون کی يَظْهَرُوْنَ ۝ چڑھین اور اپنے کو دکھائین وَلِبُيُوْتِهِمْ اور کر دیتے ہم اونکے گھرون کو اَبْوَابًا دروازے وَّسُرُرًا عَلَيْهَا اور تخت چاندی کے کہ اوسپر يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ تکیہ لگا کر سب بیٹھین اس آیت مین اشارہ ہی دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ قدر قیمت نہین ہی اور اگر ایسا نہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنے اور جمع کرنے مین مشغول ہو جاتے اسواسطے کہ اکثر طبیعتین دنیا کی محبت کے ساتھ مخلوق ہین اور اوسکے سبب سے عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہ کر کفر اور ناشکری کی طرف لوگ میل کرتے ہین اور اگر کافرون کے گھرون کی چھتون اور دروازون اور سیڑھیون اور تختون کو بالکل ہم چاندی کا کر دیتے وَزُخْرُفًا ط اور باوجود اسکے اونکو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا کرتے کہ یہ سب چیزین وہ سونے کی بناتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اور نہین ہی یہ سب جو یاد کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط مگر متاع زندگی دنیا کی یعنی زائل و منتقل ہو جانے والی ہی وَالْاٰخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعض نے کہا ہی کہ بہشت عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس یعنی اوسکے حکم مین لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ع پرہیزگارون کے واسطے ہی جنھون نے شرک اور گناہون سے احتراز کیا اور لذت حاصل کرنے کی چیزون اور اس جہان کی نعمتین جو فنا ہو جانے والی ہین اونسے اجتناب کیا اور بچے رہے قطعہ ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت + و اندر طلب دولت باقی بشتافت + آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید + وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت + وَمَنْ يَّعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرائے یعنی انکار کرے عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال اور حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اوسکی رحمت کا امیدوار نرہے تو نُقَيِّضْ مسلط کر دیتے ہین ہم لَهٗ اوسکے واسطے شَيْطٰنًا شیطان فَهُوَ پس وہ شیطان لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ خ اوسکے واسطے ہمنشین اور مسافر و ہمراز اور مصاحب ہتا ہی یعنی دنیا مین او ر ہمیشہ اوسکو وسوسہ دینے اور اغوا کرنے مین مشغول رہتا ہی نفحات الانس مین ہی کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد مین بیٹھے تھے جن بولا کہ ای شیخ ان لوگون کو آپ کیسا دیکھتے ہین فرمایا کہ بعض کو بیخواب بعض کو خواب غفلت مین اوسنے پوچھا کہ جو کچھ انکے سرون پر ہی وہ بھی آپ دیکھتے ہین کہا نہین پس اوسنے اونکی آنکھین ملین تو اونھون نے دیکھا کہ ہر شخص کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہی بعض کی آنکھون پر اپنے بازو لٹکا دیے ہین اور بعض کے ساتھ یہ معاملہ ہی کہ کبھی تو بازو اونکی آنکھون پر لٹکا دیتا ہی کبھی سر پر اوٹھا لیتا ہی اونھون نے اوس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہی وہ بولا کہ آپنے نہین پڑھا ہی کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا یہ کوے شیطان ہین انکے سرون پر بیٹھے ہوے اور ہر ایک پر اوسکی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوے ہین باعی دریغ و دردکہ بانفس ہمقرین شدہ ایم + وزین معاملہ با دیو ہمنشین شدہ ایم + ببارگاہ فلک بودہ ایم و رشک ملک + ز جور نفس چنانچنین شدہ ایم + وَاِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَيَصُدُّوْنَهُمْ ضرور باز رکھتے ہین اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِيْلِ راہ حق سے وَيَحْسَبُوْنَ اور پہچانتے ہین کافر آدمی اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ پائے ہوے ہین یا گمان کرتے ہین کہ شیطان اہل ہدایت ہین اور اسی گمان پر رہتے ہین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا یہانتک کہ جب آئیگا ہمارے پاس وہ انکار کرنے والا اور بکر نے جاؤنا جمع کا صیغہ پڑھا ہی اور بکر کی قرأت اظہر ہی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ منکر اور اوسکے

نصف ۱۰ ع

ساتھی شیطان کو ایک زنجیر مین باندھ کر میدان حشر مین لائینگے اور وہ دوزخ مین ڈالدینگے معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ جب کافرون کو اوٹھا کر میدان حشر مین لائینگے تو جو شیطان دنیا مین اوسکا ساتھی ہوگا اوسوقت اوسکے ساتھ ہوگا جدا نہو جائیگا یہانتک کہ
دوزخ مین جائینگے غرضکہ جب میدان حشر مین آئینگے تو قَالَ کہیگا عاصی یعنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوے تھا وہ اپنے شیطان سے کہیگا کہ
یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ اے کاشکے ہوتی میرے تیرے درمیان بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالی نے مشرق کو
لفظ مین غالب کہا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا موضح مین ہی کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہین اون دونون
مشرقون مین بھی بہت فرق ہی غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہیگا کہ کاشکے تو مجھسے اور مین تجھسے دور رہتا فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ○
پس تو برا ساتھی ہی پھر کہنے والا اونسے کہیگا کہ وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اور فائدہ نہ دیگی تمکو آخرت مین یہ آرزو اور تمنا اِذْ ظَّلَمْتُمْ
جب ظلم کر چکے تم اپنی جانون پر دنیا مین اَنَّکُمْ اسواسطے کہ تم ہو فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ ○ عذاب دوزخ مین شریک یعنی چاہیے
کہ عذاب مین شریک رہو جسطرح سبب عذاب مین شریک تھے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ تمکو یہ بات کچھ فائدہ نہ دیگی کہ تم عذاب مین شریک
رہو یعنی عذاب مین شریک ہونے کے سبب سے کسی کا سے عذاب کم نہو جائیگا لکھا ہی کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے ایمان
لانے کے ساتھ بہت متعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافرون کو اکثر دعوت فرماتے اور کافرون کا عناد اور
انکار بڑھتا ہی جاتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَفَاَنْتَ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنا سکتے ہو بہرون کو یعنی اونکو
جنکے دل کے کان بہرے ہین تم کیا حق بات سنا سکتے ہو اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھون کو یعنی دل کے
اندھون کو راہ حق کیا تم دکھا سکتے ہو وَمَنْ کَانَ اور جو کوئی ہی فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین یعنی یا رسول اللہ
گمراہون کو ہدایت کرنے پر تم قادر نہین ہو تو اپنے نفس کو بہت رنج اور تکلیف نہ دو فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِکَ پھر اگر تمکو ہم اپنے جوار
رحمت مین لیجائین قبل اسکے کہ اونکا عذاب تمکو دکھائین تو تم دل خوش رکھو فَاِنَّا مِنْهُمْ کہ بیشک ہم اونسے مُّنْتَقِمُوْنَ ○ ع
انتقام لینے والے ہین عذاب کرکے اَوْ نُرِیَنَّکَ یا اگر دکھلائین ہم تمکو الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ وہ جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونکے واسطے
عذاب کا دنیا مین فَاِنَّا عَلَیْهِمْ تو بیشک ہم اونپر مُّقْتَدِرُوْنَ ○ قادر ہین یعنی بہر حال اونپر عذاب ہوگا تمھاری حیات مین
یا تمھاری وفات کے بعد فَاسْتَمْسِکْ پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بِالَّذِیْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اوس چیز کو جو وحی کی گئی ہی
تیری طرف آیتین اور احکام اِنَّکَ بیشک تو اے ہمارے حبیب عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر ہی کہ اوس راہ سے جلد
منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَذِکْرٌ لَّکَ البتہ شرف اور عزت ہی تیرے واسطے وَلِقَوْمِکَ اور تیرے
گروہ قریش کے لیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ قوم سے تمام عرب مراد ہین اور اونکا شرف یہ ہی کہ قرآن اونکی زبان مین ہی اور قریش کو ایک
خصوصیت ہی کہ آپ اونہین سے ہین اور اونہین بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم سے امت مراد ہی وَسَوْفَ
تُسْـَٔلُوْنَ ○ اور قریب ہی کہ پوچھے جاؤگے نعمت اور شکر گزاری یعنی تمسے نعمت اور شکر گزاری کا سوال ہوگا وَسْـَٔلْ اور پوچھو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اون لوگون کو جنکو ہمنے تمسے قبل بھیجا تھا یعنی اونکا حال استفسار کرو

مِنْ رُّسُلِنَآ ہمارے بھیجے ہوؤن مین سے کہ فرشتے ہین یا اگلے رسولون سے سوال کرو کہ ہمنے اَجَعَلْنَا کیا حکم کیا ہی ہمنے مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ؏ بہت سے معبود کہ پوجے جائین یعنی پوچھو کہ ہمنے اونکی ملتون مین سے کسی ملت مین کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہی اس کلام سے توحید پر سب انبیا علیہم السلام کے جمع ہونے کی گواہی لینا مراد ہی معالم مین فرمایا ہی کہ شب معراج مین جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولون کو حق تعالی نے جمع کیا اور آپ کو حکم دیا کہ انسے پوچھو آپ نے مضمون کلام مین شک نہین کیا اور کسی سے نہین پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سید عالم نے انبیا سے یہ سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپکا یقین بہت کامل اور ایمان بہت محکم ہی اس بات سے کہ آپ یہ سوال کرین **بیت** آنکہ در کشف وارد استقلال ✤ کی توجہ کند باستدلال ✤ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی اور بیشک بھیجا ہمنے موسی کو بِاٰيٰتِنَآ اپنے معجزات کے ساتھ کہ نبوت کی کھلی ہوئی علامت ہی اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا موسی علیہ السلام نے اونکو کہ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک مین رسول ہون رب العالمین کا فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ پھر جب آیا اونکے پاس موسی ہماری نشانیان جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اِذَا هُمْ اوسوقت وہ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝ اوس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیان اور معجزے دیکھکر کچھ اونمین غور و تامل اونھون نے نکیا دیکھتے ہی ہنسی اور مسخراپن شروع کر دیا وَمَا نُرِيْهِمْ اور نہین دکھاتے ہین ہم اونکو مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی اِلَّا هِيَ مگر یہ کہ وہ اَكْبَرُ بہت بڑی ہوتی ہی مِنْ اُخْتِهَا اوس پہلی سے جو اوسکے مثل اور مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے کہ اوسکی جہت سے دوسرے پر تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزون کا وصف مراد ہی وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ اور پکڑ لیا ہمنے اونکو قحط اور کلنیون اور ٹڈیون وغیرہ کے عذاب مین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ کہ شاید وہ پھرین باطل آئین سے اور آئین دین حق کی طرف اور جب عذاب اونھون نے آنکھون سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے موسی علیہ السلام سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اے مرد جادوگر یعنی اے عالم کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اسواسطے کہ جادو اونکے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہین کہ اے وہ شخص جو علم سحر مین مقدم اور سب ساحرون پر غالب ہی یا چونکہ حضرت موسی علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہکے پکارتے تھے اوسی عادت کے موافق اسوقت بھی کہا کہ اے ساحر اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو بِمَا عَهِدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوسنے یعنی اوس عہد کے ساتھ جو اوسنے ہی عِنْدَكَ تیرے نزدیک اور وہ آپکی دعا قبول کرتا ہی یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہین اوسے آپکا خدا قبول فرماتا ہی تو ہمسے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ دعا کیجیے اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝ بیشک ہم راہ پائے ہوے ہین یعنی ہمپر سے اگر عذاب دفع ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لائین اور راہ پائین فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جب لیگئے ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب کو موسی علیہ السلام کی دعا سے تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ اوسی وقت اونھون نے عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسی کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ اونکا ایمان لائین تو اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا اور اونچے کوٹھے پر چڑھا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور ندا کی فرعون نے خود فِيْ قَوْمِهٖ اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر سے

عذاب دفع ہوگیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ یٰقَوْمِ کہا کہ ای میری قوم یعنی ای قبطیو اَلَیْسَ لِیْ کیا نہین ہی میرے واسطے یعنی ہی میرے لیے مُلْکُ مِصْرَ ملک مصر کا سکندریہ سے شام کی سرحد تک وَھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ اور یہ نہرین آب نیل کی تَجْرِیْ بہتی ہین مِنْ تَحْتِیْ وہ جاری ہین میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہرون مین تقسیم تھا اور اونمین سے بڑی چار نہرین فرعون باغ مین جاری تھین نہر الملک نہر طولون نہر دمیاط نہر تنیس اور یہ نہرین اوسکے محل کے نیچے سے بہتی تھین پس فرعون نے ان نہرون کے سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغون مین یہ نہرین بہتی ہین اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پھر تم میری عظمت اور حشمت نہین دیکھتے اور موسیٰ کو یہ باتین نہین حاصل اَمْ اَنَا خَیْرٌ بلکہ مین بہتر ہون مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ اس شخص سے جو میرے ملک مین ھُوَ مَھِیْنٌ وہ ذلیل او بیقدر ہی وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ اور نہین ظاہر کرسکتا بات یعنی مطلب نہین بیان کرسکتا اسواسطے کہ اوسکی زبان ہکلی ہی اور اوس ملعون نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ اوس گرہ کو کھول دیا تھا مگر یہ بات قوم پر پوشیدہ تھی اسواسطے کہ رسول ہونے کے قبل حضرت موسیٰ کو اونھون نے ایسا ہی جانا اور دیکھا تھا فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْہِ پھر کیون نہ ڈالے اوسپر اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ کنگن سونے کے اوس زمانہ مین یہ رسم تھا کہ جسکو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو سونے کے کنگن اوسکے ہاتھ مین اور سونے کا طوق اوسکے گلے مین پہنا دیتے تھے فرعون بولا کہ اگر موسیٰ سچ کہتا ہے کہ قوم کی سرداری اور ریاست اوسکے نامزد ہوچکی ہی تو حق تعالیٰ نے اوسے سونے کے کنگن کیون نہ دیے اَوْجَآءَ یا کیون نہ آئے مَعَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اوسکے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِیْنَ ملے ہوے اوسکے ساتھ اور اوسکی یاری اور رہواری کے لیے اسواسطے کہ جو بادشاہ اپنی جگہ پر ایلچی بھیجتا ہی تو اپنے خواص کا ایک گروہ اوس ایلچی کی خدمت کے واسطے نامزد کرتا ہی کہ اوسکا لشکر بہت ہوجائے اور وہ خواص سلطانی ہر حال مین اوسکے مدد و معاون رہین تو یہ کیونکر ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر مفلس کو اپنے پاس سے رسول کرکے بھیجے فَاسْتَخَفَّ تو ہلکی عقل کا پایا فرعون نے اس مکر مین قَوْمَہٗ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا یہ فریب اونمین اثر کر گیا فَاَطَاعُوْہُ تو اطاعت کی قوم کے لوگون نے اوسکی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل ہاتھ اوٹھا لیا اِنَّھُمْ کَانُوْا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فٰسِقِیْنَ گروہ باہر نکلے ہوے عبادت سے اور اوسکی فرمانبرداری کے دائرہ سے بلکہ طریق عقل سے خارج تھے کہ جاہ و مال فانی پہ اعتماد کرکے موسیٰ علیہ السلام کو نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا بیت فرعون و عذاب بدو ریش مرتفع ٭ موسیٰ کلیم اسد و چوبے و شبانی فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا پھر جب غضب مین لائے ہمکو جھگڑے اور غلبہ مین زیادتی کرکے یا غصے مین لائے ہمارے رسول کو تو اِنْتَقَمْنَا مِنْھُمْ انتقام لیا ہمنے اونسے فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو دریا مین فَجَعَلْنٰھُمْ سَلَفًا پھر کردیا ہمنے اونکو آگے چلنے والا اون کافرون کا جو اونکے بعد آئین یعنی ہمنے اونکو آیندہ پیدا ہونے والون مشرکون کا پیشوا کردیا تا استحقاق عذاب مین اونکے کامون کی تقلید کرین وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ اور کردیا ہمنے اونکو نصیحت اور عبرت پچھلون کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور مرتبہ پر ہون اسواسطے کہ عبرت لینے والے کو اونکے قصہ عجیبہ کا ملاحظہ کرنا احوال پہ جانے پر کافی ہی اور از انجملہ یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تو اوسے بھی اوسی کے پانی مین ڈبو دیا اور جسپر اوسنے ناز کیا تھا وہ اوسکی

ع ۵ ۱۱

فریاد کو نہ پہونچا بیت در سرداری کہ باشدت سرداری ✤ اندر سر آن روی کہ در سرداری ✤ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صنادید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا اور جنکو تم پوجتے ہو اونمین کچھ خیر نہین ہی تو ایک گروہ نے جواب دیا کہ عیسی نصاریٰ کے معبود ہین خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسی نیک بندہ ہی تو اونمین بھی کچھ خیر نہین اور کفار قریش اپنے گروہ سے یہ بات سنکر چیخے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملزم ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اور جب مثال دیا گیا مریم کا بیٹا تو اِذَا قَوْمُكَ اوسوقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ اوس مثل سے انکار کرتے ہین اور غل کرتے ہین اس آیت کے سبب نزول مین ایک قول یہ ہی کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسی مخلوق بھی ہین اور نصاریٰ کے معبود بھی تو ممکن ہی کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہون یا اونھون نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہی کہ عیسی اللہ کے بیٹے ہین تو کیون نہ چاہیے کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہون اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا کہ خدا کے سوا عیسی کو نصاریٰ نے پوجا تو جب عیسی آگ مین ہونگے تو ہم اور ہمارے خدا بھی آگ مین ہونگے اس قول کی تائید کرتا ہی وہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَقَالُوا ءَأٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اور کہا مشرکون نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہین اَمْ هُوَ یا عیسی جب عیسی جہنم کے پتھر ہونگے تو ہمارے خدا بھی ہون مَا ضَرَبُوهُ نہین دی وہ مثال لَكَ تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہین بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ سب امور مین ایک گروہ ہین خَصِمُونَ ۝ خصومت کرنے والے اِنْ هُوَ نہین ہی عیسی اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہی ہمنے عَلَيْهِ اوسپر نبوت اور رسالت دیکر وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا اور کر دیا ہمنے اوسکو ایک نشانی اور امر عجیب لِبَنِي اِسْرَاءِيلَ ۝ بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بے باپ کے اونکا پیدا ہونا عجیب قصون مین سے ایک قصہ ہی اور سب قصون کے مثل وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کر دین ہم تمھارے بدلے مَلٰٓئِكَةً فرشتے یعنی تمکو ہلاک کر کے تمھارے بدلے ہم فرشتے لائین فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝ زمین مین تمھارے پیچھے آئین وَاِنَّهٗ اور بیشک عیسی علیہ السلام لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ علم ہی ساعت کے واسطے یعنی اونکے سبب سے جانوگے کہ قیامت نزدیک ہی اسواسطے کہ قیامت کی علامت مین سے ایک حضرت عیسیؑ کا اوترنا ہی کہ جب اہل زمین پر دجال کا تسلط ہو جائیگا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے کنارے منارۂ بیضا کے قریب اوترینگے اور رنگین کپڑے پہنے ہوے اپنی دونون ہتھیلیان دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوے اور اونکے رخسارۂ مبارک پر پسینا آیا ہوگا جب سر آگے جھکائینگے تو قطرے اونکے چہرے سے ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اوٹھائینگے تو قطرے اونکے چہرے پر موتیون کی طرح روان ہونگے اور جس کافر پر اونکی سانس پہونچیگی وہ مر جائیگا اور جہانتک اونکی نگاہ پہونچیگی وہانتک اونکی سانس بھی پہونچیگی پھر وہ دجال کی تلاش مین چلینگے اور باب لد جو ایک موضع ہی ولایت شام مین جب وہان پہونچینگے تو اوسکو قتل کرینگے تو اوسوقت یاجوج ماجوج نکلینگے اور عیسی علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجائینگے اور وہان پناہ اور آڑ پکڑینگے غرضکہ جب معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہین فَلَا تَمْتَرُنَّ تو شک نہ کرو اور جھگڑا نہ مچاؤ بِهَا قیامت آنے مین وَاتَّبِعُونِ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی هٰذَا یہ ہی صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝ سیدھی راہ

کہ اوسپر کوئی گمراہ نہین ہوتا وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تمکو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے سبب سے تو اوسکی متابعت نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے ہی عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی اور جبکہ آئے اونکے پاس عیسی علیہ السلام بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ یا انجیل کی آیتون یا کھلے ہوے معجزون کے ساتھ تو قَالَ کہا عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ آیا ہون تمھارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو مشتمل ہے قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ اور اسواسطے کہ بیان کرون مین تمھارے واسطے اور ظاہر کردون بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِیْهِ اوسمین کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم عذاب الٰہی سے وَاَطِیْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ مین تمکو حکم کرون اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اوسکے حکم سے مین حکم کرتا ہون هُوَ رَبِّیْ وہ رب ہی میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوْهُ پس اوسکی عبادت کرو یگانگی کے ساتھ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہ ہی سیدھی راہ جسمین نہ کج ہی نہ موڑ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ تو مختلف ہوے گروہ مِنْۢ بَیْنِهِمْ نصاری مین سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرسیہ شمعونیہ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا تو وا ے اونکے حال پر جنھون نے ظلم کیا ان گروھون مین سے مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ عذاب سے اوس دن کے کہ دکھ دینے والا ہے اوسکا عذاب هَلْ یَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہین گروہ یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجاے اونپر ناگہان وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اور وہ نہین جانتے اوسے غفلت اور امور دنیا مین مشغولیت کے سبب اَلْاَخِلَّآءُ دوست کفر یا معصیت کے یَوْمَئِذٍۭ اوسدن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعضے اونکے بعض کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ مگر پرہیزگار لوگ اہل ایمان یعنی اوسدن کافر کہ اونکی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنے کے واسطے تھی باہم دشمن ہو جاینگے کہ یَلْعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرینگے اور مومن لوگ جنکی محبت خدا کے واسطے تھی اونکی دوستی برقرار رہیگی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے تاویلات کاشی مین مذکور ہی کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہی پہلی دوستی حقیقی کہ محبت روحانی ہی اور وہ ہستند ہی روحون کے تناسب اور تعارف کے سبب سے جیسے انبیا اولیا شہدا اصفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی اور اسکی اسنا د اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب سے ہی جیسے صلحا اور ابرار لوگون کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتون کی محبت اور پیرن کے ساتھ مریدون کی ارادت اور اس قسم کی دونون محبتون مین خلل نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور ان دونون محبتون سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہین تیسری محبت عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتین آسان ہونے کے سبب سے مستند ہی جیسے تاجرون اور کاریگرون کے ساتھ محبت و خادمون کی دوستی مخدومون کے ساتھ اور حاجتمندون کی محبت دولتمندون کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی حسی لذتون اور نفسانی خواہش کی چیزون کے سبب سے اسکی اسناد ہی تو قیامت مین کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہو جائینگے تو یہ دونون محبتین بھی فنا اور زائل ہو جاینگی بلکہ جب تمنا کی ہوئی چیز نہ پائی جائیگی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہوگی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جائیگی نظم دوستی کان بغرض آمیز شد ✤ دوستی دشمنی انگیز شد ✤ مہر کہ از ہر غرضے گشت پاک ✤ راست چو خورشید بود تابناک ✤ ندا کرنے والا اوس روز ندا کریگا متقیون کو کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ

ع ۱۱

یٰعِبَادِ ای میرے بندو لَا خَوْفٌ نہین ہی کچھ خوف عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ تمپر آج مکروہات پیش آنے کے سبب سے وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اور نہ تم غمگین ہوگے مقاصد فوت ہونے کے سبب سے پھر پکارے ہوئے بندون کی صفت فرماتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہین کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتون پر وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اور تھے گردن جھکائے ہوے حکم الٰہی کے سامنے اوسوقت ندا کرنے والا اونسے کہیگا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تم اور تمہاری بیبیان مسلمان تُحْبَرُوْنَ خوش کیے ہوے یا بزرگی دیے ہوے یا آرائش کیے ہوے یُطَافُ عَلَیْهِمْ دورہ دیے جائینگے اون بندون پر جو بہشت مین داخل ہونگے بِصِحَافٍ کاسے مِّنْ ذَهَبٍ سونے کے اور اونمین چند قسم کے کھانے ہونگے وَّاَکْوَابٍ اور کوزے بے دستہ کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیان طرح طرح کی پینے کی چیزون سے بھری ہوئین وَفِیْهَا اور بہشت مین ہوگی اونکے واسطے مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ جو کچھ کہ چاہین جی وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور جو چیز دیکھنے مین خوش آئے آنکھون کو اور اوس سے لذت پائین وسیط مین ہی کہ یہ دو کلمے فرما کر حق تعالی نے جنتیون کے واسطے جو نعمتین ہین اون سب کی خبر دیدی اسواسطے کہ جنت کی نعمتین یا نفس کا حصہ ہین یا آنکھ کا ایک درویش نے فرمایا ہی کہ اہل نظر جانتے ہین کہ آنکھ کی لذت کس چیز مین ہوسکتی ہی جن لوگون کی نظر بصیرت صاف نہین کہ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کے جمال کا نور اونپر پوشیدہ رہا اونسے کہ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ کا ہے سے عبارت ہی اور ہر صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہی کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز مین متصور نہین **بیت** پردہ از پیش بر انداز کہ مشتاقان را ✦ لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست ✦ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہی عاشقون کو جسقدر شوق زیادہ ہوتا ہی اوسی قدر لذت دیدار بھی زیادہ ہوتی ہی ذوالنون مصری قدس سرہ سے نقل کیا ہی کہ شوق محبت کا ثمرہ ہی جسے جسقدر محبت زیادہ ہو اوسے اوسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہی زبور مین ہی کہ ای داؤد میری بہشت مطیعون کے واسطے ہی اور میری کفایت متوکلون کے لیے ہی اور میری زیادتی شکر گزارون کے واسطے اور میرا انس طالبون کا حصہ ہی اور میری رحمت نیک کام کرنے والون کا حق ہی اور میری مغفرت توبہ کرنے والون کے واسطے اور مین خاص مشتاقون کا ہون **شعر** اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَآءِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ اَشَدُّ شَوْقًا ✦ **رباعی** دلم از شوق تو خون ست ندانم چون ست ✦ درد لم شوق جمالت ز بیان بیرون ست ✦ در دلم شوق تو ہر روز فزون مے گردد ✦ دل شوریدۂ من بین کہ چہ روز افزون ست ✦ آب جنتیون کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہی کہ وَاَنْتُمْ فِیْهَا اور تم بہشت مین خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اوسی مین ہی کہ اوسے زوال کا کھٹکا نہو وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اور وہ بہشت کہ آج اُوْرِثْتُمُوْهَا میراث دیے گئے ہو تم اوسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہی کہ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا اور تمکو میراث دی مین نے بہشت بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالی نے میراث کے لفظ سے یاد کیا اسواسطے کہ خالص ہی اور استحقاق کے سبب سے ہاتھ آتی ہی لَکُمْ فِیْهَا تمہارے واسطے جنت مین فَاکِهَةٌ کَثِیْرَةٌ میوے بہت ہین مِّنْهَا تَاْکُلُوْنَ اور اوسمین سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم مین ہی کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جو کوئی بہشت مین درخت سے میوہ لیگا فورًا ویسا ہی میوہ پھر اوس درخت مین پیدا ہو جائیگا اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق کہ کافر فِیْ

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ سست اور ہلکا نہ کیا جایگا عذاب اونسے
وَهُمْ فِيْهِ اور وہ عذاب مین مُبْلِسُوْنَ ۝ ناامید ہین نجات کی راحت اور عذابون کی قلت و خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور ہمنے ظلم نہین کیا اونپر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وہی ظالم کہ اونھون نے شرک کیا اور بے محل
عبادت کی وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہوگی تو اون فرشتون کو پکارینگے جو دوزخ کے مہتمم ہین اور کہینگے کہ
ای مالک درخواست کر خدا سے لِيَقْضِ عَلَيْنَا تاکہ حکم کرے ہمپر یعنی ہمکو مار ڈالے رَبُّكَ تیرا رب تاکہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پائین تو
قَالَ کہیگا مالک فرشتہ اونکے سوال کے جواب مین ہزار برس کے بعد اور بعضیان ہین ہی کہ چالیس دن کے بعد اوس جہان کے دنون مین سے
کہ ایک دن یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ بیشک تم دیر تک رہنے والے ہو دوزخ مین کہ نہ تم مروگے نہ تمپر
تخفیف عذاب ہوگی پھر حق تعالی مالک کے جواب دینے کے بعد اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک و شبہہ لایا مین تمھارے
پاس حق یعنی پیغمبرون کی زبانی ہمنے تمھارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور لیکن اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ حق بات سے
کراہت کرنے والے تھے اور تمنے اوسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ محکم کردیا کافرون نے اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے مین
یا مکر پیغمبرون کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ تو بیشک ہم بھی محکم کرنے والے ہین کام اونکے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت کے
ساتھ کافرون کا مکر باطل کرنے کو اَمْ يَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین کفار مکار اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہین سنتے ہین ہم سِرَّهُمْ
چھپی بات اونکی جو دل مین کہتے ہین وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانون پر ایک دوسرے سے مصلحت کرتے ہین بَلٰى ہان سنتے ہین ہم اوسے
وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے کہ حفظہ ہین لَدَيْهِمْ اونکے پاس ہین اور اونپر مسلط اور موکل ہین يَكْتُبُوْنَ ۝ لکھتے ہین
اوسے میرے حکم سے اور جب اونکی پوشیدہ باتین سب فرشتون پر ظاہر ہین تو ہم جو خداوند ہین ہمپر کیونکر پوشیدہ ہونگی قُلْ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝
تو مین پہلا عبادت کرنے والا ہون خدا کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیے تھا کہ مین جانتا اور جب مین جانتا ہون کہ اوسکا فرزند
نہین ہی تو تم اوسکا فرزند ثابت کرنا کہان سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی مین کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور
صحیح دلیل سے ثابت ہوجاتا تو مین پہلے اوسکی تعظیم کرتا یعنی مین کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہون اگر اوسکا کوئی فرزند ہوتا تو اوسکی بھی مین تعظیم
کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہی اور حق تعالی کے واسطے فرزند ہونے مین مبالغہ ہی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے
گھر مین بیٹھا ڈینگ ہانکتا تھا اور اکثر سرداران قریش اوسکے پاس تھے ایک آیت قرآن مین خوض اور فکر کرکے ہنسی او مسخراپن شروع کیا
ولید بن مغیرہ اوسوقت اسلام کی طرف مائل تھا اور ہر بار قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ ای نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتین کرتا ہی
تو خدا کی محمد نہین کہتے ہین مگر حق نضر نے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون محمد لا الہ الا اللہ کہتے ہین مین بھی کہتا ہون لا الہ الا اللہ مگر اتنا
زیادہ کہتا ہون کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوے پس جبریل امین یہ آیت
لائے اور نضر ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمد کے خدا نے اس آیت مین ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ولیدنے کہا کہ ای احمق خدانے تیری تکذیب کی اسواسطے کہ اِنْ نفی کے معنی مین ہی فرماتا ہی کہ نہین ہی اور نہ تھا خدا کا کوئی فرزند اسواسطے کہ یہ جو فرمایا ہی کہ مین پہلا ہون موحدون کا سُبْحٰنَ پاک ہی اور بے عیب رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا رَبِّ الْعَرْشِ خداوند عرش کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین کافر اوسکو یعنی دنیا مین اوسے صاحب اولاد کہتے ہین فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے اونکو يَخُوْضُوْا تاکہ کوشش کرین باطل مین وَيَلْعَبُوْا اور کھیلین دنیا مین حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ دیکھین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○ وہ دن کہ وعدہ کیے گئے ہین جسکی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہ ہی خداوند آسمان اور زمین کا اوسکی عبادت کرنے والے ہین فرشتے اور جن اور انسان وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ ہی راست کار تدبیر خلق مین الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا اونکی مصلحتین وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ اور بزرگ ہی وہ جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ زمین و آسمان مین ہی یعنی اوسکا حکم سب مخلوقات کے اجزا پہ جاری ہی وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہی عِلْمُ السَّاعَةِ علم اوس ساعت کا جسمین قیامت قائم ہوگی وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے یعنی سب خلائق اوسدن اوسکی طرف پھیری جائینگی وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ اور نہ مالک ہونگے اوسدن وہ لوگ يَدْعُوْنَ پوجتے ہین کافر جنکو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے الشَّفَاعَةَ شفاعت کرنے کے یعنی کافرون کے معبود جن انسان فرشتے بت کہ مشرک اونکی شفاعت کے امیدوار ہین وہ اوسدن شفاعت نہ کرسکینگے اِلَّا مَنْ شَهِدَ مگر جسنے گواہی دی ہو بِالْحَقِّ حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اونکو شفاعت کرنے کا رتبہ حاصل ہی اسواسطے کہ انھون نے شہادت برحق ادا کی ہی وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ جانتے ہین اپنے دل مین یہ بات کہ انھون نے گواہی دی ہی اور مومن گنہگارون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنے والون سے اور اونسے جنکی وہ عبادت کرتے ہین کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہی کہ اس سے انکار نہ کرسکینگے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہین مشرک اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف وَقِيْلِهٖ اور خدا کے نزدیک ہی جاننا رسول کے قول کا کہ کہا ہی يٰرَبِّ ای میرے رب اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہین کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ نہین ایمان لاتے فَاصْفَحْ پس مونھ پھیر لو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْهُمْ اونسے دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے مونھ پھیرو وَقُلْ اور کہو سَلٰمٌ کہ تمکو چھوڑ دینا مجھے منظور ہی یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ پس قریب ہی کہ جانین اپنے کفر کا انجام اوسوقت جب اونپر عذاب نازل ہو دنیا مین جنگ بدر کے دن اور عقبی مین آتش دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے

وقف لازم

ع ۲۲

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ دخان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور یہ انسٹھ آیتین ہین

معانقہ عند المتقدمین

حٰمٓ ﴿﴾ آیۃ کوفی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر مین امام محمد حکیم ترمذی رحمہما اللہ تعالی سے نقل کرتے ہین کہ جو سورتین حروف مقطعہ سے شروع کی گئی ہین اونمین جتنے احکام اور قصے مذکور اور مجتمع ہین وہ مجملا حروف مقطعہ مین بھی جمع ہین مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ مین اون احکام اور قصون کو کوئی نہین پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت مین مفصل ذکر کیے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ حروف کلمات کی طرف اشارہ ہین چنانچہ حٰمٓ مین کہا ہی کہ اشارہ ہی حمیت المحبین کی طرف یعنی مین نے حمایت کی اپنے دوستون کی ماسوی کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہ معنی ہین کہ حٰمٓ یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿﴾ لا اور قسم کتاب ظاہر کی کہ وہ قرآن ہی کہ محض اپنے کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے اوسے نازل کیا فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات مین جو بزرگ اور برکت والی ہی کہ وہ شب قدر ہی اور اسکے برابر اور کیا برکت ہوسکتی ہی کہ اوس رات مین کتاب کریم جو دینی دنیوی فائدون اور ظاہری باطنی واسطون کی سبب ہی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُنْذِرِيْنَ ﴿﴾ ڈرانے والے اس شب قرآن نازل کرکے اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ لیلۂ مبارکہ شب برات ہی اور وہ پندرھوین شب ماہ شعبان کی ہی اوسکی برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائین قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتین تقسیم ہونے مین ہی فِيْهَا يُفْرَقُ اوس شب مین جدا کیا اور جاری کردیا جاتا ہی كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿﴾ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہی روزیون اور اجلون کا اور شب برات اون بزرگ راتون مین سے ہی جو اس امت کو عطا ہوئین حدیث مین ہی کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہین جتنے روئین قبیلہ بنی کلب کی بکریون کے جسم پر ہین اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوجاتا ہی صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حدیث مین ہی کہ جو کوئی اس شب مین سو رکعت نماز پڑھتا ہی حق تعالی سو فرشتے بھیجتا ہی کہ وہ اوس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہین تیس۳۰ فرشتے اوسے بہشت کی بشارت دیتے ہین اور تیس۳۰ فرشتے اوسے دوزخ سے بےخوف کرتے ہین اور تیس۳۰ فرشتے اوسے دنیا کی آفتون سے بچاتے ہین اور دس فرشتے اوس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہین اور اس رات بندون پر نعمت تقسیم کرتے ہین اَمْرًا حکم کیا ہمنے حکم کرکے اس رات احکام جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُرْسِلِيْنَ ﴿﴾ ج بھیجنے والے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تمھارے رب کی طرف سے خلق پر جیساکہ دوسری جگہ فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نظم

دردو عالم بخشش و بخشائش ست ✣ خلق را از بخشش آسائش ست ✣ خواجہ چون دُر در بیچ خویش سفت ✣ اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ گفت ✣

یا بھیجنے والے ہین ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر یا اس رات فرشتون کو ہمنے بھیجا مومنون پر سلام کے ساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿﴾ لا بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہی اونکی سب نیتین رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا ہی وَمَا بَيْنَهُمَا م اور اوسکا جو کچھ آسمانون اور زمینون کے درمیان مین ہی پس جہان لوای مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿﴾ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہین مگر وہ يُحْيٖ زندہ کرتا ہی وَيُمِيْتُ م اور مار ڈالتا ہی یعنی وہی ہی زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہ ہی تمھارا رب وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿﴾ اور رب تمھارے

وقف لازم

پہلے باپون کا بَلْ هُمْ بلکہ کافر اس بات پر یقین کرنے والے نہین ہین فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝ شک مین ہین قرآن کی طرف سے
کھیل کرنے والے فَارْتَقِبْ پس تو منتظر رہ اونکے واسطے يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ اوسدن جب آئیگا آسمان بِدُخَانٍ
مُّبِيْنٍ ۝ کھلے ہوے دھوئین کے ساتھ جو شر غالب ہوتا ہی عرب اوسے دُخان کہتے ہین اس سے وہ عذاب مراد ہی جو قرآن کے
ساتھ ہنسی کرنے والون پر نازل ہوگا عین المعانی مین ہی کہ دھوئین سے وہ غبار مراد ہی جو فتح مکہ کے دن اوٹھا تھا اور اوسنے ہوا کو چھپالیا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ قحط کا زمانہ مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کفار بھوکون مرنے لگے اور سڑے ہوے کتّون کو ہڈی
سمیت کھا جاتے تھے اور دھوئین سے وہ دھند مراد ہی کہ جو بھوک کی شدت مین آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اپنے اور آسمان کے
درمیان دھوئین کی ایسی ایک چیز نظر آتی ہی اور تبیان مین ہی کہ قحط کے سال خشک سالی کے سبب سے سیاہ غبار زمین سے
اوٹھتا ہی دھوئین کی شکل پر اسی واسطے قحط کے برس کو سنۃ الغبرا کہتے ہین اور عام الرماد نام ہونے کی وجہ یہی ہی اور بعض کا قول
یہ ہی کہ یہ دھوان قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا جیسا کہ اشراط الساعۃ کی حدیث مین آیا ہی کہ فذکر الدخان والدجال
یعنی پھر ذکر کیا دھوئین اور دجال کا اور وہ دھوان ہوگا مشرق سے مغرب تک يَّغْشَى النَّاسَ ط گھیر لیگا لوگون کو
اور چالیس دن کے بعد موقوف ہوگا اور اوسکے سبب سے مومنون کو ایسی حالت پیدا ہوگی جیسے زکام ہوتا ہی مگر کافرون کو
بیہوش اور سراسیمہ کردیگا فرشتے اونسے کہینگے هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ یہ ہی عذاب دُکھ دینے والا جو حق تعالی نے
وعدہ کیا تھا پس کافر روئینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اے ہمارے رب اوٹھا ہمپر سے
یہ عذاب اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک ہم ایمان والے ہین عذاب دفع ہو جانے کے بعد یعنی جب یہ بلا دفع ہو جائیگی تو ہم
ضرور ایمان لائینگے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اَنّٰى کیونکر ہوگا لَهُمُ الذِّكْرٰى اونکے واسطے نصیحت ماننا اتنے عذاب سے
وَقَدْ جَآءَهُمْ اور حال یہ ہی کہ آیا اونپر رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ رسول ظاہر کرنے والا معجزون کا اور اونھون نے اوسکے سبب سے
نصیحت نمانی ثُمَّ تَوَلَّوْا پھر اوسکی طرف پیٹھ پھیری یعنی انکار کیا عَنْهُ اوسپر ایمان لانے سے وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ اور بولے کہ
سکھایا ہوا ہی جبیر اور یسار اوسے قرآن سکھاتے ہین مَّجْنُوْنٌ ۝ دیوانہ ہی اور اوسکے دماغ مین خبط ہو گیا ہی ورنہ وصف ان باتون کے

وقف لازم

اگر وہ ایمان کا وعدہ کرتے ہین تو اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ یقینی ہم اوٹھالینے والے ہین عذاب اونپر سے قَلِيْلًا تھوڑے دن
یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اون کافرون کے مرتے دم تک ہم قحط اوٹھالینگے مگر کچھ فائدہ نہوگا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝

وقف لازم

بیشک تم پھرنے والے ہو کفر کی طرف لکھا ہی کہ قحط کے زمانہ مین ابوسفیان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ مدینہ مین آیا اور خدا اور رحمان کی قسم پیغمبر کو دی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو قحط کی بلا دفع ہو گئی اور وہ اوسی طرح کفر پر جمے رہے اور بعضے لوگ جو دھوئین کو علامات
قیامت مین سے لیتے ہین وہ کہتے ہین کہ جب دعا و زاری کرینگے تو چالیس دن کے بعد دھوان اوٹھ جائیگا اور وہ اوسی حال پر پھر آئینگے
جس شرک اور فسق کے حال پر پہلے تھے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یاد کرو وہ دن جسدن پکڑینگے ہم کافرون کو بڑی پکڑ
یعنی قیامت کے دن اور تفسیر دمیاطی مین لکھا ہی کہ جنگ بدر کا دن مراد ہی کہ حق تعالی مشرکون کو وعید کرتا ہی کہ اوسدن بڑے عذاب مین ہم تمکو مبتلا کرینگے

کہ وہ قتل اور قید ہی إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾ بیشک ہم انتقام لینے والے ہین اوس روز وَلَقَدْ فَتَنَّا اور ضرور ضرور امتحان کیا ہمنے قَبْلَهُمْ
کفار مکہ کے پہلے قَوْمَ فِرْعَوْنَ گروہ قبط کو جو فرعون کے ملازم تھے وَجَاءَهُمْ اور آیا اونکے پاس رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾
پیغمبر بزرگ حسب نسب مین یعنی موسیٰ بن عمران أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ اس بات کے ساتھ کہ ادا کرو یعنی ہاتھ روکو اور بھیجدو میرے ساتھ
عِبَادَ اللَّهِ خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمہارے واسطے رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۸﴾ رسول ہون
امانتدار وحی کا اور مجپر کوئی تہمت نہین اور مین خلق کا خیرخواہ ہون وَأَنْ لَا تَعْلُوا اور آیا ہون مین تمہارے پاس یہ بات
لیکر کہ سرکشی اور تکبر نہ کرو عَلَى اللَّهِ اللہ پر اور اوسکی وحی کی اہانت نہ کرو إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ بیشک لانے والا ہون مین
تمہارے پاس دلیل مُبِينٍ ﴿۱۹﴾ کھلی ہوئی دلیل اپنا مدعا سچ ہونے پر فرعون والون نے یہ بات سنکر حضرت موسیٰ کو ایذا دینے کا
قصد کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وَإِنِّي عُذْتُ اور بیشک مین پناہ لایا بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ اپنے رب اور تمہارے
رب کے ساتھ أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ اس سے کہ سنگسار کرو مجھے یا قتل کرو یا گالی دو اسواسطے کہ وہ میرا نگہبان ہی وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي
اور اگر نہ ایمان لاتے ہو میرے فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾ تو کنارہ کرو مجھسے اور مجکو ایذا ندو مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان + اون
کافرون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور ہاتھ اور زبان سے ایذا دینا شروع کی فَدَعَا رَبَّهُ تو پکارا موسیٰ علیہ السلام نے
اپنے رب کو أَنَّ هَؤُلَاءِ کہ یہ قبطیون کا گروہ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾ گروہ ہی کفر اور تکبر پر مصر یعنی یا اللہ تو انکو ہلاک کردے
کہ وہ مشرک ہین تو حق تعالیٰ نے جب اونکی دعا قبول فرمائی تو کہا کہ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا پس لیجا میرے بندون کو راتکو وقت
مصر سے إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾ بیشک تم پیچھا کیے گئے ہو یعنی جب تم جاؤگے تو فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ خبر لینگے اور تمہارے
پیچھے آئینگے اور جب دریا کے کنارے تم پہونچنا تو اپنا عصا دریا پر مارنا کہ وہ پھٹ جائیگا اور اوسمین راہین ظاہر ہوجائینگی تاکہ بنی اسرائیل
گذر جائین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ اور چھوڑدے دریا کو رَهْوًا ساکن اور ٹھہرا ہوا اوسی طرح کہ سب راہین کھلی ہوئین یعنی دوبارہ اوسپر
عصا نہ مارنا کہ پہلے حال پر آجائے اور راستے اوسی طرح چھوڑدینا کہ قبطی اوسمین آئین اور ڈرنا نہین إِنَّهُمْ بیشک وہ لوگ جُنْدٌ
مُغْرَقُونَ ﴿۲۴﴾ ایک گروہ ہین ڈبوئے گئے یعنی دریا مین ڈوب جائینگے تو فرعون کے لوگ سب غرق ہوگئے كَمْ تَرَكُوا کتنے
بہت سے چھوڑے اونھون نے مِنْ جَنَّاتٍ باغ درختون سے بھرے ہوے وَعُيُونٍ ﴿۲۵﴾ اور چشمے بہتے ہوے پانی کے
وَزُرُوعٍ اور کھیتیان تیار وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۲۶﴾ اور مکان خوب آراستہ وَنَعْمَةٍ كَانُوا اور اسباب عیش و آرام کے
کہ تھے فِيهَا اوس ناز و نعمت مین فَاكِهِينَ ﴿۲۷﴾ عیش اور خوشی کرنے والے كَذَلِكَ ہمارا کام تکذیب کرنے والون کے
ساتھ ایسا ہی ہی وَأَوْرَثْنَاهَا اور میراث دیے ہمنے اونکے مکان قَوْمًا آخَرِينَ ﴿۲۸﴾ دوسری قوم کو یعنی
بنی اسرائیل کو فَمَا بَكَتْ پس نہین رویا عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ اونپر آسمان وَالْأَرْضُ اور زمین یعنی اونکے
ہلاک ہونے کا کسی نے حساب نہین کیا معاملہ مین ہی کہ جب کوئی مومن مرتا ہی تو آسمان اور زمین اوسپر چالیس دن تک
رویا کرتے ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کوئی بندہ نہین کہ آسمان مین جسکے واسطے دو دروازے نہون

ثلثة

ایک دروازے سے اوسکی روزی اوترتی ہی دوسرے دروازے سے اوسکے عمل آسمان پر جاتے ہین تو جب وہ بندہ مرجاتا ہی تو یہ دونون دروازے اوسکی روزی اوترنے اور عمل اوپر جانے کے محروم ہوجاتے ہین اور اوسپر روتے ہین عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آسمان کا رونا اوسکے کنارون کی سرخی ہی تعالمین ہی کہ جب امیر المومنین حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو اوپر آسمان رویا اور اوسکا رونا یہ تھا کہ اوسکے کنارے سرخ ہوگئے یہی مضمون کسی نے کہا ہی نظم این سرخی شفق کہ برین چرخ بیوفاست + ہر شام عکس خون شہیدان کربلاست + گر چرخ خون ببارد ازین غصہ درخورست + ور خاک خون بگرید ازین ماجرا رواست + اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان زمین کا رونا بھی آدمیون کا سا رونا ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ آسمان زمین پر ایسی علامت ظاہر ہوتی ہی جو حزن اور افسوس پر دلیل ہو جیسے رونا کہ اکثر غم اور رنج پر دلالت کرتا ہی اور بہر تقدیر چونکہ فرعون والون کا کوئی عمل ایسا نہ تھا جو آسمان پر جاتے اور زمین پر بھی اونھون نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا تو آسمان اور زمین اونپر نہ روئے وَمَا كَانُوا اور نہ تھے مُنظَرِينَ ۝ مہلت دیے ہوے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یقینی نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ ذلیل کرنے والے عذاب سے کہ وہ فرعون کی بندگی اور غلامی تھی اور اونکے بیٹون کا قتل اور کام مین رنج و تعب مِن فِرْعَوْنَ فرعون سے إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا بیشک تھا فرعون سرکش اور اپنے کو بڑا اور بلند جاننے والا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ کافرون مین سے کہ وہ ایمان کی حدون سے تجاوز کیے ہوے ہین وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ اور تحقیق کہ برگزیدہ کر لیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے ایمان والون کو عَلَىٰ عِلْمٍ علم پر یعنی ہمنے جانا کہ یہ برگزیدہ کرنے کے لائق ہین عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم پر اپنے زمانے کے وَآتَيْنَاهُم اور دی ہمنے اونکو مِّنَ الْآيَاتِ قدرت کی نشانیون مین سے مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝ وہ چیز جسمین نعمت تھی کھلی ہوئی جیسے دریا کا پھٹ جانا اور من و سلویٰ اوترنا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار قریش لَيَقُولُونَ ۝ البتہ کہتے ہین کہ إِنْ هِيَ نہین ہی انجام کار إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ مگر پہلی موت ہماری دنیا مین اور اوسکے بعد پھر زندگی نہین ہی وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُنشَرِينَ ۝ زندہ کیے ہوے اور اوٹھائے ہوے موت کے بعد فَأْتُوا بِآبَائِنَا پس لاؤ ہمارے باپون کو إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ موت کے بعد پھر اوٹھنا ہی انکی یہ بات نادانی کے سبب سے تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے جو بات ظاہر ہونا ایک وقت پر موقوف ہی تو دوسرے کی خواہش سے ہر وقت اوسکا ظہور کچھ لازم نہین ہو موت کے بعد پھر اوٹھنے کا وعدہ آخرت مین ہی اگر دنیا مین نہ ظاہر ہو تو اوسپر کچھ تحکم نہین پہونچتا أَهُمْ خَيْرٌ کیا قریش کے لوگ بہتر ہین قوت اور سختی اور مال اور شوکت مین أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ یا قوم تبع حمیری کہ وہ ایک بڑا لشکر تھا عظمت اور دبدبہ والا وَالَّذِينَ اور وہ لوگ جو تھے مِن قَبْلِهِمْ قوم تبع کے قبل جیسے عاد و ثمود وغیرہ جب وہ ایمان نہ لائے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کر دیا ہمنے اونکو إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے مُجْرِمِينَ ۝ کافر اور بعث و حشر سے منکر اخبار اور آثار کے فحوا سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا حمیر کا اوسکی کنیت ابو کرب تھی اور نام اسعد بن ملیکا کرب یہ بادشاہ بڑے جاہ و حشم اور لشکر کے ساتھ مشرق سے عالم کی مغربی حد تک پہونچا اور حمیرہ اسی نے آباد کیا اور بہت مشہور بات ہی کہ سمرقند بھی اوسی کا

ع ۲۹

آباد کیا ہوا ہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث میں آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر تھا یا نہین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان لایا ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکی قوم کی مذمت کی خود اوسکی مذمت نہین کی معالم مین ہی کہ ایک وقت مدینہ مین اوسکے بیٹے کو لوگون نے قتل کر ڈالا تھا اور اوسنے وہان کے لوگون کو قتل کرنے کے قصد سے لشکرکشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ اونکا نام کعب اور اسد تھا اونھون نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے اور کہا کہ یہ جرأت نہ کر اسواسطے کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد سے باز آیا مدینہ منورہ کے لوگون کو نہ قتل کیا نہ قید اور وہ آتش پرست تھا اور اون دونون عالمون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ مین چند آدمی ہذیل کے اوسکے سامنے آئے اور یہ بات زبان پر لائے کہ ہم تمھین ایسا مکان بتاوین کہ جسمین چاندی موتی زمرد کا خزانہ ہی تبع نے پوچھا کہ کہان وہ بولے مکہ مین اور اون آدمیون کی غرض یہ تھی کہ خانہ کعبہ کھودنے کا ارادہ کرے اور ہلاک ہو جاے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالمون سے بیان کیا علما بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام روے زمین مین وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہی اور جو کوئی اوسکے ساتھ بے ادبی کا ارادہ کرتا ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہی تمھین وہان جانا چاہیے اور اوس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیے تبع وہان گیا اور کعبہ شریف پر پوشش چڑھائی اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے اور وہان سے یمن کی طرف رخ کیا اور اوسکی قوم جو حمیر مین تھی اوسنے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے دین سے پھر گیا ہم تجھسے نہین ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی دلیلین اونکے سامنے بیان کین اور اونھون نے عناد اور عداوت زیادہ کی اور بولے کہ ہم آگ سے امتحان کرتے ہین یمن کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کے دامن مین آگ تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تو اوس آگ مین آتے جو ناحق پر ہوتا وہ تو جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اوسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرضکہ علما اپنی کتابون سمیت آگ مین گئے اور صحیح و سلامت نکل آئے اور اونکے لوگ بالکل جل گئے اور بعض سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپکی خدمت مین پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کرکے وصیت کرے کہ تم مین سے جو آپکا زمانہ پائے یہ نامہ حضور مین پہونچائے شامول کی بیسوین پشت مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے انھون نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچایا اور آپنے تین بار فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ اور رقاشی رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ابو کرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپکی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے تھے اور درج الدرر مین ہی کہ ایک ہزار تین برس ہجرت کے قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوے وہ ایمان لائے تھے **وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور اوسکو جو اون دونون کے درمیان مین ہی **لٰعِبِيْنَ** ○ کھیلنے والے یعنی ہمنے حکمت کے ساتھ پیدا کیا کھیل کے طور پر نہین بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کاملہ کے ساتھ ہمنے ظاہر کیا ہی اور حکمت کو یہ بات سزاوار نہین کہ [illegible] ثواب اور عذاب **مَا خَلَقْنٰهُمَآ** نہین پیدا کیا ہمنے اہل زمین اور اہل آسمان کو **اِلَّا بِالْحَقِّ** مگر حق کے واسطے کہ طاعت پر ثواب پانا اور معصیت سے عذاب اوٹھانا ہی **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ** اور مگر بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب سے **لَا يَعْلَمُوْنَ** ○ نہین جانتے کہ حکیم کا کام حق اور حکمت کے

ساتھ ہوتا ہی اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونے کا کہ حق باطل سے جدا ہوگا یا مومن کافر سے یا مطیع عاصی سے مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ وقت ہی سب آدمیون کے جمع ہونے کا یَوْمَ لَا یُغْنِیْ جس دن نہ دفع کریگا مَوْلًى کوئی دوست اور قرابتی عَنْ مَّوْلًى کسی دوست اور قرابتی سے شَیْئًا کچھ عذاب مین سے یا کوئی کسی کو کسی چیز کے سبب سے فائدہ نہ پہونچائیگا وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ اور نہونگے دوستون مین کہ مدد دیے جائین اور دوستون سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ جسپر رحم کرے اللہ یعنی مومن کہ شفاعت کرکے ایک دوسرے کی مدد کریگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک خدا غالب ہی جسپر وہ عذاب کریگا اوسکی کوئی مدد نہ کریگا الرَّحِیْمُ ○ مہربان ہی جسپر رحمت کریگا اوسے رتبۂ شفاعت عطا فرمائیگا اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ یقینی درخت زقوم یعنی اوسکا میوہ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ○ کھانا ہی گناہگارون کا یعنی ابوجہل اور اوسکے گروہ کا اور زقوم جب کھائینگے كَالْمُهْلِ تو پگھلائے ہوے تانبے کی طرح یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ○ جوش کھائیگا پیٹون مین جوش کھانا كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ○ جیسے جوش کھاتا گرم پانی کا یعنی اونکی آنتون وغیرہ کو ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالی دوزخ کے فرشتون کو حکم فرمائیگا کہ خُذُوْهُ لیلو ان گناہگارون کو فَاعْتِلُوْهُ پھر کھینچو انکو زبردستی قہر کے ساتھ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○ دوزخ کے درمیان مین ثُمَّ صُبُّوْا پھر اوسوقت بہائینگے فَوْقَ رَاْسِهٖ اوسکے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ○ عذاب گرم پانی کا کہ اوسکے بدن پر باہر طرف اس پانی کے سبب سے عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب سے عذاب ہوگا کہینگے اوس سے کہ ذُقْ چکھ اور کھینچ یہ عذاب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہی اپنی قوم کے نزدیک الْكَرِیْمُ ○ بزرگ اپنے زعم مین ابوجہل کہتا تھا کہ سب اہل مکہ مین مین بہت عزت اور بزرگی والا ہون بطحا مین مجھسے زیادہ کوئی عزت والا نہین ہی تو قیامت کے دن حق تعالی فرمائیگا کہ اوسپر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعوی کرتا تھا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہی کہ تھے تم اوسکے ساتھ تَمْتَرُوْنَ ○ شک کرتے یہانتک کہ ابتو تمنے آنکھون سے دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق کہ پرہیزگار فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ○ امن والے مقام مین ہین یعنی ایسے مقام مین جہان آفات اور کوئی خوف کی بات نہوگی فِیْ جَنّٰتٍ باغون مین وَّعُیُوْنٍ ○ اور چشمون مین یَّلْبَسُوْنَ پہنینگے مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ریشمی کپڑے مہین و سنگین مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ اوس حال مین کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے والے تفسیر سورآبادی مین ہی کہ یہ روبرو بیٹھنا مہمانی کے دن ہوگا دار الجلال مین کہ حق تعالی سب مومنون کو ایک خوان پر بٹھا لیگا اور سب ایک دوسرے کا مونھ دیکھینگے كَذٰلِكَ اسی طرح اسی حال پر رہینگے بے تغییر اور تبدیل کے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کرینگے ہم متقیون کو بِحُوْرٍ گوری عورتون کے ساتھ عِیْنٍ ○ بڑی آنکھون والیان اس بات مین اختلاف ہی کہ یہ دنیا کی عورتین ہونگی یا جنت کی حورین یَدْعُوْنَ فِیْهَا چاہینگے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے اٰمِنِیْنَ ○ اوس حال مین کہ بیخوف ہین اوسکے ضرر سے یا منقطع ہو جانے سے لَا یَذُوْقُوْنَ نہ چکھینگے فِیْهَا الْمَوْتَ آخرت مین موت اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى مگر موت پہلی جو دنیا مین چکھ چکے اور جب لوگون کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہی تو حق تعالی نے

ع ۱۴ معانقة

خبر دی کہ جنت مین جو زندگی ہی اوسکے بعد موت نہین ہی وَوَقٰهُمْ اور نگاہ رکھیگا جنتیون کو حق تعالی اور اونسے تکلیف دفع کریگا
عَذَابَ الْجَحِيْمِ عذاب دوزخ کی فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ فضل وکرم کی راہ سے کہ وہ فضل تیرے رب کی طرف سے ہی
ذٰلِكَ وہ عذاب پھرنا اور بہشت مین حیات ابدی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہی چھٹکارا اور مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ
پھر سوا اسکے نہین کہ ہمنے آسان کردیا قرآن جو نازل کیا ہی بِلِسَانِكَ تیری زبان مین لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ کہ شاید
تیری قوم کے لوگ سمجھین اور نصیحت مانین اور اونہون نے نصیحت نہ مانی فَارْتَقِبْ پس امید رکھ اوس چیز کی جو اونپر اوترتی
اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ بیشک وہ بھی منتظر ہین کہ تمپر کیا نازل ہوتا ہی مگر تمہارے واسطے نصرت الٰہی ہوگی اور اونکے لیے عذاب تمنا ہی
دوستون کو ہر دم فتح تازہ ہی اور دشمنون کو ہر وقت رنج بے اندازہ بیت تابعان را وعدۂ حسن المآب * منکران را وعدۂ ذوقوا العذاب

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورہ جاثیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سینتیس آیتین ہین

حٰمٓ یہ حروف مقطعہ حروف اسمائے الٰہی کے مختصر ہین چنانچہ حے اشارہ ہی حَیّ اور حَفِیظ کی طرف اور میم کنایہ ہی مَلِک اور مَجِید سے
لطائف مین ہی کہ حے حکم ازلی ہی اور میم ملک ابدی ہی ان دونون کی قسم کھاتا ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ خدا کے پاس سے ہی جو سب پر غالب ہی الْحَكِيْمِ دانا مطالب میسر کرنے اور عطایا مقدر کرنے مین اِنَّ فِي
السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ آسمانون مین ثابت اور سیارہ ستارے وَالْاَرْضِ اور زمینون مین پہاڑ درخت حیوانات لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ البتہ نشانیان ہین ایمان والون کے واسطے صانع کی وحدت اور قدرت پر وَفِيْ خَلْقِكُمْ اور تمکو پیدا
کرنے مین نطفے اور اوسکو بدلنے مین ایک حال سے دوسرے حال کی طرف وَمَا يَبُثُّ اور اوسمین جو کچھ پراگندہ کرتا ہی زمین مین
مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے والون مین سے اونکی صورتین اور شکلین مختلف ہونے کے سبب اٰيٰتٌ نشانیان ہین حضرت ذوالجلال کی
حکمت پر استدلال کے واسطے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو یقین کرنے والے ہین وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور رات دن کے اختلاف مین وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوس چیز مین جو اوتاری اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ
آسمان سے یا ابر سے مِنْ رِّزْقٍ روزی یعنی مینہ جو روزی کا سبب ہی فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس مینہ سے
زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اور ہوائین پھرنے مین جہتون کے
اختلاف اور احوال کے اختلاف کے ساتھ اٰيٰتٌ نشانیان ہین کھلی ہوئی کمال قدرت الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اوس گروہ کے
واسطے جو سمجھتے ہین تِلْكَ یہ دلیلین اٰيٰتُ اللّٰهِ دلیلین ہین قدرت الٰہی کی یا یہ آیتین ہین قرآن کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ
پڑھتے ہین ہم تجپر اونھین بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پھر کس بات کے ساتھ بَعْدَ اللّٰهِ بعد
کلام الٰہی کے کہ قرآن ہی وَاٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین اور بعضے تُؤْمِنُوْنَ حاضر کا صیغہ

پڑھا ہی یعنی ای کافرو تم ان باتون پر نہین ایمان لاتے تو پھر کن پر ایمان لاؤ گے وَيْلٌ عذاب کی سختی لِّكُلِّ أَفَّاكٍ ہر جھوٹے
أَثِيمٍ بڑے گنہگار کے واسطے ہی یعنی نضر بن حارث کے لیے کہ يَسْمَعُ سنتا ہی آيَاتِ اللَّهِ آیتین اللہ کی جو تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
پڑھی جاتی ہین اوسپر ثُمَّ يُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہی یعنی ثابت قدمی کرتا ہی اپنے کفر پر مُسْتَكْبِرًا اوس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہی
اوسپر ایمان لانے سے كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ نہین سنا اوسے یعنی جب اوس طرف کان نہ لگایا اور اوس سے نفع نہ اوٹھایا
تو گویا اوسے سنا ہی نہین فَبَشِّرْهُ تو خوشخبری سنا اوسے بِعَذَابٍ أَلِيمٍ عذاب دکھ دینے والے کی جو دوزخ مین ہوگا
خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہی وَإِذَا عَلِمَ اور جب سنتا ہی مِنْ آيَاتِنَا ہماری کتاب کی آیتون مین سے شَيْئًا
کچھ یعنی اوسے کوئی دلیل پہونچتی ہی اور جانتا ہی کہ قرآن مین سے ہی اتَّخَذَهَا هُزُوًا تو ٹھہرالیتا ہی اوسے ہنسی ہوئی
یعنی اوسپر ہنسی اور مسخراپن کرتا ہی اور ایسی صورت ظاہر کرتا ہی کہ حق او سے بات وہ دور رہتی ہی أُولَٰئِكَ وہ گروہ ہنسنے والون
لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِينٌ عذاب ذلیل کرنے والا مِن وَرَائِهِمْ اونکے مونھ کے سامنے جَهَنَّمُ دوزخ ہی
اسواسطے کہ اوسکی طرف متوجہ ہین یا اونکے پیچھے دوزخ ہی یعنی مرنے کے بعد اونکا مآل دوزخ مین ہوگا وَلَا يُغْنِي عَنْهُم
اور دفع نہ کریگا اونسے مَّا كَسَبُوا جو کچھ کمایا اونھون نے مال و پیدا کی اولاد شَيْئًا کچھ عذاب آلہی مین سے وَلَا مَا اتَّخَذُوا اور نہ دفع
کریگا اونسے عذاب کو وہ جو ٹھہرالیے ہین اونھون نے مِن دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا أَوْلِيَاءَ دوست اور معبود وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہی عَذَابٌ عَظِيمٌ عذاب بڑا کہ اوسکی شدت حد سے متجاوز ہی هَٰذَا یہ قرآن هُدًى راہ دکھانے والا ہی
وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو نہین ایمان لائے ہین بِآيَاتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کا کہ قرآن ہی یا قدرت یا حکمت کی دلیلین
لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ بہت سخت عذابون مین سے دکھ دینے والا اللَّهُ خدا الَّذِي سَخَّرَ
وہ ہی جسنے مسخر کیا لَكُمُ الْبَحْرَ تمھارے واسطے دریا کو یعنی اوسکی سطح برابر کردی تاکہ وہ چیزین جو اندر سے سبک اور خالی ہین اوسکے اوپر
ٹھہری رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہی کہ وہ اپنے مین غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہین رکھتا لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
تاکہ چلین کشتیان فِيهِ اوسمین بِأَمْرِهِ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوا اور تاکہ طلب کرو تم مِن فَضْلِهِ خدا کے فضل سے انواع
واقسام کے فائدے جیسے تجارت اور مچھلی کا شکار وغیرہ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتون پر
وَسَخَّرَ لَكُم اور حکم مین کردیا تمھارے واسطے یعنی تمھاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اوسنے مَّا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ آسمانون مین ہی
آفتاب ماہتاب ستارے مینھ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پہاڑ دریا درخت پھل جَمِيعًا یہ سب مِّنْهُ اوسی سے ہین
اوسکے غیر سے نہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک یہ چیزین مسخر کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت آلہی اور حکمت پادشاہی پر
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ اون لوگون کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اوسکی عجیب و غریب صنعتون اور خاصیتون مین کہ صفحہ
جہان سے ظاہر ہی بیت در جملہ جہان ز مغز تا پوست ٭ ہر ذرہ گواہ قدرت اوست ٭ لکھا ہی کہ غفاری نے شہر مکہ مین فاروق
رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضائے شجاعت چاہا کہ اوسے پکڑین اور انتقام لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُل

ع ۱۱

کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جوایمان لائے ہین یَغْفِرُوْا کہ معاف کردین لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اون لوگون کو جو نہین ڈرتے ہین اَیَّامَ اللّٰہِ ہلاک ہونے کے دنون سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب واقعون کو ایام کے ساتھ تعبیر کرتے ہین جیسے یوم بغاث یوم اعماس تو آیت کے معنی یہ ہین کہ درگذر کرو اون لوگون سے جو کافرون کے ہلاک ہونے کے دنون مین غور و تامل نہین کرتے اور اوس سے نہین ڈرتے لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ایک قوم کے لوگون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہین کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کر دینا کشاف مین ہی کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لیجزی عمر بما صنع اور بعضے کہتے ہین کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہی اور اوسکا شمہ انشاء اللہ سورۂ منافقون مین کہا جائیگا اور اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہنا چاہیے اسواسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہی امام ثعلبی کی تفسیر مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فخاص یہودی نے بر سبیل طعن یہ بات کہی کہ خدا مگر محتاج ہو گیا ہی کہ قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہونچی پس آپنے تلوار کھینچکر اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہان اوسے دیکھین قتل کر ڈالین تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ ای عمر تلوار رکھدے کہ حق تعالیٰ نے معاف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمر کے سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے آپ کو خلق کی طرف رسول برحق کرکے بھیجا ہی کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھیے گا اور گناہ کے مقابلہ مین معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمائیے گا نظم

چو بینی ز خلق جور گذاری ✿ تراز یبد طریق بردباری ✿ اگر چہ دہنت امید روخار ✿ تو گل باش و دہان پر خندہ میدار ✿ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ جو کوئی کرے نیک کام تو اوسکے نفس کے واسطے ہی اوسکا ثواب وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَیْہَا تو اوسی پر ہی اوسکا وبال ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ تو اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤگے کامون اور باتون کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک و شبہہ ہمنے دی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ فرزندان یعقوب کو توریت وَالْحُکْمَ اور حکم کرنا امور دین مین وَالنُّبُوَّۃَ اور نبوت یعنی اونمین سے بعض کو ہمنے پیغمبر کیا اور کسی قبیلہ مین اسقدر پیغمبر نہین ہوے جتنے بنی اسرائیل مین ہوے حضرت یوسف کے زمانے سے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ تک وَرَزَقْنٰہُمْ اور روزی دی ہمنے اونکو مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ اور حلال چیزون مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ طیبات سے من و سلویٰ مراد ہی وَفَضَّلْنٰہُمْ اور فضیلت دی ہمنے اونکو عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اونکے زمانے کے اہل عالم پر وَاٰتَیْنٰہُمْ اور عطا کین ہمنے اونکو بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ کھلی ہوئی دلیلین اور ملت کے کام مین سے یا کھلے ہوے معجزے یا ظاہر آیتین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین یہانتک کہ اونمین جو پہچاننے کا حق ہی اوسطرح پہچان لیا اور آپکا امر اونکے اوپر خوب محقق ہو گیا فَمَا اخْتَلَفُوْٓا پھر اختلاف نہین کیا اونھون نے آپ کے امر مین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَہُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم حقیقت حال کا

یعنی خوب تحقیق کے ساتھ اونھون نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہین جنکا حال توریت مین مذکور ہوچکا ہے اور آپکا حال اونھونے
پوشیدہ کیا بَغْيًا بَيْنَهُمْ عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اونکے درمیان مین ہے اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَقْضِي بَيْنَهُمْ حکم کریگا اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن فِيمَا كَانُوا فِيهِ اوس چیز مین کہ تھے جسمین يَخْتَلِفُونَ ۝ اختلاف کرتے یعنی توریت کے
صاف کلمون مین کہ اونمین سے بعضے خبر دینے والے تھے حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتحیات کی نعت سے ثُمَّ جَعَلْنَاكَ پھر
بنی اسرائیل کے بعد کردیا ہمنے تجھے ای ہمارے حبیب یعنی مقرر کردیا ہمنے تیرا چلنا عَلَىٰ شَرِيعَةٍ کھلی ہوئی راہ پر مِّنَ الْأَمْرِ دین کے کام مین سے
فَاتَّبِعْهَا پس متابعت کر اوس شریعت کی اور اوسے اپنا پیشوا کرلے اور اوسپر عمل کر وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ اور متابعت
نکر اون لوگون کی آرزو کی جو لَا يَعْلَمُونَ ۝ نہین جانتے توحید کی حقیقت یعنی روسا قریش جو تجسے کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے
دین کی طرف پھر آؤ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکی خواہش کی متابعت نہ کرنا إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا تحقیق کہ وہ دفع نہ کرینگے عَنكَ
تجسے مِنَ اللَّهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بعضے اونمین سے دوست ہین بعض کے اور اونکی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ ہمجنس ہونے کے سبب ہے اور چونکہ
تمہین اونکے ساتھ جنسیت نہین ہے تو تم اونکی آرزوون کی پیروی نکرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو وَاللَّهُ اور اللہ
وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝ دوست ہے پرہیزگارون کا تو تم بھی اوسی کو دوست رکھو هَٰذَا یہ شریعت کی متابعت بَصَائِرُ لِلنَّاسِ
نگاہین ہین لوگون کے واسطے یعنی روشن چیزین ہین کہ اونکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہین گمراہ نہین ہوتے وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
اور ہدایت اور رحمت ہے خدا کی طرف سے لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو یقین کرتے ہین یعنی گمان کے جنگل سے
نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہین معالم مین ہے کہ مشرکون مین سے ایک شخص نے مومنون سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور
حشر کے باب مین کہتے ہو اگر سچ ہو اور ہمین واقعی دوسرے عالم مین لیجائین تو وہان بھی ہم مال وجاہ مین تمسے زیادہ ہونگے
جسطرح اس عالم مین ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَمْ حَسِبَ کیا ایسا نہین ہے جو گمان کیا الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ
اون لوگون نے جنھون نے کمائی ہین برائیان جیسے کفر اور معصیت أَن نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کردین ہم اونکو آخرت مین كَالَّذِينَ
آمَنُوا مانند اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی مین
مومنون کے مثل ہونگے سَوَاءً یکسان ہے مَّحْيَاهُمْ اونکی زندگی وَمَمَاتُهُمْ اور اونکی موت دنیا اور آخرت مین یعنی جو کوئی
ایمان پر مریگا وہ ایمان پر اوٹھیگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر اوٹھایا جائیگا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ برا حکم ہے جو وہ کرتے ہین
اور شرک اور توحید کے نتیجہ کو برابر رکھتے ہین مصرع نیست یکسان لاے زہر آمیز با آب حیات ٭ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ اور پیدا کیے خدا نے آسمان اور زمینین بِالْحَقِّ راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضائے عدالت یہ ہے کہ نیک کام
کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک مین تفاوت ہو وَلِتُجْزَىٰ اور دوسرا اسواسطے کہ جزا دیا جاے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ
بسبب اوسکے جو کمائی کی اوسنے بھلائی یا برائی وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنے والے لَا يُظْلَمُونَ ۝ نہ ظلم کیے جائینگے

ع ۱

یعنی نیک لوگونکے ثواب مین کمی اور برون کے عذاب مین زیادتی نہوگی بلکہ ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے اَفَرَءَیْتَ کیا دیکھا
تونے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے ٹھہرالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہو اور اوسکا حکم اسطرح
مانتا ہو جسطرح خدا کا حکم ماننا چاہیے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی ارزو بنالیتا ہے یعنی ایک بت پوجتا ہو اور جب دوسرا بت اوس سے بہتر
دیکھتا ہو تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہو اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہو وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اور کیا دیکھا تونے اوسے جسکو گمراہ کردیا اور
چھوڑ دیا خدا نے عَلٰى عِلْمٍ اوس علم پر جو حق تعالی کو ہی اوسکے انجام کے باب مین وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ اور مہر کردی اوسکے
کان پر تاکہ حق بات نہ سنے وَقَلْبِهٖ اور اوسکے دل پر تاکہ آیات حق نہ سمجھے وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور ڈالدیا
اوسکی آنکھ پہ پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے فَمَنْ یَّهْدِیْهِ پھر کون ہی جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو
مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ
ہو جاؤ وَقَالُوْا اور کہا بعث و حشر کے منکرون نے کہ مَا هِیَ نہیں ہی یہ زندگی اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا مگر زندگی دنیا کی جو
ہمین حاصل ہی نَمُوْتُ وَنَحْیَا مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین ہم یعنی ہم مین سے بعضے مرتے ہین بعضے جیتے ہین اور احتمال
رکھتا ہی کہ اس بات کے قائل مذہب تناسخ رکھتے ہون اور اونکے نزدیک یہ ہو کہ جو مرتا ہی اوسکی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑ لیتی ہو اور
دنیا ہی مین پھر ظہور کرتا ہی یہانتک کہ دوبارہ مرتا ہی پھر اور جسم کے ساتھ روح آتی ہی تناسخیہ جو اونکے زعم مین پیغمبر تھا نقل کرتے ہین کہ اوسنے
کہا کہ مین نے اپنے کو سترہ سو قالب مین دیکھا ہی اور مشرکون نے کہا ہو کہ وَمَا یُهْلِكُنَاۤ اور ہلاک نہین کرتا ہمکو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ
گذرنا اور پرانا ہو جانا اور بوڑھا پا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی کافرون کو بِذٰلِكَ اس بات کا کہ مرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم کہ اون زمانون کا اولٹنے والا اور اونمین تصرف کرنے والا حق تعالی ہی اور زمانہ کو کسی کام مین کچھ اختیار نہین نظم دہر ترا
دہر پناہی ترا ✤ حکم ترا زیبد و شاہی ترا ✤ دو زمان کاینساز دبخود ✤ چرخ فلک سر نفرازد بخود ✤ این ہمہ فرمان ترا بندہ اند ✤ در رہ امر تو
شتابندہ اند ✤ اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا یَظُنُّوْنَ مگر گمان کرتے ہین اور نری تقلید سے نے دلیل بات کہتے ہین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر اٰیٰتُنَا آیتین ہماری کتاب کی بَیِّنٰتٍ اوس حالت مین کہ کھلی ہوئی اور صاف دلالت کرنیوالی ہون بعث و نشر کے
باب مین جیسے قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہین ہوتی اونکی دلیل اِلَّاۤ اَنْ
قَالُوا ائْتُوْا مگر یہ کہتے ہین کہ لاؤ بِاٰبَآىِٕنَاۤ ہمارے باپون کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچ کہنے والے خلق کو زندہ کرنے مین
مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات جہل و عناد سے کہتے ہین اسواسطے کہ مردون کے زندہ کرنے کا وقت مقرر کیا گیا ہی خاص وقت کے ساتھ
ایسی وجہ پر جو مقتضائے حکمت ہی پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جائین تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہیے قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ کہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو مان کے پیٹ مین ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ پھر مار ڈالتا ہی تمکو دنیا مین ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ پھر جمع کریگا
تمکو قبرون مین اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قیامت تک کہ لَا رَیْبَ فِیْهِ نہین ہی کچھ شک اوسکے آنے مین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ اور لیکن بہترے آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کم فکر کرنے اور نظرون کے قصور سے وَلِلّٰهِ اور واسطے اللہ ہی کے

ع ۵

واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ جسدن قائم
ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اوسدن يَخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ نقصان اوٹھاوینگے تباہکار اور اونکا نقصان یہ ہوگا کہ دوزخ مین
پھرینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اوسدن كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً تہ زانو کے بل پڑا ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ زانو کے بل گرنا
کافرون کا خاصہ ہی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ اسے عام رکھین اسواسطے کہ اوس روز کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑینگے كُلُّ
اُمَّةٍ ہر گروہ تُدْعٰى پکارا جائیگا اِلٰى كِتٰبِهَا اپنی کتابون کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور اونکو کہینگے اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ آج جزا دیے جاؤگے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے هٰذَا كِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہی
یعنی وہ کتاب جسکے لکھنے کا حکم ہمنے کرام الکاتبین کو دیا تھا يَنْطِقُ بولتی ہی یعنی ظاہر کرتی ہی عَلَيْكُمْ تمپر تمھارے اعمال بِالْحَقِّ سچائی کے
ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ بیشک تھے ہم لکھوتے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو کچھ تھے تم کرتے معالم مین ہی کہ
جب دونون فرشتے بندون کے عمل آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی اوس لکھے ہین وہ عمل ثابت رکھتا ہی جسپر ثواب یا عذاب ہو اور لغو
اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ لکھوانا لوح محفوظ مین سے ہی اسواسطے کہ آدمیون کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ سے
فرشتون کو سپرد کرتے ہین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھون نے
کام اچھے فَيُدْخِلُهُمْ تو داخل کریگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین کہ منجملہ اوسکے بہشت ہی ذٰلِكَ وہ
اپنی رحمت مین داخل کرنا هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ وہی مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور مگر وہ لوگ جو
نہ ایمان لائے اونسے کہینگے کہ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھا کہ میری آیتین تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھی جاتین تمپر یعنی مین نے پیغمبر بھیجے تھے کہ
میری کتاب کی آیتین تمپر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پھر تمنے تکبر کیا اور اوسپر ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنْتُمْ اور تم تھے قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ایک گروہ مشرک وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا تھا تمھارے سامنے کہ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ
حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب مین حق ہی وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت کچھ شک نہین اوسمین تو قُلْتُمْ
مَّا نَدْرِيْ تم کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے کہ مَا السَّاعَةُ کیا چیز ہی قیامت اِنْ نَّظُنُّ گمان نہین کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تھا یعنی ہمکو یہ گمان ہی کہ تم بھی اوسکا گمان ہی رکھتے ہو اور تمکو بھی اوسکا یقین نہین وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ
اور نہین ہین ہم اوسمین یقین کرنے والے یعنی ہمکو بھی قیامت قائم ہونے کا یقین نہین وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگی اونکے واسطے آخرت مین
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا جزا برائیون کی جو انھون نے دنیا مین کی ہین وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتریگا اونپر مَّا كَانُوْا بِهٖ عذاب
اوسکا کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرتے قیامت کے عذابون مین سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ اور کہینگے اونسے کہ آج نَنْسٰىكُمْ
ہم چھوڑے دیتے ہین تمکو آگ مین جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہین كَمَا نَسِيْتُمْ جسطرح تمنے چھوڑ دیا غفلت کے سبب سے
یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تمنے آج کے واسطے کچھ تیاری کی وَمَاْوٰىكُمُ
النَّارُ اور ٹھکانا تمھارا آگ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے کوئی مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یارون اور مددگارون مین سے

جو کہ لوگ سے بچائے فَالْیَوْمَ پھر عذاب او ترنا ہی ذٰلِکُمْ یہ عذاب اسکے سبب ہی کہ تمنے ٹھہرا لیا اٰیٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتون کو بہا اور اسکی قدرت کی دلیلون کو هُزُوًا ہنسی ہوتی چیز یعنی او سپر تم ہنستے تھے او سمین فکر نہ کرتے تھے وَّغَرَّتْكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دنیا نے تم حیات فانی پر پھولے تھے اور حیات جاودانی کو بھولے تھے فَالْیَوْمَ تو آج لَا یُخْرَجُوْنَ نہ نکالے جائیگے مِنْهَا آتش دوزخ سے وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ اور نہ ہین وہ کہ طلب خوشنودی کی کرین اونسے یعنی اونسے یہ نکہینگے کہ تم ہمیں خوش کرو تاکہ تمسے ہم خوش ہون اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اونسے بہت دور ہی فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس خدا ہی کے واسطے سب تعریف ہی رَبِّ السَّمٰوٰتِ پیدا کرنے والا آسمانون کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور خداوند زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ تربیت کرنے والا سب اہل عالم کا وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ اور اوسی کے واسطے ہی بزرگی اور بڑائی اور اوسی کی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور اوسکے آثار قدرت ظاہر ہین فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ ہی غالب سب خلق پر الْحَكِیْمُ ۝ دانا سب کامون مین

وَهِیَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّیَّةٌ
اور یہ پینتیس ۳۵ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ احقاف کہ معظمہ مین نازل ہوئی

حٰمٓ ۝ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ ح اشارہ ہی حلم الٰہی کی طرف و میم کنایہ ہی مجد پادشاہی کی جانب حق تعالیٰ اپنے حلم کامل اور مجد شامل کی قسم کھاکر کہتا ہی کہ جو مجپر ایمان لایا او سپر عذاب نہ کرونگا لطائف ہیصمی مین مذکور ہی کہ ح اہل توحید کی حمایت ہی اور میم مرضات حق ہی اونسے زیادتی کے ساتھ کہ وہ نظر کرتا ہی اللہ کے وجہ کی طرف تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ اللہ کی طرف سے ہی جو قوی اور غالب ہی حکم صائب دینے والا افعال و اقوال مین اوسکے غیر کی طرف کتاب کا اوترنا نہین ہی مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَآ اور اوس چیز کو جو اون دونون کے درمیان مین ہی اقسام مخلوقات و انواع موجودات اِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے ساتھ ایسی وجہ پر جو اوسکی حکمت و عدالت کی چاہی ہوئی ہی وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر نام رکھے ہوے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ زمانہ کہ او سپر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے آخرت کا وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا اوس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین مُعْرِضُوْنَ ۝ مونہہ پھیرنے والے ہین او سمین فکر نہین کرتے نہ اوسے مسلّم رکھتے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ خبر دو مجکو اوس چیز کی جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا دکھاؤ مجکو کہ کیا پیدا کیا انھون نے مِنَ الْاَرْضِ زمین اور اوسکے اجزا سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ کیا اونکے واسطے ہی کچھ شرکت فِی السَّمٰوٰتِ آسمان پیدا کرنے مین اور جو نکہ ظاہر ہی کہ تمھارے معبود عاجز ہین اور اونکو زمین اور آسمان مین کچھ تصرف نہین تو اونہین پرستش مین ہیرا شریک کیون کرتے ہو اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو تمھارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ

هٰذَآ قبل قرآن اوترنے کے کہ اوس کتاب مین تمکو شرک کرنے کا حکم ہوا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلون کے علم کا بقیہ یا کوئی روایت اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمہارے معبود عبادت کے مستحق ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جب مشرک اس دلیل مین عاجز آئے تو حق تعالی نے اونکی گمراہی کے باب مین فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ اور کون ہی زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اوسکو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اوسکی دعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک یعنی اگر مشرک اپنے معبود باطل کو عمر دنیا کی مدت تک پکارین تو اجابت کا اثر اوس سے نہ ظاہر ہوگا وَهُمْ اور وہ بت عَنْ دُعَآئِهِمْ بت پرستون کے پکارنے سے جو اون بتون کو پکارتے ہین غٰفِلُوْنَ۝ غافل اور بیخبر ہین اور جب وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین تو جواب کیونکر دین پس بدبخت وہ ہی جو سننے والے اور قبول کرنے والے خداوند کی عبادت سے دست بردار ہو اور چند بیحس جماد جو نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین اونکی عبادت کی طرف متوجہ ہو لیت ہے بہرہ کسے کہ چشمۂ آب حیات ✦ بگزار و رو نہد بسوی ظلمات ✦ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب حشر کیے جائینگے لوگ تو كَانُوْا لَهُمْ ہونگے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والون کے اَعْدَآءً دشمن بخلاف اوس چیز کے جو گمان رکھتے تھے اونسے شفاعت اور مددگاری کا وَّكَانُوْا اور ہونگے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدون کی عبادت کے ساتھ كٰفِرِيْنَ۝ کافر اور منکر یا عبادت کرنے والے اونکی پرستش سے منکر ہو جائینگے یعنی بت کہینگے کہ انھون نے ہماری پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ یا بت پرست کہینگے کہ ہمنے تو بتون کی پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتین بَيِّنٰتٍ اور حال ہین کہ کھلی ہوئی ہین اوس سے اعجاز کی دلیلین قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آئی اونکے پاس هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اسی پر بس نہین کرتے کہ اوسے جادو کہین بلکہ کہتے ہین کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہی قرآن کو محمد نے خدا پر اور اپنی طرف سے کہلیا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ کہ اگر افترا کیا ہو مین نے بفرض محال تو یہ بہت بڑا گناہ ہوگا اور البتہ اوسکی جزا مین عذاب بھی بڑا ہوگا فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمہارے غیر مالک نہین ہو سکتے لِيْ میرے واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر خدا نے مجپر عذاب کرنا چاہا ہو تو تم اوسمین سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہین ہو تو مین کیونکر جرات کرون اور مددگار کے بھروسے پر یہ کام کرون هُوَ اَعْلَمُ وہ خدا خوب جانتا ہی بِمَا تُفِيْضُوْنَ وہ چیز کہ خوض کرتے ہو تم فِيْهِ جسمین یعنی اوسمین طعن کرو اور سحر اور افترا کیا ہوا نہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہی گواہ اوسکا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمہارے درمیان میری گواہی دیگا کہ میرا کلام سچ تھا اور مینے تمکو احکام پہونچا دیے اور تمپر گواہی دیگا کہ تم جھوٹ بولے اور تمنے عناد انکار اور فساد کیا وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ۝ مہربان ہی اوسپر جو ایمان مین پکا ہو قُلْ مَا كُنْتُ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہون مین بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ✦ پیغمبرون مین سے یعنی مین پہلا پیغمبر نہین آیا ہون مجسے پہلے بھی پیغمبر ہوے تھے تو تم میری نبوت کے کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور مین نہین جانتا کہ

کیا کیا جائیگا بِیْ میرے ساتھ یعنی مجھے محنت ہوگی یا راحت یہان ہونگا یا ہجرت کرونگا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا
وَلَا بِكُمْ اور مین نہین جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا زمین مین دھنسا دیے جاؤگے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلے سے یا قتل
ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور کچھ معالم مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوئے اور بولے کہ ہمارا اور محمد کا کام خدا کے نزدیک ایک ہی وہ اپنا انجام
نہین جانتا جیسے ہم نہین جانتے اور اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اوسے خبر کرتا کہ اوسکے ساتھ کیا کریگا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں
دیکھا کہ آپ نے ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین پر جسمین پانی درخت اور خرمے کے باغ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سنکر خوش ہوے
چونکہ تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافرون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ ای ہمارے حبیب کہدو کہ مین نہین جانتا کہ مجھے اور تمکو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوْحٰٓى
مگر اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہی اِلَيَّ میری طرف اور مین اوس سے درگذر نہین کرسکتا وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین اِلَّا نَذِيْرٌ
مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِيْنٌ ۝ کھلا ہوا ڈرانے والا اور مین کامون کے انجام کی خبر بے وحی الٰہی کے نہین دے سکتا کیا خوب
کسی نے کہا ہی رباعی ای دل تا کے فضولی و بوالعجبی + از من چہ نشان عاقبت میطلبی + سرگشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی + در وادی
مَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ + قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خدا کے پاس سے وَكَفَرْتُمْ بِهٖ اور تم کافر ہوے ہو اوسکے ساتھ وَشَهِدَ اور گواہی دی ہی شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکے عالمون نے جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضون نے کہا ہی کہ
یامین بن یامین رضی اللہ عنہ نے عَلٰى مِثْلِهٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہی فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا ہی اوسکا مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ سے
منقول ہی کہ یہ گواہ نہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ہین نہ اونکے اور کوئی علماء بنی اسرائیل مین سے اسواسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ مین مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ مین اوترا بلکہ یہ آیت حجت باہمی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے
درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہین اور مثل قرآن توریت ہی اور آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر قرآن حق تعالیٰ کے پاس سے ہو
اور تم اوسپر ایمان نہین لاتے اور حضرت موسیٰ نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہی اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے
وَاسْتَكْبَرْتُمْ اور تمنے سرکشی کی اور اوسکا ایمان نہ لائے تو تم اس کام مین اپنے اوپر فلاح نہ پاؤگے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع نہین ہدایت کرتا ظالمون کے گروہ کو اور اونھین گمراہی کے جنگل مین چھوڑ دیتا ہی لکھا ہی کہ جب قبائل
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اونپر طعن شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اونھون نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اونکے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان
لائے جہینہ اور اونکے مثل کہ لَوْ كَانَ خَيْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی اور درستی رکھتا تو مَّا سَبَقُوْنَآ سبقت
نہ لیجاتے ہمپر اور جلدی نہ کرتے اِلَيْهِ اوسکی طرف قبیلون کے رذیل لوگ بلکہ ہم ہی اونسے پہلے ہوتے اسواسطے کہ ہمارا رتبہ اونسے

ع ۱۰

بہت بڑا ہی اور ہماری بزرگی اور شہرت بہت ہی یا ابن سلام اور اونکے دوستون رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہود نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہین
کہ مین لایا ہون اگر وہ خوب ہوتا تو اور لوگ ہمپر سبقت نہ لیجاسکتے اسواسطے کہ ہمین اونسے زیادہ علم ہی وَاِذْ لَمْ یَھْتَدُوْا بِہٖ اور جب
راہ نہ پائی کافرون نے یا یہود نے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے اوسکی طرف فَسَیَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہین کہ
ھٰذَآ اِفْکٌ قَدِیْمٌ ○ یہ جھوٹ پرانا ہی یعنی اگلے لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہی وَمِنْ قَبْلِہٖ اور حال یہ ہی کہ قرآن سے
پہلے کِتٰبُ مُوْسٰٓی کتاب موسیٰ کی تھی یعنی توریت اور کیا ہمنے اوسے اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَۃً اور رحمت کا
سبب اون لوگون کے واسطے جو اوسے باور کرتے ہین وَھٰذَا کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہی تصدیق کرنے والی
توریت کی یا جتنی کتابین اوترین سب کی لِّسَانًا عَرَبِیًّا عربی زبان مین لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈرائے اون لوگون کو
جنھون نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کرکے وَبُشْرٰی اور قرآن خوشخبری دینے والا ہی لِلْمُحْسِنِیْنَ ○ نیک کام کرنے والون
واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جنھون نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰہُ رب ہمارا اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
پھر قائم رہے اوسپر اور اوس سے پھرے نہین یعنی توحید کہ خلاصۂ علم ہی اور استقامت کہ منتہائے عمل ہی اونھون نے دونون کو
جمع کر لیا بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجا لانے پر اور نفوس سے آداب شریعت حاصل
کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اور ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور
خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہی اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی تہ ہی تعبیر منزل مقصود پر پہونچنا
نہایت باطل فکر ہی اور بہت محال خیال ہی مصرع کراست تیابی مگر استقامت ٭ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ تو کچھ خوف نہین مستقیم مومنون
اوس جہان مین کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ اور نہ رنجیدہ ہوتے ہین اس جہان مین کوئی محبوب اور مرغوب چیز
فوت ہو جانے پر اُولٰٓئِکَ وہ گروہ یعنی ایمان اور استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ جنت والے لوگ ہین خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہنے والے
اوسمین جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ
اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَیْہِ اِحْسٰنًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ اوٹھایا ہی آدمی کو اوسکی ماں نے
کُرْھًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا اور رکھا اوسے محنت اور مشقت سے وَحَمْلُہٗ اور اوسکے حمل کی مدت وَفِصٰلُہٗ
اور اوسکے دودھ چھوڑانے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا تیس مہینے ہین جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہان سے
معلوم ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اسواسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ تا وقتیکہ پہونچے آدمی
اَشُدَّہٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر
وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً اور پہونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
ساتھ یہ آیت خاص ہی اسواسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر مین
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا سن شریف بیس برس کا تھا

پس اوس ملنے سے حضرت صدیق اکبر سفر اور حضر مین آپ کے رفیق اور مصاحب ہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ رسول ہوے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس کو آپکی عمر پہونچی تو قَالَ رَبِّ کہا کہ ای میرے رب اَوْزِعْنِيٓ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْكُرَ تاکہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم عمیم سے اَنْعَمْتَ عَلَيَّ انعام کی مجکو کہ وہ اسلام کی نعمت ہی وَعَلٰى وَالِدَيَّ اور اوس نعمت پر جو تو نے میرے مان باپ کو دی ہی کہ وہ زندگی اور قدرت ہی اور بعضون نے نعمت اسلام بھی کہی ہی اسواسطے کہ حضرت صدیق کے سوا مہاجرین اور انصار مین کوئی وہ نہین ہی کہ جسکے مان باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کہ مین عمل کرون صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند فرمائے تو اوسے اور اوس سے خوش رہے حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی اور توفیق دی کہ غلامون پر کہ کافرین کے واسطے سختی اور عذاب کرتے تھے اونہین مول لیکر آزاد کر دیا اونہین سے ایک حضرت بلال حبشی بھی ہین رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِي اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اسطرح پر کہ صلاحیت پر لا میرے واسطے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر دے فِي ذُرِّيَّتِيٓ میری اولاد مین اور یہ دعا بھی قبول ہو گئی اسواسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت مین آکر سرفراز ہوئین وسیط مین ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی کے سوا اور کسی صحابی کی چار پشتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا دادا حضرت ابو قحافہ بیٹے حضرت صدیق اکبر پوتے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر پر پوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم یہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق رض کی اولاد مین بہت بڑے بڑے قابل عالم مین موجود ہین اونہین سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہین اِنِّي تحقیق کہ مین تُبْتُ اِلَيْكَ باز آیا مین ہر ایک چیز سے جسمین تیری رضامندی نہین ہی اور پھرا مین تیری طرف وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور یقینی مین گردن جھکائے ہوے ہون تیرے حکم کے سامنے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنہون نے مان باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجا لائے الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم عَنْهُمْ اونسے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اون کامون کے جو اونہون نے کیے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ احسن یہان حسن کے معنی مین ہی یعنی اونکے نیک سب کام مقبول ہین وَنَتَجَاوَزُ اور در گذر کرتے ہین ہم عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ اونکے گناہون سے اور پڑھتے ہین دونون جگہ یُتَقَبَّلُ اور یُتَجَاوَزُ کو تے سے اور اَحْسَنُ کے نون کو پیش پڑھا ہی یعنی قبول کیے جاتے ہین اونکے عمل اور در گذر کیے جاتے ہین اونکے گناہ اور وہ شمار کیے جائینگے فِيٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ جنتیون مین وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے وعدہ سچا اونکی قبول کرنے اور گناہون سے در گذر کرنے مین الَّذِيْ كَانُوْا وہ وعدہ جسکا تھے دنیا مین يُوْعَدُوْنَ وعدہ دیے گئے اور وہ وعدہ اس آیت مین ہی کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آخر آیت تک وَالَّذِيْ قَالَ اور وہ شخص جسنے کہا لِوَالِدَيْهِ اپنے مان باپ کو جب کہ اوسکے مان باپ اوسے ایمان کی طرف بلاتے تھے تو اوسنے کہا کہ اُفٍّ لَّكُمَآ کراہت اور رشک ہی تمہارے واسطے یعنی مین تمسے بیزار ہون اَتَعِدٰنِنِيٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونون مجکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا مین قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد اوٹھائینگے اور زندہ کرکے قبر سے نکالینگے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور تحقیق کہ گذر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِيْ مجسے پہلے

اور ایک بھی پھر نہ آیا وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ اور ماں باپ فریاد کرتے تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَيْلَكَ آمِنْ وائے تجھ پر ایمان لا قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث و نشر کے باب مین حَقٌّ سچ ہی فَيَقُولُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا هٰذَا نہین ہی جسکی طرف تم مجکو بلاتے ہو اِلَّا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ مگر کہانیان اگلون کی باطل اور جھوٹ باتین لکھدی ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر کی شان مین نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی عائشہ اس قول سے منکر ہین اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ آیت ایک کافر کی شان مین نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق مین عاق تھا یعنی اونکو ایذا دیتا تھا اُولٰئِكَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ وہ ہین کہ واجب ہوئی اونپر عذاب کی بات اور وہ ہونگے فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافرون مین سے گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِهِمْ قبل اونسے مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمیون مین سے اِنَّهُمْ بیشک یہ اور وہ كَانُوا ہین خٰسِرِينَ نقصان پانے والے وَلِكُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونو فریق مین سے دَرَجٰتٌ درجے اور مرتبے ہین مِمَّا عَمِلُوا اوس چیز کی جزا سے جو اونھون نے کام کیے ہین نیک کام والون کے درجے بلندی کی طرف اور بُرے کام والون کے پستی کی طرف وَلِيُوَفِّيَهُمْ اور ایسا مقرر کیا ہی خدا نے تاکہ پورا کر دے اونکو اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کامون کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب مین کمی کرکے اور عذاب مین زیادتی کرکے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور یاد کر اوس دن کو کہ جب پیش کیے جائینگے کافر عَلَى النَّارِ آتش دوزخ پر موضع مین ہی کہ آگ کو کافرون پر پیش کرینگے اور اونکے موافق لوگون کو دوزخ مین اونھین دکھائینگے تاکہ اونکا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اونسے کہینگے کہ اَذْهَبْتُمْ لیگئے تم اور رکھا تمنے طَيِّبٰتِكُمْ اپنی مزہ دار چیزین فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین جو تمکو حاصل تھی وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اوٹھایا تمنے بِهَا اون لذتون سے یعنی دنیا مین لذتین پوری کرلین اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیے جاوگے عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب ذلت اور رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ بسبب اوسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے باطل دنیا کے ساتھ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ اور بسبب اسکے کہ تم فسق کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نہ کرتے تھے نجات کے طالبون کو تنبیہ ہی کہ قدم اندازۂ شرع سے باہر نہ رکھین نظم پا از حد و شرع برون مے نہی مسنہ + خود را اسیر نفس و ہوا مے کنی مکن + بے حبلہ شرع نیست خلاصی ز چاہ طبع + این رشتہ را ز دست رہا مے کنی مکن + وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی اوس پیغمبر کو جو قبیلۂ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندون سے کہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب الٰہی سے بِالْاَحْقَافِ مقام احقاف مین اور وہ ایک ریگستان تھا حضرموت کے قریب ولایت یمن مین اور بعضے کہتے ہین کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ ہی کہ گذرے پیغمبر ڈرانے والے مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِهٖ اور اوسکے پیچھے بھی آئے یعنی اوسکے پہلے بھی خلق مین پیغمبر تھے اور اوسکے بعد بھی ہوے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوے تو اونکو پکارا اَلَّا تَعْبُدُوا

ع ۱

یہ کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰهَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَیْکُمْ تم پر عَذَابَ
یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب سے اوس دن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے کہ ای ہود اَجِئْتَنَا کیا آیا ہی تو ہمارے
پاس لِتَاْفِکَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ اٰلِهَتِنَا ہ بتون کی پرستش سے تہدید کرکے اور وعید سنا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو
وہ جو جسے وعدہ کیا ہی تو نے عذاب اِنْ کُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ سچون مین سے اپنے وعدہ مین قَالَ کہا ہود
علیہ السلام نے کہ جلدی نہ کرو عذاب طلب کرنے مین اِنَّمَا الْعِلْمُ نہین ہی اوسکے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِنْدَ اللّٰهِ
اللہ کے پاس اور مجھے اوسمین دخل نہین ہی وَاُبَلِّغُکُمْ اور تمکو پہونچاتا ہون مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون اوسکے
ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہی وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ اور مگر دیکھتا ہون مین تمکو قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ایک گروہ
کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ
ساتھ حرم مین جاکر مینھہ برسنے کی دعا کی تین ابر پیدا ہوے اور منادی نے ندا کی کہ انمین سے ایک اختیار کرلو سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اونکے
شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جسوقت اوسے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ایک ابر پھیلا ہوا اندھاب آسمان مین مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِیَتِهِمْ سامنے آنے والا اونکے جنگلون کے قَالُوْا کہا اونھون نے کہ هٰذَا یہ ابر ہی عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پھیلا ہوا مینھہ
برسانے والا ہمپر پس حضرت ہود نے فرمایا کہ بَلْ هُوَ یہ مینھہ برسانے والا نہین ہی بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ وہ چیز ہی کہ جلدی
کرتے تھے تم اوسکی رِیْحٌ یہ ہوا ہی فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ اسمین عذاب دکھ دینے والا ہی اور وہ ایک ہوا ہی کہ نہایت
تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍۭ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہی سب چیزون کو اونکی جان مال چارپایون کو بِاَمْرِ رَبِّهَا
اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے اونپر ڈالدیے سات دن رات
اسمین دبے رہے پھر ریت اونپر سے اوڑا دی اور اونکے بدنون کو دریا مین ڈالدیا فَاَصْبَحُوْا پھر ہوگئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی
اونکے شہر و دیار مین پہونچتا تو لَا یُرٰٓی نہ دیکھا جاتا اِلَّا مَسٰکِنُهُمْ مگر اونکے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہوگئے اور اونکے مکان
خالی باقی رہے کَذٰلِکَ جسطرح ہمنے اونکو جزا دی اسی طرح نَجْزِی جزا دیتے ہین ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ گناہ کرنے والے
اور کافرون کے گروہ کو وَلَقَدْ مَکَّنّٰهُمْ اور بیشک و شبہہ قدرت دی تھی ہمنے قوم عاد کو فِیْمَآ اِنْ مَّکَّنّٰکُمْ اوس
چیز مین کہ نہین قدرت دی تمکو ای کفار قریش فِیْهِ اوس چیز مین کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف حکومت ہی وَجَعَلْنَا
لَهُمْ اور دیے ہمنے اونکو سَمْعًا کان تاکہ سنین وَّاَبْصَارًا اور آنکھین تاکہ دیکھین وَّاَفْـِٕدَةً اور دل تاکہ دریافت
کرلین اور اونھون نے گوش ہوش سے حق بات نہ سنی اور دیدۂ دل سے قدرت کی دلیلین نہ دیکھین اور دل سے خدا کی حدیثین مین
تفکر نہ کیا اور جبکہ اونپر عذاب نازل ہوا فَمَآ اَغْنٰی تو دفع نہ کیا عَنْهُمْ اونسے سَمْعُهُمْ اونکے کان نے
وَلَآ اَبْصَارُهُمْ اور نہ اونکی آنکھون نے وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ اور نہ اونکے دلون نے مِّنْ شَیْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی مین سے
اِذْ کَانُوْا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ انکار کرتے تھے خدا کی آیتون کا یا پیغمبر صلی اللہ

ع ۶

علیہ وآلہ وسلم کے مسخرون کا وَحَاقَ بِهِم اور گھیر لیا اونھین مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اوس چیز نے کہ تھے اوسکے ساتھ ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہمنے ای اہل مکہ مَا حَوْلَكُم اوس چیز کو جو تمھارے گرداگرد تھے مِّنَ الْقُرَىٰ دیہات جیسے حجر موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائین ہمنے نشانیان اور دلیلین دیہاتون کو لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ شاید کہ پھرین کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پھر کیون نہ مدد دی اونکو الَّذِينَ اتَّخَذُوا انھون نے جنکو پکڑا تھا اون ہلاک ہونیوالون نے مِن دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے ساتھ تقرب کے واسطے آلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتون کو اونھون نے تقرب کے واسطے خدا ٹھہرا لیا تھا اون بتون نے عذاب کے وقت اون بت پرستون کو کیون نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ اونکی مدد کرنے سے یعنی ناامید ہوے اور اونکی یہ امید منقطع ہوگئی کہ بت ہماری مدد کرینگے وَذَٰلِكَ اور بتون کو تقرب الٰہی کے واسطے خدا ٹھہرانا إِفْكُهُمْ اونکا جھوٹ ہے وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اور وہ چیز کہ ہین افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہین اور خالق قادر کی طرف توجہ کرنے سے مونھ پھیرتے ہین مصرع رو ہر کہ از تو تافت دگر آبرو نہ یافت + ارباب سیر اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل مین اوترے اور رات کو اوٹھ کر نماز تہجد مین قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے یمن کو جاتا تھا وہان قرات کی آواز سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو ظاہر کیا تو حق تعالی اوس قصے سے خبر دیتا ہی وَإِذْ صَرَفْنَا اور یاد کر اوسے کہ پھیر اور جھکا دیا ہمنے إِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ کو جنون مین سے اور وہ سات تھے نصیبین یا نینوی یا جزیرۂ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اونکے نام صحیح کرکے لکھے ہین وہ یہ ہین شاصر ناصر وش مش ازد ابیان احقم اور بعضے کہتے ہین کہ نو تھے وَدّ اور وَدیعہ بھی اونمین تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے ہین اور دس اور بارہ بھی کہے ہین لباب مین ہی کہ ستر جن تھے اور ہر تقدیر يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوے تھے فَلَمَّا حَضَرُوهُ پھر جب حاضر ہوے رسول کے پاس تو قَالُوا بولے آپس مین ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے أَنصِتُوا چپ ہو اور سنو تو تفسیرون مین ہی کہ قرآن سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گر پڑے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرارت تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور خبرین پوچھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین اونکی قوم کی طرف اپنا نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے إِلَىٰ قَوْمِهِم اپنی قوم کی طرف مُّنذِرِينَ ۝ ڈرانے والے اور اسلام کی طرف بلانے والے اور قَالُوا يَا قَوْمَنَا کہا اونھون نے ای ہماری قوم إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا بیشک ہمنے سنی ایک کتاب کہ خدا کی طرف سے أُنزِلَ اوتاری گئی ہی مِن بَعْدِ مُوسَىٰ موسی کی کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کی جو اوسکے پہلے تھین کتابین یا اونکے موافق بعضون نے کہا ہی کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی اونکو خبر نہ تھی یا اوسکا اعتقاد نہ رکھتے تھے جیسا کہ یہود کا اعتقاد ہی اس جہت سے أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ کہا يَهْدِي راہ دکھاتی ہی وہ کتاب إِلَى الْحَقِّ حق کی طرف یعنی صحیح اور درست عقیدون کی طرف وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے والی يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا ای ہماری قوم کے

لوگو قبول کرو دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاٰمِنُوْا بِہٖ اور ایمان لاؤ اوسکے
ساتھ اور سچ مانو ہوئی جو ہوئی خبرین یَغْفِرْ لَکُمْ تو بخشدے خدا تمھارے واسطے مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ تمھارے گناہون مین سے
جو مظالم نہون اور بعضون نے کہا ہی کہ تمھارے سب گناہ بخشدے وَیُجِرْکُمْ اور رہائی دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ عذاب
دردناک سے وَمَنْ لَّا یُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کریگا دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہین ہی عاجز کرنے والا فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کریگا اوسپر
عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نکر سکیگا وَلَیْسَ لَہٗ اور نہین ہین اوسکے واسطے مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَآءُ
خدا کے سوا دوست اور مددگار اُولٰٓئِکَ وہ لوگ نہ قبول کرنے والے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہین جو سب پر
واضح ہو جو جن مومن ہین اونکے حکم مین عالمون کو اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ اونکا ثواب یہی آتش دوزخ سے نجات ہی جیسا کہ
فرمایا یُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ جنون کے واسطے ثواب یہ ہی کہ وہ آتش دوزخ سے چھوٹ جاینگے
پھر اونکو خاک کر دینگے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی اسی طرف گئے ہین اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہین کہ جنون کو
نیک کام کرنے پر ثواب ہی جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جن بہشت مین آئینگے اور کھائینگے
پیئینگے امام ابوبکر نقاش رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین ایک حدیث ہی کہ جن بہشت مین آئینگے امام نقاش سے لوگون نے پوچھا کہ وہ جنت کی
نعمتین کھائینگے فرمایا کہ حق تعالی اونکو ایسی تسبیح اور ذکر تعلیم فرمائیگا کہ اوس سے اونکو ویسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیون کو بہشت کی
نعمتون سے معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ ایماندار جن کے واسطے ثواب ہی کہا ہان اور یہ آیت پڑھی لَمْ یَطْمِثْہُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَہُمْ وَلَا جَآنٌّ اور کہا اَلْاِنْسِیَّاتُ لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّیَّاتُ لِلْجِنِّ اور معالم مین عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہی کہ
ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحرا اور ربض وغیرہ مین رہینگے بہشت مین نہین اور قاضی نے انوار مین فرمایا ہی کہ بہت ظاہر یہ بات ہی کہ
جن توابع تکلیف مین انسان کے مثل ہین واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا بعث اور حشر کے منکرون نے
اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ یہ کہ اللہ ایسا ہی کہ اوسنے اپنی قدرت کے بیعجز سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو
وَلَمْ یَعْیَ اور ماندہ نہین ہوا اور نہ اوسے رنج نہین پہونچا بِخَلْقِہِنَّ اونھین پیدا کرنے کے سبب بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ
الْمَوْتٰی اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو اسواسطے کہ اوسکی قدرت ثابت ہی اور اوسمین نقصان اور منقطع ہوجانے کو دخل نہین حاصل کلام
یہ ہی کہ خدا جو ایسی قدرت کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہی کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہین ہی بَلٰٓی ہان ہی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بیشک وہ سب
چیزون پر قَدِیْرٌ ۝ قادر ہی بے عجز اور تھکن کے وَیَوْمَ یُعْرَضُ اور یاد کرو اوسدن کو کہ پیش کیے جاینگے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے عَلَی النَّارِ آگ پر یعنی آگ اونکے سامنے کیجائیگی اور یہ اولٹی بات ہی کہ مقتضائے ظاہر کے برخلاف مبالغہ و تاکید کے
واسطے حق تعالی نے فرمایا ہی پھر اونکو کہینگے کہ اَلَیْسَ ھٰذَا کیا نہین ہی یہ عذاب بِالْحَقِّ ظاہر حق اور تم باور نہ کرتے تھے قَالُوْا
بَلٰی کہینگے کہ ہان حق ہی پھر وہ قسم کھائینگے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ تھا تو قَالَ کہیگا حق تعالی یا دوزخ کا فرشتہ

اونسے کہیگا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بس چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ سبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے قیامت کے ساتھ اور پیغمبرون کی بات باور نہ رکھتے تھے فَاصْبِرْ بس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر كَمَا صَبَرَ جیسا کہ صبر کیا اُولُوا الْعَزْمِ عزم او ثبات اور کوشش والون نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبرون مین سے او شریعت والے رسول ہین کہ اونھون نے قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے مین کوشش کی اور دشمنون کی عداوتون اور زیادتی کرنے والون کے جھگڑون اور منکرون کی ایذاؤن پر اونھون نے صبر کیا اور وہ اولوا العزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اولوا العزم وہ رسول ہین جنکا ذکر دو جگہ خاص کرکے ہوا ہی ایک میثاق لینے کے مقام پر اس آیت مین کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى دوسری جگہ اس آیت مین کہ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اور وہ رسول شریعت والے ہین اور ہمارے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک قول یہ ہی کہ اولوا العزم اٹھارہ رسول ہین جنکے نام سورۂ انعام کے رکوع وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ مین مذکور ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ زاد المسیر مین لکھا ہی کہ سب پیغمبر اولوا العزم ہین مگر حضرت آدم اور حضرت یونس اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضون نے کہا ہی کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کرکے قوم سے باہر چلے گئے اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یعنی بے صبری مین یونس کے مثل نہو جاؤ اور یہان فرماتا ہی کہ صبر کرو وَلَا تَسْتَعْجِلْ اور جلدی نہ کر لَّهُمْ واسطے کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے مین کہ بیشک اپنے وقت پر نازل ہوگا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے مَا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز کہ جسکا وعدہ کیے گئے ہین عذاب مین سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھینگے تو اونھین ایسا معلوم ہوگا کہ گویا لَمْ يَلْبَثُوْٓا دیر نہیں کی ہی اونھون نے دنیا مین اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ مگر ایک ساعت دن مین سے یعنی دنیا مین ان کا رہنا بہت تھوڑا شمار کرینگے اور دوزخ کے عذابون کی تھوڑی سی ہیبت بَلٰغٌ یہ جو اس سورت مین بیان کی گئی نصیحت کے طور پر کفایت ہی فَهَلْ يُهْلَكُ پھر کیا جائیگا عذاب کے سبب سے جبکہ وہ نازل کیا جائیگا یعنی نہ ہلاک ہونگے اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ع مگر گروہ فاسقون کے جو دائرۂ فرمان سے باہر نکل گئے ہین

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مدنی وهی ثمان و ثلثون آیۃ
سورۂ محمد رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد اوپر	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ اڑتیس آیتین ہین

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے وَصَدُّوْا اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اسلام مین داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہین جیسے ابو جہل اور نضر اور عتبہ یا جنگ بدر کے دن کافرون کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے رؤسائے قریش مین سے اَضَلَّ باطل کر دیے خدا نے اَعْمَالَهُمْ اونکے عمل کہ وہ اون عملون کو اچھا جانتے تھے جیسے ناتا رشتہ جوڑنا قیدی کو چھوڑانا پڑوسیون کی حفاظت حسن ضیافت وَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے جیسے کھانا کھلانا قرابت ملانا وَاٰمَنُوْا اور ایمان لائے بِمَا نُزِّلَ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہی عَلٰی مُحَمَّدٍ پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہی وہ چیز قرآن ہی وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ قرآن حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب حقیقت آئے مِنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب پاس سے پھر جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَفَّرَ مٹاتا اور چھپاتا ہی عَنْهُمْ اونسے سَيِّاٰتِهِمْ اونکے گناہ وَاَصْلَحَ اور نیک کر دیتا ہی بَالَهُمْ ۝ اونکا حال دین و دنیا مین یا اونکے دل کی درستی اور اصلاح کر دیتا ہی تاکہ گنہگار نہو جائین ذٰلِكَ یہ گمراہ کر دینا اور درست کر دینا بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اسبب سے ہی کہ جو لوگ کافر ہوئے اونھون نے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی باطل یعنی شیطان کی وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اونھون نے اتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی حق کی کہ قرآن ہی جو اوترا مِنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب پاس سے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اَمْثَالَهُمْ ۝ مثلین یعنی دونون فریق کے احوال ظاہر فرماتا ہی فَاِذَا لَقِيْتُمُ پھر جب دیکھو اے مومنو الَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگون کو جو کافر ہوئے محاربہ اور مقاتلہ کے وقت فَضَرْبَ الرِّقَابِ تو گردن مارو اونکی گردن مارنا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہانتک کہ جب قتل کر چکو اونکو فَشُدُّوا الْوَثَاقَ تو کڑی کرو قید یعنی اونکو گرفتار کر لو اور مضبوطی کے ساتھ قید کرو کہ بھاگ نہ جائین فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ تو قید کرنے کے بعد یا احسان کرو احسان کرنا اور بدلا لیے آزاد کر دو وَاِمَّا فِدَآءً یا فدیہ یعنی بدلا لو اونسے بدلا لینا حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکھدین لڑائی والے اَوْزَارَهَا ۛ ثقف ہتھیار اپنے یعنی سب جگہہ دین اسلام پہونچ جائے اور قتال کا حکم نہ باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت کا آخر جہاد دجال پر ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ امام کو اختیار ہی کہ کافرون کو قتل کرے یا لونڈی غلام بنائے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی بدلے مین لے اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ یہ حکم منسوخ ہی یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہی ذٰلِكَ ۛ یہ کام اسے یاد رکھو وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اور اگر خدا چاہے تو لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ضرور بدلا لے تمھارے دشمنون سے بغیر اسکے کہ تمکو لڑنا پڑے وَلٰكِنْ اور مگر جہاد کا حکم کیا لِّيَبْلُوَا تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ تم مین سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرے کہ مومن کو کافر کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ مومن جہاد کرکے ثواب عظیم پائے اور کافر کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا اور وہ لوگ جو قتل کیے جائین اور پڑھنے قَاتَلُوْا پڑھا ہی یعنی جو لوگ قتال کرتے ہین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین فَلَنْ يُّضِلَّ تو خدا باطل و ضائع نہین کرتا اَعْمَالَهُمْ ۝ اونکے کام سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہی کہ راہ دکھائے اونھین حق تعالیٰ دنیا مین اچھے کامون کی اور عقبیٰ مین کامیابی اور ثواب کے درجون کی وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ اور بنا دے اونکے کام وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ اور داخل کرے اونکو بہشت مین عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ تعریف کرتا ہوا بہشت کی اونکے واسطے تاکہ اوسکے مشتاق ہوئے یعلین یا اونکے مکان جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکو دکھاتا رہیگا یا خوش کرتا رہیگا اونکو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اوسکے پیغمبر کی تو

ربع

معانقہ عند المتقدمین

ینصرکم مدد کریگا اللہ تمھاری کہ دشمنون پر غالب ہوگے ویثبت اقدامکم○ اور ثابت کریگا تمھارے قدم تاکہ
معرکہ جہاد سے پس پا نہو والذین کفروا اور جو لوگ کافر ہوے فتعسا لھم پس ذلت اور شرمندگی اور ہلاکت اور رنج
اور خرابی اور ناامیدی اونکے واسطے ہی واضل اور گم او نیست ونابود کر دیگا خدا اعمالھم○ اونکے عمل ذلک یہ ذلت اور
اونکے عمل باطل کرنا بانھم کرھوا بسبب اسکے ہی کہ وہ کراہت رکھتے تھے اور نہ چاہنے والے تھے ما انزل اللہ اوس
چیز کو جو خدا نے نازل کی ہی اپنے پیغمبر پر توحید کا حکم اور احکام شرع پر قیام کرنا فاحبط پس باطل اور ضائع کردیے حق تعالی نے
اعمالھم اونکے اعمال جسے وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے مسجد حرام بنانا اور خانہ کعبہ کا طواف اور مہمانداری اور مظلومون کی
اعانت اور یتیمون پر مہربانی افلم یسیروا کیا سیر نہین کی ہی کافرون نے یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ سفر کرین
فی الارض زمین مین اس سے عاد اور ثمود کے شہر مراد ہین فینظروا کیف کان پھر دیکھین تو کیسا ہوا عاقبۃ الذین
من قبلھم انجام کار اور مآل اون لوگون کا جو اونسے قبل تھے کافر اور تکذیب کرنے والے اور گنہگار دمر اللہ ہلاک کیا اونکو
خدا نے اور نیست ونابود کردینے کا عذاب بھیجا علیھم اونپر وللکفرین اور کافرون کے واسطے امثالھا○ اونکے مثل عذاب
ہونگے یہ بات کفار مکہ کے واسطے تہدید اور دھمکی ہی ذلک جو کچھ ذکر کیا گیا دشمنون پر عذاب اور دوستون کی مدد کرنے کا حال بان
اللہ بسبب اسکے ہی کہ اللہ مولی الذین امنوا دوست ہی اون لوگون کا جو ایمان لائے پس اونکی مدد کرتا ہی وان الکفرین
اور اس سبب سے کہ کافر لا مولی لھم○ کوئی دوست نہین اونکا کہ اونپر سے عذاب دفع کرے ان اللہ تحقیق کہ اللہ یدخل
الذین امنوا داخل کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وعملوا الصلحت اور کیے اونھون نے نیک کام غرض اور ریاء سے پاک
جنت تجری بہشتون مین کہ جاری ہین من تحتھا الانھر اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین والذین کفروا اور جو
لوگ کافر ہوے وہ یتمتعون فائدہ لیتے ہین متاع دنیا کے سبب سے ویاکلون اور کھاتے ہین کما تاکل الانعام جسطرح کھاتے ہین
چارپائے یعنی اونکی تمام ہمت کھانے مین مصروف ہی اور عاقل چاہیے کہ اوسکا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قوائے نفسانی کو قوت
دینے کے لیے کھانا کھائے اور اوسکی نظر اس بات پر رہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے مین نفسانی قوتین ممد اور معاون ہین
یہ نہین کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذرھم یاکلوا ویتمتعوا کی چراگاہ مین چارپایون کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا اوسکی
کسی چیز پر اوسکی نظر نہین کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ✦ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است ✦
والنار اور آگ دوزخ کی مثوی رہنے کی جگہ ہی لھم○ کافرون کے واسطے وکاین من قریۃ اور کتنے بستے والے
دیہات مکہ کے کہ بہرحال ھی وہ اشد قوۃ بہت سخت تھے قوت کی راہ سے من قریتک تیری بستی کے لوگون سے
التی اخرجتک وہ بستی کہ نکالدیا اوسکے لوگون نے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکہ کے دیہات کے لوگ
جو بہت قوی تھے اھلکنھم ہلاک کردیا ہمنے اون دیہات کے لوگون کو فلا ناصر لھم○ تو کوئی مدد دینے والا نہ تھا
اونکو کہ ہلاک ہوتے وقت اونکی فریاد کو پہونچے افمن کان کیا پھر جو کوئی ہو علی بینۃ کھلی ہوئی دلیل پر من ربہ

ع ۱۱

اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہی کَمَنْ زُيِّنَ مانند اوس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اوسکے نفس نے آراستہ کردی ہی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی کہ شرک اور معصیت ہی وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی اونھون نے اَهْوَآءَهُمْ اپنی خواہشون کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّةِ یہ سب جو ہمنے تمپر پڑھی بہشت کی صفت ہی الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وہ بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہین اوسکا پرہیزگار لوگ فِيْهَآ اوس بہشت مین اَنْهٰرٌ نہرین ہین مِّنْ مَّآءٍ پانی غَيْرِ اٰسِنٍ نہ بگڑنے والے کی یعنی اوسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہوگا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہوگا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ اور نہرین ہین دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ نہین بدلا میٹھے ہونے سے یعنی زمانہ گذرنے سے تیز اور کھٹا نہین ہوا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ اور نہرین ہین شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِيْنَ پینے والون کے واسطے کہ اوسکے پینے سے خوشی ہوگی خمار نہین وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین صاف شہد کی آگ پر نہین صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے صاف پیدا کیا ہوا وَلَهُمْ اور پرہیزگارون کے واسطے ہین فِيْهَا جنت مین ان پینے کی چیزون کے ساتھ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ سب میوے جو وہ چاہین رنگ مین صاف مزہ مین لذیذ بو مین خوب وَمَغْفِرَةٌ اور اونکے واسطے ہی گناہون کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب کی طرف سے یعنی حق تعالی اونکے گناہ چھپائیگا نہ اونپر عذاب کریگا نہ عتاب فرمائیگا ارباب اشارت اس بات پر ہین کہ جس طرح جنت مین چار نہرین شجرۂ طوبی کے نیچے جاری ہین اوسی طرح عارف کی زمین دل مین شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کے نیچے بھی چار نہرین جاری ہین قلب کے منبع سے انابت[1] کے پانی کی نہر اور سینہ کے منبع سے صفوت[2] کے دودھ کی نہر اور سر کے خمخانہ سے شراب محبت کی نہر اور روح کے مجری سے عسل محبت کی نہر مثنوی مین ہی نظم آب صد ۔ ت آبجوی خلد بود ÷ جوی شیر خلد مہر تست و ود ÷ ذوق طاعت گشت جوی انگبین ÷ مستی و ذوق تو جوی خمر بین ÷ بحر الحقائق مین ہی کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہی اور دودھ فطرت اصلی کی طرف کہ بدعت کے گسیلے پن سے متغیر نہین ہوا اور شراب جوشش محبت الٰہی ہی اور عسل مصفی قرب کی حلاوت اور ثمرات عبارت ہی مکاشفات سے اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہون کا بخشا جانا ہی جو دَکّ ذنبُ الاقیاس بہا ذنبٌ بلیت پندار وجود ما گناہیست عظیم ÷ لطفی کن و این گنہ زما درگذران ÷ بہشت کی ناز و نعمت حاصل کرنے والون کے ذکر کے بعد دوزخ کی مصیبت کھینچنے والون کے حال کی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ جو ایسی نعمتون مین ہو جو ہمنے ذکر کین وہ کیا كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مثل اوسکے ہی جو ہمیشہ رہنے والا ہی فِي النَّارِ دوزخ کی آگ مین وَسُقُوْا اور پلایا جاتا ہی جنت کے شربت کی جگہ مَآءً حَمِيْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کردیتا ہی اَمْعَآءَهُمْ اونکی آنتون کو لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو منافقون کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکلکر ہنسی کے طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالی اون منافقون کے حال سے خبر دیتا ہی وَمِنْهُمْ اور بعضے اونمین سے یعنی منافقون مین سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہین جو کان لگائے رکھتے ہین اِلَيْكَ تیری طرف خطبہ پڑھنے مین جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے قَالُوْا تو کہتے ہین لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اون لوگون سے جنکو علم دیا ہی صحابہ مین سے جیسے حضرت عبد اللہ بن مسعود

[1] انابت خدا کی طرف رجوع
[2] صفوت برگزیدگی اور صفائی ۱۲

اور حضرت ابوالدرداء اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین بھی اونمین سے ایک ہون جنسے
منافق پوچھتے تھے کہ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا قف کیا کہا محمد نے ابھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا اور مسخرے پن کے طور پر کہتے تھے اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ وہ لوگ وہ ہین کہ حکم ازل سے طَبَعَ اللّٰهُ مہر کردی ہی اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر نفاق اور شرک کے ساتھ وَاتَّبَعُوْٓا
اور اونہون نے پیروی کی اَهْوَآءَهُمْ○ اپنے نفس کی خواہشون کی اس جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے ہین
وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اور جن لوگون نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا
اونکو هُدًى بصیرت اور یقین وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ○ اور دیتا ہی اونکو وہ چیز جو مدد کرے اونکے تقوی زیادہ ہونے اور ہمیشہ
رہنے مین فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین منافق اور کافر یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجائے اونپر ناگہان فَقَدْ جَآءَ پھر تحقیق کہ آئین اور ظاہر ہوگئین اَشْرَاطُهَا اوسکی
علامتین جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا فَاَنّٰى لَهُمْ پس پھر کہان سے ہوگا
اِذَا جَآءَتْهُمْ جب آجائیگی اونپر قیامت ذِكْرٰىهُمْ○ نصیحت ماننا اونکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئیگا
تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جب موحدون کی سعادت اور مشرکون کی
شقاوت کا حال تجکو معلوم ہوگیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہی اور تو نے جان لیا ہی کہ معبود برحق کوئی نہین خدا کے سوا
اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی مین ہی کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہین کہ اِعْلَمْ یعنی جان تو تو اس سے اوسکا یاد کرنا
مقصود ہوتا ہی جو اوسنے جانا ہی موضح مین ہی کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اسکے برابر کوئی ثواب نہین وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت طلب کر
لِذَنْۢبِكَ اپنے گناہ کے واسطے معالم مین فرمایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اسکے کہ مغفور رہین طلب مغفرت پر مامور ہوئے
تاکہ استغفار سنت ہوجائے اور اس امر مین امت کے لوگ آپکی پیروی کرین تبیان مین ہی کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہی کہ خدا سے
عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تمکو بچائے رکھے وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور مغفرت طلب کر ایمان والون اور ایمان والیون کے
واسطے اور یہ امر خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہی کہ اسکے رسول کو اسکے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علام
روح اللہ روحہ سے منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے حکم الہی کے خلاف متصور نہین تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالی کی شان اس سے بڑی ہی کہ اپنے
حبیب کو حکم کرے کہ کچھ مجھسے مانگو اور اوسکا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دولت مغفرت ضرور حاصل ہوگی نظم ہر کرا چون تو پیشوا باشد ÷ ناامید از خدا چرا باشد ÷ چون نشان شفاعت کبری ÷ یافت بر نام
نامیت صغری ÷ آستان با گناہگاریہا ÷ بتو دارند امیدواریہا ÷ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی مُتَقَلَّبَكُمْ تمہارے جانے اور پھرنے کی
جگہ دنیا مین وَمَثْوٰىكُمْ ع اور تمہارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہ دنیا اور عقبی مین یا وہ جانتا ہی جہان تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے ہو
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہین اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہین کہ لَوْلَا

ع ۸

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ کہ کیون نہ اوتاری گئی کوئی سورت کافرون کے ساتھ قتال کرنے کے باب مین فَاِذَآ اُنْزِلَتْ پھر جب وتاری جائے
سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ سورت قرآن کی کہ اوسمین کوئی متشابہ نہو وَّذُكِرَ اور ذکر کیا جائے فِيْهَا الْقِتَالُ اوس سورت مین جہاد
اور قتال کا حکم تو رَاَيْتَ الَّذِيْنَ دیکھیگا تو ان لوگون کو فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہے شک اور نفاق کی
یا دین مین سستی کہ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ دیکھنا اوس شخص کا سا کہ جسپر آئی ہو بیہوشی
مِنَ الْمَوْتِ موت کے غم اور رنج سے اور متحیر اور غمناک ہوتے ہین فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝ پس وائے ہے اونپر زیادہ وائے ہے اونکے لیے
طَاعَةٌ اونکا کام فرمانبرداری ہے وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ اور بات اچھی جیسے سمعنا و اطعنا کہنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پھر جب
لازم ہوا امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اون لوگون نے خلاف کیا اور عورتون کے ساتھ گھرون مین بیٹھ رہے
فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے مین لَكَانَ البتہ وہ سچ بولنا ہوتا خَيْرًا لَّهُمْ ۝ بہتر اونکے واسطے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ پھر کیا ہو تم اے منافقو نزدیک اس بات کے کہ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اپنے اوپر والی ہو لوگون کے یعنی حاکم ہوجاؤ
اَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین اور جاہ و حکومت حاصل ہونے کے سبب طرح طرح کی تباہیان اور خرابیان
تمسے واقع ہونگی وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اور کاٹو اپنی قرابتین تکبر اور برائی جاننے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو
اور اوسکے احکام سے مونھ پھیرو تو تم سے یہ بات متوقع ہے آئیگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کرلو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی
اور ایسی باتین کرنے لگو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ اہل فساد و منکر ہین کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ راندہ ہے اونکو اللہ نے اور اپنی رحمت سے
دور کیا ہے فَاَصَمَّهُمْ پس بہرا کردیا اونکو تاکہ حق بات نہ سنین وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اور اندھی کردی ہین اونکی آنکھین تاکہ
قدرت اور عبرت کی دلیلین نہ دیکھین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا کیون تفکر نہین کرتے قرآن مین اور اوسکی نصیحتون اور جھڑکیون مین
تاکہ نافرمانی سے درگذرین اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اونکے دلون پر اَقْفَالُهَا ۝ قفل ہین ونکے یعنی ایسی چیزین ہین جو دلون پر ایسی ہون
جیسے دروازون مین قفل و زوہ دلون پر اللہ کی مہر ہے بیت در کہ خدا بست بروے عباد ÷ ہیچ کلیدش نتواند کشاد ÷ کیست کہ
بردارد و در وا کند ÷ قفل کہ او بر در دلہا نہد ÷ تبیان مین ہے کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت
توریت مین پڑھی تھی اور آپکی نبوت کی صحت معلوم کرلی تھی اور آپ کے نبی ہونے سے آپ کی بڑی صفت کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر
دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو یہود آپ سے پھر گئے اور حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا بیشک جو لوگ پھر گئے عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ اپنی پیٹھون پر یعنی اولٹے پھرے اور
کافر ہوگئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر
ہوگیا تھا لَهُمُ الْهُدَى اونکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بیان اور کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ وہ
جان چکے تھے الشَّيْطٰنُ شیطان نے سَوَّلَ لَهُمْ آراستہ اور آسان کردیا اونکے واسطے انکار اور عناد کو وَاَمْلٰى
لَهُمْ ۝ اور خدا نے مہلت دی اونکو اور اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کی تاکہ گناہ مین اور زیادتی کرین ذٰلِكَ یہ مہلت دینا

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اسسبب اوسکے ہی کہ یہودے کہا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا اون لوگون کو جنھون نے کراہت رکھی مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اوس چیز سے
جو خدا نے بھیجی کہ وہ قرآن اور دین کے احکام ہین یعنی منافق لوگ مراد یہ ہی کہ یہود سے منافقون نے پوشیدہ یہ بات کہی سَنُطِيْعُكُمْ
تو سب ہی کہ حکم مانینگے ہم تمھارا فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ بعضے کامون مین یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمھاری مدد کرینگے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور
خدا جانتا ہی اِسْرَارَهُمْ چھپی باتین اونکی فَكَيْفَ پس کیسا ہوگا اونکا حال اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جب قبض کرینگے
اونکی جان فرشتے يَضْرِبُوْنَ مارینگے وُجُوْهَهُمْ اونکے مونہون کو جو اونھون نے حق سے پھیرے ہین وَاَدْبَارَهُمْ اور
اونکی پیٹھون پر جو اہل حق سے موڑی ہین ذٰلِكَ یہ اونکی روحین اسطرح قبض کرنا بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا اس سبب ہی کہ اونھون نے
متابعت کی مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ اوس چیز کی جو غصہ مین لائے خدا کو یعنی اوسکے غضب کی موجب ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقون کا فرون مشرکون کی مدد کرنا وَكَرِهُوْا اور بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے نہ چاہا اور مکروہ جانا
رِضْوَانَهٗ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نعت ظاہر کرنا اور آپکی نبوت کا اقرار اور آپکی فرمانبرداری فَاَحْبَطَ پس باطل کردیا خدا نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کامون کو

ع ۹

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ بلکہ گمان کیا اون لوگون نے فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی نفاق کی یعنی منافقون نے
تصور کیا کہ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اللہ اَضْغَانَهُمْ اونکے کینے جو اپنے دل مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور مومنون کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہین لَاَرَيْنٰكَهُمْ البتہ دکھائین ہم تجکو وہ لوگ
یعنی اونکی علامتین اور نشان ظاہر کردین فَلَعَرَفْتَهُمْ تو ضرور پہچان لے تو اونکو بِسِيْمٰهُمْ اوس علامت سے جو دلالت کرنے والی ہو
اونکے نفاق پر وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ اور ضرور تو پہچان لے اونکو فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ بات پھیرنے مین صواب کی طرف سے تعریض اور توجیہ کی
جانب وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اَعْمَالَكُمْ تمھارے کام اور اونکے موافق جزا دیگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نشان اور بات سے اوسے نہ پہچان
لیتے ہون تفسیر مطالع اور عین المعانی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ بعض لڑائیون مین نو منافق ایک رات سوئے اور
صبح کو جب اوٹھے تو اونکی پیشانیون پر لکھا تھا کہ ہٰذا منافق یعنی یہ منافق ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمکو امر جہاد اور
تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ ہم کرتے ہین حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ تاکہ ہم جان لین مجاہدون کو
یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہوجائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والے
لڑائی کی مشقت پر وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ اور تاکہ آزمائین ہم تمھاری چیزین جو ایمان اور اخلاص کے باب مین تم کہتے ہو تاکہ
سچ اور جھوٹ سب سے ظاہر ہوجائے اور بکر نے تینون فعل یعنی لیبلونکم اور یعلم اور یبلو کو یے سے پڑھا ہی یعنی خدا تمکو آزماتا ہی
تاکہ مجاہدون کو معلوم کرے اور تمھاری چیزون کی آزمائش کرتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور نضیر کے یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے

اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہی وَشَاۤقُّوا الرَّسُوْلَ اور مخالفت کی اونھون نے رسول کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اوسکے کہ ظاہر ہوگئی تھی لَهُمُ الْهُدٰى اونکو راہ حق اور توریت مین اونھون نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا کہ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ نہ نقصان پہونچا ئینگے خدا کو شَيْـًٔا کچھ کفر کے سبب سے اور لوگون کو راہ حق سے باز رکھکر اوضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہونچیگا بلکہ اوسکا شر اونھی کی طرف پھریگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور قریب ہی کہ حق تعالی حبط اور باطل کرے ثواب اونکے کامون کا یعنی اون عبادتون کا جو وہ کرتے ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اَطِيْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اون چیزون مین کہ اوسنے حکم کیا وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبردار رہو رسول کے اوس چیز مین کہ وہ فرمائین وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝ اور باطل و بیہودہ اور ضائع نہ کرو اپنے عمل ریا اور سمعہ کے سبب سے یا عُجب اور تکبر کی وجہ سے اسواسطے کہ عُجب کے سبب سے کام مذموم اور مردود ہوجاتا ہی نظم در بہر علمے کہ عُجب رہ یافت ÷ روش نزرہ قبول بر تافت ÷ ای گشتہ بکار خویش معذور ÷ وز درگہ قرب ماندہ مہجور ÷ عُجب مشو از طریق تلبیس ÷ کز عُجب بچہ فتاد ابلیس ÷ تا چند تو عُجب خودنمائی ÷ از دیدہ بنہ منی و مائی ÷ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اونکے تابع اور منع کیا لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوْا پھر مرگئے یعنی قتل ہوگئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہی کہ وہ کافر تھے فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ تو ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو اس آیت کا نزول اہل قلیب کی شان مین ہی مگر اوسکا حکم عام ہی اور جو کافر مرے اوسکو شامل ہی فَلَا تَهِنُوْا پس سستی نہ کرو اے مومنو وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ اور نہ پکارو کافرون کو صلح کی طرف یعنی اونسے صلح نہ کرو کہ تمھارے ضعف اور ذلت کا نشان ہی وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ حال آنکہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے ساتھ ہی نصرت اور اعانت مین وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اور ضائع اور کم نہ کریگا اَعْمَالَكُمْ ۝ ثواب تمھارے کامون کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہی ناپائدار وَّلَهْوٌ ۭ اور مشغولی ہی بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤگے خدا اور رسول کا وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو گے گناہ اور فضول کام سے تو يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمھارے اجر آخرت مین وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اور نہین چاہتا ہی خدا تمھارا اجر دینے کو اَمْوَالَكُمْ ۝ تمھارے مال یا حق تعالی تمھارا سب مال نہین چاہتا بلکہ اوسمین سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا ہی کہ وہ دسوان حصہ ہی اور پانچوان حصہ اور دسوین حصہ کی چوتھائی اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا اگر چاہے تم سے تمھارے مال فَيُحْفِكُمْ پھر مبالغہ کرے چاہنے مین یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تو تَبْخَلُوْا تم بخل کرو اوسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَيُخْرِجْ اور ظاہر کردے اللہ تم سے اوس چاہنے کے سبب سے یا تمھارے بخل کی وجہ سے اَضْغَانَكُمْ ۝ کینے اور کدورتین تمھاری هٰۤاَنْتُمْ اے تم لوگو هٰۤؤُلَاۤءِ اے گروہ مخاطبون کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے ہو اور حکم کیے گئے ہو لِتُنْفِقُوْا اسواسطے کہ خرچ کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ خدا کی راہ مین یعنی مال کی زکوۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب مین صرف کرو فَمِنْكُمْ پھر تم مین سے ہی مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ کوئی کہ بخل کرتا ہی زکوۃ دینے مین یا جہاد مین خرچ کرنے سے وَمَنْ يَّبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہوا وس خرچ مین جو اوسپر واجب ہی فَاِنَّمَا يَبْخَلُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ بخل کرتا ہی عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہی وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ اور اللہ بے پروا ہی تمھارے صدقون اور خرچون سے وَاَنْتُمُ

الفقراء اور تم محتاج ہو اوس چیز کے جو اوسکے پاس ہی نعمتین اور کرامتین تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز دو اور کل اوسکے عوض وسی باقی رہنے والی نعمتین اور بزرگیان لو اسواسطے کہ اوسکے خزانہ رحمت مین کوئی چیز کم نہوگی اور تم اپنی مرادون او مقصدون کو پہونچ جاؤگے وان تتولوا اور اگر موہنہ پھیروگے اوس چیز سے جو تمپر فرض کیا ہی یا اگر انکار کروگے اسلام اور قبول احکام سے یستبدل تو بدل دیگا اللہ قوما غیرکم ایک گروہ اور تمھارے سوا یعنی تمکو ہلاک کرکے اور لوگ پیدا کر دیگا ثم لا یکونوا پھر نہونگے وہ لوگ امثالکم مثل تمھارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہونگے ان لوگون سے نبی کندہ اور بنی نخع یمن کے مراد ہین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین حضرت سلمان آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آپ نے اونکی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ اور انکی قوم کے لوگ اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر دین اوٹھ جائے ثریا تک تو اوسکو پکڑ لائین فارسی لوگ لباب مین ہی کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھ کر کہتے تھے کہ ابشروا یا بنی فروخ اس سے پارسی لوگ مراد ہین

سورۃ الفتح مدنیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع وعشرون آیۃ
سورۂ فتح مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

یہ بات صحیح ہی کہ ہجرت سے آٹھوین برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بیعت صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا ہی صحابہ نے جب یہ حال سُنا تو سمجھے کہ اسی سال اسی خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے مین مشغول ہوے اور اوسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیے اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر مکہ کے مشرکون کو پہونچی زیارت خانہ خدا سے آپ کو روکنے کے واسطے سب نے متفق ہو کر مکہ سے باہر آکے بلدح مین لشکر گاہ ٹھہرائی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ مین اوترے کافرون کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپکے آنے کا سبب دریافت کرے بعد اوسکے حلیس کنانی آیا اور معلوم کر لیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہین ہی فقط خانہ کعبہ کی زیارت کے قصد سے آئے ہین مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر لگے اور کسی طرح راضی نہوے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ مین داخل ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونکے پاس بھیجا کافرون نے اونکو نظربند کر لیا اور اونکے قتل کی خبر لشکر اسلام مین پہونچی اس سبب سے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اوسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ کفار بیعت کا حال سنکر گھبرائے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانون اور کافرون مین باہمی نہو ایک دوسرے سے نہ ظاہر مین تعرض کرین نہ ایک دوسرے کے حلفاء سے متعرض ہو اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئین اور عمرہ کی قضا کرلین وغیرہ اور شرطین بھی ہوئین اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین اور ملول ہوے او حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اوسی مقام

حدیبیہ مین آپکے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہین قربانی کیے بعضے ناجیہ اسلمی کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ مین بھیجدیے
کہ مقام مروہ مین ذبح کرین اور وہان کے فقرا اور مساکین کو اونکا گوشت تقسیم ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہین سر منڈوائے بال کٹوائے
اور اپنی قربانیون کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ مین توقف فرمایا پھرتے وقت ایک شب یہ سورت
نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھپر نازل ہوئی کہ مین اسے اوس سے زیادہ دوست
رکھتا ہون جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور اونکو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپکو مبارکباد دی اِنَّا فَتَحْنَا
بیشک ہمنے حکم کیا ہی ہمنے لَکَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ افتح ہو یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کر دیا گیا آپ نے جواب مین فرمایا کہ نَعَمْ یعنی ہان اور درحقیقت
یہ صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اسواسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ مین اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونھون نے چھپانا چھوڑ دیا اور کافرون کے
ساتھ مجاہدہ کیا اونکے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہو گئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی وجہ سے
بعضے مفسرون نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی کہ ہم فتح کر دینگے تیرے واسطے مکہ اور لفظ ماضی لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہی پس خدا سے بخشش طلب کر لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے
اللہ مَا تَقَدَّمَ جو کچھ گذرا ہی وحی نازل ہونے کے قبل مِنْ ذَنْۢبِکَ اوس چیز سے جو تیرے عتاب کا موجب تھی وَمَا تَاَخَّرَ
اور جو کچھ رہا ہی بعد اوسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ
گذرا ہوا گناہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی زلّت اور خطا ہی اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہین یعنی حضرت آدم اور
حضرت حوا کا گناہ آپکی برکت سے بخشا اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشیگا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم کے
گناہ کی اضافت حضرت کی طرف اسواسطے کی ہی کہ آپ اوسوقت اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہون کی اسناد اسواسطے
آپکی طرف فرمائی کہ آپ اونکے پیشوا اور کارساز ہین وَیُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کر دے نِعْمَتَهٗ اپنی نعمت عَلَیْکَ
تجپر بہت سے شہر فتح کرکے یا دین بلند فرماکر یا نبوت اور سلطنت کو ملاکر یا شفاعت قبول فرماکر وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِیْمًا ۝ اور دکھائی تجکو سیدھی راہ یعنی راہ مستقیم پر ثابت رکھے وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ اور مدد دے تجکو اللہ نَصْرًا
عَزِیْزًا ۝ مدد کہ اوسمین عزت اور غلبہ ہی یعنی تم اوس مدد کے سبب سے غالب ہو جاؤگے چونکہ حدیبیہ کی صلح مین صحابہ
رضی اللہ عنہم وعدغا اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِیْٓ وہ ہی وہ خدا جسنے اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ
نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والون کے دلون مین لِیَزْدَادُوْٓا تاکہ زیادہ
کرین اِیْمَانًا ایمان مَّعَ اِیْمَانِهِمْ اونکے ایمان کے ساتھ جسقدر اونکو یقین ہی اوسپر اور یقین زیادہ کرین یا جو ایمان
اصول دین کے ساتھ رکھتے ہین اوسے زیادہ کرین فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلّٰهِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین وَالْاَرْضِ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہین پس ای ایمان والو جہاد کرو اور نصرت الٰہی

یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جسکے حکم مین ہون بلکہ کو زمین کے ذرے جسکی سپاہ ہون وہ اپنے دوستون کو دشمنون سے لڑتے وقت
چھوڑنہ دیگا بیت نصرت از طلب کہ بہ بیان قدرتش * ہر ذرہ پہلوانے و ہر پشہ صفدر یست وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتین
حَكِيْمًا ۝ۙ بحکمت کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہ ہے کہ ایمان والون کے دلون مین اوسنے سکینہ بھیجی لِّيُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لائے ایمان والون اور ایمان والیون کو دین مین مضبوط اور عقیدے مین ثابت
ہونے کی برکت سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشت باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون یا اوسکے
درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہین وہ اوسمین وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور اسواسطے کہ چھپائے اونسے اونکی برائیان یعنی جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکی برائیان مٹا دے تاکہ پاک اور پاکیزہ
روضۂ رضوان مین داخل ہون وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ وعدہ اونکے واسطے عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یعنی اوسکے
حکم مین فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ۙ چھٹکارا بڑا اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہے کہ وہ لوگ مکروہات سے بیخوف ہونگے اور اپنی
مرادون کو پہونچینگے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اسواسطے ہے تاکہ عذاب کرے منافق مردون اور منافق
عورتون کو جو مدینہ مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو مکے مین ہین
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ کہ گمان کرنے والے ہین اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ
اور بعضے منافقون نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ مین جاتے ہین وہان قتل ہو جائینگے مدینہ مین
صحیح سلامت پھر کر نہ آئینگے اور آپکا لشکر پسپا ہو جائیگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع مال غنیمت مدینہ منورہ مین
پھر کر تشریف لائے اور حق تعالی نے فرمایا کہ عَلَيْهِمْ اوپر ان بدگمانون پر ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بری یعنی یہ لوگ مغلوب
ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غضب کیا اللہ نے اونپر وَلَعَنَهُمْ اور دور کر دیا اونکو اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهُمْ اور
تیار کی اونکے واسطے جَهَنَّمَ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور بری پھرنے کی جگہ ہے دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین لشکر آسمانون کے اور زمینون کے سب اوسی کے مملوک اور مسخر ہین جیسے
لشکری اپنے سردارون کے مطیع ہوتے ہین یہ بات مکرر فرمانا مومنون کے ساتھ وعدہ ہے تاکہ نصرت الٰہی پر قوی دل رہین اور مشرکون اور
منافقون کے واسطے وعید ہے تاکہ تکذیب ربانی سے ڈرین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَزِيْزًا غالب اپنے حکم مین حَكِيْمًا ۝
دانا اوس چیز مین جو حکم کرتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا تمکو شَاهِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور
افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا اونکو جنکے دلون پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِيْرًا ۝ۙ اور ڈرانے والا اون
لوگون کو جنھون نے برا گمان کیا پس اے ہمارے حبیب تم اپنی امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے ہمنے بھیجا
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ اسواسطے ہے کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت کے ساتھ اوسپر ایمان لاؤ وَرَسُوْلِهٖ اور تصدیق کرو
اوسکے رسول کی اوس دعوے مین جو وہ کرتا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ اور تقویت دو اوسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْهُ اور

نصف

بزرگ رکھو اوسکا حکم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی سے ساتھ یاد کرو اوسے یا اوسکے واسطے نماز پڑھو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام اور
بعضون نے کہا ہی کہ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی یعنی آپکی مدد کرو اور تعظیم بجا لاؤ اسواسطے
کہ آپکی تعظیم حقیقت مین تعظیم حق ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ بیت در حریم سر تعظیم تو کس را راہ نیست ✤ واز کمال احتشامش
ہیچکس آگاہ نیست ✤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ یقینی جن لوگون نے بیعت کی تیری حدیبیہ مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
سوا اسکے نہین کہ اونھون نے بیعت کی ہی اللہ کی اسواسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہی اور بیعت اوسی کی رضامندی ڈھونڈھنے کو
اس بیعت سے بیعت رضوان مراد ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ آتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہ بات مقام جمع مین ہی اور حق تعالی نے
جمع کا مرتبہ کسی کے واسطے تصریح نہین فرمایا مگر اوسی کے واسطے جو تمام موجودات مین اخص اور اشرف ہی اور اسی مقام سے ہی کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے مین کہ ثواب آخرت ہی یا پیغمبر کی نصرت کے باب مین ہی فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے ہاتھون پر ہی عہد وفا کرنے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے مین معالم مین ہی کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور يَدُ اللّٰهِ اونکے ہاتھون پر تھا بیعت لینے اور بیعت کرنے مین
فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑیگا عہد فَاِنَّمَا يَنْكُثُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ توڑتا ہی عَلٰى نَفْسِهٖ اپنے نفس پر یعنی
اوسکا ضرر اوسی کو پہونچیگا موضح مین ہی کہ تین چیزین اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ
دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہد شکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب مین کہا ہی رباعی
عہد شکن کہ ہر کہ پیمان بشکست ✤ از پای در افتاد و برون شد از دست ✤ آنرا کہ درست بود پیمان الست ✤ نشکست ہیچ حال
ہر عہد کہ بست ✤ وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی عَلَيْهُ اللّٰهَ اوپر اللہ کے ساتھ
فَسَيُؤْتِيْهِ تو جلد دیگا اوسے خدا اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا آخرت مین وہ بہشت ہی لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوے عمرہ کی نیت پر تو بعضے گنوارون کو جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو آپنے نامہ لکھا
کہ اس سفر مین میری موافقت اور مرافقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑنے سے ڈرے اور بہانہ کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو
خبر دی کہ جب مدینے مین تم پہونچوگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہینگے تجھسے پیچھے رہے ہوے لوگ مِنَ
الْاَعْرَابِ گنوارون مین سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوے اونکے لوگ عذر کرینگے کہ شَغَلَتْنَآ مشغول کیا تھا ہمکو اَمْوَالُنَا
ہمارے مالون نے کہ کوئی اونکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہو جاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولاد نے کہ بیکسی کے سبب بے بر
اور ننگے رہ جاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات مین کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپکی
رفاقت مین حاضر نہین رہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین اپنی زبانون سے مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
وہ بات جو نہین ہی اونکے دلون مین یعنی اونکی یہ عذر خواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہی اور اونکے دل کو نہ اسکی کچھ خبر ہی
نہ اسکا کچھ اثر ہی قُلْ کہہ اونکے جواب مین کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ پھر کون ہی کہ مالک ہو تمہارے واسطے یعنی سد کر سکے

بیمان

ع ۱۰

مِنَ اللّٰهِ اللہ کے حکم سے شَيْئًا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ ضَرًّا تمھارے ساتھ مغلوب کرنا اور پس پا کر دینا
اور قتل اور خلل مال میں اور اولاد میں یا عذاب کہ پیچھے رہجانے پر اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا اگر چاہے تمھارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے
دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ كَانَ اللّٰهُ بلکہ ہی اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کے ساتھ جو تم کرتے ہو
خَبِيْرًا خبر رکھنے والا وہ جانتا ہی کہ پیچھے رہجانے میں تمھارا قصد کیا تھا اور مال اور اولاد کے ساتھ تمکو مشغولی نہ تھی بَلْ
ظَنَنْتُمْ بلکہ تمنے گمان کیا اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ نہ پھریگا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھرینگے ایمان والے
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اپنے لوگوں کی طرف مدینہ میں اَبَدًا ہرگز بلکہ مشرک لوگ اونکو قتل کر ڈالینگے اور مٹا دینگے وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ
کر دیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کر دیا پیغمبر اور اونکے اصحاب کا نیست و نابود ہو جانا یہانتک کہ جمگیا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے
دلون میں وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تھا تمنے ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہو جائیگا اور ملت اسلام بے بنیاد
ہو جائیگی وَكُنْتُمْ اور ہو گئے تم اس گمان کے سبب سے قَوْمًا بُوْرًا گروہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدے کی خرابی سے
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی
تصدیق نہ کرے فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہمنے تیار کی ہی لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَعِيْرًا آگ جلتی ہوئی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی علوی اور سفلی امور سب
اوسی کے قبضۂ قدرت میں ہین يَغْفِرُ بخشدیتا ہی بڑے گناہ لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہی وَيُعَذِّبُ اور عذاب
کرتا ہی چھوٹے گناہ پر مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو
رَّحِيْمًا مہربان اونپر سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہ کہین پیچھے رہے ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی قبیلے
مراد ہین یعنی گنوار کہینگے کہ اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰى مَغَانِمَ غنیمتون کی طرف اس سے خیبر کی غنیمتین مراد ہین
لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ لو تم وہ غنیمتین ذَرُوْنَا چھوڑو ہمکو تاکہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی کرین ہم تمھاری اس سفر مین لکھا ہی کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحج سن چھ ہجری مین حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات مین جنگ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے
اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ مین حاضر تھا وہی اس لڑائی مین چلے اوسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہو اور جب عزم بالجزم ہوا تو مخالف بولے
کہ اجازت دیجیے تاکہ ہم بھی ساتھ دین اور خیبر مین آئین يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین مخالف لوگ اَنْ يُّبَدِّلُوْا یہ کہ بدلدین كَلٰمَ
اللّٰهِ اللہ کی بات یعنی اوسکا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی مین نہ جائین قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہہ کہ پیروی نہ کروگے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی مین ہی یعنی ہمارے ساتھ نہ آئین كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ اسی طرح فرمایا ہی اللہ نے مِنْ قَبْلُ پہلے تمھارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے مدینے مین آنے کے فَسَيَقُوْلُوْنَ پس قریب ہی کہ کہین یہ حکم نہین کیا ہی خدا نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ
تم حسد کرتے ہو ہمپر تاکہ غنیمت مین ہم تمھارے شریک نہوں اور ایسا نہین ہی جیسا مخالف کہینگے بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ بلکہ وہ ہین کہ نہین
سمجھتے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی چیز قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ کہہ ان پیچھے رہے ہوؤن مِنَ الْاَعْرَابِ گنوارون سے کہ

سَتُدْعَوْنَ قریب ہی کہ بکارے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت لڑائی والے ہین وہ اہل یمامہ ہین مسیلمۂ کذاب کے متابعون مین سے یا جو عرب کے قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنھون نے آپکی زندگی مین حنین کے میدان مین جنگ کی اور بعضون نے کہا ہی کہ فارس اور روم کے لوگ مراد ہین آیت کا خلاصۂ مطلب یہ ہی کہ تمکو بڑے لڑنے والے لوگون سے لڑنے کو بلائینگے تاکہ تم تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اونسے اور اونکو قتل کرو اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہو جائین اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہون تو اونکا حکم قتل ہی یا اسلام اور اگر انکے سوا اہل کتاب ہین تو اونکا حکم قتل یا جزیہ ہی اور اس تقدیر پر اسلام انقیاد کے معنی مین ہی فَاِنْ تُطِیْعُوْا پھر اگر اطاعت کروگے کسی کی جو تمکو اون لوگون سے لڑنے کے واسطے بلانے والا ہی تو یُؤْتِکُمُ اللّٰهُ دیگا تمکو حق تعالی اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ وہ غنیمت ہی دنیا مین اور جنت ہی عقبی مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر مونھ پھیروگے اور پکارنے والے کی طرف پیٹھ موڑوگے کَمَا تَوَلَّیْتُمْ جسطرح مونھ موڑا تمنے مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ مین تو یُعَذِّبْکُمْ عذاب کریگا خدا تمپر عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک مخالفون کے حق مین جب یہ سب وعیدین واقع ہوئین تو ضعیف عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے جہاد مین نہین جاسکتے ہین ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ نہین ہی اندھے پر کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَلَا عَلَی الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر جہاد مین نہ جائے وَلَا عَلَی الْمَرِیْضِ اور نہ بیمار پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے اسواسطے کہ یہ معذور ہین وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی جہاد وغیرہ مین تو یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسے اللہ جنتون مین اور وہ جنتین ایسی ہین کہ برابر تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو کوئی مونھ پھیریگا خدا اور رسول کے حکم سے تو یُعَذِّبْهُ عذاب کریگا اوسپر خدا عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکی تکلیف تمام ہی نہو اور وہ عذاب محرومی کا ہی اسواسطے کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہوگی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے مین سعادت شفاعت سے محروم رہینگے نعوذ باللہ مِنَ الْحِرْمَانِ بیت سوز ز آتش حرمانم کہ ہیچ عذاب ٭ ز روے سوز والم چون عذاب حرمان نیست ٭ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ مین بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتادین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہین لڑنے کے ارادے پر نہین اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافرون نے اونہین مکہ مین نظربند کرلیا اور اونکے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا یہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو بیس آدمی تھے ان سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کرین اور لڑائی سے مونھ نہ پھیرین کیکر کے درخت کے نیچے حضرت بیٹھے تھے کشاف مین ہی کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اوسکی ایک شاخ آپکی پشت مبارک پر جھک پڑی عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کھڑا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اوس شاخ کو ہاتھ سے پکڑکر پشت پر سے مین نے اوٹھایا اور صحابہ نے

خلاصہ مطلب یہ ہی کہ کفار مکہ نے چونکہ تمکو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اوسکے محل پر نہ جانے دیا اسوجہ سے قتال اور استیصال کے مستحق ہو گئے مگر ہم تمکو امسال اونکے قتال سے باز رکھتے ہین اُن مومنون کی جہت سے جو مکہ مین ہین وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ اور اگر نہوتے ایمان والے مرد وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتین مکہ مین کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہین جانا ہی تمنے انکو اور وہ بہتر مرد اور عورتین تھین کہ یہ سب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ مین نہوتے اور تم انکو نہین پہچانتے اسواسطے کہ وہ مشرکون کے ساتھ ملے ہوے ہین اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ بدل ہی رجال سے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ یہ مومن لوگ وہان ہین اور نہ یہ ہوتا کہ تم اونکو ہلاک کر ڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تمکو مِّنْهُمْ اونکے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ مکروہی یعنی غم اور رنج مومنون کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ سے متعلق ہی یعنی تم اونکو قتل کرڈالتے بے جانے ہوے اور البتہ ہم تمہارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہمنے تمکو اہل مکہ کے قتل سے اونکی نگہبانی کے لیے اور یہ اسواسطے ہی کہ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہے رحمت سے اس سے نیکون کی یاوری کی توفیق مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ دین اسلام مقصود ہی لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافرون سے اور مکہ مین نہوتے تو لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اونپر جو کافر ہوے مِنْهُمْ اہل مکہ مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دکھ دینے والا عقبی مین اور دنیا مین بھی قتل اور قید کے سبب سے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کیا اور رکھے وہ لوگ جنھون نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلون مین الْحَمِيَّةَ تعصب اور تکبر اور غیرت کو حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت کی کہ بندہ کو خدا کی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اونھون نے باہم یہ بات کہی کہ محمد کو اونکے یارون سمیت مکہ مین ہم آنے کی اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ اونھون نے بدر اور اُحد مین ہمارے باپ بھائیون کو قتل کیا ہی قسم لات اور عزیٰ کی کہ ہمارے مکانون مین وہ نہ آئین جب اونھون نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ اونھون نے مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور صلح پر راضی ہوکر سعادت کی اور سہیل بن عمرو جو صلحنامہ کا باعث تھا اوسنے ہرگز اجازت نہ دی صلحنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین اور راضی نہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنون کو كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی پر کہ کلمہ شہادت ہی یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اسکو پسند نہ کیا یا کلمہ محمد رسول اللہ کہ اوسکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہین ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے اپنے غیر کی بہ نسبت وَاَهْلَهَا اور ہین اہل وسکے اور اولی اوس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا سب چیزین جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہوئی اور ہمنے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈانا بال کتروانا جو کچھ ہم نے ادا کرسکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ بیشک سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ

ع ۹

اور حکمت کے واسطے ایک سال دیر کر دی اور اگلے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور ضرور داخل ہوگے تم مسجد حرام مین
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اگر چاہے خدا ایسے محل مین کہ امن اور بیخوف ہوگے دشمنون سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہی کہ خواب بیان کرتے تو فرشتے نے فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام مین داخل ہوگے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ یعنی اسکو پاوے
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِيْنَ اور بال کتروانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوائینگے بعضے
کترائینگے لَا تَخَافُوْنَ نہ ڈروگے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہی خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہیں جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر مین
فَجَعَلَ پس کر دیا تمہارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ پہلے اس سے یعنی عمرہ قضا کے واسطے مسجد الحرام مین داخل
ہونے کے قبل تمہارے واسطے مقرر کر دی فَتْحًا قَرِيْبًا فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہی تاکہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانون کے دلون سے
جاتا رہے اور اوس فتح کے سبب سے خوشدل ہو جائین هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ وہ وہ خدا ہی جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْهُدٰى ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہی
لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کر دے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ سب دینون پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اوسکے احکام منسوخ کرے
اور اگر باطل ہو تو اوسکو جڑ سے اوکھاڑ دے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ کسی دین والا ایسا نہوگا جو مغلوب اور مقہور مسلمانون کا
نہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے بعد ہوگا وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہی اللہ شَهِيْدًا گواہ نبوت
تیری اے ہمارے حبیب اگر سہیل کہتا ہی کہ صلحنامہ پر محمد بن عبد اللہ لکھیں تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
محمد رسول ہین اللہ کے برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور جو لوگ اونکے ساتھ ہین مومن اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت دل اور
کڑے ہین کافرون پر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ مہربان ہین آپس مین تَرٰىهُمْ دیکھتا ہی تو اونکو رُكَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا
سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے ہین موضح مین ہی کہ یہ سب صفتین صحابہ کی ہین مگر ان الفاظ مین اشارہ
خاص اصحاب کے ساتھ ہی ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اسواسطے کہ قرب
اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفرون مین آپ مخصوص ہین اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اسواسطے کہ مشرکون اور منافقون کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہین
کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اسواسطے کہ آپکی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور
ومعروف ہی خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتون اور نشانون سے موصوف اور موسوم ہین رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہی اسواسطے کہ آپکی اکثر اوقات عبادت ہی مین گذرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار بار نماز شروع کرنے مین اللہ اکبر
کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستان عالی کے خادمون کے کان مین پہونچتی تھی يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہین وَرِضْوَانًا اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہین سِيْمَاهُمْ نشانیان اونکی
فِيْ وُجُوْهِهِمْ اونکے چہرون مین ظاہر ہین مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ سجدہ کرنے کے اثر سے لباب مین ہی کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی

پیشانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل دل کی نظر مین آفتاب تابان ہی کہ من کثر صلوٰتہ باللیل حسن وجہہ بالنہار یعنی جو رات کو بہت نماز پڑھتا ہی دن کو اوسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہی نفحات مین مذکور ہی کہ جب وے جین قرب الٰہی کی برکت سے صاف ہو گئین تو معرفت کے نور چہرون پر ظاہر ہو جاتے ہین بیت درویش راگواہ چہ حاجت کہ عاشق ست + رنگ رخش ز درد درون و بلان کہست + ذٰلِكَ یہ وصف جو مذکور ہوے مَثَلُهُمْ اونکی صفت ہی فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ حضرت موسیٰ کی کتاب مین یعنی توریت مین اونکا یہ وصف لکھا ہوا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ اور اونکی یہ صفت انجیل مین ہی یعنی انھین صفتون کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب مین اونکا ذکر ہی یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر ایسا ہی كَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ پہلے اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ نکالی ہو چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی انکھوا پھوٹتا ہی اور سوئی نکلتی ہی فَاٰزَرَهٗ پھر قوی کرتی ہی اپنی اوس شاخ کو فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہو جاتی ہی فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہی اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہی آخر کو درخت ہو جاتا ہی يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب مین لاتی ہی کھیتی کرنے والون کو اوسکی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہو جانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہین اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہو گئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی لِيَغِيْظَ تاکہ غصہ کھائین بِهِمُ الْكُفَّارَ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون پر کافر امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان مین ہی تو جو کوئی اونپر غصہ کرے اور اونکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے مِنْهُمْ اونسے یعنی اون سب سے وعدہ فرمایا ہی مَّغْفِرَةً گناہ بخشدینے کا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہی کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت مراد ہی

معانقہ عند المتاخرین

ع ۳

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ اٰيَةً
سورۂ حجرات مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُقَدِّمُوْا نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نکرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر و نہی مین جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اسواسطے کہ آپ اوسکے معنی اور تاویل خوب جانتے ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اور ڈرو خدا سے قول اور فعل مین بہل اور جلدی کرنے سے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی تمھاری باتین عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی تمھارے کام يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَرْفَعُوْۤا نہ بلند کرو اَصْوَاتَكُمْ اپنی آوازین فَوْقَ صَوْتِ

النَّبِیِّ نبی کی آواز پر اسواسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اونکو ادب کی رسمون کا حکم کرتے ہین یعنی جب بات کرو تو آپکی آواز سے بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوا اور نہ ظاہر کرو لَهٗ بِالْقَوْلِ اوسکے واسطے بات کو یعنی آپکی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو کَجَهْرِ بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمھارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی عایت کرتے رہو اور بعض مفسرون نے یہ معنی کیے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو بلکہ اونکو یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہو جائین تمھارے عمل اس جسارت اور بے ادبی کے سبب سے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝ اور تم نہ جانو کہ تمھارے عمل حبط اور باطل ہو گئے بزرگون نے کہا ہی کہ مَنْ تَرَكَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الْبَابِ یعنی جسنے بے ادبی کی وہ مردود درگاہ ہی تو لاکھ برس اہلیس نے جو طاعت اور عبادت کی تھی ایک بے ادبی مین ضائع ہو گئی بیت نگاہدار ادب در طریق عشق و نیاز ✤ کہ گفتہ اند طریقت تمام آداب است ✤ لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے اور گریہ وزاری مین مشغول ہوے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکو بلایا اور فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہی عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کان مین گرانی ہی اور مین آپکی مجلس مین بلند آواز سے بات کرتا ہون مین ڈرا کہ میرے عمل حبط اور ضبط ہو گئے ہونگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہین ہی کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے پر بھی خیر کے ساتھ یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہی ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور ہرگز آپ کے سامنے آواز بلند نہ کرونگا تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہین اَصْوَاتَهُمْ اپنی آوازین عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہین اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ وہ ہین کہ امتحان کیا ہی اللہ نے قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى اونکے دلون کو واسطے تقوی کے واسطے کشف الاسرار مین ہی کہ پاکیزہ کیا ہی اللہ نے اونکے دلون کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہین جس طرح جس سونے کو کٹھریا مین رکھتے ہین تاکہ اوسکے میل جل جائین اور خالص سونا رہجائے تو اوسے کہتے ہین کہ یہ سونا آزمایا ہوا ہی بیت در کورۂ امتحان گرم بگدازی ✤ منت دارم کہ بے غشم مے سازی ✤ لَهُمْ اون پاک دلون کے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہی گناہون کی وَّاَجْرٌ اور اجر ہی عَظِیْمٌ۝ بڑا اور بیجد لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلون مین سے ایک قبیلے کی طرف بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہان سے مدینہ منورہ مین لایا بنی تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس اور عطارد بن حاجب اور زبرقان بن بدر وغیرہ اپنے قیدیون کے پیچھے پیچھے مدینہ مین آئے دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ حجرۂ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلاتے تھے کہ ای محمد باہر آئیے ہمارے قیدیون کا فیصلہ فرمائیے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف لائے اور انھی لوگون مین سے ایک کو حکم کیا اوسنے حکم دیا کہ نصف قیدیون سے فدیہ لیجیے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہین تمکو ای ہمارے حبیب مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

حجرون کے باہر سے یا حجرون کے پیچھے سے اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ اکثر اونکے عقل نہین رکھتے ہین اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہین نہ کرتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوْا صبر کرتے حَتّٰى تَخْرُجَ یہانتک کہ باہر آتے تم اِلَيْهِمْ اونکی طرف تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ بہتر ہوتا اونکے واسطے اسلیے کہ تم سب قیدیون کو آزاد کر دیتے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اون لوگون کو جو بےادبی سے توبہ کرین رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہین سو واسطے کہ ادب حرمت کو کھینچتا ہی اور حرمت نعمت کو بیت سرمایۂ ادب بکف آور کہ این متاع ✤ آنرا کہ ہست فیض ابد آیدش بدست ✤ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے نوین برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تا کہ اونسے زکوۃ تحصیل لائے مین اون لوگون اور ولید کے درمیان زمانہ جاہلیت مین خون ہو گیا تھا جب اونھون نے ولید کے آنے کی خبر سنی تو پرانی عداوتسے درگذرے اور نئی محبت کی بنیاد ڈالی بہت لوگ تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آتے ہین پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہو گئے ہین اونھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوۃ دینے سے انکار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے کام مین بڑی احتیاط کرنا اور جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اون لوگون مین روانہ کیا کہ اونکا حال دریافت کر آئے اوسنے جا کر دیکھا کہ اذان کہتے ہین جماعت سے نماز پڑھتے ہین اسلام کے طریقے اونسے ظاہر ہین وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ جَآءَكُمْ اگر آئے تمھارے پاس فَاسِقٌ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَاٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت لانے والی جو رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے کہے فَتَبَيَّنُوْٓا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کر لو اَنْ تُصِيْبُوْا تا کہ نہ پہونچاؤ کوئی مکروہ امر قَوْمًا کسی گروہ کو بِجَهَالَةٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہین اور اونسے قتال کر بیٹھو اور حقیقت مین وہ مسلمان ہون فَتُصْبِحُوْا پھر ہو جاؤ تم عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ اوس بات پر جو تمنے کی ہی نٰدِمِيْنَ ۝ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی دی ہوئی خبر پر اعتماد کر کے کام مین جلدی نہ کر بیٹھا کرو تا وقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان تمپر نہ ظاہر ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جان لو تم یہ بات کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اونکی تعلیم مقتضی اسکو ہی کہ اونکے حضور مین جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ اگر اطاعت کرے تمھاری یعنی اگر رسول تمھاری بات سن لیا کرین اور تمھاری رائے پر کام کیا کرین فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ بہت کامون مین تو لَعَنِتُّمْ البتہ رنج مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا نے حَبَّبَ دوست کر دیا ہی اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ تمھاری طرف ایمان اور توحید کو وَزَيَّنَهٗ اور آراستہ کر دیا ہی ایمان کو فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلون مین ای مومنو دلیلین قائم اور واضح کر کے وَكَرَّهَ اور مکروہ کر دیا ہی اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ تمھاری طرف حق چھپانا وَالْفُسُوْقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالْعِصْيَانَ اور نافرمانی کرنا اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھون نے خبرون کی تحقیق کر لی ہُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ وہ ہین راہ پائے ہوئے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے پاک کرنا فَضْلًا فضل کے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی اوسکے فضل کے سبب سے جو خدا کی طرف سے تمکو پہونچا وَنِعْمَةً اور نعمت ہی اوسکی کرم

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جانتا ہی خبر دینے والون کا سچ اور جھوٹ حَكِيْمٌ حکم کرنے والا اور محکم کار ہی بندون کے امور مین اور اوسکی حکمتون مین سے یہبی ایک حکمت ہی کہ خبرون کی تحقیق کا حکم فرمایا اسواسطے کہ جھوٹی خبرون سے انواع واقسام کے فتنے او فساد پیدا ہوتے ہین ربا عی ہرگز سخنان شبہہ آمیز مگوے ۞ وان راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے ۞ خامش کن وگر چارہ نداری زسخن ۞ شوخی مکن وتند مشو تیز مگوے ۞ لکھا ہی کہ عبداللہ رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونکی قوم سے مدد پہونچی اور سخت شست کینے سے حرب ضرب تک مہم پہنچی توحق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون مین سے اقْتَتَلُوْا قتال کرین ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کرو بَيْنَهُمَا اون دونون کے درمیان نصیحت کرکے اور اونہین بلاؤ خدا اور رسول کے حکم کی طرف فَاِنْ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈھے اِحْدٰىهُمَا ایک اون دو گروہون مین سے عَلَى الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہو فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ تو قتال کرو اوس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہی حَتّٰى تَفِيْٓءَ یہانتک کہ پھرے اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم مان لے فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف او ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہوجائین فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا تو اصلاح کرو اون دونون کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نہ کرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَاَقْسِطُوْا اور داد دو سب کامون مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والون کو جو قول و فعل مین قاعدہ عدالت کی رعایت کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار کار عدل پر ہی نظم عدل چون لشکریست جان فزا ۞ عدل مشاطہ ایست ملک آرا ۞ عدل کن زانکہ در ولایت دل ۞ در پیغمبری زند عادل ۞ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ سوا اسکے نہین کہ مومن لوگ بھائی ہین ایک دوسرے کے دین مین اسواسطے کہ سب منسوب ہین ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہی فَاَصْلِحُوْا پس صلح کرو بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ اپنے بھائیون کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہو اور ذکر کرنے مین دو بھائیون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ جنہین لڑائی ہوتی ہی وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہین یا اوس و خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے حکم کی مخالفت کرنے مین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ شاید تم رحم کیے جاؤ لکھا ہی کہ بنی تمیم کا ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یاسر حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہم توحق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا يَسْخَرْ چاہیے کہ نظر حقارت سے نہ دیکھے اور نہ مسخراپن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمہارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا شاید کہ ہون وہ خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر مسخراپن کرنے والون سے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیون نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا توحق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیے کہ عورتین نظر حقارت سے دیکھین اور مسخراپن کرین مِّنْ نِّسَآءٍ عورتون سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ شاید کہ وہ عورتین جو ہنسی گئی ہین بہتر ہون ہنسنے والیون سے حضرت ثابت بن قیس

ثلثۃ ع ۱

رضی اللہ عنہ نے صحابہ مین سے ایک کا عیب کیا تھا اوس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کا
یعنی اپنے دین والون کا اسواسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہین تو جسنے دوسرے کا عیب کیا اوسنے اپنا عیب کیا مصرع
عیب ہر کس کہ کنی ہم بتو میگیرد باز۔ ابو مالک انصاری نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اونھون نے جواب مین کہا کہ
یا یہودی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو برے لقب سے جیسے جو یہود یا نصارا
کہ مسلمان ہوگئے ہون اونکو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بدنامی ہی کسی کو فسق کیساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصارا کہنا بَعْدَ الْاِيْمَانِ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے ان منع کی ہوئی باتون سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ظلم کرنے والے ہین
اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب الٰہی مین لاتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے ایمان والو پرہیز کرو اور چھوڑو
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہیترے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہین اور اوسنے گناہ پیدا ہوتے ہین
جاننا چاہیے کہ گمان چار قسم پر ہین ایک وہ جسکا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہی خدا کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ حدیث مین ہی کہ نیک
گمان کرنا ایمان مین سے ہی دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنون کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہی تیسرا مستحب اور وہ قبلہ کے باب مین
اپنے دل سے حکم لینا ہی اور امور اجتہادی مین غلبہ ظن پر بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا او معیشت کے کاروبار مین
گمان او خیال کرنا ہی اور اس صورت مین بدگمانی سلامتی اور کامون کے انتظام کا موجب ہی اور اسے حرام کے قبیل سے شمار کیا ہی بیت بدنفس
مباش و بدگمان باش ع وز فتنہ و مکر در امان باش۔ لکھا ہی کہ اکابر صحابہ مین سے دو آدمیون نے بعض سفر مین سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ خرچ یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے
کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہین حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کر دیا اون دونون صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا
کہ سلمان کا قدم ایسا ہی کہ اگر چاہ سمیحہ پر جائین تو اوسکا پانی خشک ہو جائے اور حضرت اسامہ کی غیبت مین کہا کہ اونکے پاس کھانا تھا مگر اونھون نے
بخل کیا پھر کھوج مین پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اونکے پاس کھانا نہ تھا یا ہمسے بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونون صحابی جنھون نے
غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کی سرخی کیا ہی جو مین تمھارے دانتون مین
دیکھتا ہون وہ بولے کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا حضرت نے فرمایا کہ مین کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا
اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر مین تم بدگمان ہوے اور کھوج کیا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض بَعْضًا بعض کی
جیسا کہ سلمان کے باب مین کی اور غیبت یہ ہی کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کی کہے کہ اگر اوسکے مونھ پر کہتا تو اوسے بری معلوم ہوتی پھر حق تعالی غیبت
بری ہونے کی اسطرح مثال دیتا ہی کہ اَيُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہی اَحَدُكُمْ کوئی تم مین سے اَنْ يَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِيْهِ
گوشت اپنے بھائی کا مَيْتًا اوس حال مین کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمھارا جی اوس سے تنفر کرتا ہی فَكَرِهْتُمُوْهُ پس مکروہ
جانتے ہو اوسے کھانا تو جسطرح پر مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو رباعی آنکس کہ لوا

غیبت افراختہ است ✤ آواز تن مردگان غذا ساختہ است ✤ و انکس کو بعیب خلق پرداختہ است ✤ زانست کہ عیب خویش نشناختہ است ✤
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ کے غضب سے غیبت کرنے کے سبب سے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہی اون لوگون سے جو غیبت کرنے سے توبہ کرین رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی اوسپر جو غیبت کرنے سے باز آئے لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن بعد اذان کے ایک گروہ نے حضرت بلال کی غیبت اوسوقت کی جب وہ بیت الحرام زاد ہا اللہ تعظیما و شرفا کی چھت پر اذان کہنے مین مشغول تھے اور اون غیبت کرنے والون نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمد کو اس کالے کوے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہین ملا اور حضرت بلال کے نسب مین اعتراض کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا ہی مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہین جب تم سب ایک ہی مان باپ سے ہو تو اپنے نسب پر فخر اور دوسرے کے نسب پر طعن کرنے کی کوئی وجہ نہین کسی نے کیا خوب کہا ہی **قطعہ** بیت آن آدمیان کہ تفاخر ورزند ✤ از رہ دانش و انصاف چہ دور افتادند ✤ نرسد فخر کسے را ز نسب بر دگرے ✤ چونکہ در اصل ہمہ یک آدم و حوا زادند ✤ اور جو کوئی قبیلون اور قرابتدارون پر ناز کرتا ہی اوسے چاہیے کہ یہ بات جان لے کہ شعبے اور بطن پہچان کے واسطے ہین تفاخر کے واسطے نہین جیسا کہ حق تعالیٰ خود فرماتا ہی کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہمنے تمکو شعبے یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب وَّقَبَآئِلَ اور قبیلے منسوب اون بڑے گروہون کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور تمیز کر لیے جاؤ بعض بعض سے یعنی دو آدمی ہمنام ہون تو قبیلے سے تمیز کر لیے جاؤ جیسے زید قریشی اور زید تمیمی اور جاننا چاہیے کہ شعبے مشتمل ہین قبیلون پر مثلاً خزیمہ شعبی چند قبیلون پر مشتمل ہی کہ ایک اونمین سے کنانہ ہی اور قبیلہ عمائر پر مشتمل ہی جیسے قریش عمارہ ہی کنانہ سے اور عمائر کے بعد بطون ہین جیسے لوی کہ قریش مین سے ایک بطن ہی اوسکے بعد افخاذ ہین جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی لوی سے پھر عشائر ہین جیسے عباس ہاشم سے اوسکے بعد فصیل ہوتا ہی اور وہ اہل بیت ہین جیسے بنی عباس اور بعضون نے کہا ہی کہ شعوب قحطان سے ہوتے ہین اور قبائل عدنان سے اور ایک قول یہ ہی کہ شعبے عجم سے ہین اور قبیلے عرب سے اور بہر تقدیر اِنَّ اَكْرَمَكُمْ تحقیق کہ بہت بزرگ تمھارا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک اَتْقٰىكُمْ بڑا پرہیزگار تمھارا ہی اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہی جو پرہیزگاری مین بہت بڑھ کر ہو اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہی کہ اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ **بیت** با ادب باش تا بزرگ شوی ✤ کہ بزرگی نتیجہ ادب ست ✤ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی تمھاری اصل اور تمھارا نسب خَبِیْرٌ ۝ آگاہ ہی تمھارے علم اور ادب سے لکھا ہی کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین آیا اور یہ لوگ کلمہ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام عرب آپکے پاس تنہا آئے ہین اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہین اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم باز رکھے رہے غرضکہ ایمان لاکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اون گنوارون نے یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہین قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ کہ تم ایمان نہین لائے اسواسطے کہ ایمان زبانی اقرار ہی تصدیق دلی کے ساتھ اور تمکو اقرار ہی اور تصدیق نہین پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

اَسْلَمْنَا اور مگر کہو کہ اسلام لائے ہم اسلام سے لغوی اسلام مراد ہی کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہی اور قتل اور قید سے ڈر کر اسلام مین داخل ہونے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہی وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ اور نہین داخل ہوا ہی ایمان فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلون مین تو تمھارے دل زبان کے موافق نہین وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگذرو گے تو لَا يَلِتْكُمْ کم نہ کریگا خدا تمکو مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا تمھارے اجر اور اعمال مین سے کچھ بلکہ تمام و کمال تمکو پہونچائیگا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو مطیعون سے صادر ہوا ہو رَّحِيْمٌ۝ مہربان اونکے اجر پورے دیتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ حقیقی مومن الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا پھر اونھون نے شک نہین کیا دل مین زبان سے اقرار کرکے وَجَاهَدُوْا اور اپنے ایمان کی حقیت ظاہر کرنے کو اونھون نے جہاد کیا بِاَمْوَالِهِمْ اپنے مالون سے کہ غازیون کو دیا یا اونکے واسطے ہتھیار مول لیے وَاَنْفُسِهِمْ اور اپنی ذاتون سے کفار کی لڑائی مین شریک ہوے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رضاے الٰہی کی راہ مین اُولٰٓئِكَ یہ مومن مجاہد کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ۝ وہ ہین سچے اپنے دعوی ایمان مین یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونسے کہ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِيْنِكُمْ اپنے دین کی اور ایمان پر جھوٹی قسم کھاتے ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی خلائق وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیز زمین مین ہی سفلی خلائق وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزین عَلِيْمٌ۝ جانتا ہی اور کوئی چیز اوس پر پوشیدہ نہین ہی تو وہ تمھارے جتلانے اور خبر دینے کا محتاج نہین يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ احسان رکھتے ہین تجپر اَنْ اَسْلَمُوْا اسکا کہ اسلام قبول کیا ہی اونھون نے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا کہہ کہ احسان نہ رکھو عَلَيَّ مجپر اِسْلَامَكُمْ اپنے اسلام کے سبب بَلِ اللّٰهُ بلکہ اللہ يَمُنُّ احسان رکھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر اَنْ هَدٰىكُمْ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اوسنے تمکو لِلْاِيْمَانِ ایمان کی طرف اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ۝ سچے دعوی ایمان مین اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ پوشیدہ ہی آسمانون اور زمینون مین وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ دیکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو

ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

ع ۹

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝	خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ ق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	پینتالیس ۴۵ آیتین ہین

قٓ قٓ حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام مین فرق کے واسطے ہین امام علم الہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ یہ حروف نثر کے واسطے ایسے ہین جیسے نظم کے لیے تشبیب[1] اسواسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہی کہ جو کلام اسکے بعد آتا ہی وہ نثر ہی

[1] تشبیب شعر کی اصطلاح مین ...

منظوم نہین ہی تو ایسے حروف لاتے مین اون لوگون کے قول کی رد ہی جو قرآن کو شعر کہتے ہین اور ان حرفون مین کہا ہی کہ بعینہ خدا کے نامون مین سے ایک نام ہی یا قرآن کا نام ہی یا اسم قادر اور مقتدر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہی یا کلمۂ قف کی طرف اشارہ ہی یعنی ٹھہر اور قائم رہ ای محمد اوس عمل پر جسکا تو مامور ہوا ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قاف کے معنی یہ ہین کہ اللہ قائم بالقسط ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قاف ایک پہاڑ ہی زمین کو گھیرے ہوے حق تعالی نے اوسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہی یہان اوسکی قسم کھائی یا قسم ہی قدرت خدا اور قرب الٰہی کی کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ کا بھید اس سورت مین اوسکی خبر دیتا ہی یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کھاتا ہی **وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ** ○ اور قسم قرآن مجید کی کہ سب لوگ مرنے کے بعد پھر اوٹھائے جائینگے اور کافر اس بات پر ایمان نہین لائے ہین **بَلْ عَجِبُوْٓا** بلکہ عجب کیا اونھون نے **اَنْ جَآءَهُمْ** اس بات سے کہ آیا اونکے پاس **مُّنْذِرٌ** پیغمبر ڈرانے والا **مِّنْهُمْ** اونکی جنس سے **فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ** تو کہا کافرون نے ضمیر کی جگہہ پر اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافرون کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہی تو کافرون نے کہا کہ **هٰذَا** یہ محمد کو رسالت کے واسطے برگزیدہ کر لینا **شَيْءٌ عَجِيْبٌ** ○ عجیب چیز اور عجب کام ہی اور کافر بولے کہ **ءَاِذَا مِتْنَا** کیا جب ہم مر جائینگے **وَكُنَّا تُرَابًا** اور ہو جائینگے ہم خاک تو ہمکو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیرینگے اور ہماری روح جسم مین کیا پھر آئیگی **ذٰلِكَ** یہ ہمارا پھرنا زندگی کی طرف **رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ** ○ پھرنا دور ہی عادت اور امکان سے تو حق تعالی نے اونکی بات رد کرنے کو فرمایا کہ **قَدْ عَلِمْنَا** بیشک ہم جانتے ہین **مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ** وہ چیز جو کم کر دیتی ہی زمین **مِنْهُمْ** اونمین سے گوشت پوست ہڈی اونکے مرنے کے بعد **وَعِنْدَنَا** اور ہمارے پاس ہی **كِتٰبٌ حَفِيْظٌ** ○ کتاب نگاہ رکھنے والی اونکی تفصیلین تو جو کچھ اونمین سے خاک ہو گیا اوسے ہم جانتے ہین یا لوح محفوظ مین اونکے مندرس اور متغیر ہونے کا حال اونکی تعداد اور نامون کے ساتھ مفصل لکھا ہی اوسے بھی ہم نہین بھولتے تو فنا کے بعد انکو پھر زندہ کر دینا ہمپر کچھ دشوار نہین ہی اور ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین **بَلْ كَذَّبُوْا** بلکہ تکذیب کی ہی اور نہین ایمان لائے ہین **بِالْحَقِّ** قرآن کا جو حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر **لَمَّا جَآءَهُمْ** جبکہ آیا اونکے پاس اور معجزہ دکھایا اور دلیل لازم کر دی **فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ** ○ تو وہ ایک بات مختلف مین ہین یعنی قرآن کے باب مین اولجھے ہوے اور مضطرب ہین کبھی اوسے سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی کہانی اور اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بھی اولجھتے اور اضطراب کرتے ہین کبھی اونکو مجنون کہتے ہین کبھی کاہن کبھی مفتری **اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا** کیا نہین دیکھتے ہین بعث وحشر کے منکر **اِلَى السَّمَآءِ** آسمان کی طرف جو **فَوْقَهُمْ** اونکے اوپر ہی کہ محض قدرت سے **كَيْفَ بَنَيْنٰهَا** کیونکر بنایا ہمنے اوسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ **وَزَيَّنّٰهَا** اور زینت دی ہمنے اوسکے ستارون سے **وَمَا لَهَا** اور نہین ہی اوسکے واسطے **مِنْ فُرُوْجٍ** ○ کوئی درز اور شگافون مین سے تو اتنی بڑی چیز بے درز اور شگاف اور علت پیدا کرنا ہمارے کمال قدرت وعلم اور نہایت حکمت پر دلیل ہی **وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا** اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے اور پانی پر بچھا دیا **وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا** اور ڈالدیے ہمنے اوسمین **رَوَاسِيَ** پہاڑ اونچے جمے ہوے اپنی جگہہ پر **وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا** اور اوگائی ہمنے زمین مین **مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ** ہر طرح کی گھاس **بَهِيْجٍ** ○ اچھی بہار کی خوشی زیادہ کرنے والی اور یہ سب جو ہمنے کیا **تَبْصِرَةً** بینائی کے واسطے ہی یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر سے دیکھنے کو **وَّذِكْرٰى** اور یاد کرنے اور

نصیحت پکڑنے کے لیے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ○ ہر بندہ کے واسطے جو پھرنے والا ہی خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے
مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَاءً مُّبٰرَكًا پانی بڑے فائدے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پھر اوگائے ہمنے
اوس پانی کے سبب سے جَنّٰتٍ باغ درختون اور پھل والے وَحَبَّ الْحَصِيْدِ ○ اور اوگایا ہمنے پانی کے سبب سے دانہ کو
کہ اوسکی شان سے یہ ہی کہ اوسے کاٹتے ہین جیسے گیہون جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ اور اوگائے ہمنے خرمے کے درخت بڑے
اور اونچے لَّهَا اونکے واسطے طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ○ خوشے ہین تہ بر تہ اس سے اوسمین میوے کی کثرت مراد ہی اور یہ سب چیزون ہمنے
اوگائین رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندون کی روزی کے واسطے وَاَحْيَيْنَا بِهٖ اور زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جسطرح مری ہوئی زمین کو ہمنے زندگی عطا کی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ○ اسی طرح
نکلنا ہی تمھارا قبرون سے یعنی زندہ ہوکے میدان حشر مین تمھارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور و تامل کرے دانہ کے زندہ ہونے مین
کہ مردہ کی طرح خاک مین دفن ہی اور پوشیدہ ہونے کے بعد اوسکے ظاہر ہونے مین جو کوئی غور کرے تو بعید نہین کہ مرنے کے بعد آدمی کے
زندہ ہونے کا ایک شمہ پاسکے قطعہ کدام دانہ فرو شد کہ بر نیامد باز۔ چرا بدانۂ انسانت این گمان باشد۔ فرو شدن چو بدیدی بر آمدن
بنگر۔ غروب شمس و قمر را چرا زیان باشد۔ پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی
جہت سے ملول تھا اگلی امتون کے مکذبون کے حال سے خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے
قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث اور قابیل کی اولاد تھے وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ
اور چاہ یمامہ کے لوگون نے یا بیر معطلہ یا جبل فتح کے لوگون نے اپنے نبی کی کہ وہ حنظل بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُوْدُ ○
اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسی علیہم السلام کی وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ ○ اور لوط کے بھائیون نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرال والون نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیب کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورۂ دخان مین تبع کی حکایت کا ایک شمہ بیان ہو چکا ہی
اور باقی انبیا علیہم السلام مین سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل پر مذکور ہوا كُلٌّ ان سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی سب پیغمبرون کی اسواسطے
کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہین تو اونمین سے ایک کی تکذیب اون سب کی تکذیب ہوتی ہی پس جب
اون قوم کے لوگون نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيْدِ ○ تو مسلط ہو گئی اور نازل ہوئی اونپر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب
ہمنے کیا تھا اَفَعَيِيْنَا کیا عاجز ہو گئے ہم اور رنج پایا ہمنے بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار
پیدا کرنے مین ہم عاجز رہین مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالی اول ہین خلق کا خالق ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی بے مادہ
اور بے مدد پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادون کو جمع کرکے اونمین زندگی پھیر لاکر دوبارہ پیدا کرنے پر کیون نہ قادر ہوگا اور نہ شبہہ
ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہین بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِيْ لَبْسٍ شک اور شبہہ مین ہین شیطانی وسوسون کے سبب سے
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ نئی پیدائش سے یعنی بعث حشر نشر سے اسواسطے کہ انھین خلاف عادت جانتے ہین خلق جدید کے

ع ۱۵

باب مین محققون نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہین انمین بعضے اسی آیت کی تفسیر مین جواہر التفسیر سے دریافت ہو سکتے ہین
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو وَنَعْلَمُ اور ہم جانتے ہین مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ جو
وہ جسکے ساتھ وسوسہ دیتا ہی اوسکا نفس برے اندیشے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ اور ہم بہت نزدیک ہین انسان کے مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْدِ۝ اوسکی رگ جان سے اور یہ حق تعالیٰ کی نزدیکی انسان کے ساتھ اوسکے علم اور قدرت کے سبب سے ہی مکان اور مسافت کی راہ سے
نہین آور ماوردی نے کہا ہی کہ حبل الورید ایک رگ ہی دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہی اوس علم سے جو
بندے کے دل کو اوس رگ کا علم ہوتا ہی آور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہین اوس سے زیادہ جو حبل الورید سے
زیادہ اوسکے نزدیک ہی صاحب بحر الحقائق کہتے ہین کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک جز ہی تو اس کلام مین اسطرف اشارہ ہی
کہ حق تعالیٰ اوس سے زیادہ بندے کے قریب ہی تو جسطرح جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی اسی طرح جب حق تعالیٰ کو بھی
ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ زبور مین ہی کہ اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ مثنوی نَحْنُ اَقْرَبُ گفت مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيْد + تو فگندہ تیر فکرت را بعید + ای کمان و تیرہا برساختہ + صید نزدیک تو دور انداختہ + آور جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ کا قرب
بے چون اور چگون ہوتا ہی آی عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہی اوسکے قرب کی کیفیت نہین دریافت ہو سکتی تو حق تعالیٰ کا قرب جو کیفیت سے
پاک اور منزہ ہی کیونکر دریافت ہو سکتا ہی اور یہ بھی مثنوی معنوی مین مذکور ہی نظم قرب نے بالا و پستی رفتن ست + قرب حق را چون بدانی ای عمو +
قرب نی بالا و پستی رفتن ست + قرب حق از قید ہستی رستن ست + کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالیٰ سے بندہ کا قرب یہ ہی جو اوسنے فرمایا
کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ احادیث قدسیہ مین وارد ہی کہ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ آور یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے ہی
آخر کو احسان اور تحقیق کرکے یعنی مقام مشاہدہ کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اور حق تعالیٰ کا قرب بندہ کو دو قسم پر ہی ایک تو تمام خلق کو
علم اور قدرت کے سبب سے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسرے خواص درگاہ کو خاص نیکیون اور لطفون کی وجہ سے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ
پہلے اوسے قرب دیتا ہی یہانتک کہ جہان سے اوسکو رہا کرتا ہی پھر قرب حقیقی عطا فرماتا ہی یہانتک کہ آب و گل سے چھوڑا لیتا ہی اور بندہ کی
ہستی موہوم مین سے گھٹتا ہی اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہی جسطرح اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہوتا ہی یہان علاقے مرتفع
اسباب منقطع رسوم باطل حد و دیرا گندہ اشارات متناہی عبارات منتفی اور حق یکتا اور باقی رہتا ہی نظم موج بحر لِمَنِ الْمُلْك برآید ناگاہ +
غرق گردند دران بحر چہ درویش و چہ شاہ + خرمن ہستی موہوم جہان سوزاند + آتش عشق کہ ناگاہ بمانند نگاہ + اِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيٰنِ یاد کر جب لیتے ہین دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگون کے اور لکھتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ
داہنی جانب سے ایک ہمنشین فرشتہ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ اور بائین طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے
بندے کے داہنے بائین بیٹھے نگہبانی کرتے ہین مَا يَلْفِظُ نہین نکالتا ہی اپنے مونھ سے مِنْ قَوْلٍ کوئی بات
یعنی بندۂ مکلف کوئی کلام نہین کرتا اِلَّا لَدَيْهِ مگر اوسکے پاس رَقِيْبٌ ایک نگہبان ہوتا ہی عَتِيْدٌ
آمادہ کہ فوراً لکھ لیتا ہی لباب مین ہی کہ حکمت اولیٰ مین مذکور ہی کہ آدمی سے مین عجب کرتا ہون کہ دو موکل فرشتے اوسکے آگے

واسطون پر بیٹھے ہین آدمی کی زبان اونکا قلم ہی اور آب دہن اونکی روشنائی پس آدمی کیونکر بے مطلب اور لایعنی امر مین بات کرتا ہی حال آنکہ بات کرتا ہی اور بے مطلب بہت باتین بکتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ مِن حُسنِ اِسلامِ المَرءِ ترکُہ ما لا یَعنِیہِ نظم الٰہی از صرفہ زدمے کسی ✣ صرفہ گفتار کن اسے کسی ✣ مصلحت بست زبان بر کام ✣ تیغ پسندیدہ بود در نیام ✣ فرشتے تو اسطرح بندہ کے نگہبان ہین اور اوسکا نیک و بد لکھ رہے ہین کہ ناگاہ اجل آپہونچیگی وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور آئیگی غشی موت کی بِالْحَقِّ خدا کے حکم سے کہ وہ حکم حق ہی اور اوس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ موت ہی مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ وہ چیز جس سے تو بھاگتا اور ڈرتا تھا اور اوسے مکروہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین دوسری بار اور اس پھونک سے مُردے زندہ ہوکر قبرون سے نکلینگے اور فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْوَعِيْدِ وعید کا دن ہی کہ خلق کو اس سے وعید کرتے یعنی ڈراتے تھے وَجَآءَتْ اور آئیگا حشر کے دن میدان حشر مین كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک مَّعَهَا سَآئِقٌ اوسکے ساتھ ہنکانے والا ہوگا یعنی فرشتہ جو اوسے موقف حساب مین لیجائیگا وَّشَهِيْدٌ اور اوسکے ساتھ گواہ ہوگا جو اوسکے نیک اور بد اعمال کی گواہی دیگا اور وہ بھی فرشتہ ہوگا یا اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ نہ ہنکانے والے سے بھاگنا میسر ہوگا اور نہ گواہ کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالیٰ کی طرف سے خطاب پہونچیگا کہ لَقَدْ كُنْتَ بیشک تو تھا دنیا مین فِيْ غَفْلَةٍ غفلت مین مِّنْ هٰذَا اس دن سے فَكَشَفْنَا عَنْكَ پس اوٹھا لیا ہمنے تیری آنکھ پر سے غِطَآءَكَ پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تو نے سُنا تھا اب آنکھون سے دیکھتا ہی فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اوٹھ جانے کے سبب سے حَدِيْدٌ تیز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان علم کے معنی مین ہی یعنی جو کچھ تجھپر پوشیدہ تھا بعث و حشر کا احوال وہ آج ہمنے تجھے دکھا دیا اور اوسے تو نے جان لیا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ اور کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اوسپر موکل و متعین تھا کہ هٰذَا یہ ہی مَا لَدَيَّ وہ چیز جو میرے پاس عَتِيْدٌ حاضر یعنی تیرے اعمال کا دفتر پھر حق تعالیٰ کی طرف سے ہنکانے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچیگا کہ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ تم ڈالدو جہنم مین كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اون حقون سے روکنے والا جنکا ادا کرنا فرض تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان مین ہی اور خیر سے دین اسلام مراد ہی وہ اپنی اولاد اور قرابتدارون کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر و عناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اوسکی دوسری صفت یہ ہی کہ مُعْتَدٍ گذرنے والا تھا حد و د الٰہی سے مُّرِيْبِ شک کرنے والا وحدانیت مین الَّذِيْ جَعَلَ وہ کہ اوسنے کیا شریک مَعَ اللّٰهِ خدا برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ اور معبودون کو فَاَلْقِيٰهُ تو ڈالدو تم دونون اوسے فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ عذاب سخت مین جو ہمیشہ رہیگا اور جب کافر کو دوزخ مین ڈالا جائینگے تو وہ کہیگا کہ میرا کیا گناہ ہی جو شیطان مجھپر مسلط تھا اوسنے مجھے گمراہ کردیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائیگا تو وہ انکار کریگا قَالَ قَرِيْنُهٗ کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا مین اوسکے ساتھ تھا کہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ ای ہمارے رب مین نے تو اسے گمراہ نہین کیا اور اوسکے باب مین مین حد سے نہین گذرا وَلٰكِنْ كَانَ اور لیکن تھا وہ خود فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ دور و دراز گمراہی مین اور اوس سے نہ پھرا قَالَ فرمائیگا حق تعالیٰ کہ

لَا تَخْتَصِمُوْا نہ جھگڑو لَدَیَّ میرے پاس اسواسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہین وَقَدْ قَدَّمْتُ اور بیشک مین نے پہلے بھیجی تھی اِلَیْکُمْ بِالْوَعِیْدِ تمھاری طرف اپنی وعید اپنی کتابون مین اپنے رسولون کی زبانی اور اب تمکو کوئی حجت نہین رہی اور تمھارا کوئی عذر نہ سنا جائیگا مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائیگی بات لَدَیَّ میرے پاس یعنی ہم جو کچھ وعدہ وعید کر چکے اوسمین تبدیل تغیر کی گنجائش نہین وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ اور نہین ہون مین ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ بندون پر کہ بے استحقاق اونپر ظلم کرون یَوْمَ نَقُوْلُ اور یاد کر اوس دن کو جب ہم کہینگے اور بکرنے یقول یے سے پڑھا ہی یعنی حق تعالیٰ فرمائیگا لِجَهَنَّمَ دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی یعنی مین نے تجسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنون سے تجکو بھرونگا تو بھری کہ نہین حق تعالیٰ تو یہ استفسار فرمائیگا وَتَقُوْلُ اور کہیگی دوزخ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ کیا زیادتی ہی یہ استفہام سوال کے معنی مین ہی یعنی مجمین اور زیادہ کر دے حق تعالیٰ اور کافرون کو دوزخ مین بھیجدیگا یہانتک کہ دوزخ پر ہو جائیگی اور ایک قول یہ ہی کہ دوزخ نہ بھریگی حتّٰی یضع الجبار قدمہ فیقول قط قط یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اوسمین اپنے دونون قدم رکھدیگا پھر فرمائیگا کہ بس بس بیت این قدم حق را بود کو را کشد ٭ غیر حق کو کہ کمان اوکشد ٭ امام زاہدی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہین کہ یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی لا مزید یعنی دوزخ کہیگی کہ مین بھر گئی اب مجمین زیادہ کی گنجائش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیجائیگی بہشت لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ پرہیزگارون کے واسطے نہ دور تاکید ہی یعنی بہشت متقیون کے نزدیک ہوگی دور نہین اور یہ قبل اسکے ہوگا کہ اونکو بہشت مین لیجائین پہلے بہشت اونکو دکھائینگے اور ہر ایک کے مقام اور جو نعمتین اوسکے واسطے مقرر ہین اوسکی نظر کے سامنے کر دینگے تاکہ اوسکی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالیٰ فرمائیگا کہ هٰذَا یہ ہی مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا مین اور یہ بہشت تیار کی ہی لِکُلِّ اَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھر کر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کی حَفِیْظٍ نگاہ رکھنے والا شرع کی حدین یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا بعضون نے کہا ہی کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا یا حکم الٰہی کی حفاظت کرنے والا یا اپنی ساعتون اور وقتون کا نگاہ رکھنے والا یعنی کسی دم حق تعالیٰ سے غافل نہین رہتا نظم اگر تو پاسداری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس ٭ تراایک پند بس ہر دو عالم ٭ کہ جانت بر نیاید بے تندادم ٭ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے بِالْغَیْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اوس شخص کو اور اوسکے مثل لوگون کو کہینگے کہ ادْخُلُوْهَا اوس بہشت مین بِسَلٰمٍ بخوبی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتون کے سلام سے بزرگی پائے ہوئے ذٰلِكَ یہ دن یَوْمُ الْخُلُوْدِ دن ہی ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن مین موت نہو گی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی جنتیون کیلیے ہی مَّا یَشَآءُوْنَ جو کچھ وہ چاہین طرح طرح کی نعمتین اور قسم قسم کی لذتین فِیْهَا جنت مین وَلَدَیْنَا اور ہمارے پاس مَزِیْدٌ زیادہ ہی اوس سے جو وہ چاہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ مزید سے دیدار مراد ہی وَکَمْ اَهْلَکْنَا اور

ع ۱۴

بہتیرے ہلاک کر دیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونسے پہلے یعنی اے ہمارے حبیب تیری قوم سے قبل ہمنے بہتیرے ہلاک کر دیے مِّن قَرْنٍ زمانہ والے کہ واقع مین هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم وہ بہت سخت تھے مکّہ کے کافرون سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ فَنَقَّبُوا پھر راہ کاٹی اونھون نے فِي الْبِلَادِ شہرون مین یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیے اور بہت مال و متاع پیدا کیا هَلْ مِن مَّحِيصٍ کیا تھی اونکے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضائے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اونکے فنا ہو جانے کا حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے بھی اونکی دستگیری نہ کی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک جو اس سورت مین مذکور ہوا اسمین لَذِكْرَىٰ البتہ نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہی لِمَن كَانَ لَهُ اوس شخص کے واسطے جسکے لیے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزون کی حقیقتون مین یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالی حضرت شبلی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے خدا کے ساتھ حاضر کہ پلک مارنے کی قدر بھی غافل نہو أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ یا جو کوئی القائے سمع کرتا ہی یعنی کان لگائے رہتا ہی اور عبرت حاصل کرنے کی راہ سے سنتا ہی وَهُوَ شَهِيدٌ اور وہ حاضر رہتا ہی سننے کے وقت تا کہ اوسکے معنی سمجھ سکے لباب مین لکھا ہی کہ صاحب قلب مومن عرب ہی اور شہید مومن اہل کتاب ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پر گواہ رکھتا ہی اور شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن سنتے وقت اسطرح کان لگائے رکھنا چاہیے کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہی پھر فہم مین ذرا اوپر بڑھ جائے کہ گویا جبریل علیہ السلام سے سنتا ہی پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہی اور اس بات پہ قرآن مین ایک گواہ ہی اور وہ لفظ شہید ہی اسواسطے کہ شہید اوسے کہتے ہین جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے نہین اسواسطے کہ خبر دینے والے سے سنتا ہی اور حاضر کلام کرنے والے سے جسکا خود کلام ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین قرآن مکرر پڑھتا رہا یہانتک کہ مین نے اوس سے سنا جسکا وہ کلام ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو چیز اونکے درمیان مین ہی فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ دن مین اتوار سے ہفتے کے دن تک وَمَا مَسَّنَا اور نہین پہونچا ہمین انھین پیدا کرنے مین مِن لُّغُوبٍ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہی وہ کہتے ہین کہ ہفتے کے دن خدا نے استراحت کی اور سستایا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سنا تو غصے کے مارے چہرۂ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ اوس بات پر جو یہود کہتے ہین یا مشرکون کی باتون پر کہ بعث و حشر سے منکر ہین یا تمھاری شان مین جو بات اونسے صادر ہوتی ہی یا تمھاری طرف سحر شعر جنون کی جو نسبت کرتے ہین اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی ان بات پر صبر کر اے ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے کہ فجر کی نماز ہی وَقَبْلَ الْغُرُوبِ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے کہ وہ نماز عصر ہی وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات مین سے پس نماز پڑھ اوسکے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہی وَأَدْبَارَ السُّجُودِ اور نماز پڑھ سجدون کے بعد امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ أدبار السجود نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عشا کے بعد وتر مراد ہی اور بعض کہتے ہین کہ فرض کے بعد نفلین مقصود ہین وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہیو اور سنیو يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

جسدن کہ ندا کریگا ندا کرنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ نزدیک جگہ سے جو آسمان کے قریب ہی یعنی بیت المقدس کے صخرہ پر سے کہ تمام زمین کی بہ نسبت آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکان قریب کے یہ معنی ہین کہ حضرت اسرافیل کی آواز سب جگہ برابر پہونچیگی کہین سے دور نہوگی حدیث مین ہی کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہوکر کانون مین اونگلی دیکے پکارینگے کہ ای چورچور ہڈیو اور ای چھوٹے ہوے گوشت اور ای پریشان بالو حق تعالی فرماتا ہی کہ سب جمع ہو جاؤ جزا اور فیصلہ کے واسطے يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ جسدن سنینگے صیحۂ بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھکنا ہی بِالْحَقِّ اوس چیز کے ساتھ جو حق ہی یعنی بعث اور کہینگے سننے والون سے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ دن ہی قبرون سے نکلنے کا اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيٖ زندہ کرتے ہین ہم مُردون کو یعنی مردہ نطفون کو ہم زندگی دیتے ہین وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہین ہم دنیا مین وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ اور ہماری طرف ہی پھرنا اونکو دوبارہ کہ حساب کے واسطے ہم اونہین زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ یاد کرو وہ دن جب پھٹیگی زمین اور دور ہو جائیگی عَنْهُمْ داؔدمیون سے یعنی مُردون سے پس وہ مردے قبرون سے نکل آئینگے سِرَاعًا دوڑتے ہوے پکارنے والے کی طرف ذٰلِكَ یہ مردون کو قبرون سے زندہ کرکے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اوٹھانا ہی عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ ہم پر آسان نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَقُوْلُوْنَ وہ بات جو کافر کہتے ہین انکار قیامت کے باب مین اور ای ہمارے حبیب تیرے حق مین بُری باتین اور میرے حق مین افترا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہی تو اون پر بِجَبَّارٍ مسلط کہ جبر اور قہر سے اونکو ایمان پر لا فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْاٰنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ اوسے جو ڈرتا ہی میری وعید سے اسواسطے کہ ڈرنے والے ہین اونکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہین مانتے

ع ۳ ۲۴

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ ذاریات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ حق تعالی قسم کھاتا ہی اون چیزون کی جو پراگندہ ہونے والیان ہین خاک وغیرہ مین پراگندہ ہوکر اور دانہ کو گھاس پیال بھس سے جدا کرنے والیان یا اون فرشتون کی جو ہوائین چلانے والے ہین فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ پھر اوٹھانے والیان بھاری بوجھ یعنی بدلیان جو بہت پانی برساتی ہین فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ پھر چلنے والیان آسانی سے یعنی روان کشتیان یا ستارے جو اپنی منزلون مین سیر کرتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ پھر حصہ کرنے والیان کام کو یعنی وہ فرشتے جنسے مینھ روزیون وغیرہ کی تقسیم متعلق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اُنسے وہ چار مقرب فرشتے مراد ہین کہ جنکے نامزد ایک ایک بڑا کام ہی جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہی میکائیل علیہ السلام رحمت اور روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہین عزرائیل علیہ السلام کے نامزد موت ہی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہین حق تعالی ان عجیب اور بڑی چیزون کی قسم یاد کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ چیز جسکا تم وعدہ

دیے گئے ہو حشر نشر ثواب عذاب وہ لَصَادِقٌ ۙ ضرور سچ اور صحیح ہی اور اوسمین کچھ خلاف نہین ہی وَّاِنَّ الدِّیْنَ اور تحقیق
جزا اور حساب کا دن لَوَاقِعٌ ؕ ضرور ہونا ہی اسمین کچھ شک وشبہہ نہین وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ اور قسم آسمان کی
جو سختی اور مضبوطی والا ہی یا بڑی زینت والا یا اچھی صورت والا اور اچھا معلوم ہونے والا یا راہون والا یعنی وہ راہین جنمین ستارے
سیر کرتے ہین اور تبیان مین ہی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ اس سے ساتوان آسمان مراد ہی حق تعالی
اوسکی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ اِنَّكُمْ بیشک تم اے مکہ والو لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ البتہ مخالف باتون مین ہو میرے پیغمبر کے ساتھ یعنی
اونکو کبھی ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون یا قرآن کی شان مین تمھاری باتین مختلف ہین اوسے سحر کہتے ہو اور شعر اور کاہنی
اور افترا کیا ہوا اور اگلون کی کہانیان یُّؤْفَكُ عَنْهُ پھیرا جاتا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے یا قرآن سے مَنْ اُفِكَ ؕ
وہ شخص جو پھیر گیا ہی خدا کے علم مین قضا اور قدر کے حکم کے ساتھ ایمان کی طرف سے اور قرآن کی جانب سے یعنی جو شخص خدا کے علم مین
قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم ہو وہی محروم ہی بیت دلہا ہمہ مجروح وجگرہا ہمہ خونست ۔ تا حکم ازل در حق
ہر کس چونست ۔ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ لعنت کیے گئے ہین جھوٹے مختلف باتون والے اس سے وہ لوگ مراد ہین جو قافلے
اوترنے کے وقت مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر بیٹھتے اور ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال آنے جانے والون سے نئی طرح پر کہتا اور
لوگون کو آپکی محبت سے باز رکھتے حق تعالی نے اونپر لعنت کی اور فرمایا کہ الَّذِیْنَ هُمْ جھوٹے وہ لوگ ہین جو فِیْ غَمْرَةٍ جہالت اور
نہایت غفلت مین سَاهُوْنَ ۙ غافل ہین اوامر ونواہی سے یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؕ پوچھتے ہین پیغمبر اور
مومنون سے کہ کب ہوگا روز جزا جسے تمھارے خدا نے قسم کھاکر کہا ہی کہ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ کافر یہ بات ہنسی اور تکذیب کی راہ سے کہتے تھے
حق تعالی نے فرمایا کہ جزا ہونے والی ہی یَوْمَ هُمْ اوس دن جبکہ وہ کافر عَلَی النَّارِ دوزخ کی آگ پر یُفْتَنُوْنَ ۙ جلائے جائینگے
اور عذاب کیے جائینگے اور دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ ذُوْقُوْا چکھو فِتْنَتَكُمْ اپنا عذاب هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ
یہ ہی وہ کہ تھے دنیا مین اوسکے ساتھ یعنی اوسکے آنے کی تَسْتَعْجِلُوْنَ ۙ جلدی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ متی ہذا الوعد اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ
بیشک پرہیز کرنے والے شرک اور گناہ سے اوس دن فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ باغون مین ہونگے اور جاری چشمون مین یعنی ایسے
باغون مین جنمین نہرین جاری ہونگی اٰخِذِیْنَ قبول کرنے والے اور لینے والے مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اوس چیز کو جو اپنے فضل سے
عطا کی ہی اونمین اونکے رب نے اعمال اور اقوال کا ثواب اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ قبل جنت مین داخل ہونے کے
مُحْسِنِیْنَ ؕ نیک کام کرنے والے اور فرمانبردار كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ تھے تھوڑی رات مَا یَهْجَعُوْنَ ۙ نہ سوتے یعنی
رات کو اکثر عبادت مین مشغول ہوتے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلین پڑھا کرتے اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما نے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ اونپر ایسی رات کم گذرتی تھی کہ اوسکے اول یا درمیان یا آخر مین نماز نہ پڑھتے ہون اور
بہت مشہور یہ بات ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ بے عشا کی نماز پڑھے ہوے نہ سوتے تھے اور اوسکے وقت کو لمبا کھینچتے آدھی رات تک
وَبِالْاَسْحَارِ اور سحر کے وقت هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۙ وہ استغفار کرتے تھے یعنی باوجود اسکے کہ رات کو

ومگا اکثر نماز پڑھتے اور کم سوتے تھے جب صبح ہوتی تو استغفار کرتے تھے اس طور پر کہ گویا تمام شب گناہ کیا کیے تھے اور اوس نماز کو کچھ حساب مین
نلاتے تھے بیت طاعتِ ناقص ما موجب غفران نشود + راضیم گر مدد علتِ عصیان نشود + وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ اور اونکے مالون مین حَقٌّ حق اور حصہ تھا
لِّلسَّآئِلِ سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور بے نصیب کے لیے اور محروم اوس مستحق کو کہتے ہین کہ جو کسی سے کچھ سوال نکرے اور لوگ گمان کرین کہ
یہ غنی اور مالدار ہی اور اوسے صدقہ نہ دین یا محروم وہ شخص ہی جسکی کھیتی وغیرہ کو نقصان پہونچے یا وہ فقیر جسکے لڑکیان ہون یا وہ لونڈی
غلام جسکا آقا خرچ نہ دے بہر تقدیر اون لوگون کے اپنے مال مین حق مقرر کر رکھا تھا سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کے لیے
وَفِي الْاَرْضِ اور زمین مین اٰيٰتٌ نشانیان ہین قدرت الٰہی پر دلیل پکڑنے کو لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ یقین کرنے والون کے
واسطے جو نشانیان روے زمین پر ہین اون نشانیون مین سے کھانین ہین کہ اونمین سے انواع واقسام کے جواہر نکالتے ہین اور اوگنے
والے دانے اور ساگ اور درخت اور اونکے اقسام اور حیوانات ہین چرند پرند درندے کیڑے مکوڑے اور اونکے اقسام اور زمین کی ذات مین نشانیان ہین
وہ اوسکے اجزا کی کیفیتون اور خاصیتون اور منفعتون کا اختلاف ہی وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ اور نشانیان ہین تمھاری ذاتون مین
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا تم نہین دیکھتے یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی نظر عبرت سے دیکھو اور اپنی ذات مین کمال صنعت کی
علامت مشاہدہ کرو اسواسطے کہ عالم مین کوئی چیز نہین مگر اوسکا نمونہ تمھاری ذات مین ہی اور با وصف اسکے اچھی ہیئت اور
خوب ترکیبین اور دلچسپ صورتین اور عجیب غریب کام اور مختلف صنعتین نکالنے اور انواع واقسام کے کمالات جمع کرنے مین منفرد
اور بے مثل ہو حقائق سفلی مین ہی کہ جو کوئی یہ نشانیان اپنی ذات مین نہ دیکھے اور اپنے صفحۂ وجود مین قدرت کے آثار مطالعہ نہ کرے اوسنے اپنا
حظ ضائع کیا ہوگا اور زندگی سے بے بہرہ رہا ہوگا نظم نظرے بسوے خود کن کہ تو جان دلربائی + مفگن بخاک خود را کہ تو از بلند جائی +
تو ز چشم خود نہانی تو کمال خود چہ دانی + چو دُر از صدف برون آ کہ تو بس گران بہائی + وَفِي السَّمَآءِ اور آسمان مین ہی
رِزْقُكُمْ تمھاری روزی یعنی رزق کے اسباب کہ مینھ ہی یا جو رزق تمھاری قسمت مین ہی وہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہی تبیان مین
کہا ہی کہ لوح چوتھے آسمان مین ہی وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اور آسمان مین وہ بھی ہی جس چیز کا تمکو وعدہ دیا ہی یعنی ثواب اسواسطے کہ
جنت اور اوسکی نعمتین ساتوین آسمان مین ہین سدرۃ المنتہیٰ کے قریب فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پس قسم آسمان و زمین کے
رب کی کہ اِنَّهٗ لَحَقٌّ بیشک جو مذکور ہوا روزی اور ثواب کا حال البتہ وہ حق ہی مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝ مثل اوسکے
کہ تم بات کرتے ہو یعنی جسطرح تمھاری بات کرنے مین شک نہین اوسی طرح میرے روزی دینے مین بھی شک نہین هَلْ اَتٰىكَ
بیشک آئی تیرے پاس حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ بات ابراہیم کے مہمانون کی اور وہ گیارہ فرشتے تھے کہ قوم لوط کو ہلاک کرنے کے
واسطے نازل ہوے تھے تبیان مین ہی کہ چار فرشتے تھے جبرئیل میکائیل اسرافیل و قائیل علیہم السلام الْمُكْرَمِيْنَ ۝ مہمان
بزرگی کیے گئے خدا کے نزدیک یا حضرت ابراہیم کے نزدیک اسواسطے کہ اونکی خدمت کے واسطے آپ اپنی ذات سے مستعد ہوگئے
اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ یاد کر جب داخل ہوے مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس فَقَالُوْا تو بولے کہ سَلٰمًا سلام کیا ہمنے تجکو
سلام قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سَلٰمٌ تمپر سلام اور تم ہو قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ گروہ بے پہچانے ہوے یعنی ہرگز تم سے

ع ۲۳

وقف لازم

آدمی مین نے نہین دیکھے نہ صورت مین نہ قد و قامت مین مجھے بتاؤ تو کہ تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہین فَرَاغَ پس پھرے
ابراہیم علیہ السلام اِلٰٓی اَھْلِہٖ اپنے گھر والون کی طرف اسطرح کہ اون مہمانون کو نہ معلوم ہوا کہ یہ کہان جاتے ہین فَجَآءَ بِعِجْلٍ
سَمِیْنٍ ۙ﴿۲۶﴾ پھر لائے تیار بچھڑا بھُنا ہوا فَقَرَّبَہٗٓ پھر نزدیک کیا اوسے اِلَیْھِمْ اونکی طرف یعنی اونکے سامنے رکھدیا اونھون نے
اوسکی طرف رغبت نہ کی قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیون نہین کھاتے ہمین سے یعنی کھاؤ وہ بولے کہ
ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ پھر دل مین آیا ابراہیم کے مِنْھُمْ اونسے خِیْفَةً خوف یعنی حضرت ابراہیم کا دل مبارک ڈرا کہ مبادا
چور ہون اور اونکو ہلاک کرنے کا ارادہ کرین اسواسطے کہ اوس زمانہ مین یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اوسکا کھانا
نہ کھاتا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم مین خوف کا اثر دیکھا تو قَالُوْا لَا تَخَفْ بولے کہ تو نہ ڈر ہم فرشتے ہین خدا کے بھیجے ہوے
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تمنے پہلے سے کیون نہ کہا کہ مین بچھڑا نہ ذبح کرتا اور اوسکی مان سے نہ چھوڑاتا پس حضرت جبرئیل نے اپنا پیار
اوس بھُنے بچھڑے پر ملدیا وہ زندہ ہوکر کودنے لگا اور چلاتا ہوا اپنی مان کی طرف چلا حضرت بی سارہ دروازہ کے پیچھے کھڑی یہ حال
دیکھتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوے اور فرشتون نے دوبارہ بات کرنا شروع کی وَبَشَّرُوْهُ اور خوشخبری دی اوسے
بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحاق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا
جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ پھر گھر کی طرف رخ کیا اوسکی بی بی سارہ نے فِیْ صَرَّةٍ غل کرنے کے حال مین
اور کہتی تھین اللیا اللیا اور یہ کلمہ اونکی زبان مین تھا جب بڑے امور ہوتے تو اوسوقت لوگ زبان پر لاتے تھے فَصَكَّتْ پھر طمانچہ مارا
وَجْھَھَا اپنے مونھ کو جیسا کہ تعجب کے وقت عورتین کرتی ہین وَقَالَتْ اور بولین عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ بوڑھیا بانجھ کیا جنیگی قَالُوْا
كَذٰلِكِ ۙ فرشتون نے کہا کہ ہان ایسی ہی خوشخبری دی ہی ہمنے تجکو قَالَ رَبُّكِ ؕ کہا ہی تیرے رب نے اور ہمنے اوسکے کہے کی خبر دی اِنَّہٗ
ھُوَ الْحَكِیْمُ بیشک وہ حکم کرنے والا ہی تیرے بیٹا پیدا ہونے کا الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾ خوب جانتا ہی تیرا بانجھ ہونا اور جو کوئی حکمت والا
علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح پر بخوبی قادر ہی نظم کسے کو بکاری دانا بود ✣ بر اتمام آن ہم توانا بود ✣ بجز در گمش رو مکن سوے کس ✣
مراد دل خویش از و خواہ و بس ✣ جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہین اور اکٹھا ہوکر انکا اوترنا کسی بڑے ہی کام کے واسطے ہوگا
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ کہا کہ کیا بڑا کام ہی تمکو اَیُّھَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ ای بھیجے ہوو قَالُوْٓا وہ بولے کہ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ ہم بھیجے گئے ہین اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ۙ﴿۳۲﴾ گنہگارون کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافرون کی جانب اسواسطے
کہ سب گناہون کا سردار کفر ہی اور ہم آئے ہین لِنُرْسِلَ تاکہ ہم پھینکین عَلَیْھِمْ اونپر یعنی اونکو ہلاک اور زیر و زبر کرنے کے بعد
حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ۙ﴿۳۳﴾ پتھر مٹی سے یعنی مٹی پکی ہوئی پتھر کی سی سخت جیسے اینٹ مُّسَوَّمَةً پتھر نشان کیا ہوا
عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۴﴾ اون لوگون کے واسطے جو کفر اور گناہ مین حد سے باہر ہوجانے والے ہین
لکھا ہی کہ وہ پتھر نام لکھے ہوے تھے سیاہ اور سفید خط سے یا ہر پتھر پر اوسکا نام لکھا تھا جو اوس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اونپر اونکے
ہلاک ہونے کے بعد برسائے گئے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے جو اوس شہر مین نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے

ہلاک نہیں ہوسکا اور جب حضرت ابراہیم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے موتفکہ میں قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہیں تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے
لوط علیہ السلام کے سبب ملول و غمگین ہوا کہ اوسکا حال اس بلا میں کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجیے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیاں
نجات پائینگی فَاَخْرَجْنَا پس نکالینگے ہم اسے مَنْ كَانَ فِيهَا جو کوئی ہو موتفکہ کے دیہات میں مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہم
ایمان والوں میں سے فَمَا وَجَدْنَا پھر ہم نہ پائینگے فِيهَا اون قریوں میں غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ سوا ایک گھر
مسلمانوں سے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیاں اوسمیں ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس قوم میں سے ایک شخص حضرت لوط پر
ایمان لایا تھا بس میں وَتَرَكْنَا اور چھوڑی ہمنے فِيهَا اون دیہات میں اٰيَةً ایک نشانی عذاب کی لِلَّذِيْنَ اون لوگوں کی
عبرت کے واسطے جو يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ڈرتے ہیں عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہیں اور قوم لوط کے
مکانوں کا اولٹجانا وَفِيْ مُوْسٰى اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے ڈرنے والوں کے واسطے اِذْ اَرْسَلْنٰهُ جب
بھیجا ہمنے اوسے اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فَتَوَلّٰى
تو پھر گیا فرعون بِرُكْنِهٖ اپنی قوت کے سبب سے یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث سے زور رکھتا تھا اسوجہ سے اوسنے ایمان لانے سے
انکار کیا وَقَالَ سٰحِرٌ اور بولا کہ موسیٰ جادوگر ہے یعنی چشم بندی کر کے لوگوں کو خلاف عادت کام دکھاتا ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہے کہ
اپنا انجام کار نہیں سوچتا محققوں نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ پر فرعون کی طعن اوسکے کمال نادانی کی دلیل ہے اسواسطے کہ اونپر دو مخالف
چیزوں کے ساتھ طعن کی اس لیے کہ یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ جادو کرنے کو کمال عقل اور ذہن رسا اور اوس فن میں پوری مہارت چاہیے اور
دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہے تو کمال عقل اور زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہیں تو فرعون جب حضرت موسیٰ سے پھر گیا اور اونپر طعن کی
اور اوسکی قوم اس بات میں اوسکے ساتھ متفق تھی فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑ لیا ہمنے اوسکو اپنے غضب میں وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکر کو
فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈالدیا ہمنے اون سب کو فِي الْيَمِّ دریا میں یعنی ہمنے اونکو ڈبو دیا وَهُوَ اور وہ فرعون مُلِيْمٌ ۝ مستحق ملامت کا تھا
یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ میں نے ایمان کیوں نہ قبول کیا اور موسیٰ سے پھر کر اونپر طعن کیوں کی تھی اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا
کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَفِيْ عَادٍ اور قوم عاد کے ہلاک ہونے میں بھی نصیحت اور عبرت ہے عبرت
لینے والوں کو اِذْ اَرْسَلْنَا جب بھیجی ہمنے عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ اونپر ہوا بے فائدے اور بغیر بھلائی کی
یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بارور ہو اور نہ ابر اوٹھے مَا تَذَرُ نہ چھوڑا اوس ہوا نے مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ کسی چیز کو
کہ گذری عَلَيْهِ اوسپر اِلَّا جَعَلَتْهُ مگر یہ کہ کردیا اوس چیز کو كَالرَّمِيْمِ ۝ مثل سوکھی ہوئی گھاس کے یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کی
مانند وَفِيْ ثَمُوْدَ اور قوم ثمود کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے ڈرنے والوں کے لیے اِذْ قِيْلَ لَهُمْ جب کہا گیا اونکے
واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور اونٹنی کے کوچیں کاٹنے کے بعد کہ تم تَمَتَّعُوْا فائدہ لو زندگی سے اور دنیا کے کاموں سے
حَتّٰى حِيْنٍ ۝ عذاب کے وقت تک کہ تین دن گذرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فَعَتَوْا تو سرکشی کی اونھوں نے
عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک میں نہ مشغول ہوئے فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

پھر پکڑ لیا اونھین ہلاک کرنے والے عذاب نے تین دن کے بعد وَهُمْ يَنْظُرُونَ ○ اور وہ انتظار کرتے تھے اور عذاب سے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کی چیخ مراد ہی جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکے وہ مِنْ قِيَامٍ اوٹھنا یہ اونکی
عاجزی سے کنایہ ہی یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ اوٹھین اور عذاب سے بھاگین یا یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ اپنی عمر کی اصلاح پر
قائم ہون اور عذاب دفع کرنے مین کوشش کرین وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ اور نہ تھے انتقام لینے والے جیسے یا مدد دینے والے
ایک دوسرے کو عذاب دیکئے مین وَقَوْمَ نُوحٍ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو مِنْ قَبْلُ قوم عاد اور قوم ثمود سے پہلے إِنَّهُمْ
كَانُوا بیشک وہ لوگ تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ ○ ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیان کے سبب سے دائرہ استقامت سے نکلجانے والے

ع ۲۳

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا اور آسمان کو ہمنے بنایا بِأَيْدٍ اپنی قوت الوہیت یعنی زور خدائی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اوس قوت سے
جو ہم اوسکے پیدا کرنے پر رکھتے ہین وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ○ اور ہم قادر ہین اوسکے بنانے پر بندون پر اسطرح ہم روزی
کشادہ کرنے والے ہین جسطرح آسمان کو ہمنے کشادہ کر دیا وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا اور بچھایا ہمنے زمین کو فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ○
پھر خوب بچھایا ہمنے اوسے وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسون مین سے خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ پیدا کی ہمنے دو قسم
کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہی یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اوجالا اندھیرا یا آگے پیچھے آنے کی راہ سے
جیسے رات دن یا مخالفت کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کر لینا چاہیے آسمان زمین پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان
شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات مین سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت اور بخل اور اسی کے مثل ہین حق و باطل
شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علیٰ ہذا القیاس جسقدر خیال کیجیے خدا کی مخلوقات مین
جوڑ نکلینگے اور یہ جوڑ اسواسطے پیدا کیے کہ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ تا کہ تم نصیحت مانو اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت
خاص میری ہی صفت ہی اسواسطے کہ تعداد ممکنات کے خاصون مین سے ہی اور مین واجب بالذات ہون اور واجب تعدد اور انقسام
نہین قبول کرتا نظم ذاتش از قسمت و تعدد پاک + وحدتش مقدس از اشتراک + از عدد دم مزن کہ او فرد ست + کہ عدد بہر فرد در خورد ست
احد ست و شمار ازو معزول + صمد ست و نیاز ازو مخذول فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف
یا اوسکے عذاب سے اوسکے ثواب کی جانب یا اوسکی معصیت سے اوسکی طاعت کی طرف اور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہین کہ بھاگو
اوسکی طرف اوسکے ماسوا سے اور بحر الحقائق مین یہ معنی لکھے ہین کہ ای لوگو جو بھاگے ہو خلق مین تعلق کے سبب سے حق مین بھاگو
قطع تعلق کر کے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسطرف راجع ہی کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے سے
فرار کرو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو بیت ہیچ تن در تو نیاویخت کہ از خود نہ گریخت + ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ بریدہ + إِنِّي لَكُمْ بیشک
مین تمھارے واسطے مِنْهُ عذاب الٰہی سے نَذِيرٌ مُبِينٌ ○ ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہون جس سے
بچنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا اور نہ ٹھہراؤ اور نہ پوجو مَعَ اللَّهِ خدا بر حق کے ساتھ إِلَٰهًا آخَرَ کسی دوسرے معبود کو إِنِّي لَكُمْ
بیشک مین تمھارے واسطے مِنْهُ خدا سے اوسکے غیر کی عبادت کرنے مین نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون مُبِينٌ ○ ظاہر اور

کھلا ہو کَذٰلِکَ جسطرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنون کے ساتھ منسوب کرتے ہیں اسی طرح مَآ اَتَی الَّذِیْنَ نہیں آیا اون
لوگون کے پاس جو تھے مِنْ قَبْلِھِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا قَالُوْا مگر یہ کہ کہا اون لوگون نے کہ وہ رسول
سَاحِرٌ جادوگر ہی اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہی اگر رسول نے اون لوگون کو معجزہ دکھایا تو اوسکے فعل کو اون لوگون نے سحر کہا
اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اوسکے قول کو اون لوگون نے دیوانون کی بات سے مشابہت دی اَتَوَاصَوْا کیا وصیت
کر دی تھی اون اگلون نے ان پچھلون کو بِہٖ اس بات کی کہ سب یہی بات کہیں استفہام نفی کے معنی ہیں ہی یعنی وصیت نہیں کی ہی بَلْ ھُمْ
قَوْمٌ بلکہ وہ ایک گروہ ہیں طَاغُوْنَ ۝ نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے طور اونکی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہی
فَتَوَلَّ پس مونھ پھیر عَنْھُمْ اونسے بدلا لینے سے تا وقتیکہ قتال پر مامور ہو فَمَآ اَنْتَ پس تو نہیں ہی بِمَلُوْمٍ ۝ ملامت کیا ہوا
خدا کے نزدیک اونسے مونھ پھیرنے کی وجہ سے معالم میں ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک پہونچا تو پھر یہ آیت آئی کہ وَّذَکِّرْ اور نصیحت کر
وعظ اور نصیحت چھوڑ نہیں فَاِنَّ الذِّکْرٰی پس بیشک نصیحت کرنا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ فائدہ کرتا ہی مومنون کو یعنی
کافرون کے عناد اور انکار کے سبب سے مومنون کی تربیت سے ہاتھ نہ اوٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کہنے سے
بہت فائدے ہیں فصول میں ہی کہ وعظ کہنے والے کے کلام میں دس چیزیں ہونا چاہیے تاکہ سننے والون کو مفید ہو اول ایک تو خدا کی
نعمت لوگون کو یاد دلائے کہ وہ شکر گزاری کریں دوسرے تو دوسری محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اوسپر صبر کریں تیسری گناہون کا
عذاب بیان کرے تاکہ اوس سے باز آئیں اور توبہ کریں چوتھی شیطانی وسوسہ اور مکر کہ سنائے کہ لوگ اوس سے بچیں پانچوین
دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کرے کہ لوگ اوس سے دل نہ لگائیں چھٹی موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے
چلنے پر آمادہ ہو جائیں ساتوین قیامت اور اوسکی ہولون کا ذکر سنائے کہ اوس دن کا کام بنائیں آٹھوین دوزخ کے ڈر کے
اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اوس سے ڈریں نوین بہشت کے درجے اور اوسکی نعمتیں گنے تاکہ اوسکی طرف راغب ہون دسوین
کلام کی بنا خوف و رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالی کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اوس سے ڈریں اور کبھی اوسکی رحمت مغفرت
مہربانی تقریر کرے تاکہ اوس سے امیدوار ہون تو جو نصیحت اور وعظ ان چیزون کو شامل ہی مومنون کو اوس سے نفع حاصل ہی
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور ہمنے نہیں پیدا کیا جنون اور آدمیون کو جو اہل ایمان ہیں اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ مگر اسواسطے
کہ میری عبادت کریں یا جتنے جن اور انسان ہیں اون سب کو ہمنے نہیں پیدا کیا مگر اسواسطے کہ اونکو اپنی عبادت کا ہم حکم کریں
اور سب کو حکم کیا ہی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللہَ اور مجاہد رحمۃ اللہ تعالی نے یہ معنی کہے ہیں کہ نہیں پیدا کیا ہمنے اونکو مگر اسواسطے کہ ہمکو وہ
پہچانیں اور سب اوسے پہچانتے ہیں بعضے حکم نہیں مانتے اور بعضے اوسکی عبادت میں شریک ٹھہراتے ہیں اس آیت کے دقائق اور
حقائق جواہر التفسیر کے حوالہ ہیں وَمَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ نہیں چاہتا ہون میں اپنے پیدا کیے ہووں سے مِّنْ رِّزْقٍ کچھ روزی
وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ۝ اور نہیں چاہتا ہون کہ کھانا دیں مجھے بلکہ روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہے

بس اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہر روزی دینے والا بندون کو اوسکا غیر نہین ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ قوت
اور قدرت والا اپنی قدرت مین استوار اور ثابت ترجمہ رشف مین قوی اور متین کے یہ معنی لکھے ہین کہ اوسکی قدرت قاہرہ اوسکی قوت
بالغہ کی دلیل ہوئی اور اوسکی شدت قوت اوسکی متانت قدرت پر حجت ہوئی نہ کارسازی مین اوسکی متانت کو کچھ فتور ہی اور نہ رزق رسانی
اور بندہ نوازی مین اوسکی قدرت کو کمی اور قصور ہی نظم بسازد رزق بر وجہے کہ شاید + بسازد کار نوعے کہ باید + بروزی نوایان را
نواز دبمہر رحمت بیکسان را کار سازد + فَإِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر
کفر کے سبب سے یعنی مکہ والون کے واسطے ہی ذَنُوْبًا حصہ عذاب مین سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ مانند اونکے یارون کے
حصہ کے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اونپر پہونچا تھا وہ انپر بھی پہونچیگا فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پس چاہیے کہ جلدی نکرین
اوسے طلب کرنے مین فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس واے اون لوگون پر جو کافر ہوے مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ
يُوْعَدُوْنَ ۝ عذاب سے اونکے اوس دن کے جسکا وعدہ دیے گئے ہین اور وہ قیامت کا دن ہی یا جنگ بدر کا واللہ اعلم

سورۃ الطور مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع واربعون آیۃ
سورۂ طور مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونچاس آیتین ہین

وَالطُّوْرِ ۝ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جسپر حضرت موسی علیہ السلام نے حق تعالی کا کلام سنا اور بعضون نے کہا ہی
کہ مطلق پہاڑ مراد ہین کہ زمین کی میخین ہین وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ اور قسم کتاب کی کہ لکھی ہوئی ہی فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝
ایسے صحیفہ مین جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہی اس کتاب سے قرآن مراد ہی یا وہ چیز جو لوح محفوظ مین لکھی گئی ہی اس تقدیر پر
رق منشور مجاز ہوگا اسواسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہی یا حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی تختیان مراد ہین کہ اونپر
لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہی کہ اوسمین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتون کے
نوشتے مراد ہین یا وہ کتاب مقصود ہی جو حق تعالی نے فرشتون کے واسطے لکھی ہی کہ اوسمین جو کچھ ہوا ہی اور ہوگا اوسکا علم پڑھتے ہین
وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ اور قسم ہی آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیون کی زیارت اور مجاورون کی خدمت سے اوسکی آبادی ہی یا اوس محل کی
جو ساتوین آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل اور محاذی واقع ہوا ہی اور آبادی اس سے ہی کہ فرشتے کثرت سے اوسکا طواف کرتے ہین وَالسَّقْفِ
الْمَرْفُوْعِ ۝ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی جگہ ہی یا قسم عرش اعظم کی وَالْبَحْرِ
الْمَسْجُوْرِ ۝ اور قسم دریا کی جو چڑھا اور بڑھا ہی یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہی اور اوسی دریا سے چالیس دن تک قبرون پر
پہلے نفخہ کے بعد مینھ برسائینگے تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبرون سے نکل آئین یا بحر مسجور جہنم ہی اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہی کہ کلیم
قلب اوسپر حق سبحانہ تعالی سے مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب مین قلم رحمت ازلی سے لکھا ہوا ہی کَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ اور بیت معمور عارفون کے دل کا بھید ہی کہ تجلیات سبحانی کی منظرون سے آبادی پائی ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی

کہ خانۂ دل کی چھت ہی اور بحر مسجور وہ دل ہی جو آتش محبت پر بھرا ہوا اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا
عذاب لَوَاقِعٌ ۝ ضرور ہونے والا ہی اور اوترنے والا ہی مَّا لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو مِنْ دَافِعٍ ۝ کوئی دفع کرنے والا بلکہ حال مین
وہ واقع ہوگا يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ جسدن پھریگا آسمان مَوْرًا ۝ پھرنا یعنی اضطراب مین آکر پھٹ جائیگا وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ
اور چلینگے پہاڑ یعنی ہوا مین اوڑ جائینگے روئی کی طرح سَيْرًا ۝ چلنا یعنی اوڑکر فَوَيْلٌ تو بس عذاب کی سختی يَّوْمَئِذٍ اوسدن
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہوگی جنھون نے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِيْنَ هُمْ وہ لوگ جو فِيْ خَوْضٍ
شروع کرنے مین باطل باتون کے کہ قرآن شریف پر ہنسی ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب اور بعث وحشر کا انکار يَّلْعَبُوْنَ ۝ کھیل
کرتے ہین یعنی غفلت کی روسے یہ باتین کرتے ہین اور بیہودہ کلام کہتے ہین يَوْمَ يُدَعُّوْنَ نہین ڈرتے اوسدن سے جسدن
ڈالے جائینگے کافر یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائینگے اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا ۝ کھینچکر لکھا ہی کہ کافرونکے
ہاتھ تو اونکی گردنون مین باندھینگے اور اونکی پیشانیان پیرون کی پشت سے چپکائینگے اور دوزخ مین ڈالدینگے اور کہینگے کہ هٰذِهِ
النَّارُ الَّتِيْ یہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ بِهَا تھے تم اوسکے ساتھ تُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے
اور پیغمبر کی وحی کو سحر جانتے تھے اَفَسِحْرٌ هٰذَآ کیا سحر ہی یہ جو تم دیکھتے ہو اَمْ اَنْتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُوْنَ ۝
نہین دیکھتے ہو یہان جسطرح دنیا مین کہتے تھے کہ ہمپر ڈیٹھبندی کردی ہی اِصْلَوْهَا آؤ دوزخ مین فَاصْبِرُوْٓا
پھر صبر کرو اوسکے عذاب پر اَوْ لَا تَصْبِرُوْا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَآءٌ یکسان ہی عَلَيْكُمْ
تمپر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب مین رہوگے اِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ
جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا مین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ بیشک پرہیزگار
لوگ جنھون نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِيْ جَنّٰتٍ باغون مین ہین اور کیا باغ ہین وَّنَعِيْمٍ ۝ اور نعمتون مین ہین
اور کیا نعمتین ہین فٰكِهِيْنَ خوش اور مزے اوڑانے والے بِمَآ اٰتٰهُمْ اوس چیز کے سبب سے جو عطا کی ہی اونکو رَبُّهُمْ
اونکے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیان وَوَقٰهُمْ اور بسبب اوسکے کہ بچایا اونکو رَبُّهُمْ اونکے رب نے عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ۝ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوْا اور پیو پینے کی
چیزین کھانا پینا هَنِيْٓــًٔا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمھارے واسطے یہ جزا بِمَا كُنْتُمْ بسبب اوسکے ہی
کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہرچند وعدہ بندہ کے کام پر ہی مگر اصل اوسکا
فضل ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی نظم ندارد فعل من آن زور بازو + کہ با فضل تو گردد ہم ترازو + بہ فضل
خویش ولطفت شو مرا یار + بہ عدل خود مکن با فعل من کار + مُتَّكِئِيْنَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت مین تکیہ لگائے ہونگے
عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تختون پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہونگے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا
کردینگے ہم اونکو بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ اون عورتون کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھین کشادہ ہین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ

وقف لازم

ایمان لائے خدا اور رسول کا وَاتَّبَعَتْهُمْ اور پیروی کی اونکی ذُرِّيَّتُهُمْ اونکی اولاد نے ایمان کے ساتھ ایمان کے کامون مین بِإِيمَانٍ روز میثاق مین أَلْحَقْنَا بِهِمْ ملا دینگے ہم اونکے ساتھ ذُرِّيَّتَهُمْ اونکی اولاد کو خواہ بہشت مین یا اونکے درجون پر پہونچنے مین یعنی اگر باپ دادا کے درجے بلند ہونگے تو اونکی اولاد کے درجے بھی ہم بلند کر دینگے تاکہ باپون کی آنکھیں اولاد کے دیدار سے روشن ہون وَمَا أَلَتْنَاهُمْ اور ہم نہ گھٹائینگے باپون سے اس ملا دینے کے سبب مِّنْ عَمَلِهِم ثواب مین سے اونکے کامون کے مِّن شَيْءٍ کوئی چیز یعنی اولاد کو اونکے باپون کے درجون پر ہم پہونچائینگے بے اسکے کہ باپون کا ثواب کچھ کم ہو جاے بلکہ اپنے فضل و کرم سے اولاد کے رتبے مین ہم بلندی عطا کرینگے شیخ الاسلام حسین مروزی اپنے اُستاد خواجہ احمد بن علی سرخسی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین کہ ایمان اور عمل بہشت اور درجات بہشت کے واسطے علت نہیں ہین اور بہشت اور اوسکے درجات کا وعدہ ایمان اور عمل پر ہی ہے ایمان اور عمل کے نہیں اور ایمان اور عمل کا وعدہ فضل لم یزل پر ہی بیت در فضل خدا بند دل خویش مدام تا فضل نباشد نشود کار تمام كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مکلف عاقل بالغ بِمَا كَسَبَ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کی ہو رَهِينٌ ○ گرو ہی قیامت کے دن یعنی اپنے کامون کی جزا کے ساتھ بندھا ہوا ہی کہ اوس سے رہائی کی شکل نہیں رکھتا اور دوسرے کے کام پر مواخذہ نہیں اور مکلفہ عورت کا بھی یہی حکم ہی وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ اور زیادہ دینگے ہم متقیون کو یعنی جو کچھ اونکو ہم دے چکے ہین مزید بران اور دینگے جس قسم کے میوے وہ چاہینگے وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ○ اور اوس چیز کے گوشت مین سے جسکو وہ خواہش کرینگے يَتَنَازَعُونَ ایک دوسرے کو دین لینگے فِيهَا جنت مین كَأْسًا کاسے بھرے ہوے شراب بہشت سے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ یہان کاسہ سے شراب مراد ہی چیز کا نام برتن کے نام پر رکھدیا ہی یعنی سبھون کو ایسی شراب پلائینگے کہ لَّا لَغْوٌ فِيهَا نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی وہین یعنی اوسے پیتے وقت لغو بکینگے اور نہ جھگڑینگے جیسے دنیا مین فاسقون اور شرابیون کی عادت ہی وَلَا تَأْثِيمٌ ○ اور نہ گنہگار ہونگے یعنی اونسے ایسا کوئی کام نہوگا جو گناہ کا موجب ہو وَيَطُوفُ اور پھرینگے عَلَيْهِمْ اونکے گرد خدمت کے واسطے غِلْمَانٌ لَّهُمْ غلام جو خدمت کرنے والے اونکے ہین لڑکون کی صورت پر پیدا کیے گئے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ صفائی اور لطافت مین لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ○ موتی ہین چھپے ہوے سیپی مین کہ اون تک کسیکا ہاتھ نہیں پہونچا ہے عالم مین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہی کہ کسی نے کہا کہ خادم تو ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا کہ خادم پر مخدوم کو ایسی فضیلت ہوگی جیسے سب تارون پر چودھوین رات کے چاند کو ہوتی ہی تبیان مین ہی کہ مشرکون کے لڑکے جنتیون کے غلام ہونگے اور لڑکیان حور عین اور مومنون کی اولاد اپنے باپون کے ساتھ اوسی ہیئت پر ہوگی جسطرح دنیا مین تھی اور یہ عجیب غریب نقل ہی وَأَقْبَلَ اور رو بہ رو کرینگے بَعْضُهُمْ بعضے جنتی عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر يَتَسَاءَلُونَ ○ پوچھتے ہونگے ایک دوسرے کا احوال اور اعمال قَالُوا إِنَّا كُنَّا کہینگے وہ کہ بیشک ہم تھے ہم قَبْلُ پہلے اس سے فِي أَهْلِنَا اپنے لوگون کے درمیان مُشْفِقِينَ ○ ڈرنے والے عذاب الٰہی سے یا حکم کی برائی یا دشمنون کے برا کہنے یا انجام کار سے فَمَنَّ اللَّهُ پھر احسان رکھا اللہ نے عَلَيْنَا ہمپر اپنی رحمت یا توفیق عصمت سے وَوَقَانَا اور بچایا ہمکو عَذَابَ السَّمُومِ ○ آگ کے عذاب سے جو لون کی طرح مسام مین

نفوذ کرتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سموم جہنم کا نام ہی اِنَّا بیشک ہم کُنَّا تھے ہم مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اس سے پہلے دنیا مین کہ عبادت کرتے تھے خدا کی اور اوسے پکارتے تھے اور دوزخ سے بچاو مانگتے تھے تو اوسنے ہماری دعا قبول فرمائی اِنَّهٗ بیشک وہ هُوَ الْبَرُّ وہ تو ہی بھلائی کرنے والا بندون کے ساتھ الرَّحِيْمُ ؏ مہربان اور نیز لکھا ہی کہ کافر مکۂ معظمہ کی گھاٹیون پر کھڑے ہوتے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے قافلون کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی ان باتون سے نہایت غمگین ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے موافق اہل مکہ کو اور راسپر ثابت رہو اور مشرکون کی باتون پر غمگین ہو فَمَآ اَنْتَ بس نہین ہی تو بِنِعْمَتِ رَبِّكَ اپنے رب کے نعمت دینے کے ساتھ یعنی بحمد اللہ نعمت بِكَاهِنٍ کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہی بے اوسپر وحی اوترے وَّلَا مَجْنُوْنٍ ؏ اور نہ تو دیوانہ ہی جسکی عقل پوشیدہ ہوتی ہی یا جن اوسے پکڑے ہوتا ہی اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہین کہ وہ شاعر ہی نہی نہین نَّتَرَبَّصُ بِهٖ انتظار کرتے ہین ہم اوسکے ساتھ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ؏ حادثۂ زمانہ کا یعنی ہم اوسکی موت کے منتظر ہین جیسے اور شاعر مر گئے یا ہم امید رکھتے ہین کہ اوسکی موت بھی اوسکے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مرجائے اور بڑھاپے تک نہ پہونچے بلکہ قُلْ تَرَبَّصُوْا کہہ کہ منتظر رہو میری موت کے فَاِنِّيْ مَعَكُمْ پس بیشک مین بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ؏ منتظرون مین سے ہون یعنی تمھارے ہلاک ہونے کا منتظر ہون جسطرح تم میرے ہلاک ہونے کے منتظر ہو اَمْ تَاْمُرُهُمْ کیا حکم کرتے ہین اونکو اَحْلَامُهُمْ اونکی عقلین بِهٰذَآ ان باتون کا جو ایک دوسرے کی نقیض ہین کہ تجکو کاہن کہتے ہین اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہی اور پھر مجنون بھی کہتے ہین اور جنون کے ساتھ عقل اکٹھا نہین ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہین شاعر کا کلام موزون اور خیالی ہونا چاہیے اور وہ بھی جنون کے ساتھ میسر نہین ہوتا پس کافرون کی یہ باتین عقل کے موافق نہین ہین اَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہین طَاغُوْنَ ؏ حد سے گذرے ہوے جھگڑے اور عناد مین اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہین تَقَوَّلَهٗ ؏ کہ اوسنے قرآن بنا لیا ہی اپنی طرف سے اور ایسا نہین ہی جیسا وہ کہتے ہین بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ؏ بلکہ وہ نہین ایمان لاتے ہین تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَاْتُوْا پس کہہ کہ لاوین بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ کوئی بات قرآن کے مثل اِنْ كَانُوْا اگر ہین صٰدِقِيْنَ ؏ سچے اس بات مین کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہی یعنی اگر قرآن بنا لینے کی چیز ہی تو یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہین انسے کہہ کہ اوسکے مثل ایک بات بناو اَمْ خُلِقُوْا کیا پیدا کیے گئے ہین وہ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ ؏ بے چیز کے یعنی بے مان باپ کے مراد یہ ہی کہ یہ لوگ آدمی ہین آدمی سے پیدا ہوے جماد نہین ہین کہ امور نہ سمجھین اور بعضون نے آیت کے معنی اس طرح کہے ہین کہ کیا وہ مخلوق ہین بے خالق کے اور محال ہی کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا کرنے والے کے ہو اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؏ یا وہ پیدا کرنے والے ہین خود اپنے کو اور یہ بات صاف باطل ہی کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر موجود کر سکتا ہی اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؏ کیا اونھون نے پیدا کیے آسمان اور زمین ایسا نہین ہی بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ؏ بلکہ وہ یقین نہین کرتے شک مین پڑے ہین اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے

ع ۲۸

یعنی فضل کے خزانے کہ جسکو چاہین نبوت دین یا علم کے خزانے تاکہ جان لین کہ منصب نبوت کے قابل کون ہی اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ
یا وہ سرکش اور غالب ہین اور مسلط کہ جو کچھ چاہین کرین اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے سُلَّمٌ سیڑھی ہی کہ اوسپر چڑھکر آسمان پر چلے جائین
يَسْتَمِعُونَ فِيهِ سنتے ہین اوسمین فرشتون کی باتین جو کہ غیب مین سے فرشتون کی جانب وحی کیجاتی ہین اور اگر ایسا ہی فَلْيَأْتِ
تو چاہیے کہ لائے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل کے
ساتھ جو اس بات پر گواہ ہو کہ اوسکا سن آنا سچ ہی اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیان ہین وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝
اور تمھارے لیے بیٹے ہین اس کلام مین مشرکون کی حماقت و جہالت بیان کرتا ہی اور کئی بار اوپر گذرا اَمْ تَسْئَلُهُمْ کیا مانگتا ہی تو
اونسے احکام ہیونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اوس تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ ۝
گران بار ہوتے ہین اور تجھسے مونھ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس وہ چیز ہی جسمین غیب لکھا ہوا ہی
یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ پس وہ لکھتے ہین کہ قیامت اور بعث کے باب مین پیغمبر کی خبر باطل ہی یا یہ لکھتے ہین کہ
تمھاری موت کب ہوگی اور ایسا نہین ہی اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہین كَيْدًا مکر اور قصد تیرے بارہ مین اس سے وہ
مکر مراد ہی جو دار الندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجیے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ
لوگ جو ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ وہی مکر کیے گئے ہین یعنی اوس کید اور مکر کی سزا اور وبال اونھی پر پڑیگا اور جنگ بدر مین
قتل کیے جائینگے اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کوئی معبود و خدا سے برحق کے سوا کہ جو عذاب اونکے مکر کی مکافات ہی
وہ اونسے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے اوسکا شریک لاتے ہین
یا اوسکے واسطے شریک پکڑتے ہین **نظم** نزدیک عزتش نہ نشیند غبار شرک ✤ با وحدتش کسے دم شرکت چہ سان زند ✤ ہر طرح
کا فلکند بوصفش خیال و وہم ✤ دست کمال آتش غیرت دران زند ✤ قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہمپر اوتار و اگر اپنے وعدہ مین سچے ہو تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ
يَّرَوْا اور اگر دیکھین كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اوترنے والا اونکے سر پر تو يَّقُوْلُوْا کہین دشمنی اور تکبر کی
راہ سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہین بلکہ سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ ابر ہی ایک پر ایک بندھا اور تہ بر تہ چپکا ہوا یعنی باوصف اسکے کہ عذاب کے
آثار دیکھین تو بھی کفر سے باز نہ آئین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اونسے اور اونکو چھوڑ دے یعنی اونسے جنگ نہ کر ابھی قتال پر تعامور
نہین ہی اور اونکی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ آنکھون سے دیکھ لین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اوس دن کو جس دن خوف
يُصْعَقُوْنَ ۝ ہلاک کیے جائینگے یا نفخہ اولی سے بیہوش ہو جائینگے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جسدن نہ نفع کریگا اور نہ باز رکھیگا عَنْهُمْ
اونسے كَيْدُهُمْ اونکا مکر شَيْئًا کسی چیز کو عذاب مین سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ مدد دیے جائینگے یعنی کوئی مدد کرکے
اونسے عذاب کو نہ روکیگا اوسدن سے قیامت کا دن مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روز بدر مراد ہی وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور
تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہی عذاب آخرت کے سوا کہ عذاب قبر ہی

یا دنیا مین سوا خذہ جنگ بدر مین قتل ہوکر اور سات برس کے قحط مین مبتلا ہوگے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت کافر لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے اسے وَاصْبِرْ اور صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اونکے بارہ مین نازل ہوا اونکو مہلت دیکر اور خود اونسے تکلیف اوٹھا کر فَاِنَّكَ پس بیشک تو بِاَعْيُنِنَا ہماری حفاظت مین ہی اور ہم تجکو دیکھتے ہین اور تیری حفاظت کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور نماز پڑھ اپنے رب کے حکم کے ساتھ حِيْنَ تَقُوْمُ جسوقت کہ اوٹھے تو خواب سے یا جب نماز پر کھڑا ہو تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہہ یا مجلس سے تم اوٹھو تو کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حدیث مین ہی کہ مجلس سے اوٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہین تو جو لغو اور لہو اوس مجلس مین واقع ہوا ہو یہ کلمات اون سب کا کفارہ ہو جاتے ہین وَمِنَ اللَّيْلِ اور کچھ رات فَسَبِّحْهُ پس نماز پڑھ اوسکے واسطے اس لیے کہ رات کو عبادت کرنا ریا سے بہت دور ہی اور نفس پر بہت سخت ہی وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور نماز اوکر تارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اوجالے مین تارے غائب ہو جائین اس سے نماز فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مراد ہین اور صاحب موضح اور مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہی

سورۃ النجم مکیۃ	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	وھی اثنتان وستون اٰیۃ
سورہ نجم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ باسٹھ آیتین ہین

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی تو مشرکون نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ محمد اپنے باپ دادا کے دین سے گمراہ ہوگیا اور خطا کی تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالنَّجْمِ قسم ستارے کی اِذَا هَوٰى جب طلوع کرے یا غروب اس سے سب ستارے مراد ہین کہ مسافرون کو راہ بتانے والے ہین تری اور خشکی مین یا وہ ستارے مراد ہین جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آگئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہین جنسے شیطانون کو مارتے ہین جب وہ آسمان کے قریب چوری کرکر فرشتون کی باتین سننے کو جاتے ہین اور بعضون کے نزدیک نجم ثریا ہی یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہی کہ نجم قرآن مراد ہی اور ہوی نزول کے معنی مین ہی یعنی قسم ہی قرآن کی سورتون اور آیتون کی جب وہ نازل ہوتی ہین اور ایک گروہ کے نزدیک وہ گھاس ہی جسکی ٹہنی نہین ہوتی اور ہوی یعنی سقط یعنی قسم اوس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ستارہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہی جب شب معراج مین آپ آسمان پر سے اوترے اور لباب مین کہا ہی کہ آنحضرت ہی مراد ہین جب شب معراج مین آپ آسمان پر گئے اور ہوی سے دونون معنی لے سکتے ہین اور محققون کے نزدیک یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستارۂ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا ہی اور جواب قسم یہ ہی کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ گمراہ نہین ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکا نام صاحب اس جہت سے ہی کہ آپ دعوت اسلام کرنے کو کافرون کی صحبت مین بیٹھنے پر مامور تھے وَمَا غَوٰى اور اوسنے خطا نہین کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہین کیا وَمَا يَنْطِقُ اور بات نہین کرتا ہی عَنِ الْهَوٰى اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آرزو سے یعنی باطل کلام نہین کرتا ہی اور اصل معنی یہ ہین

کہ انکا بولنا قرآن کے ساتھ ہی اپنی خواہش نفس کے ساتھ نہین اِنْ هُوَ نہین وہ جسکے ساتھ وہ بولتا ہی اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہی اوسکی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اوسکو یہ وحی اور لایا اوسکے پاس فرشتہ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ سخت قوت والا یعنی جبرئیل امین اور اونکی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اوکھاڑ کر اپنے بازو پر اوٹھالیا اور آسمان کے قریب لیجا کر اولٹ دیا اور اونکی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مرگئی ذُوْ مِرَّةٍ ۭ اچھی صورت والا فَاسْتَوٰى ۙ پھر سیدھا کھڑا ہوا یعنی جبرئیل علیہ السلام اوس کام پر راستی کے ساتھ قائم ہوگئے جسپر مامور تھے یا اپنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۭ اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہانتک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دیکھا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیل کو کسی نے صورت ملکی پر نہین دیکھا اور آپ نے اونکو دوبار دیکھا ہی پہلی بار تو جب اونکو اصلی صورت پر دیکھا تو بیہوش ہوگئے اور جب آپ ہوش مین آئے تو حضرت جبرئیل کو اپنے قریب دیکھا کہ ایک ہاتھ آپکے سینہ مبارک پر دوسرا آپکے شانہ پر رکھے ہوے بیٹھے تھے حق تعالی اسی بات سے خبر دیتا ہی کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہما السلام کے بعد اسکے کہ آپ جبرئیل امین کو دیکھکر بیہوش ہوگئے تھے فَتَدَلّٰى ۙ پھر سر جھکایا حضرت سے بات کرنے کو فَكَانَ تو تھا فرق جبرئیل اور محمد علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمانون کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰى ۚ بلکہ اوس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰٓى پھر وحی کی جبرئیل نے اور ظاہر کردیا اِلٰى عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مَآ اَوْحٰى ۭ جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی جبرئیل امین سے کہا اور بعض کے قول پر بعضی ضمیرین حق تعالی کی طرف پھرتی ہین اور بعضی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسطرح پر کہ ثُمَّ دَنٰى پھر نزدیک ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احدیت کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الٰہی ہوے مرتبہ مین مکان مین نہین فَتَدَلّٰى پھر فروتنی کی یعنی خدمت کا سجدہ بجالائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ مین قرب کا وعدہ بھی ہی کہ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اَنْ يَّكُوْنَ سَاجِدًا اور مکان قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کنایہ ہی تاکید قربت و تقریر محبت سے مفهوم سے قریب ہوجانیکے واسطے تمثیل کی صورت مین ادا ہوا اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے تو دونون عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونون عہد کرنے والے دونون قبضے پکڑکے ایک ہی بار کھینچکر متفق ہوکے ایک تیر اوس سے پھینکتے اور اون دونون عہد کرنے والون سے یہ صورت ظاہر ہونا ان معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے درمیان موافقت کلی محقق ہوگئی اور ایسا اتحاد ہوگیا کہ اسکے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا سبب ہوگی تو گویا اوس آیت با عنایت مین یہی معنی ادا کیے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور محبت حق تعالی کے ساتھ اس مرتبہ ہی کہ جو مقبول رسول ہی وہ مقبول خدا ہی اور جو مردود جناب مصطفی ہی وہ مردود بارگاہ خدا ہی اور علی ہذا القیاس اور محققون کے نزدیک دَنٰى اشارہ ہی آپکے مکان نفس کی طرف اور فَتَدَلّٰى آپکے دل مطہر کی منزل کی جانب اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ آپکی روح طیب کے مقام کی طرف اور اَوْ اَدْنٰى آپکے سر منور کے مرتبہ کی جانب اور آپکا نفس مکان خدمت مین تھا اور آپکا دل منزل محبت مین اور آپکی روح مقام قربت مین اور آپکا سر مرتبہ مشاہدہ مین شیخ ابو الحسن نوری قدس سرہ سے اس آیت کے

یعنی

معنی پوچھے جواب دیا کہ جہان جبرئیل علیہ السلام کی گنجائش نہین نوری کون ہی کہ اوسکی بات کہ سکے نظم جنبش زحد وحیات به پردۂ اوشتن نور ذات به تیرگی ہستی از دوری شد به پردگی پردہ از نور شد به کیست کزان پردہ شود کارساز به زمزمہ گویدان پردہ باز به
فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی پھر وحی کی خدا نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ وحی کی بعضے علما کہتے ہین کہ اولی یہ ہی کہ اوس وحی سے ہم تعرض نہ کرین اور اوسے پردہ ہی مین رکھین اور ایک گروہ عالمون کا کہتا ہی کہ اوس وحی مین سے جو کچھ کسی حدیث یا قول صحابہ مین ہمکو پہونچا ہو اوسکا ذکر کچھ نقصان نہین کرتا اور اس باب مین بہت سی روایتین وارد ہوئی ہین اور جواہر التفسیر مین بڑی شرح اور بسط سے مذکور ہین یہان تین وجہ پر اختصار کیا جاتا ہی ایک یہ کہ وحی کا یہ مضمون تھا کہ اگر نہ یہ ہی کہ دوست رکھتا ہون مین معاتبہ تیری امت کے ساتھ تو اونکے محاسبہ کی بساط مین طی کر دیتا دوسری یہ کہ حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتہ لاجلک آپ نے جواب مین فرمایا رب انا وانت وما سوی ذلک ترکتہ لاجلک تیسری یہ کہ اے ہمارے حبیب تیری امت میری اطاعت بجالاتی ہی اور سیر گناہ بھی کرتی ہی اونکی طاعت میری رضا سے ہی اور اونکی معصیت میری قضا سے تو جو کچھ میری رضا کے ساتھ اونسے صادر ہوا اگرچہ تھوڑا اور قصور کے ساتھ ہو قبول کرونگا اسواسطے کہ کریم ہون اور جو کچھ میری قضا یعنی حکم کے سبب سے اونسے ظہور مین آتا ہی اگرچہ بہت اور بڑا ہو اوس سے درگذر کرونگا اسواسطے کہ رحیم ہون مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ جھوٹ نہین کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَا رَاٰی ۝ جو کچھ کہ دیکھا یہ دیکھی ہوئی چیز پہلے قول پر حضرت جبرئیل ہین اور دوسرے قول پر حق سبحانہ تعالی ہی اکثر صحابہ اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین حق تعالی کو دیکھا معالم مین ہی کہ مفسرین کا ایک گروہ اس پر ہی کہ حق تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی دل مین رکھدی تھی کہ آپ نے دل کی آنکھ سے حق تعالی کو دیکھا نظم کلام سرمدی بے نقل شنید به خداوند جہان رانے جہت دید به دران دیدن کہ حیرت حاصلش بود به ولش درچشم وچشمش در دلش بود به اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝ کیا جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس چیز پر جو اونھون نے شب معراج مین دیکھی اور جھگڑا یہ تھا کہ کافرون نے بیت المقدس کی صفت اور قافلے کا حال پوچھا وَلَقَدْ رَاٰهُ اور تحقیق کہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ ایک بار اور عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝ سدرۃ المنتہی کے درخت کے پاس اور وہ ایک درخت ہی کہ خلائق کا علم وہان منتہی ہو جاتا ہی اور اونکے اعمال بھی وہین تک پہونچتے ہین آگے نہین بڑھتے اور مشہور تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ حق تعالی کو دوسری بار دیکھا جسوقت خود سدرہ کے نزدیک حضرت تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اسی کی تائید کرتا ہی اسواسطے کہ اونھون نے کہا کہ پیغمبر خدا نے شب معراج مین دل کی آنکھ سے دو بار خدا کو دیکھا اور معالم مین ہی کہ شب معراج مین نماز کی تخفیف چاہنے کے واسطے آپکو کئی عروج ہوے شاید یہ دوبارہ دیکھنا ان عروجون مین سے کسی عروج مین ہوا ہو عِنْدَهَا سدرۃ المنتہی کے پاس ہی جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝ وہ جنت جو متقیون کی آرامگاہ یا ارواح شہدا کے رہنے کی جگہ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین یا حق تعالی کو دیکھا اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ اوسوقت جب کہ چھپا یا تھا سدرہ کو مَا یَغْشٰی ۝ اوس چیز نے کہ چھپایا تھا یعنی اوس درخت پر بہت سے فرشتے جمع تھے

ہر پتے پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اوس درخت کے گرد فرشتے اسطرح اوڑتے تھے جیسے سنہلے پروانے یا نور کہ پرا اوس درخت کو چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائین نہین دیکھا وَمَا طَغٰی اور نہ بڑہی اوس حد سے جسکو دیکھنا مقرر تھا اس آیت مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہی کہ اوس رات تمام کائنات مین سے کسی کی طرف اپنے التفات نہین فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدہ جمال الٰہی کے سوا اور کسی چیز پر نہین کھولی نظم سرمہ دیدہ کشید کحل مازاغ * زراغ نگاہ کرد زباغ * میراند براق عرش پرواز * تاجلہ ناز و پردہ راز * پس پردہ زپیش دیدہ برخاست * بے پردہ بدید آنچہ دل خواست * لَقَدْ رَاٰی قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی اپنے رب کی قدرت کی نشانیون مین سے بہت بڑی کو یعنی بڑی بڑی نشانیان دیکھین جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو سمیت ہر ایک بازو مشرق سے مغرب تک اور سبز رفرف اور سدرۃ المنتہیٰ اور عرش عظیم اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی بھلا خبر دو مجھکو کہ لات اور عزّیٰ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی اور منات تیسرا اور یہ سب وہ کر سکتے ہین جو خدا نے کیا ہی لات ایک بت تھا ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلہ مین اور عزّیٰ ایک درخت ہی غطفان نے اوسے پوجا ہی اور منات ایک بڑا پتھر ہی کہ ہذیل اور خزاعہ اوسکے گرد طواف کرتے تھے یا ایک بت مسلسل تھا کہ خانہ کعبہ اوسکی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد کیے ہوے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہی اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمہارے واسطے بیٹے ہین وَلَهُ الْاُنْثٰی اور خدا کے واسطے بیٹیان تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا اجکہ ایسی ہی ہو تو قِسْمَةٌ ضِیْزٰی بانٹ ہی نادرست اور بے اعتبار اسواسطے کہ خدائی مین جس چیز سے کہ تم ننگ و عار رکھتے ہو اوسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِیَ نہین ہین وہ اِلَّا اَسْمَاءٌ مگر نام چند کہ اون نامون سے سَمَّیْتُمُوْهَا نام رکھ لیا ہی تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ تمنے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی خواہش کے موافق یعنی خداؤن کے نام تم اپر بولتے ہو اور خدائی کے معنی مین سے انمین کچھ نہین ہی مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہین بھیجی ہی اللہ نے بِهَا اونکی عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل کہ اوس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاوے اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے مشرک بت پرست مین اِلَّا الظَّنَّ مگر شک اور گمان کی یعنی اونھون نے یہ توہم کیا کہ اونکا کام حق ہی وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ اور متابعت نہین کرتے مگر اوسکی جو چاہتے ہین اونکے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہین اور اوسکی جو کچھ شیطان اونکی نظر مین آراستہ کرتا ہی وَلَقَدْ جَآءَهُمْ اور البتہ آئی اونکے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی اونکے رب کی طرف سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہی انسان کے واسطے یعنی کافرون کے لیے مَا تَمَنّٰی جو کچھ آرزو کرتے ہین بتون کی شفاعت یا یہ جو کہتے ہین کہ نبوت فلان فلان شخص کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی پس اللہ ہی کے واسطے ہی ملک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اوسپر تحکم نہین پہونچتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہیترے فرشتے فِی السَّمٰوٰتِ آسمانون مین کہ کافر اونکی

ع ۵

شفاعت کے امیدوار ہین لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نہ کریگی اونکی شفاعت شَیْئًا کچھ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ
مگر بعد اسکے کہ اذن دے خداے تعالی اونکی شفاعت مین لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہے فرشتون مین سے کہ وہ شفاعت کرین
یا لوگون مین سے جسکے لیے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگون کی شفاعت کرین وَیَرْضٰى اور پسند کرے حق تعالی اوسے شفاعت
کرنے والا ہونے کے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونے کے لیے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو نہین ایمان لائے
بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کو تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى نام رکھنا
عورتون کا یعنی کہتے ہین کہ اللہ کی بیٹیان ہین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہے اونکو بِهٖ اوس چیز کا جو وہ کہتے ہین اونکو عورتین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین اس بات مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی حق تعالی کو
علم کے سوا اور کسی طرح ادراک نہین کرسکتے اور حقائق کی معرفت مین گمان کا کچھ اعتبار نہین وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان
لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا دفع نہین کرتا نخن حق سے کچھ یعنی دفع نہین کرتا عذاب الٰہی مین سے کسی چیز کو اگر عذاب
نازل ہو فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى پس منہ پھیر اوس شخص سے جو منہ پھیرتا ہے عَنْ ذِكْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ وہ
قرآن ہے وَلَمْ یُرِدْ اور نہین چاہتے اپنے عمل سے اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِكَ یہ دنیا کی محبت
اور اوسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ بڑی پہونچ اونکی ہے علم سے اور اوس سے تجاوز نہین کرسکتے بلکہ اونکی
ہمت اوسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے مین مصروف اور موقوف ہے اور بعضے عالم منہ پھیرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ جانتے ہین
اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِیْلِهٖ اوسکی راہ سے
دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اهْتَدٰى اوس شخص کو جسنے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا
اوسکے لائق دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے موجودات علوی وَمَا فِی
الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہے اور سب کو جزا دینے پر قادر ہے تو اونکو قیامت مین
لائیگا لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا اون لوگون کو جنھون نے برا کیا یعنی کافر ہوے بِمَا عَمِلُوْا عذاب سے
اوس چیز کے جو اونھون نے کیا یعنی آتش دوزخ سے منکر ہوے وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دیگا اونہین جنھون نے
نیکی کی اور توحید کے قائل ہوے بِالْحُسْنٰى اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہے اَلَّذِیْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین
جو یَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہوجاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہون سے
جنکے باب مین وعید واقع ہوئی یا اون گناہون کے لیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتون سے
یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ مین بڑا فاحش گناہ ہے اور فاحشہ باتون مین بہت بڑا جرم ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر جو کہ چھوٹے ہین
یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہے یا اوسکے دل مین آئے اور وہ کرے نہین تو یہ گناہ معاف ہین اِنَّ
رَبَّكَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بڑا بخشنے والا ہے اسواسطے کہ اوسکی مغفرت سب گناہگارون کو پہونچتی ہے

ربع

نظم گر بار گناہ ما گرانست ÷ بحر کرم تو بیکرانست ÷ ما را گنہ از حد برونست ÷ عفو تو ز جرم ما فزونست ÷ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خوب
جانتا ہی تمھارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جب پیدا کیا تمکو یعنی تمھاری پیدائش کی ابتدا کی مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمھارے
باپ آدم علیہ السلام کو اوسنے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اوسنے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اوس وقت جبکہ تم
اَجِنَّةٌ چھوٹے بچے تھے فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اپنی ماؤن کے پیٹون مین تو وہ تمھارے امور کی کیفیت جانتا تھا
فَلَا تُزَكُّوْٓا آپس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسون کی بیگناہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کے ساتھ لباب مین ہی
کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی
لڑکا اپنی مان کے پیٹ مین نہین مگر یہ کہ یا وہ سعید ہی یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمھارا حال خوب جانتا ہی ابتدائے خلقت میں
جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول ہی کہ بعض لوگون نے کہا کہ ہماری نماز ہی
ہمارا روزہ ہی ہمارا حج ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اتَّقٰى اوس شخص کو
جو تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی اور اپنے کام مین خلوص رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے چلتا اور آپکا کلام سنا کرتا مشرکون نے اوسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہی اور اونکو گمراہی
طرف منسوب کرتا ہی وہ بولا کہ کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون پس ایک کافر بولا کہ اسقدر مال مجھے دے اگر تجھپر عذاب آئیگا
تو مین عذاب اوٹھا لونگا ولید نے شرط کی اور اوس مال مین سے تھوڑا سا دیا اور باقی مین بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى کیا دیکھا تو نے اوسے جسنے حق کی پیروی سے مونھ پھیرا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا اور دیا تھوڑا سا
مال رشوت مین اپنے اوپر سے عذاب اوٹھالینے کو وَّاَكْدٰى اور باز رکھا باقی کو تو اوسنے جہل اور بخل دونون اکٹھا کر لیے
اَعِنْدَهٗ کیا اوسکے پاس ہی عِلْمُ الْغَيْبِ علم پوشیدہ چیزون کا فَهُوَ يَرٰى کہ وہ دیکھتا ہی یعنی جانتا ہی کہ اوسکا یار اوسپر
بار عذاب اوٹھالیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا خبر نہین دیا گیا اوس چیز کے ساتھ جو موسی کے
صحیفون یعنی توریت مین ہی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى اور ابراہیم کے صحیفون مین ہی جسنے وفا کی جی جان مال اولاد
سب خدا کو تسلیم کر دینے مین یا وفا کی فطرت اسلام مین کہ وہ دس چیزین ہین یا آیت کے معنی یہ ہین کہ کیا ولید پلید کو اون باتون کی
خبر نہین جو حضرت موسی اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفون مین ہی اَلَّا تَزِرُ یہ کہ نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی
نفس اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ اور
دوسرے یہ کہ نہین ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰى مگر وہ چیز جو کوشش کرین یعنی جسطرح کسی کو کسی کے گناہ پر
نہین پکڑتے تو اوسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہین دیتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ سورہ طور مین مذکور ہوا
کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کرینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اوس عمل کو جسمین
اوسنے کوشش کی ہو سَوْفَ يُرٰى قریب ہی کہ دیکھیں قیامت کے دن عدل کی ترازو مین ثُمَّ يُجْزٰىهُ پھر جزا دینگے

ع

اوسکو الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ۙ جزا پوری اگر نیک عمل ہی تو نیک جزا اور اگر برا کام ہی تو بری وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ۙ اور
یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی نہایت تمام خلائق کی اور سب کی رجوع وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی ۙ اور یہ کہ خدا اوہی تو
ہنساتا ہو اور رولاتا ہی یعنی خوش کرتا ہی اور غمگین کر دیتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت مین اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ مین
یا زمین کو ہنساتا ہی نباتات اوگا کر اور ابر کو رولاتا ہی پانی برسا کر اور بعضون کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب
یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونے اور اوسکی طرف سے مونھ پھیرنے سے وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۙ
اور یہ کہ خدا وہ مار ڈالتا ہی اور زندہ کرتا ہی یعنی زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر وہی قادر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون کو مردہ کرتا ہی
انکار کے ساتھ اور مومنون کو زندہ کرتا ہی معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ کے قول پر مار ڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہی
یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل او فضل کر کے اور محققون کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ
امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مار ڈالتا ہی زاہدون کے نفسون کو آثار مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہی عارفون کے دلون کو انوار
مشاہدہ سے یا جسکو مقام فنا فی اللہ مین پہونچاتا ہی اوسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہی مثنوی ہر کرا از بود او فانی
کنی + پر زگوہر ہاے روحانی کنی + تشنگان را شربت حیوان دہی + بعد کشتن جان جاویدان دہی + وَاَنَّهٗ اور وہ جو حضرت
موسی اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین تھا وہ یہ ہی کہ خدا نے خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ پیدا کیا انسان کو دو قسم الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰى ۙ نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت مِنْ نُّطْفَةٍ آب منی سے اِذَا تُمْنٰى ۠ جب گرائی جاتی ہی رحم مین خدا نے
انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا جیسے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اور حضرت عیسی اس حکم سے
مستثنی ہین وَاَنَّ عَلَيْهِ اور یہ کہ خدا پر ہی النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہی قیامت مین وَاَنَّهٗ
هُوَ اَغْنٰى اور وہ ہی وہ جو تو انگر کر دیتا ہی نقد مال سے وَاَقْنٰى ۙ اور پونجی دیتا ہی چار پائے اور مال و متاع یا قناعت کے
سبب سے غنی کرتا ہی اور اوسپر راضی کر دیتا ہی وَاَنَّهٗ اور یہ کہ خدا هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ وہ پیدا کرنے والا ہی شعری کا
اور شعریان دو ستارے ہین ایک کو غمیصا کہتے ہین اور وہ شعری شامیہ ہی اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہی اور یہان شعری سے وہی مراد ہی
اسواسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نانائون مین سے تھا اوسکی پرستش کرتا اور اوسنے قریش کے ساتھ بت پرستی مین
مخالفت کی اسی خلاف کی جہت سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ اور یہ کہ خدا نے
ہلاک کیا عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ۙ پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہود کی امت تھی اور اونمین سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہین قوم
عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ مین مقیم تھی اسئے اونکے بعد کفر ظاہر کیا اور اسے عاد اخری کہتے ہین یعنی دوسری قوم عاد
وَثَمُوْدَا اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فَمَآ اَبْقٰى ۙ پس باقی نہ چھوڑا اونمین سے کسی کو وَقَوْمَ نُوْحٍ اور ہلاک کیا قوم نوح
علیہ السلام کو مِّنْ قَبْلُ ۭ عاد اور ثمود سے قبل اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ بیشک تھے وہ لوگ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۭ بڑے ظالم
اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت مین اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج پہنچاتے نو سو پچاس برس حضرت نوح نے

دعوت اسلام کی اوسمین وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اور حضرت لوط کے شہر کو آھوی ﴿﴾ گرا دیا بعد اسکے کہ حضرت جبرئیل نے اوسے اوٹھا لیا تھا یعنی اوس شہر کو اولٹ پلٹ دیا فَغَشّٰهَا پھر اوڑھایا اوس شہر کو مَا غَشّٰى ﴿﴾ جو کچھ اوڑھایا یعنی نشان کیے ہوے پتھر اوس شہر پر برسائے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكَ پھر اپنے رب کی نعمتون مین سے کس نعمت کو تَتَمَارٰى ﴿﴾ تو شک لاتا ہی اور جھگڑتا ہی اس آیت مین ولید بن مغیرہ مخاطب ہی یا ہر ایک سے خطاب ہی اور جو کچھ کہ عذابات مین ہی اوسے حق تعالی نے نعمت فرمایا اسواسطے کہ اوسمین نصیحت ہی عبرت لینے والون کو اور دشمنون سے انبیا علیہم السلام کا انتقام بھی اوسکے ضمن مین ہی اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنون کے دلون کی تقویت کا سبب ہی هٰذَا نَذِيْرٌ یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیغمبر ہی ڈرانے والا مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿﴾ اگلے پیغمبرون کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہین جو اگلے پیغمبرون نے فرمایا اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿﴾ قریب ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قرب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہی لَيْسَ لَهَا نہین ہی اوسکو یعنی اوسکے آنے کے وقت کو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَاشِفَةٌ ﴿﴾ خوب ظاہر کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام سے کہ قرآن ہی تَعْجَبُوْنَ ﴿﴾ تعجب کرتے ہو وَتَضْحَكُوْنَ اور ہنستے ہو مسخرے پن سے وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿﴾ اور نہین روتے ہو اوس وعید کے خوف سے جو اوسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿﴾ اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافرون کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ گانے بجانے لگتے تاکہ قرآن سننے سے لوگون کو باز رکھین فَاسْجُدُوْا پس سجدہ کرو لِلّٰهِ خدا کے واسطے وَاعْبُدُوْا ﴿﴾ اور اوسکی عبادت کرو باطل معبودون کی پرستش نہ کرو معالم مین ہی کہ پہلی سورت جو اوتری اور جسمین سجدہ تھا وہ یہی سورت ہی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سب نے سجدہ کیا اور قرآنی سجدون مین سے یہ بارھوان سجدہ ہی فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ عبادت کہا ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اس امر سے ملا ہوا ہی کہ حق تعالی کے ساتھ عاجزی اور مسکینی کرو اور راہ عبادت چلنے والون کو [illegible] سجدے کے بھید کی سر منزل پر کوئی نہین پہونچ سکتا

سجدۃ ۱۲ ع ۱۲

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾	خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ قمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچپن آیتین ہین

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے اونکے واسطے چودھوین رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اسطرح پر کہ کوہ حرا کو دونون ٹکڑون کے بیچ مین دیکھا معالم اور تبیان مین مذکور ہی کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ مین اور یہ آیت نازل ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ قریب آئی قیامت وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿﴾ اور پھٹ گیا چاند اور قرب قیامت کی علامتون مین ایک علامت چاند کا پھٹنا ہی اسوجہ پر جو اگلی کتابون مین مذکور تھا امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک شب ابوجہل اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے ابوجہل بولا کہ ای محمد کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ ورنہ تمھارا سر تلوار سے اوڑاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا ہی

اوسنے واہنے بائین دیکھا کہ کیا معجزہ چاہون جسکا وقوع محال و متعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہین انسے کہو کہ چاند کو پھاڑ دین اسواسطے
کہ سحر زمین پر متحقق ہوتا ہی اور ساحر آسمان پر تصرف نہین کر سکتے ابو جہل بولا کہ ای محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑ دو پس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اونگلی اوٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا
ٹکڑا بہت دور ہٹ گیا پھر ابو جہل بولا کہ اس سے کہو کہ مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونون ٹکڑے مل گئے **بیت** شق گشت ماہ چار دہ
بر لوح سبز چرخ ٭ چون خامۂ دبیر ز تیغ سنان او ٭ یہودی تو ایمان لایا ابو جہل بولا کہ محمد نے جادو کر کے میری آنکھ باندھ دی اور
چاند دو ٹکڑے ہمکو دکھا دیا مسافر لوگ جو دور دور سے ہمارے یہان آئین ہم پوچھینگے کہ اونھون نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہی
کہ نہین جب آنے جانے والون سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلان شب چاند کو ہمنے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس
بات کے کہ ابو جہل نے خود بھی دیکھا اور ون سے بھی سُنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمد کا جادو بہت سخت ہی جیسا کہ
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ **وَاِنْ یَّرَوْا** اور اگر دیکھتے ہین کافر **اٰیَةً** کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیون مین سے جس سے
ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو اظہار معجزہ مین تو **یُعْرِضُوْا** انکار کرتے ہین اوسپر ایمان لانے سے یا اوسمین غور
و تامل کرنے سے **وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ**۝ اور کہتے ہین کہ جادو ہی ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک
جانے والا **وَكَذَّبُوْا** اور تکذیب کرتے ہین پیغمبر کی **وَاتَّبَعُوْٓا** اور پیروی کرتے ہین **اَهْوَآءَهُمْ** اپنی خواہشون کی
یعنی اوس بات کی جسے شیطان نے اونکی نگاہ مین آراستہ کر دیا عناد اور انکار **وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ**۝ اور جو کام مقرر کیا گیا وہ
واقع ہی یعنی کافرون کی شقاوت مومنون کی سعادت جو مقرر ہو چکی وہ اونکو ضرور پہونچیگی **وَلَقَدْ جَآءَهُمْ** اور تحقیق کہ آئی
اونکو یعنی اہل مکہ کو قرآن مین **مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ** خبرون مین سے اگلون کی یا امور اخروی کے بیان مین سے **مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ**۝
وہ چیز جسمین باز رکھنا ہو منہیات سے اور منع ہو تمرد اور سرکشی سے **حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ** وہ حکمت پوری ہی حد کمال کو پہونچنے والی
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ۝ پس فائدہ نہین کرتے اونکو اور نفع نہین پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتین کہ آویں
پس ایک کے بعد ایک اونمین تو اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا **فَتَوَلَّ عَنْهُمْ** پس مونھ پھیر لو تسے قتال کا حکم ہونے تک اور اوسکی
جزا کا منتظر رہ **يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ** اوسدن جب پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اونکو پکاریگے
اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ۝ سخت اور بُری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولین ہین **خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ** نیچی ہونگی اونکی آنکھین
ہول کے مارے **يَخْرُجُوْنَ** نکلینگے **مِنَ الْاَجْدَاثِ** قبرون مین سے **كَاَنَّهُمْ** گویا کہ وہ **جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ**۝ ٹیڑی
پراگندہ ہین یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہونگے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جاوینگے **مُّهْطِعِيْنَ** جلدی
کرنے والے **اِلَى الدَّاعِ** پکارنے والے کی طرف یعنی جدھر سے آواز آئیگی دوڑتے ہونگے **يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ** کہینگے کافر **هٰذَا**
يَوْمٌ عَسِرٌ۝ یہ دن سخت ہی **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ** تکذیب کی تیری قوم سے پہلے **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے
بعث و قیامت کی **فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا** پھر تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو **وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ** اور بولے کہ وہ دیوانہ ہی

وقف لازم

وَّازۡدُجِرَ۝ اور باز رکھا گیا خلق کی دعوت سے یعنی حضرت نوح جب اپنی قوم کے لوگون کو توحید کی طرف بلاتے تو وہ آپکو ایذا پہونچاتے دھمکاتے اتنے پتھر مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے اور دعوت سے باز رہتے فَدَعَا رَبَّهٗۤ تو پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ کہ بیشک مین قوم سے مغلوب ہوا اور اونسے مقابلہ نہین کرسکتا ہون فَانۡتَصِرۡ۝ پس تو اوسے انتقام لے میرے واسطے فَفَتَحۡنَاۤ تو کھولدیے ہمنے اونپر عذاب کرنے کو اَبۡوَابَ السَّمَآءِ آسمان کے دروازے بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ۝ پانی گرنے والے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرتا رہا برابر اور اس مدت مین ابھی نہ تھا وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ اور کھولدیے ہمنے زمین مین عُیُوۡنًا چشمے کہ اونسے بھی پانی ابلا فَالۡتَقَی الۡمَآءُ پھر ملگیا پانی آسمان اور زمین کا عَلٰۤی اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ۝ اوس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اونپر یعنی طوفان سے قوم نوح کی ہلاکت وَحَمَلۡنٰهُ اور اوٹھا لیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اون لوگون سمیت جو اونکا ایمان لائے تھے یعنی ہمنے اونکو سوار کیا عَلٰی ذَاتِ اَلۡوَاحٍ کشتی پر تختون کی وَّدُسُرٍ۝ اور کیلون اور بندھنون کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہین تَجۡرِیۡ چلتی تھی وہ کشتی بِاَعۡیُنِنَا ہماری نگہبانی سے اور یہ طوفان آیا جَزَآءً لِّمَنۡ كَانَ اوس شخص کی جزا کے واسطے جو كُفِرَ۝ نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگون نے حضرت نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اونکی جزا کے لیے وَلَقَدۡ تَّرَكۡنٰهَاۤ اور تحقیق کہ ہمنے چھوڑا اس قصہ کو اٰيَةً ایک نشانی لوگون کے درمیان یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہمنے زمین مین ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص مین ہی کہ اس امت کے اگلے لوگون نے وہ کشتی دیکھی ہو فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ۝ پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہی کہ اوس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِیۡ پھر کیسا تھا میرا عذاب دنیا مین کہ سبکو مین نے طوفان مین مبتلا کیا وَنُذُرِ۝ اور ڈرانا میرا قوم کو نوح علیہ السلام کو بھیجکر وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ اور بیشک ہمنے آسان کردیا قرآن کو لِلذِّكۡرِ اگلی امتون کا حال ذکر کرنے کے واسطے فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ۝ پھر ہی کوئی نصیحت سننے والا جو اوسکے سبب سے نصیحت پکڑے كَذَّبَتۡ عَادٌ تکذیب کی قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی فَكَيۡفَ كَانَ پھر کیسا ہوا تھا عَذَابِیۡ میرا عذاب کرنا اونکو سخت ہوا بھیجکر وَنُذُرِ۝ اور اونکو میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَيۡهِمۡ اونپر رِيۡحًا صَرۡصَرًا سخت ہوا مہیب اور ہولناک آواز کے ساتھ فِیۡ يَوۡمِ نَحۡسٍ منحوس دن مین مُّسۡتَمِرٍّ۝ اور مستحکم ہی اوسکی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری چارشنبہ تھا تَنۡزِعُ النَّاسَ ہوا نے جڑ اوکھاڑ دی قوم عاد کی كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ مُّنۡقَعِرٍ۝ گویا کہ بڑی ٹی جڑ تھی خرمے کی جڑون مین کھدی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فَكَيۡفَ كَانَ پھر کیسا ہوگا میرا عذاب آخرت مین اور عَذَابِیۡ وَنُذُرِ۝ میری وعید جس سے مین نے اونکو ڈرایا ہو وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کہ عربی زبان مین بھیجا لِلذِّكۡرِ نصیحت پکڑنے کو فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ۝ پھر کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہی كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ۝ سبب ڈرانے کے کہ اونکے پیغمبر نے اونکو ڈرایا اور نصیحت کی فَقَالُوۡۤا تو وہ بولے کہ اَبَشَرًا مِّنَّا کیا آدمی ہماری جنس مین سے وَّاحِدًا

ع ۲

ایک کہ خدم حشم کچھ نہین رکھتا ابشرا منا واحدا نتبعہ اوسکی ہم پیروی کرین اوسے تو ہمپر کچھ فضیلت نہین انا اذا بیشک ہم جب اوسکی متابعت کرین تو پڑجائین لفی ضلل گمراہی مین و سعر اور جنون مین ءالقی کیا القا کیگئی ہی الذکر علیہ وحی اوسپر من بیننا ہم مین سے یعنی قوم ثمود مین سے کیا نزول وحی کے ساتھ اوسے خاص کر لیا ہی بل ھو ایسا نہین بلکہ وہ تو کذاب بڑا جھوٹا ہی اشر خودپسند اور جھگڑالو چاہتا ہی کہ ہمپر ترقی اور بلندی کر جلئے تو حق تعالی نے فرمایا کہ سیعلمون غدا قریب ہی کہ جان لین کل جب اونپر عذاب نازل ہو یا قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ من الکذاب الاشر کون ہی بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اونٹنی نکال تو انا مرسلوا الناقۃ یقینی ہم نکالنے والے تھے اونٹنی کو فتنۃ لھم واونکے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ اونپر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہمنے کہا کہ فارتقبھم اونکا نگہبان رہ دیکھ تو اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہین واصطبر اور صبر کر قوم کی ایذا پر ونبئھم اور اونکو آگاہ کردے کہ ان الماء یقینی کنوے کا پانی قسمۃ بینھم حصہ کیا گیا ہی اونکے اور اونٹنی کے درمیان ایک دن اونکا اور اونکے چارپاؤن کا حصہ ہی اور ایک روز فقط اونٹنی کا حصہ ہی کل شرب ہر حصہ اوس پانی کا محتضر حاضر کیا گیا ہی اوس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا حصہ لیجائے فنادوا تو پکارا قوم ثمود کے لوگون نے صاحبھم اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اونٹنی کی کونچین کاٹنے کو فتعاطی تو پکڑی اوسنے اپنی تلوار اور اونٹنی جدھر سے نکلتی تھی اوس راہ پر گھات مین بیٹھا فعقر پس کونچین کاٹین اوسنے اونٹنی کی اونٹنی کی کونچین کاٹنے کے باب مین تحریک کرنے والی دو عورتین تھین ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اوسکا سبب کچھ تو پہلے سورہ ہود مین مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیون مین سے ایک بیٹی قدار بن سالف کے نامزد کی وہ دونون اونٹنی کی راہ گذر پر گھات مین بیٹھے جب اونٹنی پانی پیکر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے پہونچی اوسنے ایک تیر مارا کہ اونٹنی کے پاؤن چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اونٹنی کی کونچین کاٹین جب اونٹنی گری تو اوسکے ٹکڑے کرکے قوم کے لوگون نے بانٹ لیے اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہان سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مارڈالا گیا تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فکیف کان تو کیسا تھا عذابی میرا عذاب قوم ثمود پر و نذر اور میرا ڈرانا صالح کو بھیجکر انا ارسلنا بیشک ہمنے بھیجی ہمنے علیھم اونپر صیحۃ واحدۃ چیخ ایک یعنی جبرئیل علیہ السلام کی ایک چیخ فکانوا تو ہوگئے اوس آواز کی ہول سے کھشیم المحتظر روندی ہوئی گھاس کے مانند جو ریزہ ریزہ ہوکر بکرون کی جگہ بنانے والے نے اوسے تلے اوپر کرکے رکھا ہو ولقد یسرنا القران اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کو للذکر یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کرلیتے ہین فھل من مدکر پھر کوئی یاد کرنے والا ہی کذبت قوم لوط تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بالنذر ڈرانے کے سبب سے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا انا ارسلنا علیھم بیشک بھیجی ہمنے اونپر حاصبا ہوا یا بدلی پتھر برسانے والی اور سبکو ہمنے ہلاک کردیا الا

اٰلَ لُوْطٍ مگر لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو نَجَّيْنٰهُمْ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے بِسَحَرٍ اوس صبح کو جب عذاب
واقع ہوا تھا نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جسطرح لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون پر
ہمنے انعام کیا اسی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہین ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَنْ شَكَرَ اوسکو جو شکر کرے ہماری نعمت کا
کہ رسولون کو بھیجنا اور کتابین نازل کرنا ہی اور اوسپر ایمان لائے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے
اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کرکے فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ اوس ڈرانے کے
ساتھ اور اونھون نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور تحقیق کہ طلب کیے اونھون نے لوط علیہ السلام عَنْ ضَيْفِهٖ
اوسکے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھین ہمارے سپرد کرو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگون کو
نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑ کر گھس آئے فَطَمَسْنَآ پس مٹا دین ہمنے اَعْيُنَهُمْ اونکی آنکھین یا اونکا چہرہ ہمنے
برابر کردیا اور حدیث شریف مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اونکی آنکھون پر ملا تو وہ سب اندھے ہوگئے اور ہمنے فرشتون کی زبانی
اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو عَذَابِيْ میرا عذاب وَنُذُرِ اور لوط علیہ السلام تمکو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول دن مین یعنی صبح کے وقت آیا اونپر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ
عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جبتک اونکو ہلاک نہ کیا اونپر سے نہ پھرا اور قائم رہا اور ہمنے اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ پس چکھو اور چکھو
میرا عذاب وَنُذُرِ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تمکو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور
ضرور سہل اور آسان کردیا ہمنے قرآن لِلذِّكْرِ کو وہ عربی زبانون کے واسطے اوسکے معنی سمجھنے کو اور اگلون کی خبرین جاننے کو
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کوئی نصیحت سننے والا ہی کہ اوس سے عبرت لے وَلَقَدْ جَآءَ اور تحقیق کہ آئے اٰلَ فِرْعَوْنَ
النُّذُرُ فرعون اور اوسکی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نشانیون اور معجزون سمیت کہ حضرت
موسیٰ اون معجزون کے سبب سے قبطیون کو ڈرایا اور وہ نو نشانیان تھین كَذَّبُوْا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ہماری اون سب نشانیون کے
ساتھ اور اوسپر ایمان نہ لائے فَاَخَذْنٰهُمْ تو پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب غرق مین اَخْذَ عَزِيْزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو کسی سے مغلوب نہو
مُّقْتَدِرٍ قادر مشرکون کے ہلاک کرنے پر اَكُفَّارُكُمْ کیا تمہارے کافر اے گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہین
مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ان تکذیب کرنے والون کے گروہ سے جو شمار کیے گئے یعنی یہ کافر اون اگلے کافرون سے قوت تیزی حشمت سطوت مین
بہتر اور بڑھکر نہین ہین اور اونپر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو اونپر کیون نہ آئیگا اَمْ لَكُمْ یا یہ کہ تمہارے واسطے ہی اے منکرو بَرَآءَةٌ
فِي الزُّبُرِ نجات آسمانی کتابون مین یعنی برات نامہ تمہارے نام پر لکھا ہوا کہ تمپر عذاب نہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ کیا کہتے ہین
عرب کے کفار کہ ہم جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ گروہ جمع ہوئے ہین مدد دینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے
بلا روکنے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہی کہ شکست پائے اونکی جماعت وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور پھیری جاینگی
اونکی پیٹھین لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکہ قتال سے پیٹھ پھیرین اور بھاگ چلین اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی

ع ۱۸ ۲

تو یہ آیت دلائل نبوت مین سے ایک دلیل اور اعجاز قرآنی مین سے ایک معجزہ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی مین نہین جانتا ہون کہ کیا ہین ناگاہ جنگ بدر کے دن مین نے دیکھا کہ حضرت
زرہ پہنتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ سیھزم الجمع تو مین نے جانا کہ آیت کے یہ معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہین ہی
بل الساعۃ بلکہ قیامت کا دن موعدھم اونکے عذاب کلی کا وعدہ گاہ ہی والساعۃ اور قیامت کا عذاب
ادھی بہت سخت و بہت ہولناک وامر اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہی دنیا کے عذاب سے ان المجرمین بیشک
مشرک لوگ فی ضلل گمراہی مین ہین راہ حق سے دنیا مین وسعر اور عنا اور مشقت مین یا جلانے والی آگ مین ہین
آخرت مین یوم یسحبون جسدن کھینچے جائینگے فی النار آتش دوزخ مین علی وجوھھم اپنے مونہون پر یعنی
اونکو اونکے مونہون کے بل کھینچینگے دوزخ مین اور اونسے کہینگے کہ ذوقوا چکھو مس سقر چھونا دوزخ کا یعنی اوسکی آگ کی گرمی
اور دکھ سہو انا کل شیء خلقنہ بیشک ہمنے سب چیزون کو پیدا کیا بقدر اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہی مقتضائے
حکمت پر یا جو کچھ ہمنے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین اور اوسکے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اوس سے متعلق ہی
تو ضرور بالضرور تغیر اور تبدیل سے دور ہی شعر قضی اللہ امرا وجف القلم + ما شاء یوجد وما لا فلم + بیت سر خط لوح ازلی وار ہی
خموش + کز ہر چہ قلم رفت قلم نہ نشست + وما امرنا اور نہین ہی حکم ہمارا ہر چیز کو جسکا ہونا ہم چاہتے ہین الا واحدۃ
مگر ایک لفظ کہ وہ کن ہی یا نہین ہی قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک فعل کلمح بالبصر جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی و سہولت کے
ساتھ یعنی اگر ہم چاہین تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کردین ولقد اھلکنا اور بیشک ہمنے ہلاک کردیا اشیاعکم
تم ایسون کو یعنی اگلے زمانے مین جو کافر تمھارے مثل تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا جیسا کہ تمنے اس سورت مین سنا فھل من مدکر
پھر کوئی ہی نصیحت ماننے والا کہ اونکے حال سے عبرت پکڑے وکل شیء فعلوہ اور جو چیز کی ہی اگلے کافرون نے فی الزبر
وہ لکھی ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور یہان لوح محفوظ کو زبر اسواسطے فرمایا کہ سب کتابون کی اصل ہی یا خود اونکے سب
افعال اونکے نامہ اعمال مین لکھے ہین جو فرشتون کے ہاتھ مین ہین وکل صغیر وکبیر اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل و قول کہ اولین
اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مستطر لکھا ہوا ہی اور اوسپر جزا پائینگے ان المتقین تحقیق پرہیزگار اور ڈرنے والے
لوگ فی جنت جنتون مین ہین قیامت کے دن ونھر اور نہرون اور چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین
اور چشمے ہین اور بعضون کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی مین ہی یعنی متقی لوگ جنت مین ہونگے نہایت وسعت
اور روشنی مین بخلاف کافرون کے کہ وہ تنگی اور تاریکی مین گذارینگے اور متقی لوگ ہونگے فی مقعد صدق
مکان پسندیدہ مین کہ اوسمین نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس
مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہان نہ بیٹھینگے مگر اہل صدق سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی جسمین
حق تعالی وہ وعدے سچ کریگا جو اوسنے اپنے دوستون کے ساتھ کیے ہین اور خدا کے دوست وہان ہونگے عند

وقفہ لازم

مَلِيْكٍ ایسے بادشاہ کے پاس جو مُّقْتَدِرٍ ہے ۝ع قادر ہی سب چیزون پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ مقعد صدق وحدت
قربت کا مقام ہی کہ عندیت کے مرتبہ مین متحقق ہوتا ہی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہی
یعنی اہل قرب کل اوس گھر مین اوس مرتبہ کے ساتھ اختصاص رکھینگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم مین اوس مرتبہ کے
ساتھ مخصوص تھے کہ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ اور جب وہ مرتبہ جسکے سبب سے خاص لوگ کل ناز کرینگے آج آپکا ادنی
رتبہ تھا تو کل قیامت مین جو مرتبہ اعلی آپکو حاصل ہوگا اوسکا کون نشان دے سکتا ہی نظم ای محرم سر لایزالی + مرآت جمال
ذوالجلالی + مہمان اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ + صاحبدل لَا يَنَامُ قَلْبِيْ + از قربت حضرت الٰہی + ہستی بتا بہ کہ خواہی + قربے
کہ عبارتش نسنجد + در حوصلہ خرد نہ گنجد + گم گشتہ بود عبارت آنجا + بلکہ نرسد اشارت آنجا +

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً
سورہ رحمٰن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھہتر آیتین ہین

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافرون کو اسم رحمان کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہین پہچانتے تو یہ سورت
نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلان فلان شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتے ہین تو یہ سورت نازل ہوئی کہ
اَلرَّحْمٰنُ ۙ خدا بڑی بخشش والا جسکی رحمت سب چیزون کو پہونچی ہی اوسنے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ سکھایا اور تعلیم کیا ہی
قرآن اپنے حبیب کو جبرائیل اور بیسارے نہین یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سکھایا اور اورون کو سکھانا آسان کر دیا ہی خَلَقَ
الْاِنْسَانَ ۙ پیدا کی خدا نے آدمیون کی جنس عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ تعلیم کر دیا اوسکو بیان یعنی جو کچھ اوسکے دل مین ہی اوسے کہکر
یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم کو پیدا کیا اور علم اسما اونھین تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا سب
اونکو تعلیم کر دیا چنانچہ عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اَلشَّمْسُ آفتاب وَالْقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہین
بِحُسْبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اوسطرحپر کہ حق تعالی نے مقرر کر دیے اونکی سیر کے واسطے برجون اور منزلون مین اور اونکے
سبب سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَّالنَّجْمُ اور وہ گھاس کہ اوگتی ہی اور اوسکی ٹہنی نہین ہوتی زمین ہی پر پھیلتی ہی وَالشَّجَرُ
اور جو گھاس شاخدار اور کھڑی ہوتی ہی یعنی درخت يَسْجُدَانِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اپنی طبیعت اور خوشی سے جیسے مکلف
سجدہ کرنے والون کا سجدہ یا اون گھاسون کا سجدہ اونکے سایہ سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح ان چیزون کی تسبیح کی ہمکو تمیز اور
وقوف نہین ویسی طرح انکے سجدہ کی بھی تمیز نہین جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا اور اوٹھایا
رحمان نے آسمان کو زمین سے پانسو برس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اور پیدا کی یا اوتاری ترازو یا خلق کو اوسکی کیفیت اور بنانا
الہام کر دیا اَلَّا تَطْغَوْا اسواسطے کہ حد سے نگذرو فِي الْمِيْزَانِ ۝ ترازو مین دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نہ کرو اور رستی کے
ساتھ معاملہ کرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ اور قائم رکھو تولین بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے میں کم نہ تولو ترازو والون کو یہ سبب تاکید اسواسطے ہی کہ قیامت مین جب ترازو کھڑی ہو تو اوسوقت
شرمندہ نہون **نظم** ہر جو وہر حبہ کہ بازوے تو + کم کن از کیل و ترازوے تو + ہست یکایک ہمہ بر جاے خویش + روز جزا جملہ بیارند پیش +
تا تو نمایند نہایت را + کم دہی و بیش ستانیت را + **وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا** اور زمین کو بچھایا یا پانی پر رکھا **لِلْاَنَامِ** آدمیون کے واسطے
تا کہ اوسپر قرار پکڑیں **فِيْهَا** زمین میں **فَاكِهَةٌ** انواع واقسام کے میوے ہین **وَّالنَّخْلُ** اور خرمے کے درخت **ذَاتُ
الْاَكْمَامِ** خوشون اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جب تک پھٹتا نہیں غلاف میں رہتا ہی اور میوون مین خرمے کی تخصیص
اوسے ذکر کرکے اوسکی فضیلت کی جہت سے ہی اور اوس مشابہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہی چنانچہ جواہر التفسیر میں بیان ہوا
وَالْحَبُّ اور زمین میں دانہ ہی **ذُو الْعَصْفِ** سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانہ سے وہ چیز مراد ہی جس سے غذا کرتے ہین جیسے گیہون
اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہی جس سے دانہ جدا ہوتا ہی **وَالرَّيْحَانُ** اور زمین میں پھول ہین اچھی بو والے کہ اونسے غم
پاس نہین آتا مراد یہ ہی کہ زمین میں ہمنے تمکو بہت نعمتین دی ہین بعضی کھانے کی بعضی سونگھنے کی **فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا** پس اے
آدمیو اور جنو کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون میں سے جو مذکور ہوئین **تُكَذِّبٰنِ** جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اوسکی طرف سے
نہیں ہی اے عزیز از جان اس بات کو جان کہ اس سورت میں اکتیس ۳۱ بار یہ کلمے مکرر آئے ہین اس جہت سے کہ اس سورت میں خدا کی نعمتین
مذکور ہین تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تا کہ پڑھنے اور سننے والے نعمتون کی کثرت سے آگاہ ہو جائیں
اور بعضون نے کہا ہی کہ ان الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے پر دلیل اور حجت قائم کرنے نعمت یاد دلانے کے واسطے ہی صحیح حاکم میں
جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورت اخیر تک ہم لوگون کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھے کیا ہی
کہ میں تمکو چپ دیکھتا ہون البتہ جن اس سوال کا جواب دینے میں تمسے بہتر ہین میں نے جتنی بار پڑھا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تو اونھون نے
جواب میں کہا کہ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی ہم کسی چیز کی اے ہمارے رب تکذیب نہیں کرتے ہین پس تیرے ہی واسطے ہی حمد و ثنا
خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا ہمنے آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہین **مِنْ صَلْصَالٍ** خشک مٹی سے **كَالْفَخَّارِ** مانند سفال
پختہ کے کہ اگر تو اوسپر ہاتھ مارے تو وہ بجے اور آواز دے **وَخَلَقَ الْجَانَّ** اور پیدا کیا جان کو جو جنون کا باپ ہی **مِنْ مَّارِجٍ** شعلہ سے
جو صاف ہوتا ہی بے دھوین کا **مِّنْ نَّارٍ** آگ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مارج اوس آگ سے مراد ہی جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد ملا ہوتا ہی
آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نوین باب میں مذکور ہی کہ مارج آگ ہی ہوا سے ملی ہوئی کہ اوسکو
مشتعل ہوا یعنی لو کہتے ہین تو جان دو عنصر سے مخلوق ہی آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوے خاک اور
پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہی تو اوسے طین کہتے ہین اور جب ہوا اور آگ ملتی ہی تو اوسے مارج کہتے ہین جسطرح
رحم میں پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہی اسی طرح رحم میں ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہی اور
جان اور آدم کی پیدائش میں ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا **فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ**
پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون میں تکذیب کرتے ہو تم دونون جن و انس کہ اوسنے تمکو طین اور مارج سے پیدا کیا

اور زندگی کی دولت عنایت فرمائی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ پیدا کرنے والا دو مشرقون کا ہی ایک گرمی مین آفتاب نکلنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ اور پیدا کرنے والا دو مغربون کا ایک گرمی مین آفتاب ڈوبنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین اور دو مشرقین اور مغربین مختلف ہوتے مین طرح طرح کے فائدے ہین فصلین نئی پیدا ہونا اور بدلنا اور جو کچھ ہر فصل سے تعلق رکھتا ہی اور آفتاب کا نکلنا طلب معاش کا موجب اور اوسکا ڈوب جانا آسائش اور راحت کا سبب فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ تکذیب کرتے ہو تم دونون اور اوسکے منکر ہوتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اوسنے راہ دی دو دریاؤن کو ایک اچھا اور شیرین دوسرا کھاری کرموا تاکہ اوسکے حکم سے يَلْتَقِيَانِ ایک دوسرے سے ملتے ہین اور وہ فارس اور روم کے دریا ہین کہ محیط مین ایک دوسرے سے ملتے ہین بَيْنَهُمَا درمیان دونون دریاؤن کے بَرْزَخٌ ایک مانع اور حاجب اور یہ پردہ ہی خدا کی قدرت سے زمین کا یا کسی جزیرے کا کہ اوسکے سبب سے لَا يَبْغِيَانِ زیادتی نہین چاہتے ایک دوسرے پر یعنی باہم ملتے نہین تاکہ ہر ایک کی خاصیت باطل نہو جائے یا ایک حد جو مقرر ہوگئی ہی اوس سے تجاوز نہین کرتے تاکہ جو کچھ اونکے درمیان مین ہی غرق نہو جائے اور ایک دریا دوسرے پر غلبہ کرے تو نفع برطرف ہو جائے اور بہت سے فائدے ان دونون دریاؤن سے حاصل ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تو کس سے اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو کلیہ مصلحتون پر مشتمل ہین تُكَذِّبَانِ انکار کرتے يَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ان دونون دریاؤن مین سے یا دریائے شور مین سے بڑا موتی وَالْمَرْجَانُ اور ریزہ موتی اور یہ جواہر ہین کہ انکے سبب سے آرائش کرتے ہو اور اونکی خرید فروخت سے فائدے پاتے ہو اور یہ نعمتین ظاہر ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ تکذیب کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ دو دریاؤن سے زمین اور آسمان کا دریا مراد ہی کہ ہر سال ملتے ہین اور پردہ یہ ہی کہ آسمان کے دریا کو اوترنے سے اور زمین کے دریا کو چڑھنے سے روکتا ہی اور آسمان کے دریا سے بوندین زمین کے دریا پر گرتی ہین اور سیپی کے مونھ مین جاتی ہین اوس سے موتی بنتے ہین امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دو دریا خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور برزخ قدرت بے علت ہی اور موتی احوال صافیہ اور مرجان لطائف وافیہ صاحب کشف الاسرار شرح کرتے ہین کہ خوف و رجا دو دریا عام مسلمانون کو ہین اور اونسے زہد و ورع کا موتی نکلتا ہی اور قبض و بسط کے دو دریا خاص مومنون کو ہین اونسے فقر اور وجد کے جواہر پیدا ہوتے ہین اور انس و ہیبت کے دریا انبیا اور صدیقون کے واسطے ہین اونسے فنا کا موتی نکلتا ہی تاکہ اس موتی کا جوہری منزل بقا مین آسائش کرے **بیت** ز قعر بحر فنا گوہر بقا یابی ✤ وگرنہ غوطہ خوری این گہر کجا یابی ✤ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ اور خدا کے واسطے ہی چلانا کشتیون کا جو نئی چلانے پر لائی گئی ہین اور بکرنے شین کو زبر پڑھا ہی یعنی نئی چلنے والیان فِي الْبَحْرِ دریا مین كَالْأَعْلَامِ مانند پہاڑون کے اونچائی اور بڑائی مین اور کشتیان پیدا کرنا اور دریا مین روان کرنا بندون کے فائدے کے لیے ہی کہ بہت مسافت تھوڑے زمانہ مین قطع ہو جاتی ہی اور کشتیون کے ذریعے سے تجارتین اور معاملے ہوتے ہین اور یہ بڑی نعمتین ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ منکر ہوتے ہو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا جو کوئی زمین پر ذی روح ہی وہ فَانٍ

ع ۵

ہالک ہی یعنی انجام کو سب فنا ہو جائینگے وَّيَبْقٰى اور باقی رہیگی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلٰلِ خداوند بزرگی اور عظمت کا وَالْاِكْرَامِ اور بزرگ کر دینے والا اپنے فضل عام اور کرم تام سے اوسے جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پس کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تاکہ آمادہ ہو جاؤ اور اوسکا کام بناؤ اور اوسنے اپنی بقا سے تمکو آگاہ کر دیا تاکہ اوسی کی طرف رجوع کرو اور اوسکے غیر پر اعتماد نہ کرو يَسْــَٔـلُهٗ چاہتا ہی اوسکو یعنی اوس سے مانگتا ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی ہی آسمانون اور زمینون مین اپنی حاجتین اسواسطے کہ سب اپنی ذات اور مہمات مین اوسی کے محتاج ہین كُلَّ يَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِيْ شَاْنٍ وہ ایک کام بنانے مین ہی دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہی سائل کو عطا فرماتا ہی عاجز کو نجات بخشتا ہی غمگین کو خوش کرتا ہی بیمار کو صحت دیتا ہی کسی قوم کو توبہ پر لکھتا ہی کسی گروہ کو بخشتا ہی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ توبہ اور دعا قبول کرنا اور گناہ بخشنا ہی تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ خدا کے نزدیک سارا زمانہ دو دن ہین ایک دن دنیا کی مدت اور اس ایک روز مین اوسکی شان امر و نہی ہی عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مار ڈالنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا دن آخرت کی مدت ہی اوس دن اوسکی شان حساب ہی عذاب ہی جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققون کے نزدیک یوم آن کے معنی مین ہی اور وہ ایک جزو اقل زمان کا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اس ہر نشانی مین حق کی تجلی مراد ہی اوسکے موافق جسکے واسطے تجلی کیجائے اور اوسکی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہین ہی رباعی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شان چہ شان ست چہ شان * یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایان * جلوہ حسن ترا غایت و پایانے نیست * ہر زمان جلوہ دیگر شود از پردہ عیان * سَنَفْرُغُ لَكُمْ قریب ہی کہ حساب کرینگے ہم تمھارے واسطے فراغ یہان حساب کرنے اور جزا دینے کے قصد کے معنی مین ہی اوس فراغ کے معنی مین نہین جو شغل کے بعد ہوتا ہی یہ کلام تہدید اور وعید کی راہ سے ہی جیسے کوئی مثلاً کسی کو کہے کہ تجھکو مین تیرے ساتھ مشغول ہون حالانکہ کہنے والا کچھ کام نہین کرتا ہی تو وہان سننے والے کو ڈرانا منظور ہوتا ہی تو یہان بھی وعید کی رو سے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین تمھارے حساب کا قصد کرونگا اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ اے دو گروہ بڑے یعنی جن اور انسان اور جسکی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہی عرب اوسکو ثقل کہتے ہین کہ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ[۱] اور بعضون نے کہا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گران بار ہین یہانتک کہ بھاری گناہون کے بوجھ سے عاجز اور رہ ماندے ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ وہ حساب کے سبب سے تہدید ہی تاکہ برے کامون مین دھمکی مانے رہو اور خطاب کے سبب سے تعریف ہی تاکہ کرم بیحد سے امیدوار رہو تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنون اور آدمیون کے اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو اَنْ تَنْفُذُوْا یہ کہ نکلجاؤ مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنارون سے آسمانون اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے فَانْفُذُوْا تو نکلجاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُوْنَ نہ نکل سکوگے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب سے

[۱] یعنی میں تمکو چھوڑنیوالا ہون تم مین دو بوجھ یعنی بڑی قدر والی ۱۲

اور تمکو یہ قوت نہین ہی بلکہ جہان جاؤگے موت تمھارے ساتھ ہی اور موت آنے سے تمکو کچھ چارہ نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کے دن اہل محشر کے گرد اگرد فرشتے صفین کھینچینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہی اگر تم سکتے ہو تو نکلجاؤ مگر تم نہین نکل سکتے لیکن دلیل اور حجت سے اور تمھارے واسطے نہ یہ ہی نہ وہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو خبر کردی کہ تم دنیا مین عاجز ہو اور آخرت مین درماندے تاکہ تم جان لو کہ دونون جہان مین اوسکے سوا کوئی یار اور مددگار نہین ہی اور یہ سمجھ کر اوسی کی طرف متوجہ ہو تُکَذِّبٰنِ○ انکار کرتے ہو یُرْسَلُ بھیجا جاتا ہی عَلَیْکُمَا تم دونون مین سے اوسپر جو گنہگار اور مشرک ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّنْ نَّارٍ آگ سے وَّنُحَاسٌ اور کالا دھوان یعنی ایک بار آگ کا شعلہ پہونچیگا اور ایک بار دھوان اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پگھلا یا ہوا تانبا ہی کہ اونکے سرون پر ڈالینگے فَلَا تَنْتَصِرٰنِ پھر مدد نہ دے سکوگے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکوگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو شعلہ اور دھوین سے ڈرایا تاکہ نافرمانی سے باز آؤ اور اوسی کی عبادت مین مشغول رہو تُکَذِّبٰنِ○ تکذیب کرتے ہو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ پھر جب پھٹیگا آسمان فرشتے اوترنے کے واسطے فَکَانَتْ پھر ہو جائیگا وَرْدَۃً سرخ یعنی گلابی کَالدِّهَانِ○ مانند سرخ نری کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پر نظر آتا ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے آسمان پھٹنے کی اور ہولون کی شدت اوسکے رنگ بدلنے کی تمکو خبر کردی اوس سے پناہ مانگو فَیَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا یُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اوسکے گناہ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ○ آدمی اور نہ جن یعنی اونسے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کرینگے کہ تمنے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیون کیا یا گناہگارون کو علامت سے پہچان لینگے اور سوال کی حاجت ہی نہوگی یا قبرون سے نکلتے وقت اونسے نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے اوس روز کے احوال کی تمکو خبر کردی تاکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو کہ تمھاری نجات کا سبب ہی یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ پہچانے جائینگے کافر بِسِیْمٰهُمْ اپنی نشانیون سے کہ مونھ کی سیاہی اور آنکھون کا نیلا ہونا ہی یا اونکے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہونگے فَیُؤْخَذُ پھر پکڑے جائینگے بِالنَّوَاصِیْ پیشانی کے بالون سے ایک بار وَالْاَقْدَامِ○ اور قدمون سے ایکبار یعنی کبھی تو اونکی پیشانی کے بال پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑکر سر نیچے پانون اوپر کرکے کھینچتے ہوے دوزخ مین ڈالدینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ○ انکار کرتے ہو کہ اوسنے تمکو کافرون کے پکڑے جانے اور دوزخ مین ڈالدیے جانے کی خبر کردی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور مشرکون کو دوزخ مین ڈالکر فرشتے کہینگے کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یہ وہی دوزخ ہی کہ عناد کی وجہ سے یُکَذِّبُ تکذیب کرتے تھے بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ○ اوسکی مشرک لوگ اور اوسے باور نہ کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ طواف کرینگے اور پھرینگے بَیْنَهَا دوزخ کے درمیان وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ○ اور درمیان اوسکے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر

وقف لازم

آگ سے پناہ چاہینگے تو اونکی فریادرسی اس طرح کیجائیگی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی مین ڈالدینگے کہ اونکے جوڑ ایک دوسرے سے کھلجائینگے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوے پانی کے درمیان مین رہینگے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ ؏ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کرکے ایمان سے آراستہ ہوکر اوس سے نجات پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہی مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ ۝ دو جنتین ہین یعنی جو شخص موقف حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑ دے اوسکو دو جنتین دینگے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک انسان خائف کے واسطے ہی اور ایک خائف جن کے لیے اور موضح مین ہی کہ بہشت مین اونکو دو باغ دینگے کہ اونمین سے ہر ایک سو برس راہ کی قدر لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ مین مکانات خوب اور میوے مرغوب اور حورین خوبصورت ہونگی حکیم قدس سرہ نے کہا ہی کہ ایک بہشت تو خوف الٰہی کے واسطے ہی اور ایک ترک مناہی کے واسطے ہی ایک خاص خائف کے واسطے اور ایک اوسکے خادمون اور متعلقون کے لیے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ واسطے طاعت اور ترک معصیت کے واسطے وہ بہشتین دیتا ہی تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ دو باغ ہین شاخون والے یعنی اونمین بہت درخت ہونگے ہر ایک درخت مین طرح طرح کے میوے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے کہ وہ بہشتین بندہ کو عطا کرتا ہی جنمین درخت اور میوے ہونگے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دونون باغون مین عَيْنٰنِ دو چشمے ہین تَجْرِيٰنِ ۝ کہ جاری ہین ہر جگہ جہان جتنی چاہین اونچے مکانون پر یا نیچے مقامون پر ایک تسنیم ہی اور ایک سلسبیل معالم مین ہی کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہی ایک شراب لذیذ کا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کس اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ جسنے ایسے چشمے تمھاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہین تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دونون باغون کے درختون مین مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ ۝ دو قسم ہین ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا مین دیکھا ہوگا اور دوسرا عجیب غریب کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جو انواع واقسام کے پھل اور میوے بندون کو عطا فرماتا ہی تُكَذِّبٰنِ ۝ منکر ہوتے ہو مُتَّكِـــِٕيْنَ ڈرنے والے لوگ ان بہشتون مین تکیہ کرنے والے ہونگے عَلٰي فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا بچھونون پر کہ اوسکا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ریشمی مضبوط کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ اوس بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابرا کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اوسکا ابرا اس آیت مین داخل ہی کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ اور میوے ان دونون بہشتون کے درختون کے دَانٍ ۝ نزدیک ہین کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو کریگا تو درخت کی شاخ جھک آئیگی اور جس میوے کی خواہش ہی وہ اوسکے مونھ مین آجائیگا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو بادشاہانہ تختون اور فرشون پر بٹھائیگا اور لذیذ اور لطیف میوے دیگا تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ ان دونون بہشتون کے محلون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیان

آنکھون کی ہین یعنی حورین کہ اپنے شوہرون کے سوا اور کو دیکھنے سے آنکھ بند رکھینگی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ
آدمیون نے قَبْلَهُمْ قبل اونکی ازدواج کے جنت مین وَلَا جَانٌّ اور نہ جنون نے یعنی جو حورین آدمیون کے لیے مقرر ہین
اونکے دامن تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حورین جنون کے لیے مقرر ہین اونپر کسی جن نے نہ تصرف کیا ہوگا فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین کہ اس لطافت کے ساتھ اوسنے اپنے بندون کے واسطے حورین عنایت کین تُكَذِّبٰنِ تکذیب
کرتے ہو اور باور نہین کرتے كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ گویا وہ حورین پیدا ہوئی ہین صفائی اور سرخی مین یاقوت سے
اور سفیدی اور چمک مین پاکیزہ موتی سے فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے اس صفائی اور
پاکیزگی کے ساتھ تمھارے واسطے حورین پیدا کی ہین تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو اور باور نہین کرتے هَلْ جَزَاۤءُ
الْاِحْسَانِ کیا جزا عمل مین نیکی کرنے کی ہوتی ہے اِلَّا الْاِحْسَانُ مگر نیکی کرنا ثواب مین یا جو کوئی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اوامر و نواہی پر عمل کرے نہین اوسکی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعات کی جزا
درجات ہین اور شکر کا بدلا نعمت کی زیادتی اور تقوی کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت
اور دنیا مین خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ کی جزا نہین ہے مگر بقا باللہ
مثنوی ہر کہ در راہ محبت شد فنا ✣ یافت از بحر بقا دُر بقا ✣ ہر کرا شمشیر شوقش سر برید ✣ میوۂ ذوق از درخت وصل چید ✣ فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے نیکی کرنیکی توفیق دی اور اوسکی جزا مقرر کی تُكَذِّبٰنِ تکذیب و انکار
کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا اور ان دو بہشتون کے سوا جو مذکور ہوئین یا انسے کمتر جَنَّتٰنِ دو جنتین اور ہین بعضون نے
کہا ہے کہ دو جنتین جو پہلے مذکور ہوئین سونے کی ہین سابقون کے واسطے اور یہ دو جنتین چاندی کی ہین اصحاب یمین کے لیے فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ یہ جنتین بندون کے نامزد کرتا ہے تُكَذِّبٰنِ منکر ہوتے ہو مُدْهَآمَّتٰنِ
وو بہشتین سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہین فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے سبز باغ عطا
فرماتا ہے اور سبزی سے آنکھون کی روشنی بڑھتی ہے تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دو بہشتون مین عَيْنٰنِ دو چشمے ہونگے
نَضَّاخَتٰنِ خوب جوش مارتے ہوئے یعنی ہر چند اوسمین سے پانی لین پھر اوسکا پانی جوش ماریگا فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے
رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تمکو دیتا ہے تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ ان دونون بہشتون مین
میوہ بہت ہوگا وَّنَخْلٌ اور درخت خرما کے ہونگے وَّرُمَّانٌ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میوون مین سے بسبب انکی
فضیلت کے ہے اسواسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
کہ ایسے میوے اپنے بندون پر انعام کرتا ہے تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ ان چار جنتون مین خَيْرٰتٌ حِسَانٌ عورتین
برگزیدہ ہونگی خوبصورتین یعنی خوبصورت بھی ہونگی اور نیک سیرت بھی فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو حورین
دیگا ایک دوسری سے بہتر تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ حورین چھپی ہوئی فِي الْخِيَامِ خیمون مین ہین جو

تراشے اور خالی کیے ہوے موتیون کے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ خیام سے گھر مراد ہین اور بعضون نے تخصیص کی ہی حجلون کے ساتھ اور حجلہ وہ گھر ہی جو آراستہ ہو دولھا دلھن کے لیے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسی پاکیزہ حورین جنتیون کو دیتا ہی تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ قَبْلَهُمْ کسی آدمی نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہوئی ہین وَلَا جَاۗنٌّ اور نہ جن نے اونکو ہاتھ لگایا ہی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے کنواریان ایمان والون کے نامزد کی ہین تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حورین محفوظ رکھکر عطا کریگا مُتَّكِـــِٕيْنَ اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہونگے عَلٰي رَفْرَفٍ خُضْرٍ سبز بچھونون یا سبز تکیون پر وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اور بہت خوب قیمتی بچھونون پر فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ بزرگ ہی نام تیرے رب کا اِس حیثیت سے کہ وہ نام اوسکی ذات پر بولا جاتا ہی پس جان سکتے ہین کہ ذات کی بلندی کس درجہ پر ہوگی اور اسی سے ہی کہ کسی نے اوسکی ذات کی عظمت سے خبر نہ دی ہی نہ دے سکتا ہی بیت بر لب بحر چنین وامانده اند + خشک لب ہم مبتدی ہم منتہی + ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ترجمۂ شریف مین اس اسم کے معنی اسطرح مراد کیے ہین کہ ایسا خداوند کہ صفات جلال مین سے جنکا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہی وہ صفات اوس خداوند کی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہین اور جن صفتون کا سلب عزت اور کبریا کو مقتضی ہی وہ جناب مقدس اون صفتون سے منزہ اور معرا ہی اور اکثر محقق اس بات پر ہین کہ جلال اشارہ ہی صفات قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہی اوصاف لطیفہ سے تو ذوالجلال والاکرام یہ نام سب صفات الٰہی کو جامع ہی اور اسی سبب سے اوسے اسم اعظم کہا ہی اور الظوا بیا ذا الجلال والاکرام یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہی

ع ۳۴

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ واقعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھیانوے آیتین ہین

آیاتہا ۹۶ رکوعاتہا ۳ کلماتہا حروفہا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئیگی قیامت لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا نہیں ہی اوسکے واقع ہونے اور آنے مین كَاذِبَةٌ کچھ جھوٹ یا اوسکے واقع ہونے کے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہین بلکہ جو اوسکی خبر دیتا ہی وہ سچا ہی اور وہ دن خَافِضَةٌ نیچے لیجانے والا ہی ایک گروہ کو اسفل السافلین مین عدل کی رو سے رَّافِعَةٌ بلند کرنے والا ہی ایک گروہ کو اعلیٰ علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا دھنسانے والا ہی دشمنون اور اہل شقاق اور منافقون کو اور بلند کرنے والا ہی اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہین یا نیچا رکھیگا اون لوگون کو جو دنیا مین اپنے کو اونچا اور بلند رکھتے تھے اور اونچا کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین جھکے اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ یاد کر جب جنبش دیجائیگی زمین رَجًّا جنبش دیکر اسطرح پر کہ اوسپر جو بنا اور عمارت ہی سب منہدم ہو جائیگی وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ اور ریزہ کر دیے جائینگے پہاڑ بَسًّا ریزہ کرکر یہانتک کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے فَكَانَتْ پھر ہو جائینگے هَبَاۗءً غبار جو آفتاب کی شعاعون مین نظر آتا ہی جب وہ شعاع

وقف لازم

روشن وان وغیرہ مین پڑتی ہی مُّنۡبَثًّا پراگندہ اور منتشر ہوا وَّ كُنۡتُمۡ اور ہوگے تم ای مکلف لوگو اوسوقت اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ
اقسام مین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہوگے فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ تو داہنے ہاتھ والے مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ کیا ہین
داہنے ہاتھ والے حق تعالی اونکی تعظیم کرتا ہی جیساکہ تو یون کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہین اور کیا بزرگ ہین اس استفہام مین تعجب کے معنی بھی ہین
اور اصحاب یمین وہ لوگ ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے
یا جنکے داہنے ہاتھ مین اونکے نامۂ اعمال دینگے یا جو لوگ جنت مین جاینگے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ میمنہ یُمن
اور برکت کے معنی مین ہی یعنی اون لوگون کا قدم مبارک ہی وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ اور بائین ہاتھ والے مَاۤ اَصۡحٰبُ
الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ کیا ہین بائین ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کے بائین ہاتھ کی طرف تھے یا انکے نامۂ اعمال
انکے بائین ہاتھ مین دینگے یا یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور دوزخ عرش کے بائین طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مشأمہ تشأم سے
لیا ہی یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہین وَالسّٰبِقُوۡنَ اور سبقت لیجانے والے سب قومون پر یا بہشت مین آگے جانے والے
السّٰبِقُوۡنَ ۙ سبقت لیجانے والے ہین ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد مین آگے بڑھنے والے
یا نماز جماعت مین پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓـئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ وہ لوگ ہین نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے
فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ‏ ۙ جنتون مین ہین جنمین طرح طرح کی نعمتین ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ‏ گروہ زیادہ اگلون مین سے
یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِيۡلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ؕ پچھلون مین سے یعنی امت محمدی مین سے
مضمون کلام یہ ہی کہ اگلی امت کے سبقت لیجانے والے اس امت کے سبقت لیجانے والون سے زیادہ ہین تبیان مین ہی کہ ان لوگون سے وہ گروہ مراد ہی
جن لوگون نے انبیا علیہم السلام کو آنکھون سے دیکھا اور اونکی خدمت مین ہو بچکر اونپر ایمان لائے اگلے پیغمبرون کی تمام امت مراد نہین ہی
اسواسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتون سے بہت زیادہ ہوگی جیساکہ حدیث اَنَا اَكۡثَرُ النَّاسِ تَبَعًا يَوۡمَ
الۡقِيَامَةِ کا مضمون اوسکی خبر دیتا ہی اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مذکور ہی کہ جنتیون کی ایک سو بیس صفین ہونگی
اسی صفین میری امت کی اور چالیس سب امتون کی اور یہ سابق لوگ اولین و آخرین جنت مین ہونگے عَلٰى سُرُرٍ تختون پر کہ
مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ‏ بنے ہوے ہین سونے سے اور جڑے ہوے ہین موتی یا قوت زمرد سے مُّتَّكِـِٕيۡنَ تکیہ لگائے ہوے عَلَيۡهَا اون
تختون پر مُتَقٰبِلِيۡنَ‏ ایک دوسرے کے برابر یعنی مونھ کی طرف مونھ کیے ہوے تاکہ دیدار سے بھی خوش اور مسرور
رہین يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ دورہ کرتے ہین اونپر خدمت کے واسطے وِلۡدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوۡنَ ۙ‏
ہمیشہ رکھے گئے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے کہ چھوٹون کی خدمت بڑون کی بہ نسبت زیب دیتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ سنہلے گوشوارون سے آراستہ ہونگے اور ان لڑکون کو حق تعالی نے جنتیون کی خدمت کےلیے پیدا کیا ہی سلمان رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ یہ مشرکون کے لڑکے ہین کہ جنتیون کی خدمت کو نامزد ہوے ہین اور جنتیون کے گرد کام خدمت

پھرتے رہینگے بِاَكْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِيْقَ ۙ اور ابریقین لیے ہوے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ اور جام شراب بھرے ہوے جو بہشت مین جاری ہی یا پاک صاف شراب جیسے آب زلال ہوتا ہی لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا نہ درد سر کھینچینگے اوس شراب سے یعنی اوس شراب مین خمار نہوگا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہونگے اوس سے وَفَاكِهَةٍ اور پاونگے گرد پھرینگے میوے لیے ہوے مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ اوسمین سے جسے اختیار اور پسند کرینگے وَلَحْمِ طَيْرٍ اور چڑیون کا گوشت لیے ہوے کہ سب گوشتون سے زیادہ لطیف ہی مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۙ اوسمین سے کہ آرزو کرینگے یعنی جسطرح وہ چاہین شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ اور سابق لوگون پر جنت مین طواف کرینگی اور پھرتی رہینگی خدمت کے واسطے گورے رنگ کی عورتین عِيْنٌ ۙ کشادہ چشم صفا اور لطافت مین كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ مانند موتی الْمَكْنُوْنِ ۚ چھپے ہوے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ ہوتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہ بیٹھا ہو اور غیر کا ہاتھ نہ لگا ہو جَزَآءً جزا دیتے ہین ہم اونکو جزا دینا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے دنیا مین لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے فِيْهَا جنت مین لَغْوًا بیہودہ بات یا چیخنا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ اور نہ ایسی بات کہ جسکا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِيْلًا مگر سنینگے بات کہ وہ یہ ہی سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ اس لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہی کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ اور داہنے ہاتھ والے مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۗ کیا ہین داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور معزز اور مکرم ہین اور وہ ہونگے فِيْ سِدْرٍ بیری کے درخت کے نیچے مَّخْضُوْدٍ ۙ بے کانٹے کا بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اسمین کانٹے ہوتے ہین لکھا ہی کہ مسلمانون کی نظر وج پر پڑی اور یہ طائف مین ایک میدان ہی اسمین بیریان لگی ہین اسے دیکھکر مسلمان بولے کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمین اسکے مثل باغ ملتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیون کے واسطے بیریان بے کانٹے کی ہونگی وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ اور کیلے کے درخت کہ اوسکے میوے تلے اوپر پھلے ہوے یعنی جڑ سے پھنگی تک درخت مین سب میوہ ہی میوہ ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور رہا ہوا سایہ کہ کبھی زائل نہو ظل سے راحت مراد ہی وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے بہکر اور باغون پر آتا ہوگا وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ اور بہت میوے کہ لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانہ مین وہ میوہ نہ کٹیگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ فصل پر ہوتے ہین بغیر فصل کے نہین وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کسیطرح نہ روکینگے دنیا کے میوون کی طرح نہین کہ بے قیمت ہاتھ نہین آتے وَّفُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوْعَةٍ ۭ جو بلند کیے گئے ہین قیمت کی رو سے یا اونکی قدر بلند ہی اور بعضون کے قول کے موافق فرش کنایہ ہی بلند کی ہوئی عورتون سے جو اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی اِنَّاۤ بیشک ہمنے اَنْشَاْنٰهُنَّ پیدا کیا ہمنے بے ولادت دنیا کی بڑھیون کو اِنْشَآءً ۙ پیدا کرنا یعنی بوڑھاپے کے بعد اونھین دوسری صورت اور خلقت پر ہم پیدا کرینگے اسے مراد یہ ہی کہ سب بوڑھیون کو ایک سن پر ہم جوان کرینگے فَجَعَلْنٰهُنَّ پھر کرینگے ہم اونکو اَبْكَارًا ۙ کنواری لڑکیان یعنی جبا وسکے شوہر

اونسے قربت کرینگے تو اونکو کنواری پائینگے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہرون کی عاشق زار ہونگی یا نازو ادا اور شیرین کلامی کے ساتھ ہونگی اَتْرَابًا ؕ ہمجولیان سب تینتیس ۳۳ برس عمر کی اور اونکے شوہرون کے بھی یہی سن ہونگے تبیان مین ہی کہ لڑکیون کو بھی جنت مین اسی سن کا کرکے شوہرون کو دینگے اور بوڑھیون کو بھی اسی سن کا کردینگے اگر دنیا مین اوسکا شوہر نہوگا تو اوسے کسی جنتی کے حوالہ کرینگے اور اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہو مگر جنتی نہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دینگے اور اگر اوسکا شوہر بھی جنتی ہوگا تو اوسی کو اوسکی جورو عنایت کیجائیگی اور اگر کسی عورت نے کئی شوہر کیے ہون اور سب جنتی بھی ہون تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائیگی اور یہ عورتین ہم پیدا کرینگے لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؕ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہین اور گویا کہ پوچھنے والا پوچھتا ہے کہ اصحاب یمین کون لوگ ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ ایک گروہ ہی اگلون مین سے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ اور ایک گروہ ہی پچھلون مین سے اسکے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہم مین سے تھوڑے ہی آدمی نجات پاوینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِيْنَا عَنْ رَّبِّنَا یعنی ہم راضی ہوے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے مجھ تک ایک گروہ اور مجھسے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی مین آرزو کرتا ہون کہ اہل جنت مین سے آدھے تم لوگ ہوگے اور عنقریب یہ بات بیان ہوئی ہی کہ جنتی لوگ ایک سو بیس ۱۲۰ صف ہونگے اونمین اسی صفین میری امت کی ہونگی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی امت متابعت مین کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا نظم بزندان دوزخ اسیر + کسے را کہ باشد چنین دستگیر + نماند بہ عصیان کسے در گرو + کہ دارد چنین سید پیش رو + وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ اور بائین ہاتھ والے مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؕ کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی ذلیل اور ہمیشہ رہین اور اوس دن ہونگے فِيْ سَمُوْمٍ جلتی ہوئی آگ مین یا گرم ہوا مین کہ اوسکی گرمی اونکے جسم کے اندر اثر کریگی وَّحَمِيْمٍ ۙ اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ جب سموم کی گرمی اونکے جسمون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ پانی سے پناہ ڈھونڈھینگے جسطرح دنیا مین گرمی کے مارے ہوے پانی مانگتے ہین جب حمیم یعنی کھولتے ہوے پانی مین ڈالدیے جائینگے تو اونھین اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ مین پناہ چاہینگے اور اوس سایہ کی حق تعالی خبر دیتا ہی کہ وَّظِلٍّ اور سایہ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ کالے گرم دھوین کا اور بعضے کہتے ہین کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہی کہ دوزخی اوسکے سایہ مین پناہ لیجائینگے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہی اور سایون کی طرح وَّلَا كَرِيْمٍ ؕ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا اور یہ عذاب اونپر اس جہت سے ہین کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ اسکے قبل دنیا مین مُتْرَفِيْنَ ۚ ناز و نعمت مین پالے گئے اور اونکی آرام طلبی حرام چیزون اور خواہشون کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ اور تھے اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہی یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھاتے تھے

ع ۱۸

اس بات پر کہ حشر ہوگا وَكَانُوا يَقُولُونَ اور تھے کہتے کہ أَئِذَا مِتْنَا کیا جب مر جاینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاینگے ہم
مٹی وَعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت و بے پوست تو أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ کیا ہم اوٹھائے جاینگے قبرون سے اور زندہ
ہونگے استفہام کی تکرار انکار مین مبالغہ کے واسطے ہی أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے
قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ إِنَّ الْأَوَّلِينَ بیشک اگلے تمھارے باپ وغیرہ وَالْآخِرِينَ اور
پچھلے تم اور تمھارے سوا لَمَجْمُوعُونَ البتہ جمع کیے گئے ہین إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ وقت مقرر کیے ہوے کے
واسطے روز معلوم مین کہ وہ قیامت کا دن ہی یا سب قبرون مین جمع کیے گئے ہین میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہی یا سب حشر
کیے جاینگے حساب کے مکان یا زمان مین اوس روز جو کہ خدا کو معلوم ہی ثُمَّ إِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم أَيُّهَا الضَّالُّونَ ای گمراہو راہ
حق سے الْمُكَذِّبُونَ تکذیب کرنے والو بعث و نشر کی یہ خطاب اہل مکہ سے ہی اور اونکے مثل اور کافرون سے فرماتا ہی کہ تم
فردائے قیامت کو لَآكِلُونَ البتہ کھانے والے ہو مِنْ شَجَرٍ ایک درخت سے مِنْ زَقُّومٍ وہ زقوم ہی یعنی تمکو زندہ
کرکے اوس درخت مین سے کھلائینگے فَمَالِئُونَ پھر بھر لینے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُونَ اوس درخت کے میوے سے
پیٹون کو فَشَارِبُونَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيمِ گرم پانی مین سے لکھا ہی کہ دوزخیون پر بھوک کا عذاب
ڈالینگے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھر لینگے پھر اونپر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی اونکے سامنے کرینگے اوسمین سے وہ بہت سا
پانی پی جاینگے فَشَارِبُونَ پس پینے والے ہین کھولتے پانی مین سے شُرْبَ الْهِيمِ پینا جیسے پیاس کے مارے ہوے اونٹ پیتے ہین
جنھون نے مدتون پانی نہ پایا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہین ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا ہوا
پانی پینگے مگر اونکی پیاس نہ بجھیگی هَٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ اونکے واسطے پیشکش ہی يَوْمَ الدِّينِ روز جزا مین جیسے وہ
ما حضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اسکے بعد دوزخ مین اونکے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہونگے کہ اونکی سختی اور عذاب کی
شرح بیان مین نہین آتی نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ ہمنے پیدا کیا تمکو ابتدا مین اور تم اوسکا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ
پھر کیون باور نہین رکھتے اپنی پیدائش ثانی مین اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہی کہ جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوبارہ
پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا أَفَرَأَيْتُمْ آیا خبر دو مَا تُمْنُونَ اوس پانی کی جو عورت کے رحم مین تم ڈالتے ہو ءَأَنتُمْ
تَخْلُقُونَهُ کیا تم پیدا کرتے ہو لڑکے اوس سے أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ یا ہم ہین اوسکے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو
اس بات کے کہ خالق ہمین ہی ہون اسواسطے کہ جس صورت اور جسطرح پر تم اولاد چاہتے ہو پیدا نہین ہوتی ہی تو ہمارے
ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہی نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنے تمکو پیدا کرکے اندازہ کر دی بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
تمھارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہمنے مقرر کر دیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ اور نہین ہین ہم سبقت
لیگئے ہوے یعنی ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہین لیجا سکتا تو جو موت مقرر ہو چکی ہی اوس سے کوئی نہین بھاگ سکتا
اور ہمنے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اسواسطے کہ بدل دین ہم تسے أَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمھارے

مانند ہین یعنی تمکو ہم مار ڈالیں اور اونکو پیدا کردین وَنُنْشِئَكُمْ اور پیدا کرین ہم دوبارہ تمکو فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ○
اوس صورت اور ہیئت پر جو نہین جانتے ہو تم آج یعنی کافرون کو بہت بُری صورت پر اور مومنون کو بہت اچھی ہیئت پر
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اور تحقیق کہ جانا ہی تمنے النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر تھکا ہوے آخر تک
اور تم اسکا اقرار بھی کرتے ہو فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○ پھر کیون نہین یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اسواسطے کہ جو
اوسپر قادر ہی وہ اس سے عاجز نہین ہوسکتا نظم آنکہ نگار از خلوت نابود + بیکشد تا بجلوہ گاہ وجود + بار دیگر کہ از سموم ہلاک +
روے پوشیم زیر پردہ خاک + ہم تواند بامر کن فیکون + کار دار و گوشۂ لحد بیرون + أَفَرَأَيْتُم کیا خبر دیتے ہو مَّا تَحْرُثُونَ ○
اوس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین مین بیج بوتے ہو ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ کیا اوگاتے ہو تم وہ بیج أَمْ نَحْنُ
الزَّارِعُونَ ○ یا ہمنے اوگایا ہی بونا بندہ کا فعل ہی اور اوگانا خدا کا کام ہی حدیث مین ہی کہ تم مین سے کسی کو
زرعت نہ کہنا چاہیے یعنی مین نے اوگایا بلکہ حرثت کہنا چاہیے یعنی مین نے بویا اسواسطے کہ زمین جوتنا اور اوسمین بیج ڈالنا
بندہ کا کام ہی اور اوگانا حق تعالی کی طرف سے ہی لَوْ نَشَاءُ اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَاهُ البتہ کردین ہم اوسے
جو کچھ تمنے بویا ہی حُطَامًا گھاس بلی وبلی اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○ م
پھر تمام دن رہو تم اوس سے تعجب کرتے یا اوس بلا اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور
کہو کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○ بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوتے ہین اور ابوبکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی کہ
کیا ہم تاوان دیے ہوے ہین بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ بلکہ ہم بے نصیب ہین روزی سے أَفَرَأَيْتُمُ کیا خبر
دیتے ہو الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ اوس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمہاری زندگی اوسکے ساتھ بندھی ہوئی ہی
ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ کیا تمنے اوتارا ہی اوسے مِنَ الْمُزْنِ سفید بدلی سے أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ○ یا ہم
اوتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اگر چاہین تو کردین ہم اوس پانی کو أُجَاجًا کڑوا اور
کھاری اور اوسکا فائدہ اوس سے ہم زائل کردین فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ○ پھر کیون نہین شکر کرتے خدا کا اس نعمت پر
أَفَرَأَيْتُمُ بتاؤ تو کیا النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ○ وہ آگ جو تم نکالتے ہو ءَأَنتُمْ کیا تمنے أَنشَأْتُمْ پیدا کیا ہی
تمنے شَجَرَتَهَا اوس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہی أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ○ یا ہم پیدا کرنے والے ہین
اوسکے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہین اور عفار کو عورت اوسکی ہری شاخ اسکی سبز شاخ پر رگڑتے ہین حق تعالی
اپنی قدرت سے اون ہری شاخون مین سے آگ پیدا کرتا ہی جیسے پانی ٹپکتا ہی نَحْنُ جَعَلْنَاهَا ہمنے کردیا اوس آگ کو تَذْكِرَةً
تذکرہ اور یاد کرنا کہ جب اوسے دیکھو دوزخ کی آگ کو یاد کرو یا اوسکو ہمنے تبصرہ کردیا تا کہ اہل بصیرت جان لین کہ جو کوئی
سبز اور تر درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی باوصف اوس تری کے جو اوسمین موجود ہی اور تری کیفیت مین آگ کی
ضد ہی یعنی وہ انسان کی ہستی کے درخت کو خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد تر و تازہ کردینے پر قادر ہی وَمَتَاعًا

ثلث ع ۱۳

اور بنا دیا آگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِيْنَ مسافرون اور مقیمون کے لیے حق تعالی نے دو وصفون مین سے ایک کے بیان پر
اکتفا کی جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اوسے پاکی کے
ساتھ یاد کر فَلَآ اُقْسِمُ پھر قسم کھاتا ہون مین بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ نجوم قرآنی کے مواقع کی یعنی اوسکے منزل کے وقتون کی
یا تارون کے غروب ہونے کی جگہون کی صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ غروب زوال کی دلیل ہی
اور اثر زوال سے دلیل پکڑ سکتے ہین اوس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہین ہی یا تارون کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگہون کی
قسم عین المعانی مین ہی کہ اس سے صحابہ کے سجدہ کرنے اور قبرون کی جگہین مراد ہین کہ وہ تارون کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہین جیسا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ یا تارون کی منزلین مراد ہین کہ وہ آسمان کے
برج ہین جیساکہ حق تعالی نے فرمایا کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ یا وہ وقت مراد ہی جب تارے شیاطین کو رجم کرنے اور ہانکنے پر مامور ہوے
اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہی اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہین اور اونکے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مقدس ہی ہر چند آپکا دل ایک ہی مگر نجوم
قرآنی بہت ہین ہر نجم کا ایک موقع ہی اس نظر سے مواقع بصیغۂ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالی کی قرارت
کہ اونھون نے موقع النجوم پڑھا ہی اس قول کی تائید کرتی ہی اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ کی
نص سے ثابت ہوا وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ جسکی خدا قسم کھاتا ہی لَقَسَمٌ البتہ قسم ہی کہ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانو تو عَظِيْمٌ
بڑی اور معتبر ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّهٗ بیشک وہ جو حضرت تیرے پڑھتے ہین لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ البتہ قرآن ہی بڑے فائدے والا
اسواسطے کہ اصول علوی پر مشتمل ہی کہ معاش اور معاد کے مصالح مین کام آتے یا بزرگ ہی حق تعالی اور فرشتون اور مومنون کے
نزدیک یا اوسے حفظ کرنے والا اور اوسکی قرارت کرنے والا معزز اور مکرم ہی یہ قرآن لکھا ہوا ہی فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ کتاب مین
جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہی خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ مین لَّا يَمَسُّهٗٓ نہین چھوتے ہین لوح کو یعنی جو کچھ اوسمین ہی
اوسپر مطلع نہین ہوتے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو بدی اوصاف کی کدورتون سے پاک ہین کلبی رحمہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہی کہ مطہرون سے سَفَرَہ اور کرام بررہ مراد ہین اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہین اور قرآن سے مصحف مراد ہی
یعنی مصحف کو نہین چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثون سے پاک ہین ظاہر آیت نفی ہی اور حقیقت مین نہی مراد ہی یعنی وہ شخص جو
بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہو اوسے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوئے مالکی اور شافعی فقہا بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے
مصحف گلے مین لٹکانا اور چھونا جائز نہین رکھتے اور فقہاے حنبلی کہتے ہین کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے مین لٹکانا اور چھونا
درست ہی اور حیض والی عورت کو نہین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی عورت کو
قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اوسکے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو نوادر مین مذکور ہی کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر
قرآن لکھنا جائز ہی جبکہ لوح زمین پر ہو گود مین نہین اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہین ہی اور بعضون نے چھونے کو

پڑھنے پر حمل کیا ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مجھے یہ بات بہت دوست ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ نہی کرتے تھے اور منع فرماتے تھے اس بات سے کہ یہود و نصارا کو قرارت قرآن سے عزت و تمکین دین
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ مس سے اعتقاد مراد ہی یعنی قرآن کے معتقد نہین ہوتے مگر وہ لوگ جنکے دل پاکیزہ ہین کہ وہ مومن لوگ ہین
یا قرآن پر عمل اور اوسکے احکام کی نگہداشت نہین کرتے مگر وہی لوگ جو توفیق کی بدولت خذلان[1] کے لوث سے پاکیزہ ہون یا قرآن کا
علم یعنی اوسکی تفسیر اور تاویل نہین جانتے مگر وہ لوگ جنکا دل اور سر پاک ہوتا ہی حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکی
ماسوی اللہ کی نفی کے سبب سے ہوتی ہی حکیم سنائی نے کہا ہی **بیت** جمال حضرت قرآن نقاب آنگہ براندازد + کہ دار الملک معنی را مجرد بیند
از غوغا + بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن کے اسرار نہین کھلتے مگر اوسپر غیر اور غیریت کے توہم کے لوث سے پاک ہو جائے اور
یہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا بجز اسکے کہ شاہد[2] اور شہود[3] و مشہود[4] مین فنا ہو جائے **بیت** چون تجلی کرد اوصاف قدیم + پس بسوزد
وصف حادث را کلیم + **تَنْزِيلٌ** قرآن اوتارا گیا ہی **مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ** ۝ اہل عالم کے پیدا کرنے والے کی طرف سے
أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ کیا اس کلام کے ساتھ کہ قرآن ہی **أَنتُم مُّدْهِنُونَ** ۝ تم اہی مکہ والو نہ ایمان لانیوالے ہو
سستی کرنے والے یا منکر ہو **وَتَجْعَلُونَ** اور بناتے ہو **رِزْقَكُمْ** اپنی روزی یعنی اپنا حصہ قرآن سے **أَنَّكُمْ
تُكَذِّبُونَ** ۝ یہ کہ تکذیب کرتے ہو اوسکی یا روزی کھلانے والون کا شکر پھیرتے ہو کہ مینھ کو آب و ہوا کی طرف منسوب کرتے ہو
اور یہ خدا کی بات کو جھٹلانا ہی **فَلَوْلَا** پس کیون نہین **إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ** ۝ جب پہونچتی ہی روح حلقوم مین موت کے
وقت **وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ** اور تم اوسوقت **تَنظُرُونَ** ۝ دیکھتے ہو مردے کو **وَنَحْنُ أَقْرَبُ** اور ہم بہت قریب ہین
إِلَيْهِ اوس مرنے والے کی طرف **مِنكُمْ** تمسے **وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ** ۝ اور مگر تم نہین دیکھتے اور نہین جانتے اور وہ قرب
علم اور قدرت اور رویت کی راہ سے ہی **فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ** پھر کیون نہین اگر ہو تم **غَيْرَ مَدِينِينَ** ۝ نہ جزا دیے گئے
قیامت مین **تَرْجِعُونَهَا** پھیر لیتے روح کو جسم مین **إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ** ۝ اگر ہو تم سچے خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر تم
حشر اور جزا کے انکار مین سچے ہو تو جسوقت روح حلق مین پہونچتی ہی تو اوسے بدن مین پھیر کیون نہین لاتے **فَأَمَّا إِن كَانَ**
پس اگر ہوتا ہی متوفی **مِنَ الْمُقَرَّبِينَ** ۝ نزدیک کیا ہوا درگاہ الٰہی سے یعنی سابقون مین سے ہوتا ہی **فَرَوْحٌ** تو اوسکے
واسطے ہی راحت یا رحمت یا خلاصی غم سے یا مغفرت یا فرحت دنیا مین قبر مین ہوگی یا قیامت مین **وَرَيْحَانٌ** اور روزی
ہمیشہ کی یا خوشبو یا فرشتون کی دعا اور یہ چیزین بہشت مین ہونگی **وَجَنَّتُ نَعِيمٍ** ۝ اور اوسکے واسطے ہی جنت یعنی جنت ہر
نعمت کا پانا **وَأَمَّا إِن كَانَ** اور اگر ہو وہ وفات کیا ہوا آدمی **مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ** ۝ داہنے ہاتھ والون مین سے **فَسَلَامٌ
لَّكَ** پس سلامتی ہی تجھپر اے وہ شخص کہ تو ہی **مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ** ۝ اصحاب یمین مین سے اور بہت مشہور یہ تفسیر ہی کہ سلام
تجھپر اے محمد اصحاب یمین کی طرف سے کہ وہ تیرے بھائی ہین یا اونسے تمکو سلامتی کی خوشخبری پہونچے یعنی تم خوش ہو کہ وہ سب آفتون سے
صحیح سالم ہین **وَأَمَّا إِن كَانَ** اور اگر ہو مردہ **مِنَ الْمُكَذِّبِينَ** تکذیب کرنے والون مین سے کہ خدا اور رسول کو

[1] خذلان بے توفیق ہونا اور چھوڑ دینا ۱۲
[2] شاہد دیکھنیوالا ۱۲
[3] شہود دیکھنا ۱۲
[4] مشہود دیکھا ہوا ۱۲

جھٹلاتے تھے مین الضّآلِّیْنَ [illegible] حق سے فَنُزُلٌ تو اوسکے واسطے پیشکش قبر مین مِّنْ حَمِیْمٍ گرم پانی [illegible] گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ اور پہونچنا قیامت کے دن دوزخ کی آگ مین جو جلتی اور جلاتی ہی اِنَّ ھٰذَا تحقیق کہ جو کہا گیا ان تینون گروہ کی شان مین لَھُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ہے البتہ وہ حق یقین ہی یعنی صحیح اور درست و بیشک فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بڑا ہی یعنی اوسکا نام مبارک لیکر اوسکی تنزیہ اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریا کے لائق نہو اور یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور ایک قول آیا ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہ اور حدیث مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِجْعَلُوْھَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع مین کرو

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ وَّھِیَ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً
سورۂ حدید مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس ۲۹ آیتین ہین

سَبَّحَ لِلّٰہِ نماز ادا کی اور عبادت کی خدا کے واسطے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسنے جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اور جو کوئی زمین مین ہی مومن اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ تسبیح خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کیا اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی فرشتے ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین مین ہی حیوان جماد نبات وغیرہ تو تسبیح عام ہی ہر چیز مین جیسے اللہ نے پیدا کیا مگر بعض کی زبان تسبیح کرتی ہی اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وَظِلَالُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور خدا غالب ہی ہر چیز مین جو چاہے اَلْحَکِیْمُ دانا ہی حکم مین جو فرمائے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسی کے واسطے ہی پادشاہی آسمان اور زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنے والا ہی اور اون مین تصرف کرنے والا یُحْیٖ زندہ کریگا آخرت مین وَیُمِیْتُ اور مار ڈالتا ہی دنیا مین وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اور وہ سب چیزون پر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر قَدِیْرٌ قادر ہی ھُوَ الْاَوَّلُ وہ ہی پہلے سب چیزون کے اور اوسکا ظاہر کرنے والا یعنی وہ قدیم ازلی ہی کہ اوسکی ابتدا نہین وَالْاٰخِرُ اور سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہ ہی یعنی باقی ابدی ہی کہ اوسکے آخر ہونے کی نہایت نہین ہی فرد اول واول بے ابتدا آخر او آخر بے انتہا ٭ بیت ٭ بود و نبود او حق بلند است و پست ٭ باشد و این نیز نباشد کہ ہست ٭ وَالظَّاھِرُ ظاہر ہی اوسکی ہستی دلیلون کی کثرت کے سبب سے وَالْبَاطِنُ اور پوشیدہ ہی اوسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسرون مذکورون محققون کے اقوال اس آیت مین حدون سے تجاوز کر گئے ہین شرح وبسط تمام کے ساتھ جواہر التفسیر مین تحریر ہین یہان دو قول پر اختصار کیا جاتا ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارت کی روسے کہتی ہی کہ ای آدمی خلق عالم کی تیرے حق مین چار گروہ ہین ایک وہ گروہ جو اول حال مین تیرے کام آئے جیسے مان باپ دوسرا وہ گروہ جو اخیر عمر مین ہاتھ پکڑتا ہی جیسے بیٹے پوتے تیسرا وہ گروہ جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہی جیسے دوست آشنا خدمتگار چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی جیسے عورتین اور لونڈیان پس رب العالمین فرماتا ہی کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور اونکو اپنا کارساز نہ جان

اسواسطے کہ اول مین ہون کہ مین نے تجھے معدوم سے موجود کیا اور آخر مین ہون کہ تیری رجوع میری طرف ہوگی ظاہر مین ہون کہ تیری صورت بھی بہت اچھی طرح پر مین نے آراستہ کی اور باطن مین ہون کہ حقائق کے بھید تیرے دل مین مینے امانت رکھے ہین رباعی اول آخر توئی کیست حدوث وقدم + ظاہر وباطن توئی چیست وجود وعدم + اول بے انتقال آخر بے ارتحال + ظاہر بے چند وچون باطن بے کیف وکم + بحر الحقائق مین ہی کہ وہ اول ہی عین آخریت مین اور آخر ہی عین اولیت مین اور اسی طرح ظاہر ہی عین باطنیت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ خدا کو کس چیز سے آپنے پہچانا فرمایا اس سبب سے کہ اضداد کو اوسنے جمع کرلیا ہی پھر یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جمع اضداد متصور ہی نہین مگر ایک حیثیت اور ایک اعتبار سے اوس ایک مین نظم اولی وہم در اول آخری + باطنی وہم دران دم ظاہری + تو محیطی بر ہمہ اندر صفات + وز ہمہ پاکی ومستغنی بذات + وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزین عَلِيمٌ جانتا ہی اول اور آخر اوسکے علم مین برابر ہی اور ظاہر وباطن اوسکے علم کے سامنے یکسان ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اپنی قدرت کاملہ سے فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ روز کی مدت مین تاکہ فرشتے اونکا پیدا ہونا ایک کے بعد ایک دیکھین ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر اوسنے قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ عرش کی تدبیر کا اور اپنے ارادے کے موافق اوسکے متعلق امور جاری کرنے کا يَعْلَمُ جانتا ہی مَا يَلِجُ وہ چیز جو اندر آتی ہی فِي الْأَرْضِ زمین مین جیسے وہ بیج جو بوتے ہین اور مینہ کے قطرے اور خزانے اور مردے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہی اوس چیز کو جو زمین سے نکلتی ہی جیسے نباتات اور معدنیات اور کچھ دفینے دنیا مین اور باقی بعض خزانے اور سب مردے آخرت مین وَمَا يَنزِلُ اور جانتا ہی وہ چیز جو اوترتی ہی مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے جیسے مینہ برف اولا فرشتے احکام وَمَا يَعْرُجُ اور جو چیز بلند ہوکے چلی جاتی ہی فِيهَا آسمان مین جیسے اعمال اور ادعیہ اور وہ فرشتے جو بندون کے عمل لکھتے ہین وَهُوَ مَعَكُمْ اور اسکا علم تمہارے ساتھ ہی علم اور قدرت کی راہ سے عموماً اور فضل اور رحمت کی راہ سے خصوصاً أَيْنَ مَا كُنتُمْ جہان کہین تم ہو یعنی علم اور قدرت کا ساتھ ہونا کسی حال مین تمسے جدا نہین ہوتا اور یہ معیت عقل سے مفہوم نہین ہوتی بلکہ اوسے ذوق کشف سے پاتا ہی مثنوی این معیت مے نہ گنجد در بیان + نے زمان ار و خبر روے مکان وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيرٌ دیکھنے والا ہی اور اوسپر جزا دیگا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اوسی کے واسطے ہی حکمرانی اور فرمان روائی آسمانون اور زمینون مین یہ کلام مکرر لانا اس جہت سے ہی کہ اول ابتدا پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہی اور دوسرا دوبارہ پیدا کرنے سے جیساکہ وہ فرماتا ہی کہ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین انجام کامون کے يُولِجُ اللَّيْلَ اندر کرتا ہی رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات کی گھڑیون مین سے دن مین بڑھاتا ہی وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ اور اندر کرتا ہی دن کو رات مین یعنی دن کی گھڑیون مین سے رات مین بڑھاتا ہی چارون فصلون کے اختلاف کے موافق وَهُوَ عَلِيمٌ اور وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُورِ وہ باتین جو دلون مین پوشیدہ ہین آمِنُوا ایمان لاؤ ای کافرو بِاللَّهِ اللہ کا اور اوسے ایک جانو وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اونکو

سچ مانو وَاَنْفِقُوْا اور دو مِمَّا جَعَلَكُمْ اون مالون مین سے کہ کردیا ہی خدا نے تمکو مُّسْتَخْلَفِيْنَ خلیفہ اگلون کا تصرف
کرنے کو فِيْهِ اوسمین یعنی وہ مال جو پہلے اورون کے ہاتھ مین تھا اور اونکے مرنے کے بعد تمھارے تصرف مین آیا اوس مال مین سے
خدا کی راہ مین خرچ کرو فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا و رسول کا مِنْكُمْ تم مین سے وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا
اونھون نے مال زکوۃ اور جہاد اور سب خیرات مین تو لَهُمْ اونکے واسطے ہی اَجْرٌ كَبِيْرٌ ○ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ جنت ہی اور
اوسکی نعمت وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ اور کیا ہی تمکو کہ نہین ایمان لاتے ہو بِاللّٰهِ خدا کا اور اوسکی وحدانیت کا اقرار
نہین کرتے ہو وَالرَّسُوْلُ اور حال آنکہ رسول يَدْعُوْكُمْ پکارتا ہی تمکو دلیل اور حجت کے ساتھ لِتُؤْمِنُوْا تاکہ ایمان
لاؤ بِرَبِّكُمْ اپنے رب کا وَقَدْ اَخَذَ اور تحقیق کہ لیلیا ہی خدا نے مِيْثَاقَكُمْ عہد تمھارا روز الست مین اپنی ربوبیت کے
اقرار اور شرک کی نفی پر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم مُّؤْمِنِيْنَ ○ باور رکھنے والے اوس عہد کو هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ وہ ہی وہ خداوند
جو اوتارتا ہی عَلٰى عَبْدِهٖ اپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر یعنی قرآن یا معجزے کھلے ہوے
لِّيُخْرِجَكُمْ تاکہ نکالے تمکو خدا قرآن کے سبب سے یا رسول کی دعوت کی وجہ سے مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون سے کفر کی اِلَى النُّوْرِ
نور ایمان کی طرف یا جہل سے علم کی طرف یا ضلالت سے ہدایت کی جانب اور مخالفت سے موافقت کی طرف اور فتوحات مین ہی
کہ ظلمت حجاب سے نور تجلی کی طرف وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ بِكُمْ تمھارے ساتھ لَرَءُوْفٌ ضرور مہربان ہی کہ قرآن بھیجا ہی
رَّحِيْمٌ ○ رحمت کرنے والا کہ رسول کو دعوت کا حکم فرماتا ہی وَمَا لَكُمْ اور کیا ہی تمکو اور تم کیا فائدہ دیکھتے اور کیا عذر
رکھتے ہو اَلَّا تُنْفِقُوْا اس بات مین کہ خرچ نہین کرتے ہو اپنے مال فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین وَلِلّٰهِ حال آنکہ خدا ہی کے
واسطے ہی مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میراث آسمانون اور زمینون کی جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہی وہ اہل زمین اور
اہل آسمان کے فنا ہو جانے کے بعد اوسی کی طرف رجوع کریگا اور آج بھی اوسی کے واسطے ہی مگر خلق اوسمین تصرف [illegible]
اورون کا دست تصرف کوتاہ ہو کر وہ سب حق تعالی کی طرف پھریگا اس کلام مین خرچ کرنے کی رغبت دلانا ہی [illegible]
یہ بات جان لی کہ یہ مال تمھارے ہاتھ مین باقی نہ رہینگے تو بارے خدا کا حکم اوسمین نگاہ رکھو اور اوسمین سے اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کرلو
لَا يَسْتَوِيْ برابر نہین ہی مِنْكُمْ تم مین سے اے مومنو مَّنْ اَنْفَقَ جو کوئی خرچ کرے مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ فتح مکہ کے قبل کہ اہل اسلام
بے ساز و سامان اور بے برگ و بے نوا ہین وَقٰتَلَ اور قتال کرے خدا اور رسول کے دشمنون سے ایسا مومن جان و مال تصدق کرنے والا
فتح مکہ کے قبل اوسکے برابر نہین ہی جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا داعیہ رکھے اسواسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ اور
قتال کرنے کی چندان حاجت نہ پڑیگی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو قبل فتح مکہ مال خرچ کرتے ہین اور قتال [illegible] اَعْظَمُ بہت
بڑے ہین دَرَجَةً درجہ اور مرتبہ کی رو سے مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا اون لوگون سے جو خرچ کرین مِنْ بَعْدُ فتح کے بعد
وَقٰتَلُوْا اور قتال کرین وَكُلًّا اور سبکو جو خرچ اور قتال کرتے ہین فتح کے قبل و بعد وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى [illegible]
دیا ہی خدا نے اونکو بہشت کا مگر اونکے درجے متفاوت ہونگے وَاللّٰهُ اور اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تم کرتے ہو

خرچ اور قتال اخلاص سے یا ریا کے ساتھ خَبِیْرٌ ۝ خبر رکھتا ہی اکثر مفسرین بات پر ہین کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی اسواسطے کہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرون سے جھگڑا وہ حضرت صدیق ہی تھے اور اسی مضمون کی طرف اشارہ کرکے کسی نے اونکی شان مین کہا ہی رباعی صاحب قدم مقام تجرید + سر دفتر جملہ اہل توحید + در جمع مقربان سابق + حقا کہ جز او نبود صادق + مَنْ ذَا الَّذِیْ کون ہی ایسا یُقْرِضُ اللّٰہَ قرض دے اللہ کو یعنی خرچ کرے اپنا مال بدلے کی امید پر اسواسطے کہ وہ بدلے کا طالب ویسا ہی جیسے قرض دیتا ہی قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی جی کی خوشی سے اخلاص کے ساتھ فَیُضٰعِفَہٗ تاکہ زیادہ کرے اوسکے قرض کی جزا اور بدلا لَہٗ اوسکے واسطے یعنی اوسکا اجر مضاعف کرے وَلَہٗ اور اوسکے واسطے ہو اَجْرٌ کَرِیْمٌ ۝ اجر بزرگ کہ جنت ہی یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ یاد کر اوسدن کو جب دیکھیگا تو ایمان والے مردون کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو صراط پر اوسدم کہ یَسْعٰی دوڑیگا نُوْرُھُمْ نور اونکی توحید کا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ اونکے آگے تاکہ وہ آسانی سے گذرین وَبِاَیْمَانِھِمْ اور اونکے داہنی طرفون سے تاکہ اونکو بہشت کی راہ دکھلائے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ہر ایک کا نور اوسکے عمل کی قدر ہوگا کسی کا نور ایسا وسیع ہوگا کہ صنعا سے عدن تک اور دوسرے کا نور ایک پہاڑ کے برابر اور کسی کا ایک درخت کی قدر اور سب سے کم نور اتنا ہوگا کہ اوس نور والا اپنے قدم رکھنے کی جگہ دیکھے بارے کوئی ایماندار الا بے نور نہوگا اور فرشتے اونسے کہینگے کہ بُشْرٰىکُمُ الْیَوْمَ خوشخبری تمھاری آج جَنّٰتٌ داخل ہونا ہی جنتون مین کہ برابر تَجْرِیْ جاری ہین مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اوسکے مکانون اور درختون کے نیچے سے نہرین اور رہوگے تم خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ اوسمین ذٰلِکَ اور یہ خوشخبری ہمیشہ کے واسطے جنتون کی ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وہ چھٹکارا اور مراد پانا ہی بڑا اسواسطے کہ قیامت کے سب ہولون سے بیخوف ہوکر دار الجلال مین پہونچوگے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھوگے مصرع ہزار جان مقدس فدای دیدارش + ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنون کو صراط پر نور دینگے اور کافرون اور منافقون کو بے نور چھوڑینگے اور مومن جب مونھ پھیرینگے تو سب صراط روشن ہو جائیگی تو منافق اونسے نور مانگینگے اور اونکو نور نہ پہونچیگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کرو وہ دن کہ کہینگے منافق مرد وَالْمُنٰفِقٰتُ اور منافق عورتین لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو کہ ایمان لائے ہین یعنی مومنون سے التماس کرینگے کہ تم انْظُرُوْنَا نظر کرو ہماری طرف نَقْتَبِسْ تاکہ لین ہم نور مِنْ نُّوْرِکُمْ تمھارے نور سے جو ہماری طرف دیکھو قِیْلَ ارْجِعُوْا تو کہا جائیگا یعنی مومن لوگ یا فرشتے منافقون سے کہینگے کہ پھر جاؤ وَرَآءَکُمْ اپنے پیچھے یعنی دنیا میں جاؤ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا پھر ڈھونڈھو روشنی اسواسطے کہ محشر مین نور نہین حاصل کرسکتے دنیا سے اپنے ساتھ لانا چاہیے بیت کار اینجا کن کہ تشویش ست در محشر بسے + آب از اینجا بر کہ در دریا بسے شور و شرست + منافق لوگ یہ بات نہ سمجھکر اس خیال سے کہ نور اونکے پیچھے ہی پیچھے کی طرف مونھ پھیرینگے فَضُرِبَ پس کھینچی جائیگی یعنی حکم الہی سے فرشتے کھینچدینگے بَیْنَھُمْ درمیان مومنون اور منافقون کے بِسُوْرٍ ایک بڑی دیوار جیسے شہرپناہ کہ لَّہٗ بَابٌ

اوسکے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اوس دروازہ مین داخل ہوجاینگے بَاطِنُهٗ بھیتر دیوار کا کہ اوسمین مومن جاتے ہین فِيْهِ الرَّحْمَةُ اوسمین رحمت ہوگی اسواسطے کہ بہشت کے نزدیک ہے وَظَاهِرُهٗ اور باہر دیوار کا مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ اوسکے آگے سے کہ منافقون کی طرف ہی عذاب ہوگا اسلیے کہ دوزخ کے نزدیک ہے پس منافق جب پیچھے دیکھینگے اور نور نظر نہ آئیگا تو پھر مومنون کی طرف متوجہ ہونگے تو ایک دیوار دیکھینگے اپنے اور مومنون کے درمیان مین کہ آڑ ہوگئی ہے اور ایک دروازہ اوسمین ہے اوس دروازہ سے مومنون کو دیکھینگے کہ ٹہلتے ہوئے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہین تو يُنَادُوْنَهُمْ پکارینگے اونکو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہینگے ای مومنو اَلَمْ نَكُنْ کیا نہ تھے ہم مَّعَكُمْ ؕ تمھارے ساتھ دنیا مین اور تمھاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمھارے ساتھ روزے رکھتے تھے تو قَالُوْا بَلٰى مومن کہینگے کہ ہان ظاہر مین تم ہمارے ساتھ تھے وَلٰكِنَّكُمْ اور مگر تمنے فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ ہلاک کین والدین اپنی جانین اور نفاق کے سبب سے گناہون کا مزہ چکھا تاکہ عذاب کے مستحق ہوگئے وَتَرَبَّصْتُمْ اور دیر کی تمنے توبہ مین وَارْتَبْتُمْ اور شک کیا تمنے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب دیا تمکو تمھاری آرزوون نے یعنی بڑی لمبی امیدین تمنے کین حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آگیا حکم الٰہی تمھاری روح قبض کرنے کو وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا ناپائدار دنیا نے فَالْيَوْمَ تو آج لَا يُؤْخَذُ نہ لیجائیگی مِنْكُمْ تمسے ای منافقو فِدْيَةٌ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اور بدلہ نہ لینگے اونسے بھی جو کافر ہوئے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ تمھارا اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی هِيَ وہ آگ ہے مَوْلٰىكُمْ ؕ بہت سزاوار ہی تمھارے واسطے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بُری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ لکھا ہی کہ مومنون نے مکہ معظمہ مین فقر و فاقہ کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بحد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اونکے ہاتھ آیا اور اونپر نعمت کشادہ ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اونکے وظائف عبادت مین ظاہر ہوئے تو یہ آیت آئی کہ اَلَمْ يَاْنِ کیا وقت نہین آیا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ یہ کہ ڈرین اور نرم ہوجائین اونکے دل لِذِكْرِ اللّٰهِ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وَمَا نَزَلَ اور اوسکے واسطے جو اوتارا خدا نے مِنَ الْحَقِّ ۙ یعنی اپنا کلام کہ حق ہے اور ایک قول یہ ہی کہ بعضے صحابہ مین مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اوتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت [illegible] ایک گروہ کہتا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وقت نہین آیا اونپر جو ایمان لائے ہین زبان سے کہ اونکا دل اوس سے خبر نہین رکھتا کہ وہ ڈرین اور اخلاص کو اپنا شعار کرلین وَلَا يَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ ای مومنو كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون کے مانند جو دیے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہود و نصارا کے مثل نہو کہ اونکو توریت اور انجیل دی فَطَالَ پھر کھینچا عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ اونپر زمانہ یعنی بڑی عمر پائی اور امید بڑھائی فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ تو سخت ہوگئے اونکے دل اور اونمین خشوع و خضوع نہ رہا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین سے فٰسِقُوْنَ ۝ خارج ہین اپنے دین سے اور چھوڑے ہوئے ہین اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت سے اور بعضون نے

کہا ہے کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہے اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہے ابیات دے کز نور معنی نیست روشن + مخوانش دل کہ آن
سنگ ست وآہن + دے کز گرد غفلت زنگ دارد + ازان دل سنگ وآہن ننگ دارد + اِعْلَمُوْٓا جان لو اے بعث کے منکرو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ
یُحْیِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہے زمین بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد اور اوسی طرح زندہ کریگا مردون کو
قَدْ بَيَّنَّا تحقیق کہ ظاہر کین ہمنے لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیان لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○
شاید تم اپنی عقلین دلیل پکڑنے مین لڑاؤ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ تحقیق کہ صدقہ دینے والے وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ
دینے والیان اور بکرنے صاد کو فقط زبر پڑھا ہے بے تشدید یعنی تصدیق کرنے والے اور تصدیق کرنے والیان جنھون نے خدا او
رسول کو سچا جانا وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ اور حال آنکہ قرض دیا اونھون نے خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ
مالون مین سے يُّضٰعَفُ زیادہ کیا جاتا ہے لَهُمْ اونکے واسطے اونکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہے
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ خدا کا
اور اوسکے رسولون کا اونکے احکام اور اونکی دی ہوئی خبرون مین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وہ صدیق ہین
یعنی بڑے سچے وَالشُّهَدَاۗءُ اور گواہ ہین قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس نبیا پر اور اگلی امتون پر اور بعض کے
قول کے موافق جو وَالشُّهَدَاۗءُ کو مبتدا جانتے ہین آیت کے یہ معنی ہین کہ اور جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوے وہ خدا کے پاس ہین
قرب کے درجون مین لَهُمْ اَجْرُهُمْ اونکے واسطے ہے اونکا اجر جسکا ہمنے وعدہ کیا ہے وَنُوْرُهُمْ اور اونکا نور کہ روز حشر مین اونکے
ساتھ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جنھون نے چھپایا حق اور پیغمبرون کی نبوت کا انکار کیا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور اونھون نے
تکذیب کی ہماری آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمنے اوتارین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ دوزخ مین
رہنے والے ہین اِعْلَمُوْٓا جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اس بات کو کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہے
وَّلَهْوٌ اور بیہودہ ہے اور رنج کھینچنا ہے متاع دنیا کی طلب مین اور لڑکون کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہے بیت بازیچہ ایست
طفل فریب این متاع دہر + بے عقل مردمان کہ بدو مبتلا شدند + وَّزِيْنَةٌ اور آرائش ہے خوش مزہ کھانون اور عمدہ کپڑون
اور پاکیزہ مکانون اور راہوار سواریون مین وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ اور فخر کرنا ہے باہم جاہ ونسب مین وَتَكَاثُرٌ فِي
الْاَمْوَالِ اور اترانا ہے کثرت اموال وَالْاَوْلَادِ اور کثرت اولاد مین اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین یہ کھیل
برطرف ہوجائیگا اور اوسکی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے بدل جائیگی اور آرائشین جاتی رہینگی اور فخر کرنا اور زیادتی
چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست ونابود ہوجائیگا تو اوسکی مثل جلد زائل اور منتقل ہوجانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ
مینھ کی مثل ہے جو پیاسی زمین پر برستا ہے اور جو بیج زمین مین پڑے ہین اوسکے سبب سے جلد اوگ آتے ہین اور درخت
کھڑے ہو جاتے ہین پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے اَعْجَبَ الْكُفَّارَ تعجب اور خوشی مین لاتا ہے نَبَاتُهٗ وہ جو اوگا ہے
اوس مینھ سے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہوجاتا ہے سماوی یا ارضی آفت کے سبب سے فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

ع ۹

پھر دیکھتا ہی تو اوس گھاس کو زرد ہری ہونے کے بعد ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط پھر ہو جاتی ہی زرد ہونے کے بعد روندی اور ٹوٹی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِی الْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عَذَابٌ شَدِیْدٌ عذاب سخت ہی خدا کے دشمنون کو کہ تمام عمر دنیا طلبی مین بسر کر کے حق کو بھولے رہے وَّمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہی مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ ط اور خوشی خدا کے دوستون کو جنھون نے طلب مولا مین دنیا اور عقبی دونون کو ترک کر دیا رباعی ای طالب دنیا تو بسے مغروری + وی مائل عقبی تو یکے مزدوری + وی آنکہ ز میل ہر دو عالم دوری + تو طالب نو بلکہ عین النوری + وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ مگر متاع جو فریب دے اور باقی نہ رہے اور متاع غرور اوس شخص کی نسبت ہی جو دنیا کو اخروی نعمتین حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس اور خواہش کے مزون مین پھنسکر آخرت کے کام مین نہ مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب سے مقاصد عقبی حاصل کرنے مین کوشش کرتا ہی اور خدا کو راضی کر کے بہرہ مند ہوتا ہی اوسکی نسبت دنیا متاع سرور ہی متاع غرور نہین نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ بیت مال اگر بہر حق باشد حمول + نعم مال الصالحین گفتہ رسول + سَابِقُوْٓا بڑھ جاؤ اور جلدی کرو اِلٰی مَغْفِرَةٍ اون کامون کی طرف جو موجب مغفرت ہین مِّنْ رَّبِّکُمْ تمھارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہی یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ یا جہاد یا پہلی تکبیر یا جماعت مین حاضر ہونا سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے مین جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہی وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور سبقت کرو جنت کی جانب مین کہ اوسکا عرض کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لا مثل آسمان و زمین کے عرض کے ہی اس شرط پر کہ سبکو باریک باریک ورق کر کے باہم جوڑ دین اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہی ایسی بہشت لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے مین خدا کا وَرُسُلِهٖ ط اور اوسکے رسولون کا ذٰلِکَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی توفیق فَضْلُ اللّٰهِ خدا کا فضل و کرم ہی یُؤْتِیْهِ دیتا ہی اپنی عنایت سے مَنْ یَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ اور اللہ بڑے فضل والا ہی مومنون پر دنیا مین ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت مین مغفرت اور رضامندی کے سبب مَآ اَصَابَ نہ پہونچتی ہی اور نہ پہونچیگی مِنْ مُّصِیْبَةٍ کوئی مصیبت فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے قحط اور گرانی اور مال و کھیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اور نہ تمھاری ذاتون مین جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مر جانا اور سوا اسکے اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مگر یہ کہ لکھی گئی ہی لوح محفوظ مین مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا پہلے سے اسکے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو یا زمین کو یا تمھاری ذاتون کو اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا باوصف اونکی کثرت کے عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ○ ﺎلا اللہ پر آسان ہی اوسنے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل مین یہ حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلون مین یہ بات قرار پکڑے اور بندے یہ امر جان لین کہ احکام ازلی مندفع نہین ہوتے حق تعالی فرماتا ہی کہ ازل مین یہ حکم ہمنے تمپر لکھ رکھے ہین لِّکَیْلَا تَاْسَوْا تاکہ تم اندوہگین نہو اور غم نہ کرو عَلٰی مَا فَاتَکُمْ اوس چیز پر جو فوت ہوئی مال اولاد و صحت عافیت وَلَا تَفْرَحُوْا اور

نہ خوش ہو بِمَآ اٰتٰىكُمْ بسبب اوس چیز کے جو دی تمکو دنیا کی پونجی یہ خبر دینا نہی اور منع کرنے کے معنی مین ہی یعنی اگر دنیا
تمھاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہو اور اگر دنیا تمسے منھ پھیرے تو تم غمگین نہو اسواسطے کہ نہ اسکا اعتبار رہتا ہے نہ اوسے قرار ہی
بیت گر دست دہد گدای شادی نکنید ٭ ور فوت شود نیز زنو غم ٭ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو شخص اس آیت پر
عمل کرے البتہ زہد کو دونون کنارون سے لیلے یعنی وہ پورا زاہد ہوجائے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی مال ار بتو رو نہد
مشو شاد ازان ٭ ور فوت شود مشو بفریاد ازان ٭ چون نیست پسندیدہ لیکن یاد ازان ٭ تا دنیا و نیست شود آباد ازان ٭ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب سے دوسرے پر زیادتی کرے فَخُوْرِ ۝
اترانے والے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ دارون اور ہمسرون پر فخر کرتا ہی پھر حق تعالی اونکا حال بیان کرتا ہی
کہ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ مختال اور فخور وہ لوگ ہین کہ باوصف دنیا داری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہین اور اپنا مال
راہ خدا مین نہین صرف کرتے وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونے کے ساتھ حکم کرتے ہین لوگون کو بھی بِالْبُخْلِ ط بخل
کرنے کا تمیان مین ہی کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہین کہ انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور
احوال کا جو علم حاصل تھا اوسے ظاہر کرنے مین اونھون نے بخل کیا اور اوسے پوشیدہ کرکے اورون کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جسنے منھ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ هُوَ
الْغَنِيُّ وہ بے پروا ہی دنیا اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سے الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ذات اور صفات مین کہ اعداے دین کا منھ پھیرنا
اور انکار کرنا اوسے کچھ ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہمنے بھیجے اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبرون کے پاس
بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ کہ وہ معجزے ہین یا واضح شریعتون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہمنے مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ اونکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصالح کو شامل تھی وَالْمِيْزَانَ اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ ترازو لِيَقُوْمَ
النَّاسُ تاکہ قائم ہوجائین لوگ بِالْقِسْطِ ۚ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت ایک دوسرے کے درمیان اوسکے سبب سے
حقوق برابر کرلین اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اوتری اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے اسباب
نازل کرنا اور اوسے بنانے کا حکم کرنا مراد ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور بھیجا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہی کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا مین آئے تو لوہے کی تین چیزین اونکے ساتھ تھین تبر [illegible] سندان معالم التنزیل مین ہی کہ خدا نے
چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجین پانی آگ نمک لوہا فِيْهِ لوہے مین بَاْسٌ شَدِيْدٌ لڑائی سخت ہی یعنی لڑائی مین
جو ہتھیار کام آتے ہین وہ لوہے سے بنائے جاتے ہین خواہ دشمن کو دفع کرنے کے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی اور خنجر اور اسکے
مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے مین ہین فائدے لوگون کے واسطے
اسلیے کہ جنگ وضرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہی اور کوئی حرفہ ونہین ہی جسمین لوہے کا دخل نہو
اور خود یہ النفع اوسکا یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے تیر اور تلوار سے ڈرتے ہین اور مسلمان اکثر شہرون مین کافرون سے بیخوف رہتے ہین

پس حق تعالیٰ نے لوہا اسواسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن ڈرین اور ترازو بھیجی تاکہ تول کے معاملات سچائی کے ساتھ فیصل ہوا کرین اور کتاب اسواسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل مین تمیز اور فرق ہوجائے **وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ** اور تاکہ دیکھے اللہ **مَنْ يَّنْصُرُهٗ** اوس شخص کو جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے **وَرُسُلَهٗ** اور مدد دیتا ہے اوسکے رسولون کو کافرون کے ساتھ جہاد کرنے مین ہتھیار استعمال کرنے کے سبب سے اس سے مرد مومن مراد ہے جو مدد دیتا ہے پیغمبر کو **بِالْغَيْبِ** پوشیدگی کے ساتھ یعنی جب کہ پیغمبر موجود نہون اسواسطے کہ منافق لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپکی غیبت مین یار اور ہوا دار نہ تھے **اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ** بیشک اللہ قادر ہے دشمنون کو ہلاک کرنے پر **عَزِيْزٌ** ؏ غالب ہے سب پر حکم کے ساتھ **وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا** اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا **نُوْحًا** نوح علیہ السلام کو بنی قابیل کی طرف **وَّاِبْرٰهِيْمَ** اور ابراہیم خلیل کو نمرودیون کی طرف **وَجَعَلْنَا** اور امانت رکھی ہمنے **فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ** اونکی اولاد مین نبوت **وَالْكِتٰبَ** اور وحی بھیجی ہمنے اونکی طرف وہ کتاب جو اونکے نام تھی **فَمِنْهُمْ** پس بعضے وہ لوگ جنکی طرف انبیا علیہم السلام آئے **مُّهْتَدٍ** راہ پائے ہوئے ہین یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر **وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ** اور بہیترے اونمین سے **فٰسِقُوْنَ** ؏ باہر نکلجانے والے ہین راہ حق سے یعنی رسولون اور کتابون پر ایمان لائے **ثُمَّ قَفَّيْنَا** پھر پیچھے لائے ہم **عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ** عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اونکی امتون کے **بِرُسُلِنَا** اپنے رسولون کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسماعیل اسحاق یعقوب یوسف علیہم السلام کو **وَقَفَّيْنَا** اور پیچھے لائے ہم ان سولون کے اور پورے کردیے ہمنے انبیا بنی اسرائیل **بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ** عیسیٰ فرزند مریم پر **وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ** ۵ اور عطا کی ہمنے اوسے کتاب انجیل **وَجَعَلْنَا** اور ڈالی ہمنے **فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ** اون لوگون کے دلون مین جنھون نے عیسیٰ کی پیروی کی **رَاْفَةً** مہربانی **وَّرَحْمَةً** ط اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والون کو ہمنے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کردیا **وَرَهْبَانِيَّةَ** اور اونھون نے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے **ابْتَدَعُوْهَا** نیا کیا اونھون نے اوسے **مَا كَتَبْنٰهَا** ہمنے فرض نہین کیا تھا وہ **عَلَيْهِمْ** اونپر اور وہ اسطرح تھا کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکی امت مین سے بعض نے احکام انجیل سے ہاتھ اوٹھایا اور کافر ہوگئے اور بعضے اوسی دین پر رہے اور لوگون مین سے نکلکر پہاڑون پر چلے گئے اور کھانا پینا پہننا نکاح چھوڑ کر بڑی ریاضتین اور مشقتین اختیار کین اور اونپر فرض نہ تھا **اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ** مگر خدا کی خوشنودی طلب کرنا اور اونھون نے رہبانیت اختیار کی **فَمَا رَعَوْهَا** پھر اونھون نے نہ رعایت کی اوسکی اور نہ نگاہ رکھا اوسے **حَقَّ رِعَايَتِهَا** ج جو حق تھا اوسکی رعایت اور حفاظت کا بلکہ تین خداؤن کے قائل ہوکر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوگئے اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمیون نے حضرت مسیح علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نہ کرکے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے سرفراز ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوئے حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا کہ **فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** پھر دیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے **مِنْهُمْ** راہبون مین سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

ع ۲

اَجْرَهُمْ اونکا اجر کہ بڑا ثواب اور بہیہ بزرگی ہی وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے نصارا فٰسِقُوْنَ ○ باہر نکلے ہوے ہین دائرہ ایمان سے پھر اہل کتاب کو فرماتا ہی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے رسولون پر اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو عذاب الٰہی سے وَاٰمِنُوْا اور ایمان لاؤ بِرَسُوْلِهٖ اوسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر يُؤْتِكُمْ تاکہ دے تمکو كِفْلَيْنِ دو حصے مِنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب سے اور ایک حصہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور خاص کرے تمہارے واسطے نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ نور کہ اوسکے سبب سے چلوگے اور گذروگے صراط پر وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے گناہ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہی مومنون کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان اونپر لکھا ہی کہ دو حصے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور اونمین سے جو ایمان نہ لائے تھے اونھون نے اونپر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ اپنے کرم سے اونکو دو حصے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہی لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ تاکہ جانیں وہ اہل کتاب جو میرے حبیب پر ایمان نہ لائے اَلَّا يَقْدِرُوْنَ یہ کہ بیشک وہ قادر نہوگے عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل سے یعنی اون بزرگیون مین سے جو اونکے ایمان والون کے واسطے مذکور ہوئین اونکے لیے کوئی چیز بھی نہوگی اور اونھین نہ پہونچیگی وَاَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِيَدِ اللّٰهِ خدا کے دست قدرت مین ہی يُؤْتِيْهِ عطا کرتا ہی اوسے مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ بڑے فضل والا ہی یعنی اتنی بڑی نعمت والا جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہی قطعہ فیض کرم رسانده از شرق تا بغرب + خوان نعم نہادہ از قاف تا بقاف + ہستند بیش و کم ز نوال تو بہرہ مند + دارند نیک و بد بعطاے تو اعتراف +

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ مجادلہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک دن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے آرزو کا اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انت علی کظہر امی یعنی تو مجھ ایسی ہی جیسے میری مان کی پشت اور اسے ظہار کہتے ہین جاہلیت مین ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور اس باب مین دادخواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی حضرت نے فرمایا کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ لڑکون کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انیس کی مفارقت کے سبب سے نہایت غمگین ہوئین اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر رونیا اور آسمان کی طرف کرکے دعا کی کہ اللّٰھم انی اشکو الیک یعنی یا اللہ مین تجھسے شکایت کرتی ہون پس فوراً یہ آیت آئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہی تیرے ساتھ فِيْ

زَوْجِهَا اپنے شوہر کے باب مین وَتَشْتَكِيْٓ اور فریاد کی اور اپنی شکایت اوٹھائی اِلَى اللّٰهِ ڰ خدا کی طرف وَاللّٰهُ يَسْمَعُ
اور خدا سنتا ہی تَحَاوُرَكُمَا ط جواب دینا اور بات پھیرنا تم دونون کا یعنی ای ہمارے حبیب تم کہتے تھے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی
کہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بیشک اللہ سننے والا ہی لوگون کے اقوال بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہی اونکے احوال
یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین مِنْكُمْ تم مردون
مین سے مِّنْ نِّسَآئِهِمْ اپنی عورتون سے اور کہتے ہین کہ تیری پشت مجپر مثل میری ماں کی پشت کے ہی مَّا هُنَّ نہین ہین
اونکی عورتین اُمَّهٰتِهِمْ ط اونکی مائین یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ نہین ہین
اونکی مائین در حقیقت اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ط مگر وہ عورتین جو جنی ہین اونکو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان اور دودھ
پلانے والیان ملکے حکم مین ہین وَاِنَّهُمْ اور بیشک مرد لَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہین مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ بے جانی بوجھی بات
وَزُوْرًا ط اور جھوٹ کہ ہرگز جورو ماں نہین ہوتی وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ لَعَفُوٌّ عفو کرنے والا ہی اونکے گناہ جو اس قول سے
توبہ کرتے ہین غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا اونکو کفارے واجب کرکے اور ظہار زوجہ کو تشبیہ دینا ہی اوس چیز کے ساتھ کہ تعبیر کرین ساتھ اوسکے
زوجہ سے یا اوسکے کسی جزو عام کو تشبیہ دینا اوس عضو کے ساتھ جسپر لوگون کو نظر ڈالنا حرام ہی اون عورتون کے اعضا مین سے جنکے ساتھ
نکاح کرنا حرام ہی نسب کی وجہ سے خواہ رضاعت کے سبب سے جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے کہ تیری پیٹھ مجپر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا تیرا سر
یا تیرا نصف عضو مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا میری بہن یا پھوپی یا خالہ کے پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہی اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات
کہنے سے شوہر مظاہر ہوجاتا ہی وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ اور وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین مِنْ نِّسَآئِهِمْ اپنی عورتون سے ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہین لِمَا قَالُوْا اوسکے توڑنے کے واسطے جو اونھون نے کہا ہی یعنی اوس سے وطی کا قصد کرین یہ تفسیر امام اعظم
علیہ الرحمہ کے مذہب پر ہی یا روک رکھین اپنی عورت کو جورو ہونے پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو باوجود امکان طلاق کے اور یہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی یا وطی کرے یہ امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر ہی اور اونکے نزدیک عود وطی ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور بہر تقدیر
کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہی کہ جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اوس سے وطی کا یا اپنی جورو ون مین اوسے نگاہ رکھے یا وطی
کر بیٹھے فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ تو اوسپر ہی آزاد کرنا ایک بندے کا مومن ہو خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بندہ مومن آزاد کرنا چاہیے مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ط پہلے اس سے کہ مرد ظہار کرنے والا اور
عورت جس سے ظہار کیا گیا مس کرین ایک دوسرے کو اور فائدہ اوٹھائین باہم اور بعضے اس بات پر ہین کہ مس جماع سے کنایہ ہی اور جس
عورت سے ظہار کیا گیا اوس سے جماع حرام ہی کفارہ دینے کے قبل ذٰلِكُمْ یہ حکم کفارہ کا جسکے تم مامور ہو تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ط
نصیحت کیے جاتے ہو اوسکے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا وہ چیز جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہی اور اوسپر پوشیدہ نہین ہی فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پھر جو بندہ نہ پائے یا بندہ کا مالک ہو مگر اوس سے خدمت
لینے کا محتاج ہی یا اوسکے پاس بندہ کی قیمت ہی مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہی تو اوسے چاہیے کہ روزہ کی طرف نقل کرے یہ قول امام شافعی

علیہ الرحمہ کا ہی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بندہ ہی آزاد کرتے ہین اور حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک یہ بات ہی کہ اگر بندہ رکھتا ہی
تو اوسے آزاد کر دینا چاہیے ہرچند اوس سے خدمت کا محتاج ہو لیکن اگر بندہ کی قیمت رکھتا ہی اور خرچ کو محتاج ہی
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تو اوسپر ہین روزے دو مہینے کے پے در پے کہ اوسکے درمیان بے عذر افطار نہ کرے
اور اگر افطار کریگا تو پھر نئے سر سے روزے رکھے اور اگر عذر رکھتا ہی تو اسمین اختلاف ہی اور یہ روزے رکھنا چاہیے مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَتَمَاسَّا قبل اسکے کہ ایک دوسرے پر پہونچین مباشرت کے ساتھ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ پھر جو کوئی نہ سکے روزے
رکھنا فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا تو اوسپر کھانا کھلانا ہی ساٹھ مسکینون کو ہر ایک کو آدھا صاع گیہون اور ایک
صاع اور اناج اور امام شافعی کے مذہب پر ایک مد طعام دینا چاہیے ذَٰلِكَ یہ ظہار کا بیان ہوا یا یہ احکام مقرر ہوے
لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ تاکہ تصدیق کرو خدا کی وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کی اوامر اور نواہی قبول کرنے کے ساتھ وَتِلْكَ
اور یہ احکام حُدُودُ اللَّهِ حدین ہین خدا کی کہ اوس سے نہین درگذر سکتے وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے
جو حکم نہین مانتے عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک ہی إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يُحَادُّونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ مخالفت اور دشمنی کرتے ہین خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ یعنی امر و نہی کی حدون سے تجاوز کرتے ہین
كُبِتُوا خوار و ذلیل کیے جائینگے كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ جسطرح ذلیل اور رسوا ہوے مِنْ قَبْلِهِمْ جو اونسے پہلے
کافر تھے وَقَدْ أَنْزَلْنَا اور تحقیق کہ نازل کین ہمنے آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین یعنی قرآن اور وہ معجزے جو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے ہی ہر وقت عَذَابٌ
مُهِينٌ عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون پر ایسا عذاب آخرت مین ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
اللَّهُ یاد کر اوس دن کو جب اوٹھائیگا اللہ اونھین قبرون سے جَمِيعًا سب کو کوئی وہ نہوگا جو قبر سے نہ اوٹھایا جائے
فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوا اوسکی جو اونھون نے کیا ہوا أَحْصَاهُ اللَّهُ نگاہ رکھا ہوگا اللہ نے اونکے
عمل کو وَنَسُوهُ اور وہ بھول گئے ہونگے وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزون پر بندون کے اعمال احوال
اقوال پر شَهِيدٌ گواہ ہی اور اوسکے مناسب بدلا دیگا کہ کوئی اوسکی گواہی رد نہ کر سکے بیت حاکم زحکم دم نہ زند
اگر گواہ نیست ÷ حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکل ست ÷ کشاف مین ہی کہ ایک دن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اونکے بھائی صفوان
بن امیہ کے ساتھ باتین کرتے تھے ایک نے کہا کہ کیا خدا جانتا ہی جو کچھ ہم کہتے ہین دوسرے نے کہا کہ ہان بعضی بات جانتا ہی
بعضی نہین تیسرے نے کہا اگر بعض جانتا ہی تو سب جانتا ہی اسواسطے کہ جاننے سے کوئی منع کرنے والا نہین رکھتا تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہی تو یہ کہ خدا جانتا ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ جو کچھ ہی
آسمانون مین فرشتے تارے روحین وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو زمین مین ہی کھانین اور اوگنے والی چیزین
حیوانات مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ نہین ہوتے ہین آدمی کہ باہم راز کہنے والے ہون إِلَّا هُوَ

رَابِعُهُمْ مگر خدا اونکا چوتھا ہی علم مین یعنی اونکو چار کر دیتا ہی اس حیثیت سے کہ اونکا رفیق ہی اور اونکے کلام پر مطلع ہی وَلَا خَمْسَةٍ
اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہین اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اونکا چھٹا ہی افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے
یعنی اونکو چھ کر دیتا ہی وَلَا اَدْنٰى اور نہ بہت کم ہوتے ہین مِنْ ذٰلِكَ تین عدد سے وَلَا اَكْثَرَ اور نہ بہت زیادہ پانچ سے
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اونکے ساتھ ہی علم کے سبب سے اَيْنَ مَا كَانُوْا جہان کہین ہون آسمانون مین یا زمین مین اسواسطے
کہ اوسکے علم کو چیزون کے ساتھ قرب مکانی نہین ہی کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے نظم این معیت در نیابد عقل و ہوش
زین معیت دم مزن بنشین خموش ٭ قرب حق از بندہ دور ست از قیاس ٭ بر قیاس خود منہ آنرا اساس ٭ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوسکی جو کچھ اونھون نے کیا ہی دنیا مین اونکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے
دن اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزون اور باتین اور کام عَلِيْمٌ ○ جانتا ہی اور اوسکے علم کی نسبت سب معلومات کے
ساتھ یکسان ہی اہل آسمان کے حالات اوسی طرح جانتا ہی جیسے اہل زمین کے اور اوسکا علم چھپے ہوے امور کو اسطرح گھیرے ہوے ہی
جیسے ظاہری امور کو بیت نہان و آشکارا ہر دو یکسانست بر علمت ٭ نہ این از دور تر بینی نہ آن از دیر تر دانی ٭ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے
تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود اور منافقون کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اوسکی خبر دیر کو آتی
تو مومنون کی راہ پر یا مومنون کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگون کے عزیز قریب اوس لشکر مین ہوتے اونکی طرف کنکھیون سے
دیکھ کر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان مین لاتے یہانتک کہ مومنون کو گمان ہوتا کہ اوس لشکر پر کوئی سختی آئی یا کچھ شکست واقع ہوئی ہی تو مومن
نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکو نہی فرمائی اور ممانعت کی تین دن تک تو اونھون نے
آپکا حکم مانا پھر اوسی طرح باتین کرنا شروع کین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نہین دیکھتا ہی اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی
طرف جو نُهُوْا باز رکھے گئے عَنِ النَّجْوٰى مصلحت کرنے سے آپس مین یعنی اونکو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہین
لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اوس چیز کی طرف جس سے نہی کیے گئے تھے وَيَتَنٰجَوْنَ اور مصلحت کرتے ہین عداوت کی راہ سے
بِالْاِثْمِ اوس چیز کے ساتھ جو اونکو گنہگار کرتی ہی مومنون کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق مین اور
اونکے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھ کر معالم مین ہی کہ
یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ آہستہ رہو ای عائشہ اور عادت نرم
حضرت بی بی عائشہ نے عرض کی کیا رسول اللہ آپنے سنا نہین کہ انھون نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مگر تمنے وہ نہین سنا کہ مین نے
کیا کہا اور رد کیا یعنی مینے بھی تو کہا کہ وعلیکم اونکی بات اونپر رد کر دی اور میری بات اونکے حق مین قبول ہی اونکی بات میرے باب مین نہین
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب آتے ہین یہود تیری طرف حَيَّوْكَ تحیت اور دعا کرتے ہین تجھکو
بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اوس چیز کے ساتھ کہ نہین تحیت اور دعا کی ہی تجھے اوسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالی نے تجکو کہا کہ

وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اور یہ کہتے ہین کہ السَّامُ عَلَیْکَ اور سام زبان یہود مین موت ہے یا تلوار سے قتل ہونا وَیَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہین یہود فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ ایک دوسرے کے درمیان کہ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰہُ کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ بِمَا نَقُوْلُ
بسبب اس چیز کے جو ہم کہتے ہین اوسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو چاہیے تھا کہ ہم جو اونکی اہانت کرتے ہین اسکے
سبب سے خدا ہمپر عذاب کرتا حَسْبُہُمْ جَہَنَّمُ بس ہے اونکو دوزخ عذاب کے واسطے یَصْلَوْنَہَا داخل ہونگے اوسمین
فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ پس بُرا ٹھکانا ہے دوزخ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا تَنَاجَیْتُمْ جب مصلحت کرو ایک
دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْاِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مصلحت کرو نکوکاری
اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو تم کرتے ہو الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ایسا اللہ کہ تم
اوسکی طرف اکٹھا کیے جاؤگے اور تمکو کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰی سوا اسکے نہین کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ
مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان کے وسوسہ سے ہے کہ تمھاری نگاہ مین آراستہ کرتا ہے اور اوس کام پر تمکو رکھتا ہے لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
تا کہ غمگین کرے مومنون کو وَلَیْسَ اور نہین ہے شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَآرِّہِمْ شَیْئًا ضرر پہونچانے والا مومنون کو کچھ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اوسکی مشیت اور حکم سے وَعَلَی اللّٰہِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے کام حق تعالی پر چھوڑین اور یہود اور منافقون کی مصلحت کرنے کو
حساب مین نہ لائین اسواسطے کہ اونکے کامون کی کوئی مقدار اور اونکی خبرون کا کچھ اعتبار نہین ہے بیت گر بما سخن خصم تند خوے مگو
کہ اہل مجلس ما را ازان حسابے نیست ؂ اہل بدر مین سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرد اگرد
بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریون نے سلام کیا اور مسجد کے درمیان مین کھڑے رہے کسی نے اونکو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ تم یا فلان
یا فلان یعنی اے فلان فلان شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑ دی منافقون نے موضع
کے اس باب مین شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا قِیْلَ
لَکُمْ تَفَسَّحُوْا جب کہا جائے تمھارے واسطے کہ جگہ کشادہ کرو فِی الْمَجٰلِسِ مجلسون مین جیسے ذکر اور تلاوت
اور نماز کی مجلسین فَافْسَحُوْا تو جگہ کشادہ کرو لوگون پر یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ تا کہ کشادہ کر دے اللہ تمھارے واسطے
قبر یا بہشت مین مکانات وسیع تمکو عطا فرمائے یا تمھارے دل کھول دے تنگی اور زحمت دور کر کے وَاِذَا قِیْلَ اور جب
کہا جائے تمکو کہ انْشُزُوْا اوٹھو فَانْشُزُوْا تو اوٹھ کھڑے ہو موضح مین ہے کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مجلس مین بیٹھتا تھا اون لوگون مین سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ نہ اوٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور
تفسیر یا وردی مین مذکور ہے کہ جب تمسے کہین کہ اوٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہین تو تم جلدی کرو اوٹھنے مین یَرْفَعِ
اللّٰہُ تا کہ بلند کرے اللہ درجے بہشت مین الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے

والذین

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہی اون لوگون کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ ط درجے اون مومنون کے
درجون پر جو بے علم ہوتے ہین اسواسطے کہ مومن عالم افضل ہی مومن بے علم سے کشف الاسرار مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مین نے خواب مین دیکھا تو مین نے کہا کہ مجکو خبر دو اوس عمل سے جو سب عملون سے بہتر ہی تاکہ اوسکے
سبب سے مین خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھون فرمایا کہ عالمون کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ مین نے نہین دیکھا اوس سے اوتر کر
اندوہناکون کا درجہ ہی تو یہ جواب اس آیت کے موافق ہی اور علماے دین کے درجے بہت بلند ہین دنیا مین مرتبہ اور شرف اور وراثت
انبیا کے سبب سے اور عقبی مین بھی فضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کو
مومن غیر عالم پر درجے ہین کہ ان دونون درجون مین ساٹھ برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہی ابوداود کی حدیث مین مذکور ہی
کہ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو ستارون پر بیت مَصَابِیْحُ الْاَنَامِ بِکُلِّ اَرْضٍ ۔ بِہِمْ اِنْتَفَعْنَا وَبِاللّٰہِ
الکرام ۔ اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی رفعت آدمی بعلم بود ۔ ہر کرا علم بیش رفعت بیش ۔ قیمت ہر کسے بدانش اوست ۔
ساز افزون بعلم قیمت خویش ۔ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِیْرٌ ۝ جانتا ہی اس کلام مین
امید خوف وعدہ وعید سب ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے تھے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خبرین
پوچھتے یہانتک کہ آپ تنگ آگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ
جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا تو آگے بھیجو بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ مصلحت کرنے سے پہلے
صَدَقَةً ط صدقہ مستحقون کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اسلیے کہ طاعت زیادہ
کرتا ہی وَاَطْہَرُ ط اور بہت پاکیزہ ہی اسواسطے کہ گناہ مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰہَ
غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو یہ گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی بندہ کو وہ تکلیف
نہین دیتا جسکے اوٹھانے کی طاقت نہو حدیث مین ہی کہ یہ ممانعت دس راتین رہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا
ایک دینار تھا آپ نے اوسے دس درم کو بھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے
اور کچھ پوچھتے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا امام زاہد نے کہا ہی کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضی کے سوا اور کسی نے اسکی تعمیل نہین کی
اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب مین سے ہی اور لکھنے والے کہتے ہین کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضی نے اوسی ساعت
اسکی تعمیل کرلی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تمکو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَیْنَ
یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقٰتٍ ط اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب نہ کیا تمنے یہ کام
وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ اور پھر اللہ تمپر توبہ کے ساتھ یعنی درگذرا تمسے فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز
وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ط اور اطاعت کرو خدا او اوسکے رسول کی ہر حال مین کہ یہ اوسکی
درستی اور تلافی کردے وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ اور اللہ خبر رکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع اوس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث مین ہی کہ عبداللہ بن نبتل

ع ۲ ۷

ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھتا اوٹھتا اور آپ کی باتین یہود سے کہدیا کرتا ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرات طاہرات مین سے ایک حجرے مین تشریف فرما تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم مین ایک مرد آتا ہے کہ اوسکا دل سرکش اور متکبر ہی اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہی ناگاہ ابن نبتل آیا حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیون دیتا ہی اور فلان فلان تیرے یار کیون مجھے سخت کہتے ہین پس ابن نبتل اور اوسکے یارون نے قسم کھائی کہ ہمنے ہرگز یہ بے ادبی نہین کی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو اِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا اون لوگون یعنی منافقون کی طرف جنھون نے دوست پکڑا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ اوس گروہ کو کہ غضب کیا ہی اللہ نے عَلَيْهِمْ اون لوگون پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہین ہی منافق مِنْكُمْ تم مین سے اے مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اون یہود مین سے وَيَحْلِفُونَ اور قسم کھاتے ہین وہ عَلَى الْكَذِبِ جھوٹ دعوی اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز واحترام پر وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہی خدا نے اونکے واسطے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت دنیا مین ذلت اور رسوائی اور آخرت مین آتش دوزخ کے سبب سے اِنَّهُمْ بیشک وہ سَاءَ برا ہی مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جو کچھ ہین وہ کرتے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اِتَّخَذُوْٓا ٹھہرالیا ہی اونھون نے اَيْمَانَهُمْ چند قسمون کو جو وہ کھاتے ہین جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اوسکے سبب سے اونکی جان ومال امن مین ہے فَصَدُّوْا پس باز رکھا اونھون نے لوگون کو اپنی بیخونی کے وقت عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کرکے یا لوگون کو بد دل کرتے ہین یہانتک کہ وہ لوگ جہاد مین نہین جاتے گھر بیٹھ رہتے ہین فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ عذاب رسوا کرنے والا لَنْ تُغْنِيَ دفع نہ کرینگے عَنْهُمْ اونسے قیامت کے دن اَمْوَالُهُمْ اونکے مال وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اونکی اولاد مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ منافق دوزخی ہین هُمْ فِيهَا وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہنے مین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ اونکا درکہ مشرکون سے بھی بہت نیچے ہوگا اور انپر عذاب بہت سخت ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا یاد کرو وہ دن جب اوٹھائیگا حق تعالی سب منافقون کو اونکی قبرون سے فَيَحْلِفُونَ لَهٗ پھر قسم کھائینگے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ جسطرح قسم کھاتے ہین تمھارے واسطے وَيَحْسَبُوْنَ اور اوسدن گمان کرینگے اَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر ہین اور کام کرتے ہین جو قسم کھاتے ہین اور حق تعالی فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وہ جھوٹے ہین اور اونکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اوسکے سامنے جھوٹ بولتے ہین جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہی اِسْتَحْوَذَ غالب ہوا عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اوپر شیطان اور وسوسہ دیکر اونھین گناہون کی رغبت دیتا ہی فَاَنْسٰىهُمْ پس بھلادی اونکو ذِكْرَ اللّٰهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہین نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّيْطٰنِ لشکر ہین شیطان کے اور اونکی متابعت کرنے والے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ تو نقصان پانے والے ہین کہ اونھون نے ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہاتھ سے کھوئین

اور ہمیشہ رہنے والے عذاب مین مبتلا ہوے اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مخالفت کرتے ہین خدا اور رسول کی اُولٰٓئِكَ وہ مخالف لوگ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ بہت ذلیل لوگون مین ہین اور اونکے ساتھ ہین یعنی دنیا مین تو قتل اور قید ہونے کی ذلت و خواری مین گرفتار ہین اور عقبی مین رسوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہین كَتَبَ اللّٰهُ لکھا ہے خدا نے لوح محفوظ مین اور حکم کر دیا ہے کہ ہر حال مین لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ضرور ضرور غالب ہونگا مین وَرُسُلِيْ اور میرے رسول رسول اگر جہاد کے مامور ہین تو اونکا غلبہ قہر اور زجر کے سبب سے ہی اور اگر جہاد کے مامور نہین ہین تو دلیل اور حجت سے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ تحقیق کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِيْزٌ ۝ غالب ہی ہر حکم کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اوسے روکنے پر قادر نہین بیت

حکمے کہ آن زبارگہ کبریا بود ۔ کس را دران مجال تصرف کجا بود

حق تعالی منافقون کا ذکر اور خدا کے دشمنون کے ساتھ اونکی دوستی بیان کر چکا تو اوسکے بعد مخلصون کی صفت فرماتا ہی کہ وہ مطلق کسی دشمن کے ساتھ دوستی نہین کرتے اگرچہ چند در چند قرابتین واقع ہون چنانچہ فرماتا ہی کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ نہ پائیگا تو اوس گروہ کو جو ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خدا کا اور روز آخرت کا کہ يُوَآدُّوْنَ محبت کرین اور دوست رکھین مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اوسکو جو مخالفت کرتا ہی خدا کے ساتھ اور اوسکے رسول سے یعنی مومن لوگ کافرون کو دوست نہین رکھتے وَلَوْ كَانُوْٓا اگرچہ ہون وہ خدا اور رسول کے مخالف اٰبَآءَهُمْ اونکے باپ جیسے ابو عبیدہ جراح نے اپنے باپ عبد اللہ جراح کو جنگ احد مین قتل کیا اَوْ اَبْنَآءَهُمْ یا اونکے بیٹے ہون جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن اپنے فرزند عبد الرحمن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ اونکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو نہ چھوڑا کہ اپنے بیٹے سے مقابلہ کو جائین اَوْ اِخْوَانَهُمْ یا اونکے بھائی ہون جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد مین قتل کیا اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ یا اونکے قرابتدار ہون جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت مرتضی علی اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ بدر مین قتل کیا اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو خدا کے دشمنون سے محبت نہین کرتے كَتَبَ لکھا ہی خدا نے یعنی ثابت کر دیا ہی فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اونکے دلون مین ایمان کو یا ایمان کو اوسکے لوازم اخلاص اور استقامت وعدہ کے ساتھ اونکے دلون مین اکٹھا کر دیا ہی وَاَيَّدَهُمْ اور تائید اور تقویت کی ہی اونکی بِرُوْحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِّنْهُ اپنے پاس سے اور بعضے یہ تفسیر کرتے ہین کہ مدد دی ہی اونکو جبریل علیہ السلام یا قرآن کے سبب سے وَيُدْخِلُهُمْ اور داخل کریگا اونکو حشر کے دن جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا اوسکے درختون کے نیچے سے الْاَنْهٰرُ نہرین پانی دودھ شراب شہد کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین اونمین رَضِيَ اللّٰهُ راضی ہوا اللہ عَنْهُمْ اونسے اوس طاعت کے سبب سے جو اونھون نے دنیا مین کی وَرَضُوْا اور راضی ہوے وہ عَنْهُ خدا سے اوس نعمت اور کرامت کے سبب سے جو اوسنے اونھین عقبی مین عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہی اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ وہ لوگ خدا کا لشکر ہین اور اوسکے دین کی مدد کرنے والے ہین اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا لشکر هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ع

ع ۹

وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہین امام ثعلبی جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین اور اونھون نے اپنے مشائخ سے سنا ہی کہ داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ الٰہی تیر الشکر کون لوگ ہین خطاب آیا اَلْغَاضَّۃُ اَبْصَارُہُمْ وَالسَّلِیْمَۃُ اَکُفُّہُمْ وَالنَّقِیَّۃُ قُلُوْبُہُمْ اُولٰئِکَ حِزْبِیْ وَحَوْلَ عَرْشِیْ یعنی جنھون نے محارم پر نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھین بند کرلین اور خلق کو آزار پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روکے اور اپنے دل ماسوی اللہ سے پاک کیے وہ لوگ میر الشکر ہین اور میرے عرش کے گرد طواف کرینگے اور اسی باب مین کسی نے کہا ہی **قطعہ** از ہر چہ نار واست بر و دیدہا بہ بند ✿ وز ہر چہ ناپسند بود دست باز دار ✿ لوح دل از غبار تعلق بشوے پاک ✿ تا با شدت بحلقۂ اہل قبول بار ✿ بشنو نصیحتے ز فقیر خود اے عزیز ✿ تا آیدت بدنیا و عقبیٰ ترا بکار ✿

سورۃ الحشر مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی اربع وعشر واٰیۃ
سورۂ حشر مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوبیس ۲۴ آیتین ہین

سَبَّحَ تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی لِلّٰہِ خدا کے واسطے جو حمد و ثنا کا مستحق ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی اور اوس چیز نے جو زمینون مین ہی وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی سب پر حکم مین اَلْحَکِیْمُ○ پکا اور محکم کام کرنے والا لکھا ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن چار ہجری مین خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ اون دو مرد عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ مین تشریف لے گئے جو آپ کے عہد مین تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری نے اونھین قتل کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود ایک بڑا پتھر چھت پر لیگئے کہ حضرت پر ڈال دین فوراً حضرت جبرئیل نے آپکو خبر کردی اور آپ مدینۂ منورہ مین پھر آئے اور یہود کے پاس کسیکو بھیجا کہ چونکہ تمھاری غداری ظاہر ہوگئی تو تم ہمارے شہر دیار سے نکلجاؤ اور اونکو آپنے دس دن کی مہلت دی یہود سامان سفر مہیا کرنے مین مشغول ہوے اور عبداللہ ابن اُبی جو منافقون کا پیشوا تھا اوسنے کسیکو اون یہود کے پاس بھیجا کہ تم اپنے گھرون سے نہ نکلو اپنے قلعون مین آڑ پکڑے رہو مین اپنی قوم سے دو ہزار آدمیون سمیت تمھارا معین و مددگار ہون یہود اوس منافق کی بات پر مغرور ہوکر باغی ہوگئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لیکر اونکے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اونکو گھیرے رہے اوس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی آخر یہود نے اوس خوف وہراس کی وجہ سے جلاوطنی قبول کی جو خدا نے اونکے دلون مین ڈالدیا تھا اور جب شہر بدر ہونا اونھون نے قبول کرلیا تو حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ شرط ہی کہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور تمھارے جانور جسقدر مال اوٹھا سکین اونپر لادلیجاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ھُوَ الَّذِیْٓ وہ وہ خداوند ہی جسنے ذلیل کرنے کی وجہ سے اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نکال دیا اونھین جو نہ ایمان لائے مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی بنی نضیر مین سے مِنْ دِیَارِھِمْ اونکے گھرون سے جو مدینہ مین بنے تھے لِاَوَّلِ الْحَشْرِ پہلی بار اونکو جزیرۂ عرب سے نکالنے کے واسطے اور اونکا دوسرا نکالنا خیبر سے ہوگا یا یہ لوگون کا پہلا حشر ہی ملک شام کی طرف اسواسطے کہ آخر زمانہ مین ایک آگ مشرق کی جانب سے آئیگی اور لوگون کو زمین شام کی طرف ہنکادیگی اور وہین قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا

وقف النبی علیہ السلام

مَا ظَنَنْتُمْ تم گمان نہ رکھتے تھے اے مومنو اَنْ يَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جائینگے بنی نضیر مدینہ سے بہت مرد ہونے کی جہت سے اور شجاعت
اور شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اونھون نے کہ اونکو مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ باز رکھنے والے ہین اونکے
قلعے مِّنَ اللّٰهِ اونپر حکم اور قضاے آلہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اونپر عذاب آلہی کا دن مِنْ حَيْثُ
لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہہ سے جہان سے اونھون نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈال دیا اللہ نے اونکے دلون مین رعب اور خوف یہانتک کہ شہر بدر ہونے پر مستعد ہوگئے اور سب شہر سے نکلجانے کا حکم ہوا يُخْرِبُوْنَ
خراب کرتے ہین اور گراتے ہین بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون
ہاتھون سے یعنی اونھون نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اونکے گھر اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوے تو گویا اونھون نے خود اپنے ہاتھون سے
خراب کیے لکھا ہے کہ یہود جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوے اور سمجھے کہ ہمارے مکانات مومنون کے قبضے مین آئینگے تو اپنے مکان کھودتے
تھے اور جو دروازے اور لکڑی اور تختے اونمین اچھا معلوم ہوتا اوسے اپنی جگہہ سے اوکھاڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لیجائین تو چھ سو اونٹ
لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی رو سے دف بجاتے اور گاتے ہوے مدینہ منورہ کے بازار سے نکلے بعضے تو ولایت شام مین
چلے گئے اور بعضے خیبر مین فَاعْتَبِرُوْا پس عبرت لو يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ اے آنکھون والو یعنی اونکا حال دیکھو اور عبرت پکڑو
وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ خدا نے لکھا ہے لوح مین اور حکم کیا ہے عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ اونپر خانمان سے نکلجانے کا تو
لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل ہونے اور لونڈی غلام بننے کے سبب سے وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور اونکے
واسطے باوصف اسکے کہ دنیا مین شہر بدر ہوے آخرت مین عَذَابُ النَّارِ ۝ عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب
اونپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دشمنی کی خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ اور
حکم کی مخالفت اختیار کی وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمنی کرتا ہے اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
سخت عذاب کرنے والا ہے اوسپر اور جو اوسکے مثل ہین اونپر لکھا ہے کہ محاصرہ کے زمانہ مین حکم ہوا کہ اونکے خرمون کے باغ کاٹے جائین
نخل عجوزہ کے سوا اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوے تو ابولیلی رضی اللہ عنہ اچھے
درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین انھین کاٹ کر منافقون کے دل توڑتا ہون اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اونمین سے برے
برے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہ خرمے کے درخت مسلمانون کے ہاتھ مین چھوڑیگا تو جو درخت بہتر ہین وہ مین
مسلمانون کے واسطے چھوڑتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ جو کاٹے تمنے خرمے کے درختون مین سے
اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑا تمنے اونکو قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا قائم اونکی جڑون پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہے اور
اوسکی پسند کے موافق اسواسطے کہ تمکو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور اسواسطے ہے کہ ذلیل اور خوار کرے یہود کو جو دائرہ
ایمان سے باہر نکلے ہوے ہین لکھا ہے کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوے تو پچاس زرہین اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اونکی ہین اور اونکے
مال اور باغ سب فے ہوے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جسے چاہی عطا کی اور باغات

بعضے لوگون کو بخشے اور اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین پانچ حصے کر دیے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت کی طرف
گئے ہین اور حق تعالی اس باب مین فرماتا ہی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ اور جو کچھ پھیر اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْهُمْ اونکے مال
اور ملک مین سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی فَمَآ اَوْجَفْتُمْ تو نہین دوڑایا تھا تمنے عَلَيْهِ اوسکے
حاصل کرنے پر مِنْ خَيْلٍ کسی گھوڑے سے وَّلَا رِكَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ
لڑائی بھی نہین ہوئی کہ تمکو کچھ کلفت اور دقت ہوئی ہو اور تمنے لڑبھڑکر اس حصار کو فتح نہین کیا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا اپنی
مدد سے يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کر دیتا ہی اپنے پیغمبرون کو عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ ط جسپر چاہتا ہو وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ
شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبرون کو غالب اور دشمنون کو مغلوب کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی کبھی سبب ظاہری جیسے جدال و قتال سے
اونکو غلبہ دیتا ہی اور کبھی سبب باطنی جیسے اونکے دلون مین خوف وہراس ڈالتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیرتا ہی اللہ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی دیہاتون اور اہل شہر کے اموال و املاک مین سے جو لڑکر نہین لیے جاتے فَلِلّٰهِ پس خدا کے
واسطے ہین وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِي الْقُرْبٰی اور قرابتیون کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہین
وَالْيَتٰمٰی اور بے باپ کے محتاج بچون کے لیے وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیرون کے واسطے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلتون
یعنی مسافرون کے لیے جو مال نہ رکھتے ہون علما اس بات پر ہین کہ فی خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھا اور اوسکی تقسیم
آپ سے متعلق تھی اپنی زندگی مین اہل و عیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اوس سے کرتے تھے اور باقی جسطرح حق تھا آپ تقسیم فرماتے تھے اور
آپ کی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر حمل کرکے چھ حصون پر تقسیم کرتے ہین جو حصہ خدا کے نام زد ہی اوسے کعبۂ شریف اور مسجدون کی
تعمیر مین صرف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ حق تعالی کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہی اور پانچ ہی حصون پر تقسیم کرتے ہین اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ امام اوسکا مصرف ہی اور بعض کے نزدیک مسلمانون کے مصالح مین
صرف کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک مجاہدون کے ہتھیار وغیرہ مین صرف کرنا چاہیے اور معالم مین ہی کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت
لیتے تو اوسکا سردار اوسمین ایک چوتھائی لیتا اور باقی مین سے بھی اپنے واسطے تحفہ اختیار کرتا اور اوسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑتا
اور قوم کے تونگر لوگ اوسے فقیرون پر تقسیم کرنے مین حیف کرتے رؤسائے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کرکے بنی النضیر کی غنیمتون کے
باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت مین سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجیے اور باقی
چھوڑ دیجیے کہ ہم تقسیم کرلین حق تعالی نے اوسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حصہ کرکے اوسکی تقسیم اوس طور پر مقرر فرما دی جو مذکور ہوئی
اور فرمایا کہ ہمنے فی کا حکم ظاہر کر دیا كَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو وہ دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھون ہاتھ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ درمیان
مالدارون کے مِنْكُمْ تمہارے کہ اپنے حق سے زیادہ لیلین اور فقیرون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ اور جو دے تمکو رسول فی اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ تو لیلو تم اوسکو کہ وہ تمہارا حق ہی وَمَا نَهٰىكُمْ
عَنْهُ اور جس چیز سے نہی کرے تمکو جیسے غنیمت مین خیانت فَانْتَهُوْا ج تو باز رہو اوس سے اور محقق لوگ اس

بات پر ہین کہ ان کلمات کا حکم عام ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس بات کا حکم کرین اوسے قبول کرلو اور حکم مانو اور جس بات سے منع کرین اوس سے باز رہو کہ اونکا امر و نہی برحق ہی جو کوئی اونکے حکم کی تعمیل کرے نجات پائیگا اور جو کوئی اونکی نہی سے پرہیز نہ کرے وہ ہلاکت مین پڑیگا بیت آنکس کہ شد متابع رلے تو قد نجا ✣ وان کو خلاف امر تو ورزید قد ہلک ✣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو عذاب الٰہی سے رسول کی مخالفت کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا ہی اون لوگون کو جو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہین لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِينَ اور فی کی تقسیم یتیمون مسکینون مسافرون کے لیے ہی اور ہجرت کرنے والے فقیرون کے واسطے الَّذِينَ اُخْرِجُوا وہ جو نکالے گئے ہین مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے وَاَمْوَالِهِمْ اور دور پڑے ہین اپنے مالون سے يَبْتَغُونَ طلب کرتے ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اوسکی خوشنودی یعنی اونکی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضون کے واسطے نہ تھی بلکہ ہجرت سے حق تعالیٰ کی رحمت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا و رسول کی محبت مین اونھون نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ اور مدد کرتے ہین خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ ط اور مدد کرتے ہین اوسکے پیغمبر کی یاری کرکے اُولٰٓئِكَ وہ مہاجرون کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ ج وہ ہین سچے دین اسلام مین قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِينَ اور اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے تَبَوَّءُو الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِيْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ مین امام ابوبکر نقاش کی تفسیر مین ہی کہ یہ مدینہ منورہ کا نام ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکا یہ نام رکھا تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ اونھون نے مدینہ مین اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجرون کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہین جو وہان اپنے گھرون مین ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدین بنائی تھین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ دوست رکھتے ہین اوسے جسنے ہجرت کی اِلَيْهِمْ اونکے شہر و دیار کی طرف اور اوسے جگہ دیتے ہین اور اپنے مال سے امداد اور اعانت کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ اور نہین پاتے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلون مین حَاجَةً حسد اور کپٹ اور دغدغہ مِّمَّآ اُوْتُوْا اوس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہین مراد یہ ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونھون نے مہاجرون کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ ای گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم سب کو مین تقسیم کردون اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمھارے گھرون مین رہین اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجرون کو مین دیدون اور وہ تمھارے گھرون سے نکلکر اپنے امور معیشت کے بندوبست مین مشغول ہون پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کہ اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہ چاہتا ہی کہ یہ مال بھی آپ مہاجرون کو تقسیم فرمائین اور جسطرح وہ ہمارے گھرون مین رہتے ہین اوسی طرح ہمارے گھرون مین ہین بھی اسواسطے کہ ہمارے گھرون مین اون ہی کے سبب سے نور اور برکت ہی پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انصار کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالیٰ اونکی شان مین فرماتا ہی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ اور ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرون کو عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانون پر یعنی اپنی ذاتون سے پھیر لیکر اونکو دیتے ہین

ربع وقف لازم

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہو اونکو خَصَاصَةٌ حاجت اوس چیز کی جو ایثار کرتے ہین اصحاب نزول مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ ایک سر بریان بھونی ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اون صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اوسسے زیادہ محتاج
تھا بھیجدی اوسنے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاجوں تک دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اون اہل غنی فقیرون کی شان مین نازل
ہوئی حکما اس بات پر ہین کہ جن چھ صفتون کو جو شامل ہے اونمین صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہے اور ایثار یہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اوسکا مستحق دیکھے تو اپنے صرف مین نہ لائے اوسے دیدے رباعی کریم کامل آنرا می شناسم اندرین دوران ✢
کہ گر نانے رسد از آسیا چرخ گردانش ✢ ز استغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی ✢ ز خود واگیرد و سازد نثار بے نوایانش ✢ وَمَنْ
يُّوْقَ اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے اوسکا نفس یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے
باز رکھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی ہین چھٹکارا پانے والے یا حصہ پانے والے دنیا مین نقد نیکنامی کا
اور آخرت مین وعدہ کیے ہوئے ثواب کا وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ اور جو لوگ آئے اور آتے ہین مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد مہاجرون اور انصار کے
اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہین روز قیامت تک يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب
بخشدے ہمکو وَلِاِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیون کو الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وہ جو سبقت لیگئے ہمپر ایمان مین
وَلَا تَجْعَلْ اور نہ رکھ فِيْ قُلُوْبِنَا ہمارے دلون مین غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے
ساتھ جو ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ رَءُوْفٌ بیشک تو
مہربان ہے ہماری دعا قبول کر رَّحِيْمٌ ۝ ع رحمت والا اپنی رحمت سے ہمکو سابقون کے گروہ مین داخل کر علما نے کہا ہے کہ جس کسیکو
اصحاب مین سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل مین کینہ ہو وہ اس آیت والون مین سے نہین ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار نے فرمایا
کہ حق تعالی نے مسلمانون کے تین مرتبے کیے ہین مہاجر انصار تابعین کہ یہ حضرات دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہین تو جو
شخص اس صفت پر نہو وہ مومنون کی قسمون سے باہر ہو جائیگا اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اون لوگون کی
طرف جو نفاق کرتے ہین اور جو کچھ اونکے دل مین ہے اوسکے خلاف ظاہر کرتے ہین یعنی ابن ابی اور ابن نبتل اور رفاعہ اور اونکے لشکر کہ
اونھون نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اسمین ہم تمہارے شریک ہین اور تمہاری پوری
اعانت ہم کرینگے اور ہم تمہارے ساتھ ایسے متحد ہین کہ اگر وہ تمکو اس شہر و دیار سے نکال دینگے اور تمپر غالب آئینگے تو ہم تمہاری رفاقت
کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کا حال دیکھو کہ وہ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین لِاِخْوَانِهِمُ
اپنے بھائیون سے جو کفر مین اونکے مثل ہین الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو نہین ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اہل توریت مین سے کہ وہ یہود ہین کہ غم نہ کرو لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤگے تم اپنے شہر و دیار سے تو لَنَخْرُجَنَّ
ضرور نکلینگے ہم بھی مَعَكُمْ تمہارے ساتھ محبت اور حمیت کی وجہ سے وَلَا نُطِيْعُ اور ہم اطاعت نہ کرینگے
فِيْكُمْ تمہاری ایذا اور رنج مین اَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہین یا تمہارے برخلاف کسی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کرینگے

اَبَدًا ہمیشہ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤگے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کرینگے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ ضرور ضرور
ہم مدد دینگے تمکو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ بیشک وہ جھوٹے ہین لَئِنْ
اُخْرِجُوْا اگر نکال دیے جائین یہود مدینہ سے تو لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے منافق مَعَهُمْ اونکے ساتھ اور اونکی موافقت اور مصاحبت
نہ کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور اگر قتال کیا جائے اونکے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
اور اگر بالفرض مدد دین منافق یہود کو اور لڑائی مین اونکے ساتھ موجود بھی ہون تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ البتہ پھر جائینگے اوالٹے یعنی
شکست پاکر بھاگ جائینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ پھر اونکے پسپا ہو جانے کے بعد بنی نضیر مدد نہ دیے جائینگے یعنی جب اونکے مددگار ہی
پسپا ہو جائینگے تو پھر وہ کیونکر مدد پائینگے لَاَنْتُمْ البتہ تم اے مومنو اَشَدُّ رَهْبَةً بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِيْ
صُدُوْرِهِمْ اونکے دلون مین مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی منافق لوگ تمسے بہت ڈرتے ہین کہ اوسقدر خدا سے نہین ڈرتے ذٰلِكَ یہ جو
اونکو تمسے بڑا ڈر ہے بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ ایک گروہ ہین کہ نہین جانتے خدا کی عظمت ورنہ چاہیے تھا
کہ اوس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ نہین قتال کرتے تمہارے ساتھ جَمِيْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِيْ قُرًى
مُّحَصَّنَةٍ مگر دیہات مین کہ جو مضبوط کیے گئے ہین خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیوارون کے پیچھے سے پتھرون
اور تیرون سے یعنی اونکو یہ قوت نہین ہے کہ میدان مین روبرو ہوکر تمسے مقاتلہ اور مقابلہ کرسکین اور یہ خوف اور بددلی کی وجہ سے نہین بلکہ بَاْسُهُمْ
لڑائی اونکی بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہین شَدِيْدٌ سخت ہے مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک
اور بزدل ہو جاتا ہے تو وہ اوس خوف کے سبب سے جو خدا نے اونکے دلون مین ڈالدیا ہے روبرو ہوکر مقابلہ کی طاقت نہین رکھتے تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقون کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر مین وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى حالانکہ اونکے دل پراگندہ
اور پریشان ہین اسواسطے کہ اونکے عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہین ذٰلِكَ یہ بُرے اوصاف جو اونمین ہین بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے ہین کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ گروہ ہین کہ عقل نہین پکڑتے اور دریافت نہین کرتے اوس چیز کو جسمین اونکی
صلاح ہے پس یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِيْنَ جیسے اون لوگون کی مثل ہے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے قَرِيْبًا
قریب زمانہ مین کہ ذَاقُوْا چکھا اونھون نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہے دنیا مین ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک آخرت مین اور یہود کو فریب دینے
اور اونسے مدد کا وعدہ کرنے مین منافقون کی مثل كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اوسنے
کہا لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ مین تیرا یار اور مددگار ہون فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب وہ
کفر پر ثابت قدم ہوگیا اور شرک کے درخت کی جڑ اوسکے دل کی زمین مین خوب جمگئی تو قَالَ کہا شیطان نے کہ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ مین تجھسے بیزار ہون اِنِّيْٓ بیشک مین تو اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ڈرتا ہون اللہ سے جو
رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابوجہل اور یہ گفتگو اوسوقت تھی جب ابوجہل جنگ بدر کو

متوجہ ہوا اور قبیلۂ کنانہ سے خوف رکھتا تھا اور سراقہ جو بنی کنانہ کا رئیس تھا اوسکی صورت پر ابلیس ظاہر ہوکر ابو جہل سے بولا کہ او ابو الحکم تو
نہ ڈر کہ مین تیرا یار اور مددگار ہون اور جب مقام بدر مین پہونچے اور ابلیس نے دیکھا کہ مسلمانون کی مدد کو آسمان پر سے فرشتے اوترے
ہین تو بھاگا اور کافرون سے بولا کہ مین تمسے بیزار ہون اور سورۂ انفال مین یہ قصہ مذکور ہوا ہے اور بعضے اس بات پر ہین کہ شیطان سے
ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہے اور انسان سے برصیصا راہب مقصود ہے ابیض نے اوس راہب کو کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور یہ
حکایت مجملاً اسطور پر ہے کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اوسکے امر مین عاجز آئے تو ابیض اوسے اغوا اور
گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہوکر آیا آدمی کی شکل پکڑ کے اور اوسکے صومعہ مین ریاضت کرنے لگا راہب اوسکی شدت مجاہدہ سے متعجب
ہوکر اوسکا مرید ہوگیا اور ابیض نے وہان سے جانے کا ارادہ کیا تو بیمارون کی صحت اور جو لوگ مبتلاے بلا ہون اونکی عافیت کے واسطے
چند کلمہ راہب کو تعلیم کیے پھر شہر مین آکر ایک شخص کا گلا دابا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہوکر اوس شخص کے عزیزون سے کہا
کہ جب تک برصیصا اسکے حق مین دعا نہ کرینگے یہ اچھا نہوگا لوگ اوسے برصیصا کے صومعہ کے دروازہ پر لیگئے برصیصا نے
اوسپر دم کیا شیطان نے اوس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اوسے صحت ہوگئی غرض کہ ابیض اسی طرح لوگون کو بلا مین مبتلا کرکے
برصیصا پاس لیجانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات پڑھکر دم کرتا تو یہ اوس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہان تک کہ اسی طرح بادشاہ کی بیٹی
بیمار ہوئی اوسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اوسے چھوڑ دیا وہ اچھی ہوگئی بس اوس لڑکی کو
برصیصا کے سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہانتک کہ اوسنے اوس شاہزادی سے زنا کی اور رسوائی کے خوف سے اوسکو
قتل کر ڈالا ابیض نے شاہزادی کے بھائیون کو اس بات سے مطلع کردیا اونھون نے برصیصا کو پکڑ کر سولی پر چڑھایا اوس وقت
ابیض اوسی پہلی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھوڑاؤن برصیصا نے سجدہ کیا تو ابیض نے اوس سے
بیزاری ظاہر کی اور وہ بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی مین گرفتار ہوا نظم غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را
در سنگلاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند ٭ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ٭ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ٭ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
پس ہے انجام کار اوس شیطان اور انسان کا أَنَّهُمَا یہ کہ وہ دونون فِي النَّارِ آتش دوزخ مین خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے
ہین اوسمین وَذَٰلِكَ اور آگ مین ہمیشہ رہنا جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ ع جزا ہے کافرون کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو
جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو عذاب الٰہی سے اور اوسی کی طرف پھرو وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص
مَا قَدَّمَتْ اوس چیز کو جو اوسنے آگے بھیجی ہے لِغَدٍ کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیان اور طاعتین کی ہین
تو شکر کرے اور اوسکی زیادتی مین کوشش کرے اور اگر برائیان اور گناہ آگے بھیجے ہین تو توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یا پہلا حکم ادا کے واجبات مین ہے اس قرینہ سے کہ
عمل اوسکے ساتھ ملا ہے اور دوسرا حرام چیزین چھوڑ دینے مین ہے اس دلیل سے کہ فرماتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ خَبِيرٌ
جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار مین ہے کہ اول اشارہ ہے اصل تقوے کی طرف

اور دوسرا کمال تقوی کی جانب یا پہلا تقوی عوام کا ہی اور وہ حرام چیزون سے پرہیز کرنا ہی دوسرا خواص کا تقوی ہی اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہی ماسوی اللہ سے **بیت** اصل تقوی کہ زاد این راہ است * ترک مجموع ماسوی اللہ است * **وَلَا تَكُونُوا** اور نہ ہو تم اے مومنو **كَالَّذِينَ** مثل اون لوگون کے جنھون نے **نَسُوا اللّٰهَ** چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک **فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ** تو پھر خدا نے بھلا دین اونپر اونکی جانین کہ اپنے واسطے اونھون نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ توفیق کا دروازہ بھی اونکے منھ پر بند کردیا اور سہل بن عبداللہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالی نے بھی توبہ انکو بھلا دی **أُولٰئِكَ** وہ لوگ **هُمُ الْفٰسِقُونَ** وہی ہین فرمانبرداری سے باہر ہونے والے **لَا يَسْتَوِي** برابر نہین ہین خدا کے نزدیک **أَصْحٰبُ النَّارِ** دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کرکے آتش دوزخ کے مستحق ہوگئے **وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ** اور جنت والے کہ اونھون نے نفس کا کمال حاصل کرنے مین کوشش کرکے جنت کی قابلیت حاصل کی **أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ** جنت کے لوگ یعنی جنت مین رہنے والے **هُمُ الْفَآئِزُونَ** وہی ہین چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پائے ہوئے اور قائم رہنے والی نعمتون سے ملے ہوئے **لَوْ أَنْزَلْنَا** اگر بھیجتے ہم **هٰذَا الْقُرْاٰنَ** یہ قرآن **عَلٰى جَبَلٍ** کسی پہاڑ پر اور اوس پہاڑ کو ہم فہم و ادراک دیتے تو **لَرَأَيْتَهُ** ضرور دیکھتا اوسے **خٰشِعًا** ڈرنے والا اور فرمانبردار **مُتَصَدِّعًا** پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے **مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ** خدا کے خوف سے اور اوس وعید کی ہیبت سے جو اوسمین ہی یعنی پہاڑ باوصف اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھون سے چشمے بہاتا اور کافرون کے سخت دل اوس سے اثر نہین قبول کرتے **بیت** اے دل سنگین تو یک ذرہ سوہان گیر نیست * نفس کافر کیش تو از ترک عصیان سیر نیست * **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ** اور یہ مثلین **نَضْرِبُهَا** بیان کرتے ہین ہم **لِلنَّاسِ** لوگون کی تنبیہ کو **لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ** کہ شاید اوسمین سوچین اور اوس سے حصہ لین **هُوَ اللّٰهُ** وہ اللہ **الَّذِي** وہ اللہ ہی جسنے قرآن بھیجا **لَا إِلٰهَ** نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت **إِلَّا هُوَ** مگر وہ **عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهٰدَةِ** جاننے والا ہی پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضون نے کہا ہی کہ جاننے والا ہی معدوم اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا اوس چیز کا جو ہی اور اوس چیز کا جو ہوگی **هُوَ الرَّحْمٰنُ** وہ ہی بڑا رحم کرنے والا کہ اوسکی رحمت عام سبقت لیجانے والی نے دنیا مین سب خلق کو گھیر لیا ہی **الرَّحِيمُ** بڑی رحمت والا کہ اوسکی خاص رحمت مومنون کو پہونچیگی آخرت مین عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ **هُوَ اللّٰهُ** وہی خدا **الَّذِي** وہ خدا کہ کسی وجہ سے **لَا إِلٰهَ** نہین ہی کوئی معبود عبادت کے قابل **إِلَّا هُوَ** مگر وہ **اَلْمَلِكُ** بادشاہ کہ اوسکی ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہی اور اوسکی صفات کا کمال استغناء مطلق سے ملا ہوا ہی **الْقُدُّوسُ** پاک نقصان اور عیبون کے شائبون سے اور منزہ آفتون کے راہ پانے سے **السَّلٰمُ** سالم عیبون اور علتون سے مبرا ضعف اور عجز اور خلل سے **الْمُؤْمِنُ** امن دینے والا مومنون کا عقوبت نیران سے یا پکارنے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف یا رسولون کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیلین ظاہر کرنے سے **الْمُهَيْمِنُ** سچا گواہ اوسپر جو کچھ خلق کرتی ہی یا خلق کا نگہبان یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتون پر مطلع یا حق حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ مہیمن اللہ کے نامون مین سے

ایک نام ہی کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا **اَلْعَزِیْزُ** غالب حکم میں یا عزت دینے والا **اَلْجَبَّارُ** بزرگوار یا سر توڑنے والا یا بگڑے کام بنانے والا **اَلْمُتَکَبِّرُ** عظمت اور کبریا کا مستحق **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** پاک ہی اللہ **عَمَّا یُشْرِکُوْنَ** ○ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں اوسکے ساتھ اسواسطے کہ واجب الوجود شرکت نہیں قبول کرتا **ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ** وہ ہی خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کی تقدیر اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق **الْبَارِئُ** ظاہر کرنے والا اور نیست سے ہست کرنے والا **الْمُصَوِّرُ** صورت دینے والا مخلوقات کو **لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی** اوسی کے واسطے ہیں نام نیک جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور مستحسن ہیں **یُسَبِّحُ لَہٗ** پاکی کے ساتھ اوسے یاد کرتی ہی **مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** وہ چیز جو آسمانوں میں ہی اور زمین میں ہی اور سب نقصانوں سے اوسے منزہ اور مقدس جانتے ہیں **وَھُوَ الْعَزِیْزُ** اور وہ ہی غالب اپنی بادشاہی میں کہ مقہور اور مغلوب نہیں ہوتا **الْحَکِیْمُ** ○ پکا کام کرنے والا اپنے قول اور فعل میں کہ جو کچھ کہتا ہی اور کرتا ہی وہ حکمت کے موافق ہوتا ہی عین المعانی میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ عَلَیْکَ بِاٰخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ دوبارہ پوچھا یہی جواب پایا ان ناموں کے دقائق اور حقائق اور ہر نام سے بندہ کا حظ مفصل جواہر التفسیر میں ڈھونڈھنا چاہیے

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ
سورہ ممتحنہ مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیرہ ۱۳ آیتیں ہیں

سن آٹھ ہجری میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجروں میں سے تھے اونھوں نے ایک خط قریش کے نام لکھکر حضرت کے اوس قصد سے آگاہ کر دیا جبریل امین نے حضرت کو اس حال سے مطلع کیا حضرت علی اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا اور وہ روضۂ خاخ میں گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن ضیعی کی مولات تھی لیلیا اور حضرت کی خدمت میں لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمسے کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مومن ہوں خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور دین اسلام سے پھرا نہیں ہوں مگر قریش کا حلیف ہوں اونکی جان سے نہیں اور مکہ میں کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو میرے لوگوں اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجروں کے کہ مکہ میں اونکے قرابتدار ہیں میں نے یہ خط لکھ کر چاہا کہ قریش پر اپنا حق ثابت کر لوں تا کہ اوسکے ملاحظہ سے میرے لوگوں کی حفاظت کریں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو حاطب نے تمسے سچ کہدیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اوسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر میں سے ہی اور حق تعالیٰ نے بدریوں کو خوشخبری دی ہی کہ جو چاہو کرو بیشک میں نے تمکو بخش دیا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تَتَّخِذُوْا** تم مت پکڑو **عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ** میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو **اَوْلِیَآءَ** دوست **تُلْقُوْنَ** پھینکتے ہو اور القا کرتے ہو **اِلَیْھِمْ** میرے اور اپنے دشمنوں کی طرف

میرے حبیب کی خبرین بالمودۃ دوستی کے سبب سے کہ اونسے رکھتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وقد کفروا اور حال یہ ہی
کہ دشمن کافر ہوے ہین بما جاءکم اوس چیز کے ساتھ جو آئی ہی تمہارے پاس من الحق سچی بات کہ وہ قرآن ہی یا دوست کام
کہ دین اسلام ہی یا متابعت کے لائق کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یخرجون الرسول نکالتے ہین رسول کو مکہ سے
وایاکم اور تمکو بھی نکالتے ہین ان تؤمنوا اسواسطے کہ تم ایمان لاتے ہو باللہ ربکم خدا کا جو تمہارا رب ہی اور وہ
لوگ ایمان کے سبب سے تمکو تمہارے گھرون سے نکالتے ہین پھر تم اونکو دوست بناتے ہو ان کنتم خرجتم اگر ہو تم کہ نکلے ہو
اپنے وطنون سے جہادا فی سبیلی جہاد کے واسطے میری راہ مین وابتغاء مرضاتی اور میری خوشنودی طلب
کرنے کو تسرون الیہم راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اونکے پاس لکھ بھیجتے ہو بالمودۃ دوستی کے ساتھ نصیحت کے
بہرہ مین وانا اعلم اور مین زیادہ جاننے والا ہون تمسے بما اخفیتم اوس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنون کی دوستی
وما اعلنتم اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم غدر ومن یفعلہ اور جو کوئی کریگا تم مین سے یہ کام یعنی اونمین سے کسی کو دوست
بنائیگا یا اونکو خبر بھیجیگا منکم تم مین سے فقد ضل تو بیشک اوسنے گم کی ہی سواء السبیل ۝ سیدھی راہ ان
یثقفوکم اگر پائین تمکو مکہ کے کافر یعنی تمپر قادر ہو جائین اور فتح پاکر تمکو قید کر لین تو یکونوا ہونگے لکم اعداء تمہارے
واسطے دشمن یعنی اونسے محبت کی طرح ڈالنا کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ تمہارے ساتھ کھلم کھلا دشمنی کرینگے ویبسطوا الیکم
ایدیہم اور کھولینگے تمہاری طرف اپنے ہاتھ مارنے اور قتل کرنے کے ساتھ والسنتہم اور کھولینگے اپنی زبانین تمپر
بالسوء برائی کے ساتھ یعنی گالیان دینگے اور فحش کہینگے وودوا لو تکفرون ۝ اور دوست رکھتے ہین یہ بات
کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ ہین لن تنفعکم فائدہ نہ دینگے تمکو ارحامکم تمہارے قرابت والے ولا اولادکم
اور نہ تمہارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکون سے محبت کرتے ہو اور ملتے ہو اور وہ مال و فرزند
نہ نفع دینگے تمکو یوم القیمۃ قیامت کے دن یفصل بینکم جدا کردیگا اوسدن خدا تمہارے درمیان
اور تمہاری اولاد اور قرابتدارون کے یعنی کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا اور مومنون کو جنت مین پہونچائیگا واللہ بما
تعملون اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو دوستی یا دشمنی بصیر ۝ دیکھنے والا ہی اوسپر جزا دیگا قد کانت تحقیق کہ ہی
لکم تمہارے واسطے ای مومنو اسوۃ حسنۃ سنت اچھی کہ اوسکی اقتدا کرنا چاہیے فی ابرٰھیم ابراہیم علیہ السلام
کلام مین والذین معہ اور اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے ایمان لائے اذ قالوا لقومہم یاد کرو جب ابراہیم
علیہ السلام نے اور اونکی قوم کے مومنون نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے کہ تم ہمسے دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو انا
برءٰؤا بیشک ہم بیزار ہین منکم تمسے کہ بت پرست ہو ومما تعبدون اور بیزار ہین ہم اوس چیز سے جسے تم پوجتے
ہو من دون اللہ خدا کے سوا کفرنا بکم کافر ہوے ہم تمہارے دین یا تمہارے معبود سے وبدا اور
ظاہر ہوگئی بیننا وبینکم درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے العداوۃ دشمنی ازل سے والبغضاء

معانقۃ
عند المتاخرین

اور دشمنی یا تمسے یعنی باہم لڑائی اَبَدًا ہمیشہ یعنی دل اوہا تمسے برابر ہم مین تم مین دشمنی قائم رہیگی حَتّٰی تُؤْمِنُوْا یہانتک
کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ اللہ کے ساتھ جو ایک ہی یعنی اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ تو حق تعالیٰ مومنون کو نصیحت فرماتا ہی
کہ مشرکون سے بیزار ہونے مین ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ مگر ابراہیم کی اوس بات مین
جو اوسنے کہی لِاَبِیْہِ اپنے باپ سے کہ اوس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنیکا مین نے تجھسے کیا ہی اور ایمان لانے کا تو نے مجھسے کیا ہی
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ ضرور مغفرت طلب کرونگا مین تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ اور مالک نہین ہون ای باپ تیرے
واسطے یعنی تجھسے دفع نہین کر سکتا ہون مِنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی مین سے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرا خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کافرون سے بیزار ہونے مین تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو مگر اونکی مغفرت چاہنے مین نہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام
سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم اور اونکے یارون نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب
عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا تجھپر ہمنے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہمنے اعتماد کیا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا اور تیری طرف
ہم پھرے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ اور تیری طرف ہی پھرنا سبکو آخرت مین ایک قول یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا
تتمہ نہین ہی بلکہ مومنون کو کافرون کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرماکر فرماتا ہی کہ جب تمنے دشمنون سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا اللہ
اونسے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی سوے تو کردیم روے و دل تو بستیم + از ہمہ باز آمدیم و با تو نشستیم ہر چہ
نہ پیوند یار بود بریدیم + ہر چہ نہ پیمان دوست بود شکستیم + رَبَّنَا ای ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہمکو فِتْنَۃً محل تسلط
لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو نہین ایمان لاتے ہین یعنی اونکو ہمپر مسلط نہ کر اور اونکے ہاتھون ہمپر عذاب نہ کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہمکو رَبَّنَا ای ہمارے رب اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو غالب ہی حکم مین تو اونکا غرور دفع کردے
الْحَکِیْمُ ۝ دانا اپنے کام مین پس ہمکو بخش دے لَقَدْ کَانَ بیشک ہی لَکُمْ تمہارے واسطے فِیْھِمْ ابراہیم علیہ السلام
اور اونکی قوم مین اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ خصلت اچھی کہ اوسکی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
کی پیروی کرنے مین تاکید کے واسطے ہی یا پہلی اقتدا اقوال مین ہی اور دوسری افعال مین اور یہ پیروی ہی لِمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ
اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہی رضاء الٰہی کی وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے
ڈرتا ہی وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو شخص منھ پھیرے حکم سے اور دشمنون سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی
اوس سے اور اوسکی مدد دین کرنے سے اسواسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہی الْحَمِیْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ہی بے خلق کی
تعریف کے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانون نے اپنے لوگون سے جو مکہ مین مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالیٰ نے
وعدہ فرمایا کہ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ قریب ہی کہ خدا پیدا کردے بَیْنَکُمْ درمیان تمہارے وَبَیْنَ الَّذِیْنَ
اور درمیان اون لوگون کے جنکو عَادَیْتُمْ تمنے دشمن رکھا مِّنْھُمْ کفار مکہ مین سے مَّوَدَّۃً دوستی اور یہ اسطرح تھا
کہ ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤسا عرب جو مسلمانون کے بڑے دشمن تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور

ع ۲

ہونگے لوگون کو اونکے ساتھ محبت کامل پیدا ہوگئی وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ ط اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل دے وَاللّٰہُ
غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اوسے جسنے مشرکون کے ساتھ نہی کے قبل دوستی کی رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اوپر جنھون نے نہی کے
بعد قطع محبت کی لکھا ہے کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان تھا اور اونھون نے ہرگز مسلمانو نکا
قصد نہین کیا اور دین کے دشمنون کو مدد نہین دی حق تعالیٰ نے اونکے باب مین فرمایا کہ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ منع نہین
کرتا تمکو اے مومنو اللہ عَنِ الَّذِیْنَ اون لوگون سے جنھون نے لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ نہین قتال کیا تمہارے ساتھ فِی الدِّیْنِ
دین کے کام مین وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ اور نہین نکالا اونھون نے تمکو مِّنْ دِیَارِکُمْ تمہارے گھرون سے یعنی خزاعہ نے تمسے
مقاتلہ نہین کیا اور تمہارے اخراج مین دخل نہین دیا یا لڑکے اور عورتین مراد ہین کہ اونکو تمہارے قتل اور اخراج مین چندان دخل نہین ہے
فرماتا ہے کہ خدا باز نہین رکھتا تمکو اَنْ تَبَرُّوْھُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اونکے ساتھ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ ط اور اس بات سے
کہ عدل کر دیا اونکے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ○ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنیوالونکو
اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ سوا اسکے نہین کہ حق تعالیٰ منع کرتا ہے تمکو عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ اون لوگون سے جنھون نے
قتال کیا تمہارے ساتھ فِی الدِّیْنِ دین خدا مین وَاَخْرَجُوْکُمْ اور نکال دیا اونھون نے تمکو مِّنْ دِیَارِکُمْ تمہارے
گھرون سے وَظٰھَرُوْا اور مدد کی اونھون نے اور پشت پناہ ہوگئے وہ دشمنون کے عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ تمکو نکال دینے مین تمہارے
خانمان سے یعنی مکہ کے مشرک بعض قتال پر آمادہ ہوے اور بعض نے کوشش کر کے اخراج کیا اور بعضے کوشش کرنے والون کے
یار اور مددگار رہے تو اللہ روکتا ہے اور باز رکھتا ہے تمکو اَنْ تَوَلَّوْھُمْ ج اس بات سے کہ دوستی کرو اونکے ساتھ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ
اور جو کوئی دوست رکھے اونکو فَاُولٰٓئِکَ تو وہ دوست رکھنے والے ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہ ظالم ہین کہ بے محل دوستی
کرتے ہین اسواسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اوسکے دوستون سے اور اونکی دوستی سے کچھ نہین ہوتا بیت نگسل ز دوستان
دغا باز و حیلہ ساز دیار ہے طلب کہ طالب نقش و فا بود ؎ لکھا ہے کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح مین ایک یہ بات تھی
کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ مین آئے حضرت اوسے کافرون مین بھیجدین اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی
جانب جائے تو قریش اوسے نہ پھیرین ہنوز حضرت حدیبیہ مین تھے کہ مومنون کی ایک جماعت مکہ سے بھاگ کے حضرت کی ملازمت مین
حاضر ہوئی اوسمین سبیعہ اسلمیہ تھین اونکے پیچھے پیچھے اونکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ شرط صلح یہ تھی کہ ہم مین سے
جو کوئی تم مین آئے اوسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ وہ شرط مردون کے باب مین تھی عورتون پر
یہ بات روا نہین ہے کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کر دیجیے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو
اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمہارے پاس عورتین ایمان والیان مُھٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیان
کفر کے گھر سے دار ایمان مین فَامْتَحِنُوْھُنَّ ط تو آزماؤ اونکو اسطرح پر کہ اونھین قسم دیکر دریافت کرو کہ اونکا نکل آنا
اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے سبب سے تو نہین اور دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض تو نہین لگی ہوئی ہے خالص

خدا اور رسول کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہین اَللّٰہُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِاِیْمَانِھِنَّ اونکے ایمان کو
اسواسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہی مگر چونکہ حکم شرع ظاہر پر ہی تو تم اونکو قسم دو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْھُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
پس اگر تم جان لو اونکو غلبۂ ظن کے ساتھ کہ ایمان والیان ہین فَلَا تَرْجِعُوْھُنَّ تو نہ پھیر و اونکو اِلَى الْكُفَّارِ اونکے
شوہرون کی طرف جو کافر ہین لَا ھُنَّ نہ یہ عورتین حِلٌّ لَّھُمْ حلال ہین اون کافرون پر وَلَا ھُمْ اور نہ وہ کافر
يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہوتے ہین اون عورتون کے واسطے اسواسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اونکے درمیان جدائی
کر دینے والا ہی وَاٰتُوْھُمْ اور دیدو اونکے شوہرون کو مَآ اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہو یعنی مہر بس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور اوسکے شوہر مسافر نے جو مہر اوسے دیا تھا وہ لیکر پھر گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ
عَلَیْکُمْ اور کچھ گناہ نہین تمپر اَنْ تَنْكِحُوْھُنَّ یہ کہ نکاح کر لو تم ان مہاجرہ عورتون سے اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ جب دو تم
اونکو اُجُوْرَھُنَّ اونکے مہر پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اوس مہاجرہ عورت سے نکاح کر لیا اور یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ عصمتون یعنی عقدون اور نکاحون کو کافرہ عورتون کے یعنی اونکا
نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اونکو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائین تو اصحاب کے نکاح مین جو کافرہ عورتین تھین اصحاب نے اونکو طلاقین دیدین اور
حکم ہوا کہ وَسْئَلُوْا اور مانگ لو اوس شخص سے جو کافرون مین سے اوس عورت کو اپنے عقد مین لائے مَآ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ خرچ
کیا ہی تمنے مہر اوسپر وَلْيَسْئَلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لین کافر تمسے مَآ اَنْفَقُوْا جو کچھ اونھون نے خرچ کیا اپنی جورون پر مہر جو
ہجرت کر آئین یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہو گیا مومن مرد اور کافرہ عورت مین اور کافر مرد اور مومنہ عورت مین تو ہر ایک کو چاہیے
کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہی پھیر لے ذٰلِكُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُكْمُ اللّٰهِ حکم ہی اللہ کا يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہی خدا یہ تم مین
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہی تمہارے مصالح حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مومنون نے مہاجرہ عورتون کے مہر اونکے شوہرون کو ادا کیے اور کافرون نے مرتدہ عورتون کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہو جاے ای مومنو تمسے شَیْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمہاری عورتون مین سے اِلَى
الْكُفَّارِ کافرون کی طرف یعنی عورت دار الحرب مین جا کر عقد کرلے اور اوسکا مہر تمہارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت لو
یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤگے اور مال ہاتھ آئیگا فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ پس دو اون لوگون کو کہ چلی گئی ہین اَزْوَاجُهُمْ
اونکی عورتین دار الکفر مین اور اون لوگون نے اون عورتون کے کافر شوہرون سے مہر نہین پایا ہی مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا مثل
اوسکے جو خرچ کیا ہی اونھون نے اوس عورت کا مہر معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چھ عورتین مومن مہاجرون کی عورتون مین
سے مرتدہ ہو کر کافرون پاس چلی گئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے مہر مال غنیمت مین سے اونکو شوہرون کو دیے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِيْٓ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○ اوسکے ساتھ ایمان لائے ہو اس
آیت کا حکم بقاء عہد تک باقی تھا اور جب عہد اوٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مردون کی بیعت لینے سے فارغ ہوے تو عورتون نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اے خبر کرنے والے یا اے بلند قدر اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمہارے پاس ایمان والی عورتین کہ یُبَایِعْنَكَ بیعت کرین تیری عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ اس بات پر کہ شرک نہ کرین اور شریک نہ ٹھہرائین بِاللّٰهِ شَیْئًا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو وَّلَا یَسْرِقْنَ اور چوری نہ کرین وَلَا یَزْنِیْنَ اور نہ زنا کرین وَلَا یَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالین اَوْلَادَهُنَّ اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک مین توپ دیتی تھین یا جو بچہ پیٹ مین رکھتی ہین اوسکا قصد نہ کرین اور اوسے نہ گراوین وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ اور نہ آئین جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی روسے یَّفْتَرِیْنَهٗ باندھا ہی اوسے بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اپنے ہاتھون اور پانون کے درمیان یعنی ایسا نہ کرین کہ حرامی لڑکا جنین اور شوہرون پر جھوٹ لگائین اور اپنے ہاتھ پانون سے اوس کی پرورش کرین وَلَا یَعْصِیْنَكَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہوجائین تیری فِیْ مَعْرُوْفٍ اوس چیز مین جو تو حکم کرے اونکو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا منہ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہی جب ان شرطون سے بیعت کرین فَبَایِعْهُنَّ تو بیعت لے اونسے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرماکر عورتون سے بیعت لی اور کسی کا ہاتھ نہین چھوا اور ایک قول ہی کہ پانی کے ایک پیالے مین عورتین ہاتھ ڈالتین پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسمین دست مبارک ڈالتے اسطرح پر عورتون کی بیعت ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ ام المومنین حضرت خدیجہ کی بہن امیمہ سے آپنے حکم کیا اور اونھون نے عورتون سے بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتون کی اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہی اونکے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کرین رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی اونپر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہین کہ رحمت ایمان پر موقوف ہی یعنی جب تک بندہ ایمان نہین لاتا رحمت کا مستحق نہین ہوتا اور مین کہتا ہون کہ ایمان رحمت پر موقوف ہی جب تک حق تعالی اپنی رحمت سے توفیق نہین دیتا کسی کو دولت ایمان نہین حاصل ہوتی بیت بے رحمت آن یار زرد ورخ نرہند توفیق عزیزست بہر کس ندہند بعضے محتاج مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانون کی خبر اونسے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اون لوگون سے کہ غصہ کیا ہی اونپر اللہ نے قَدْ یَئِسُوْا تحقیق کہ وہ ناامید ہوے ہین یعنی یہود مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے اسواسطے کہ اونھون نے جان لیا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانے اور آپکے ساتھ عناد اور عداوت رکھنے سے اونکو کسی طرح اخروی ثوابون مین سے کچھ حظ اور حصہ نہوگا تو ضرور وہ ناامید ہین كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ جسطرح ناامید ہوے کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ ع قبرون کے لوگون سے یعنی دنیا مین اونکے پھر آنے سے یا یہود ثواب آخرت سے ایسے ناامید ہین جیسے کافر موے ہوے کہ اونھون نے اپنا حال صاف جان لیا اور اوس جہان کی نعمتون سے بالکل امید قطع کی

ع ۷

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِیَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ اٰیَةً
سورۂ صف مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چودہ آیتین ہین

سَبَّحَ لِلّٰهِ پاک اور بے عیب کہا ہی خدا کو مَا فِی السَّمٰوٰتِ اوسنے جو کچھ آسمان پر ہی علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی
سفلیات وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی کہ اوسکا حکم کسی طرح رد نہین ہوتا الْحَکِیْمُ ○ درست کار کہ اوسکے کامون مین
کسی طرح خلل راہ نہین پاتا دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کرین جو ہمکو دوزخ سے
بچاکر جنت مین پہونچادے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ آخر آیت تک پس رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آئی یعنی وہ کام جو بندہ کو سجن سجّین سے رہائی دے اور اعلیٰ علیّین پر
پہونچائے وہ ایمان اور جہاد ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو آیت نازل ہوئی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کیون کہتے ہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو نہین کرتے ہو کَبُرَ بڑا ہی مَقْتًا
نصف
غصہ کی راہ سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اَنْ تَقُوْلُوْا یہ کہ تم کہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو نہ کروگے
اور بعضے علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہی یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب مین داخل ہی اور ان عالمون کو
بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہین اور خود اوسے نہین کرتے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَکُمْ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ ایسے عالمون کی زبانین آگ کی قینچیون سے کاٹی جاتی ہین
رباعی ای من بگوے سالک تفسیر گوے را ✤ گر در عمل نکوشی نادان مفسری ✤ بار درخت علم ندانم بجز عمل ✤ با علم اگر عمل نکنی شاخ
بے بری ✤ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو جو قتال کرتے ہین فِیْ
سَبِیْلِهٖ اوسکی راہ مین صَفًّا صف باندھے ہوے دشمن کے برابر کَاَنَّهُمْ گویا وہ استحکام مین بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○
دیوارین ہین سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہی معرکہ حرب مین اونکی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور بھڑے رہنے سے
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی اور یاد کر اوسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی
یٰقَوْمِ اے میری قوم لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ کیون رنج دیتے ہو مجکو تم لوگ میرا حکم نہ سنکر وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اور تحقیق کہ جانتے ہو تم
اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہ کہ بیشک مین رسول ہون اللہ کا اِلَیْکُمْ تمہاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوے معجزون سے
مین گواہی قائم کرچکا ہون اور تمکو میری رسالت معلوم ہوگئی اور کچھ شبہہ نہین رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیے تو تم میری
فرمانبرداری کرو قوم کے لوگ اوسی جہالت اور ضلالت پر قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فَلَمَّا زَاغُوْا پھر جب پھر گئے
بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کا حکم قبول کرنے سے تو اَزَاغَ اللّٰهُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ اونکے دل صفت یقین سے
اور اونمین شک ڈال دیا وَاللّٰهُ اور اللہ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○ راہ نہین دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرہ
نصف
فرمان سے باہر نکلنے والون کو وَاِذْ قَالَ اور یاد کر اوسے بھی کہ کہا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عیسیٰ فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ یٰبَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ اے فرزندان یعقوب اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ بیشک مین رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف دلیل اور
رحمت کے ساتھ مُصَدِّقًا حال آنکہ تصدیق کرنے والا ہون لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ اوس چیز کو جو مجھسے پہلے ہی مِنَ التَّوْرٰىةِ

کتاب توریت یعنی مجھسے پہلے نازل ہوئی اور مین نے اوسکی تصدیق کی ہی کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہی وَمُبَشِّرًا اور مین خوشخبری دینے والا ہون بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ ایک رسول کی کہ وہ آئینگے دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنْ بَعْدِی میرے زمانہ کے بعد کہ اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ نام اونکا احمد ہی یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسیٰ کے کلام کا ترجمہ یہ ہی کہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ وَالْفَارْقَلِیْطَا جَآءَ اور فارقلیطا کے معنی احمدؐ ہین یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یقینی مین جانے والا ہون اپنے رب اور تمہارے رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یعنی میرے بعد یقینی آئینگے تبیان مین ہی کہ زبان سریانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام منحمنا ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ خدا اوسے تمہارے پاس بھیجیگا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا عیسیٰ علیہ السلام اونکے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ جیسے مردے زندہ کرنا اندھے مادرزاد اور کوڑھی کو اچھا کر دینا تو قَالُوْا کہا اکثر بنی اسرائیل نے کہ هٰذَا یہ جو وہ ہمین دکھاتا ہی سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ جادو ہی کھلا ہوا یعنی کسی پر یہ بات پوشیدہ نہین کہ وہ سحر کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰی اوس شخص سے جو باندھے عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ خدا پر جھوٹ یعنی اوسکے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اوسکی نشانیون کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ میری شفاعت خدا سے کرینگے اور خدا اونکی شفاعت قبول فرمائیگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اوس سے بڑھ کر ظالم کون ہی جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافرون کے حق مین وہ بتون کی شفاعت قبول فرمائیگا وَهُوَ یُدْعٰۤی اور حال یہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنی اللہ کا رسول اوسے پکارتا ہی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ دین اسلام کی طرف جو مشتمل ہی خیر وصلاح اور فوز وفلاح پر دنیا اور عقبیٰ مین وَاللّٰهُ اور اللہ لَا یَهْدِی نہین راہ دکھاتا نجات کی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالمون کے گروہ کو لباب مین ہی کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہین اوتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری ہو تمکو ای گروہ یہود کہ محمدؐ کے خدا نے اوسکا نور بجھا دیا اور اوسکا کام پورا نہو گا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے عرض کی آپ کے دل مبارک کو رنج وملال ہوا پس حضرت جبرئیل وہ رنج دفع کرنے کو یہ آیت لائے کہ یُرِیْدُوْنَ چاہتے ہین یہود لِیُطْفِـُٔوْا کہ بجھا دین نُوْرَ اللّٰهِ اللہ کے نور کو کہ اوسکا دین اور اوسکی کتاب ہی یا نور خدا اوسکا رسول ہی تو اس نور کو بجھانا چاہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے مونہون سے یعنی ناپسندیدہ اور بے ادبانہ باتون سے وَاللّٰهُ مُتِمُّ اور اللہ پورا کرنے والا ہی نُوْرِهٖ نور دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ اگرچہ کراہت رکھین کافر اوسکے کامل اور پورے ہونے سے اسواسطے کہ اونکی کراہت کو صدق وصواب کا چراغ بجھا دینے مین کچھ اثر نہین ہی جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست ونابود ہونے مین کچھ اثر نہین کرتا رباعی شب پرک خواہد کہ نبود آفتاب ٭ تا بہ بیند دیدۂ دمرزبوم ٭ دست قدرت ہر صباحے شمع مہر ٭ برفروزد کوری خفاش شوم ٭ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ وہ ہی وہ خدا جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول کو بِالْهُدٰی اوس چیز کے ساتھ جو سبب ہدایت ہی یعنی قرآن وَدِیْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ ملت حنیف ہی لِیُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کر دے اس دین کو عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ع ۹

سب دینون اور ملت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کے وقت کہ سب اہل زمین دین اسلام قبول کر لینگے وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ۝ اور ہر چند کہ کراہت کرتے ہین مشرک اظہار اور غلبہ دین محمدی سے کہ مشتمل ہی توحید ثابت کرنے اور شرک باطل
کرنے پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو هَلْ أَدُلُّكُمْ کیا خبردار کرون مین تمکو عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ ایسی
تجارت پر جو چھوڑالے تمکو مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ عذاب دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہی کہ تُؤْمِنُونَ خبر ہی
امر کے معنی مین یعنی ایمان لاؤ مراد یہ ہی کہ ثابت رہو اوس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور اوسکے رسول کے
ساتھ وَتُجَاهِدُونَ اور جہاد کرو کافرون پر فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین بِأَمْوَالِكُمْ اپنے مالون سے کہ زاد راہ
اور سواریان اور ہتھیار مجاہدون کے واسطے مول لو وَأَنْفُسِكُمْ اور اپنی جانون سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ ہو ذَٰلِكُمْ
جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت مین اصل معاملہ یہ ہی کہ غیر حق کو تو دیدے اور حق کو لیلے نفحات مین
ابو عبداللہ تستری قدس سرہ سے منقول ہی کہ اونکا بیٹا اونکے پاس آیا اور بولا کہ مین روغن کا ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی
گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضائع ہوگئی ابو عبداللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہی
واللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت مین کچھ نہین ہی اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اوسکا باپ
بھی نہوتا یہ اشارہ ہی فنا کی طرف اور بازار بقا مین اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف رباعی تا چند بہ بازار خودی پست شوی ٭
بشتاب کہ از جملہ فرامست شوی ٭ از مایہ و سود دو جہان دست بشو ٭ سود تو ہمان بہ کہ تہیدست شوی ٭ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد
کروگے تو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشدیگا خدا تمکو تمہارے واسطے ذُنُوبَكُمْ تمہارے گناہ دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا
تمکو عقبیٰ مین جَنَّاتٍ تَجْرِي باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین
وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہین فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ہمیشگی کی جنتون مین کہ اقامت کا گھر ہی
ذَٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت مین داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ چھٹکارا ہی بڑا وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا اور تمہارے
واسطے دوسری نعمت ہی دنیا مین کہ اوسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ فتح ہی خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيبٌ
اور فتح ہی نزدیک کہ فتح مکہ ہی یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہی اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر
نظر کرنا اور محققون کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہی مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی غنیمتین معارف یقینیہ
ہوتے ہین اور سب مومنون کو اس مرتبہ مین شرکت ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کو دنیا مین نصرت کی اور آخرت مین جنت کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو یہ خطاب یا اون
انصار کی جماعت سے ہی جنھون نے عقبہ ثانیہ مین بیعت کی اور وہ بہتر آدمی تھے یا خطاب عام ہی یعنی سب مسلمانون کو فرماتا ہی کہ كُونُوا
ہو جاؤ أَنْصَارَ اللَّهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یون ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی قوم سے نصرت طلب کی وَكَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ جیسا کہ نصرت طلب کی اور کہا عیسی بن مریم نے حواریون سے جو اونکے خواص اور اونکے دین مین سب پر سبقت لیگئے تھے کہ مَنْ أَنصَارِي کون ہین میرے یار اور مددگار اور میرے حال پر متوجہ ہونے والے إِلَى اللَّهِ خدا کی مدد کی طرف یا خلق کو خدا کی طرف دعوت کرنے مین میرے معین اور مددگار کون لوگ ہین تو قَالَ الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریون نے کہ اس راہ مین نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ہم ہین مدد کرنے والے دین خدا کے اور فی الواقع حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد خلق کو خدا کی طرف حواریون نے دعوت کی فَآمَنَت تو ایمان لایا اونکی دعوت کے سبب سے طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ ایک گروہ بنی اسرائیل کا عیسی علیہ السلام پر اور اونھین بندہ اور خدا کا رسول جانا وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہا اور جب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے تو آپ نے سب مومنون کے موافق فرمایا کہ عیسی اللہ کے بندے ہین اور اوسکے رسول اور اوس گروہ مومن نے مدد پائی اور حق تعالی نے فرمایا کہ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا پھر قوت دی ہمنے اور غالب کردیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے حضرت عیسی پر اور اونکے رسول اور بندے ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ اونکے دشمنون پر جو حضرت عیسی کے خدا ہونیکے قائل تھے فَأَصْبَحُوا پس ہوگئے ایمان والے ظَاهِرِينَ ○ ع غالب کافرون پر

ع ۵

آیاتہا — رکوعاتہا — کلماتہا — حروفہا

سورة الجمعة مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم ○	وهي احدى عشرة آية
سورہ جمعہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

يُسَبِّحُ پاکی کے ساتھ یاد کرتی اور تنزیہ کرتی ہی لِلَّهِ خدا کی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی وَمَا فِي الْأَرْضِ اور وہ چیز جو زمینون مین ہی سفلی ایسا اللہ کہ الْمَلِكِ بادشاہ ہی اور اوسکی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بے زوال ہی الْقُدُّوسِ پاک عیب اور خلل پڑنے سے الْعَزِيزِ غالب کہ مثل اور نظیر نہین رکھتا الْحَكِيمِ ○ حکم کرنے والا راستی اور درستی کے ساتھ هُوَ الَّذِي بَعَثَ وہی خدا جسنے مبعوث کیا فِي الْأُمِّيِّينَ امیون مین یعنے قوم عرب مراد ہی کہ اوسمین اکثر آدمی بے لکھے پڑھے تھے رَسُولًا مِّنْهُمْ رسول اونھین سے یعنی رسول امی مبعوث کیا تا کہ اوسکی رسالت تہمت سے دور رہے اور بعضونے کہا ہی کہ حضرت کا امی ہونا اس جہت سے ہی کہ اگلی کتابون مین یون ہی مذکور تھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا امی ہونگے از انجملہ حضرت شعیب کی کتاب مین مذکور ہی کہ انی ابعث امیا فی الامیین واختم بہ النبیین یعنی مین ایک رسول امی مبعوث کرونگا امیون مین اور ختم کرونگا اوسپر نبیون کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونے مین بہت نکتے ہین یہان تین بیتون پر اون نکتون کا انحصار ہوتا ہی مثنوی

فیض ام الکتاب پرورش + لقب امی خداے از ان کردش + لوح تعلیم نگرفته همه + همه اسرار لوح داده خبر + بر خطا وست انس و جان راسر + گر نخواند ست خط از ان چه خطر +

پھر نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کرتا ہی کہ يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھتا ہی اونپر آيَاتِهِ آیتین کلام الہی کی باوصف اسکے کہ اونکے مثل امی ہی وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہی اونکو کفر کے میل سے اور عقائد

خبث سے اور اخلاق کی برائی سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہے اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ ق اور احکام شریعت اور دین کے کام معقول ومنقول وَاِنْ كَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جواب قرآن پڑھنے والے اور پاک ہین مِنْ قَبْلُ محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین کہ وہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا متبع وَّاٰخَرِيْنَ اور مبعوث کیا دوسرون کے درمیان مِنْهُمْ مومنون سے کہ وہ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط نہ پہونچے اون لوگون کو جو اونسے سابق تھے مگر لاحق ہونگے اس سے تابعین مراد ہین اور معالم مین ایک حدیث صحیح متفق علیہ لائے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ عجم ہین اور بہت صحیح قول یہ ہے کہ جو کوئی رسول صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام مین داخل ہوا اور ہوتا ہے وہ ان آخرین مین داخل ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہے امر بعثت مین جس کسی کو چاہتا ہے رسول کرکے بھیجتا ہے الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے ہر پیغمبر کو ہر امت کے واسطے اختیار کرنے مین ذٰلِكَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰهِ فضل ہے الله کا اور اوسکا فرید کرم يُؤْتِيْهِ دیتا ہے اوسے مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور الله بڑے فضل والا ہے اور اوسکے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتین حقیر اور ناچیز ہین مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثل اون لوگون کی جو تحمل کیے گئے توریت کا یعنی جنکو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اوٹھائین ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا پھر اوٹھایا اونھونے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اوسمین تھے اوسپر عمل نہ کیا اونکی مثل كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ گدھے کی ایسی ہے کہ اوٹھاتا ہے اَسْفَارًا ط کتابین علم کی یعنی اونھین اوٹھانے مین رنج اوٹھاتا ہے اور اوس سے کچھ فائدہ نہین پاتا یہی حال یہود کا ہے کہ توریت پڑھتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے مثنوی گفت ایزد یحمل اسفاره ✣ بار باشد علم کان نبود زہو ✣ علمہاے اہل دل حمال شان ✣ علمہاے اہل تن احمال شان ✣ علم چون بر دل زند یارے بود ✣ علم چون بر تن زند بارے بود ✣ چون بدل خوانی زحق گیری سبق ✣ چون بگل خوانی سیہ سازی ورق ✣ بِئْسَ بری مثل ہے جو کہی گئی مَثَلُ الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھونے تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط الله کی آیتون کی جو محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر دلیل تھین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور الله فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہین دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کے گروہ کو کہ حق کے ساتھ عناد کرکے اونھونے اپنی جانون پر ظلم کیا اور باوصف اسکے کہتے ہین نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور ڈینگین مارتے ہین کہ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا قُلْ کہہ اے محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اے یہودیو اِنْ زَعَمْتُمْ اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگون کے عرب اور عجم مین سے جو ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تاکہ اون درجات اور کرامات کو پہونچو جو حق تعالی نے اپنے دوستون کے واسطے مقرر کیے ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اور حال یہ ہے کہ یہود تمنا نہ کرینگے موت کی ہرگز کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اسکے جو آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اون کاموں کے واسطے جو اونھون نے کیے جیسے احکام توریت کی تحریف

اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی نعت کو بدل دینا اور جانتے ہین کہ مرنے کے بعد اون کامون کے سبب سے عذاب مین گرفتار ہونگے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِينَ ۞ ظالمون کو جنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي یقینی وہ موت کہ تم تَفِرُّونَ مِنْهُ بھاگتے ہو اوس سے اور اوسکی تمنا نہین کرتے اور اوسکے وقوع سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّهٗ مُلٰقِيكُمْ پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہی تمکو یعنی ضرور تمکو آ پکڑیگی اور یقینی تم اوسکا مزہ چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّونَ پھر پھیرے جاؤگے اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ظاہر اور پوشیدہ جاننے والے کی طرف فَيُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کریگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ ساتھ اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اور اون کامون کے مناسب جزا پاؤگے يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوۤا ای لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ جب بلایا کیے جاؤ نماز کے واسطے مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن فَاسْعَوْا تو دوڑو اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہی اور خطبہ یعنی اوسکی طرف رغبت کرو اور اوسمین کوشش کرو وَذَرُوا الْبَيْعَ اور چھوڑ دو خرید فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی کے مذہب پر یہ ہی کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا جمعہ کے دن پہلی اذان واجب کر دیتی ہی اگر اذان دینے والے متعدد ہون ذٰلِكُمْ وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے معاملہ کرنے سے اسواسطے کہ اوسمین آخرت کا نفع ہی جو باقی رہیگا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہی کہ فنا ہو جاتا ہی اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۞ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ پھر جب ادا کیگئی نماز جمعہ کی فَانْتَشِرُوْا تو پراگندہ ہو جاؤ فِي الْاَرْضِ زمین مین تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزون کے لیے یہ امر اباحت ہی یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام مین مصروف ہو وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اللہ کا فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منتشر ہونا بھی زمین مسجد مین ہی عالمون اور واعظون کی مجلس مین جانے کو اور ایک قول کے موافق بیمارون کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنون کی زیارت اور علم طلب کرنا اور ایسی باتین مراد ہین اسواسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا انہی کامون سے ہو سکتا ہی وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور یاد کرو اللہ کو كَثِيرًا بہت یعنی اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہین لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞ شاید تم فلاح پاؤ اور دونون جہان کی خیر کو پہونچو کہ اوسکا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور رنجات دنیا و آخرت کا باعث ہی رباعی

از ذکر خدا مباش یکدم غافل ؛ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل ؛ ذکر ست کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ؛ آسایش جان باشد و آرامش دل ؛

لکھا ہی کہ ایکدن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لیے ہوے اور اوسوقت مدینۂ منورہ مین تنگی تھی اور قافلہ جب صحیح سلامت آ پہونچا تو خوشی کا طبل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان مین پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف چلے بارہ آدمیون کے سوا کوئی مسجد مین نہ رہا کہ اونمین چارون خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت

ع ۸

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب ایک کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد مین کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے تمھاری طرف آگ روان ہوتی اور اس حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول اجلال ہوا کہ وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہین تِجَارَةً سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ اَوْ لَهْوَا یا سنتے ہین طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی جہت سے بجاتے ہین انْفَضُّوا تو متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے اور چلے جاتے ہین اِلَيْهَا اوس تجارت کی طرف تاکہ ایک دوسرے سے پہلے غلہ مول لینے کو پہونچ جائے وَتَرَكُوكَ اور چھوڑ دیتے ہین تجکو قَائِمًا ط کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ سننے مجلس نبوی مین حاضر رہنے کا ثواب وہ خَيْرٌ بہتر اور بہت فائدہ کی چیز ہے مِّنَ اللَّهْوِ لہو یعنی طبل کی آواز سننے سے وَمِنَ التِّجَارَةِ ط اور تجارت کے نفع سے اسواسطے کہ ثواب کے کامون کے فائدے یقینی ہین اور معاملات کے فائدے وہمی وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ع اور اللہ بہتر روزی دینے والون کا ہے یعنی اونسے بہتر روزی دینے والا ہے جو رزق کے وسائط ہین اسواسطے کہ کسی وقت ہوتا ہے کہ وہ جلدی کرتے ہین اور شاید کہ مصلحت وقت نہین جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفہ بغداد نے بہلول دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمھاری ہر روز کی روزی مین مقرر کر دون تاکہ تمھارا دل اوس سے متعلق نہ رہے بہلول نے جواب دیا کہ اگر تجھمین چند عیب نہوتے تو مین ایسا کرتا ایک تو تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہیے دوسرے تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کب دینا چاہیے تیسرے تجھے یہ نہین معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہیے اور حق تعالیٰ رزق کا کفیل اور یہ سب باتین جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے مجھے روزی پہونچاتا ہے اور شاید تو مجپر غصہ مین آئے اور وہ روزینہ موقوف کرے اور حق تعالیٰ گناہ کے سبب سے میری روزی بند نہین کرتا نظم خدائے کہ او ساخت از نیست ہست + بعصیان در رزق بر کس نہ بست + از و خواہ روزی کہ بخشندہ است + بر آرندہ کار ہر بندہ است +

سورۃ المنٰفقون مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وهي احدی عشرة آية
سورہ منافقون مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتین ہین

سن پانچ ہجری مین جب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غزوۂ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوین کے قریب اترے تو سنان بن وبرہ جہنی جو ابن عمرو بن عوف کے حلیف تھے خزرج مین سے نکلے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے اونکے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہو جائے ابن ابی منافق نے اوس محل پر ناشایستہ باتین کہین از انجملہ یہ کہ مہاجرون کو کچھ ندو کہ مدینہ سے چلے جائین اور پراگندہ ہو جائین دوسری بات یہ کہ جب ہم مدینہ مین پھر جائینگے تو جو بہت عزت دار ہے وہ اوسے نکال دیگا جو بہت ذلیل و خوار ہے حضرت زید بن ارقم نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس مین حاضر ہو کر یہ خبر کر دی حضرت نے سنا اور فتنہ و فساد فرو کرنے کو گرمی کی شدت مین دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کرکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب کوششین کین اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر وہ

خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگون نے ملامت شروع کرکے حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی توحق تعالی نے حضرت زید کی
بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اوسکے یار تو
قَالُوا نَشْهَدُ کہتے ہین کہ ہم لوگ گواہی دیتے ہین کہ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ م بیشک آپ تو رسول ہین اللہ کے یعنی ہم منافق
نہین ہین اور دل سے آپکی رسالت کے معتقد ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ اور خدا جانتا ہی کہ تم ای محمد لَرَسُولُهُ ط البتہ
رسول ہو اوسکے اسواسطے کہ اوسی نے تمکو رسول کیا ہی وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ اور خدا گواہی دیتا ہی کہ بیشک
منافق لَكَاذِبُونَ ج ضرور جھوٹے ہین اپنی گواہی مین اس جہت سے کہ اونکا اعتقاد اونکی بات کے موافق نہین ہی تو اونکی یہ
گواہی کہ ہمارا دل آپکی رسالت کا معتقد ہی جھوٹی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ گواہی سے یہان قسم مراد ہی یعنی قسم کھا کر منافق کہتے ہین
کہ ہمارے دل مین آپکی رسالت کا اعتقاد ہی تو خدا جانتا ہی کہ اونھون نے یہ جھوٹی قسم کھائی اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ ٹھہرایا ہی
منافقون نے اپنی قسم کو جُنَّةً سپر یعنی بچاو کہ اوسکی بدولت قتل اور قید ہونے سے بیخوف رہتے ہین فَصَدُّوا پھر باز
رکھتے ہین لوگون کو گواہی دیکر عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط خدا کے دین سے یا خود راہ خدا مین جہاد کرنے سے منہ پھیرتے ہین إِنَّهُمْ بیشک وہ
سَاءَ برا کام ہی مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ جو کچھ وہ کرتے ہین جھوٹی قسم اور حق سے منہ موڑنا ذَٰلِكَ یہ حکم حق اونکے کام برے ہونے کا
بِأَنَّهُمْ آمَنُوا بسبب اسکے ہی کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ كَفَرُوا پھر کافر ہوے دل سے یا ظاہر مین مومنون سے اونھون نے
کہا کہ ہم تم مین سے ہین اور تنہائی مین اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مہر کردی گئی ہی عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اونکے
دلون پر فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ○ تو وہ نہین جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہی نقل ہی
کہ ابن ابی مرد جسیم خوبصورت شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی بھی صورت اوسکے قریب قریب تھی جب منافق
رسول مقبول کی مجلس مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے توحق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ
اور جب دیکھتے ہو تم ای ہمارے حبیب منافقون کو تو تُعْجِبُكَ تعجب مین لاتے ہین تمکو أَجْسَامُهُمْ ط اونکے جسم نرمی اور
نازکی کی وجہ سے وَإِن يَقُولُوا اور اگر بات کرتے ہین وہ تو تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط سنتے ہو تم اونکی بات اور اونکی قسم باور کرلیتے ہو
حالانکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ سے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑی ہین مُّسَنَّدَةٌ ط دیوار سے
لگاکر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہین علم اور نظر سے خالی يَحْسَبُونَ گمان کرتے ہین كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط ہر آواز کو اپنے اوپر
یعنی مدینہ مین لوگ جو آواز نکالتے ہین اور شور فریاد کرتے ہین تو یہ منافق ایسے بددل اور ڈرپوک ہین کہ اوس آواز کو سنکر گمان کرتے ہین
کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا یہ اوسی کا شور و غل ہی اب ہم ذلیل اور رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہین
تیرے ای ہمارے حبیب اور سب مسلمانون کے فَاحْذَرْهُمْ ط پس ڈر اونکے مکر و فریب سے اور اونسے بیخوف نہو
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ز ہلاک کرے اللہ اونکو یا لعنت کرے اونپر أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○ کیونکر پھرے جاتے ہین او حق سے
معالم مین ہی کہ یہ آیتین نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اوس سے کہا کہ یہ آیتین تیری شان مین نازل ہوئین تو رسول

وقف لازم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جاتا کہ تیرے واسطے مغفرت چاہین تو وہ منافق گردن گھما کر بولا کہ تم لوگون نے مجھسے کہا کہ ایمان لا مین
ایمان لایا زکوۃ مال دینے کی تکلیف دی مین نے زکوۃ بھی دی اب یہی بات باقی ہے کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور جب کہتے ہین منافقون سے کہ آو عذر خواہی کو يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ مغفرت طلب کرین تمھارے
واسطے رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول خدا تو لَوَّوْا گھماتے ہین رُءُوْسَهُمْ اپنے سر یعنی منہ پھیرتے ہین اور گردن گھماتے ہین جیسے
کوئی کسی مکروہ بات سے منہ پھیرتا ہے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ اور تو دیکھتا ہے ہمارے پیغمبر اونکو کہ وہ انکار کرتے ہین
تیری خدمت مین حاضر ہونے سے وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور وہ تکبر کرنے والے ہین سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہے اونپر
اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ مغفرت چاہے تو اونکے واسطے اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ چاہے تو اونکے لیے لَنْ
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو نفاق مین اونکے پکے ہونے کی وجہ سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ فلاح اور نجات کی راہ نہین دکھاتا اون لوگون کو جو دائرہ اصلاح سے باہر ہین اور اپنے کام نہین بناتے
هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ وہ منافق وہی ہین کہ کہتے ہین انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوْا خرچ کرو عَلٰى مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اون لوگون پر جو رسول اللہ کے پاس ہین مہاجر فقیر حَتّٰى يَنْفَضُّوْا تاکہ متفرق ہو جائین غلام اپنے آقاون
پاس چلے جائین اور بیٹے اپنے باپون سے جا ملین منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہین کہ مہاجرون کو خرچ نہ دو وَلِلّٰهِ اور حال یہ ہے کہ
خدا کے واسطے ہے خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے روزی کے آسمانون و زمین مین اور اون خزانون کی کنجیان وہی کے
دست قدرت مین ہے جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ○ اور مگر منافق نہین جانتے کہ رزاق مطلق
حق تعالی ہے آدمی نہین ہین نظم خواجہ پندار کہ روزی او دہد ÷ لاجرم بر این آن منت نہد ÷ زان سببہا او یکے
شد لبس اگر ÷ گم شود ہستند اسباب دگر ÷ حکم روزی بر سببہا مے نہد ÷ بے سببہا نیز روزی مے دہد ÷ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین منافق
اس سے ابن ابی مراد ہے کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اگر پھرینگے ہم اس سفر سے اِلَى الْمَدِيْنَةِ مدینہ کی طرف تو لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
ضرور ضرور نکال دیگا بڑا عزت دار مِنْهَا الْاَذَلَّ مدینہ سے بہت ذلیل و خوار کو بڑے عزت دار سے اوسکی مراد اپنی ذات تھی
اور اوس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوت والتسلیمات کی ذات جامع الکمالات مقصود تھی
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ اور اللہ کے واسطے ہے عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے واسطے نبوت
اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور ایمان والون کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اور مگر منافق حقیقت عزت کو لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے ہین نقل ہے کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وادی عقیق مین پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبد اللہ نام کہ مومن مخلص تھا رستہ پر ٹھہر رہا یہانتک کہ اوسکا باپ بھی وہان پہونچا
عبد اللہ نے اوسکے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پانون رکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے مین نہ چھوڑونگا کہ
تو مدینہ مین جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اذن نہ دینگے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہے اور بڑے

عزت والے حضرت ہین جب حضرت کی سواری وہان پہونچی تو آپ کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن اُبی کو مدینہ منورہ مین داخل ہونے کی اجازت دی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے مومنو لَا تُلْهِكُمْ نہ باز رکھین تمکو اَمْوَالُكُمْ تمھارے مال وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ اور نہ تمھارے فرزند عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اللہ کو یاد کرنے سے اسواسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ خدا کی محبت سب چیزون کی محبت پر غالب ہو کہ اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتین اوسکے سامنے کرین تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے بیت چشم دل از نعیم دو عالم ببستہ ایم ✤ مقصود ما ز دنیا و عقبی توئی و بس ✤ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور اولاد کے سبب سے حق تعالیٰ کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓىِٕكَ تو وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہین کہ جو چیز حقیر اور فانی ہے اوسکے سبب سے باز رہتے ہین بڑی نعمت سے جو باقی رہیگی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہین وہ نکالو مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو اور ذخیرہ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آئے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم مین سے موت کے اسباب فَیَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص کہ رَبِّ اے میرے رب لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ کیون نہین پیچھے ڈالتا تو یعنی کیا ہوا اگر تاخیر کرے موت مین اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ تھوڑی مدت تک فَاَصَّدَّقَ تاکہ تصدیق کرون اور زکوٰۃ ادا کرون مین وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور ہو جاؤن مین نیک مردون مین سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور ہرگز نہین پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آ پہونچتی ہے اَجَلُهَا ؕ اوسکی اجل اور رہ جانے کا وقت یعنی عمر تمام ہو جاتی ہے نہ اوسپر کچھ بڑھاتے ہین نہ اوسمین سے کچھ گھٹاتے ہین وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ ۭ اور اللہ جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور بکر نے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہین خدا کو اوسکی خبر ہے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ التغابن مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثمانی عشرۃ اٰیۃ
سورۂ تغابن مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہے اسکی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو چیز ہے آسمانون مین روحانیات وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ اور جو چیز ہے زمین مین جسمانیات لَهُ الْمُلْكُ اوسی کے واسطے ہے بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ زمین آسمان کے درمیان ہے وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ اور اوسی کے لیے تعریف ہے پیدا کرنے کی نعمت پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور وہ سب چیزون پر قادر ہے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ اور وہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو فَمِنْكُمْ پس تم مین بعض كَافِرٌ کافر ہین اوسکے خالق ہونے کا ایمان نہین رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ اور تم مین سے بعضے ایمان رکھنے والے ہین اوسکے خالق ہونے کا جیسے اہل سلام اور اہل ایمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اور بندون کے ساتھ معاملہ اونکے اعمال کے موافق کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمہ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ خالق اوسکی وحدانیت کی دلیلین ہین اور حق

اور انکے سبب سے ظاہر ہوتا ہی وَصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنائی تمھاری فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کین تمھاری صورتین قد کشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کرکے امام قشیری نے یہ معنی کہے ہین کہ اوسنے تمھارا ظاہر آراستہ کردیا کمال قدرت کے ساتھ اور تمھارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققون کے نزدیک حسن انسان یہ ہی کہ اوسکو اوصاف کائنات کی صورت سے آراستہ کردیا اور خصائص مبدعات کے خلاصہ کے ساتھ شرف اختصاص بخشا تاکہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہی حسن صوری نہین قطعہ بدرون تست مصری کہ تو ای شکرستانش چہ غم ست گر ز بیرون مدد شکر نداری شدہ ام غلام صورت بمثال بت پرستان تو چہ یوسفی ولیکن بسوخود نظر نداری بخدا جمال خود را بچو در آئینہ ببینی بت خویش ہم تو باشی بہ کسے گذر نداری وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○ اور اوسکی طرف ہی سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ جانتا ہی علم کامل سے جو کچھ ہی آسمانون مین ظاہر اور پوشیدہ وَالْأَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین عیان اور نہان وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُسِرُّونَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُونَ اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ سینون مین ہی خطرے اور فکرین أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئی تمھارے پاس اہل مکہ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا خبر اون لوگون کی جو کافر ہوے مِنْ قَبْلُ تم سے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد و ثمود و اصحاب ایکہ وغیرہ فَذَاقُوا پس چکھا اونھون نے وَبَالَ أَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر دنیا مین کہ غرق ہونا آندھی سخت آواز عذاب یوم الظلہ ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اور انکے واسطے ہی آخرت مین عذاب دردناک کہ کبھی منقطع نہوگا ذَٰلِكَ یہ عذاب اونکے واسطے بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ تھے کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول بھیجے ہوے اونکی طرف بِالْبَيِّنَاتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہری معجزون کے ساتھ فَقَالُوا تو کہا اونھون نے کہ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا کیا آدمی مثل ہمارے ہمین ہدایت کرتے ہین اونھون نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالی آدمی کی طرف وحی بھیجتا ہی فَكَفَرُوا پس کافر ہوگئے اور رسولون پر ایمان نہ لائے وَتَوَلَّوا اور منہ پھیرا اونھون نے اون دلیلون اور معجزون مین غور و فکر کرنے سے جو اون رسولون ساتھ تھے پس خدا نے اونکو ہلاک کردیا وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ اور بے نیاز اور مستغنی ہی اللہ خلق کے ایمان سے وَاللَّهُ غَنِيٌّ اور اللہ بے پرواہی مخلوق کی عبادت سے حَمِيدٌ ○ تعریف کیا ہوا بے تعریف کرنے والون کی تعریف کے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا گمان کیا اون لوگون نے جو کافر ہوے أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا یہ کہ نہ اوٹھائے جاوینگے قُلْ بَلَىٰ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہان اوٹھائے جاؤگے وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ قسم میرے رب کی کہ ضرور ضرور تم اوٹھائے جاؤگے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ پھر خبر دیے جاؤگے بِمَا عَمِلْتُمْ اوس چیز کی جو تم نے کیا ہی دنیا مین اور خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا وَذَٰلِكَ اور یہ اوٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللَّهِ خدا پر يَسِيرٌ ○ سہل اور آسان ہی فَآمِنُوا بِاللَّهِ پس ایمان لاؤ خدا پر وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا اور اوس نور کا جو نازل کیا ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے قرآن مراد ہی اور اوسے نور اسواسطے کہا کہ اعجاز مین اپنی ذات سے ظاہر ہی اور حلال حرام

ثلثہ

احکام کی حقیقتین ظاہر کرنے والا ہے وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِیْرٌ ۝ جانتا ہے
یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا تمکو اللہ لِیَوْمِ الْجَمْعِ اوس چیز کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہے حساب اور جزا
قیامت کو حق تعالیٰ نے روز جمع اسواسطے فرمایا کہ اوس دن سب آدمی جمع ہونگے اولین و آخرین یا سب انبیا اور سب امتین
جمع ہونگی یا ظالم اور مظلوم یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ فرشتے اور جن اور
آدمی سب جمع ہونگے ذٰلِکَ وہ دن یَوْمُ التَّغَابُنِ موسوم ہے نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت مین
میراث ملیگا اور کافر دوزخ مین مومن کے مقام مین داخل ہونگے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اوس دن کافر اپنے کو جانینگے کہ ہم
بڑے زیانکار ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ کافر اپنا نقصان دیکھینگے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھینگے نیکیان
کم کرنے کی وجہ سے یا نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہے کہ ہر شخص اپنا فائدہ ڈھونڈھیگا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ یُّؤْمِنْ
بِاللّٰہِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا وَیَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے تو یُکَفِّرْ چھپائیگا اللہ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ
اوس سے اوسکی برائیان یعنی معاف کردیگا وَیُدْخِلْہُ اور داخل کریگا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ
تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ اوسکے محلون یا درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین
اَبَدًا ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہے ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ یہ گناہ معاف ہونا اور بہشت مین داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہے
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے وحدانیت کا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اور تکذیب کی انھون نے ہماری آیتون کی
کہ وہ قرآن ہے یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہمنے ظاہر کیے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ
دوزخ والے ہین خٰلِدِیْنَ فِیْہَا باقی رہنے والے اوسمین یعنی مرینگے نہین وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اور بری جگہ ہے پھرنے کی

ع ۱۰

دوزخ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہے کسی کو مِنْ مُّصِیْبَۃٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال اطفال کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ مگر حکم الٰہی سے یعنی سب مصیبتون کو اوسکا علم گھیرے ہے اگر چاہتا ہے اوس سے سالم رکھتا ہے بندون کے حال کی
درستی کے لیے اور سبب کے ساتھ اونکے امتحان کرتا ہے اور ثواب کی زیادتی اور گناہون سے پاک کرنے کے واسطے بندون پر مصیبت ڈالتا ہے
وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَہْدِ قَلْبَہٗ اور جو کوئی تصدیق کرتا ہے خدا کی اور جانتا ہے کہ مصیبت اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہے
تو راہ دکھاتا ہے اللہ اوسکے دل کو صبر اور ثبات کی یعنی جب جانتا ہے کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہے یعنی ارادہ کی ہوئی ہے تو اوس سے دل و جان قبول
کرلیتا ہے اور اوسکے واقع ہونے سے مضطرب نہین ہوتا ہے بزرگون نے کہا ہے کہ بلا آئینہ جمال مولیٰ ہے تو آئینہ کو اوسکے جمال کا نور دیکھنے کو دوست
رکھنا چاہیے نظم ہرچہ از دست تو آید خوش بود * گر ہمہ دریاے پر آتش بود * زخم کز دست تو می آید برون * گو برید از سینۂ من جوے
خون * وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اور اللہ سب چیزین جانتا ہے صبر کرنے والے اور شکایت کرنے والے کو خوب پہچانتا ہے
وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ اور اطاعت کرو اللہ کی ادائے فرض مین وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور اطاعت کرو رسول کی ادائے
سنت مین فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ پھر اگر تم منھ پھیر گئے پیغمبر کی اطاعت سے تو اوسکا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا

پس نہین ہمارے رسول پر اَلْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے کما حقہ تبلیغ احکام کردی اَللّٰهُ اللہ مستحق
عبادت ہی کہ لَآ اِلٰهَ کوئی معبود مستحق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ وَعَلَی اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْیَتَوَکَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہی کہ اپنے کام حق تعالی پر چھوڑ دین اور کفایت مہمات
اوسی پر بھروسا کرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانون نے
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اونکے زن و فرزند نالہ و زاری گریہ و بیقراری کرکے اونکو نہ چھوڑتے تھے اور وہ
لوگ بھی اونپر کمال شفقت و مہربانی کی وجہ سے عاجز ہو کر رہ گئے تھے حق تعالی نے اونکے باب مین آیت بھیجی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بیشک بعضی عورتین تمہاری وَاَوْلَادِكُمْ اور اولاد تمہاری جو ہجرت
سے مانع ہوئی ہی عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہین تمہاری فَاحْذَرُوْهُمْ پس اونسے تم حذر کرو اور اونکی گریہ و زاری پر فریفتہ ہو کر
ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اون مسلمانون کو پہونچی تو اونھون نے ہجرت کی اور جب مہاجرون کو دیکھا کہ اونمین سے ہر ایک احکام دین مین فقیہ
کامل اور عالم فاضل ہو گیا ہی تو ان مسلمانون نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمہارے ہی سبب سے علم سے بے بہرہ رہے
ہین اور اسی وجہ سے اونکو خرچ دینا روکا مہربانی کی رسمین اونکے ساتھ چھوڑ دین تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور
اگر معاف کردو جو جرم اونھون نے کیے ہین وَتَصْفَحُوْا اور درگذرو وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اونکو اور اونکا عذر قبول کرو
فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہی تمہارے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ کریگا اِنَّمَآ
اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہین کہ تمہارے مال وَاَوْلَادُكُمْ اور تمہاری اولاد فِتْنَةٌ آزمایش ہی تاکہ یہ بات ظاہر
ہو جائے کہ تم مین سے کون حق کو اونپر ایثار کرتا ہی اور کون دل مال اور اولاد سے اٹھا کر محبت الٰہی سے کنارہ کرتا ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ
اور اللہ اوسکے پاس ہی اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ اجر بڑا اوسکے واسطے جسکے دل مین خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی
محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے اور بچو اون چیزون سے جو موجب عذاب ہین مَا اسْتَطَعْتُمْ جسقدر
بچ سکتے ہو یہ آیت اوس آیت کے حکم کی ناسخ ہی کہ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات وَاَطِیْعُوْا
اور حکم مانو اوسکا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَیْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ مین دو لِّاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتون کے واسطے
اسلیے کہ اوسکے فائدے تمھی کو پہونچتے ہین وَمَنْ یُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہی شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے نفس اوسکا
یعنی خدا کے واسطے بخل نہین کرتا اور خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
وہ فلاح پانے والے ہین دنیا مین خوف کی چیزون سے اور عقبی مین عذاب اور سختیون سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دوگے
اللہ کو یعنی جس چیز مین وہ حکم کرتا ہی اوسمین اپنا مال خرچ کروگے اور صدقہ دوگے قَرْضًا حَسَنًا قرض ملا ہوا اخلاص کے ساتھ
یا صدقہ دوگے خوشی خاطر سے یُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کریگا اللہ اوسکو لَكُمْ تمہارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا چار لاکھ
یا بے حساب وَیَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمہارے گناہ جو اوس سے پہلے ہوے ہون بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ

شَکُوْرٌ اور اللہ جزا دینے والا ہی شکر گزارون کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہی حَلِیْمٌ بردبار ہی
بخیلون اور مسکون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا
جانتا ہی جو ظاہر مین بندے تصدیق کرتے ہین اور جو دل مین رکھتے ہین ریا اور اخلاص الْعَزِیْزُ غالب ہی بدلا لے سکتا ہی اوس سے
جسکا صدقہ خالص نہو الْحَکِیْمُ حکم کرنے والا ہی اونکی کرامت اور عزت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہین

ع ۸

ایاتہا ۱۲ رکوعاتہا ۲ کلماتہا حروفہا

سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ مَدَنِیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَہِیَ اثْنَتَا عَشْرَۃَ اٰیَۃً
سورۂ طلاق مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حالت حیض مین طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا کہ
رجوع کرین اور وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہین طلاق دین اور اس باب مین آیت آئی کہ یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ اے پیغمبر
برگزیدہ کہا اپنی امت سے کہ تم اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی اون عورتون کو جو تمھاری مدخولہ ہو چکی ہین
کہ کمسن اور آیسہ اور حاملہ نہون فَطَلِّقُوْہُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِہِنَّ اونکی عدت یعنی طہر بے جماع مین کہ اوس سے عدت مین
شمار کرسکین اور یہ طلاق موافق سنت ہی اسواسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت مین داخل ہوتی ہی اور طلاق بدعت یہ ہی کہ حالت
حیض مین یا اوس طہر مین جسمین مجامعت کی ہو طلاق دے اسواسطے کہ وہ ایام عدت مین حساب نہین ہو سکتے اور عورت اوس محل مین
نہ عدت والی ہوتی ہی نہ شوہر والی اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہین اور امام اعظم اور امام مالک
رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر ہی پس اگر طہر بے مباشرت مین طلاق دین تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین سنت ہی اور اون
دونون امامون کے نزدیک بدعت ہی اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب امامون کے نزدیک سنت ہی وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ اور
شمار کرو اے مردو عورتون کی عدت کو کہ وہ اوسکے حساب رکھنے اور یاد داشت سے عاجز اور غافل ہین وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ اور ڈرو اللہ تعالیٰ
جو تمھارا رب ہی اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوْہُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْۢ بُیُوْتِہِنَّ
اونکے گھرون سے جب تک عدت منقضی نہو جائے وَلَا یَخْرُجْنَ اور عورتون کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئین پس اونکو مت نکالو اِلَّآ
اَنْ یَّاْتِیْنَ مگر یہ کہ آئین وہ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ساتھ برے کام کے ساتھ جو اون عورتون کا حال بدکاری مین ظاہر کرنے والا
ہو اور بکسرے مُبَیِّنَۃ کی یے کو زیر پڑھا ہی یعنی کھلے عیب و عورتین برا کام کرین ظاہر کیا ہوا اس سے وہ گناہ مراد ہی جسمین حد مقرر ہو جیسے
زنا چوری اسواسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اون عورتون کو گھر کے باہر لانا چاہیے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب سے اون گھر والون کو
ایذا دین تو اوس حال مین اونکو گھر سے نکال دینا حلال ہی اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہی حق ساقط ہو جانے مین وَتِلْکَ اور یہ حکم جو
مذکور ہوے حُدُوْدُ اللّٰہِ اندازے ہین اللہ کے کہ اوسنے مقرر فرمائے جنسے بندے باہر نہین ہو سکتے وَمَنْ یَّتَعَدَّ اور جو
شخص گذر جائے حُدُوْدَ اللّٰہِ خدا کی حدون سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ تو بیشک اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا

مستحق کر دیا لَا تَدْرِيْ نہین جانتا ہے تو اے طلاق دینے والے یا نہین جانتا ہے کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ شاید اللہ نیا پیدا کرے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ۝ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی محبت اوسکے دل مین آئے اور وہ رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جائین عورتین اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جائے فَاَمْسِكُوْهُنَّ تو نگاہ رکھو اونکو یعنی اونکی طرف رجوع کرو اور اونکو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرنا ہے اور دوبارہ طلاق نہ او نہین ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑ دو اونکو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی جو کچھ طلاق کا حق ہے مہر وغیرہ وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل والے تم مسلمانون مین سے جو فاسق نہون کہ وہ رجوع کرنے پر گواہ ہون اور یہ امر مستحب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ واجب ہے وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو اے گواہو حاجت کے وقت لِلّٰهِ واسطے رضائے الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِكُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی دینا يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیجاتی ہے اوسکے ساتھ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ جو کوئی ہے ایمان لاتا بِاللّٰهِ خدا پر اور اوس چیز پر جو اوسنے حکم فرمایا وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اور روز آخرت پر اور جو کچھ اوس روز سے متعلق ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہو خدا سے ڈر کر تو يَجْعَلْ کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ لا نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہے دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہے خدا اوسکو وجہ حلال سے پہونچاتا ہے وَّيَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہے اوسکو مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط جہان سے گمان نہ کرے اور شمار مین نہ لائے یعنی اوسکے دل مین نہ گذرے **نظم** از سببہا بگذر و تقوی طلب ❊ تا خدا روزی رساند بے سبب ❊ حق زجائے بخشدت رزق حلال ❊ کہ نباشد در گمان و در خیال ❊ یہ آیت نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اوسکا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافرون کی قید مین گرفتار ہو گیا اور اوسکی مان بہت بیقراری اور بے صبری کرتی ہے اور اسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اوسکی بھی قدرت نہین حضرت نے فرمایا کہ تو تقوی اختیار کر اور صابر رہ تو اور اوسکی مان اکثر کہا کرے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت مین عوف کا بیٹا مشرکون کی قید سے چھوٹا اور اونکی چار ہزار بکریان ہنکائے ہوئے صحیح سلامت مدینہ منورہ مین آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کرتا ہے وہ حلال روزی پاتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی توکل کرتا ہے عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنے کام اوسی پر چھوڑتا ہے فَهُوَ حَسْبُهٗ ط تو اللہ بس ہے اوسے کفایت مہم مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط پہونچانے والا ہے اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوتی ہے وہ اوس سے فوت نہین ہوتی قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ کر دیا ہے اللہ نے اور پیدا کیا ہے لِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے واسطے فقیری ہو یا تونگری قَدْرًا ۝ اندازہ کہ اوس سے وہ چیز بڑھتی نہین یا وقت کی مقدار مقرر کر دی ہے کہ آگے پیچھے نہین پڑتا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایک آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اوسے مضبوط پکڑین یعنی اوسپر کاربند ہون تو وہ ان سب کو کافی ہو پھر آیہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ پڑھی اور چند بار اسکا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقوی اور توکل پر ہے **تقوی بوستان**

قرب کی خوشبو ہی او رتبہ معیت سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلزار کفایت کی خوشبو ہی اور اوس سے ریحان محبت کی
خوشبو مہکتی ہی کہ اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بے ان دو صفتون کے طریق تحقیق مین قدم نہین دہ سکتے **بیت** سلوک راہ معنی را
توکل باید وتقوی پس توکل مرکب راست وتقوی توشۂ رہرو پس جب طلاق دی ہوئی عورتون کی مدت کا حکم نازل ہوا کہ یَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن عورتون کو حیض نہین ہوتا اونکی کیا عدت ہی تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ اور وہ عورتین جو نا امید ہو گئی ہون مِنَ الْمَحِیْضِ حیض سے بوڑھاپے کے سبب سے مِنْ نِّسَآئِكُمْ
تمھاری عورتون مین سے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک مین پڑے ہو اونکے حکم مین یعنی نہین جانتے ہو فَعِدَّتُهُنَّ تو اونکی عدت کا
زمانہ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ تین مہینے ہین وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ اور اونکی عدت جو حائض نہین ہین کم سنی کی وجہ سے اونکی عدت
بھی یہی تین مہینے مقرر ہین وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیان اَجَلُهُنَّ اونکی عدت کی مدتین اَنْ یَّضَعْنَ
یہ ہین کہ رکھین حَمْلَهُنَّ اپنا حمل یعنی اونکے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہون یا بیوہ ہو گئی ہون وَمَنْ یَّتَّقِ اللہَ
اور جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے اور اوسکے احکام کی مراعات کرتا ہی تو یَجْعَلْ لَّهٗ ظاہر کرتا ہی خدا اوس متقی کے واسطے مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا
اوسکے کام سے آسانی یعنی اوسکا کام اوسپر سہل کر دیتا ہی ذٰلِكَ یہ جو کہا گیا اَمْرُ اللہِ اَنْزَلَهٗٓ حکم خدا کا ہی کہ نازل کیا ہی اوسے
لوح محفوظ سے اِلَیْكُمْ طرف تمھاری وَمَنْ یَّتَّقِ اللہَ اور جو کوئی ڈرتا ہی عذاب الٰہی سے اور اوسکے حکم مانتا ہی تو یُكَفِّرْ
چھپاتا ہی اللہ عَنْهُ اوس سے سَیِّاٰتِهٖ اوسکی برائیان یعنی عفو کرتا ہی وَیُعْظِمْ اور بڑا کرتا ہی لَهٗٓ اوسکے واسطے اَجْرًا ○
اجر یعنی اوسکو اجر زیادہ دیتا ہی اَسْكِنُوْهُنَّ ساکن رکھو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ جہان تمھارا ساکن
ہو مِّنْ وُّجْدِكُمْ اپنی وسعت اور طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور ساکت کے موافق اونکے رہنے کی جگہ مقرر کرو وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتون کو خرچ اور گھر کی طرف سے لِتُضَیِّقُوْا اسواسطے کہ تنگ کرو عَلَیْهِنَّ اونپر اونکے رہنے کی جگہ اور
اونکو نکلجانا ضرور پڑے وَاِنْ كُنَّ اور اگر ہون طلاق دی ہوئی عورتین اُولَاتِ حَمْلٍ حمل والیان فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ
تو خرچ دو اونکو حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اوس وقت تک کہ اپنا وضع حمل کرین فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ پھر اگر دودھ
پلائین یہ عورتین علاقہ نکاح منقطع ہو جانے کے بعد تمھارے لڑکون کو فَاٰتُوْهُنَّ تو دو اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکی اجرتین دودھ
پلانے پر وَاْتَمِرُوْا اور مشورہ کرو بَیْنَكُمْ ایک دوسرے کے درمیان فرزند کے باب مین بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ دودھ
پلانے اور اوسکی اجرت کے باب مین وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر دشواری اور تنگی کرو گے ای ماں باپ دودھ پلانے اور اوسکی
اجرت مین یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ نہ پلائے فَسَتُرْضِعُ تو دودھ دیگی چاہو لَهٗٓ اوسکے
واسطے اُخْرٰی ○ دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انا رکھو اور ماں [illegible] لِیُنْفِقْ
چاہیے کہ خرچ دے ذُوْ سَعَةٍ وسعت اور مقدرت والا مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی وسعت [illegible] اپنی طاقت کے
موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے وَمَنْ قُدِرَ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہی عَلَیْهِ رِزْقُهٗ اوسپر اوسکی

روزی ہی یعنی جو شخص فقیر اور تنگدست ہی فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو خدا نے اوسکو دی ہی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ تکلیف نہین دیتا اللہ نَفْسًا کسی کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر اوس چیز کی جو اوسے عطا کی ہی مال مین سے یعنی اللہ اوس چیز کی تکلیف بندون کو نہین دیتا جسکی طاقت اونکو نہو سَيَجْعَلُ اللّٰهُ قریب ہی کہ ظاہر کردے اللہ بَعْدَ عُسْرٍ سختی اور تنگدستی کے بعد يُّسْرًا آسانی اور فراخ دستی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت دیہاتی ہین کہ نادانی اور عناد کی رو سے عَتَتْ انکار کیا اونھون نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبر کی بات سے فَحَاسَبْنٰهَا پھر حساب کرینگے ہم اونسے قیامت مین حِسَابًا شَدِيْدًا احساب سخت کہ اوسمین مناقشہ ہوگا کی وَّعَذَّبْنٰهَا اور عذاب کیا ہمنے اونپر دنیا مین عَذَابًا نُّكْرًا عذاب بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر یا قیامت کے دن حساب کے بعد ہم اونپر عذاب کرینگے فَذَاقَتْ پھر چکھا اون گانوون والون نے وَبَالَ اَمْرِهَا وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا اور تھا انجام اونکے کام کا خُسْرًا نقصان اوٹھانا اور اس سے بدتر اور بڑھکر کونسا نقصان ہی کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم ہونگے اور قیدخانہ دوزخ اور عذاب دردناک مین مبتلا ہونگے اَعَدَّ اللّٰهُ تیار کیا ہی اللہ نے لَهُمْ مشرکون کے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دونون جہان مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۵ع اے عقل والو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وہ جو ایمان لائے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ بھیجی ہی اللہ نے اِلَيْكُمْ ذِكْرًا تمہاری طرف نصیحت یا شرف کہ قرآن شریف ہی اور بھیجا تمہارے پاس رَّسُوْلًا رسول کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور قرآن کو حق تعالی نے شرف فرمایا اسواسطے کہ دنیا مین شرف اور عقبی مین بزرگی قرآن پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کے ساتھ بندھی ہوئی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ذکر قرآن ہی اور رسول یعنی بھیجے ہوے خدا کے جبرئیل امین ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول بدل ہی ذکر سے اور ذکر وہی رسول ہی یعنی ذاکر اور نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ ذکر پر کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہی محذوف کے سبب سے تقدیر کلام یہ ہی کہ متابعت کرو رسول کی جو ہمیشہ يَّتْلُوْا پڑھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتین قرآن کی کہ خدا کا کلام ہی مُبَيِّنٰتٍ ظاہر کرنے والا اور بکسرے مُبَيَّنٰتٍ کی یے کو زبر پڑھا ہی یعنی ظاہر کی گئین اور حق تعالی نے ذکر اور رسول کو بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ نکالے خدا یا قرآن یا رسول اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے مِنَ الظُّلُمٰتِ گمراہی کی تاریکی سے اِلَى النُّوْرِ ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکالے حق کی طرف یا جہل سے علم کی جانب وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا اور تصدیق کرے اوسکے رسول کی وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض سے خالص يُّدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے ہین فِيْهَآ جنت مین اَبَدًا ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ تحقیق کہ خوب تیار کیا ہی اللہ نے بہشت مین لَهٗ اون مومنون کے واسطے جو نیک کام کرتے ہین رِزْقًا روزی اور کیا خوب روزی اَللّٰهُ خدا ہے برحق الَّذِيْ

ع ۱

معانقہ عند المتقدمین

خَلَقَ وہ ہی جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّمِنَ الْاَرْضِ اور پیدا کی زمین مِثْلَهُنَّ مانند آسمانون کے ایک کے نیچے ایک اور بعضون نے مثلہن کو عدد پر حمل کیا ہی یعنی زمینین بھی سات پیدا کی ہین یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ اوترتا ہی حکم آلہی اور اوسکی قضا و قدر بَیْنَهُنَّ آسمانون اور زمینون مین یعنی اوسکا حکم آسمان اور زمین مین سب جگہ جاری ہی اور ہر طبقہ زمین و آسمان مین اوسکا امر اور اوسکی خلق ہی اور سب کو پیدا کیا لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ تاکہ جان لو کہ خدا عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزین پیدا کرنے پر قَدِیْرٌ ۵ قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہی تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قَدْ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہی بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۵ سب چیز کو علم کی رو سے یعنی اوسکا علم اور اوسکی قدرت سب چیزون کو گھیرے ہی موجودات عینی اور موجودات غیبی مین سے کوئی چیز اوسکے علم اور قدرت سے خارج نہین ہی رباعی

رمزیست ز سر قدرتش کن فیکون ٭ باد انش او یکیست بیرون و درون ٭ در غیب و شہادت ذرۂ نتوان یافت ٭ از دائرۂ قدرت و علمش بیرون

ع ۵

سورۃ التحریم مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵	وھی اثنتا عشرۃ اٰیۃ
سورہ تحریم مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بارہ ۱۲ آیتین ہین

نقل ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت مین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس کسیقدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے گھر مین رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتین اور حضرت کو اس سبب سے اونکے گھر مین زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گران گذری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرا لیا کہ جب حضرت وہان سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائین تو ہم مین سے ہر ایک کہے کہ آپکے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہی اور مغفور ایک درخت کا گوند ہی کہ اوسے عرفط کہتے ہین اوسمین بری بو ہوتی ہی اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بری بوون سے محترز رہتے تھے پس حضرت ایکدن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مین سے مغفور کی بو آتی ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ مین نے مغفور تو نہین کھایا مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہی بیبیان بولین کہ شہد کی مکھیون نے عرفط کی کلی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہی کہ جب صورت مکرر واقع ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ حَرَّمْتُ الْعَسَلَ عَلٰی نَفْسِیْ وَاللّٰهِ لَا اَذُوْقُهٗ اَبَدًا یعنی مین نے حرام کر لیا شہد اپنی ذات پر پس قسم اللہ کی نہ کھاؤنگا مین اوسے کبھی اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ دوبارہ کوئی آپ کو شہد نہ کھلائے پلائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے برگزیدہ پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیون حرام کرتا ہی تو مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ وہ چیز جو حلال کر دی ہی خدا نے لَكَ تیرے واسطے یعنی شہد اور بہت مشہور یہ روایت ہی کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ اونکے گھر تشریف لیگئے وہ آپکی اجازت سے اپنے والد ماجد کو دیکھنے گئی تھین آپ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرماکر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئین اور رنج ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہین ہی کہ مین اوسے اپنے اوپر حرام کر لون حضرت حفصہ نے عرض کی کہ مین راضی ہون یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمھارے پاس امانت ہی تمھین چاہیے کہ کسی سے نہ کہنا اونھون نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اونکے گھر کے باہر آئے فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہما سے یہ بات کہدی اور مبارکباد دی کہ بارے قبطیہ سے ہمنے نجات پائی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لیگئے تو اونھون نے رمز و کنایہ مین یہ حکایت کہی اور یہ سورت نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ تم اپنے اوپر اوسے کیون حرام کرتے ہو جسے خدا نے تمپر حلال کر دیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کھاتے ہو تَبْتَغِيْ ڈھونڈھتے ہو اس حرام کر لینے سے مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ خوشنودی اپنی بیبیون کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی تمھارے قسم کھانے کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی کہ اوسنے قسم کا کفارہ مقرر کر دیا ہی کہ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ بیشک مقرر کیا ہی خدا نے اور بیان کر دیا ہی لَكُمْ تمھارے واسطے تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ کھولنا اور توڑنا تمھاری قسمون کا کفارہ کے ساتھ یعنی جو کچھ قسم کے سبب سے باندھتے ہو اوسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورۂ مائدہ وین ہی وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ اور اللہ تمھارا دوست ہی اور تمھارے کامون کا متولی وہی کرتا ہی جسمین تمھارے کام کی درستی ہی وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جانتا ہی بندون کی مصلحتین الْحَكِيْمُ ۝ پکا کام کرنے والا ہی چیزین جو کہ بندون کی نسبت کہتا ہی یا کرتا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اور یاد کرو ای مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ اپنی بعضی بیبیون یعنی حضرت حفصہ کی طرف حَدِيْثًا بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کر لینا ہی یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا ذکر حضرت حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تھا اور اونھون نے حضرت بی بی عائشہ سے ظاہر کر دیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ پھر جب آگاہ کر دیا حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو بِهٖ اوس بات سے وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ اور ظاہر کر دیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کر دیا عَلَيْهِ اوس بات کو حضرت حفصہ کے ظاہر کر دینے پر تو عَرَّفَ پہچنوا دی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہ کو اور جتا دی بَعْضَهٗ بعضی وہ بات یعنی مین نے وہ جو تمسے فلان فلان بات کہی تھی اور تمنے اونمین سے اسقدر بات ظاہر کر دی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ کو حرام کر لینا وَاَعْرَضَ اور منھ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَنْ بَعْضٍ بعض دوسری سے یعنی خلافت شیخین مراد یہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتین نہین جتائین حال آنکہ حضرت بی بی حفصہ نے رسول مقبول کی سب پوشیدہ باتین کہدی تھین تو آپ وہ سب باتین حضرت حفصہ کے سامنے منھ پر نہین لائے فَلَمَّا نَبَّاَهَا پھر جب آگاہ کیا حضرت نے بی بی حفصہ کو بِهٖ اوس بات سے جسکی اطلاع خدا نے آپ کو دی تھی تو قَالَتْ کہا بی بی حفصہ نے کہ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا کسنے یہ خبر دی آپ کو کہ مین نے آپکا راز فاش کر دیا قَالَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ خبر دی مجکو خدا نے جو جاننے والا ہی دل کی چھپی باتین الْخَبِيْرُ ۝ خبر رکھنے والا پوشیدہ بھیدون کی اِنْ تَتُوْبَآ اگر توبہ کرو تم دونو ای حفصہ اور ای عایشہ اور پھرو اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے مین باہم پشت پناہ نہو تو تمھارے واسطے بہتر ہوگا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا پس تحقیق کہ پھر گئے ہین دل تمھارے مراد یہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھید کی محافظت نہین کرتین وَاِنْ تَظٰهَرَا اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو عَلَيْهِ رسول کا دل ستانے مین فَاِنَّ اللّٰهَ تو یقینی اللہ هُوَ

هُوَ مَوْلٰىهُ وہ تو یار اور مددگار ہی اپنے پیغمبر کا آپکو نصرت دیگا وَجِبْرِيْلُ اور جبریل اونکے رفیق ہین مددگاری کرینگے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اور مومن صالح اونکے تابع اور معین ہین ان مومنون سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور ایک قول کے موافق حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عایشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہین اور آپکے معاون ہین کہ آپکی خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کرینگے اور مجاہد نے کہا ہی کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سب فرشتے آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ باوجود اس بات کے خدا اور جبریل اور صحابہ آپکے مددگار ہین ظَهِيْرٌ ۝ مددگار اور معاون اور ایک وسرے کے پشت پناہ ہین آپکی یاری اور مددگاری مین عَسٰى رَبُّهٗٓ شاید کہ اوسکا رب اِنْ طَلَّقَكُنَّ اگر وہ طلاق دیوے تمکو یہ آپکی بیبیون کو خوف دلانا ہی یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق دین تو اونکا رب شاید اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ یہ کہ بدل دیوے اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ بیبیان بہتر تمسے یہ قدرت سے خبر دینا ہی اس امر کے واقع ہونے سے خبر دینا نہین ہی اسواسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دینگے پھر اون بیبیون کی تعریف فرماتا ہی جو اوسکی قدرت مین اپنے رسول کے واسطے بدل دینا نہین کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنے والیان وحدانیت کی یا حکم آلہی ماننے والیان مُّؤْمِنٰتٍ تصدیق کرنے والیان یا باور رکھنے والیان یا اخلاص لانے والیان قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنے والیان گناہ سے بارگاہ خدا کی طرف رجوع لانے والیان عٰبِدٰتٍ بندگی بجالانے والیان یا زاری کرنے والیان سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنے والیان یا روزہ رکھنے والیان ثَيِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئین وَّاَبْكَارًا ۝ اور کنواریان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ شوہر دیکھی ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہی اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی مان کہ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ قیامت کے دن ان دونون بیبیون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نگاہ رکھو اپنی جانون کو گناہ ترک کرکے وَاَهْلِيْكُمْ اور اپنے لوگون اور اولاد کو نصیحت کرکے نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ آگ سے جسکا ایندھن لوگ ہونگے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَةُ اور پتھر گندھک کہ اوسکی گرمی تیز کریگا یا پتھر کے بت جنھین کافر پوجتے ہین یا احبار اور راہبون کے خزانے سونے چاندی کے کہ اصل اور منشا اونکا پتھر ہی نظم زر وسیم اند سنگ زرد وسفید ؛ اندرین سنگہا مبند امید ؛ دلے از سنگ سخت تر باید ؛ کہ ز سنگیش راحت افزاید ؛ دل ازین سنگ اگر تو بر نکنی ؛ سر حسرت بسے بسنگ زنی ؛ عَلَيْهَا اوس آگ پر مَلٰٓئِكَةٌ فرشتے ہین یعنی متعین اور موکل ہین دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنے والے شِدَادٌ سخت کام کرنے والے قوی کہ دوزخیون کو نہ اونسے لڑنے کی قوت نہ اونکے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ نافرمانی نہ کرینگے خدا کی مَآ اَمَرَهُمْ اوس چیز مین جو کہ حکم کریگا وہ اونکو یعنی رشوت سے فریب مین نہ آینگے کہ خدا کے حکم کی مخالفت کرین وَيَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہین مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے جاتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ دوزخ کے فرشتون کو کافرون کے عذاب کے سبب سے اوتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیون کو جنت کی نعمتون سے حاصل ہوگی جب وہ فرشتے کافرون کو دوزخ کے کنارے لاوینگے تو کافر عذر کرنا شروع کرینگے اور اخلاص کا داعیہ کرینگے تو حق تعالیٰ فرمائیگا یا فرشتے کہینگے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

كَفَرُوا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ط عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہین ہی اور عذر سے کچھ فائدہ نہوگا اِنَّمَا
تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہین کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ع اوس چیز کی جو دنیا مین تھے تم کرتے يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر
گناہ کے پاس نجاؤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ توبہ نصوح یہ ہی کہ توبہ کرکے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف
نہین پھرتا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک تو ندامت گذرے ہوے گناہ پر دوسرے عزیمت
آیندہ گناہ نہ کرنے پر نظم توبہ چون باشد پشیمان آمدن * بر در حق نو مسلمان آمدن * خدمتے از سر گرفتن با نیاز * با حقیقت رو
کردن از مجاز * عَسٰى رَبُّكُمْ جب تم توبہ کرو تو شاید تمھارا رب اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ یہ کہ مٹاوے تم سے سَيِّاٰتِكُمْ
تمھارے گناہ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ اور داخل کرے تمکو جنتون مین کہ ہمیشہ تَجْرِيْ بہتی جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ا
وسکے درختون اور محلون کے نیچے سے نہرین اور جنتون مین داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ اوس دن جب
نجل نکریگا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ اونکی ذات پر عذاب کریگا اور نہ گنہگارون کے باب مین اونکی شفاعت رد فرمائیگا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج اور رسوا نہ کریگا اون لوگون کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہین یعنی اونکی شفاعت بھی اونکے دوستون کے
باب مین قبول فرمائیگا نُوْرُهُمْ نور اونکا یعنی وہ نور جو خدا نے مومنون کو عطا کیا ہی يَسْعٰى دوڑتا اور چلتا ہوگا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے آگے وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنے پر اوس وقت جب صراط پر گذرینگے اور اوس وقت منافقون کا نور بجھ جائیگا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
کہینگے مومن کہ اے میرے رب اَتْمِمْ لَنَا پورا کردے ہمارے واسطے نُوْرَنَا نور ہمارا یعنی ہمارا نور باقی رکھ تاکہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم
گذر جائین وَاغْفِرْ لَنَا ج اور بخشدے ہمکو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کردے اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک تو سب چیزون پر
نور پورے کرنے پر بھی اور گناہ بخشدینے پر بھی قَدِيْرٌ ○ قادر ہی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند قدر جَاهِدِ
الْكُفَّارَ جہاد کر کافرون پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقون پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَيْهِمْ ط اوپر یعنی دونون
گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ اور ٹھکانا کافرون اور منافقون کا اگر وہ ایمان نہ لائین اور مخلص نہو جائین جَهَنَّمُ ط دوزخ ہی وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگون کے
واسطے جو نہ ایمان لائے امْرَاَتَ نُوْحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہی کہ داعلہ اوسکا نام تھا وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط اور لوط
علیہ السلام کی عورت کی کہ اوسے واہلہ کہتے تھے كَانَتَا تھین یہ دونون عورتین تَحْتَ عَبْدَيْنِ زیر حکم دو بندون کے مِنْ
عِبَادِنَا ہمارے بندون مین سے صَالِحَيْنِ دونون نیک اور شایستہ فَخَانَتٰهُمَا پس خیانت کی اون دونون عورتون نے
اون دونون نیک بندون کی نفاق اور دین مین مخالفت کرکے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگون سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ
ہی اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانون کی خبر کرتی کہ قوم کے لوگ اون مہمانون کی آرزو اور خواہش بدفعلی کے
واسطے کرتے جیسا کہ اونکے قصے مین گذرا فَلَمْ يُغْنِيَا پھر دفع نہ کی ان دونون پیغمبرون نے عَنْهُمَا اون دونون

عورتون سے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہوگئی طوفان مین اور لوط علیہ السلام کی عورت پر پتھر برسا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائیگا قیامت کے دن واہلہ اور واعلہ سے کہ داخل ہو دوزخ مین مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ داخل ہونے والے کافرون کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہی کہ کافرون پر عذاب ہوتا ہی اور اونمین اور پیغمبر مین جو نسبت ہی اونکے کفر کے موجود ہوتے ہوے وہ نسبت کچھ فائدہ نہین دیتی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کی خدا نے مثل لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل فرعون کی بی بی کی ہی یعنی آسیہ بنت مزاحم کی اِذْ قَالَتْ جب کہا اوسنے کہ رَبِّ ابْنِ لِيْ اے میرے رب بنا میرے واسطے عِنْدَكَ اپنے پاس بَيْتًا گھر فِي الْجَنَّةِ بہشت مین یعنی مقام قرب مین مجھے جگہ دے لکھا ہی کہ جب آسیہ ایمان لائین تو فرعون کے حکم سے لوگون نے اوسے چومیخا کرکے دھوپ مین ڈال دیا تو حق تعالیٰ نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ اوسکے گرداگرد اپنے پرون سے اوسپر سایہ کر لیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لاکر اوسکے سینہ پر رکھدیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے جنت مین گھر دے وَنَجِّنِيْ اور نجات دے مجکو مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهٖ اور اوسکے کام سے یعنی اوس سختی اور عذاب سے جو وہ مجپہ کرتا ہی تیری توحید پر ایمان لانے کے سبب وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نجات دے مجکو ظالمون کی قوم سے کہ قبطی ہین اور فرعون کے تابع حق تعالیٰ نے اوس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پردہ اوسکے سامنے سے اوٹھا دیا اور جنت مین اوسکا گھر اوسے دکھا کر اوسکی روح قبض کی جب اوسکی چھاتی پر پتھر رکھا تو اوسکی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیرون مین ہی کہ اوس بی بی کو حق تعالیٰ نے اوسکے جسم سمیت آسمان پر اوٹھا لیا اور اب وہ جنت مین ہی اس مثال کا حاصل یہ ہی کہ ایمان ہونے کی بدولت کافرون سے ملے ہونے نے اوسکو کچھ ضرر نہین کیا جسطرح حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی عورتون کو کفر کے سبب سے انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہین دیا اور یہ مثل حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون اور سب ایمان والیون کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ ایسی جو نگاہ رکھا اوسنے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور برے کام سے فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہمنے فِيْهِ اوسکے گریبان مین مِنْ رُّوْحِنَا اوس روح مین سے جو ہمنے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی اون صحیفون کی جو انجیل کے قبل نازل ہوے تھے یا اون وعدون کو جو جبریل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اوسے کیے کہ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا وَكُتُبِهٖ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابون کی یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی سب کتابون کی اور بعضے نے بِكِتَابِهٖ پڑھا ہی یعنی انجیل کی یا اوسکی جو خدا نے لوح محفوظ مین اونکی اور اونکے بیٹے عیسیٰ علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھین مریم مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ فرمانبردارون مین سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قانتین مذکر کا صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہی کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت تھی حدیث مین ہی کہ مردون مین سے تو بہت کمال کو پہونچے ہین لیکن عورتون مین کامل نہین ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

ع ٥

آیاتها ۳۰ رکوعها ۲ کلماتها حروفها

الجزء التاسع والعشرون

وهي ثلثون اية	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة الملك مكية
اور وہ تیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ ملک مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

تَبٰرَكَ بزرگ اور برتر ہی اور ہمیشہ کو ثابت الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وہ جسکے دست قدرت مین بادشاہی ہی اور امور ملک مین تصرف کرنا یعنی جو کچھ چاہتا ہی کرتا ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر جو کچھ چاہے قَدِيْرُنِ ۝ قادر ہی الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وہ خدا جسنے پیدا کی موت وَالْحَيٰوةَ اور زندگی اس سے دنیا مین آدمیون کی موت اور آخرت مین اونکی زندگی مراد ہی اور بعضونے کہا ہی کہ حق تعالی نے موت کو ایک کفیری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا جسپر اوسکا گذر ہوتا ہی یا جسے اوسکی بو پہونچتی ہی وہ مر جاتا ہی اور زندگی کو ایک ابلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہی وہ جسپر گذرتی ہی یا جسکو اوسکی بو پہونچتی ہی وہ زندہ ہو جاتا ہی اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہی یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائے تمکو یعنی تمھارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہو جائے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہی اسمین اَيُّكُمْ کون تم مین سے اَحْسَنُ عَمَلًا بہت نیک ہی عمل کی بہت سے یعنی کسکا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہی اپنی بادشاہی مین ڈرنے والون کو شرمندہ نہین کرتا الْغَفُوْرُ ۝ بخشنے والا ہی اونکی خطائین الَّذِي خَلَقَ وہ خدا جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا طبقہ طبقہ ایک ایک معالم مین ہی کہ آسمان دنیا ایک موج مضبوط ہو گئی ہی دوسرا آسمان مرمر سفید ہی تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہی کہ تانبا پانچوان چاندی چھٹا سونا ساتوان یاقوت سرخ مَا تَرٰى نہین دیکھتا ہی دیکھنے والے فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ خدا کے پیدا کرنے مین آسمان کو مِنْ تَفٰوُتٍ کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب اور کجی فَارْجِعِ الْبَصَرَ بس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اوسمین تو غور اور فکر کرے هَلْ تَرٰى کچھ دیکھتا ہی تو مِنْ فُطُوْرٍ ۝ کوئی دراریا نقصان ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو كَرَّتَيْنِ بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب تو پاتا ہی یعنی اگر ایک بار دیکھنے سے معلوم نہو تو بار بار دیکھ يَنْقَلِبْ پھر آئیگی اِلَيْكَ الْبَصَرُ تیری طرف تیری آنکھ خَاسِئًا دور عیب دیکھنے سے یا وَهُوَ حَسِيْرٌ ۝ اور وہ تھک جائیگا آسمان کی طرف دیکھنے سے یا پشیمان بہت نگاہ پھیرنے سے کہ ہرچند دیکھتا ہی اوسمین کوئی عیب نہین پاتا وَلَقَدْ زَيَّنَّا اور تحقیق کہ زینت دی ہمنے السَّمَآءَ الدُّنْيَا آسمان دنیا کو یعنی اوس آسمان کو جو زمین سے بہت نزدیک ہی اور آرایش دی ہمنے بِمَصَابِيْحَ چراغون سے یعنی ستارون سے کہ راتون کو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَجَعَلْنٰهَا اور کردیا ہمنے ستارون کو رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ہنکانے والا شیطانون کو جب چوری کر باتین سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہین وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لَهُمْ شیطانون کے لیے دنیا مین آگ کے تیرون سے جلنے کے بعد عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبی مین وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور اونکے واسطے جو کافر ہوئے شیطان وغیرہ بِرَبِّهِمْ اپنے رب کے ساتھ عَذَابُ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کا ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری جگہ پھرنے کی ہی دوزخ اِذَآ اُلْقُوْا جب

ڈالے جائینگے کافر فِيْهَا دوزخ مین تو سَمِعُوْا لَهَا سنینگے دوزخ سے شَهِيْقًا آواز گدہے کی ایسی جو بہت بری اور مکروہ آواز
ہو یعنی جب کافرون کو دوزخ مین ڈالینگے تو دوزخ شور و فریاد کریگی وَّهِيَ تَفُوْرُ اور وہ جوش ماریگی اور اونکو اپنے اندر پیچائیگی
جیسے سخت جوش کھاتی ہوئی دیگ مین تَكَادُ تَمَيَّزُ قریب ہوگا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے دوزخ مِنَ الْغَيْظِ غصہ کے مارے
کافرون پر كُلَّمَآ اُلْقِيَ جب ڈالا جائیگا فِيْهَا دوزخ مین فَوْجٌ گروہ مشرکون یا فاسقون یا ظالمون کا تو جو گناہ اونکے دوزخ مین
داخل ہونے کا سبب ہوگا اوسے سَاَلَهُمْ پوچھینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی روسے کہ اے مشرکو اور
اے گنہگارو اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آیا تمھارے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمھاری طرف مبعوث نہین
ہوا جو تمکو خدا کی طرف بلاتا اور اوسکے عذاب سے ڈراتا اور اس نصیحت سے تمکو بچاتا قَالُوْا بَلٰى تو کہینگے کہان قَدْ جَآءَنَا بیشک آیا
ہمارے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا فَكَذَّبْنَا تو جھٹلائی ہمنے اوسکی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرنے مین ہمنے زیادتی کی یہانتک
کہ رسول کرنے اور رسول ہونے کی ہمنے تکذیب کی وَقُلْنَا اور کہا ہمنے رسولون کو کہ کسی طرح مَا نَزَّلَ اللّٰهُ نہین اوتاری ہے
اللہ نے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ وعید امر نہی اور ہمنے کہا کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اے رسولو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ
كَبِيْرٍ مگر بڑی خطا مین کہ باوجود آدمی ہونے کے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتون کا ہے
کافرون سے یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے جواب مین کہینگے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی مین یا نہین ہو تم اب مگر بڑے عذاب مین وَقَالُوْا
اور کہینگے کافر کہ دنیا مین لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبرون کی بات اور اونسے بحث نکرتے اور مطلبون اور معنون کی
تفتیش نہ کرتے اسواسطے کہ اونکے معجزات سے اونکے سچے ہونے کی علامتین اونکے احوال سے ظاہر تہین اَوْ نَعْقِلُ سمجھ لیتے ہم اونکے
کلام کے معنی او فکر کرتے اونکی حکمت کے نورون مین اسواسطے کہ اونکے اقوال اور افعال ہم معاینہ کرتے تھے تو مَا كُنَّا نہوتے ہم
آج فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ دوزخ کے لوگون مین فَاعْتَرَفُوْا پس اقرار کرینگے بِذَنْۢبِهِمْ اپنے گناہ کا اور اوس وقت
اقرار کرنا کچھ فائدہ ندیگا فَسُحْقًا پس دوری ہو جیو میری رحمت سے لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ دوزخ کے رہنے والون کو اِنَّ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی بوقت
استتار خلق سے چھپاتے ہین اور تنہائیون مین نالہ و فریاد کرتے ہین روتے ہین عین المعانی مین ہے کہ غیبت دل مراد ہے کہ خلق سے پوشیدہ ہے
اور خدا پر ظاہر ہے یعنی دل مین ڈرتے رہتے ہین لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہے گناہون کی وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور
اجر بڑا کہ بہشت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سختیون اور مکروہات سے بیخوف ہونا یعنی ڈرنے والون کو اوس چیز سے امان کی
خوشخبری ہے جس سے ڈرتے ہین نظم لاتخافوا فرد ترسندہ است ؛ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است + خوف و خشیہ خاص
دانایان بود + ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ؛ لکھا ہے کہ کفار قریش شہوات عیش مین مسرور اور مغرور ہوکر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے باب مین بے ادبانہ باتین کہتے تھے اور چونکہ قرآن اوترنے کے ذریعہ سے کئی مرتبہ اونکی باتون کا بہید
کھل گیا تو باہم اونھون نے یہ تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس مین محمد کی باتین آہستہ آہستہ کیا کرین تاکہ اونکا خدا

نہ سنے اور اونکو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَسِرُّوْا اور چھپاؤ تم قَوْلَكُمْ اپنی بات پیغمبر کے باب مین اَوِاجْهَرُوْا
بِهٖ یا ظاہر کرو اوسے یعنی دونون باتین اوسکے نزدیک یکسان ہین اِنَّهٗ بیشک خداے برحق عَلِيْمٌۢ جانتا ہے بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝ وہ چیز جو سینون مین ہے قبل اسکے کہ زبان پر آئے تو جو دل کی چھپی باتون سے واقف ہے اوسپر کچھ پوشیدہ نہوگا وہ
دل کی بات زور سے کہین خواہ آہستہ اَلَا يَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہے جو کچھ دلون مین ہے مَنْ خَلَقَ وہ جسنے پیدا کیے دل
وَهُوَ اللَّطِيْفُ اور وہ جانتا ہے چیزون کے باطن اور اونکی حقیقتین الْخَبِيْرُ ۝ ع آگاہ ہے موجودات کے ظاہر اور دقائق سے

ع ۱۴

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ وہی خدا جسنے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو ذَلُوْلًا نرم تاکہ اوسپر تمکو سیر کرنا
اور چلنا آسان ہو فَامْشُوْا پس چلو فِيْ مَنَاكِبِهَا زمین کے اطراف و جوانب مین وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْ رِّزْقِهٖ
روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اوسنے تمھارے واسطے مقرر اور مقدر کر دی ہے وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ اور اوسکی طرف ہے
بازگشت تمھاری تو اوسکی شکرگزاری کرو ءَاَمِنْتُمْ کیا بیخوف ہو گئے تم اے کافرو مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اوس سے جو آسمان پر ہے تمھارے
زعم مین یعنی حق تعالی سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہے کہ وہ جبریل علیہ السلام ہین خلاصہ کلام یہ ہے کہ تم بیخوف ہو گئے ہو
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ اس بات سے کہ حق تعالی یا جبریل اوسکے حکم سے دھنسا دین تمکو زمین مین فَاِذَا هِيَ پھر اوسوقت
زمین تمھارے دھنسنے کے بعد تَمُوْرُ ۝ پھرے اور اضطراب کرتی ہوئی تمکو بہت نیچے ڈالدے اَمْ اَمِنْتُمْ کیا تم نڈر ہو گئے
مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اوس سے کہ آسمان مین ہے اوسکا عرش یعنی حق تعالی یا اوسکا مقام آسمان مین ہے تمھارے زعم کے موافق یا مقرب
فرشتہ حضرت جبریل جو آسمان پر ہین اونسے تم نڈر ہو گئے اَنْ يُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے عَلَيْكُمْ تمپر حَاصِبًا سنگریزہ جیسے
قوم لوط پر پتھر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پھر جلدی جانوگے تم عذاب دیکھکر کہ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اوس
تمھارے جاننے سے کچھ فائدہ نہوگا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولون کی اونھون نے جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اس زمانے کے کافرون سے یعنی اگلی امتون کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوے
فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسی تھی اونپر نَكِيْرِ ۝ میری سختی یا میرا انکار یا میرا عذاب نازل کرنا اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہین جانتے
اور نہین دیکھتے اِلَى الطَّيْرِ چڑیون کی طرف فَوْقَهُمْ اپنے سرون پر ہوا مین صٰۗفّٰتٍ صف کھینچے اور قطار باندھے

وقف منزل

اپنے پر کھولے ہوے وَّيَقْبِضْنَ ط اور سمیٹ لیتی ہین بازو پھیلانے کے بعد مَا يُمْسِكُهُنَّ نہین نگاہ رکھتا اونکو ہوا مین
خلاف طبع یا بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت اِلَّا الرَّحْمٰنُ ط مگر خداے بڑے رحم والا کہ اوسنے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت
ہیئت طبیعت دی ہے اور اونکے اوڑنے کے اسباب ہوا مین مہیا کیے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بیشک خدا سب چیزین بَصِيْرٌ ۝

وقف غفران

دیکھتا ہے اَمَّنْ آیا کون ہے جو کہسکے کہ هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ ہے جو حمایت کی رو سے هُوَ جُنْدٌ وہ مددگار ہے اور لشکر لَّكُمْ
تمھارے واسطے يَنْصُرُكُمْ مدد دیتا ہے مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط خدا کے سوا اوسکے عذاب اور غصہ سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
نہین ہین کافر اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ مگر فریب مین شیطان کے کہ وہ کہتا ہے کہ تمپر عذاب نہ نازل ہوگا اَمَّنْ هٰذَا

الَّذِيْ آیا وہ کون ہے جو اشارہ کر سکے اوسکی طرف کہ یہ وہ ہے جو محض عنایت سے يَرْزُقُكُمْ روزی دیتا ہے تمکو اِنْ اَمْسَكَ
اگر روکے اللہ رِزْقَهٗ اپنی روزی تمسے مینھ روک کے یا دوا اسباب باطل اور زائل کرکے جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے
اور واسطے ہین یعنی اگر خدا تمسے رزق روکے تو وہ کون ہے جو تمکو روزی دے سکے اور کافر جانتے ہین کہ خالق اور رازق وہی ہے اور اونکا
کفر نادانی کے سبب سے نہین بَلْ لَّجُّوْا بلکہ اڑے اور جمے ہین فِيْ عُتُوٍّ سرکشی اور تکبر مین حق کے ساتھ وَّنُفُوْرٍ ○ اور
بھاگنے مین حق سے اور راستی سے نفرت کرنے مین اَفَمَنْ يَّمْشِيْ کیا وہ جو کہ چلتا ہے مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ سر جھکائے
اپنے منھ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہو آگے پیچھے داہنے بائین نہین دیکھتا اَهْدٰٓى بہت راہ پائے ہوے ہے اَمَّنْ يَّمْشِيْ
یا وہ جو چلتا ہے سَوِيًّا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہوا سیدھا چلتا ہوا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ پر
جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہے یہ مثل گمراہ کافر کے واسطے ہے جو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان جاتا ہے اور مومن راہ
پایا ہوا کہ راہ حق پر بصیرت کی رو سے چلتا ہے رباعی فرق ست میان آنکہ از روے یقین + با دیدۂ بینا رود اندر رہ دین + با آنکہ
دو چشم بستہ بے دست کسے + ہر گوشہ همی رود بظن و تخمین + قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ وہ خدا جسکی
طرف مین تمکو بلاتا ہون وہ وہ ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَكُمْ پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور دی اوسنے تمکو
سماعت تاکہ حق باتین سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ قدرت کی دلیلین دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل تاکہ کلمات آلہی کے
معنون اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیون مین فکر اور غور کرو اور تم بہت دیکھنے سننے ہو مگر قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتون کا قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ کہہ وہ خدا ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اوسنے تمکو پراگندہ کیا فِي
الْاَرْضِ زمین مین یعنی ہر ایک کو ایک منزل و مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرتے رہو وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے تاکہ اپنے کامون اور اپنی باتون کی جزا پاؤ وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اونکے یارون سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ حشر کا اور جزا پانے کا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
اگر ہو تم سچے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اسکے نہین کہ قیامت کا علم یعنی
اوسکے آنے کا وقت جاننا عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہے اوسکے سوا اور کوئی اسکی اطلاع نہین رکھتا وَاِنَّمَآ اَنَا اور نہین
ہون مین مگر نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے مین تمکو ڈراتا ہون مگر اوسکے آنے کا وقت مین نہین
جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جب دیکھینگے وعدہ کی ہوئی کو کہ وہ قیامت ہے زُلْفَةً اپنے نزدیک تو سِيْٓـَٔتْ برے ہونگے اور بگڑ جائینگے
وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا منھ اونکے جو کافر ہوے یعنی غم اور رنج کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا وَقِيْلَ اور کہا جائیگا یعنی دوزخ
فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ یہ وہ ہے کہ تھے تم ہمیشہ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ اوسکی تمنا کرتے تھے اور اوسکی
طلب مین جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپ کے
اصحاب کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ بتاؤ مجکو کہ اِنْ

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے خدا مجکو وَمَنْ مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہین مومن اَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہمکو اور ہماری اجل مین تاخیر کرے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پناہ دے کافرون کو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دردناک سے یعنی ہماری موت سے تمکو کچھ فائدہ نہین اور ہماری زندگی تمپر سے عذاب دفع کریگی مراد یہ ہی کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب آلہی سے تمکو کوئی نجات دینے والا نہین تو اورون کی موت کے انتظار مین رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسپر ایمان لانا نجات کا سبب ہے هُوَ الرَّحْمٰنُ وہی خدا بڑا رحم کرنے والا اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہین ہم اوسکا وَعَلَيْهِ اور اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا توکل کیا ہی ہمنے اور اپنا کام اوسپر ہمنے چھوڑا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانوگے تم یعنی عذاب دیکھکر تم معلوم کرلوگے کہ حقیقت مین مَنْ هُوَ کون ہی ہم یا تم فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ بتاؤ مجکو کہ اِنْ اَصْبَحَ اگر ہوجائے مَآؤُكُمْ تمہارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا میمون حضرمی کے کنوئے کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر رگیا ہوا اسطرح کہ ڈول رسی اوس تک نہ پہونچے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ لائے تمہارے واسطے پانی مَّعِيْنٍ ۝ جاری یا ایسا کہ سب دیکھین بعض صحابہ کا قول ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ الْعٰلَمِیْنَ تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ ایک زندیق نے سنا کہ ایک معلّم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ تو اوس ملعون زندیق نے جواب دیا کہ بِالْمِعْوَلِ وَالْمُعِيْنِ یعنی بیلچہ اور مددگار کے سبب سے پانی کو پھر نکال لینگے اوسی رات کو اندھا ہوگیا اور ہاتف نے آواز دی کہ یہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہوگیا کہ بیلچہ اور مددگار سے پھر لائین مثنوی معنوی مین ہی مثنوی فلسفی و منطقی مستہان ✤ میگذشت از سوے مکتب آن زمان ✤ چونکہ بشنید آیتے آن ناپسند ✤ گفت آریم آب را ما بر بلند ✤ یا بزخم بیل و تیزی تبر ✤ آب را آریم از پستی زبر ✤ شب بخفت و دید از یک شیر مرد ✤ زد طپانچہ ہر دو چشمش کور کرد ✤ گفت ہان این چشمہ چشم اے شقی ✤ با تبر نورے بر آر ار صادقی ✤ زود برجست و دو چشمش کور دید ✤ نور فائض از دو چشمش ناپدید ✤

ع ۲ ۱۶

سُوْرَۃُ نٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَۃً
وفی بعض المصاحف سورۃ النون والقلم ۱۲ سورۂ ن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	باون آیتین ۵۲ ہین

نٓ حروف مقطعہ قانون حساب سے عددون پر دلالت کرتے ہین اور بعضون کے قول کے موافق یہ ہی کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی نہایت اوس سے جان سکتے ہین مگر ایک کی فہم اوسے نہین پہونچ سکتی اور یہودنے اوسمین سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور اونپر مشتبہ ہوگیا جیساکہ سورۂ آل عمران مین ذکر ہوا اور بعض علما اوسے اسمار آلہی کے حروف اول جانتے ہین جیساکہ حروف نون مین کہا ہی کہ اسم نور اور ناصر کا اول ہی اور معالم مین کہا ہی کہ اسم رحمن کا آخر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی یا لوح نور ہی یا بہشت مین ایک نہر کا نام ہی یا مومنون کے واسطے نصرت آلہی کی قسم ہی اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ نون مچھلی کا نام ہی اور اوس سے مچھلی کی جنس مراد ہی یا وہ مچھلی مراد ہی جسکی پشت پر زمین ہی اور اوسے لیوثا کہتے ہین یا بہموت اور وسیط مین اپنی اسناد صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ پہلی چیز جو

خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہی اور قلم نے اوس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالی نے قسم کھائی دوات کی **وَالْقَلَمِ** اور قسم قلم اعلی کی کہ نور سے ہی اور اوسکا طول مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ہی اور بعض نے کہا ہی کہ وہ قلم مراد ہی جس سے کتابت کرتے ہین اور دین دنیا کے مصالح مین اوسکے فائدے بہت ہین **وَمَا يَسْطُرُونَ ۝** اور اوسکی قسم کھاتا ہی جو کچھ ملائکہ حفظہ لکھتے ہین احکام وحی یا جو کچھ اونکو حکم ہوتا ہی تبیان مین ابن عنیم سے نقل ہی کہ نون ذہن ہی اور قلم زبان اور مَا يَسْطُرُونَ وہ ہی جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہین حق تعالی نے ان چیزون کی قسم کھا کر فرمایا **مَا أَنْتَ** نہین ہی تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **بِنِعْمَةِ رَبِّكَ** اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے **بِمَجْنُونٍ ۝** دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہی کہ حضرت کو معلم مجنون کہتا تھا بحر الحقائق مین ہی کہ کلمہ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہی جو احدیت ذاتیہ جمعیہ مین مندرج ہی اور قلم علم تفصیلی کی طرف اشارہ کرتا ہی جو واحدیت اسمائیہ مین مندرج ہی تو حق تعالی نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت مین جمع نے والا ہی اور علم تفصیلی کی قسم کھائی جو واحدیت مین ثابت ہی اور اوس چیز کی قسم کھائی جو اوسکے قلم کریم نے دوات قدیم سے لکھا ہی یعنی حروف الٰہیہ مجردۂ علویہ اور کلمات ربانیہ مرکبۂ سفلیہ ان چیزون کی قسمین کھا کر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا نہین ہی یعنی تجپر ازل و ابد کے اسرار پوشیدہ نہین کیے ہین **وَإِنَّ لَكَ** اور تحقیق کہ تیرے واسطے **لَأَجْرًا** اجر اور ثواب ہی بار نبوت اوٹھانے مین **غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝** احسان نہ رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے کے جسکا احسان اوٹھانا پڑے حق تعالی نے تجکو عطا فرمایا ہی یا وہ اجر غیر مقطوع ہی یعنی ہمیشہ ہی کہ منقطع ہو جانے کو ہرگز اوسمین خلل ہی نہین **وَإِنَّكَ** اور بیشک تو **لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝** بڑے دین پر ہی کہ وہ دین اسلام ہی یا تم بزرگ خو پر ہو کہ وہ خو کسی کو نہ تھی اسواسطے کہ اپنی قوم سے تم سختیان اوٹھاتے ہو کہ کسی کو اوسکے اوٹھانے کی قوت نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خلق سے قرآن مراد ہی کہ حق تعالی نے آپکو عطا فرمایا ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپکا خلق قرآن ہی سلسلۃ الذہب مین ہی نظم بود ہم بحر کرمت ہم کان ✣ گوہرش کان خلقہ قرآن ✣ وصف خلق کسے کہ قرآن ست ✣ خلق را نعت او چہ امکان ست ✣ محمد حکیم قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نہ تھا اسواسطے کہ آپ نے اپنی خواہش سے ہاتھ اوٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالی کے ساتھ چھوڑا امام قشیری قدس سرہ نے کہا ہی کہ آپ بلا سے منحرف ہوے اور نہ عطا سے پھرے اور بعضون نے کہا ہی کہ آپکو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپ کے اخلاق کے حقائق کا ایک شمہ رسالۂ مرات الصفا فی صفات المصطفی مین مذکور ہوا ہی اور جواہر التفسیر مین بھی مسطور ہی **فَسَتُبْصِرُ** پس قریب ہی کہ دیکھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **وَيُبْصِرُونَ ۝** اور دیکھین تمہارے معاند اہل مکہ یعنی جس وقت اونپر عذاب نازل ہوگا تو معلوم ہو جائیگا کہ **بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝** کسکے ساتھ ہی تم مین سے فتنہ اور بلا یا تم مین سے کس گروہ مین دیوانہ ہی یعنی اوس وقت اونھین معلوم ہو جائیگا کہ وہ دیوانے ہین یا تم **إِنَّ رَبَّكَ** بیشک تیرا رب **هُوَ أَعْلَمُ** وہ جو جانتا ہی **بِمَنْ ضَلَّ** اوسے جو گمراہ ہو گیا **عَنْ سَبِيلِهِ** اوسکی راہ سے جو سیدھی ہی اور حقیقت مین ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہی **وَهُوَ أَعْلَمُ** اور وہ

خوب جانتا ہی بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ راہ پائے ہوؤن کو کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ پس
اطاعت نہ کر تکذیب کرنے والون یعنی مکہ کے مشرکون کی جو تجھکو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ دوست
رکھتے ہین وہ یہ بات کہ تو نرمی کرے اونکے ساتھ اور شرک پر اونکو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُوْنَ ○ تو وہ بھی چکنی باتین اور نرمی
کرین اور تیرے دین پر طعنہ نہ کرین وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والے کی کہ وہ ابوجہل ہی یا
اخنس بن شریف یا اسود بن عبد یغوث اور بہت صحیح اور مشہور ولید مغیرہ ہی کہ بہت جھوٹی قسمین کھاتا تھا مَّهِيْنٍ ○ سست رائے
یا ذلیل و خوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنے والا لوگون کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنے والا اونکے منھ پر مَّشَّآءٍ چلنے والا
بِنَمِيْمٍ ○ سخن چینی کے ساتھ لوگون کے درمیان یا چغل کھانے والا مَّنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِّلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنے والا ایمان
اور احسان سے مُعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گذرنے والا اَثِيْمٍ ○ بڑا گنہگار یا زناکار عُتُلٍّ بدخو اور درشت خو بَعْدَ
ذٰلِكَ ان عیبون کے بعد زَنِيْمٍ ○ حرامزادہ نطفہ نا تحقیق کہ اوسکا باپ معلوم نہین لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اوسکو
مغیرہ نے دعوی کیا کہ مین اوسکا باپ ہون اور اوسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی مین ہی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت
قریش کی محفل مین ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے مین پایا مگر حرامزادہ ہونا آپنے جی مین کہا کہ مین قریش کا
سردار ہون اور میرا باپ مشہور و معروف ہی اور مین جانتا ہون کہ محمد جھوٹ نہین کہتے مجھے انھون نے حرامزادہ جو کہا تو یہ مہم کیونکر مین
طی کرون تلوار کھینچکر اپنی مان کے پاس آیا غرضکہ اوسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اوسنے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتون کے حق مین بے جرأت
بے طاقت اور سرد تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکی میراث کی تاک مین تھے مجھے رشک آیا فلان شخص کے غلام کو مین نے مزدوری
ٹھہرایا اوس سے تیرے باپ کا کام لیا اسطرح تجھے پیدا کیا تو اوسکا نطفہ ہی بیشک حرامزادہ ہی اور اوس عورت کی بات سچ ہونے پر کھلی ہوئی
دلیل یہ ہی کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی بیت جرم و گناہ مدعی از فعل ما درست نی
کو انحطاے مادر او خاکسار کرد ✦ اَنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہی اور ابوبکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا اسواسطے کہ وہ ہی
ذَا مَالٍ مال والا وَّبَنِيْنَ ○ اور اولاد والا ای ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ جب
پڑھی جاتی ہین اوسپر اٰيٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ کہتا ہی یہ باتین کہانیان ہین پہلون کی
سَنَسِمُهٗ قریب ہی کہ نشان کرین ہم داغ دیکر عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○ اوسکی ناک پر یا اوسکو ہم روسیاہ کردین یا اوسکا عیب
ہم ایسا کھولدین کہ پھر وہ نہ چھپا سکے انوار مین ہی کہ جنگ بدر کے دن اوسکی ناک پر زخم لگا اور اوسکا اثر باقی رہا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ
بیشک ہمنے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جسطرح آزمایا ہمنے باغ والون
والون کو میوے زائل کردینے سے لکھا ہی کہ ولایت یمن مین صنعا کے نواح مین ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن
فقیرون کو بلاتا اور درختون کے نیچے بچھونا بچھاتا جس میوے تک ہاتھ نہ پہونچتا یا ہوا جسے درخت سے گراتی یا جو میوہ
بچھونے کے کنارے گرتا وہ سب فقیرون کو دیدیتا اور اوس باغ کے حاصلات کا دسوان حصہ بھی فقیرون کو بانٹتا جب اوسنے

وفات کی تو اوسکے بیٹون نے کہا مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم ایسا کرینگے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہمپر زندگی اور معیشت تنگ
ہو جائیگی صبح سویرے جب فقیرون کو خبر بھی نہو ہم جائین اور میوہ توڑ لائین اور اس بات پر باہم قسمیہ ہوے جیسا کہ حق تعالی
فرماتا ہی کہ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ۙ یاد کر جب قسم کھائی باغ ضروان کے وارثون نے کہ فقیرون سے چھپا کر
اوس باغ کا میوہ توڑ لائین اوس حال مین کہ داخل ہون صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو ایسی قسم کھائی وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ۝ اور
استثنا نہ کیا یعنی انشاء اللہ نہ کہا جسرات یہ نیت کر کے سوئے تو حکم الٰہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَیْهَا تو آئی اوس باغ پر
طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے
فَاَصْبَحَتْ تو ہو گیا وہ اونکا باغ اوس بلا کے سبب سے كَالصَّرِیْمِ ۝ اوس باغ کا ایسا جسکا میوہ ٹوٹ چکا ہو اور چن گیا
ہو ایسا کہ اوسمین کچھ نہ باقی رہا ہو وہ اس حال سے بیخبر جب سو کر جاگے فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِیْنَ ۝ صبح
کرتے ہوے یعنی صبح تڑکے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ یہ کہ صبحی سبح چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف
یعنی جو پھل بوئے ہوے ہین اونھین توڑنے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ۝ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اوس باغ مین خرمے کے
درخت تھے پس وسر اوٹھائے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پھر گئے باغ کی طرف وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ۙ اور وہ چپکے چپکے
باتین کرتے تھے تاکہ کوئی سن نہ لے اور باتون کا مطلب اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ۙ یہ کہ ہرگز نہ آئے
آج تمپر کوئی فقیر یعنی تمہارے باغ مین آکے سابق کی طرح حصہ نہ پائے اور ہمارے حصہ مین کم نہو جائے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ
قٰدِرِیْنَ ۝ اور صبحی گئے باغ کی طرف فقیرون کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد مین میوے توڑنے اور چننے پر
فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اوسکے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْٓا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝
بیشک ہم بھولے باغ کی راہ اسواسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہی پھر بعض نے غور و تامل کیا تو در و دیوار کی
نشانیون سے پہچانا کہ وہ باغ تو اونھین کا ہی تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ ہم راہ نہین بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہین اوسکے
حاصلات اور میوے سے بایں جہت کہ ہمنے فقیرون کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہین کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اوسنے
جو اونمین فاضلتر تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن مین یا بہت صائب و ریختہ تھا رائے مین کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین
کہا تھا مین نے تمسے کل کہ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ کیون نہین یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیون نہین کہتے ہو
تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہی ہمارا رب اس بات سے کہ یہ بلا بھیجنے مین اوسنے ہمپر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝
یقینی ہم بھی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیرون کو محروم اور باز رکھ کر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر منہ کیا اونکے
بعض نے بعض کی طرف یَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تو نے یہ خیال کیا تھا وہ عذر کرتا اور وہ
کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرضکہ اپنے گناہ کے مقر ہوے اور عجز و نیاز کی راہ سے قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ بولے کہ اے وائے
ہمپر اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ۝ بیشک ہم ہین حد سے گذرنے والے گناہگاری ہین کہ ہمنے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیرون کو

محروم کیا عَسٰی رَبُّنَآ چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اوسکے کرم سے امیدوار ہین اَنْ یُّبْدِلَنَا یہ کہ بدلدے ہمکو خَیْرًا مِّنْهَآ
بہتر اوس باغ سے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ۝ رغبت کرنے والے ہین توبہ اور طلب
عفو کے بعد پس حق تعالیٰ نے اونکو بخشدیا اور باغ انگور سے لدا ہوا حیوان نام اونکو عطا کیا دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ جسنے
وہ باغ دیکھا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین نے اوس باغ مین انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرد کے برابر کھڑا ہوا محققون نے کہا ہی کہ جو کوئی
بلا مین گرفتار ہوا اور اوسکا مال و متاع تلف ہو تو اوسے چاہیے کہ وہ غور اور تامل کرے اور جان لے کہ وہ بلا اوسکے استحقاق کے سبب سے
اوسپر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اوس سے بہتر اور بیشتر اوسے عطا
فرماتا ہی جو اوس سے تلف ہوا ہو جیسا ان لوگون کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اوسنے عطا فرمایا حضرت مولانا روم اسی مضمون کی
خبر دیتے ہین جہان پر فرماتے ہین کہ **قطعہ** اولم خم شکست و سرکہ بریخت ✤ من نگفتم کہ این زیانم کرد ✤ صد خم شہد صافی از پے آن ✤
عوضم داد و شادمانم کرد ✤ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ اسی طرح ہی عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہی اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد جاتا ہی اور زوال پاتا ہی اور اوس جہان کا عذاب ابد الآباد باقی رہتا ہی
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع اگر ہون لوگ کہ جانین تو البتہ جو باتین موجب عذاب ہین اونسے پرہیز کرین اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس یعنی آخرت مین یا جوار اقدس مین جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝
جنتین ہین نعمت سمیت کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین اول تو پیدا ہی نہین کی گئین اور اگر بالفرض ہون
بھی تو پہلے ہمین ملینگی جسطرح دنیا مین مسلمانون سے زیادہ ہم خوشحال ہین اسی طرح عقبیٰ مین بھی ہونگے حق تعالیٰ اونکے قول کو رد فرماتا ہی
کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ کیا کرینگے ہم مسلمانون کو كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ ط مشرکون کے مثل حصول نجات اور وصول درجات مین
مَا لَكُمْ وقفہ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا ہی تمکو ای کافرو کیسا حکم کرتے ہو مشرکون کو موحدون کے برابر کرنا یا موحدون پر اونکو
فضیلت دینا یہ التفات تعجب اور استبعاد کی راہ سے ہی اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ کیا تمکو کوئی نوشتہ نازل
ہوا ہی آسمان سے کہ تم اوسمین پڑھتے ہو کہ کافر جزا اور سزا مین مسلمانون کے مثل ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝
کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس نوشتے مین جو کچھ تم چاہتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ کیا تمہارے
واسطے ہین عہد اور پیمان مضبوط کیے ہوے قسمون سے عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ہمپر پہونچے ہوے نہایت مضبوطی کو اور ثابت رہے ہوے
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ قیامت کے دن تک اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا بیشک تمہارے واسطے ہی اوس عہد پیمان مین
وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اوس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ پوچھو
ای محمد مشرکون سے کہ کون تم مین سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہی کہ آخرت مین اوس سے عہدہ برا ہو اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ
کیا اونکے واسطے شریک ہین اس بات مین یا اونکے بت ہین جنکو وہ شریک کرتے ہین فَلْيَأْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
پس کہدو کہ آوا اپنے شریکون کے ساتھ یعنی اونکو لاؤ اپنی مدد کے واسطے اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس

وقف لازم

ع ۳

معانقہ عند المتقدمین

(۱)

بات مین کہ جنات نعیم تمکو ملینگی یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ تم لا نا اون شریکون کو اوس دن جب اوٹھایا جائیگا پردہ ہول مجرے کام یا امر صعب اور مہم سخت سے یا کھل جائیگی اور دکھائی دیگی ساق عرش یا تجلی فرمائیگا حق تعالی وَّیُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ اور پکارے جائینگے لوگ خدا کو سجدہ کرنے کے لیے لباب مین حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اوس دن بڑا نور دکھائیگا اور خلق سجدہ مین گر پڑیگی معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھولدیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت اوسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ باقی رہجائینگے جنھون نے دنیا مین دکھلانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب یا کار سجدہ کرنا چاہیگا تو اوسکی پیٹھ تختہ ہو جائیگی اور وہ سجدہ نہ کر سکیگا اور حدیث مین ہی کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک ڈال ہو جائیگی فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ○ تو نہ سکینگے سجدہ کرنا خَاشِعَۃً اَبۡصَارُهُمۡ بہت نیچی ہونگی اونکی آنکھین یعنی آنکھون والے سر جھکائے ہوے شرمندہ ہونگے تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ پکڑ لیگی اونکو ذلت خواری اور نگونساری وَقَدۡ کَانُوۡا اور تحقیق کہ تھے دنیا مین یُدۡعَوۡنَ کہ پکارے جاتے تھے اِلَی السُّجُوۡدِ خدا کو سجدہ کرنے کی طرف وَهُمۡ سٰلِمُوۡنَ ○ اور وہ تندرست تھے اور اوسپر قادر تھے جب فرصت کا وقت اونھون نے فوت کیا تو اس حشر کے دن حسرت اور ندامت کے سوا اونھین کچھ حاصل نہین قطعہ بدہ فرصت از دست گر بایدت ؎ کہ گوے سعادت زمیدان بری ؎ کہ فرصت عزیزست اگر فوت شد ؎ بسے دست حسرت بدندان بری ؎ فَذَرۡنِیۡ پس چھوڑ مجکو وَمَنۡ یُّکَذِّبُ اور اوسکو جو تکذیب کرتا ہی بِهٰذَا الۡحَدِیۡثِ ؕ اس کلام کی کہ قرآن ہی یا بعث وحشر کی آیتین مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تسلی اور تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہی سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ قریب ہی کہ لیلینگے ہم انکو درجہ درجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم انکے قریب کرینگے مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ○ اوس جگہ سے کہ وہ نہ جانین یعنی جب یہ خطا کرین ہم انکو عطا دین اور یہ برائی اور بڑھ جائین وَاُمۡلِیۡ لَهُمۡ ؕ اور مہلت دیتے ہین ہم انکو دنیا مین یہانتک کہ مغرور ہون پھر ہم انکو پکڑ لینگے اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ ○ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہی کہ کسی چیز سے دفع نہین ہوتا اسواسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہی کسی کو اوسکی طاقت اور تحمل نہین اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا کیا تو مانگتا ہی اونسے بدلا دعوت اور ہدایت وارشاد کرنے پر فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ تو وہ اوسکے تاوان کے مارے مُّثۡقَلُوۡنَ ○ گرانبار ہین اور اس سبب سے تجھسے منھ پھیرتے ہین اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَیۡبُ کیا اونکے پاس لوح محفوظ ہی جسمین غیب کی باتین لکھی ہین فَهُمۡ یَکۡتُبُوۡنَ ○ کہ وہ اوسمین سے لکھ لیتے ہین جو کچھ حکم کرتے ہین مومن اور کافر کے برابر ہونے کا فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ پس صبر کر تا واپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور کافرون کی ایذا سہنے کے ساتھ وَلَا تَکُنۡ اور نہو دل تنگ ہوکر اور جلدی کے مارے کَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ ۘ مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ اونھون نے کافرون کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اونکے درمیان سے چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ مین قید کیے گئے اِذۡ نَادٰی یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ مین سے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ کہا وَهُوَ مَکۡظُوۡمٌ ؕ ○ اور وہ بھرا گیا تھا غصہ اور رنج سے

وقف لازم

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ اگر نہ یہ ہوتا کہ پا گئی اوسکو نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نعمت اور رحمت اوسکے رب کی طرف سے توبہ قبول ہونے کے سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ البتہ ڈالدیا جاتا پٹپر میدان مین جہان درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہوتا وَهُوَ مَذْمُوْمٌ اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کرلیا اوسے اوسکے رب نے نبوت اور رسالت دیکر اور وحی بھیجکر فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ پھر کردیا اوسے صالحون یعنی پیغمبرون مین سے بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ ثقیف کے حق مین بد دعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے ہمارے حبیب صبر کرو اور اس دعا کو موقوف رکھو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہی نظم کارہا از صبر گردد دل پسند ٭ خرم آن کز صبر باشد بہرہ مند ٭ چون درافتادی بگرداب حرج ٭ صبر کن الصبر مفتاح الفرج ٭ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ٭ کیمیاے ہمچو صبر آدم ندید ٭ لکھا ہی کہ قریش کے کوتاہ نظرون نے قبیلۂ بنی اسد مین سے ایک گروہ جو حسد اور بدنظری مین مشہور تھے تجویز کرکے بہت کچھ وعدون سے اونکو تقویت دی تاکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرتو جمال کو نظر بد کا صدمہ پہونچاکر اس عالم سے مٹادین تو حق تعالی نے نظر بد سے آپکی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہین البتہ لغزش دین اور گرادین اور ہلاک کرین تجھکو بِاَبْصَارِهِمْ اپنی نظرون کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اوسوقت جب کہ سنا اونھون نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو تو جن پکڑے ہی یعنی اسکے ساتھ جن ہی کہ اسے تعلیم کرتا ہی وَمَا هُوَ اور حال یہ ہی کہ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف تمام اہل عالم کے بیت اے شرف جملہ عالم تبو ٭ روشنے دیدۂ آدم تبو ٭ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہا ہی کہ چشم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہین ہی مگر یہ آیت

وقف لازم

ع ۱۹

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ حاقہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ باون آیتین ہین

اَلْحَاقَّةُ وہ حالت جسکا واقع ہونا حق ہی یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہی مَا الْحَاقَّةُ کیا حالت ہی اور کیا ساعت ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجھکو کہ مَا الْحَاقَّةُ کیا چیز ہی اور کیا حالت اور کونسی ساعت ہی جسمین عملون کی مکافات اور جزا واقع ہوگی اس سے قیامت کا دن مراد ہی الحاقہ بھی اوسکا ایک نام ہی كَذَّبَتْ تکذیب کی ثَمُوْدُ وَعَادٌ قبیلۂ ثمود اور قبیلۂ عاد نے بِالْقَارِعَةِ قیامت کی کہ ٹھوکنے والی اور توڑنے والی ہی لوگون کی فَاَمَّا ثَمُوْدُ پس مگر قبیلۂ ثمود فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِيَةِ زیادتی کرنے کے سبب سے یا اونمین سے فرقۂ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اوسکے یار جنھون نے اوٹنی کی کونچین کاٹی تھین یا حد سے زیادہ سخت آواز کے

باعث سے ہلاک ہوے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ وَاَمَّا عَادٌ اور بہرحال قبیلہ عاد فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ تند اور سرد ہوا عَاتِیَةٍ ۝ حد سے گذری ہوئی سے یعنی جو فرشتے اوسپر مقرر ہین اونکا حکم ماننے والی حدیث مین ہو کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا مین نہین بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح اور قوم ہود پر جس پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اُن فرشتون کے حکم مین نہ رہی جو اوسپر مسلّط اور موکل ہین تفسیر کبیر مین ہو کہ فرشتے ہُروائی ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَهَا مسلط کردی وہ ہوا عَلَیْهِمْ قوم عاد پر سَبْعَ لَیَالٍ سات راتین وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُوْمًا دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد فَتَرَی الْقَوْمَ پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِیْهَا اُن وقتون مین صَرْعٰی مُوے پڑے کَاَنَّهُمْ گویا وہ بڑے قد ہونے کے سبب سے اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ۝ درخت خرما کی جڑین ہین زمین پر پڑی یا خالی پاکا واک فَهَلْ تَرٰی لَهُمْ مِّنْ بَاقِیَةٍ ۝ پھر کچھ دیکھتا ہی تو اونکو کہ کوئی باقی رہا یعنی سب جڑ سے اوکھڑ کر نیست و نابود ہو گئے اور اونمین سے کوئی روے زمین پر نہ رہا قطعہ مقرر ست کہ بود ند در زمانہ بسے ✢ شہان تخت نشین خسروان شاہ نشان ✢ چو عاصفات قضا از مہب قہر وزید ✢ شد ند خاک و ازان خاک نیز نیست نشان ✢ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ اور آیا فرعون وَمَنْ قَبْلَهٗ اور آئے وہ لوگ جو اوس سے پہلے تھے وَالْمُؤْتَفِكٰتُ اور دیہات موتفکہ کے لوگ بِالْخَاطِئَةِ ۝ گناہ کے ساتھ یعنی اونھون شرک کیا فَعَصَوْا پھر گنہگار ہو گئے ہر قوم کے لوگ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے رسول کے فَاَخَذَهُمْ تو پکڑا خدا نے اونکو اَخْذَةً رَّابِیَةً ۝ سخت پکڑنا اور اوراستون سے زیادہ اونپر عذاب کیا اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ بیشک ہمنے اوسوقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلْنٰكُمْ اوٹھایا ہمنے تمہارے باپ دادا کو فِی الْجَارِیَةِ ۝ اوس کشتی پر جو پانی پر روان تھی یعنی سفینہ نوح مین لِنَجْعَلَهَا تاکہ کردین ہم اوس کشتی کو لَكُمْ تمہارے واسطے تَذْكِرَةً ایک نصیحت اور عبرت مومنون کی نجات اور کافرون کی ہلاکت کے باب مین وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ۝ اور نگاہ رکھتا ہی اس نصیحت کو کان نگاہ رکھنے والا جو بات سنکر فائدہ اوٹھاتا ہی حدیث مین ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی مین نے حق تعالیٰ سے دعا کی کہ تیرے کان کو وہ اُذن واعیہ کرے پس حضرت علیؓ کہتے ہین کہ اوسکے بعد مین کوئی بات نہین بھولا قطعہ گرچہ ناصح را بود صد دواعیہ ✢ پند را اُذنے بباید واعیہ ✢ گر نبوئے گوشہاے عیب گیر ✢ وحی یاورد آگر دون یک بشیر ✢ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ پھر جب پھونکی جائیگی صور مین نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ ایک پھونک کہ وہ نفخہ صعقہ ہو وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ اور اوٹھائی جائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور اوٹھائے جائینگے پہاڑ اپنی جگہون سے محض قدرت کاملہ سے یا سخت زلزلون اور ہواؤن کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائیگی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ ایک ٹوٹنا اور روئی کے گالون کے مثل ہو جائینگے فَیَوْمَئِذٍ تو اوسوقت وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنی قیامت قائم ہو جائیگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِیَ پھر آسمان یَوْمَئِذٍ وس روز وَّاهِیَةٌ ۝ سست اور

ربع

ضعیف ہو جائیگا قوت اور مضبوطی کے بعد وَّالْمَلَكُ اور فرشتے عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا آسمانون کے کنارے ہونگے کہ خدا کا حکم ہو اور نیچے اوتر آئین وَيَحْمِلُ اور اوٹھائینگے عَرْشَ رَبِّكَ عرش تیرے رب کا فَوْقَهُمْ اون فرشتون پر جو آسمان کے کنارے ہونگے يَوْمَئِذٍ اوسدن ثَمٰنِيَةٌ ○ آٹھ فرشتے اور آج چار فرشتے عرش اوٹھائے ہوے ہین معالم مین ہے کہ اوس روز عرش اوٹھانے والے آٹھ فرشتے ہونگے پہاڑی بکری کی صورت اونکے سمون سے زانو تک اسقدر مسافت ہوگی جسقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے کہا ہے فرشتون کی آٹھ صفین عرش کو اوٹھائینگی اور کتنے خدا کے سوا کوئی نہین جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ اوسدن پیش کیے جاوگے خدا کے سامنے محاسبہ کے واسطے لَا تَخْفٰى نہین پوشیدہ خدا پر مِنْكُمْ تمہارے کامون مین سے خَافِيَةٌ ○ جو کہ پوشیدہ ہو یعنی حق تعالیٰ تمہارے پوشیدہ کامون پر مطلع ہے تو پیش کیا جانا اور حساب ہونا اوسپر اطلاع کے واسطے نہین بلکہ عدل کے واسطے ہے اور خلق پر افشاء احوال کے لیے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائیگا كِتٰبَهٗ اوسکا اعمالنامہ بِيَمِيْنِهٖ اوسکے داہنے ہاتھ مین فَيَقُوْلُ تو وہ کہیگا خوشی کی رو سے کہ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا آؤ پڑھو كِتٰبِيَهْ ○ میرا اعمالنامہ کہ یہان ایسا عمل کوئی نہین جسکے ظاہر کرنے مین مین شرم کرون تبیان مین لکھا ہے کہ یہ دوسری کتاب ہے نامہ اعمال کے سوا لکھی ہوئی کہ اوسمین جنت کی خوشخبری ہے پس اسواسطے کہ فرشتون کا لکھا ہوا نامہ اعمال خدا اور بندے کے درمیان ہے کوئی اوسے نہ دیکھیگا اور نہ پڑھیگا پھر صاحب کتاب کہیگا کہ اِنِّيْ ظَنَنْتُ بیشک مین نے جانا اَنِّيْ مُلٰقٍ یہ کہ مین دیکھنے والا ہون حِسَابِيَهْ ○ اپنا حساب یعنی مین نے تو جانا ہی تھا کہ میرا حساب کرینگے اور اوسپر مین آمادہ ہون فَهُوَ تو وہ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ زندگی پسندیدہ مین ہوگا کہ کدورت سے صاف حرمت اور حشمت سے ملی ہوگی فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ جنت بلند مین قُطُوْفُهَا اوسکے میوے دَانِيَةٌ ○ نزدیک کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچے اور حضرت رضوان اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ میوے اس درخت کے وَاشْرَبُوْا اور پیو پینے کی چیزین هَنِيْٓــًٔۢا کھانا پینا سہتا ہوا کہ ہضم ہو جائے بِمَآ اَسْلَفْتُمْ بسبب اسکے کہ تمنے عمل کیا فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ○ گذرے ہوے دنون مین یعنی دنیا مین گرمی کے دنون مین تمنے روزے رکھے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ کہ دیا جائیگا كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اوسکا نامہ اعمال بائین ہاتھ مین اور وہ اوسمین اپنی برائیان اور گناہ لکھے دیکھیگا فَيَقُوْلُ تو کہیگا ندامت کے مارے کہ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ اے کاشکے مین نہ دیا جاتا یعنی مجکو نہ دیتے كِتٰبِيَهْ ○ میرا اعمالنامہ اور مین دیکھتا تاکہ بلا فضیحت نہوتا وَلَمْ اَدْرِ اور کاشکے مین نہ جانتا کہ مَا حِسَابِيَهْ ○ کیا ہے میرا حساب اسواسطے کہ عذاب اور ندامت کے سوا مجھے تو کچھ حاصل ہی نہین يٰلَيْتَهَا کاشکے موت کہ پہلے جسکے سبب سے مین دنیا مین مرا تھا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ ہوتی موت حکم کرنے والی ہمیشہ کی فنا کا کہ اوسکے بعد مین زندہ ہی نہوتا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ دفع نہ کیا مجھسے عذاب مَالِيَهْ ○ اوسنے جو میرے پاس تھا مال مکان تابع لوگ هَلَكَ عَنِّيْ گم ہوگیا مجھسے سُلْطٰنِيَهْ ○ لوگون پر تسلط اور حکومت یا وہ دلیل حجت جسے دنیا مین مین نے مضبوط پکڑا تھا پھر دوزخ کے فرشتون کو حکم پہونچیگا کہ خُذُوْهُ لو اسے فَغُلُّوْهُ ○ پھر گردن مین باندھو

اوسکے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِيمَ پھر بڑی آگ مین صَلُّوهُ ڈالدو اوسے ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر مین کہ ذَرْعُهَا
اوسکے گز سَبْعُونَ ذِرَاعًا ستر گز ہونگے نوشیروانی گز سے کہ ہر گز سات باغ کے برابر ہی اور ہر باغ کوفے سے مکہ تک فَاسْلُكُوهُ
تو لاؤ تم اوسے اوس زنجیر مین یعنی اوسکے جسم پر خوب کسکر لپیٹ دو کہ ہل نہ سکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ دنیا مین جتنا لوہا ہی
اگر جمع کرین تو اوس زنجیر کے ایک حلقہ کے برابر نہین ہی اور اگر اوسکا ایک حلقہ عالم کے پہاڑون پر رکھدین تو رانگے کی طرح پگھل جائین
إِنَّهُ بیشک یہ شخص كَانَ لَا يُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ خدائے بزرگ کا وَلَا يَحُضُّ
اور نہ ابھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا اور حرص نہ رکھتا تھا عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ محتاج کو کھانا دینے پر
فَلَيْسَ پس نہین ہی لَهُ الْيَوْمَ اوسکے واسطے آج هَاهُنَا حَمِيمٌ یہان کوئی یگانہ جو اوسکی حمایت کرے
وَلَا طَعَامٌ اور نہ اوسکے واسطے کھانا ہی إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ مگر پیپ سے جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہی لَا يَأْكُلُهُ نہ کھاتے
اوسے إِلَّا الْخَاطِئُونَ مگر گناہگار مشرک اسواسطے کہ سب گناہ کبیرہ کا سردار شرک ہی فَلَا پس نہ ایسا ہی جو کافر کہتے ہین
کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہی أُقْسِمُ قسم کھاتا ہون بِمَا تُبْصِرُونَ اوس چیز کی جو تم دیکھتے ہو دیکھی ہوئی
چیزون مین سے وَمَا لَا تُبْصِرُونَ اور اوس چیز کی جو تم نہین دیکھتے ہو غائب چیزین یا اوسکی قسم جو زمین کے اوپر اور زمین کے
اندر ہی یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس اور جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بر و بحر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم
پہونچانے اور جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ إِنَّهُ بیشک قرآن
لَقَوْلُ رَسُولٍ البتہ پڑھتا ہی ایک رسول كَرِيمٍ بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور بعض نے کہا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام ہین وَمَا هُوَ اور نہین ہی قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ کلام شاعر کا جیسا کہ ابو جہل کہتا ہی
قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہین تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن
کلام ہی کاہن کا جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہی قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت
نہین مانتے ہو تَنْزِيلٌ قرآن اوترا ہی مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کرین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمھارا زعم ہی اور جھوٹ باندھ لین عَلَيْنَا ہمپر بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ بعضی باتین
لَأَخَذْنَا البتہ لیلین ہم مِنْهُ بِالْيَمِينِ اوس سے زور اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹ دین ہم
مِنْهُ الْوَتِينَ اوس سے اوسکی رگ دل کو یعنی ہم اوسے ہلاک کردین فَمَا مِنْكُمْ پس نہین ہی تم مین سے مِنْ
أَحَدٍ کوئی یعنی تم نہین ہو عَنْهُ حَاجِزِينَ اوس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ
ایک نصیحت ہی لِلْمُتَّقِينَ پرہیزگارون کے واسطے اسواسطے کہ وہ اوس سے نفع اوٹھاتے ہین وَإِنَّا لَنَعْلَمُ اور بیشک
ہم جانتے ہین أَنَّ مِنْكُمْ یہ کہ بعضے تم مین سے مُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والے ہین قرآن کی وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن
لَحَسْرَةٌ البتہ سبب حسرت ہی عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکھینگے اور خود اوس سے

ع ۳۷

محروم ہونگے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِينِ صحیح یقین ہی یعنی یقین ہی کہ حق تعالی کے پاس سے نازل ہوا فَسَبِّحْ پس تسبیح کہہ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی یعنی اوسکی تنزیہ کر نالائق صفتون سے اور بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اوسے یاد کر

ع ۱۵

وهي اربعو اربعون آية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورة المعارج مكية
اور وہ چوالیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ معارج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر کہا کہ خدایا اگر محمد حق پر ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی اگر تیرے پاس سے ہی تو تو ایک پتھر مجھپر برسا یا مجکو عذاب دردناک مین مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَأَلَ سَائِلٌ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ وَاقِعٍ عذاب جو ہونا ہی لِلْكَافِرِينَ کافرون کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہی دنیا مین عذاب دردناک ہی آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب مانگنے والا ابوجہل تھا اوسنے کہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا اور ایک قول یہ ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور پھر تقدیر لَيْسَ لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو دَافِعٌ کوئی دفع کرنے والا جو اوسے روکے مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے اسواسطے کہ ارادۂ ازلی اوس سے متعلق ہوچکا ہی اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا مدفع نہین کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہ کی صفت ہی کہ ذِي الْمَعَارِجِ خداوند بلند درجون کا یعنی جنت مین اونچے اونچے محل اپنے دوستون کے واسطے اوسنے مہیا کیے ہین یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ اوپر جاتے ہین فرشتے وَالرُّوحُ اور جبرئیل یا جو گروہ فرشتون مین بڑا ہی اِلَيْهِ حکم آلہی کی طرف یعنی اوس جگہ جہان حکم ہوا فِي يَوْمٍ كَانَ اوس دن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗ مقدار اوسکی خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ پچاس ہزار برس دنیا کے برسون سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا مین سیر کرے وہانتک جہانتک فرشتون کو جانے کا حکم ہی اور وہ ایک دن مین جاتے ہین تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس مین جاسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اوس دن سے قیامت کا دن مراد ہی کہ کافرون پر اس درازی کے ساتھ گذریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف اور موطن ہونگے اور ہر موقف مین ہزار برس ٹھہرائینگے اور موقفون کا بیان جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے اور فتوحات مین لکھا ہی کہ اللہ کے نامون مین سے ہر نام کے واسطے ایک دن خاص ہی کہ اوسکے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور قرآن مین اون دنون مین سے دو دن مذکور ہین ایک یوم الرب اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ یہ دن ہزار برس کا ہی اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہی اور سنین ابدی اور سرمدی کے ایام کا بیان ان اوراق مین نہین سماتا مصرع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ✤ فَاصْبِرْ پس صبر کر منکرون کی تکذیب پر صَبْرًا جَمِيلًا نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے اِنَّهُمْ تحقیق کہ کافر يَرَوْنَهٗ دیکھتے ہین قیامت کے دن کو بَعِيدًا دور امکان سے یعنی کہتے ہین کہ نہین ہی اور نہوگا جیسا کہ عرف مین کہتے ہین کہ فلان کام کا وقوع دور ہی

یعنی محال معلوم ہوتا ہی وَّنَرٰىهُ اور جانتے ہین قیامت کو قَرِيْبًا ۝ قریب واقع ہونے کے یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ جس دن ہوجاویگا
آسمان كَالْمُهْلِ ۝ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تلچھٹ یعنی آسمان پگھلجائیگا وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ اور ہوجاوینگے
پہاڑ كَالْعِهْنِ ۝ جیسے اون رنگین نرمی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ اور نہ پوچھا
جائیگا کوئی یگانہ حَمِيْمًا ۝ اپنے یگانہ کے گناہ سے یعنی ہر ایک سے اوسی کے گناہ اور افعال پوچھینگے يُّبَصَّرُوْنَهُمْ
دکھائے جائینگے وہ اپنے یگانے یعنی ہر ایک اپنے قرابتدار کو پہچانیگا اور اوسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے اعمال کے
سبب سے مواخذہ مین ہی يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر لَوْ يَفْتَدِيْ یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے مِنْ
عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ اوس دن کے عذاب سے بِبَنِيْهِ ۝ اپنے بیٹون کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹون کو عذاب مین دے جو بہت
عزیز تھے اوسکے نزدیک کہ بیٹے عذاب کھینچین اور باپ نجات پاوے وَصَاحِبَتِهٖ اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اوسکی یار اور
ہوادار تھی وَاَخِيْهِ ۝ اور اپنے بھائی کو جو اوسکا قوت بازو اور مددگار تھا وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ اور اپنے
قرابتدارون کو جنھون نے اوسے دنیا مین جگہ دی یعنی اوسکی پناہ کی جگہ تھے وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور دوست رکھیگا کہ بدلا دے
اوسے جو کوئی زمین مین ہی جَمِيْعًا سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہیگا کہ اپنا فدیہ دے اور بدلا دے ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ پس نجات دے
اوسے یہ بدلا دینا كَلَّا ۭ حاشا کہ نجات نہ پائیگا عذاب سے اِنَّهَا بیشک وہ دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہی لَظٰى ۝ شعلہ
خالص نَزَّاعَةً کھینچنے والی ہی لِّلشَّوٰى ۝ مشرکون کے ہاتھ پانون یا اونکے سر کی کھال کو سو برس یا دو دو سو برس کی راہ سے
یعنی دوزخ کا شعلہ کافرون کو اپنے مین اسطرح کھینچیگا جسطرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی تَدْعُوْا پکاریگی آگ یعنی کھینچیگی یا دوزخ کے
فرشتے پکارینگے معالم مین ہی کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکاریگی مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ اوسکو جسنے حق کی
طرف پیٹھ کی ہی اور منہ پھیرا ہی حکم الٰہی سے وَجَمَعَ اور جمع کیا ہی دنیا کا مال فَاَوْعٰى ۝ پھر بادوان مین کرکے نگاہ رکھا اور
حق ادا نہ کیا اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا هَلُوْعًا ۝ حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق بجا
ادا کرنے پر لباب مین مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس
خالی اور صاف کر دیتا ہی یعنی اون میدانون کی گھاس پات کانٹے تنکے سب کھا جاتا ہی اور سات دریاؤن کا پانی پی جاتا ہی اور نہ گرمی مین
صبر کرتا ہی نہ سردی مین اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ مین رہتا ہی کہ کل مین کیا کھاؤنگا تو حق تعالیٰ آدمی کو بے صبری اور روزی
کی فکر مین اس چارپایہ سے تشبیہ دیتا ہی نظم جانوری را کہ بجز آدمی ست ٭ معدہ چو پر شد سبب بے غمی ست ٭ آدمی ست
آنکہ بہ سیری بود ٭ بر سر سیری غم روزی خورد ٭ خورد ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم ٭ روزی ہر روزہ ز خوان کرم ٭ در پے حرص الم
ہمچنان ٭ ہیچ غمی نیست بجز فکر نان ٭ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہی اوسے کچھ ضرر جیسے محتاجی اور سختی جَزُوْعًا ۝ بے
صبری کرنے والا ہوتا ہی اور چیختا چلاتا ہی وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جب پہونچتی ہی اوسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری
مَنُوْعًا ۝ روکنے والا ہوتا ہی اپنے نفس کو طاعت سے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال پر مخلوق ہوے ہین

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ مگر نماز پڑھنے والے الَّذِينَ هُمْ وہ جو عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ ہمیشگی
کرنے والے ہین یعنی کسی شغل کے سبب سے اوس سے باز نہین رہتے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن رہتے
و اپنے بائین التفات نہین کرتے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جنکے مالون مین حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ حق ہے جانا
ہوا جیسے زکوۃ کہ انداز کی ہوئی ہے اور صدقے جو معمولی ہین لِّلسَّائِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾
اور اوس محتاج کے واسطے جو سوال نہ کرے وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ اور اون لوگون کے واسطے جو تصدیق کی ہے بِيَوْمِ
الدِّينِ ﴿٢٦﴾ روز جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی تصدیق کی نشانی طاعت اور عبادت مین مشغول ہونا ہے وَالَّذِينَ هُم
اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم عذاب سے اپنے رب کے مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ ڈرنے والے ہین اور عذاب الٰہی سے ڈرنے کی علامت
ممنوعات شرعی سے بچنا ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک اونکے رب کا عذاب غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ امن دیا گیا نہین ہے
یعنی اوس سے بیخوف نہین ہو سکتے کہ البتہ گنہگارون کو وہ عذاب پہونچیگا وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ اور وہ لوگ جو
اپنی شرمگاہون کو حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ حفاظت کرنے والے ہین إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتون پر أَوْ مَا مَلَكَتْ
یا اوس پر جسکے کہ مالک ہوے ہین أَيْمَانُهُمْ اونکے ہاتھ یعنی لونڈیان کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب سے اونمین تصرف کر سکتے ہین
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ نہین ملامت کیے ہوے ہین اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی جورون اور
لونڈیون کی نسبت فَمَنِ ابْتَغَىٰ پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوا اسکے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی
اور جورو کے سوا فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وہ حد سے گذرنے والے ہین یعنی مردون اور جانورون سے وطی کرنے والا
اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گذرنے مین داخل ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِأَمَانَاتِهِمْ اپنی امانتون کو وَ
عَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ رعایت کرنے والے ہین امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا
چاہیے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیے نظم اگر می باید از آتش امانت + فرو مگذار قانون امانت + بہر عہدے کہ
می بندی وفا کن + رسوم حق گزاری را ادا کن + وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو بِشَهَادَاتِهِمْ اپنی گواہیون پر قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾
قائم ہین یا گواہی دیتے ہین اوس چیز مین جو بندون کے حقوق وہ جانتے ہین اور بکرنے بشہادتہم پڑھا ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو
عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ محافظت کرتے ہین یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہین نماز کا ذکر
ان آیتون کے شروع اور خاتمہ مین مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتون مین افضل ہے اور بعضون نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا
فرض نمازون سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلون سے متعلق ہے أُولَٰئِكَ جو لوگ ان صفتون سے موصوف ہین فِي جَنَّاتٍ
جنتون مین ہین قیامت کے دن مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ بزرگی دیے گئے ثواب ابدی اور جزائے سرمدی کے سبب سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مشرکون نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گردا گرد حلقہ باندھا اور ہنسی و مسخرے پن کی راہ سے بولے کہ محمد کے اصحاب عقبی مین جنتون کی
طمع رکھتے ہین تو ہمکو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اونسے پہلے جنتین پائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا پس کیا ہے اور کیا ہوگیا ہے

ع ۲۵

اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اور یہ صفتین جو مذکور ہوئین انسے بے بہرہ رہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِينَ ○ دوڑنے والے ہین
عَنِ الْيَمِينِ داہنی طرف سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائین طرف سے عِزِينَ ○ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوے أَيَطْمَعُ کیا
طمع رکھتا ہی كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونسے أَن يُدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائیگا مومنون کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيمٍ ○
جنت نعمت والی مین یعنی مشرکون کو یہ داعیہ ہی کہ بے ایمان قبول کیے ہوے جنتون مین نعمت پر دخل پائینگے كَلَّا ایسا نہین ہی
اور کافرون کو بہشت مین جانے کی راہ نہین ہی إِنَّا خَلَقْنَاهُم بیشک ہمنے اونکو پیدا کیا ہی مِّمَّا يَعْلَمُونَ ○ اوس
چیز سے جسسے وہ جانتے ہین یعنی نطفہ سے کہ اوسکو کسی طرح عالم قدس سے مناسبت نہین ہی پس اگر کوئی کدورتون کے لوث سے
صاف نہو اور اخلاق ملکی سے متخلق نہو جائے وہ جنت مین داخل ہونے کی استعداد اور لیاقت نہ رکھیگا فَلَا پس ایسا نہین ہی جو کفار
کہتے ہین أُقْسِمُ قسم کھاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقون کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقین ہین کہ سال بھر
ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب طلوع کرتا ہی وَالْمَغَارِبِ اور مغربون کے رب کی کہ آفتاب کی ہین اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب
کرتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تارون کی مشرقین اور مغربین مراد ہین اسواسطے کہ دائرۂ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا نقطہ ہی
اور بہر تقدیر حق تعالی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ إِنَّا لَقَادِرُونَ ○ یقینی ہم قادر ہین عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اس بات پر کہ بدل دین
ہم یعنی ان مشرکون کو ہم ہلاک کرکے انکے بدلے اور خلق پیدا کرین خَيْرًا مِّنْهُمْ اونسے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ○ اور نہین ہین ہم مسبوق یعنی ہمپر کوئی سبقت اور پیشی نہین لیجا سکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کرین تو ہمکو کوئی
مغلوب نہین کرسکتا اوسے ظاہر کرتے مین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اوٹھا اونسے يَخُوضُوا تاکہ باطل کام شروع کرین وَ
يَلْعَبُوا اور کھیل مین مشغول ہون دنیا مین حَتَّىٰ يُلَاقُوا اوس وقت تک کہ ملاقات کرین يَوْمَهُمُ اپنے دن سے
الَّذِي يُوعَدُونَ ○ وہ دن جسکا وعدہ دیے گئے ہین کہ وہ جنگ بدر کا دن ہی یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت
قتال کے حکم سے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُونَ جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبرون سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے
حضرت اسرافیل کا پکارنا قبول کرکے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ إِلَىٰ نُصُبٍ اوس جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا يُوفِضُونَ ○ دوڑتے ہین
جیسے سپاہ پراگندہ جو اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہی اور اوسکی طرف دوڑتی ہی خَاشِعَةً ذلیل اور خوار أَبْصَارُهُمْ اونکی آنکھین
یعنی آنکھون والے اپنے سر جھکائے ہونگے تَرْهَقُهُمْ ڈھانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اونکو ذِلَّةٌ ذلت ذَٰلِكَ یہ ہی
الْيَوْمُ الَّذِي وہ دن کہ دنیا مین كَانُوا يُوعَدُونَ ○ تھے وعدہ کیے گئے

ع ۹

سورۃ نوح مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○	ثمان وعشرون ایۃ
سورۂ نوح مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھائیس آیتین ہین ۲۸

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا بیشک ہمنے بھیجا نوح کو إِلَىٰ قَوْمِهِ اوسکی قوم آل قابیل کی طرف أَنْ أَنذِرْ

اس حکم کے ساتھ کہ ڈرا اَنْذِرْ قَوْمَكَ اپنی قوم کو اور ڈرا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ قبل اسکے کہ آئے اونپر عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○
عذاب دردناک کہ طوفان ہے یا عذاب آخرت قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ يٰقَوْمِ اے میری قوم کے لوگو اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
تحقیق مین تمکو ڈرانے والا ہون مُّبِيْنٌ ○ ظاہر ہے میرا ڈرانا پہونچاتا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ حکم کہ عبادت کرو
اسکی اور اسکی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے یا پرہیز کرو اوسکی نافرمانی سے وَاَطِيْعُوْنِ ○
اور اطاعت کرو میری اوس چیز مین جو مین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدے خدا تمکو مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے
گناہ تمہارے کہ قبل اسلام کے جنکے مرتکب ہوئے ہو وَيُؤَخِّرْكُمْ اور پیچھے رکھے تمکو عقوبت اور مہلکات سے یعنی زندہ رکھے تمکو
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہے اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے اندازہ کر دی
اِذَا جَآءَ جب آتی ہے اوس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہے تو لَا يُؤَخَّرُ پیچھے نہین ہٹائی جاتی ہے اور جسکی وہ اجل اور مدت ہے
اوسے مہلت نہین ہوتی رباعی روزیکہ اجل در آید از پیش و پست * شک نیست کہ مہلت ندہد یک نفست * یاری نرسد در آن دم
از ہیچ کست * برباد شود جملہ ہوا و ہوست * لَوْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ فکر اور نظر سے تَعْلَمُوْنَ ○ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو گے
کہ اجل مین تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہین ہے غرضکہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور اونھون نے
سرکشی اور عناد اختیار کرکے اونکو ایذا رسانی مین حد سے زیادہ کوشش کی اور ہرگز اپنی طرف سے ایذا رسانی مین کمی نہ کرتے تھے یہانتک
کہ حضرت نوح تنگ آگئے اور قَالَ رَبِّ کہا اے میرے رب اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ تحقیق کہ دعوت کی مین نے اپنی قوم کو اور
اونکو تیری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَيْلًا وَّنَهَارًا ○ رات دن یعنی برابر ہر وقت مین اونکو دعوت کرتا رہا فَلَمْ يَزِدْهُمْ
پس نہین زیادہ کیا اونکو دُعَآءِيْٓ میرے بلانے اور پکارنے نے اِلَّا فِرَارًا ○ مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّيْ اور تحقیق
کہ مین نے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب پکارا مین نے اونکو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغْفِرَ لَهُمْ تاکہ بخشے تو اونکو عبادت قبول
کرنے کے سبب سے تو جَعَلُوْٓا کرلین اونھون نے اَصَابِعَهُمْ اپنی اونگلیان فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اپنے کانون مین اور میرے پکارنے
اور دعوت سننے کی راہ اونھون نے بند کر لی وَاسْتَغْشَوْا اور سر سے اوڑھ لیے اونھون نے ثِيَابَهُمْ اپنے کپڑے تاکہ مجکو
نہ دیکھین وَاَصَرُّوْا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسْتَكْبَرُوا اور سرکشی کی اونھون نے میری متابعت سے
اسْتِكْبَارًا ○ بڑی سرکشی ثُمَّ اِنِّيْ پھر باوصف اونکے اصرار اور استکبار کے دَعَوْتُهُمْ دعوت کی مین نے اونکو
جِهَارًا ○ علانیہ اونکی محفلون مین ثُمَّ اِنِّيْٓ پھر بیشک مین نے اَعْلَنْتُ لَهُمْ ظاہر کی اونکے بعض کو یعنی علانیہ
پکار کر بھی مین نے دعوت کی وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ بھی مین نے بعض سے کہا اِسْرَارًا ○ پوشیدہ کہنا
راز کے طور پر یعنی جسطرح مین دعوت کرسکا دعوت کرنے سے باز نہین رہا محفلون مین خلوتون مین پوشیدہ علانیہ اونکو
حق کی طرف مین نے بلایا اور جب تیری قہاری نے اونسے باران رحمت روکا اور اونکی عورتون کو بانجھ کر دیا کہ اونکے
اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اونھون نے میری طرف رجوع کی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا تو مین نے کہا کہ مغفرت چاہو

وقف لازم

رَبَّكُمْ اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہی غَفَّارًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو اور اگر تم توبہ کرو
تو يُرْسِلِ السَّمَاءَ بھیجے ابر کو عَلَيْكُمْ تمپر مِّدْرَارًا برسنے والا جھڑی لگا کر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دے تمکو
بِاَمْوَالٍ مالون سے وَّبَنِيْنَ اور بیٹون سے یعنی تمھارے مال اور اولاد بہت کرے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے تمکو جَنّٰتٍ
باغ میوہ دار وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور جاری کرے تمھارے واسطے اَنْهٰرًا نہرین پانی کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
کیا ہی تمکو کہ تم امید نہین رکھتے ہو یعنی نہین پہچانتے ہو لِلّٰهِ خدا کو وَقَارًا عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہی کہ تم اوسکی بزرگی کا
اعتقاد نہین کرتے تاکہ اوسکی نافرمانی سے ڈرو یا تمکو کیا ہی کہ اوسکی عظمت اور قہاری سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہی کہ
اوسنے تمکو پیدا کیا ہی اَطْوَارًا طرح طرح کا صورت اور سیرت مین مختلف یا نطفہ کے طور سے تھکے کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر
کر دیا آخر تک اور یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہی اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ کیونکر خَلَقَ اللّٰهُ
پیدا کیے اللہ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا طبقہ بر طبقہ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ اور کر دیا چاند کو فِيْهِنَّ
اون مین سے ایک مین نُوْرًا روشنی یعنی تفسیرن مین ہی کہ چاند کا جرم آسمان دنیا مین ہی اور اوسکا نور سب آسمانون مین پھیلتا ہی
اسطرح جیسے زمین پر پھیلتا ہی اور اونکو روشن کرتا ہی وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا اوسنے آفتاب کو سِرَاجًا چراغ
اہل زمین کا کہ جس طرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دور کر دیتا ہی آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہی اور حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپ کے نور نے کفر اور نفاق کا نور عالم سے زائل کر دیا قطعہ چراغ جسم و
دل چشم و چراغ جان رسول اللہ ÷ کہ شمع ملت بست از پرتو احکام آن رخشان ÷ درین ظلمت سرا گر نہ چراغ او فروختے شرع عشق ÷ کجا
کس را خلاصی بودی از ید یکی طغیان ÷ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اوگایا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو
پیدا کیا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی خاک سے اونکا نہال ہستی اوگایا نَبَاتًا اچھا اوگانا اور جب ہمارے باپ آدم
علیہ السلام خاک سے پیدا ہوے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہین ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ پھر پھیر لیجائیگا تمکو فِيْهَا زمین مین یعنی موت کے
بعد قبر مین لائیگا وَيُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو قبرون سے اِخْرَاجًا نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے
کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو بِسَاطًا بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اوسمین آرام لینا اور اوسپر چلنا ہی
لِّتَسْلُكُوْا تاکہ چلتے ہو تم مِنْهَا زمین سے سُبُلًا فِجَاجًا کشادہ راہون مین آن نصیحتون کے بعد قوم نوح کے عوام لوگون نے
غور و تامل کیا اور اونکے خواص اور رئیسون نے اونکو بہکایا اور بھڑکایا کہ جس حال پر تھے اوس سے بھی بدتر ہو گئے اور پہلے سے بھی
زیادہ ظلم کر کے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر رَّبِّ اِنَّهُمْ اے میرے رب یقینی
وہ لوگ یعنی میری امت کے عام لوگ عَصَوْنِيْ عاصی ہو گئے میرے باب مین وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونھون نے مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ
اوسکی کہ زیادہ نہین کیا مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اوسکے مال اور اولاد نے اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان پانا اور گمراہی یعنی انھون نے
میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسون اور سردارون کی متابعت کی جو اپنے مال و اولاد پر مغرور تھے وَمَكَرُوْا اور مکر کیا قوم کے بزرگون نے مَكْرًا

ع ۲۰

كُبَّارًا ○ مکر بڑا اور اونکے سبب سے کمینون اور نادانون کو اپنی طرف کھینچا اور مجکو ایذا دینے کی ترغیب اور تحریص کی وَقَالُوا اور کہا اونھون نے کہ لَا تَذَرُنَّ ہاتھ نہ کھینچو اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودون کی عبادت سے وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا وَدّ کو اور وہ ایک بُت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَّلَا سُوَاعًا ۵ اور نہ سواع کو اور وہ ایک بت عورت کی صورت تھا وَّلَا يَغُوثَ اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ○ اور نہ نسر کو اور وہ ایک بت کرگس کی شکل پر تھا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ یہ پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان مین گذرے تھے اور لوگون کو اونسے اعتقاد تھا اونکے مرنے کے بعد شیطان نے اونکی تصویرین لکڑی اور پتھر سے بنادی تھین لوگ اونکی تعظیم کیا کرتے جب زمانہ گذرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بت نکالکر عرب کو اونکی پرستش کا حکم کیا قبیلہ بنی کلب نے وَدّ کو دومۃ الجندل مین رکھا اور سواع قبیلہ ہذیل مین تھا دریا کے کنارے اور یغوث کو مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان مین جا پڑا اور نسر اہل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا

بیت کافران از بتِ بے جان چہ تمتع دارند ٭ باری آن بت بپرستید کہ جانے دارد ٭ غرضکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالی سے مناجات کی کہ خدایا قوم کے بڑے آدمیون نے غریب آدمیون سے کہا کہ ان بتون سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ وَقَدْ اَضَلُّوْا اور حال یہ ہی کہ گمراہ کیا قوم کے رؤسا نے ان بتون کے سبب سے كَثِيْرًا ۚ بہتیرے آدمیون اور کمزور لوگون کو وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ بڑھا بار خدایا ظالمون کو اِلَّا ضَلٰلًا ○ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ گناہون کے واسطے اُغْرِقُوْا ڈبو دیے گئے طوفان مین فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۵ پھر داخل کیے گئے آگ مین یعنی قبرون کے اندر اور بعضون نے کہا ہی کہ آخرت مین داخل کیے جائینگے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ پھر نہ پایا اونھون نے اپنے واسطے اونمین سے جنھین خدا ٹھہرایا تھا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اَنْصَارًا ○ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اونپر سے روکین لکھا ہی کہ حق تعالی نے حضرت نوح کو خبر دی کہ اب کوئی تیری قوم مین سے ایمان نہ لائیگا اور اونسے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لائے تو حضرت نوح علیہ السلام نے مناجات کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ای میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ نہ چھوڑ روے زمین پر مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کافرون میں سے دَيَّارًا ○ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آنے جانے والا اس سے ہلاک عام مراد ہی یعنی کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑ دیگا اونکو تو يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وہ گمراہ کرینگے تیرے بندونکو یعنی چاہینگے کہ مومنون کو بہکائین اور بہکائین وَلَا يَلِدُوْٓا اور وہ نہ پیدا کرینگے اِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ○ ناشکر گزار یعنی اونکے لڑکے پیدا ہوکر جب بالغ ہونگے تو کفار فجار غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ای میرے رب بخشدے مجکو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو حضرت نوح کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اونکی ماں بہت مشہور قول کے موافق شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اونکو بخشدے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اوس شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر مین اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میرے کھیت یا مسجد مین مُؤْمِنًا اوس حال مین

ربع
ع

کہ وہ مومن ہو وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشدے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتون کو جو قیامت تک ہون
اور بعضون نے کہا ہی کہ اس امت مرحومہ کے لوگ مراد ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جسطرح حضرت نوح کی دعا کافرون کے
باب مین قبول ہوئی اسی طرح مومنون کے باب مین بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ زیادہ کر ظالمون یعنی کافرون کو اِلَّا تَبَارًا ۝ مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذٰلک

نصف ع ۲ ۱

ایاتہا ۲۸ رکوعاتہا ۲ کلماتہا ۲۸۷ حروفہا ۱۱۲۶

سورۃ الجن مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	وھی ثمان وعشرون اٰیۃ
سورۂ جن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

اس سے قبل سورۂ احقاف مین مذکور ہوا کہ جن کا ایک گروہ بطن نخلہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے مشرف
ہوا اور قرآن شریف سنکر وہ سب جن ایمان لائے ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ رسول مقبول سورۂ اقرأ پڑھتے تھے اور وہ نو جن
یا سات اونمین سے تین نجران کے تھے چار نصیبین کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ شیصان کے اور وہ اپنے قبیلون مین بڑے او
بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر اونھی سے ہی اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اوسنے اپنی قوم مین جاکر انواع واقسام کی باتین کہین
حق تعالی اس سورت مین اونکی خبر دیتا ہی کہ قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ یہ کہ سنا قرآن بطن نخلہ مین نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن مین سے
فَقَالُوْٓا پھر کہا اونھون نے جب اپنی قوم مین گئے کہ ای قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنے سنا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ قرآن
عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہین ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہین رکھتا يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہی اِلَى الرُّشْدِ
راستی اور صواب اور دین دنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم اوسکا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شرک نہین
لاتے اور شریک نہین ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ اپنے رب کے ساتھ کسی بت یا شیطان وغیرہ کو جسطرح پہلے ہم شرک
کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہی جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا برتر ہی اوسکی عظمت اور جلال مخلوقات سے
ساتھ ہمجنس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہین پکڑی اوسنے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بنو ملیح کہتے ہین وَّلَا وَلَدًا ۝
اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا عزیر اور عیسی علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہین وَّاَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ اور تحقیق کہ کہتا ہی سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا ۝ بات دور کہ
اوسکی طرف جورو لڑکون کی نسبت کرتا ہی وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہین کہتے ہین
آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے
جب ہمنے قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ
الْاِنْسِ مرد آدمیون مین سے کہ بعض مکانون مین يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد

جنون سے اسطرحپر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان مین پہونچتا تو کہتا کہ مین پناہ لیتا ہون اس جنگل کے سردار کی قوم کے
نادانون کے شر سے اور اعتقاد یہ تہا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن مین رہتا ہی اور اہل مکہ ہولناک مقام مین کہتے تھے
کہ پناہ مانگتے ہین ہم خدیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوْهُمْ تو زیادہ کیا آدمیون نے جنون کے واسطے
اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا ۝ تکبر اور سرکشی اور جہالت یہانتک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس درجہ ہی کہ آدمی ہمسے
پناہ ڈھونڈھتے ہین وَّاَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیون نے ظَنُّوْا گمان کیا كَمَا ظَنَنْتُمْ جیسا تمنے
گمان کیا ہی اے جنو اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ یہ کہ نہ اوٹھائیگا خدا کسی کو حساب و جزا کے واسطے وَّاَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَآءَ اور تحقیق کہ ہمنے مس کیا ہی آسمان کو اور چورا کر بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہمنے چاہا کہ آسمان مین ہم چلے جائین
فَوَجَدْنٰهَا تو ہمنے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيْدًا پاسبانون سخت قوی سے یعنی فرشتون سے
جو جنون کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے نامزد ہوے ہین وَّشُهُبًا ۝ اور اون آگ جھاڑنے والے ستارون سے جو شیطانون کو
ہانکنے کے واسطے متعین ہوئے ہین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھے تھے مِنْهَا آسمان سے مَقَاعِدَ بیٹھنے کی
جگھون مین لِلسَّمْعِ سننے کو آسمانی خبرین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معبوث ہونے سے قبل ہم آسمانون پر جاتے اور بیٹھنے
کی جگھون پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستارون کی آگ سے ہم ہنکائے جاتے تھے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ پھر اب جو جن
سننے کی خواہش کرتا ہی اب يَجِدْ لَهٗ پاتا ہی اپنے واسطے شِهَابًا روشن ستارہ آگ برسانے والا رَّصَدًا ۝ نگاہ رکھنے والا اور
منتظر کھڑا ہوا اوسکے جلانے کو وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اور بیشک ہم نہین جانتے کہ اَشَرٌّ اُرِيْدَ کیا برائی چاہی گئی ہی آسمان سے
ہمکو باز رکھنے مین بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اون لوگون کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہین اَمْ اَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہی اونکے واسطے
رَبُّهُمْ اونکے رب نے رَشَدًا ۝ بھلائی اور صلاح وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ اور یقینی ہماری جنس مین سے نیک ہین یعنی
مؤمن نیک کام کرنے والے خیر مین سبقت لیجانے والے وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور ہم مین سے اس سے کمتر ہین یعنی خیر و شر مین اوسط
راہ چلنے والے كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝ اور ہم ہین مختلف اور متفرق طریقون اور مذہبون والے معالم مین حضرت حسن بصری سے
منقول ہی کہ جسطرح آدمیون مین مختلف مذہبون کے لوگ ہین جیسے قدریہ مرجیہ رافضی وغیرہ اسی طرح جنون مین بھی ہین وَّاَنَّا
ظَنَنَّآ اور بیشک ہمنے جانا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کر سکینگے خدا کو جس جگہ ہون ہم فِي الْاَرْضِ زمین مین
یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اوسے اوسمین عاجز نہ کر سکینگے اپنے مقام مین مقابلہ اور مقاومت کے واسطے
ثابت قدم اور ساکن رہکر وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ اور عاجز نہین کرتے ہین ہم اوسے هَرَبًا ۝ بھاگنے کی رو سے اطراف مین
یا حوالی کوہ قاف مین وَّاَنَّا اور بیشک ہمنے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى جب کہ سنا ہمنے قرآن کہ اہل عالم کی ہدایت کا
سبب ہی تو اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہم اوسکا یا اوس شخص پر جس سے ہمنے سنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جنون کی طرف کوئی پیغمبر معبوث نہین ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکی

دعوت جن اور انس دونون کو پہونچی ہوئی ہی **نظم** داخل اندر دعوت او جن و انس ✤ تا قیامت آتش ہر نوع و جنس ✤ ذات او ست سلطان و طفیل او ہمہ ✤ او ست شاہنشاہ و خیل او ہمہ ✤ **فَمَنْ يُّؤْمِنْ** پھر جو کوئی ایمان لائے **بِرَبِّهٖ** اپنے رب پر **فَلَا يَخَافُ** تو وہ نہ ڈریگا **بَخْسًا** نقصان سے اپنی جزا مین **وَّلَا رَهَقًا** ○ اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے **وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ** اور ہم مین سے مسلمان ہین یعنی پیغمبر پر ایمان لائے ہوے اور دین اسلام قبول کیے ہوے **وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ** ط اور ہم مین سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہین یعنی اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہین اور حق تعالی کا حکم نہین مانتے **فَمَنْ اَسْلَمَ** پھر جسنے حکم مانا خدا کا جسطرح جنون نے حکم مان لیا ہی **فَاُولٰٓئِكَ** تو اون حکم مان لینے والون نے **تَحَرَّوْا** قصد کیا ہی **رَشَدًا** ○ سیدھی راہ کا اور اوس راہ سے مقصد کو پہونچینگے **وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ** اور ہا ظالم جو نہ ایمان لائے حق پر **فَكَانُوْا** تو وہ ہونگے **لِجَهَنَّمَ** آتش دوزخ کے واسطے **حَطَبًا** ○ لا ایندھن کہ اونکے سبب سے آگ بھڑکائی اور دہکائی جائیگی جیسے کافر آدمیون سے سلگائی جائیگی **وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا** اور مجھپر وحی کی گئی ہی کہ اگر مستقیم ہوتے اہل مکہ **عَلَى الطَّرِيْقَةِ** سیدھی راہ پر یعنی ایمان لاتے **لَاَسْقَيْنٰهُمْ** البتہ پلاتے ہم اونکو **مَّآءً غَدَقًا** ○ لا پانی بہت قحط اور تنگ سالی کے بعد یعنی روزی ہم اونپر کشادہ کر دینگے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کرین تو اونکو ہم بہت صاحب نعمت کرینگے یعنی دوزخ کی وعید سے اونکو ہم امان دینگے اور یہ بہت بڑی نعمت ہی اور مفسرون کے ایک گروہ نے عام لیا ہی یعنی اگر جن اور انس اسلام پر مستقیم رہین تو ہم اونپر معیشت کشادہ کر دینگے **لِّنَفْتِنَهُمْ** تاکہ آزمائین ہم اونکو **فِيْهِ** اوس زندگی مین کہ اوس نعمت کا شکر ادا کرنے مین کیونکر قیام کرتے ہین **وَمَنْ يُّعْرِضْ** اور جو کوئی اعراض اور انکار کرے **عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ** اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اوسکی نعمت یاد کرکے شکر گزاری نہ کرے تو **يَسْلُكْهُ** داخل کریگا اوسکو خدا **عَذَابًا صَعَدًا** ○ لا عذاب سخت مین جسمین راحت اور فرحت نہو **وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ** اور مجھپر وحی آئی ہی کہ مسجدین **لِلّٰهِ** اللہ ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے لیے خاص ہین **فَلَا تَدْعُوْا** تو نہ پکارو تم مین **مَعَ اللّٰهِ** خدا کے ساتھ **اَحَدًا** ○ لا کسی کو جسطرح یہود و نصارا اپنے کنیسون اور صومعون مین حضرت عزیر اور مسیح علیہما السلام کو خدائی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور جسطرح بیت الحرام کے گرداگرد کہتے ہین کہ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِلَّا شَرِیْکًا ہُوَ لَکَ اور بعضون نے کہا ہی اس مساجد سے تمام روے زمین مراد ہی کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کی مسجد ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ مین خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہین **بیت** دل را بجز از یاد خدا شاد مکن ✤ با یاد وی از کسے دگر یاد مکن ✤ **وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ** اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا **عَبْدُ اللّٰهِ** خدا کا بندہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن نخلہ مین **يَدْعُوْهُ** پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اوسکی قرأت سنتے تھے **كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ** قریب تھا کہ ہون جن **عَلَيْهِ لِبَدًا** ○ ط اوسپر لپٹ جانے والے شوق کے مارے یہ جو حق تعالی نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اسمین بہت نکتے ہین صحابہ کا قول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ

ع ۱۵

علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہین آیا اسواسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت پر جسطرح حضرت نے قیام فرمایا اوسطرح کسی کو اوسپر قیام کرنے کی قدرت نہ تھی تولاجرم منازل ملکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ اور مدارج فلکی سے قرآن اوترنے کے وقت بھی آپکو اسی نام سے یاد فرمایا تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ نظم اے بندہ شعار بندگی دوست + کز جملۂ بندگان گزین اوست + داو ندز بندگیش اٰہی + کان راہ ندیدہ ہیچ شاہی + مکہ کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تمنے عجب کام اختیار کیا ہی اور بڑا مہلکہ شروع کیا ہی اس مہم سے پھر واور اس کام سے رجوع کرو تاکہ ہم تمکو پناہ دین اور تمھاری حمایت کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہ مشرکون سے کہ بہرحال اِنَّمَآ اَدْعُوْا نہین پکارتا ہون مین یعنی نہین عبادت کرتا ہون مین مگر رَبِّيْ اپنے رب کی وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اور شریک نہین ٹھہراتا ہون مین اوسکے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ کہہ کہ یقینی مین مالک نہین ہون لَكُمْ تمھارے واسطے ضَرًّا ضرر دفع کرنے کا وَّلَا رَشَدًا ۝ اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی مین بندہ ہون اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہی قُلْ اِنِّيْ کہہ کہ بیشک مین لَنْ يُّجِيْرَنِيْ نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ مین لیگا مجھے مِنَ اللّٰهِ عذاب آلہی سے اَحَدٌ کوئی یعنی اگر خدا مجھپر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہین کرسکتا وَّلَنْ اَجِدَ اور نہ پاؤنگا مین ہرگز مِنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا مُلْتَحَدًا ۝ کوئی پناہ جسکی طرف ہم متوجہ ہون اِلَّا بَلٰغًا مگر پہونچاتا ہون تمکو پہونچانا مِّنَ اللّٰهِ خدا کے پاس سے کہ وہ تمکو کافی ہی وَرِسٰلٰتِهٖ اور پہونچاتا ہون اوسکے بھیجے ہوے پیغام وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اوسکی عبادت مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی امر و نہی مین فَاِنَّ لَهٗ تو بیشک اوسکے واسطے ہی نَارَ جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ہمیشہ رہینگے اوسمین اَبَدًا ۝ ہمیشہ کبھی اوس سے نجات نہ پائینگے اور اے ہمارے حبیب آج تو کافر تجکو کمزور اور بے یار و مددگار جانتے ہین اور تیرے باب مین عاصی اور گنہگار ہوتے ہین حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا یہانتک کہ جب دیکھینگے مَا يُوْعَدُوْنَ جو کچھ وعدہ دیے گئے ہین دنیا مین جیسے واقعہ بدر یا آخرت مین فَسَيَعْلَمُوْنَ تو قریب ہی کہ جانین جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھین کہ مومن اور کافر کے گروہ مین سے مَنْ اَضْعَفُ کون ہی بہت ضعیف نَاصِرًا یار اور مددگار کی راہ سے وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور کون ہی بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہوجائیگا کہ کسکے یار مددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہین اور کسکے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہین کافرون نے یہ آیت سنکر کہا کہ یہ وعدہ کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ صحیح اور درست ہی مگر اوسکا وقت مجھپر پوشیدہ ہی اِنْ اَدْرِيْٓ نہین جانتا ہون مین کہ اَقَرِيْبٌ آیا نزدیک ہی مَّا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ یا مقرر کیا ہی میرے خدا نے اوسکے واسطے اَمَدًا ۝ زمانہ دور عٰلِمُ الْغَيْبِ وہ جاننے والا ہی پوشیدہ چیزون کا فَلَا يُظْهِرُ تو ظاہر نہین کرتا اور مطلع نہین فرماتا عَلٰى غَيْبِهٖٓ اوس غیب پر جو مخصوص ہی اوسکے علم کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مگر جسے پسند کرلیتا ہی مِنْ رَّسُوْلٍ اپنے رسول مین سے کہ اوسے

اونمین سے بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ پس تحقیق کہ وہ لاتا ہی یعنی کرتا ہی مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ اوس پسندیدہ رسول کے سامنے سے وَمِنۡ خَلۡفِهٖ اور اوسکے پیچھے سے رَصَدًا ۙ نگہبان فرشتے کہ اوسے بچائے رکھتے ہین لِّيَعۡلَمَ تاکہ جان لے نبی جسکی طرف وحی آتی ہو اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا یہ کہ پہونچا دیے جبرئیل اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اوسکے ساتھ رہتے ہین رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ پیغام بھیجے ہوے اپنے رب کے نے تغیر اور بے تبدیل وَاَحَاطَ اور گھیر لیا ہی خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہی بِمَا لَدَيۡهِمۡ اوس چیز کے ساتھ جو رسولون اور فرشتون کے پاس ہی وَاَحۡصٰى اور گن لیا ہی كُلَّ شَىۡءٍ ہر چیز کو عَدَدًا ۙ عدد کی رو سے یہانتک کہ مینھ کے قطرے اور میدان کی ریت اور مثل اسکے سب جانتا ہی اس سے سب معلوم کے ساتھ اوسکا کمال علم مراد ہی یعنی مطلقاً کوئی معلوم اوسکے دائرۂ علم سے باہر نہین ہی **بیت** ہرچہ دانستنی ست در دو جہان ٭ نیست از علم شاملش پنہان

ع ۹

سورۃ المزمل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی عشرون ایۃ
سورۂ مزمل مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوے تو اوس زمانہ کی ابتدا مین آپ نماز پڑھتے اور ایک کمل اوڑھے رہتے ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ کمل چادر کے مثل تھا چودہ گز کا نصف مجھپر رہتا اور نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے لیتے اور اوسی کو اوڑھے ہوے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپ سے خطاب فرمایا کہ يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ ای کمل اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل حمل کے معنی مین ہی یعنی ای بار نبوت اوٹھانے والے قُمِ الَّيۡلَ اوٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ مگر تھوڑی رات رات کو اوٹھکر نماز پڑھنا ابتداے اسلام مین فرض تھا اور تین مقدارون مین اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اوٹھ مگر تھوڑی رات کہ نِّصۡفَهٗۤ آدھی رات ہی اَوِ انْقُصۡ مِنۡهُ یا کم کر آدھی رات سے قَلِيۡلًا ۙ تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اس سے کم نہ چاہئے اَوۡ زِدۡ یا زیادہ کر عَلَيۡهِ آدھی رات پر کہ دو تہائیون تک پہونچے اور یہ نہایت تھی وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ اور آہستگی کے ساتھ یعنی ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اوسکے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر تَرۡتِيۡلًا ؕ ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اونکو شمار کر سکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ترتیل سے وقفون کا یاد رکھنا اور حرفون کا ادا کرنا مراد ہی اِنَّا سَنُلۡقِىۡ تحقیق کہ قریب ہی کہ ہم وحی کرین اور اوتارین عَلَيۡكَ تجپر قَوۡلًا ثَقِيۡلًا‏ ۙ ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ تکلفون پر اوسکا اوٹھانا گران ہو یا گران ہوا امر و نہی و عدہ وعید حلال حرام حدود و احکام کی جہت سے یا اوسکا سننا کافرون کو گران ہوا اور اوسکا سمجھنا منافقون پر یا اوسکا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو مین بھاری ہو یا ثقیل ہو تجپر اوسے لینا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور فقط آواز سے مخرجون کو

بے اعتنائی کیے ہوے حروف اور کلمات کا لینا عادت کیے ہوے طریقہ سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس جہت سے اوس حال مین حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت گرانی ہوجاتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایک دن
نہایت شدت سے جاڑا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اوترتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہین
اسطرح پر جو ذکر کیا ہی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھ پانون ٹیڑھے ہوجاتے اور اپنے یارون مین سے
اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگائے ہوتے تو اوسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور اوسی محل مین چہرہ مبارک زیادہ منور اور
روشن ہوجاتا مصرع بسان گل کہ بصحن چمن برافروزد ٭ بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن فی نفسہ فصل ہی جیسا کہ حق تعالی فرمایا
کہ کِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ اور سب آسمانی اوتری ہوئی کتابون کی نسبت اجمالی صورت رکھتا ہی اسواسطے کہ سب کی تصدیق
کرنے والا اور سب کے مطابق ہی کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پس قرآن کا ثقل اوسکی جمعیت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ صورت اجمالی اور
صورت تفصیلی دونون کو جمع کرنے والا ہی اور دو امرون کو جمع کرنے والا البتہ بہت بھاری اور بہت بزرگ اور بہت کامل اور بہت
بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اوٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیے نظم حمل چنین بار بقدر است ٭ کار کسے ست
کہ این کار ست ٭ کس نتواند زدن اینجا نفس ٭ قوت این کار تو داری وبس ٭ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ بیشک رات کی ساعت
یا وہ عبادت رات کو کیجاتی ہی یا شب کا قیام ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وہ بہت سخت ہی رنج اور کلفت کی رو سے اسواسطے کہ
راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہی یا شب کو عبادت کرنے مین فراغت بڑی ہی اسواسطے کہ دن کو باب معیشت مین
دل مشغول اور مصروف رہتے ہین اور رات کو طرح طرح کے خطرون سے فارغ ہوکر محراب عبادت مین متوجہ ہوسکتے ہین بیت
خاموش شد عالم بشب تا جست باشی در طلب ٭ زیرا کہ بانگ عربدہ تشویش خلوت گاہ ست ٭ وَّاَقْوَمُ اور بہت راست ہی
قِیْلًا مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہی کہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھ
موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے اوسمین تفکر کرتا ہی اور نَاشِئَةَ الَّیْلِ بعضون نے کہا ہی کہ مغرب و عشا کا درمیان ہی
یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئہ یہ ہی کہ سوکر اوٹھے اِنَّ لَکَ بیشک
تیرے واسطے فِی النَّھَارِ دن مین سَبْحًا طَوِیْلًا آنا جانا لمبا ہی یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اونکے کامون مین
مشغول رہتے ہو تو رات کو تہجد ادا کرنا اولی ہی وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسما حسنی کے ساتھ اوسے
پکار وَتَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر اِلَیْہِ اوسکی عبادت کی طرف تَبْتِیْلًا کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے
خیال سے خالی کر اور بالکل اوسی کی طرف متوجہ ہوجا فرد دل در و بند و ز غیرش بگسل ٭ ہرچہ جز اوست برون کن از دل ٭
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہی ربک سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہی مشرق اور مغرب کا لَآ اِلٰہَ کوئی معبود نہین
عبادت کے قابل اِلَّا ھُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْہُ تو پکڑ اوسکو وَکِیْلًا اپنا کارساز اور مہمات اوسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ
اور صبر کر عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوسپر جو کہتے ہین کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاھْجُرْھُمْ اور کٹ اونسے

هَجْرًا جَمِيْلًا کتنا خوب یعنی مقام انتقام میں نہ رہ اور اونسے نصیحت نہ روک یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اور چھوڑ مجھے تکذیب کرنے والون اُولِي النَّعْمَةِ نعمت والون کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے ساتھ چھوڑ وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے اونکو قَلِيْلًا مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے ہی زمانہ مین اونکو تکذیب کا بدلا دونگا امام زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت مین تھوڑا ہی زمانہ گذرا اِنَّ لَدَيْنَا بیشک ہمارے پاس ہی آخرت مین دین کے دشمنون کے واسطے اَنْكَالًا بیڑیان بھاری کہ اونمین مقید ہونگے وَّجَحِيْمًا اور بڑی آگ دہکتی ہوئی کہ اوسمین جل جائینگے وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلے مین اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَّعَذَابًا اَلِيْمًا اور عذاب دردناک اور سوا اسکے بہت سی سختیان کہ خدا کے سوا کوئی اوسکی حقیقت نہین پہچانتا لباب مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوکر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدے سچ ہونگے يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ جسدن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور جنبش مین آئینگے پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہوجائینگے بڑے بڑے پہاڑ كَثِيْبًا ٹیلا ریت کا مَّهِيْلًا پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ روان کے مثل ہوجائینگے اوس روز کی ہیبت سے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ بیشک بھیجا ہمنے اِلَيْكُمْ تمہاری طرف اے مکہ والو رَسُوْلًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شَاهِدًا عَلَيْكُمْ گواہ تمہارے اقوال و افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دینگے دعوت اسلام تمہارے قبول کرنے اور نہ کرنے پر كَمَآ اَرْسَلْنَآ جسطرح بھیجا ہمنے اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فرعون کی طرف رسول یعنی موسیٰ علیہ السلام کو فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ تو عاصی ہوگیا فرعون اوس پیغمبر کے باب مین اور اونکی دعوت قبول نہ کی اور کہا نہ مانا فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑا ہمنے اوسے اَخْذًا وَّبِيْلًا پکڑنا سخت یعنی پانی مین اوسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ مین پہونچایا کفار قریش کی تہدید اس آیت مین مندرج ہی فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ پھر کیونکر بچاؤگے اے مشرکو اپنی جانین اِنْ كَفَرْتُمْ اگر رہوگے اپنے کفر پر يَوْمًا اوسدن کے عذاب سے جسکی ہول يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ کردیگی لڑکون کو شِيْبًا بوڑھے یعنی اونکے سر کے بالون کو سفید کردیگی اس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہی اسواسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا کردیتی ہی اور ہوسکتا ہی کہ اوسدن کے طول و درازی مین یہ مبالغہ ہو السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ آسمان پھٹا ہوا اوس روز کی سختی اور ہیبت سے كَانَ وَعْدُهٗ ہی وعدہ خدا کا یہ واقعے اور حادثے واقع اور حادث ہونے کے ساتھ پورا مَفْعُوْلًا ہوا اِنَّ هٰذِهٖ بیشک یہ آیتین تَذْكِرَةٌ نصیحت اور عبرت ہین فَمَنْ شَآءَ پھر جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کے قرب کی طرف سَبِيْلًا راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ راتون کو اوٹھتے اور چونکہ رات کی مقدارین نصف اور اوس سے کم اور زیادہ مشتبہ تھین تو اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ قدر روا جبی کی محافظت کی رعایت نہ رہے دن تک نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ آپ کے قدم مبارک ورم کر گئے اور جسم مبارک پر ضعف و نقاہت غالب ہوئی اور منکرون نے آکا یہ فَقَدْ شَقِيَ فِيْ رَبِّهٖ کی ندا بلند کی تو حق تعالیٰ نے سال بھر کے بعد مومنون پر سے وہ بار گران اوٹھا کر یہ آیت بھیجی کہ

ربع

ع ۱۹

اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَعْلَمُ جانتا ہی اَنَّكَ تَقُوْمُ یہ کہ تو اوٹھتا ہی شب کو نماز کے واسطے اَدْنٰى بہت کم مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ دو تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور نماز پڑھتا ہی تو آدھی رات وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی وَطَآئِفَةٌ اور اسی طرح اوٹھتے ہین ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اون لوگون مین سے جو تیرے ساتھ ہین تیرے اصحاب وَاللّٰهُ اور اللہ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اندازہ کرتا ہی رات دن کو اور وہ جانتا ہی اوسکی ساعتون کی مقدارین اور اوسکا علم ہر شب اون مقدارون مین تیرے قیام کو محیط ہی عَلِمَ جانتا ہی اللہ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یہ کہ تم طاقت نہین رکھتے ہو وقت اندازہ کرنے کی اور اون اندازون کو نگاہ نہین رکھ سکتے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس پھرا تمہاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور اندازہ کیا ہوا قیام ترک کرنے کی تمکو رخصت دیدی فَاقْرَءُوْا پس پڑھو مَا تَيَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن مین سے مرادیہ ہی کہ رات کی نماز مین سے جسقدر تمکو آسان ہو اوتنی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ جانتا ہی خدا یہ کہ ہونگے مِنْكُمْ تم مین مَّرْضٰى بیمار وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ اور دوسرے سفر کرینگے فِي الْاَرْضِ زمین مین يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل و کرم مین سے یعنی تجارت کرتے ہین اور حلال وجہون سے کسب معاش کرتے ہین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ اور دوسرے قتال کرتے ہین فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین بیمارون کو بیماری سے اور مسافرون کو تجارت اور مجاہدون کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہی تو رات کی نماز اور اوسکی مقدارین گھیرنے مین تم پر تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْهُ قرآن مین سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہی یعنی نماز مین قرآن پڑھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہی جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور مستحب ہی اوسمین اختلاف کیا ہی اور وہ تین آیتین ہین یا سو یا دوسو یا ہر مہینے مین ختم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم کیا کہ ہر مہینے مین ختم قرآن کرو اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون یعنی مین جلدی پڑھ سکتا ہون فرمایا کہ بیس روز مین ختم کرو پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہی فرمایا کہ سات [illegible] دن مین پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرو صاحب معالم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھے اوسے غافلون مین نہین لکھتے اور اگر سو آیتین پڑھے تو اوسے فرمانبردارون مین لکھتے ہین اور اگر دوسو آیتین پڑھے تو اوسکے ساتھ قرآن دعوی اور خصومت نکریگا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتین پڑھا کرے تو اوسکے واسطے ایک قنطار ثواب لکھتے ہین وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز فرض وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوٰۃ واجب وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یہ راہ خیر مین مستحب اخراجات کرنے اور اوسکے عوض بہت جزا لینے کا اشارہ ہی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ آگے بھیجوگے لِاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتون کے واسطے مِّنْ خَيْرٍ نیکی سے تَجِدُوْهُ تو پاؤگے اوسے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس هُوَ خَيْرًا وہ بہتر ہی وَّاَعْظَمَ اور بہت بڑا ہی اَجْرًا اجر کی رو سے یعنی اوسکا بہت ثواب پاؤگے ایک کا دس اور سات سو اور اوس سے بھی زیادہ یا

بے حساب وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک خدا بخشنے والا ہی بندون کو رَّحِيْمٌ ۝ مہربان اونپر کہ اوسکی شفقت اور مہربانی مان باپ سے بڑھکر ہو

ع ۲

ست وخمسون اٰیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سورۃ المدثر مکیۃ وھی
چھپن آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ مدثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتدار زمانہ وحی مین مین ایک راہ جاتا تھا ناگاہ آسمان کی طرف سے مین نے ایک آواز سنی نگاہ اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہی اوسکی ہیبت اور قد و قامت کی عظمت سے مجہ پر خوف طاری ہوا مین گھر پھر آیا اور مین نے لوگون سے کہا کہ مجھے اوڑھاؤ تو مجہ پر کپڑے اوڑھا دیے اور مین اوسی اندیشے مین تھا کہ حضرت ذوالجلال عم نوالہ نے وحی بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ ای کپڑے اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ دثار نبوت مراد ہی یعنی ای لباس رسالت پہننے والے قُمْ اوٹھ اپنی خوابگاہ سے یا قائم ہو جا امر اسم نبوت ادا کرنے پر فَاَنْذِرْ ۝ پس ڈرا خلق کو عذاب الٰہی سے اگر اوسکے سوا اور کی عبادت کرین وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ اور اپنے کپڑے پاک کر میلون سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہین کہ اونکی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس کوتاہ کر فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَاَنْقٰى وَاَبْقٰى اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ جو کچھ نہ چاہیے اوس سے اپنے نفس کو پاک کر نفحات مین شیخ ابو الحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہی کہتے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا آپنے مجھسے فرمایا کہ ای علی طَهِّرْ ثِيَابَكَ عَنِ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ یعنی اپنے کپڑے میل سے پاک کر تاکہ تو بہرہ مند ہو مدد الٰہی اور تائید خدا سے ہر دم مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہی اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہی اور جو خدا کو پہچانتا ہی اوسکی نگاہ مین سب چیزین چھوٹی معلوم ہوتی ہین اور جو کوئی خدا کو وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہی وہ اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہی وہ ہر چیز سے امین ہو جاتا ہی اور جسکو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہی وہ خدا کا گناہ نہین کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہی تو عذر کرتا ہی اور جب عذر کرتا ہی تو عذر قبول ہوتا ہی تو شیخ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہان سے مین نے ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کے معنی جانے نظم در تو پوشید لطف یزدانی * خلعتے از صفات روحانی * دارش از لوث خشم وشہوت دور * تا بپاکیزگی شوی مشہور * وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور سب گناہون سے کنارہ کر یعنی حسب تقوے پر تو ہی اوسی پر رہ وَلَا تَمْنُنْ اور دیگر احسان نہ رکھ تَسْتَكْثِرُ ۝ تاکہ تو زیادہ لے یا نیک کام کرکے خدا پر احسان نہ رکھ کہ اوسکو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کرکے لوگون پر احسان نہ جتا کہ اونسے

بہت ہوا تو طلب کرے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا مواردِ فضل کے تحت مین خدا کے واسطے صابر رہ فَإِذَا نُقِرَ پھر جب پھونکا جائیگا فِي النَّاقُورِ صور مین یعنی دوسرا نفخہ کہ بعث اوسکا اثر ہے فَذَٰلِكَ تو یہ پھونکنا يَوْمَئِذٍ اوس روز يَوْمٌ عَسِيرٌ نشانی ہی سخت دن کی عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر غَيْرُ يَسِيرٍ نہ آسان ہی اگرچہ ہول ہیبت شدت اوس دن عام ہوگی مگر حق تعالیٰ اپنے کرم عام سے مومنون پر سے سختی اور شدت اوٹھا لیگا اور کافرون پر سختی باقی رہیگی اور حساب مین اونکے ساتھ سختی اور تنگی کرینگے اور اونکا منھ سیاہ ہوجائیگا اور اونکے نامہ اعمال اونکے بائین ہاتھ مین ملینگے لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورۂ حٰم اور مومن کے شروع کی آیتین سنکر قوم مین پھر آیا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمدؐ سے مین نے ایسا کلام سنا ہی کہ نہ آدمی کا کلام ہی نہ جن کا اوسمین وہ حلاوت اور شیرینی ہی کہ کسی کلام مین نہین ہوتی اور اوسمین وہ طراوت اور تازگی ہی کہ کسی کلام مین نہوگی اس نہال اقبال کی پھنگیان کُلّیہ سعادتون کی پھل دینے والیان ہین اور اس شجرۂ طیبہ کی جڑ فضیلتون اور حکمتون کی رگون سے خوب محکم اور مضبوط ہوگئی ہی یہ کلام غالب آئیگا مغلوب نہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکیگا قریش نے یہ بات سنکر گمان کیا کہ ولید ایمان لایا پس ابو جہل طرح طرح کی باتین کرکے اوسے حمیت جاہلیت مین پھر لایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوے اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ذَرْنِي چھوڑ مجھے وَمَنْ خَلَقْتُ اور اوسکو جسے پیدا کیا ہی ہمنے وَحِيدًا اکیلا نے آل اولاد بے یار مددگار اور ایک قول یہ ہی کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے یعنی اپنی قوم مین ایک وَجَعَلْتُ لَهُ اور دیا مین نے اوسے مَالًا مَمْدُودًا مال کھنچا ہوا یعنی بہت لکھا ہی کہ اوسکے پاس زر نقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اوسکے اونٹ گھوڑے بکریان بہت تھین باغ اسباب لونڈی غلام بے شمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا اور بیٹے ہمنے اوسکو بیٹے اوسکے ساتھ حاضر اور موجود مکہ مین یعنی تجارت اور کسب معاش کے واسطے سفر کے محتاج نہ تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلون مین حاضر ہوتے لکھا ہی کہ اوسکے دس بیٹے تھے اونمین خالد اور عمارہ اور ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے وَمَهَّدْتُ لَهُ اور بچھایا ہمنے اوسکے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تَمْهِيدًا بچھا کر یہانتک کہ ریحانۂ قریش اوسکا لقب ہوگیا تھا یا بنایا ہمنے اوسکا کام خوب بنا کر ثُمَّ يَطْمَعُ پھر طمع رکھتا ہی أَنْ أَزِيدَ یہ کہ زیادہ کرین ہم اپنے عطیے اوسکے باب مین كَلَّا ہرگز نہ ہم ایسا کرینگے اور اپنی نعمتین اوسکو زیادہ نہ دینگے إِنَّهُ تحقیق بیشک وہ ہی كَانَ لِآيَاتِنَا میرے کلام کی آیتون کا عَنِيدًا منکر اور اونمین جھگڑا کرنے والا اور اونکو جادو کے ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیرون مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسکا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اوسکے فرزند اوس سے برگشتہ ہوگئے اور بعضے مرگئے اور وہ محتاج رسوا ہلاک ہوا سَأُرْهِقُهُ قریب ہی کہ پہونچاوین ہم اوسے صَعُودًا صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہی آگ کا ہفتر برس مین اوسکے اوپر چڑھ سکتے ہین اور اوسکے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہین یا یہ ہی کہ تکلیف دینگے ہم اوسکو صعود پر صعود اور وہ ایک پتھر ہی دوزخ مین کہ اوسپر نہین جا سکتے تو اوسکو

آگ کی زنجیرون مین جکڑکر آگے سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز مارینگے کہ اوس جگہ پر جلائے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی یہ بڑی وعید ہی اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک اوسنے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ ۝ اور اپنے دل مین اندازہ ٹھیک کیا کہ کیا کہے اسکے قبل مذکور ہوا ہی کہ اوسنے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اوسکو ملامت کی تو اوسنے کہا کہ تم محمدؐ کو مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اوسکی عقل کامل ہی اور شیطان کو اوسپر قابو نہین اور تم خیال کرتے ہو کہ محمدؐ کاہن ہی تو اوس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذاب یعنی بڑا جھوٹا ہی ہرگز جھوٹ کی تہمت اوسپر نہین لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہی اوسکا کلام شعر سے نہین ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اوسکو کیا کہہ سکتے ہین اور اوسکے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہین ولید نے فکر کی اور اپنے دل مین خیال باندھا کہ محمدؐ ساحر ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ لعنت کیا گیا ہو جیسو كَيْفَ قَدَّرَ ۝ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر لعنت کیا گیا ہو جیسو كَيْفَ قَدَّرَ ۝ کیسا اندازہ پکڑا ثُمَّ نَظَرَ ۝ پھر اوسنے نظر کی قرآن کے باب مین دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منھ سا کڑا کہ اوسمین طعن کا موجب نہ پایا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نگاہ کی اور اپنا منھ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ ۝ اور تیوری چڑھائی کراہت کے طور پر یا ہنسا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر منھ پھیرا حق سے یا پیغمبر برحق سے وَاسْتَكْبَرَ ۝ اور تکبر کیا اونکی متابعت سے فَقَالَ پھر کہا کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ جو محمدؐ کہتے ہین اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہی ساحرون سے اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ و جبر اور یسار کا سَاُصْلِيْهِ قریب ہی کہ ڈالدون مین ولید کو سَقَرَ ۝ دوزخ کے پانچوین درکہ مین کہ اوسکا نام سقر ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ اور کسنے واقف کیا تجلو کہ کیا ہی سقر لَا تُبْقِيْ آگ ہی جو باقی نہ چھوڑیگی گوشت پوست رگ پٹھے ہڈیون کو کسی دوزخی پر بلکہ سب کو جلادیگی اور پھر حق تعالی اونکے اجزا نئے پیدا کردیگا وَلَا تَذَرُ ۝ اور نہ چھوڑیگی دوبارہ جب تک جلاوے لَوَّاحَةٌ آگ سیاہ کردینے والی لِّلْبَشَرِ ۝ کافرون کی کھال کو عَلَيْهَا اوس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ اونیس فرشتے یا اونیس قسم کے فرشتے مسلط اور متعین ہونگے تبیان مین ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتون کو پوچھا آپنے دونون ہاتھون کی اونگلیون سے اشارہ کیا دوسری بار داہنا انگوٹھا بندکر لیا اور یہ آیت آپکے کلام کی تصدیق مین نازل ہوئی اور یہود نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہی اور اس عدد کی تخصیص مین مفسرون اور مذکرون نے تکلفات کیے ہین ازانجملہ ایک یہ بات ہی کہ تِسْعَةَ یعنی نو کا عدد اکائیون کا اکثر ہی اور عشر یعنی دس دہائیون کا اقل ہی تو یہ عدد جامع ہی اکثر قلیل کو کہ نو ہین اور اقل کثیر کو دس ہین اور باقی وجہین جواہر التفسیر مین مذکور ہین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابوجہل بولا کہ ای گروہ قریش دوزخ کے فرشتے اونیس سے زیادہ نہین ہین کیا تم مین سے دس آدمی ویسے ایک فرشتے کو دفع نہ کرسکینگے ابوالاسد بن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو مین کافی ہون دس کو پیٹھ سے اور سات کو پیٹ سے باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ بولا کہ صراط پر مین تمہارے آگے دس کو داہنے ہاتھ سے اور نو کو

بائین ہاتھ سے ڈھکیل کر صحیح سلامت بہشت مین ہم چلے بھی جائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اور ہمنے نہین کیا ہی
اَصْحٰبَ النَّارِ دوزخ کے خازنون کو اِلَّا مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتے کہ تمام خلق مین بہت قوی ہین معالم مین ہی کہ دوزخ کے
خازنون کا رئیس مالک ہی اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہین اونکی آنکھین بجلی کی طرح چمکتی ہین اور اونکے دانت اونچے اونچے مضبوط
اور مستحکم قلعے کے مانند آگ کے شعلے اونکے مونھون سے نکلتے ہوے اور اونکے دونون کاندھون کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت
ہی اونمین سے ایک ایک بار مین ستر ہزار کافرون کو دوزخ کے جس کونے مین چاہیگا ڈالدیگا اور فرشتون کا ذکر کافرون کا وہ کلام دفع
کرنے کو کیا کہ وہ جان لین کہ دوزخ کے خازن آدمی نہین فرشتے ہین سخت اور تند سب آدمی ایک فرشتے کو دیکھنے کی طاقت نہین
رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر وَمَا جَعَلْنَا اور نہین کیا ہی ہمنے عِدَّتَهُمْ اونکا شمار کہ انیس ہین اِلَّا فِتْنَةً مگر کم عدد کہ
فتنہ کا سبب ہو لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے یعنی وہ ہنسی اور تعجب کرین کہ انیس کیونکر
تمام جن وانس پر عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ تاکہ یقین کرلین وہ لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہین کتاب
اسواسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہین وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور تاکہ زیادہ کرے ایمان والون کو
اِيْمَانًا ایمان اس کلام کے سبب سے یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اور تاکہ شک نہ لائین وہ
لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ عطا کیے گئے ہین توریت وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے
خازنون کے عدد پر ایمان لائے ہین وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ اور تاکہ کہین وہ لوگ کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون مین مَّرَضٌ
بیماری ہی شک و نفاق کی وَّالْكٰفِرُوْنَ اور کہین کافر کہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ کیا چیز ارادہ کی ہی خدا نے بِهٰذَا مَثَلًا
اس عدد سے کہ عجیب ہی مثل کی روسے كَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی مین چھوڑتا ہی خدا مَنْ يَّشَآءُ جسے
چاہتا ہی وَيَهْدِيْ اور ہدایت کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی لکھا ہی کہ ابوجہل نے کہا کہ اے گروہ قریش اب تو محمد انیس
یار اور مددگار سے زیادہ نہین رکھتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا يَعْلَمُ اور نہین جانتا ہی جُنُوْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے لشکرونکو
کہ وہ فرشتے ہین پیغمبرون کے معین اور مددگار اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ سب معلومات کا عالم ہی وَمَا هِيَ اور نہین ہی سقر کی
تمثیل یا خازنون کی تعداد یا یہ سورت اِلَّا ذِكْرٰى مگر ایک نصیحت لِلْبَشَرِ ۝ آدمیون کے واسطے كَلَّا ایسا نہین ہی کہ
کوئی سقر کا انکار کرسکے وَالْقَمَرِ ۝ قسم چاند کی کہ وقتون اور مدتون کی پہچان اوس سے متعلق ہی وَالَّيْلِ اور قسم رات کی اِذْ
اَدْبَرَ ۝ جب جاتی ہی دن کے آگے سے اور بکرنے اِذا الف کے ساتھ اور دَبَر ماضی کا صیغہ دبور سے پڑھا ہی یعنی رات جب آتی ہی دن کے
پیچھے سے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝ اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہی عالم کو اِنَّهَا بیشک سقر لَاِحْدَى
الْكُبَرِ ۝ البتہ ایک درکہ دوزخ کے بڑے درکون مین سے ہی نَذِيْرًا کیا ہی ہمنے اوسکو ایک چیز کہ اوس سے ڈرائین
آدمی کو لباب مین ہی کہ حق تعالی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی کہ قُمْ نَذِيْرًا یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا لِّلْبَشَرِ ۝
آدمیون کے واسطے تاکہ تجھسے نصیحت پکڑ کر گناہ سے پرہیز کرین لِمَنْ شَآءَ بشر سے بدل ہی یعنی تو ڈرانے والا ہی

ع ۳

اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈرانے والی ہی اوسے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ يَّتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھ چلے جزا اور طاعت مین
اَوْ يَتَاَخَّرَ ط یا باز رہے شرک اور معصیت سے یعنی سب گروہون کو نصیحت کرنے والے ہو تم ای ہمارے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت
کرنے والی ہی كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کیے ہین کام گروی ہی یعنی
دوزخ مین ہی اور اوس کام پر روکا اور قید کیا ہوا ہی اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہین
ہین آگ مین اسواسطے کہ اونکے گناہ بخشدیے گئے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہان اہل یمین سے مومنون کے لڑکے یا فرشتے مراد ہین
فِيْ جَنّٰتٍ جنتون مین یعنی جنتون کے اونچے محلون پر ہونگے دوزخ کو دیکھنے والے يَتَسَآءَلُوْنَ پوچھینگے عَنِ
الْمُجْرِمِيْنَ مشرکون کا احوال اور کہینگے کہ مَا سَلَكَكُمْ کیا چیز لائی تمکو فِيْ سَقَرَ دوزخ مین قَالُوْا
مشرک کہینگے اونکے جواب مین کہ لَمْ نَكُ نہ تھے ہم دنیا مین مِنَ الْمُصَلِّيْنَ نماز پڑھنے والون مین سے یعنی اوسکے
فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ کھانا دین فقیر کو
وَكُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان مین اور اونکی غیبت مین مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَآئِضِيْنَ
بحث کرنے والون کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم کہ تکذیب کرتے تھے بِيَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کی اور اوسے ہم باور
نہ کرتے تھے حَتّٰى یہان تک کہ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ آگئی ہمکو موت اور اوس سے پہلے جو حالتین ہوتی ہین اور اوسی حال مین
ہم مرگئے فَمَا تَنْفَعُهُمْ تو نفع نہ کریگی اونکو شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ شفاعت سب شفاعت کرنے والون کی اوس
تقدیر پر کہ وہ اون مشرکون کی شفاعت کرین اور یہ بات محال ہی فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہی اونکو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِيْنَ قرآن یا اوسکی نصیحتون سے انکار کرنے والے ہین كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہین مُّسْتَنْفِرَةٌ
فَرَّتْ بھاگنے والے کہ بھاگے ہون مِنْ قَسْوَرَةٍ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف
آوازون سے یعنی جسطرح جنگلی گدھے ان چیزون سے بھاگتے ہین اوسطرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہین اسواسطے کہ بات
سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہین رکھتے ہین جیسا کہ مثنوی مین اشارہ کیا ہی مثنوی از کجا این قوم و پیغام
از کجا ✤ از جمادی جان کجا باشد رجا ✤ فہمہای کہنہ و کوتہ نظر ✤ صد خیال بد در آرد در نگر ✤ راز جز با رازدان انباز نیست ✤
راز اندر گوش منکر راز نیست ✤ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ مشرکون نے کہا کہ ای محمد ہمین خبر پہونچی ہی کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین
رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اوسمین گناہ اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہی کہ ہم پیر
ایمان لائینگے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ نہ لاؤ کہ اوسمین لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہی فلانے بندے کی طرف چاہیے کہ محمد کی اطاعت
کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا کلام سننے سے بھاگتے ہین یا اوسپر ایمان نہین لاتے ہین بَلْ يُرِيْدُ بلکہ چاہتا ہی
كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونمین سے اَنْ يُّؤْتٰى یہ کہ دیا جائے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً سر کھلے بے مہر
اس مضمون کے کہ ای فلان محمد کی پیروی کر كَلَّا ہرگز نہ دیے جائینگے اونکو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائین تو بھی وہ ایمان

معانقہ عند المتاخرین

نہ لائینگے پس اونکا انکار اسواسطے نہین کہ نامہ نہین دیا جاتا بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ؕ بلکہ وہ نہین ڈرتے عذاب
آخرت سے كَلَّا حقا کہ وہ نہین ہی جو وہ قرآن کے باب مین کہتے ہین کہ سحر ہی یا آدمی کا کلام إِنَّهُ بیشک قرآن
تَذْكِرَةٌ ۚ نصیحت ہی اور یاد کرنا فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ؕ پھر جو کوئی آدمی نصیحت لیا چاہے اوس سے نصیحت لیے
وَمَا يَذْكُرُونَ اور نہین یاد کرتے اوسے إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ؕ مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کرین هُوَ أَهْلُ
التَّقْوَىٰ وہ قابل اسکے ہی کہ اوس سے ڈرین وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۧ اور بخشنے والا ڈرنے والون کو

المنزل ۷ ع ۲

سورۃ القیمۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربعون ایۃ
سورہ قیامہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس آیتین ہین

لَا أُقْسِمُ لا نفی کا فعل قسم مین تاکید کے واسطے ہوتا ہی تو معنی یہ ہین کہ البتہ قسم کھاتا ہون مین بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ
قیامت کے دن کی وَلَا أُقْسِمُ اور البتہ قسم کھاتا ہون مین بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ ملامت کرنے والے نفس کی اس سے
نفس متقیہ مراد ہی کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب سے ملامت کرتا ہی یا وہ نفس مقصود ہی جو اپنے کو ہمیشہ تقصیر مین ملامت
کیا کرتا ہی اگرچہ عبادتون مین اوسکی کوششین اور محنتین بہت ہون یا نفس مطمئنہ مراد ہی جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہی
نفس لوامہ کی قسم کھا کر حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ تم اوٹھائے جاؤگے لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا
حال پوچھا جب حضرت نے اوسکی خبر دی تو وہ بولا کہ اگر اوس روز کو مین آنکھون سے دیکھون تو بھی باور نہ کرون کیا یہ متفرق ہڈیان باہم مجتمع
ہونگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ کیا گمان کرتا ہی آدمی یعنی عدی بن ربیعہ أَلَّن نَّجْمَعَ یہ کہ ہم جمع
نہ کرینگے عِظَامَهُ ؕ ہڈیان پراگندہ اوسکی اس سے اوسکا نفس مراد ہی کہ ہڈیان اوسکا قالب ہین بَلَىٰ ہان ہم جمع کرینگے
پس چاہیے کہ ہمکو جانے کہ قَادِرِينَ قادر ہین عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کرین بَنَانَهُ ۝ اوسکی
اونگلیون کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اوسکی اونگلیون کی پورین اور سرے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہین تو بڑی
بڑی ہڈیون کا اکٹھا کرنا کیا بات ہی بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ بلکہ چاہتا ہی عدی یا ہر آدمی چاہتا ہی لِيَفْجُرَ یہ کہ جھوٹ کہے
أَمَامَهُ ۝ اوس چیز کو جو اوسکے سامنے ہی بعث اور حساب يَسْأَلُ پوچھتا ہی ہنسی سے کہ أَيَّانَ کب ہوگا يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝
قیامت کا دن فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ پس جب پتھرا جائیگی آنکھ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ اور تیرہ و تاریک ہوجائیگا چاند
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ اور اکٹھا کیے جائینگے آفتاب ماہتاب یعنی اونکو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کرکے
دریا مین ڈالدینگے يَقُولُ الْإِنسَانُ کہیگا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا يَوْمَئِذٍ اوس دن کہ
أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ کہان ہی بھاگنے کی جگہ كَلَّا نہین ہی کوئی بھاگنے کی جگہ لَا وَزَرَ ۝ کوئی پناہ کی جگہ
ہوگی کافرون کو إِلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب کی طرف یعنی اوسکے حکم کی طرف يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ اوس روز

قرارگاہ خلق ہو یعنی اپنی مشیت سے جنتیون اور دوزخیون کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ آگاہ کیا جائیگا آدمی
یَوْمَئِذٍۭ اوس روز بِمَا قَدَّمَ اوس چیز پر جو اوسنے آگے بھیجے ہین اعمال وَاَخَّرَ ۝ؕ اور جو کچھ اوسنے پیچھے رکھے ہین اموال
شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہے جرات کے ساتھ اور مال پیچھے رکھتا ہے حسرت کے ساتھ گناہ کو توبہ سے
نیست کرے کہ نہ باقی رہے اور مال صدقہ دیکر آگے بھیجے کہ باقی رہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ رباعی گر ہمہ مال صرف راہ کنی
گنج دل ہی و گرنہ آہ کنی ✤ گر فرستی ز پیش بہ باشد ✤ کہ بحسرت ز پس نگاہ کنی ✤ بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ آدمی عَلٰی نَفْسِهٖ
اپنے نفس پر بَصِيْرَةٌ ۝ۙ صاحب بصیرت ہے یعنی اپنا حال جانتا ہے اور اپنے افعال اور اقوال پر گواہ ہے وَّلَوْ اَلْقٰى اگرچہ
القا کرے مَعَاذِيْرَهٗ ۝ؕ اپنے عذر یعنی ہر چند مقدور بھر گناہ پر عذر کرے اور اوسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے مگر وہی اپنے گناہ کا
گواہ ہوگا اور اپنے جھوٹے عذر اور باطل حیلے جانیگا بیت چہ چندین عذر انگیزی و چندین حیلہا سازی ✤ چہ میدانم کہ میدانی
و میدانی کہ میدانم ✤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب حضرت جبرئیل حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے
تو حضرت بھی زبان سے اونکے ساتھ پڑھتے کہ بھول نہ جائین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تُحَرِّكْ نہ ہلا بِهٖ قرآن کے ساتھ
لِسَانَكَ اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل لِتَعْجَلَ تاکہ جلدی کرے تو بِهٖ ۝ؕ اوسے یاد کر لینے کے ساتھ اِنَّ
عَلَيْنَا بیشک ہمپر ہے جَمْعَهٗ جمع کر دینا اوسکا تیرے دل مین تاکہ تو یاد رکھے وَقُرْاٰنَهٗ ۝ۚۖ اور ہمپر ہے ثابت کر دینا
اوسکی قرأت کا تیری زبان پر فَاِذَا قَرَاْنٰهُ پھر جب پڑھین ہم اوسے جبرئیل کی زبانی تجپر فَاتَّبِعْ تو پیروی کر قُرْاٰنَهٗ ۝ۚ
اوسکے پڑھنے کی اور اوسمین غور اور فکر کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا پھر ہمپر ہے بَيَانَهٗ ۝ؕ ظاہر کر دینا اوسکا جو اوسمین سے تجپر
مشکل ہو كَلَّا ایسا نہین ہے اے آدمیو جو تمنے عقبیٰ کے امر مین گمان کیا ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ۙ بلکہ تم دوست
رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی کو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ؕ اور ہاتھ روکتے ہو آخرت سے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور کام
برعکس کرنا چاہیے وُجُوْهٌ منھ يَّوْمَئِذٍ اوسدن کہ روز قیامت ہے نَّاضِرَةٌ ۝ۙ تازے اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا
اولیا مومنون کے چہرے اِلٰى رَبِّهَا اپنے رب کی طرف نَاظِرَةٌ ۝ۚ دیکھنے والے ہونگے ظاہر مین حجاب ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغون نعمتون عورتون
خدمتگارون پر نظر کریگا اور ہزار برس کی راہ سے اونہین دیکھیگا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہے جو وجہ آلہی پر نظر
کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ لکھا ہے کہ اوتاد میں
ہر ایک کے اوراد مین یہ کلمات ہین کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بیت ہر کس بہ بہشت آرزو دے دارد ✤
عاشق بجز از دیدن دیدار ندارد ✤ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ اور چہرے اوسدن بَاسِرَةٌ ۝ۙ تاریک اور ترش
ہونگے یعنی منافقون اور مشرکون کے چہرے تَظُنُّ گمان کرتا ہے تو اے مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہے وہ
نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہے اَنْ يُّفْعَلَ یہ کہ پہونچائی جائیگی بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ؕ بلا اور رنج کہ اوسکی

پیٹھ کی ہڈیاں توڑ دے یہ اوسپر عذاب عظیم نازل ہونے سے کنایہ ہی اور بہت صحیح قول کے موافق وہ بلا حجاب ہی دیدار رب الارباب سے مصرع کہ از فراق تو در جہان بلائے نیست + كَلَّا ایسا نہین ہی کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے اِذَا بَلَغَتِ جب پہونچتی ہی روح التَّرَاقِيَ ۝ سینے اور گردن کی ہڈیون مین وَقِيلَ اور کہا جاتا ہی یعنی مرنیکے قریب جو لوگ ہین وہ یا فرشتے کہتے ہین کہ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ کون ہی جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَظَنَّ اَنَّهُ اور یقین کرتا ہی وہ جو موت جسکے پیش نظر ہی الْفِرَاقُ ۝ کہ وہ چیز جو اوسپر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہی دنیا سے اور دنیا کے لوگون سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹ گئی ہی پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ ۝ اوسکی پنڈلی سے یعنی مرنیکے ہول سے اوسکے پانون لپٹتے اور سمٹتے ہین اور اونمین حرکت نہین رہتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع ہو جاتی ہی اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ۝ اوس روز باز گشت ہوگی سب کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ابو جہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدت سے عداوت تھی اوسکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابو جہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال ہین سے دنیا واجب تھا وَلَا صَلّٰى ۝ اور پیروی نبی کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلٰكِنْ كَذَّبَ اور مگر تکذیب کی نبی کی وَتَوَلّٰى ۝ اور پھر ادھر سے ثُمَّ ذَهَبَ پھر پھرا اِلٰى اَهْلِهٖ اپنے لوگون کی طرف يَتَمَطّٰى ۝ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ مین نے ایسا ایسا کام کیا یعنی تکذیب اور تولّی اَوْلٰى لَكَ سزاوار ہی تجکو ای ابو جہل موت سخت فَاَوْلٰى ۝ پھر بہت سزاوار ہی تجکو عذاب دردناک قبر مین ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ پھر خوب سزاوار ہی تجکو ہول قیامت فَاَوْلٰى ۝ پھر نہایت سزاوار ہی تجکو دوزخ مین ہمیشہ رہنا لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جہل کو بطحا مین دیکھا اور اوسکا کپڑا پکڑ کے فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ابو جہل بولا کہ ای محمد تم مجھے ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اَوْلٰى وَيْل کے معنی مین ہی حق تعالی نے تاکید کے واسطے چار بار ابو جہل کو فرمایا کہ ویل تجپر اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہی اَنْ يُّتْرَكَ یہ کہ چھوڑ دیا جائیگا سُدًى ۝ مہمل اور معطل اور ضائع کر دنیا مین مکلف اور عقبی مین مبعوث اور معذب نہوگا اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ منی کا بہایا گیا رحم مین ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اوسکے اجزا اور اعضا فَسَوّٰى ۝ پھر راست اور درست کر دی اوسکی صورت اور اوسمین روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَيْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ نر اور مادہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ کیا نہین ہی وہ جو ایسا پیدا کرے بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧيَ الْمَوْتٰى ۝ اس بات پر کہ زندہ کرے مُردون کو حدیث مین ہی کہ یہ سورت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے بَلٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور دوسری روایت مین ہی کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

ع ۲ ۱۴

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
وتسمی فی بعض المصاحف سورۃ الانسان ۷۶ سورۃ الدہر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکتیس ۳۱ آیتین ہین

هَلْ اَتٰى کیا آیا یہ استفہام تقریری یعنی مقرر آیا عَلَى الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِيْنٌ ایک مدت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے کہ اوسمین لَمْ يَكُنْ نہ تھا وہ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اوسمین روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک مکہ اور طائف کے درمیان مین پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اوسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا تھا کہ اوسکا نام کیا ہی اور اوسے پیدا کرنے مین کیا حکمت اور فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ استاد قدرت ایسا آئینہ بناتا ہی کہ جو شعاعین مفاتیح الغیب مین ہین اوسکا مظہر ہو اقصیٰ مراتب ظہور مین اور خلافت کبریٰ کے مرتبہ کے لائق ہو اور وہ عین مقصود آفرینش اور منتہاہی غایت ہو اور سب پوشیدہ باتین اوسکے وجود باجود سے ظاہر ہوجائین نظم شد ظہور او بکلی نور نور ✣ گنج مخفی از وی آمد در ظہور ✣ گنج مخفی بود زیر خاک گرد ✣ خاک را تابان تر از افلاک کرد ✣ گنج مخفی بد ز پری جوش کرد ✣ خاک را سلطان اطلس پوش کرد ✣ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو کہ اولاد آدم ہین مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے پانی سے کہ منی ہی اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہی رقت اور قوام اور خاصیت مین اسوجہ سے نطفہ کہ مفرد ہی اسکی صفت جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوئے یا اوس سے رنگ مراد ہین اسواسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہی اور عورت کی زرد اور دونون اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہوجاتی ہین یا امشاج اطوار کے معنی مین ہی یعنی نطفہ تھکا ہوجاتا ہی پھر لوتھڑا ہوجاتا ہی آخر خلقت تک اور بہر تقدیر انسان کو ہمنے پیدا کیا اور امر و نہی سے نَّبْتَلِيْهِ آزماتے ہین ہم اوسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کر دیا ہمنے اوسکو سَمِيْعًۢا سننے والا بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا تاکہ دلیلین دیکھے اور آیتین سنے اِنَّا بیشک ہمنے هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ راہ دکھائی ہمنے اوسکو سیدھی راہ قدرت کی دلیلین قائم اور آیتین نازل کرکے تاکہ ہو اِمَّا شَاكِرًا یا شکر گزار یعنی مومن سعید وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ یا ناشکر یعنی کافر شقی اِنَّآ اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے تیار کین ہین لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَلٰسِلَا۟ زنجیرین اونمین باندھکر کافرون کو دوزخ میں کھینچینگے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اونکے گلون مین ڈالینگے وَّسَعِيْرًا ۝ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اوسمین جلا کرینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیکوکار یعنی سچے مومن فرمان بردار يَشْرَبُوْنَ پینگے آخرت مین مِنْ كَاْسٍ جام شراب کہ ہوگا كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝ میل اوسکا کافور یعنی اوسے جنت کے کافور سے ملا کر بنائینگے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیرین ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین ایک پانی خوشبو اور سفید ہی جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب اوسکا نام کافور رکھدیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ کہ کافور کا بدل لایا گیا عَيْنًا کافور ایک چشمہ ہی يَّشْرَبُ بِهَا پینگے اوس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے يُفَجِّرُوْنَهَا بہا لیجائینگے اوس چشمہ کو جہان چاہینگے تَفْجِيْرًا ۝ بہا لیجانا آسان جمہور مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو بیمار دیکھا تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمہارے فرزند صحت پائین اونھون نے نذر کی کہ تین روزہ رکھینگے حق تعالیٰ نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

روزے رکھے اور کسیقدر جو قرض لیے یا مزدوری کرکے حاصل کیے اور آٹا پیسکر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کرین پس ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ ای اہل بیت نبوت مین ایک فقیر مسلمان ہون مجھے روٹی دو کہ حق تعالی بہشت کی نعمتون مین سے تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اوس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے بھی اپنے حصّے دیدیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر آیا اور سوال کیا سب کھانا اوسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بروقت آیا سب کھانا اوسکو عطا فرمایا حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ **یُوۡفُوۡنَ** وفا کرتے ہین ابرار لوگ **بِالنَّذۡرِ** نذر کہ طاعت اور عبادت کرتے ہین **وَیَخَافُوۡنَ** اور ڈرتے ہین **یَوۡمًا كَانَ** اوس دن سے کہ ہے **شَرُّہٗ** برائی اوسکی یعنی اوسکی شدت اور محنت **مُسۡتَطِیۡرًا** ۝ فاش اور ظاہر اور سب کو پہونچی ہوئی **وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ** اور کھلاتے ہین کھانا **عَلٰی حُبِّہٖ** خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اسکے کہ وہ اوس کھانے کے محتاج ہین اور اوسے دوست رکھتے ہین مگر ایثار کرتے ہین اورون کو کھلا دیتے ہین خود نہین کھاتے اور فانی کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہین **مِسۡكِیۡنًا** فقیر محتاج کو **وَّیَتِیۡمًا** اور بچے کو جو بے باپ کا ہو گیا **وَّاَسِیۡرًا** ۝ اور قیدی کو کہ کفار مکہ مین سے گرفتار کیا ہو حدیث مین ہے کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لاتے تو آپ اوسے کسی مسلمان کے سپرد فرماتے یہانتک کہ آپ کی راے اوسکے باب مین کسی امر پر قرار پائے اور اوس مسلمان سے حکم فرماتے کہ احسن الیہ یعنی اسکے ساتھ نیکی کرنا بعضے علما اس بات پر ہین کہ فقیر قیدی ہو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور مملوک لونڈی غلام اور عورت یہ سب قیدیون کا حکم رکھتے ہین یعنی انکے ساتھ احسان و نیکی کرنا چاہیے اور یہ کھانا کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے جو بات انکے اعتقاد مین ہے کہتے ہین کہ **اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ** سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہ کھانے **لِوَجۡہِ اللّٰہِ** خدا کی رضامندی اور اوسکے دیدار کے واسطے **لَا نُرِیۡدُ** نہین چاہتے ہین ہم **مِنۡكُمۡ جَزَآءً** تم سے جزا اور بدلا **وَّلَا شُكُوۡرًا** ۝ اور نہ شکر گزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا اسواسطے کہ احسان کرکے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰی خدا کا حکم ہے نظم ہر چہ دہی مید و منت منہ ÷ وانچہ بمنت دہی آنج دمدہ ÷ منت و مزدی کہ در احسان بود ÷ وقت جزا موجب نقصان بود ÷ **اِنَّا نَخَافُ** بیشک ہم ڈرتے ہین **مِنۡ رَّبِّنَا** اپنے رب سے **یَوۡمًا عَبُوۡسًا** عذاب سے اوس دن کے کہ منھ بنائے ہونگے اوسکی ہولون کی شدت سے **قَمۡطَرِیۡرًا** ۝ سخت اور کریہ دن ہو گا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہی قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہے **فَوَقٰىہُمُ اللّٰہُ** پس بچا لیا اونکو اللہ نے **شَرَّ ذٰلِكَ الۡیَوۡمِ** برائی اور رنج اور ہول سے اوس دن کی **وَلَقّٰىہُمۡ** اور سامنے لایا اونکے **نَضۡرَۃً** تازگی اور خوبروئی **وَّسُرُوۡرًا** ۝ اور خوشی اور فرحت دل مین **وَجَزٰىہُمۡ** اور جزا دی اونکو **بِمَا صَبَرُوۡا** اسسبب سے کہ صبر کیا اونھون نے طاعت پر معصیت سے یا کھانا کھلانے مین **جَنَّۃً** باغ کہ اوسکا میوہ کھائین **وَّحَرِیۡرًا** ۝ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنین **مُّتَّكِـِٕیۡنَ** اوس حال مین تکیہ لگانے ہونگے **فِیۡہَا** جنت مین **عَلَی الۡاَرَآئِكِ** آراستہ تختون پر **لَا یَرَوۡنَ فِیۡہَا** نہ دیکھینگے بہشت مین **شَمۡسًا** آفتاب

وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ نہ جاڑا مراد یہ ہی کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی اور وہان جاڑا گرمی کچھ نہوگا کہ گرمی کی شدت یا جاڑے
کی تیزی سے ایذا پائین وَدَانِيَةً اور جزا دیگا اونکو دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اونپر ہونگے ظِلَالُهَا
سائے اوسکے درخت کے وَذُلِّلَتْ اور مسخر کردیا گیا ہوگا قُطُوفُهَا اوسکا میوہ تَذْلِيلًا ۝ مسخر کرکے یعنی اوسکے
میوے توڑنا آسان ہوگا اور میوے توڑنے والون کو کوئی توڑنے سے منع نہ کریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور دورے مین لائے
جائینگے اونپر بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَأَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہونگے
قَوَارِيرَا ۝ شیشون کے مانند قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہونگے
شیشے کی طرح صاف کہ اونکے اندر جو چیز ہو باہر سے نظر آئیگی قَدَّرُوهَا اندازہ کرلیا ہوگا پلانے والونے اون ظرفون کو
جنتیون کے سیراب ہوجانے کی قدر تَقْدِيرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی ہر ایک کو اوسکے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اوسمین وہ
سیراب ہوجائے اور اوس ورہ مین کمی زیادتی نہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائینگے فِيهَا بہشت مین كَأْسًا
كَانَ شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ میل اوسکا زنجبیل یعنی اوس شراب مین زنجبیل بہشت ملائینگے اسواسطے
کہ زنجبیل بہت خوشی لانے والی اور بہت لذت بخشنے والی ہی عَيْنًا فِيهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہی جنت مین تُسَمَّىٰ
سَلْسَبِيلًا ۝ نام رکھا گیا سلسبیل اور وہ اختیار مین ہوگا جنتی جہان جاری کرنا چاہین جاری کرسکینگے اور بعضے کہتے
ہین کہ اوسکا پانی حلق سے بآسانی اوتر جائیگا اور جلد ہضم ہوجائیگا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کرینگے ابرار و نیکون کے
گرد وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ لڑکے کانون مین بُندے بالے پہنے ہوے یا ہمیشہ رہنے والے بچپنے کی حالت پر إِذَا رَأَيْتَهُمْ
جب دیکھیگا تو اوسے اے دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کریگا تو صفائی اور رنگ سے اونکے چہرون کو لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝
موتی چھٹکے ہوے سیپی سے یعنی تر و تازہ کہ ہنوز کسی کا ہاتھ اون تک نہین پہونچا ہی اور اونکی رونق اور آبداری مین کچھ کمی نہین پیدا
ہوئی وَإِذَا رَأَيْتَ اور جب دیکھیگا تو ثَمَّ اوس جگہ یعنی جنت مین تو رَأَيْتَ نَعِيمًا دیکھیگا تو نعمتین کہ وصف مین
نہین آسکتین وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اوسمین دخل نہین حدیث مین ہی کہ جنتیون مین
کم سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور اپنی مملکت کی منتہا کو اوسی طرح دیکھیگا جسطرح
اوسکی ابتدا کو دیکھتا ہی اور ایک قول کے موافق ملک کبیر خواہش جاری کرنا ہی کہ جو کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اونکے
سامنے فرشتون کا کھڑا ہونا اور فصول مین ہی کہ نعیم راحت اجسام ہی اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہی اور ملک کبیر صاحب خانہ کو
مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہین آتا الجار ثم الدار بیت اے الا اخوان تا کی چند انتظار آن نگار ہمہ زایوان فردوس جمع
و ما دیدار یار ۔ عَالِيَهُمْ جنتیون کے اوپر یعنی اونکا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُندُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ
سبز مین وَإِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَحُلُّوا اور زیور پہنائے جائینگے أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ کنگن
چاندی کے اور یہ اوسکے خلاف نہین ہی کہ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ اسواسطے کہ دونون کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہی

نہ قتل کرے اِنَّهٗ بیشک ولی كَانَ مَنْصُوْرًا ○ ہی مدد دیا گیا قصاص مین اُمرا اور حکام کی مدد سے وَلَا تَقْرَبُوْا اور نہ تو نزدیک ہو مَالَ الْيَتِيْمِ مال یتیم کے اور اوسمین تصرف نہ کرو اِلَّا بِالَّتِيْ مگر اوس طریقے سے جو شرعًا اور عرفًا هِيَ اَحْسَنُ وہ بہتر ہی یعنی اوسکے مال مین ایسا معاملہ کرو کہ اصل اوسکے واسطے باقی رہے اور نفع اوسکے روٹی کپڑے کے کام آئے اور یہ بات اپنے ذمے لازم رکھو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہونچے یتیم کمال قوت کو یعنی بالغ ہو جائے اور بزرگی کے آثار اوسمین ظاہر ہو جاوین وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو وہ عہد جو خدا نے تمھارے ساتھ باندھا ہی احکام شرعی سے یا وہ عہد جو تم لوگ آپس مین کرتے ہو اِنَّ الْعَهْدَ بیشک عہد کرنے والا كَانَ مَسْئُوْلًا ○ ہی سوال کیا گیا یعنی اوس سے سوال کیا جائیگا کہ تونے اپنا عہد پورا کیا یا توڑ ڈالا اسلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ خدا کے بہت سے عہد مین آدمی کے ہاتھ پانون سے تو ادب لازم رکھنے کا عہد ہی اور اوسکی جان سے فرائض ادا کرنے کا اور اوسکے دل سے خوف و ڈر کا اور اوسکی روح سے یہ عہد ہی کہ مقام قرب سے دور نہو اور اوسکے سر سے یہ کہ ماسوی اللہ کا مشاہدہ نہ کرے اور ہر عہد کی بابت آدمی سے سوال کیا جائیگا مصرع بایسے زعہدۂ این عہد چون آید برون وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اور پوری کرو ناپ اِذَا كِلْتُمْ جب ناپو اورون کے واسطے وَزِنُوْا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ سیدھی ترازو اور پورے بٹون سے ذٰلِكَ یہ پوری ناپ تول خَيْرٌ بہتر ہی تمھارے واسطے خیانت سے وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○ اور بہت خوب ہی عاقبت کی رو سے وَلَا تَقْفُ اور نہ پیروی کر مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کی کہ نہین ہی تجھے بِهٖ عِلْمٌ اوس چیز کا علم یعنی تقلید اور گمان پر کسی چیز کا پیچھا نہ کر جبتک سب تجھے معلوم نہو یہ نہ کہہ کہ مین جانتا ہون اور جب تک تونے دیکھا نہو یہ نہ کہہ کہ مین نے اوس چیز کو دیکھا ہی اور جب تک تونے کوئی بات سنی نہو یہ نہ کہہ کہ مین نے سنی ہی امام محمد بن حنیفہ علیہما السلام نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہی کہ جھوٹی گواہی نہ دے اِنَّ السَّمْعَ بیشک کان وَالْبَصَرَ اور آنکھ وَالْفُؤَادَ اور دل كُلُّ اُولٰٓئِكَ ہر ایک انمین سے كَانَ عَنْهُ ہوگا اپنی ذات سے مَسْئُوْلًا ○ سوال کیا گیا یعنی اونسے پوچھینگے کہ تم جسکے کان آنکھ دل ہو اوسنے کیا معاملہ کیا تھا یا کان سے سوال ہوگا کہ تونے کیا سُنا اور کیون سنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تونے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھا جائیگا کہ تونے کیا جانا اور کیون جانا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ اور نہ چل زمین پر مَرَحًا متکبرون کی چال یعنی نہ ٹہل اکڑتا ہوا جسطرح متکبر ٹہلتے ہین اِنَّكَ تحقیق کہ تو لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ نہ پھاڑ سکیگا تو زمین دبیر پانون کھینچکر وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ اور نہ پہونچیگا تو پہاڑون کو طُوْلًا ○ لمبا قد ہونے کی وجہ سے یعنی جو ایسا عاجز ہو کہ نہ زمین پھاڑ سکے اور نہ پہاڑون کی برابری کر سکے اوسے تکبر اور بڑائی کیون کرنا چاہیے بیت زخاک آفریدت خداوند پاک ❊ پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک ❊ كُلُّ ذٰلِكَ یہ سب جو مذکور ہوا یعنی آیہ ولا تجعل سے یہانتک جو امر و نہی بیان ہوے وہ گیارہ امر اور چودہ نہی ہین اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیون مین لکھا تھا كَانَ سَيِّئُهٗ ہی برائی اوسکی یعنی جسکی ممانعت ہوئی عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے نزدیک مَكْرُوْهًا ○ ناپسند ذٰلِكَ یہ جو احکام مذکور ہوئے مِمَّآ اَوْحٰٓى اوس چیز مین سے ہین جو وحی کی ہی اِلَيْكَ رَبُّكَ تیری طرف تیرے رب نے مِنَ الْحِكْمَةِ اوس علم کی رو سے جو اپنی ذات مین حق ہی اور جسکا جاننا عمل کرنے کے واسطے بہتر ہی وَلَا تَجْعَلْ

مَعَ اللّٰهِ اور نہ ٹھہرائے خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرا خدا اس حکم کو مکرر بیان فرمانا اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے ہی کہ توحید سب احکام کی اصل ہی اسیواسطے ان احکام کی ابتدا میں پہلے شرک سے منع فرمایا اور آخر میں بھی شرک کرنے کی ممانعت کی پہلے تو شرک کا وہ برا نتیجہ بیان فرمایا جو دنیا میں ہوتا ہی کہ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا اور اب یہاں آخر میں اوس عذاب کو ذکر فرمایا ہی جو شرک کے سبب سے مشرک کو عقبیٰ میں ہوگا کہ فَتُلْقٰى اگر شرک کریگا تو ڈال دیا جائیگا فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ میں مَلُوْمًا ملامت کیا ہوا کہ ایمان والے آدمی اور ملائکہ تجھے ملامت کرتے ہونگے مَّدْحُوْرًا راندہ ہوا اور دور کیا ہوا رحمت الٰہی سے اور شرک سے منع فرماکر حق تعالیٰ اون لوگوں پر عتاب کرتا ہی جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور فرماتا ہو کہ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ کیا پھر برگزیدہ کر لیا تمکو تمہارے رب نے بِالْبَنِيْنَ بیٹوں کے ساتھ وَاتَّخَذَ اور مقرر کرلیں اپنے واسطے مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا فرشتوں میں سے بیٹیاں یہ بات اوسکے خلاف ہی جو تمہاری عادت ہی کہ بیٹیوں سے شرم رکھتے ہو اور بیٹوں پر ناز کرتے ہو اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ بیشک تم کہتے ہو قَوْلًا عَظِيْمًا بڑی بات کہ بیٹیوں کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہو اور اپنی ذات کو اوسپر فضیلت دیتے ہو کہ بیٹے جو تمھیں مرغوب ہیں اونھیں اپنے واسطے اور بیٹیاں جو تمہارے نزدیک مکروہ اور معیوب ہیں خدا کی طرف منسوب کرتے ہو وَلَقَدْ صَرَّفْنَا اور بیشک پھیر پھیر کے اور مکرر کہدیا ہمنے اپنا منزہ اور مبرا ہونا اولاد سے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن میں کئی جا لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ دریافت کریں اور نصیحت لیں وَمَا يَزِيْدُهُمْ اور نہیں زیادہ کرتا ہی اونکو یہ بات مکرر بیان کرنا اِلَّا نُفُوْرًا مگر نفرت کو اور حق سے دوری کو قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ اگر ہوتے خدای برحق کے ساتھ اور خدا كَمَا يَقُوْلُوْنَ جیسا کہ وہ کہتے ہیں اور بعض نے تقولون پڑھا ہی یعنی جیسا تم کہتے ہو ای مشرکو تو اِذًا لَّابْتَغَوْا اوسوقت وہ خدا طلب کرتے اِلٰى ذِى الْعَرْشِ خداوند عرش یا مالک ملک کی طرف سَبِيْلًا کوئی راہ کہ اوسے دفع کرنے میں مشغول ہوتے جسطرح اور بادشاہ کرتے ہیں یعنی حق تعالیٰ اور خداؤں کے عیب رد کرنے میں یہ آیتیں نازل فرماتا ہی اور خدا اگر ہوتے تو چاہیے تھا کہ خدای برحق سے جھگڑا کرتے اور اپنی ذاتوں سے عیب اور عجز کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی خدا وَتَعٰلٰى اور برتر ہی عَمَّا يَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو وہ کہتے ہیں عُلُوًّا كَبِيْرًا بڑی برتری تیسیر میں منقول ہی کہ خباب بن ارث کی والدہ میں ایکسے نے روایت کی ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں عصے نے اسطرح خدا کی تسبیح کی کہ تمام قوم نے سُنی اور تعجب کی راہ سے یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ یہ خشک لکڑی کیونکر تسبیح کرتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ تُسَبِّحُ لَهُ تسبیح کرتے ہیں خدا کے واسطے السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ ساتوں آسمان اور زمین وَمَنْ فِيْهِنَّ اور جو کچھ اون میں ہی ملائکہ جن انسان وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اور نہیں ہی کوئی مخلوقات میں سے اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ مگر تسبیح کرتی ہی خدا کی ایسی تسبیح کہ ملی ہوئی ہی اوسکی حمد کے ساتھ یعنی ہر چیز نقصان کی باتوں سے خدا کی پاکی بیان کرتی ہی اور کمال کی صفتوں کے ساتھ خدا کی تعریف کرتی ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ آسمان اور زمین میں بندے زبان قال سے تسبیح کہتے ہیں اور باقی زبان حال سے یعنی اپنے ممکن اور حادث ہونے کے سبب سے صانع واجب قدیم پر دلالت کرتے ہیں اور لوازم امکان اور توابع حدوث

کرتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین بدلیون کو پراگندہ کرتی ہین اونکی قسم فَالْمُلْقِيٰتِ پھر اون فرشتون کی قسم جو پیغمبرون پر القا کرنے والے اور ڈالنے والے ہین ذِكْرًا ۝ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتین جو اہل عالم مین حق تعالی کا ذکر ڈالتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین کہ یاد الٰہی کا سبب ہوتی ہین اونکی قسم اسواسطے کہ ہواؤن کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اوسکی قدرت پر دلیل پکڑنے کا موجب ہے اور القا ذکر عُذْرًا اہل حق کے عذر کے واسطے ہے اَوْ نُذْرًا ۝ یا اونکے ڈرانے کے لیے جو باطل پر ہین یہ قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اوسکے متعلقات کے آنے کا لَوَاقِعٌ ۝ ضرور ہونا ہے فَاِذَا النُّجُوْمُ پھر جب ستارے طُمِسَتْ ۝ مٹا دیے جائینگے یعنی اونکا نور لے لینگے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان پھاڑا جائیگا وَاِذَا الْجِبَالُ اور جب پہاڑ نُسِفَتْ ۝ پراگندہ کیے جائینگے اپنی جگہون سے وَاِذَا الرُّسُلُ اور جب رسول اُقِّتَتْ ۝ جمع کیے جائینگے اوسوقت اور جگہ پر جہان اپنی امتون پر اونکا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ کس روز کے واسطے اُجِّلَتْ ۝ پیچھے رکھی گئین یہ چیزین یعنی ستارون کا بے نور ہونا آسمانون کا پھٹنا پہاڑون کا اوکھڑنا پھر جواب کہیگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ جدا کرنے کے دن کے واسطے کہ وہ دن آج ہی ہے مومن اور کافر مطیع اور عاصی کے درمیان جدا کرنا مکافات مین ہوگا یا اوسدن کے واسطے جب خلق کے درمیان حکم کرنا ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ کیا ہے جدا کرنے کا دن اسواسطے کہ اوسکی کنہ کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ ولے اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو اوسدن کی تکذیب کرتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کیا ہلاک نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم ثمود ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پھر ہم پیچھے لائینگے اونکے ہلاکت مین الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون کو جو اونکے مثل ہین جیسے کفار مکہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ ایسا ہی کرتے ہین ہم بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ سب گناہگارون کے ساتھ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی سختی اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اس وعید کی تکذیب کرنے والون کو ہے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ پانی ذلیل و خوار بمقدار یعنی منی سے فَجَعَلْنٰهُ پھر نگاہ رکھا ہمنے اوس پانی کو فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ قرارگاہ مضبوط مین کہ رحم ہے اِلٰى قَدَرٍ ایک مقدار مَّعْلُوْمٍ ۝ جانی ہوئی تک کہ وہ پیدا ہونے کا زمانہ ہے فَقَدَرْنَا پس ہم قادر تھے ہم تمہارے پیدا کرنے مین فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ پھر خوب قادر ہین ہم وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی بلا اوس روز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ قدرت باور نہ کرنے والون پر ہے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کیا نہین کیا ہمنے زمین کو كِفَاتًا ۝ چھپانے والی اور جمع کرنے والی اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ۝ زندون کو اور مُردون کو یعنی زندون کو اپنے اوپر اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہے وَّجَعَلْنَا اور پیدا کیے ہمنے فِيْهَا زمین مین رَوَاسِيَ پہاڑ مضبوط گڑے ہوے شٰمِخٰتٍ اونچے سر اوٹھائے وَّ اَسْقَيْنٰكُمْ اور پلایا ہمنے تمکو مَّآءً فُرَاتًا ۝ پانی میٹھا اوسکے چشمے اور سوتے زمین میں پیدا کرنے کے سبب وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ جہنم کا جنگل قیامت کے دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو ایسی نعمتون کا اقرار نہین کرتے اور تکذیب کرنے والون سے اوسدن کہینگے کہ
اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اوس مکان کی طرف کہ تھے تم جسکی تکذیب کرتے یعنی جہنم اور اوسکے
عذاب کی طرف اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى ظِلٍّ سایہ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹھنڈا اور
ہمیشہ رہنے والا کہ اوسمین راحت ہو وَّلَا يُغْنِىْ اور نہ دفع کریگا دوزخی سے مِنَ اللَّهَبِ ۝ آگ کے شعلہ کی گرمی مین سے کچھ
اس سے دوزخ کے دھوین کا سایہ مراد ہی کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب سے متفرق ہو جایگا کئی شاخین ہوکر اور ہر شاخ ایک طرف جائیگی
تعالم مین ہی کہ دوزخ سے دھوان باہر ہوکر اوس سے تین شاخین پیدا ہونگی ایک نور کہ وہ مومنون کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھوان کہ
منافقون پر ٹھہریگا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافرون پر ٹھہریگا آنوار مین ہی کہ جہنم کے دھوین کے تین شعبے ہونگے ایک کافر کے سر پر
ٹھہریگا اور ایک اوسکے داہنے پر اور ایک اوسکے بائین پر اور اس عذاب مین ڈالنے والی دماغ مین قوت واہمہ ہی اور قلب کے داہنی طرف
قوت غضبیہ اور بائین طرف قوت شہویہ جو کوئی چاہے کہ فردائے قیامت کو اون دھوین کی آفتون سے کہ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ اوسکی طرف
اشارہ ہی بیخوف ہو جائے اوسے چاہیے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑ کے صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گذر جائے نظم تاریکی خشم و شہوت
حذر کن بجکہ از دو دو آن چشم و دل تیرہ گرد و بعد غضب چون برآید رود عقل برون بعد ہوا چون شود خیرہ جان خیرہ گرد د بعد اِنَّهَا
بیشک دوزخ تَرْمِىْ بِشَرَرٍ پھینکیگی اوس سوز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ۝ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرارہ
جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ زرد اونٹ ہین آتش دوزخ کے رنگ میں اور بعض کہتے ہین کہ صفر سود کے معنی مین ہی اور چونکہ دوزخ کی
آگ سیاہ ہی تو اوسکا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت سے ہی اور زرد اور سیاہ اونٹون کے ساتھ رنگ
اور کثرت کے باعث سے اور ایک کے پیچھے ایک ہمیشہ اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی شقت
اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ جھوٹون کے واسطے ہی جو دوزخ اور اوسکے شرارون کی کیفیت اور صفت باور نہین رکھتے هٰذَا یہ دن
يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ ایسا دن ہی کہ کافر بات نہ کہینگے بعضے مواقف پر یا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کرکے بات نہ کرینگے
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دینگے اونکو فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ کہ عذر خواہی کرین اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اونکے واسطے ہی جو تکذیب کرتے ہین ان چیزون کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
یہ دن جدائی کرنے کا ہی اوسمین جو حق پر ہی اور اوسمین جو باطل پر ہی جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہمنے تمکو اے اس امت کے تکذیب کرنے والو
وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ اور اگلون کو جنھون نے اگلے رسولون کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہی لَكُمْ كَيْدٌ تمھارے واسطے مکر اور
حیلہ جیسا دنیا مین مومنون کی نسبت کرتے تھے فَكِيْدُوْنِ ۝ تو پیش لیجاؤ میرے ساتھ یہ اونکے عجز کے آثار ظاہر کرنا ہی یعنی خدا کے
ساتھ حیلہ پیش نہ جائیگا اور مکر و فریب کرکے اپنے اوپر سے عذاب دفع کر سکوگے نظم بہ مکر و حیلہ عذاب خدا رد نشود بعد نیاز باید و اخلاص و
نالہ سحری + تو آن خرید بیک آہ ملک ہر دو جہان بعد ازین معاملہ غافل مشو کہ حیف خوری + وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ غم اور غصہ اوس روز
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ع تکذیب کرنے والون کو ہی کہ حیلہ کرکے عذاب سے نہ رہائی پائینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ یقینی وہ لوگ جنھون نے شرک اور

ع ۱ / ۲

نفسیان سے پرہیز کیا فِیْ ظِلٰلٍ جنت کے درختون کے سایون مین ہونگے وَّعُیُوْنٍ ۝ اور بہتے ہوے پانی کی نہرون کے کنارے وَّفَوَاكِهَ اور میوون مین مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ آرزو کرینگے اور فرشتے اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ الوان میوون مین سے وَاشْرَبُوْا اور پیو ان نہرون سے پانی هَنِیْٓـًٔا کھانا پینا ہضم ہونے والا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّا كَذٰلِكَ یقینی ہم ایسی ہی نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو وَیْلٌ جہالت اور قباحت اور مذمت یَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کو ہی جو جنت کی نعمتون پر ایمان نہین لاتے كُلُوْا کھاؤ اے جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتین وَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھاؤ قَلِیْلًا تھوڑے زمانہ تک اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝ بیشک تم مشرک ہو اور تمہارا انجام عذاب دائمی ہی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ وائے اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ نماز پڑھو تو لَا یَرْكَعُوْنَ ۝ نہین نماز پڑھتے مراد یہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے اسواسطے کہ کلمہ شہادتین کے بعد اسلام مین رکن اعظم نماز ہی کہ الصلوٰۃ عمود الدین یعنی نماز دین کا ستون ہی اور دین اوسکے سبب سے قائم ہی وَیْلٌ پھٹکار یَّوْمَئِذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ جھوٹون پر کہ اسلام سے مشرف نہین ہوتے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ پھر کس بات پر قرآن کے بعد یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لائینگے اگر قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہی کھلی ہوئی دلیلون اور روشن معنون پر مشتمل حدیث مین ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اٰمنّا باللّٰہ

ع ۱۰

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً
سورۂ نبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت آشکارا کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافرون نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے اوترنے اور بعث و حشر ہونے مین اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپسمین یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون سے پوچھتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ کیا چیز پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝ بڑی خبر یعنی قرآن کو الَّذِیْ هُمْ وہ چیز کہ وہ لوگ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز مین اختلاف کرنے والے ہین یعنی اوسے سحر یا شعر یا کہانت سے نسبت دیتے ہین اور پیدا کیا ہوا اور افترا کیا ہوا اور کہانیان کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نبأ عظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ہی کہ کہتے ہین آیا وہ پیغمبر ہی یا نہین اور ساحر ہی یا شاعر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بعث کی خبر ہی اور کافر اوسمین مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہی اور بت ہماری شفاعت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور بعضے اوس سے بالکل منکر تھے اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝ حقا قریب ہی کہ جانین نزع کے وقت کہ جس چیز مین اختلاف کرتے تھے حق ہی ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝ پھر حقا کہ جلدی جانینگے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

مِهٰدًا ۙ کیا ہمنے نہین کیا ہی زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور کیا نہین کیا ہمنے پہاڑون کو میخین زمین کی کہ اوسپر گڑے رہین اور زمین اونسے تھمی رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تاکہ تمھاری نسل باقی رہے یا ہمنے تمکو طرح طرح پر پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھنگنا خوبصورت بدشکل وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ اور کیا ہمنے تمھارے سونے کو تمھارے بدنون کی راحت یعنی سونا حس وحرکت قطع کر دیتا ہی تاکہ قواے حیوانیہ آسائش کرین اور تھکن اونسے زائل ہو جائے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور کیا ہمنے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی مین سب چیزون کو چھپا لیتی ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے کہا ہی کہ رات شب بیدارون کا پردہ ہی کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہی تاکہ اپنی خلوت مین مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ رات راہ چلنے والون کو پردہ ہی اور دن صبح کے جاگنے والون کا بازار ہی بیت اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سِتْرٌ + يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَدُوْمُ + شعر چون در دل شب خیال او یار منست + من بندۂ شب کہ سوز بازار منست + وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ اور کیا ہمنے دن کو طلب معیشت کا وقت تاکہ اوسکی تحصیل مین جستجو کرین وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہمنے تمھارے سر پر سَبْعًا شِدَادًا ۙ سات آسمان یعنی مضبوط اور محکم کہ دراڑ اور سوراخ خلل اور زلزل کا نشان ہوتا ہی اوسمین نہین وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ روشن یعنی آفتاب وَّاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیون نچوڑنے والیون سے مینھ برسا کر مَآءً ثَجَّاجًا ۙ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالین ہم اوس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہیے جیسے گیہون جو وَّنَبَاتًا ۙ اور اوگنے والی چیز جو چارے کو چاہیے جیسے گھاس بھوسا اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ نکالین ہم دریا سے دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۙ اور درخت باغون کے باہم لپٹے ہوئے یعنی ایک دوسرے سے بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۙ ہی خدا کے حکم مین ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور اونکے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ جسدن پھونکا جائیگا صور مین دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ تو آؤگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے میدان حشر مین امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت سے دس قسم پر حشر کیے جائینگے ایک بندرون کی صفت پر دوسرے سورون کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منھ کہ اونکو منھ کے بل دوزخ مین کھینچینگے چوتھے اندھے پانچوین گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہونگے اور وہ اونکے سینون پر پڑی ہوگی اور اونکے مونھون سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اوس سے کراہت ہوگی ساتوین ہاتھ پاؤن کٹے ہوئے ہونگے آٹھوین آگ کی سولیون پر لٹکے ہوئے نوین قسم کے لوگون مین بڑی بدبو آتی ہوگی مردار سے بدتر دسوین قسم کے لوگون کو آگ کے جبے پہنائے ہونگے قطران سے اونکی کھالون مین چپکے ہوئے بندر سخن چین ہونگے سور حرام کھانے والے اوندھے سود خور اندھے حکم مین ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کامون پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جنکی

عہ رات عاشقون کی ... ہی
عہ قطران ... روغن ... ۱۲

بات اوسکے کام کے مخالف ہوتی ہی ہاتھ پانوں کٹے ہوے پڑوسیون کو ناحق ستانے والے شہولی پر لٹکے ہوے چغلخور اور حاکمون اور بادشاہون کی بات پر ناحق ورست اور بجا کہنے والے اور وہ جنسے بہت بدبو آتی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق روکنے والے اور آگ کے جبے پہنے ہوے تکبر اور ناز والے ہونگے وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور پھاڑا جائیگا آسمان اوس روز فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ تو ہو جائینگے دروازون کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائینگے یا دروازون کی کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہی وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور چلا دیے جائینگے یعنی اوڑا دیے جائینگے پہاڑ ہوا مین فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ پس ہونگے مثل سراب کے یعنی دیکھنے مین پہاڑ ہونگے مگر اجزا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہینگے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ تحقیق کہ دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی یعنی سب کو اوسپر سے گذرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہان منتظر کھڑے ہونگے کافرون پر عذاب کرنے کو اور کافر اونسے نہ بھاگ سکینگے یا اوس مقام پر جہان دوزخ کے فرشتے تو کافرون کے منتظر ہونگے اور جنت کے فرشتے مومنون کی نگاہبانی کیے ہونگے تاکہ صراط پر گذرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہین اور یہ جہنم ہوگی لِّلطَّاغِيْنَ کافرون کے واسطے جو حد سے گذرے ہوے ہین مَاٰبًا ۝ بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ ٹھہرنے والے اوس دوزخ مین مدتون تک معالم مین مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہ احقاب جو حق تعالی نے ذکر کیے تینتالیس حقبے ہین ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہی توضیح مین ہی کہ اس سے یہ مراد نہین ہی کہ کافرون کے عذاب کے واسطے مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ جو حقبہ گذرتا ہی اوسکے بعد دوسرا حقبہ آتا ہی ابدالآباد تک لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا نہ چکھینگے دوزخ مین یعنی نہ پائینگے بَرْدًا ٹھنڈک ہوا کی کہ اوس سے راحت پائین اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اونسے روکے اور بعضون نے کہا ہی کہ برد سے خواب مراد ہی یعنی اونکو جہنم مین نیند نہین ہی کہ آسائش پائین وَّلَا شَرَابًا ۝ اور نہ پینگے کوئی پینے کی چیز اِلَّا حَمِيْمًا مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہی کہ جب اوسے منھ کے پاس لائینگے تو منھ کی کھال وہین جل کر گر پڑیگی جب پینگے تو آنتین ٹکڑے ہو جائینگی وَّغَسَّاقًا ۝ اور پیپ جو اونکے زخمون سے بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہونگے یا زمہریر کہ اوس سے عذاب کیے جائینگے جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا وِّفَاقًا ۝ موافق اپنے کامون کے اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وے تھے کہ لَا يَرْجُوْنَ نہ ڈرتے تھے حِسَابًا ۝ آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اوسکے ثواب کے وَّكَذَّبُوْا اور تکذیب کرتے تھے بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کی جو نبیا علیہم السلام نے اونپر ظاہر کین كِذَّابًا ۝ تکذیب کرنا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز بندون کے اعمال مین سے طاعت معصیت وغیرہ اَحْصَيْنٰهُ گنا ہی ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہی كِتٰبًا ۝ لکھنا اور کہینگے ہم مشرکون کو کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو دوزخ کا عذاب فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ پس ہرگز نہ بڑھائینگے ہم تمکو ہمیشہ اِلَّا عَذَابًا ۝ مگر عذاب پر عذاب حدیث مین ہی کہ قرآن مین دوزخیون کے واسطے جو وعید کی آیتین ہین اون سب مین یہ آیت سخت ہی اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق

ع ۳

کہ پرہیزگارون کے واسطے مَفَازًا ۙ چھٹکارا ہی عذاب سے یا فوز و فلاح کی جگہ ہی کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ باغ ہین میوہ دار
درختون اور انگور کے درختون کے تخصیص فضیلت کی جہت سے ہی وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ اور اونکے واسطے لڑکیان ہین
انار پستان سب ہمجولیان تفسیر زاہدی مین ہی کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس ۳۳ برس عمر کے ہونگے اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ
عورتین اور مرد تینتیس تینتیس ۳۳ برس کی عمر کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ اور اونکے واسطے ہین شراب کے بھرے ہوے
جام زور پر لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنینگے متقی لوگ بیہودہ اور باطل باتین وَّلَا كِذّٰبًا ۚ اور نہ جھوٹ اور بعضون نے
یہ تفسیر کی ہی کہ جنت کی شراب پیکر جنتیون سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنینگے بخلاف اون شرابیون کے جو دنیا مین شراب
پیتے ہین کہ اونکی مجلسون مین ہذیان اور خلاف اور جنگ و جدال بہت ہوتا ہی جَزَآءً جزا دیجائیگی اونکو جزا مِّنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا ۙ عطا کیجائیگی اونکو اپنے فضل سے عطا وافی اور کافی
یعنی بس کرنے والی یا اونکے اعمال کے موافق رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمان اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو کچھ اون دونون کے درمیان ہین ہی الرَّحْمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہونگے اہل آسمان اور اہل زمین
مِنْهُ خِطَابًا ۚ خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ اوس سے بے اذن بات کرسکین یا اس بات پر کہ خدا سے
بات کرین اور اوسکے ثواب اور عذاب پر اعتراض کرین اسواسطے کہ سب مملوک ہین اور مملوک مالک نہین ہو سکتا يَوْمَ يَقُوْمُ
الرُّوْحُ وہ دن کہ کھڑا ہوگا روح فرشتہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ اور کھڑے ہونگے فرشتے صف باندھے ہوے روح ایک
فرشتہ ہی روحون پر موکل اور معین معالم مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اوس سے بڑا نہوگا وہ تنہا ایک صف ہوگا اور سب فرشتے
باوصف کثرت عدد اور عظمت جسد کے چند صفین اور وہ بڑائی مین سب کے برابر ہوگا عین المعانی مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی
کہ روح فرشتہ کا مقام چوتھا آسمان ہی اور ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتا ہی اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ روح ایک گروہ ہی آدمیون کی صورت اور آدمیون مین سے نہین قیامت کو ایک صف اونکی کھڑی ہوگی اور ایک صف
سب فرشتون کی اور یہ بھی کہتے ہین کہ روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ فرشتون کے ساتھ صف باندھینگے لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ
بات نہ کرینگے شفاعت کے باب مین اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر وہ کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکو اللہ تعالی کہ شفاعت کرو یعنی کوئی
شفاعت نہ کرینگے مگر اوسکی کہ خدا جسکی شفاعت کے باب مین اذن دے وَقَالَ صَوَابًا ۞ اور کہا اوسنے دنیا مین کلمہ توحید یعنی
مومنون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ وہ دن ہونا ہی ضرور ہوگا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو
شخص چاہے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۞ اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان و طاعت کے سبب سے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ بیشک ہمنے
ڈرایا تمکو عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہی اور اوسکا قرب تحقیق کی جہت سے ہی کہ اوسکا ہونا حق ہی يَّوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ جسدن دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اوسکے دونون ہاتھون نے یعنی اپنے کردار اچھے برے
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہیگا کافر اوس روز کہ يٰلَيْتَنِيْ کاشکے مین كُنْتُ تُرٰبًا ۞ ہوتا مین خاک یعنی ہرگز مین اس صورت پر

پیدا ہوا ہی نہوتا یا آج خاک رہتا او مجکو زندہ ہی نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ وحوش کو حشر کرکے جب خاک کرینگے تو کافر تمنا کرینگے
اور بعضے کہتے ہین کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہی اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب لگاتا تھا کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور اپنی تعریف اور بزرگی
کرتا تھا کہ مین آگ سے پیدا ہوں جب اوس نے آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد مومن کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ
کاشکے مین بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا آہی وہ روش یہ وہ بہ اور طنطنہ جو خاکیون کو ہی مخلوقات کے
طبقون مین سے کسی طبقہ کو نہین ہی مثنوی خاک اخوار و تیرہ دید ابلیس ✤ کرد انکارش آن حسود خسیس ✤ ماند غافل ز نور باطن او ✤ نشد
آگہ ز گنج کائن او ✤ بہر گنجے کہ ہست در دل خاک ✤ این صد اوادہ اند در افلاک ✤ کہ بجز خاک نیست مظہر کل ✤ خاک شو خاک تا بروید گل ✤

سورة النزعت مکیة	بسم الله الرحمن الرحیم ۝	وھی ست واربعون ایة
سورۂ نازعات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھیالیس آیتین ہین

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم کھینچنے والون کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی اون فرشتون کی قسم جو کافرون کی جان سختی سے
قبض کرتے ہین وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو نکالنے والے ہین مومنون کی روحین نکالنے کر
وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو پیرنے والے ہین پیرنا یعنی بدن کے اندر سطرح آتے جاتے اور دوڑتے ہین
جیسے پیراک پیرتے ہین فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پھر اون فرشتون کی قسم جو سبقت لیجانے والے ہین سبقت لیجانا باہم
فرمانبرداری مین فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ پھر قسم اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے ہین دنیا کے کام کی یعنی جبریل

وقف لازم

علیہ السلام جو ہواؤن اور لشکرون پر موکل ہین اور اسرافیل علیہ السلام کہ امور قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہین
اور میکائیل علیہ السلام کہ مینھ اور گھاس کی تقسیم اونسے متعلق ہی اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہین انکی قسم اور بعضون نے
کہا ہی کہ قسم اون تارون کی جو دوڑتے ہین مشرق سے مغرب تک اور چلنے والے ہین ایک برج سے دوسرے برج مین اور
تیرتے ہین آسمان مین اور ایک دوسرے پر پیشی لیجاتے ہین سیر مین اور تدبیر کرنے والے ہین اوس امر کی جو اونسے متعلق ہی
اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلون کا بدلنا یا غازیون کے گھوڑون کی قسم جو باگ کھچے ہوے جاتے ہین دار الاسلام سے
اور تسبیح کرتے ہین چلنے مین اور سبقت لیجاتے ہین صف جہاد مین اور اونکے سبب سے خدا کے دشمنون پر فتح اور
ظفر پانے کا کام تدبیر پاتا ہی یا بزرگ نفسون کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہین خواہشون سے اور خوشی کرتے ہوے عالم قدس مین
جاکر بلندی کے مراتب مین پیرتے ہین اور کمالات حاصل کرنے مین سبقت کرتے ہین یہانتک کہ مکمل ہوکر ہدایت و ارشاد کے
امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہین اور بہر تقدیر قسم کا جواب یہ ہی کہ تم قبرون سے زندہ کرکے پھر اوٹھائے جاؤگے اور
تمسے حساب لیا جائیگا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ یاد کرو وہ دن کہ ہلیگا ہلنے والا یعنی اوس دن کی ہیبت سے پہاڑ
اور زمین سب تھرائینگے جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ اور یہ حال نفخہ اولی کے وقت ہوگا

یعنی جب پہلی بار صور پھوکا جائیگا تو سب تھرّائینگے اور زندے ہول کے مارے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ۝ پیچھے آئیگا اوسکے پیچھے آنے والا یعنی نفخۂ ثانیہ کہ اوسکے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ لا دل اوس روز تھرّاتے اور ڈرتے ہونگے أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ م آنکھیں اون دل والون کی نیچی بند ہونگی يَقُولُونَ کہتے ہین جو بعث وحشر کے آج دنیا مین منکر ہین کہ ءَاِنَّا لَمَرْدُودُونَ کیا ہم پھیرے گئے ہونگے فِي الْحَافِرَةِ ۝ ط پہلی حالت پر یعنی ہمکو کیا مرنے کے بعد اوسی حالت پر پھیرینگے جو ہم رکھتے ہین ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہم ہو جائینگے عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ ط ہڈیان پرانی خاک ہو جانے کے قریب تو کیا ہمکو پھر زندہ کرینگے او ٹھٹھلائینگے قَالُوا پھر بولے ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہوگا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ م وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا اودھر یعنی اگر ہمکو حشر کی طرف رجوع ہوئی تو ہم نقصان او ٹھٹھلانے والے ہونگے ہو اسلئے کہ ہمنے تو ہمیشہ اوسکی تکذیب کی ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو فَإِنَّمَا هِيَ پس اسکے نہین کہ وہ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ لا ایک چیخ ہی یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھوک کہ سب خلائق اوسکے سبب سے زندہ ہو جائیگی فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ ط پھر اوس روے زمین مین ہونگے اور روہ زمین سفید ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہی بیت المقدس کے قریب جبل ریحا کے گرد کہ محشر اوس جگہ ہوگا حق تعالی جسقدر چاہیگا اوسے کشادہ کر دیگا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین ساہرہ کو خدا نے کچی چاندی سے پیدا کیا ہی اور اوسکا عرض وطول زمین دنیا کی ایسی چالیس زمینون کے برابر ہوگا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ م کیا نہین تیرے پاس آئی ای ہمارے حبیب بات موسی کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو قوم کی تکذیب پر تو تسلی دے اور مومنون کو وعدہ کی اور کافرون کو وعید کی خبر فرمائے إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ یاد کر جب پکارا موسی کو اوسکے رب نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ ج میدان پاکیزہ مین کہ طوی اوسکا نام ہی یا دو بار پاکیزہ ہوا ہی یا دو بار ندا کی گئی کہا اذْهَبْ جا رسالت کے ساتھ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ ز بیشک وہ حد سے گذرا ہی تکبر مین فَقُلْ هَلْ لَّكَ پس کہ اوس سے کہ ای حد سے گذرنے والے کچھ ہی تجکو میل اور رغبت إِلَىٰٓ أَنْ تَزَكَّىٰ ۝ لا اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَأَهْدِيَكَ اور کچھ تو چاہتا ہی کہ راہ دکھاؤن مین تجکو إِلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشَىٰ ۝ ج پس ڈرے تو اوسکے عذاب سے اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسی علیہ السلام خدا کے حکم سے فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اوسنے معجزہ طلب کیا فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝ ز تو دکھایا اوسے موسی نے بڑا معجزہ کہ عصے کو سانپ سے بدل دینا ہی فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝ ز پھر جھٹلایا فرعون نے موسی کو اور گناہگار رہو گیا خدا کے حکم مین یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدہا ہو گیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے نہین ہی بلکہ موسی کا جادو ہی ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ ز پھر پیٹھ کی موسی کی طرف یعنی اوسنے مونھ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا اونکا امر باطل کرنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اژدہا دیکھکر پیٹھ موڑی اور اولٹا بھاگا اور بھاگنے مین دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ ز پھر جمع کی اپنی قوم پھر ندا دی اونکو خود فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝ ز پھر بولا کہ مین تمہارا رب ہون بہت بلند اور بڑا یعنی جو بت میری صورت پر ہین سب خدا ہین اور مین سب سے بڑا خدا ہون امام قشیری قدس سرہ نے لطائف مین لکھا ہی کہ ابلیس یہ بات

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

وقف النبي صلی اللہ علیہ وسلم

سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہیں ہی میں نے آدم پر اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ کا دعوی کیا تھا مجھپر یہ بلا پہونچی یہ جو ایسی ترنگ ہانکتا ہی دیکھیے اسکا کام کس خرابی کو پہونچے فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پھر لیلیا اوسے خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ آخرت کی سختی مین کہ وہ جلانا ہی وَالْاُوْلٰى اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہی یا دو کلمون کے وبال مین اوسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی ہی کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور دوسرا کلمہ یہ ہی جو اوسنے کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ اور ان دونون کلمون مین چالیس برس کا فرق تھا شیخ رکن الدین علاء الدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجکو جوش ہوا تو مین منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو اونکی روح مین نے علیین سے اعلی مقام مین پائی تو مین نے مناجات کی کہ خدایا یہ کیا حال ہی فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہا اور منصور نے اَنَا الْحَقُّ دونون نے ایک دعوی کیا حسین حلاج کی روح علیین مین ہی اور فرعون کی روح سجین مین تو مجکو ندا پہونچی کہ فرعون خود بینی مین پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کر دیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا تو ان دونون کے دعوے مین بڑا فرق ہی مثنوی گفت فرعونی انا الحق گشت پست ✤ گفت منصوری انا الحق ہیں برست ✤ این انا را رحمت اللہ ای محب ✤ وان انا را لعنت اللہ در عقب ✤ زانکہ آن سنگ سیہ بد وین عقیق ✤ آن عدو نور بود وین عشیق ✤ آن انا ہو بود در سرای فضول ✤ نہ ز روی اتحاد و از حلول ✤ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ؀ تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے مین البتہ نصیحت اور عبرت پکڑنا ہی اوس شخص کے واسطے جسکی شان یہ ہی کہ ڈرتا ہی یہانتک کہ نافرمانی سے پرہیز کرکے حکم مانتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کیا تم ای بعث و حشر کے منکر و بہت سخت اور دشوار ہو پیدایش کی روسے اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ؀ یا آسمان اس بڑائی کے ساتھ کہ بنایا اوسکو تمہارے سر پر کہ رَفَعَ سَمْكَهَا اوٹھایا اوسکی چھت کو یعنی اوسکی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا فَسَوّٰىهَا ؀ پھر اوسکو سیدھا اور برابر کر دیا نے کچھ فتور اور قصور رکھے وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا اور تاریک کیا اوسکی رات کو وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ؀ اور نکالا اوسکے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہی کہ دن رات کے پیدا ہونے کا سبب آسمان کی گردش ہی امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دنیا مین رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اسوجہ سے کہ آسمان آفتاب اور ماہتاب پیدا ہین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین کو آسمان پیدا کرنے کے بعد دَحٰىهَا ؀ بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس بات پر ہین کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہی اور اوسکا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا بچھائی ہوئی زمین سے مَآءَهَا اوسکا پانی چشمے اور نہرین پھاڑکر اور جاری کرکے وَمَرْعٰىهَا ؀ اور نکالین گھاس اوگنے کی جگہین اور چرا گاہین اوسکی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ؀ اور پہاڑون کو محکم اور پائدار کر دیا زمین کا بچھانا پہاڑون کا مضبوط جمانا نہرین چرا گاہین ظاہر کرنا مَتَاعًا لَّكُمْ فائدے کے واسطے ہی تمہارے لیے وَلِاَنْعَامِكُمْ ؀ اور تمہارے چارپایون کے واسطے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ؀ پھر جب آئیگی بڑی بلا اور بڑی ہول جو قیامت کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہی کہ دوزخیون کو دوزخ کی طرف ہنکائینگے اور جنتیون کو جنت مین پہونچائینگے اِذَا کا جواب محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اوسوقت ہوگا جو کچھ ہوگا یَوْمَ

يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ جسدن کہ یاد کریگا انسان مَا سَعٰى ۝ اوسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اوسنے عمل مین یعنی نامہ اعمال اوسکے ہاتھ مین دینگے کہ پڑھے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِمَنْ يَّرٰى ۝ اوس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہی یعنی اسطرح دوزخ ظاہر کیجائیگی کہ جو بینائی والا ہی وہ دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ پھر جو کوئی حد سے گذرا اور نہ ایمان لایا ہو وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اور اختیار کیا اوسنے دنیا کی زندگی کو یعنی راہ آخرت جانا بھول کر اوسکا کام نہ بنایا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو بیشک دوزخ وہ اوسکے رہنے کی جگہ ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ اور مگر جو شخص ڈرا مَقَامَ رَبِّهٖ اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی عتاب اور عرض کے موقف مین وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور منع کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اوسکی آرزو سے یعنی حرام اور ناشایستہ تمنات فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ تو یقینی جنت وہ اوسکے آرام کرنے کی جگہ ہی فصول مین ہی کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ کا قصد کرے اور اوسپر قادر ہو اور نفس کے خلاف کرکے خدا سے ڈرے اور اوس کام سے باز رہے نظم گر نفسے نفس بفرمان تست ؏ درکفش آور کہ بہشت آن تست ؏ نفس کشد ہر نفسے سوے پست ؏ ہر کہ خلافش نفسے زد برست ؏ يَسْــَٔلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ قیامت سے اور کہتے ہین اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ کب ہی اوسدن کا قائم ہونا اور کس زمانہ مین آئیگا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ کس چیز مین ہی تو اوسے یاد کرنے سے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق تعالیٰ سے پوچھین ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز پر ہی یعنی اوسکا جاننا تیرا حق نہین ہی اوسے ہرگز نہ پوچھنا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ تیرے رب کی طرف ہی قیامت کا علم یعنی کسی کو اوسکی خبر نہ دیگا اسواسطے کہ اوسپر اطلاع خاصہ وہی حضرت جل شانہ کا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ بیشک تو ڈرانے والا ہی اوسے جو ڈرے قیامت سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ کافر يَوْمَ يَرَوْنَهَا جسدن دیکھینگے قیامت کو جسکے آنے کا وقت پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً دیر نہین کی اونھون نے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام اوس دن کی اَوْ ضُحٰىهَا ۝ یا صبح اوسکی جسکی شام مذکور ہوئی یعنی اوس روز کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت بھول جائینگے اور ایسا سمجھینگے کہ دنیا مین نہ رہتے تھے مگر ایک شام یا صبح

سورۃ عبس مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اثنتان واربعون اٰیۃ
سورۂ عبس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بیالیس آیتین ہین

ع ۲۰ — آیاتھا ۴۲ — رکوعھا ۱ — کلماتھا ۱۳۳ — حروفھا ۵۳۳

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین حاضر ہوے اور حضرت روساء قریش کو دعوت اسلام کرنے مین مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی بیٹھا ہی اور آپ اوس سے باتون مین مشغول ہین آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ ہوے اور چین بجبین ہوے اور عبد اللہ کی طرف سے منھ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ تیوری چڑھائی اور منھ

پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ؕ اس سبب سے کہ آیا اوسکے پاس اندھا یعنی عبداللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے مین عبداللہ کا عذر ظاہر فرماتا ہی وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤی ۙ اور کس چیز نے تجکو علم دیا شاید عبداللہ بن اُم مکتوم پاک ہوگنا ہون سے اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ؕ یا نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے اوسکو تیرا نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۙ مگر وہ جو بے پروائی کرتا ہی ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ؕ تو تو اوسکی طرف مُنھ کرتا ہی یعنی اوسکے ایمان کی حرص پر اوس سے متوجہ ہوتا ہی وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی ؕ اور نہین ہی تجپر وبال سکا کہ وہ بے پروا پاک نہو اسلام قبول کرکے اسواسطے کہ تجپر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی ۙ اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑا ہوا تعلیم کی طلب مین یعنی عبداللہ بن اُم مکتوم وَهُوَ یَخْشٰی ۙ اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا تیرے پاس آکر کافرون کی ایذا سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ج تو تو اوس سے مُنھ پھیر کر اورون کی طرف متوجہ ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل یہ آیتین پڑھتے تھے تو آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوتا تھا لباب مین لکھا ہی کہ اوس سرو جویبار رسالت کی نرگس ایک ساعت بے آب و تاب ہو گئی یعنی جہان آپکی نگاہ مین تیرہ و تار ہو گیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرۂ مبارک کا رنگ مکہ معظمہ کی دیوارون کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور اونھین پھیر کر مسجد مین پھر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اونکا دل خوش کیا اور اونکو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ اونکو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ یعنی مرحبا اوس شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اوسکے باب مین میرے ربنے اور لڑائی پر جاتے وقت دوبار آپنے مدینہ منورہ مین اونکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہیے کہ یہ صورت جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہاد سے آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپکی کراہت ابن ام مکتوم کے سو ادب سے تھی کہ اونھون نے آپکی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور تھے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ حقا کہ یہ قرآنی آیتین نصیحت ہین خلق کو فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ پھر جو چاہے یاد کرے اوسے اور اوسکے سبب سے نصیحت پکڑے اور یہ نصیحتین لکھی گئی ہین فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ اون صحیفون مین جو بزرگ کیے گئے ہین خدا کے نزدیک مَّرْفُوْعَةٍ اوٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍ ۙ پاک سب عیبون سے بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ ہاتھ مین لکھنے والون کے یعنی فرشتون کے کہ لوح محفوظ سے اونھون نے لکھ لیے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ فرشتے کریم اور مہربان ہین مومنون پر کہ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین بَرَرَةٍ ؕ نیک قُتِلَ الْاِنْسَانُ لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہی کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داماد تھا آخر کو آپکی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ کَفَرْتُ بِرَبِّ النَّجْمِ اِذَا هَوٰی یعنی کافر ہوا مین عتبہ قسم ہی تارے کے رب کی جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نفرین کی اور بددعا دی کہ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ یعنی الٰہی اس کافر پر مسلط کردے ایک کتا اپنے کتون مین سے اور تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ شیر اوسکا سر نوچ لیگیا اس سبب مین

وقف لازم

حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہی غرضکہ حق تعالی اوسپر لعنت کرکے فرماتا ہی کہ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ کیا سخت کافر ہی خلق بھر مین کچھ نہین خیال کرتا کہ خدانے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہی اوسے مِنْ نُّطْفَةٍ مقدار آب منی خَلَقَهٗ پیدا کیا ہی فَقَدَّرَهٗ ۝ پھر اندازہ ظاہر کیا اوسکا اعضا اور شکلون اور ہیئتون سے ماں کے پیٹ مین ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کر دی اوسکو کہ پیدا ہوا اور نشو و نما پائی یہانتک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مار ڈالا اوسے اوسکی انتہاے عمر مین فَاَقْبَرَهٗ ۝ پھر خاک مین گاڑا اوسے کہ مردار کی طرح سر راہ نہ پڑا رہے ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جب چاہیگا زندہ کریگا اوسے اور پھر زندہ کرنے کا وقت اوسکی مشیت سے متعلق ہی كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ حقا کہ نہین ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اوسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا نہ کیا اور ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آدمی مراد ہین اسواسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق کماحقہ نہین ادا کیے اور نہ ادا کرسکتا ہی قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد + ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند کہ بجا آورد + فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ پس چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے کھانے کی طرف بچشم عبرت سے اور دیکھے تو کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ یہ کہ گرایا ہمنے پانی ابر سے گرانے کر ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ پھر پھاڑی ہمنے زمین پھاڑنے کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ پھر اوگایا ہمنے زمین مین دانہ کہ اوسے غذا کرسکین جیسے گیہون جو اور مثل اسکے وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ اور انگور اور سیب وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ اور باغ چہار دیواری کھچے ہوئے گھنے گنجان بہت بڑے بڑے درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ اور میوے تر اور خشک یا چراگاہ یہ سب ہمنے کیا مَّتَاعًا لَّكُمْ تمہارے فائدے کو وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ اور تمہارے چارپایون کے فائدے کو فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ پھر جب آئیگی آواز بہری کر دینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سنیگا بہرا ہو جائیگا اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہی اور اِذَا کا جواب یہ ہی کہ دیکھوگے بہت ہولین اور شدتین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ وہ دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ ۝ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے باوصف اسکے کہ اوسکے حق بہت ہین وَاَبِيْهِ ۝ اور اپنے باپ سے باوصف اسکے کہ اوسکی شفقت اور مہربانی کا جوش اپنے اوپر دیکھا ہی وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اوسکی مونس تھی وَبَنِيْهِ ۝ اور اپنے فرزندون سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر مرد کے واسطے اہل قیامت مین سے يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ اوسدن ایک کام ہی کہ اوسے دوسرے کام سے بازرکھیگا اس باب مین حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہی حکایت نظم کشتیے آورد در دریا شکست + تختۂ زان جملہ بر بالا نشست + گربہ و موشے بران تختہ بماند + کارشان بایکدگر بیچارہ ماند

نے زگر بہ موش دار وے گریزہ بے زموش آن گربہ را چنگال تیز ✤ ہر دو شان از ہول دریاے عجب ✤ در تحیر باز ماندہ خشک لب ✤ در قیامت نیز این غوغا بود ✤ یعنی آنجا نے تو وے ما بود ✤ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ بہتیرے چہرے ہونگے اوس روز تابان اور درخشان نور ایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ خندان اور شادمان دوزخ سے نجات پانے اور جنت مین پہونچنے کی وجہ سے وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ اور بہتیرے چہرے ہونگے اوس روز غبار آلودہ تیرہ و تار کفر اور عناد کے سبب سے تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ گھیریگی اونھین تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے اُولٰٓئِكَ هُمُ وہ لوگ جنکے چہرے سیاہ اور گرد آلودہ ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ وہ ہین کافر جھوٹے ریاکار تباہکار بدکردار

سورۃ کورت مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	تسع وعشرون آیۃ
سورہ تکویر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

حضرت عبد اللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا آنکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اوسے چاہیے کہ پڑھے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اوسکے نور کا انبساط یعنی پھیلنا زائل ہو مراد یہ ہی کہ بے نور ہو جائے وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ اور جب ستارے گندلے ہو جائین وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ اپنی جگھون سے اوکھڑ کر چلین ہوا مین روئی کی طرح وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیان جننے کے قریب پہونچی ہوئین کہ عرب کے مالون مین سے بہت نفیس مال ہی چھوڑ دی جائین یعنی کسی کو اونکے چرانے کی پروا نہ رہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائین اور ایک دوسرے سے ملین اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر پہونچانے کی مجال نہو خلاف عادت وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا ملائے جائین کھاری میٹھے کہ سب ملکر ایک دریا ہو جائے یا ٹھنڈا کر دین یا سب دریاؤن کو گرم کر کے جھونک دین فتوحات مین ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر متی تعود نارا یعنی اے دریا کب عود کریگا تو آگ کی طرف وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جب نفسون کو جوڑا کرین یعنی ہر ایک کو اوسکے مثلون کے ساتھ رفیق کرین جیسے صالح کو صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنون کو حور عین کے ساتھ جفت کرین اور کافرون کو شیاطین کے ساتھ یا روحون کو بدنون سے ملائین وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ اور جسوقت لڑکیان زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جائینگی یعنی اونکے قاتلون سے اونکا حال پوچھینگے کہ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ کس گناہ پر مار ڈالی گئین زمانہ جاہلیت مین اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے یا ننگ و عار کے مارے لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالے نے فرمایا کہ اونکے قاتلون سے سوال کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ لڑکی سے پوچھینگے کہ تو کیون قتل کی گئی اور اس سوال سے یہ فائدہ ہی کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بیگناہ قتل کیا ہی تا کہ اوسکا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَاِذَا الصُّحُفُ

رکوعہا ۱ آیاتہا ۲۹ کلماتہا ۱۰۴ حروفہا [illegible]

نُشِرَتْ ○ اور جسوقت اعمال نامے جو بند ہون کھولے جائین لپیٹے ہونگے کھولے جائین وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ○ اور جسوقت آسمان اوکھاڑا جائے او لپیٹا جائے وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ○ اور جسوقت دوزخ دہکائی جائے یعنی خدا کے غضب سے دہک اوٹھے زیادہ سے زیادہ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ○ اور جسوقت جنت قریب کیجائے خدا کے دوستون سے تو عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ○ جان لیگا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہو گی نیک اور بد کام جب تک آدمی یہ بارہ حال جو مذکور ہوے انمین سے چھ زمین دنیا پر چھ زمین محشر پر نہ دیکھ لیگا نہ جانیگا کہ کیا کیا ہی اور جب جانیگا تو دیکھیگا کہ ہر نیکی پر ایک بزرگی اور عطا ہی اور ہر برائی پر ایک ملامت اور عتاب ہی تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیون زیادہ نہ کی اور بدی پر غم کھائیگا کہ مینے کیون کی اور وہ حسرت اور غم کچھ فائدہ نہ دیگا نظم توامروز فرصت غنیمت شمار + کہ فردا ندامت نیاید بکار + بکوش ای توانا کہ فرمانبری + کہ در ناتوانی بسے غم خوری + فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○ پھر قسم کھاتا ہون مین اون ستارون کی جو دن کو چھپ جاتے ہین الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ○ جانے والے اپنے غروب ہونے کی جگہون مین چھپ جانے والے شعاع آفتاب مین کشف الاسرار مین ہی کہ ان ستارون سے خمسہ متحیرہ مراد ہین یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا خنوس پھرنا ہی اور کنوس ٹھہرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ خنس پہاڑی گاے ہی اور کنس ہرن وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ○ اور قسم رات کی جب آگے آئے اور ہوا کو تاریک کردے یا جب پیچھے جائے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ کلمہ اضداد سے ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ○ اور قسم صبح کی جب دم لے یعنی طلوع کرے اور اوسکا دم لینا اوسکے طلوع کی ابتدا ہی یہ قسمین کھاکر ارشاد فرماتا ہی کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ بیشک قرآن البتہ پڑھنا بھیجے ہوے کا ہی جو بزرگ ہی خدا کے نزدیک یعنی جبریل علیہ السلام تبیان مین ہی کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین پہلے قول کے موافق ذِيْ قُوَّةٍ جبریل علیہ السلام کی صفت ہی یعنی وہ قوت والے ہین موتفکات اوکھاڑنے اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کرنے مین عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ○ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ○ حکم مانا گیا فرشتون کے درمیان یعنی جو کچھ وہ کہے سب آسمانون مین فرشتے اوسکا حکم مانتے ہین امانتدار وحی پہونچانے مین اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہون تو وہ طاعت مین صاحب قوت ہین خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہین مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہین امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہین وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ○ اور نہین ہی تمہارا صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ○ اور تحقیق کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○ اور نہین ہی پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ اوسے وحی پہونچے بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دے اور تمسے چھپائے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ○ اور نہین ہی قرآن بات شیطان راندے گئے کی فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ○ پھر کہان تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہی اوس سے کیون منھ موڑتے ہو اِنْ هُوَ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِكْرٌ

لِلْعٰلَمِیْنَ ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ بدل ہی عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہی اوس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْکُمْ تم مین سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝ یہ کہ مستقیم ہوجائے راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابو جہل نے سنی تو بولا کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہی اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہی اگر ہم چاہین تو مستقیم ہوجائین نہ چاہین تو نہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو استقامت اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ مگر یہ کہ چاہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ع رب سب اہل عالم کا اور تمھارے چاہنے کو کچھ اثر نہین ہی شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا نے تجکو سب وصفون مین عاجز کیا ہی تو نہین چاہتا مگر اوسکی مشیت سے اور تو نہین کرتا مگر اوسکی قوت سے اور تو حکم نہین مانتا مگر اوسکے فضل سے اور تو گناہگار نہین ہوتا مگر اوسکے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجکو چھوڑ دیتا ہی پھر تو کیا کام رکھتا ہی اور کس کام پر ناز کرتا ہی حال آنکہ تجکو کچھ قوت اور قدرت نہین ہی **شعر** زسرتا پا ہمہ پیچیم در پیچ + چہ باشد سربسر پا پیچیم در پیچ +

۲۹ ع ربع

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَہِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً
سورۂ انفطار مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائے وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جسوقت تارے گر جائین تبیان مین ہی کہ تارے قندیلون کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیرون مین لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب اہل آسمان مر جائینگے تو زنجیرین اونکے ہاتھون سے گر پڑینگی اور تارے زمین پر آپڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا جاری کیے جائین یعنی بعض کو بعض مین کھولدین اور سب ایک دریا ہو جائے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبرین تلے اوپر کردی جائین یعنی خاک کو شورش مین لائین تاکہ اوسمین جو دفن ہین مردے وغیرہ وہ ظاہر ہوجائین اور مُردے جی اوٹھین تو عَلِمَتْ نَفْسٌ جان لیگا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ۝ اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ جانیگا ہر شخص کہ اوسنے اول عمر مین کیا کیا اور آخر عمر مین کیا کیا اوسوقت جب کافرون سے خطاب ہوگا کہ یٰٓاَیُّہَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ ای آدمی کس چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہو گیا بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ۝ اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہی کہا ہی کہ اوسکا فریب دینے والا اوسکا دشمن ہی جو اوسکے ساتھ مسلط تھا یعنی شیطان یا اوسکا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کا نزول ابو الاسدین کی شان مین ہی کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور کوئی سختی اوسپر نہ پہونچی اس مقام پر اوسے فرماتا ہی کہ تجھے کس چیز نے غرہ کردیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہو گیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ہو گیا تھا علما کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ یہ خطاب عام ہی سب آدمیون سے اسکے معنی یہ ہین کہ ای انسان کس چیز نے تجکو مغرور کردیا کہ تو

گناہگار ہوگیا خدا کے حکم مین اور اوسکی نافرمانی مین دلیر ہوگیا شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھسے سوال کرے تو مین کہون غرّنی کرمک یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کردیا معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت کہتے ہین کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندہ کو تعلیم کرنے کی جہت سے ہی تاکہ بندہ کہے کہ مین فریب مین آیا تیری کریمی کے سبب سے **نظم** چون تو دادی مژدہ لَاتَقْنَطُوْا + من چرا ترسم ز عصیان و عتو + چون تو ہر شکستہ را سازی درست + پس خطا ہا برامید عفو تست + **الَّذِیْ خَلَقَكَ** ایسا خدا ہے جسنے تجکو پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا **فَسَوّٰىكَ** پھر درست کیے تیرے اعضا اور اجزا **فَعَدَلَكَ ○** پھر پھیر اتجکو اور حیوانون کی خلقت سے اور صاحب تمیز کردیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اونکی خلقت سے جدا ہی **فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ○** جس صورت مین چاہا ترکیب دی تجکو اور ایک عضو مین دوسرا عضو اور ایک جزو سے دوسرا جزو ملا دیا **كَلَّا** نہین ہی ایسا جیسا تم گمان کرتے ہو کہ قیامت نہوگی **بَلْ تُكَذِّبُوْنَ** بلکہ تم تکذیب کرتے ہو **بِالدِّیْنِ ○** روز جزا کی عناد کی راہ سے **وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ** اور یقینی تمپر یعنی تمہارے افعال اور اقوال پر **لَحٰفِظِیْنَ ○** البتہ نگاہبان ہین فرشتے **كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ○** بزرگ خدا کے نزدیک لکھنے والے روز تمہارے اعمالنامے **یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ○** جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اپنے علم کی رو سے لکھتے ہین **اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ○** بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت مین ہین **وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ○** اور تحقیق کہ جھوٹے اور حشر کے منکر البتہ دوزخ مین ہین **یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ○** داخل ہونگے اوسمین روز حساب یعنی قیامت کے دن **وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِیْنَ ○** اور نہین ہین فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکلینگے **وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ○** اور کس چیز نے علم دیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ کیا ہی جزا اور حساب کا دن **ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ○** پھر تو کیا جانے کہ کیا ہی روز شمار یہ مبالغہ اوس روز کی شان کی تعظیم کی جہت سے ہی یعنی اوسکی کیفیت کوئی نہین دریافت کرسکتا **یَوْمَ لَا تَمْلِكُ** وہ دن کہ مالک نہ ہوگا **نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْــٴًـا** کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت کا یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھیگا کہ اپنی قوت یا قدرت سے کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے **وَ الْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ○** اور حکم اوس روز خدا کے واسطے ہی جسے اور جسکے حق مین چاہیگا مرتبہ شفاعت عطا کریگا جسے چاہیگا جنت مین داخل فرمائیگا جسے چاہیگا دوزخ مین بھجوائیگا +

۱۹ع ربع

سورۃ المطففین مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی ست وثلثون آیۃ
سورہ تطفیف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھتیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ اہل مدینہ تول ناپ مین بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوے تو اثنائے راہ مین یہ سورت نازل ہوئی کہ **وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ○** وائے واسطے کم کرنے والون کے تول ناپ مین کہتے ہین کہ مدینہ مین ایک مرد تھا کہ اوسے ابو جہینہ کہتے تھے وہ دو صاع

رکھتا تھا ایک بہت بڑا کہ اوس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اوس سے بیچتا تھا حق تعالیٰ نے اوسکی شان مین یہ آیت بھیجی الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا وہ لوگ جو لیتے ہین پیمانہ سے عَلَى النَّاسِ لوگون سے اپنے واسطے تو يَسْتَوْفُوْنَ ۝ پورا لیتے ہین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اور جب ناپتے ہین اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ یا تولتے ہین لوگون کے واسطے تو اونکے حق گھٹاتے ہین اور اونکو نقصان پہونچاتے ہین فصول سبعین مین ہی کہ جو کوئی تول ناپ مین کمی کرتا ہی کل قیامت کے دن اوسے دوزخ کے گڑھے مین ڈال کر آگ کے دو پہاڑون کے بیچ مین بٹھائینگے اور حکم دینگے کہ ان دونون کو تول اور ناپ پس وہ اونکو تولنے ناپنے لگیگا اور جلیگا بیت توکم دہی و بیش ستانی بکیل و وزن ٭ روزی بود کہ از کم و بیشت خبر کنند ٭ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ کیا نہین جانتے اور یقین نہین رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہین کہ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ یہ کہ وہ لوگ اوٹھائے گئے ہونگے لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اوس دن کے واسطے جو بڑا ہی يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ جس دن کھڑے ہونگے لوگ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچیگا کھڑے ہی رہینگے اور وہ ہیبت کا مقام ہوگا کہ اہل عرصات تین سو برس کھڑے رہینگے اور کسی کو بات کی مجال نہو گی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین شفاعت کرینگے اور خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف مین لائینگے اور یہ شفاعت کبری ہوگی كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ حقا کہ کافرون کے نامۂ اعمال لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ سجین مین ہونگے اور وہ ایک بڑا پتھر ہی اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافرون کی جگہ ہی اور کافرون کے نامۂ اعمال وہان ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فاجرون کے اعمالنامے آسمان پر لیجاتے ہین آسمان اوسکے قبول سے انکار کرتا ہی وہان سے پھیرلاتے ہین زمین پر وہ بھی قبول نہین کرتی تو ساتوین زمین کے نیچے لیجاتے ہین سجین مین جو ابلیس اور اوسکے لشکر کی جگہ ہی اور وہان رکھتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّيْنٌ ۝ کیا ہی سجین یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامۂ اعمال کی جگہ ہی کہ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ ایک کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی گئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھیگا جان لیگا کہ اوسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ یہ ایک کلمہ ہی سب برائیون کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اوس روز تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ جنھون نے تکذیب کی ہی بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا کی اور اوسے باور نہین رکھا ہی وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اور تکذیب نہین کرتا اوس روز جزا کی اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ مگر ہر ظالم حد سے گذرا ہوا گنہگار اور بے باک کہ اِذَا تُتْلٰى جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا اوسپر آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کہتا ہی جہل اور حق سے انکار کی شدت سے کہ یہ کہانیان ہین اگلون کی كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ سكتہ رَانَ بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈالدیا ہی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر یا انکار کا زنگ وسیر لگا دیا ہی مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اوسے جو تھے وہ کہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیون کی شامت سے اونکے دلون کو زنگ کھا گیا اور وہ بیکار ہوگئے حدیث مین ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی تو ایک سیاہ نقطہ اوسکے دل مین پڑتا ہی یہانتک نوبت پہونچتی ہی کہ اوسکا تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ دیدار

الٰہی سے يَوْمَئِذٍ اوس روز لَّمَحْجُوبُونَ آڑ مین کیے گئے ہونگے یعنی اوس سے منع جدا محروم حجاب کیے گئے ہونگے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس آیت کے معنی پوچھے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنون کو آڑ مین رکھیگا تاکہ اوسکا دیدار نہ دیکھین اور اپنے دوستون پر تجلی فرمائیگا تاکہ وہ دولت دیدار سے مالامال ہون امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ لَّمَحْجُوبُونَ کفار کی شان مین وارد ہوا اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ مومنون کو دولت دیدار حاصل ہوگی اور دوست محجوب نہونگے کہ اوسوقت دوست اور دشمن کے درمیان فرق ظاہر ہوگا

قطعہ گوئی بہشت میہمانی ست ✤ بے دیدن میزبان چہ باشد ✤ چون دشمن و دوست را حجاب ست ✤ پس فرق دران میان چہ باشد ✤

ثُمَّ إِنَّهُمْ پس تحقیق کہ تکذیب کرنے والے لَصَالُو الْجَحِيمِ داخل ہونے والے ہین دوزخ مین ثُمَّ يُقَالُ پھر کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ یہ عذاب وہ عذاب ہی کہ تھے تم اوسکی تُكَذِّبُونَ تکذیب کرتے كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ حقا بہ تحقیق کہ کتاب نیکون کے اعمال کی لَفِي عِلِّيِّينَ علیین مین ہوگی ساتوین آسمان پر عرش کے نیچے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عرش کا داہنا پایہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سدرۃ المنتہی ہی وَمَا أَدْرَاكَ اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ مَا عِلِّيُّونَ کیا چیز ہی علیین یعنی ایک بلند مقام یا مکان ہی یا نیکون کی کتاب كِتَابٌ مَّرْقُومٌ کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھے وہ جان لے کہ اسمین بالکل نیکیان ہین يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ حاضر ہوتے ہین اوس کتاب پر ملائکہ مقرب جو علیین مین رہتے ہین یعنی اوسکے استقبال کو جاتے ہین اور اوسکی حفاظت کرتے ہین اور قیامت کے دن اوسپر گواہی دینگے إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ تحقیق کہ نیک پاک لوگ بہشت مین ہین عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ آراستہ تختون پر دیکھتے ہین ایسی چیز کو کہ اوس سے خوش ہوتے ہین یا کافرون کو دوزخ مین دیکھتے ہین اور اونکا عذاب مشاہدہ کرتے ہین تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ پہچانیگا تو اے دیکھنے والے اونکے چہرون مین نَضْرَةَ النَّعِيمِ تازگی بہشت کی نعمتون کی اور اوسکی لذتون کی طراوت يُسْقَوْنَ پلائے جاتے ہین یعنی اونکو پلاتے ہین مِن رَّحِيقٍ شراب خالص سفید خوشبو مَّخْتُومٍ مہر کیے ہوے اوسکے برتن خِتَامُهُ مِسْكٌ مہر اوسکی لاکھ کی جگہ پر مشک ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے پینے کا ختم مشک کی خوشبو پر ہی اور مہر اس جہت سے کرینگے تاکہ کسی کا ہاتھ اوسپر نہ پہونچے اور ابرار لوگ خود اوسکی مُہر توڑین وَفِي ذَٰلِكَ اور اس شراب مین فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنے والے یعنی ایسا عمل کرین کہ اوسکے سبب سے اسکے پینے کے مستحق ہوجاوین وَمِزَاجُهُ اور میل شراب کا مِن تَسْنِيمٍ چشمہ تسنیم کے پانی سے ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ تسنیم اوس پانی کا نام ہی جو عرش کے نیچے سے بہشت مین ٹپکتا ہی اور جنت مین جتنی پینے کی چیزین ہین یہ پانی اون سب مین اشرف اور بہتر ہی عَيْنًا يَشْرَبُ یعنی ایسا چشمہ کہ پیتے ہین بِهَا الْمُقَرَّبُونَ اوس چشمے سے بارگاہ عنایت الٰہی کے مقرب لوگ یعنی یہ مقرب لوگ صرف یہی پینگے اور ملایا ہوا ابرار لوگون کو دیا جائیگا صاحب انوار نے فرمایا ہی کہ مقرب لوگ چونکہ ماسوا کی طرف مشغول نہین ہوے یعنی غیر کی محبت کو خدا کی محبت سے نہین ملایا ہی اونکے پینے کی چیز

خالص بے میل ہی اور وہ لوگ جنکی محبت ملی ہوئی ہوا ونکے پینے کی شراب مین بھی دوسری چیز ملی ہوگی **بیت** ما شراب عیش
میخواہیم بے دُردی و غم * صاف نوشان دیگراند و دُرد نوشان دیگراند * بحر الحقائق مین ہی کہ رحیق اوس شراب کی طرف اشارہ ہی
جو خالص ہی کونین کے خمارون کی کدورت سے اور اونکے ظروف سر مُہر اولیا اور اصفیا کے دل ہین کہ اونپر مُہر مشک محبت ہی اور
تسنیم اعلیٰ مراتب محبت ہی یعنی محبت ذاتیہ اور مقرب وہ لوگ ہین جنکو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہی اور جب تک
فرش قرب پر مجلس اُنس اور ریاض قدس مین ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتون کے بھید کی بو اوسکے
مشام جان مین نہین پہونچتی **بیت** سرمایۂ ذوق دو جہان مستی عشق ست * آنہا کہ ازین می نچشید ند چہ دانند * لکھا ہی کہ رؤسا ے
قریش جب فقیر صحابہ کو دیکھتے جیسے حضرت عمار خباب صہیب بلال اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کو تو انسے ہنسی و مسخرا پن کرتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ **اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا** بیشک وہ لوگ جنھون نے شرک کیا **كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** ہین اون لوگون سے
يَضْحَكُوْنَ کہ ہنستے ہین **وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ** اور جب گذرتے ہین مومنون کے ساتھ **يَتَغَامَزُوْنَ** تو غمزہ کرتے ہین
آنکھون سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہین کشاف مین ہی کہ ایک دن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک مسلمان کے ساتھ جاتے تھے
منافقون کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابرو سے اشارے کرکے ہنسی و مسخرا پن کیا اور اپنے یارون کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا سردار ہمارا
رئیس آج اَصلع تھا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی مین نہ پہونچے تھے
کہ یہ آیتین نازل ہوئین کہ مجرم اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہین **وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا** اور
جب پھرتے ہین **اِلٰٓى اَهْلِهِمُ** اپنے لوگون کی طرف تو **انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ** پھرتے ہین خوش خرم اوس بات پر
جو کی ہی **وَاِذَا رَاَوْهُمْ** اور جب دیکھتے ہین کافر اور منافق مومنون کو تو **قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ** کہتے ہین ایک
دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمدؐ کی متابعت کرتے ہین **لَضَاۗلُّوْنَ** البتہ گمراہ ہین **وَمَآ اُرْسِلُوْا** حال آنکہ نہین
بھیجے گئے ہین کافر اور منافق **عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ** مومنون پر نگاہبان کہ اونکی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دین
فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس قیامت کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہین **مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ**
کافرون کے حال سے ہنسینگے **عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ** جواہر کے جڑاؤ تختون پر بیٹھے ہوئے دیکھینگے
اونکو کہ دوزخ مین کسطرح اونپر عذاب ہوتا ہی اور زنجیرون طوقون مین کیونکر جکڑے ہوے ہین صحابہ کا قول ہی
کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیون سے کہینگے کہ جنت مین چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑینگے جب اوس
دروازے پہ پہونچینگے تو جنت کے دربان دروازہ بند کر دینگے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھرینگے
مومن لوگ اس حال سے ہنسینگے **هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ** کیا جزا دیے گئے کافر **مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ**
اون کامون کی جو تھے دنیا مین کرتے ہنسی اور مسخرا پن یعنی مومنون کے دلون کی تسلّی کے واسطے ہمنے اونکے
دشمنون کو جزا دی کہ دنیا مین کافر جو مومنون پر ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافرون کے حال پر ہنستے ہین

سورۃ انشقت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس و عشرون اٰیۃ
سورۃ انشقت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پچیس آیتین ہین

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائیگا فرشتون کے اوترنے کو وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور سنے اور حکم مانے اپنے رب کا اور سزا وار ہوا ہی آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جسوقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑون اور دریاؤن کو بیچ سے اوٹھالین اور اوسے چوڑان مین کھینچین وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالدے جو کچھ اوسکے اندر ہی خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہوجائے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور فرمانبردار ہوجائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان ثواب اور عذاب دیکھیگا يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہی رنج اور کوشش کے ساتھ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جد اور جہد کے ساتھ فَمُلٰقِيْهِ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہی اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کی جزا کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ نوشتہ اوسکے اعمال کا اوسکے داہنے ہاتھ مین فَسَوْفَ يُحَاسَبُ تو قریب ہی کہ حساب کیا جائے حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ حساب آسان بے تنگی اور بے جھگڑے وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ اور پھریگا اپنے لوگون کی طرف یعنی مومنون کے گروہ کی جانب یا اپنے قبیلے کے مسلمانون کی طرف یا اپنی جوروون حورعین کی طرف مَسْرُوْرًا ۝ خوشحال اوس سبب سے جو بھلائی اور بزرگی اوسنے پائی ہو وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ اوسکا نامہ اعمال اوسکے پیٹھ پیچھے اور دھر اوسکا نامہ اعمال اوسکے ہاتھ مین رکھینگے اودھر یہ شخص فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ جلدی پکاریگا یعنی تمنا کریگا ہلاکت کی یا یاثبوراکہیگا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہی وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اور پہونچ جائیگا جلتی آگ مین اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ یقینی یہ شخص تھا اپنے لوگون مین دنیا مین خوش اور نازان مال فانی اور جاہ ناپائدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ تحقیق کہ اوسنے گمان کیا ہی اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ یہ کہ نہ پھریگا خدا کی طرف یعنی اوسکا بعث اور حشر نہوگا بَلٰٓى ہان اوسکا بعث و حشر ہوگا اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بیشک اوسکا خدا ہی بِهٖ بَصِيْرًا ۝ اوسکے احوال اور اعمال کو دیکھنے والا بس اوسے چھوڑ نہ دیگا بلکہ محشر مین لائیگا اور اوسکے اعمال کی جزا و سزا اوسے پہونچائیگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پھر قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور وہ ایک سرخی ہی کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے مین دیکھی جاتی ہی اور اوسکا غائب ہوجانا وقت عشا کی علامت ہی امام مالک اور امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہی کہ اوسکے بعد سرخی دکھائی دیتی ہی اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہین ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آجاتی ہی وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم رات کی اور اوس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہی اور چھپا لیتی ہی یعنی قسم اوسکی جسے

معانقۃ عند المتاخرین ۱۲

ملت کی تاریکی چھپالیتی ہی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم چاند کی جس وقت کہ پورا ہوتا ہی اور بدر ہونے کے مرتبے کو پہونچتا ہی لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کہ البتہ پہونچوگے اور ملوگے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے اوسکے مطابق شدت مین بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتین اور اوسکے ہولون کے مقامات مراد ہین کہ ایک کے بعد ایک دیکھے جائینگے تفسیر زاہدی مین ہی کہ بنی آدم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنا مراد ہی یعنی نطفہ سے پھٹکی کی طرف پھر لوتھڑا اور ہڈی اور دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچہ اور پیدا ہوا بچہ اور دودھ پیتا بچہ اور بیرون چلتا ہوا بچہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہو جاتا ہی آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ پھر کیا ہی آدمیون کو کہ باوجود اس حال کے نہین ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو لَا يَسْجُدُوْنَ نہین سجدہ کرتے اوسکی تلاوت کے واسطے بعضے علمانے یہان پر سجدہ کیا ہی اور اکثرنے سورت کے آخر پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہان پر سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مین نے یہان پر سجدہ کیا ہی قرآنی سجدون مین یہ تیرھوان سجدہ ہی صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہی کہ قرآن سننے کے بعد ہی اور قرآن جامع ہی تنزیہ اور تقدیس کی صفتون کو اور کافرون کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہین ہی بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہے يُكَذِّبُوْنَ تکذیب کرتے ہین قرآن کی اور اوسکی آیتون مین غور اور فکر نہین کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہین اپنے دل مین کفر اور مومنون کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر کر دے انکو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اجر ہی غَيْرُ مَمْنُوْنٍ نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان رکھا ہوا

سجدۃ ۱۳ سنت

ع ۵

سورۃ البروج مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اثنتان وعشرون اٰیۃ
سورۂ بروج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس ۲۲ آیتین ہین

وَالسَّمَاۗءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ قسم آسمان کی کہ برجون والا ہی اس سے بارہ برج مراد ہین یا قمر کی منزلین یا آسمانون کے دروازے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اور قسم دن وعدہ کیے ہوے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہی سب کو دیکھتا اور جانتا ہی وَّمَشْهُوْدٍ اور قسم اوسکی جسپر گواہی دی گئی ہی کہ وہ بندہ ہی اور بعضون کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مشہود آپکی امت یا گواہ آپکی امت ہی اور مشہود اگلی امتین یا شاہد حفظہ فرشتے ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہین اور مشہود آدمی اور دوسرے اقوال کے موافق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہین یا عرفہ اور اوس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اوس روز کے نمازی ہی یا آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت یا عیسی علیہ السلام اور اونکی

امت یا دن رات اور اونمین عمل کرنے والے اور بہر تقدیر یہ قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ قُتِلَ ہلاک کیے گئے اور ملعون ہوے اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِۙ گڑھون والے اور وہ بُت پرست تھے ذونواس یمنی کے لوگ ذونواس بادشاہ تھا اوسکے زمانہ مین ایک ساحر تھا کاہن شعبدہ باز بادشاہ کی سلطنت کا مدار اوس ساحر پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے عرض کی کہ اب مین تو بوڑھا ہوا میرے قوی مین بالکل ضعف آگیا نظم دیدہ از ہر شعاع تیرہ شود + گوش بوقت سماع خیرہ شود + نہ زبان را مجال گویائی + نہ تن خستہ را توانائی + صلاح اسی مین ہو کہ ایک جوان جمیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجیے کہ جو کچھ مین جانتا ہون اوسے سکھادون اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو کہ سلطنت کے امور اوسکے سبب سے منتظم رہ سکین بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اوسکے مقصود کے موافق ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا ساحر بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکی تعلیم مین مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادتخانہ مین گیا اوسکے احوال سے مطلع ہوکر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہوگیا اور خدا پرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ مین ساحر پاس تعلیم لینے جاتا ہون اور راہب پاس آکر اوس سے صحبت رکھتا یہانتک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہوگیا قضا کار ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گھر جاتا تھا ایک اژدہے نے سر راہ آکر لوگون پر رستہ بند کردیا تھا خلق ہر طرف سے حیران تھی جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم پڑھ کر اژدہے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور بولا کہ اے اژدہے راہ چھوڑ دے اپنے ٹھکانے پھر جا پس اژدہا چلا گیا اس جوان کی خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایک اور وقت ایک شیر راہ پر آیا جوان نے ایک بات اوسکے کان مین کہدی وہ بھی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اوس جوان کے پاس آنے لگے اور اوسکی دعا سے سب اپنی مرادین پانے لگے یہانتک کہ بادشاہ کا دربان جو اندھا ہو گیا تھا وہ بھی اوس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری متابعت کرا ور میرا بھید چھپایا تو تیری آنکھین روشن کردون دربان نے بسر وچشم قبول کرلیا اور عہد کیا جوان نے اوسکو کلمۂ شہادت تلقین کیا اور اوسکے حق مین دعا کی اوسکی آنکھین روشن ہوگئین دربان روشن چشم بادشاہ پاس آیا ذونواس بادشاہ نے تعجب کی راہ سے اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھ کیونکر اچھی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجکو صحت بخشی بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہو دربان نے جواب دیا کہ اللہ الذی لا الہ الا ہو بادشاہ نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم وتلقین کس سے پائی کہ مین بھی اوسکا گرویدہ ہون دربان کو بادشاہ کے اسلام قبول کرنے پر جو خوشی ہوئی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصہ کہدیا بادشاہ نے جوان کو بلایا اور اوسکے عقیدے پر مطلع ہوا ہر چند لوگون نے کوشش کی مگر وہ جوان اپنے عقیدے سے نہ پھرا حکم ہوا کہ اسے دریا مین ڈبو دو لوگون کی ایک جماعت اوسے دریا کے کنارے لے گئی اوسنے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پھرا بادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک گروہ کو خاص کیا کہ اوسے پہاڑ پر لیجائین اور نیچے دھکیل دین جب پہاڑ پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اوٹھی اور اوسنے اون لوگون کو پہاڑ پر سے نیچے گرادیا اور جوان صحیح سالم رہا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ مین ڈالدو غرضکہ بادشاہ کے لوگ جلے اور اوس جوان پر آنچ نہ آئی پھر اوسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اوسپر کارگر نہوا تو جوان بولا کہ اے بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ یہ سب اوسکی قدرت کے آثار تو دیکھ چکا بیت مبدع ہر چیز کہ بود یش ہست + مخترع ہر چہ وجودیش ہست +

بادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کر کے کہا کہ مین تجکو قتل ہی کرنا چاہتا ہون جوان بولا کہ اگر تیری یہی مراد ہی تو ایک تیر کمان پر رکھ اور کہہ کہ
اس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ مین یہ تیر مارتا ہون یہ کہکر مجکو تیر مار بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اوسکے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت
شہادت پیا جتنے آدمی وہان حاضر تھے سب کے سب ایکبار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس بادشاہ غصہ مین آیا اور حکم دیا
اوسکے حکم سے کئی جگہہ زمین مین گڑھے کھودے اور اونمین آگ جلائی اور پہاڑون کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگون کو گرفتار کرنا شروع کیا
جسے لاتے وہ لوگ اوس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اوسے گڑھون مین ڈال کر جلا دیتے تو حق تعالی اون ظالمون کو زمین
گڑھون والا اور پہاڑون والا فرماتا ہی **النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝** اوس آگ والے جو ایندھن والی تھی یعنی لکڑیان ڈالکر
جلائی تھی **اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝** جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے **وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ** اور
بادشاہ اور اوسکے لوگ جو کرتے تھے **بِالْمُؤْمِنِيْنَ** مومنون کے ساتھ **شُهُوْدٌ ۝** حاضر اور اوسے مشاہدہ کرنے والے تھے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنون سے کچھ **اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا** مگر یہ کہ ایمان
لائین **بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ** خدا پر جو غالب ہی کہ اوسکے عذاب سے ڈرنا چاہیے **الْحَمِيْدِ ۝** تعریف کیا ہوا کہ اوسکی رحمت سے
امیدوار ہونا چاہیے **الَّذِيْ لَهٗ** وہ خدا جسکے واسطے ہی **مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** بادشاہی آسمانون اور
زمینون کی **وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝** اور خدا سب چیزون پر مومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جنھون نے **فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ** فتنہ مین ڈالا ایمان والے
مردون اور ایمان والی عورتون کو یعنی اونپر آگ کا عذاب کیا **ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا** پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اونکے واسطے ہی عذاب دوزخ کا **وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝** اور اونکے واسطے ہی عذاب
آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہی کہ وہی آگ جو اونھون نے موحدون کے واسطے گڑھون مین جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی
اور اوسی نے سبکو گھیر کر جلا دیا **اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور کام کیے اونھون نے
اچھے **لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ** اونکے واسطے ہین جنّتین کہ جاری ہین اونکے درختون یا مکانون کے
نیچے سے نہرین **ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝** وہ ہی بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصدوری کہ دنیا و ما فیہا اوسکے مقابلے مین
کم اور حقیر ہی **اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ** یقینی پکڑ تیرے رب کی **لَشَدِيْدٌ ۝** البتہ سخت ہی اسواسطے کہ کفر کے سبب سے اوسنے
جسکو عذاب مین پکڑا اوسے ہرگز نجات نہین ہی **اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ** تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہی اپنی پکڑ دنیا مین کافرون پر
وَيُعِيْدُ ۝ اور پھیریگا اوسی کو اونپر آخرت مین اور یہ عدل کی نشانی ہی **وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝** اور وہ بخشنے والا ہی
اوسے جو توبہ کرے اور اوسے دوست رکھتا ہی جو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہی عدل کے سبب سے چھوڑتا ہی اور نابود کر دیتا ہی
اور فضل کے سبب سے نوازتا ہی اور بلند کرتا ہی **بیت** فضل او دلنواز غمخواران ✢ عدل او سینہ سوز جباران **ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝**
خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات و صفات مین **فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝** کرنے والا وہ جو کچھ کہ چاہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ کیا آئی تیرے پاس بات یعنی ای ہمارے حبیب ہمنے تمہاری تسلی کے واسطے کفر کے لشکرون کی بات بھیجی جنھون نے انبیا علیہم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ فرعون اور اوسکی قوم اور ثمود اور قبیلہ ثمود کی تمام یہ باتین نازل کی گئین اور منکرون نے نہ مانین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ جہٹلانے اور نہ رکھنے مین ہین وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ اور اللہ اونکے پیچہے سے جانتا ہی اونکو یعنی اوسکی قدرت اونپر شامل ہی اور اوس سے فوت نہین ہوسکتی اور ایسا نہین ہی جو وہ قرآن کے حق مین گمان کرتے ہین کہ سحر اور شعر اور کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہی لکھا ہوا فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ لوح مین محفوظ ہی تغییر اور تحریف سے معالم مین ہی کہ لوح ایک سفید موتی کے دانہ کی ہی اوسکا طول آسمان سے زمین تک اور اوسکا عرض مشرق سے مغرب تک اور اوسکے کنارے یاقوت کے ہین اور وہ ایک فرشتے کی گود مین ہی عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اوسکا واقف نہین سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٭

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورہ طارق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سترہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور آگ کا ایک بڑا شعلہ اوس سے ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہی کہ شیطانون کو آسمان سے ہنکاتا ہی اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہی پس اوسی وقت حضرت جبرئیل اس سورت سمیت نازل ہوے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ اور قسم آسمان کی اور تارون کی جو رات کو ظاہر ہونے والے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجھکو جاننے والا کیا تا کہ تو جانے کہ کیا ہی طارق اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ستارہ ہی چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح یہ قسم کھا کر فرمایا کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ نہین ہی کوئی جی لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ مگر اوسپر ایک نگہبان ہی کہ اوسکے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہی اور شمار کرتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے یعنی جو کوئی بعث ونشر کا منکر ہوا اوسے چاہیے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ۝ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ پیدا کیا گیا ہی ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہی رحم مین يَّخْرُجُ نکلتا ہی مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ مردون کی پیٹھ کے درمیان سے وَالتَّرَآئِبِ ۝ اور عورتون کے سینون کی ہڈی سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ تحقیق کہ اللہ پھیر لینے پر اوس پانی کے اوس صلب مین جس سے وہ نکلا ہی لَقَادِرٌ ۝ البتہ قادر ہی یعنی موت کے بعد اونکے بعث اور اعادہ پر قادر ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ جسدن کہ ظاہر ہو جائینگی چھپی باتین یعنی جو باتین دلون مین چھپی ہین وہ ظاہر کر دینگے تا کہ پاکیزہ خبیث سے متمیز ہو جائے یا اوسکے فرض کام پیش کرینگے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اوسپر اطلاع نہین رکھتا اور آدمی اوسکے کرنے پر قادر تھا اور نہ کیا یا اوسکے پوشیدہ کامون پر سے پردہ اوٹھا دینگے اور اس سبب سے بڑی رسوائیان ہونگی حیث گر پردہ

ع

ایاتها ركوعها كلماتها حروفها

تسودِ کار ما بر وا زند + آن کیست کہ رسوائے دو عالم نشود + اور جسوقت چھپی باتین کھل جائینگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ تو نہین ہی انسان کو کچھ زور اپنی ذات پر کہ اپنے سے عذاب کو روک رکھے اور نہ کوئی یار کہ اوسکی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ اور قسم آسمان مینہ والے کی یا رجعت والے کی یعنی ہر ذرہ وہ اور بلندی سے رجوع کرتا ہی اوس مقام کی طرف جہان سے حرکت کی تھی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اور زمین دراز والی کی کہ اوس سے اوگنے والی چیز اور پانی نکلتا ہی اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ بیشک قرآن البتہ کلام ہی صحیح اور درست جدا کرنے والا حق اور باطل کے درمیان وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اور نہین ہی وہ باطل اور بیہودہ اور سخریہ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ تحقیق کہ قریش کے معاند مکر کرتے ہین ارالندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مکر کرنے کی خبر ہی یعنی حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ کفار یہ مکر کرینگے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ اور مین جزا دونگا اونکو مکر کی آہستہ آہستہ اوسکے مناسب جزا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ پس مہلت دے کافرون کو یعنی ہلاکت طلب کرنے مین جلدی نہ کر اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ چھوڑ دے اونکو تھوڑے زمانہ تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جائینگے حکم امہال آیت قتال سے منسوخ ہی

وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ
اور وہ اُنیس ۱۹ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ اعلیٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ برتر ہی اوسمین شریک ٹھہرا لینے سے اور غیر خدا پر بولے جانے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسم صلہ ہی اور معنی یہ ہین کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ نہ چاہیے اوس سے اوسکی پاکی بیان کر یا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہ حدیث مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اپنے سجدون مین کہو اَلَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وہ خدا جسنے پیدا کین سب چیزین پھر درست کر دی ہر ایک کی خلقت اوس سبب سے کہ عطا فرمائی اوسے وہ چیز جو اوسے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اوسکے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کر دیے وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ اور وہ خدا جسنے اندازہ کر دین روزیان پھر راہ بتائی اونہین حاصل کرنے کی یا اندازہ کر دین منفعتین اور ہدایت کر دیا اونکو حاصل کرنا یا اندازہ کر دیا رحم مین لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ اور وہ خدا جسنے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اوگایا کہ چارپائے چرین فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ پھر کر دیا اوس اوگے ہوے چارے کو اوسکے سبز ہونے کے بعد خشک پژمردہ میلا سیاہ محقق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہین کہ فائدہ لینے والون کی چراگاہ دنیا ہی اگرچہ پہلے تو تازی اور ہری اور اچھی معلوم ہوتی ہی مگر تھوڑی مدت مین حادثون کی باد خزان چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جائیگی قطعہ اگرچہ خرّم و تازہ است گلشن دنیا + ولے بہ نکبت باد خزان نے ارزد + بہ گرد خور و قرص قمر زجا مرو + کہ خوان چرخ بیک پارہ نان نے ارزد + لکھا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیت یا سورت لیکر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اوسکو پڑھنا شروع کر دیتے اور ہنوز حضرت

جبرئیل نے ختم نہ کیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے اول سے تلاوت فرماتے بایں خیال کہ مبادا بھول جائیں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہی کہ پڑھیں ہم قرآن تجھپر یعنی جبرئیل امین اوسکو ہمارے حکم سے تجھپر پڑھے فَلَا تَنسَىٰ ۝ پھر تو نہ بھولے اوسکو اوس یادداشت کی قوت سے جو ہمنے تجھکو عطا فرمائی ہی یا یہ کہ ای ہمارے حبیب تو امی ہی تو ان سب سورتون اور متشابہ آیتون کا یاد رکھنا اسواسطے ہی کہ تیری رسالت پر یہ دوسری نشانی ہو اس آیت مین حضرت کو اس بات کی بشارت ہی کہ جو کچھ ہم تجھپر پڑھتے ہین اوسے تو نہ بھولیگا اسواسطے کہ جبرئیل امین ہمارے حکم سے تیرے درس مین رہینگے چنانچہ اخبار مین آیا ہی کہ ماہ مبارک رمضان مین ہر سال حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف تلاوت کرتے اخیر سال جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبرئیل دو بار آئے اور آپکے ساتھ قرآن شریف کا دور کیا حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہی اسواسطے کہ اس ماہ رمضان مین جبرئیل امین دو بار آئے اور مین نے اور اونھون نے دو بار قرآن ختم کیا ہر سال ایک ہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ؕ مگر وہ جو خدا چاہے کہ تو اوسے بھول جا اسطرح پر کہ اوسکی تلاوت منسوخ ہو جائے اور حق تعالیٰ صحیفون اور قاریون اور حافظون کے سینون سے اوسے محو کر دے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہی ظاہر احوال خلق کا وَمَا يَخْفٰى ۝ؕ اور جو کچھ پوشیدہ ہین اونکے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ۚۖ اور آسان کرینگے اور توفیق دینگے ہم تجھکو وحی یاد رکھنے مین آسان طریقہ کی یا راہ بتاینگے ہم تجھکو آسان شریعت کی فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ؕ پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے تحقیق کہ فائدہ دیتا ہی مومنون کو نصیحت کرنا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فائدہ دے یا نہ دے یعنی نصیحت کرنا چھوڑ نہین کوئی نفع لے یا نہ لے بیت من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم * تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال * سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ۙ قریب ہی کہ نصیحت پکڑے وہ شخص جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ۙ اور پہلو تہی کریگا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہی الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ۚ وہ جو داخل ہوگا آگ مین جو بہت بڑی ہی یعنی اوس درکہ جہنم کی آگ مین جسکی آگ بہت تیز اور بڑی جلانے والی ہی حدیث مین ہی کہ یہ تمھاری آگ یعنی دنیا مین جو آگ ہی یہ ایک جز وہی جہنم کی آگ کے ستر جزو مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نار کبریٰ جہنم کے نیچے والے طبقہ مین ہی جو جگہ ہی آل فرعون کی اور منافقون کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مائدہ اوترا تھا اوسکے منکرون کی اور نار صغریٰ اوپر والے طبقہ مین ہی جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگارون کی جگہ ہی ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ؕ تو وہ بڑا بدبخت نہ مریگا اوس بڑی آگ مین کہ آسائش پا جائے اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی جس سے راحت پائے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ۙ تحقیق کہ اوسنے چھٹکارا پایا جو پاک ہو گیا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ؕ اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی علامت ہی یا کامیاب ہوا وہ شخص جسنے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچون وقت کی نمازادا کی یا صدقہ فطر دیا اور تکبیر عید کہی اور نماز عید پڑھی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ؗۖ بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی یہ شقیون کی طرف خطاب ہی جو دنیا مین مشغول ہو کر آخرت کا

کام نہین بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰی ۝ اور آخرت بہتر ہو دنیا سے اور بہت رہنے والی ہو اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ
الْاُوْلٰی ۝ تحقیق کہ یہ بات اگلون کے صحیفون مین ہو یعنی پہلی کتابون مین جو قرآن سے قبل نازل ہوئین صُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰی ۝ ع صحیفون مین ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہین اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفون یعنی تختیون مین

ع ۱۹

ایاتھا ۲۶ — رکوعھا ۱ — کلماتھا ۹۲ — حروفھا ۳۴۴

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وھی ست وعشرون آیۃ
سورۂ غاشیہ مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھبیس ۲۶ آیتین ہین

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والے کی کہ قیامت ہو اور وہ ہولون سے
خلائق کو ڈھانپ لیگی یعنی اوسکی ہیبت سب کو گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ چہرے اوس روز ڈرتے ہونگے
اور خوار یعنی جنکے چہرے ہین وہ ذلیل ہونگے اور بمقدار عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے
اوس عمل مین یعنی دوزخی وہ کام کرینگے جس سے اونکو رنج اور محنت پہونچیگی جیسے آگ کی زنجیرین کھینچنا عذاب و رنج مین اوپر آنا
نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ۝ داخل ہونگے آگ مین جو گرمی کے نہایت درجہ پر پہونچی ہو اور پڑھنے
تُصْلٰی کی (ت کو) پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہو یعنی داخل کیے جائینگے نہایت تیز آگ مین تُسْقٰی مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝
پلائے جائینگے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اونکو اوس چشمے سے پلائینگے جسکا پانی نہایت گرم ہو بعضون نے کہا ہو کہ جسدن سے
آگ پیدا کی ہو اس پانی کو جوش کر رہے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہو اونکے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ ضریع سے اور وہ
ایک گھاس خاردار ہو جبتک تر رہتی ہو عرب اوسکو شبرق کہتے ہین اور چارپائے اوسے چرتے ہین اور جب خشک ہو جاتی ہو تو
اوسکو ضریع کہتے ہین اور چرنے والا جانور بھی اوسکے پاس نہین پھٹکتا آخرت مین اوسکی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابوجہل نے
جب یہ آیت سنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہمکو فربہ کر دیگی جسطرح ہمارے اونٹون کو فربہ کر دیتی ہو تو یہ آیت نازل ہوئی لَّا يُسْمِنُ
وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ فربہ نہین کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہین کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود
ہوتا ہو مگر ان دونون مین سے کوئی بات نہ حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ چہرے اوس روز تازہ ہونگے اور
نعمت کا اثر اونسے ظاہر ہوگا یعنی اون چہرون والے ناز و نعمت مین تر و تازہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ اپنے کام کو
پسند کرنے والے یعنی جو کام اونھون نے کیا ہو اوسے پسند کرینگے اور چونکہ اوسکا ثواب دیکھینگے تو اوس سے راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ بیچ
بہشت بلند مرتبہ کے ہونگے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ نہ سنینگے اون چہرون والے یا تو نہ سنیگا اے مخاطب اوس بہشت عالی مین
بیہودہ بات جو بیکار کلام سب ذکر اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اوس بہشت مین چشمہ جاری ہوگا کہ اوسکا پانی منقطع نہوگا
وقف لازم
فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ اوس جنت مین تخت بلند اوٹھائے ہوئے ہونگے اونکی اصل سونے کی زمرد یا قوت موتی سے
جڑاو معالم مین کہا ہو کہ وہ تخت ہوا مین بلند ہونگے جب صاحب تخت چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اوتر آئینگے اور جب

اوسپر بیٹھیگا تو وہ تخت پھر بلند ہو کر اپنی جگہ چلے جاینگے وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ اور اوس جنت مین آبخورے ہونگے جنتیون کے سامنے رکھے ہوے وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ اور تکیے برابر رکھے ہوے وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ اور فرش بچھے ہوے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہو کہ جب کافرون نے سرر مرفوعہ کا لفظ سنا تو آپس مین کہا کہ یہ نہونا چاہیے اور اگر ہو تا ہو تو بلال اور خباب اور اونکے مثل اور لوگون کو کہ بڑا زور رکھتے نیچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اوسپر سے اوترنے کو بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ کیا نہین دیکھتے وہ اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا ہو یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک تاگے سے لڑکے کا مسخر اور تابع ہو جاتا ہو کہ لڑکا اوسپر چڑھتا اور اوترتا ہو پھر جنت مین تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اوسمین کافر کیون تعجب کرتے ہین اور کہا ہو اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت اور حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہو اسواسطے کہ بڑا ہو بھاری بوجھ اوٹھاتا ہو مطیع ہو سب کا حکم بجا لاتا ہو تابع ہو سب گھاس پات چرتا ہو متحمل ہو پیاس کی حالت مین بے صبری نہین کرتا ہو اسی جہت سے بے پانی کا میدان طے کر جاتا ہو اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل بوجھ اوٹھانا دودھ گوشت سواری یہ سب اوس سے حاصل ہو حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہو رباعی برخوان افلا ینظرون تا قدرت ما بینی * یکدم بنگر تا صنع خدا بینی * در خار خوری قانع در بارکشی راضی * این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی * بیان مین ہو کہ مخاطب عرب ہین انمین سے اکثر بدو جنگلی ہوتے ہین اور اونکا مال اونٹ ہو اور جدھر دیکھتے ہین سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہین دیکھتے تو اونٹ کے ذکر کے بعد فرماتا ہو کہ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر اوٹھایا گیا ہو بے ستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے پہاڑون کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہو گئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور کیا نہین دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر چوڑی بچھی ہوئی ہو کہ خلق کے آرام کی جگہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ پس نصیحت کر اونکو دلائل قدرت مین نظر کرنے کے بعد سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنے والا ہو ہر ایک کو لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ نہین ہو تو اونپر مسلط کہ ایمان پر اونکو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہو اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ مگر جو کوئی مونھ پھیرے نصیحت سنکر اور ایمان نہ لائے اور حق کو چھپائے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ تو عذاب کریگا اللہ اوسکو بہت بڑا عذاب یعنی عذاب آخرت اسواسطے کہ دنیا مین قحط اور قید اور قتل کے عذاب مین تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ تحقیق کہ ہماری طرف ہو بازگشت اونکی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ پھر بیشک ہمپر اونکا حساب ہو محشر مین

نصف ع ۲۶

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور وہ تیس آیتین ہین

آیاتہا ۳۰ رکوعہا ۱ کلماتہا حروفہا

وَالْفَجْرِ ۝ قسم فجر کی جو دوستون کی مناجات کا وقت اور ساعت ہی یا نماز فجر کی قسم جسکے سبب سے بیدلون کی جان کو آرام
اور راحت ہی اور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہی کہ سال اوس سے شروع ہوتا ہی یا ذی الحج کا پہلا روز مراد ہی کہ
لیالی عشر اوس سے ملی ہوئی ہین یا جمعہ کی فجر ہی یا روز عرفہ کی صبح کہ اوسمین حاجیون کی دعا قبول ہوتی ہی یا عید اضحی کی فجر کہ قربانی کا
روز ہی یا صبح قیامت کا اول اور تبیان مین کہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک اونگلیون سے پانی جاری
ہونے کی طرف یہ اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمون وغیرہ سے پانی جاری ہونے کی جانب ایما ہی یا پتھر سے اونٹنی جو
حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی بدولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسی علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھٹ کر جو نہرین جاری
ہوئی تھین یا بدلی سے جو پانی برستا ہی یا گناہگارون کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہین اوسکی طرف اشارہ ہی وَلَيَالٍ
عَشْرٍ ۝ اور قسم دس راتون کی یعنی ذی الحج کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اوسی مین ہی یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اوسمین سے
عاشورا ہی یا رمضان کے اخیر عشرہ کی کہ اوسمین شب قدر ہی یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اوسمین شب برات ہی وَالشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ ۝ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ تضاد اور مخالفت مراد ہی جو مخلوقون کے اوصاف مین ہوتی ہی جیسے
عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی اور وتر سے صفات الٰہی کا انفراد مقصود ہی
عزت بے ذلت اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہی کہ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور فرد سے خالق مراد ہی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا برج
اور سیر کرنے والے ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا بقرعید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ
اور مدینہ منورہ کی دو مسجدین اور ایک مسجد اقصی یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم
رات کی جسوقت کہ گذرے یعنی شب قدر کی عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ رات کو عام لین هَلْ
فِيْ ذٰلِكَ کیا ہی اس قسم مین جو ہم نے یاد کی قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ قسم پسندیدہ عقلوالون کے واسطے تاکہ عبرت لین اور
جانین کہ قسم ہی تحقیق اور تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ ہم تکذیب کرنے والون کو عذاب کرینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے کہ کیا کیا تیرے ربنے بِعَادٍ ۝ قوم عاد کے ساتھ اِرَمَ یعنی عاد اولی کے ساتھ کہ اسے عاد بن ارم
کہتے تھے اور ارم اونکے جد کا نام ہی اسواسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ارم اونکے شہر کا نام ہی اور اس تقدیر پر اہل ارم مراد ہونگے پھر عادیون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ بڑے بڑے
قدون والے یا خیمون والے الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہین پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اوسکے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی مین
فِي الْبِلَادِ ۝ شہرون مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ارم عادیون کے شہر کا نام ہی اور ذات العماد اوسکی صفت ہی یعنی شہر ارم
بڑے مکان والا شہر ہی جسکے مثل تمام شہرون مین نہین اور اوس مکان کا قصہ مجملاً یہ ہی کہ عبد اللہ بن قلابہ کھوئے ہوئے اونٹ کو
صحرائے عدن مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ایک بیابان مین ایک شہر کے اندر پہونچے شہر پناہ بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبد اللہ

یہ امید کرکے شہرپناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھے اور اوس سے اپنے اونٹ کو پوچھے دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی جوڑی مین قیمتی جواہر جڑے ہین اور کسی کو وہان نہ پایا متحیر ہوے جب شہر کے اندر پہونچے تو اونکو اور زیادہ حیرت ہوئی اسواسطے کہ اونچے اونچے مکانات دیکھے کہ اونمین یاقوت اور زمرد کے ستون ہین دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیوارین سونے چاندی کی تھین صحنون مین اسی انداز پر فرش سنگریزون کی جگہ پر آبدار موتی پڑے ہوے ہر محل کے گرد نہرین جاری موتی مونگے بہتے درخت اونکے تنے سونے کے پتے زمرد کے کلیان چاندی کی عبداللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھکر اپنے جی مین کہا کہ ھذہ الجنۃ التی وعد بہا المتقون یعنی یہ وہی جنت ہی جسکا وعدہ ہی متقیون سے مصرع این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقامست اینجا * پس تھوڑا جواہر وہان سے اوٹھا کر پشت پر باندھا اور یمن مین پھر آئے لوگون نے وہ جواہرات اونکے ہاتھ مین دیکھے گمان کیا کہ انھین خزانہ کہین ملگیا یہ قصہ لوگون کی زبان پر جاری ہوا یہانتک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اوس زمانہ مین حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبداللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سُنی اور اونکو اپنی مجلس مین بٹھایا پھر حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہی جسکے مکانات سونے چاندی کے اور اوسکے درخت جواہر سے جڑاو ہون حضرت کعب الاحبار نے کہا ہان ایک شہر ہی جسکو حق تعالی نے قرآن شریف مین ذکر فرمایا کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ بیت شہرے چو بہشت از نکوئی * چون قصر فلک بتازہ روئی * اور اوسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ عظیم القدر تھا نوسو برس کی عمر ہوئی تمام عالم مین جہان کہین زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر بھیجکر اونھون نے شہر ارم بنایا تین سو برس مین بنکر تیار ہوا تو شداد زاد راہ مہیا کرنے مین مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور اپنے دارالسلطنۃ سے اوس شہر کی سیر کو چلا شداد کے لشکر اور اوس شہر مین ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا اور اوسنے اون لوگون پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مرگئے اور وہ شہر لوگون کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کرکے حضرت معاویہ سے یہ بات کہی کہ مین نے اگلی کتابون مین لکھا دیکھا ہی کہ آپکی حکومت مین ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اوسکے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اوسکی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا وہان پہونچیگا اور اوس شہر کو دیکھیگا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ ہو واللہ اولئک الرجل یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہی **وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ** اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود کے ساتھ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قری مین اپنے رہنے کو **وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ** اور کیا کیا فرعون کے ساتھ جو قوی بادشاہی اور بہت لشکرون والا یا میخون والا تھا کہ اوسکے سامنے لوگ میخون سے کھیل کرتے تھے یا لوگون کو چومیخہ کرکے سزا دیتا تھا **الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ** وہ لوگ جو ان تینون گروہون مین جہالت اور شرارت مین بندگی کی حد سے گذرے اون شہرون مین جہان حاکم تھے **فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ** تو بہت کی اون شہرون مین تباہی کہ وہ حق سے مخالفت اور خلق پر ظلم تھا **فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ** تو ڈالا اونپر تیرے رب نے

ایک نوع کا عذاب چونکہ عرب کوڑے کی مار کو سب عذابون مین سخت جانتے تھے تو ہر طرح کے عذاب کو سوط یعنی کوڑا کہتے تھے حق تعالی نے اونکے کلام کے قاعدہ کے موافق اپنے عذاب کو سوط یعنی کوڑا فرمایا آور بعضون نے کہا ہی کہ اس کلمہ مین آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ اونکو دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کی بہ نسبت مثل کوڑے کی ضرب کے ہی تلوار کی ضرب کے بہ نسبت اسواسطے کہ آخرت کا عذاب اَشَدُّ وَاَبْقٰى یعنی بہت سخت اور بہت باقی رہنے والا ہوگا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تحقیق کہ تیرا رب البتہ گھات مین الاہی یعنی جو شخص گذرگاہ مین گھات لگا کر بیٹھتا ہی اور راہ چلتون کی گھات مین رہتا ہی جسطرح اوس سے راہ چلنے والے نہین بچتے سب کو دیکھتا ہی اوسی طرح حق تعالی بھی بندون کو دیکھتا ہی اور سبکے کلام سنتا ہی اور اوس پر کچھ پوشیدہ نہین ہی **بیت** ہم نہان داند وہم انچہ نہان تر باشد ✽ یعلم السر واخفی صفت حضرت اوست ✽ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ پس مگر آدمی یعنی ابی ابن خلف جب مبتلا کرتا ہی اوسے اوسکا رب یعنی تونگری اور خوشحالی کے سبب آزماتا ہی فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۵ پھر عزت دیتا ہی اوسکو جاہ و اقتدار کے سبب سے اور نعمت دیتا ہی اوسے اور معیشت اوسپر کشادہ کر دیتا ہی اور اوسکا کام آسانی سے بناتا ہی فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ تو وہ کہتا ہی کہ میرے رب نے مجھے بزرگ کیا اور مجھپر یہ عنایتین اور کرامتین فرمائین وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ اور مگر جب آزماتا ہی اوسے مفلسی اور سختی کے ساتھ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۵ پھر تنگ کر دیتا ہی اوسپر اوسکی روزی فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ تو کہتا ہی کہ میرے رب نے مجھکو ذلیل و خوار کر دیا کافر اپنی عزت اور بزرگی تونگری کے سبب جانتا ہی اور اپنی ذلت اور خواری مفلسی کی وجہ سے اور یہ بات اوسکے نظر کے قصور اور فہم کی کمی سے ہی اسواسطے کہ فقیری کی آسایش بیحد ہی اور فقیرون کو آرام بے شمار ہی **بیت** ای دل اگر مدید تحقیق بنگری ✽ درویشی اختیار کنی بر توانگری ✽ كَلَّا نہ ایسا ہی جیسا کافرون نے گمان کیا ہی بلکہ عزت اور بزرگی طاعت سے ہی اور ذلت و خواری معصیت سے ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور تم جان لو کہ مین تمکو فقیری اور تنگدستی کے سبب سے ذلیل و خوار نہین کرتا ہون بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ بلکہ تمھاری ذلت اور اہانت اس سبب سے ہی کہ بزرگی اور حرمت نہین کرتے ہو تم یتیم کی اور اونکو خرچ نہین دیتے ہو وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور نہین رغبت دلاتے ہو تم ایک دوسرے کو فقیر کے کھانا کھلانے پر وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ اور کھا جاتے ہو مال میراث کھانا سخت اور بہت یعنی حلال حرام مال جمع کرتے ہو اور عورتون اور لڑکون کو میراث نہین دیتے ہو اور اونکے حصے خود کھا جاتے ہو وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ اور دوست رکھتے ہو مال کو بڑی محبت اور طمع کے ساتھ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ حقا کہ جب توڑی جائیگی زمین توڑ کر یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو جائیگی وَّجَآءَ رَبُّكَ اور آئینگی تیرے پروردگار کی قدرت اور ہیبت کی نشانیان یعنی ظاہر ہونگی وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ اور آئینگے فرشتے میدان حشر مین صف صف اپنی منزلت اور مرتبے کے موافق ایک کے پیچھے ایک امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہر آسمان کے فرشتون کی صف علحدہ ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۵ اور لائی جائیگی اوسدن جہنم حدیث مین ہی کہ ستر ہزار لگامین جہنم پر چڑھی ہونگی اور ستر ستر ہزار فرشتے ہر لگام کو پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے اور دوزخ کافرون پر غصہ مین جوش خروش کرتی ہوگی یہان تک کہ میدان حشر مین

لائینگے اور عرش کے بائین پر رکھینگے اوس محل پر کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہ باقی رہیگا کہ اوسکے ہول کے مارے زانو کے بل نہ گر پڑے اور اوسوقت سب کہینگے یا رب نَفْسِي نَفْسِي اور ہمارے حضرت رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہونگے اُمَّتِي اُمَّتِي اور جہنم کہیگی مَالِي وَمَالَكَ يَا مُحَمَّدُ یعنی آپکو مجھسے اور مجکو آپسے کیا کام اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے آپ پر حرام کردیا ہی **يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ** اوس روز یاد کریگا انسان اپنے گناہ یا نصیحت پکڑیگا اور اپنے اعمال کی قباحت اور خرابی سے آگاہ ہو جائیگا **وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَىٰ** اور کہان ہوگا اوسکے واسطے فائدہ یاد کرنے کا یا نصیحت پکڑنے کا اسواسطے کہ یاد کرنے کا محل دنیا ہی عقبی نہین اور جب بندہ دیکھیگا کہ اب نصیحت ماننا کچھ فائدہ نہین دیتا تو حسرت کی راہ سے **يَقُولُ يَا لَيْتَنِي** کہیگا اے کاشکے **قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي** مین آگے بھیجتا مین نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس عالم مین **فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ** پس اوسدن عذاب کریگا کسی کو **عَذَابَهُ أَحَدٌ** اوسکے عذاب کے مثل کوئی لوگون مین سے **وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ** اور نہ قید کریگا زنجیرون اور طوقون مین کسی کو مثل خدا کے قید کرنیکے کوئی [illegible] کسی کو عذاب [illegible] اسواسطے کہ حکم خدا ہی کے واسطے ہوگا اور حق تعالی موت کے [illegible] مومن سے کہتا ہی کہ **يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ** [illegible] اے جان آرام کرنے والی میرے ذکر کے ساتھ تو نعمت مین شاکر تھی اور محنت مین صابر تھی **ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ** [illegible] کی وعدہ گاہ کی طرف **رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً** اوس حال مین کہ پسند کرنیوالی ہی تو وہ جو کہ تجکو دیا اور پسندیدہ [illegible] اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالی فرمائیگا **فَادْخُلِي فِي عِبَادِي** پس داخل ہو میرے نیک بندون مین **وَادْخُلِي جَنَّتِي** اور داخل ہو میری جنت مین اس جگہ جنتین مراد ہین یعنی جنتون مین میرے مقرب اور خاص لوگون کے [illegible] داخل ہو

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُونَ اٰيَةً
سورہ بلد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی **وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ** حال یہ ہی کہ تو اے ہمارے حبیب اوترا ہی اس شہر مین باوصف اسکے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہی اوسکی قسم کو اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مکان کا شرف مکین سے ہی قطعہ اے کعبہ را زمین قدوم تو صد شرف ÷ وی مروہ را ز مقدم پاک تو صد صفا ÷ بطحا ز نور طلعت تو یافتہ فروغ ÷ یثرب ز خاک پاے تو بارونق و بہا ÷ اور بعضون نے کہا ہی کہ تو حلال ہی اس شہر مکہ مین یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اورون پر حرام ہی ایک وقت خاص مین حلال ہو جائیگا اور مکہ معظمہ فتح ہونے اور اوسمین بعض کے قتل ہونے کا وعدہ ہی اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم کا نازل ہونا ہی **وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ** اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اوسکی قسم جو پیدا ہو یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد

ربع ۱

آیاتها	رکوعها	کلماتها	حروفها
[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وَالِدٍ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مَا وَلَدَ آپکی امت اور حق تعالیٰ اپنے حبیب اور اوسکی
امت کی قسم کھا کر فرماتا ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ۝ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج مین وہ
جو پیدا ہونے اور دودھ پلانے اور معاش و زندگی اور موت مین اوسکو رنج پہونچتا ہی یا ابو الاشدین کو کمال قوت مین ہمنے
پیدا کیا اور اوسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چمڑا پانون کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اوسے کھینچتے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اوسکے
پانون کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعویٰ کرتا کہ کسی کو مجہپر قابو نہین ہی اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا احمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا پر
ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ کیا گمان کرتا ہی ابو الاشدین

وقف لازم

یہ کہ قادر نہوگا اوسپر وہ شخص جو اوس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہتا ہی کہ ضائع کیا
مین نے پیغمبر کی عداوت مین مال بہت اسواسطے کہ لوگون کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دین اَيَحْسَبُ
اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝ کیا وہ گمان کرتا ہی یہ کہ نہین دیکھا ہی اوسے کسی نے خرچ کرتے وقت تاکہ اوس سے سوال کرے کہ
تو کیون ایسا کرتا ہی یعنی خدا نے اوسے دیکھا اور اوس خرچ کرنے پر اوسے جزا دیگا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ کیا نہین
دین ہمنے اوسے دو آنکھین کہ اونسے دیکھتا ہی وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ اور زبان کہ اوس سے بات کہتا ہی اور دو ہونٹھ کہ اوسکے
دہن کو چھپاتے ہین اور بولنے اور کھانے پینے پر اوسکی معاونت اور مدد کرتے ہین وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور دکھائی
ہمنے اوسکو دو پستانون کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی اونمین لپٹ کر دودھ پینے مین مشغول ہوا یا اوسے حق اور باطل کی راہ ہمنے
دکھائی کتابین نازل کرکے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ پس نہ گذرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی
مخالفت مین اوسنے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہی جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہی اوسے اوس شخص کے
چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہین جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عداوت مین صرف کیا وہ یہ گھاٹی طی کرنے مین کیون نہ صرف کیا اسطرح کا اوسکو [illegible] خرچ کرتا وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور تو کیا جانے کہ کیا ہی عقبہ یعنی اوسپر گذر جانے کا سبب کیا ہی فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ چھڑا دینا ایک گردن کا
بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن مین مدد کرنا اَوْ اِطْعٰمٌ یا کھانا کھلانا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ اوس دن مین
جو کہ بھوک کا ہو یعنی جن دنون مین خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہون تو وہ کھلاوے يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝
اوس یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھانے والے سے قرابت رکھتا ہو اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی
فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لوٹتا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہی اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہی
یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون سے
جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ سب خیرات اور نیکیان قبول ہونے مین ایمان شرط ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور
نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر یا معصیت سے یا دین الٰہی کی نصرت مین انواع واقسام کی مشقت پر

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اور نصیحت کی ہی انھون نے باہم مرحمت اور مہربانی کرنیکی خدا کے بندون پر اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہ ایمان والے صابر مہربان داہنے طرف والے کہ عرش کی داہنی طرف سے بہشت مین جائینگے یا برکت والے لوگ ہین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیون پر یعنی حق پر جو نشانیان ہمنے قائم کی ہین کتاب اور دلیلین اوسپر جو لوگ نہ ایمان لائے هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝ وہ بائین طرف والے ہین کہ اونکو عرش کی بائین جانب سے دوزخ مین لیجائینگے یا وہ لوگ شامت والے ہین عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اور اونپر ہی دوزخ مین آگ چھپی ہوئی یعنی جس درکہ مین اونپر عذاب کیا جائیگا اوسکا سر سرپوش سے بند کرکے مضبوط کردینگے کہ نہ کبھی ہوا اوسکے اندر آئے اور نہ کچھ دھوان اوسکے باہر جائے

ع ٢٠

وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ پندرہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ شمس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ قسم آفتاب کی اور اوسکی دھوپ کی جب وہ بلند ہوتا ہی اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہی وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہی یعنی چاند رات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہی یا جس رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسکا طلوع سورج کے غروب سے ملا ہوا ہوتا ہی وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہوتا ہی وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ اور قسم رات کی جب چھپا لیتی ہی آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اوسکی روشنی کو وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ اور قسم آسمان کی اور اوسکی جسنے اوسے بنایا ہی وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ اور قسم زمین کی اور اوسکی جسنے اوسے بچھایا ہی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ اور قسم آدمی کی جان کی اور اوسکی جسنے اوسکے اعضا درست کیے ہین فَاَلْهَمَهَا پھر الہام کیا اور جتادیا اوسکو فُجُوْرَهَا جھوٹ اور ناپاکی اور بیباکی اوسکی وَتَقْوٰىهَا ۝ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کردی یہ قسمین کھا کر فرماتا ہی کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ تحقیق کہ کامیاب ہوا جسنے نفس کو پاک کیا برائیون کے میلون سے یا اوسکو نشو و نما دی بزرگیون کے انواع و اقسام کے ساتھ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ اور تحقیق کہ بے بہرہ رہا جسنے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب سے یا اوسکی قدر و منزلت گم کی معصیت اور ضلالت کے سبب سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰىهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہی جسوقت نفس خواہش کے شائبون سے پاک ہوجاتا ہی فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہوجاتا ہی بیت تا نفس مصفا نشود دل نشود آئینۂ نور الٰہی نشود كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ تکذیب کی قبیلۂ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب سے صالح علیہ السلام کی اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ جسوقت کہ اوٹھا بڑا بدبخت اوس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی

کوچین کاٹ ڈالا اور اوسے ہلاک کرنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ تو کہا اونکو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ قتل نکرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اوسکے پانی کے یعنی اپنی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہی اوسکے پاس جاؤ تا کہ تمپر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۵ پھر تکذیب کی اونھون نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونے کے باب مین پھر اونھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹ ڈالین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس یکبارگی ہلاکت بھیجی اونپر اونکے ربنے بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ اونکے گناہ کے سبب پھر یکسان کردیا اوس عذاب کو سب پر کہ اونکے چھوٹے بڑے سب مرگئے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہین ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کونسی اوسنے سب کو ہلاک کردیا اور اوسکے بد انجام سے نہ ڈرا اسواسطے کہ کسی کو اوسپر قابو نہین ہی اور بد انجامون کو اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہی

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ واللیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکیس آیتین ہین

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھپائے عالم کو اپنے اندھیرے مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہو اور رات کے اندھیرے کو زائل کردے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ یعنی حضرت آدم اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانون مین سے نر و مادہ کو یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تحقیق کہ جزا کامون مین تمھاری کوشش کی البتہ پراگندہ ہی یعنی مختلف واقع ہوئی ہی کام کے مناسب بعض کو ثواب اور کرامت ہی بعض کو عذاب اور ملامت ہی پھر مختلف کامون اور اونکی مختلف جزاؤن کو بیان فرماتا ہی کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر مگر جسنے دیا اپنا مال اللہ کی راہ مین وَاتَّقٰى ۝ اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور تصدیق کی بہت نیک کلمہ کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی یا اس بدلے کے وعدہ کی کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ سورت کچھ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصلت کی شان مین ہی اور کچھ امیہ بن خلف یا ابو جہل کی کیفیت مین کشف الاسرار مین ہی کہ دو آدمیون کے باب مین یہ سورت نازل ہی ایک اَتْقٰى یعنی بڑا متقی کہ صدیقون کا امام ہی اس امت مین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین اور ایک اَشْقٰى یعنی بڑا شقی کہ زندیقون کا پیشوا ہی اہل ضلالت مین یعنی ابو جہل اور سورت کے شروع مین جو رات دن کی قسم کھائی یہ ایک کی ظلمت اور دوسرے کی نورانیت کی طرف اشارہ ہی یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابو جہل کذاب شقی کو تھی اور روز دعوت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر نہوا جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا مثنوی سپہر روشن دلان صدیق اعظم + کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم + زمہرش روز دین را روشنائی + بدو اہل یقین را آشنائی + سیہ دل کی کند این قول باور + تفاوتہاے دوران بین زداور + لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتا تا کہ دین اسلام سے پھر جائین اور اونکے دل مین ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ بھڑکتی تھی بیت آنجا کہ منتہاے کمال ارادت ست + ہر چند جور بیش محبت زیادت ست + ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈالدیا ہی اور تپتے ہوئے پتھر اونکے سینہ پر رکھے ہین اور وہ اوس حال مین احد احد کہہ رہے ہین حضرت ابوبکر صدیق کا دل اونپر جلا فرمایا ای امیہ واے تجھپر اس خدا کے دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہی امیہ بولا کہ ای ابوبکر اگر تیرا دل اسپر جلتا ہی تو اسے مجھسے مول لے پوچھا کتنے کو بیچتا ہی بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہون اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا غلام تھا اوس سے ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہدیا تھا کہ اگر تو ایمان لا تو جو مال تیرے پاس ہی اور تو تجارت کرتا ہی سب تجکو بخشدون نسطاس ایمان نہ لاتا تھا اور حضرت صدیق کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جانکر نسطاس کو تمام استعداد اور مقدرت سمیت امیہ کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کو لے لیا اور اوسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنے کی امید پر حضرت بلال کو آزاد کر دیا حق تعالی نے یہ سورۃ بھیجی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت سے خبر دی اور فرمایا کہ جسنے اپنا مال خرچ کیا اور اوسکا بدلا اور ثواب ملنے کو تصدیق کیا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ تو قریب ہی کہ آسانی دین ہم اوسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت کا سبب ہے یعنی ایسے کامون مین جو اسے جنت مین پہونچادے کہ آسانی اور راحت وہین ہی وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ اور مگر وہ جسنے بخل کیا اپنے مال مین یا کلمہ توحید کہنے مین اور اپنے کو ثواب الٰہی سے بے نیاز دیکھا اور اوس سبب سے جو کام ثواب حاصل ہونے کے موجب ہین اونکی طرف رغبت نہ کی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ اور تکذیب کی اوسنے بہت نیک خصلت کی کہ دین اسلام ہے [illegible] حق تعالی کے وعدہ کو باور نہ رکھا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ تو ہم مہیا کر دینگے اوسکو اوس خصلت کے واسطے جو باعث دشواری اور محنت مین ڈالدے یعنی وہ کام جو اوسے دوزخ مین لیجائے وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ اور نفع نکریگا اوس عذاب کو اوسکا مال جسمین اوسنے بخل کیا ہی جب کہ وہ مرجائیگا یا جب سر کے بل آئیگا یعنی قبر مین گریگا [illegible] إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ذمہ تحقیق کہ ہمپر ہی بیان کرنا حق اور باطل اور وعدہ اور وعید کا وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ اور تحقیق کہ ہمارے ہی واسطے ہی وہ سرای عقبیٰ اور یہ پہلی جگہ کہ دنیا ہی جب کہ دونون جہان کے مالک ہم ہی ہین تو ہم جو کچھ چاہین عطا کرین فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ پس ڈراتا ہون مین تمکو ای اہل مکہ اوس آگ سے جو شعلہ مارتی ہی لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى نہ آئیگا اوسمین ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابوجہل الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ وہ شخص جسنے تکذیب کی پیغمبر کی اور مونھ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى اور قریب ہی کہ دور کر دیا جائے اوس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ جو کہ دیتا ہی اپنا مال يَتَزَكَّىٰ ڈھونڈھتا ہی اوس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت بلال کا کچھ حق حضرت ابوبکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے اونکو مول لیکر آزاد کر دیا حق تعالی نے اون کافرون کی بات رد کرنے کو فرمایا کہ وَمَا لِأَحَدٍ اور نہ تھی کسی کے واسطے عِنْدَهُ ابوبکر کے نزدیک مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ کوئی نعمت اور احسان کہ بدلا لیا جائے إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ مگر اوسنے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو برتر اور بہت بڑا ہی وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ اور قریب ہی کہ راضی ہو اور جو ثواب وعدہ کیا ہوا ہی اوسکو پہونچے

سورۃ الضحیٰ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی احدی عشرۃ آیۃ
سورۃ الضحیٰ مکہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہین آئے اور وحی نازل نہوئی تو کافرون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمدؐ کے خدا نے اوسے چھوڑ دیا اور دشمن کرلیا تو حق تعالیٰ نے اونکا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ **وَالضُّحٰى** ۙ قسم ہی چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اوسوقت بلند ہوتا ہی اور روشنی زیادہ ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضحیٰ وہ وقت تھا جسوقت حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحرون نے اوسی وقت خدا کو سجدہ کیا اور بعض کے قول پر ضحیٰ سے رب الضحیٰ یعنی وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہی **وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى** ۙ اور قسم رات کی جسوقت وہ تاریک ہو اور تاریکی چیزون کو چھپالے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ دن رات سے کشف اور حجاب مراد ہی کہ لطف اور قہر کی نشانی ہی یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہی یا دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف اشارہ ہی اور رات آپکے موے مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہی **بیت** والضحیٰ رمز روے ہمچو ماہ مصطفےٰ ست ✤ معنی واللیل گیسوے سیاہ مصطفیٰ ست ✤ یہ خبر جن چیزون کی قسمین مذکور ہوئین حق تعالیٰ انکی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ **مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى** ؕ نہ چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کرلیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اوس فتح کی جو آپکی امت کو دنیا مین ہوگی اور اکثر شہر اونکی حکومت مین آئینگے اور مسخر ہوجائینگے حضرت اوس خوشخبری سے خوش ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَلَلْاٰخِرَةُ** اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت مین حق تعالیٰ تجکو عطا فرمائیگا اے ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے ہزار محل مین جنت مین موتی کے اور اوسکی خاک مشک ہی اور ہر محل مین خادم اور حورین اور سامان ہی جو اوسکے لائق ہی **خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى** ؕ بہتر ہی تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہرون کا فتح ہونا ہی یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہی ابتدا سے اسواسطے کہ آپ ہر دم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبہ کمال پر ترقی کرنے والے ہین **وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ** اور قریب ہی کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگارون کے باب مین شفاعت کا مرتبہ **فَتَرْضٰى** ؕ پس تو راضی ہوجائے یعنی اسقدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی سب آیتون مین بڑی امید کی آیت یہ ہی کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور ہم اہل بیت اس بات پر ہین کہ آیہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى سے اوسکی نسبت امید بہت زیادہ ہی اسواسطے کہ جب تک آپ کی امت مین سے ایک شخص بھی دوزخ مین رہیگا ہرگز آپ راضی نہونگے **نظم** نماند بدوزخ کسے درگرو ✤ کہ دارد چنین سید پیشرو ✤ عطاے شفاعت چنانش دہند ✤ کہ امت تمامی ز دوزخ رہند ✤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسے نہ پوچھتا مین نے کہا کہ الٰہی تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی

اور فلان فلان کو یہ نعمت عطا کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ کیا نہین پایا مجھے تیرے رب نے بے باپ کا بچہ پس جگہ دی تجکو تیرے دادا اور چچا کی گود مین کہ اونھونے تجکو پرورش کیا بحر الحقائق مین ہی کہ تجکو دُرِ یتیم پایا تو ختم نبوت کی صدف مین تجکو جگہ دی بیت بس کہ غواص کرم در تگ دریاے قدیم ✤ غوطہ زد تا بکف آورد چنین دُرِ یتیم ✤ پایا تجکو ایک موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات مین منفرد تھا اور ما سوی سے علاقہ قطع کرنے مین متوحد تھا تو تجکو متمکن کر دیا حضرت احدیت نے جمع مین کہ وہ خاص تیرا مقام ہی وَوَجَدَكَ ضَالًّا اور پایا تجکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ پر جسوقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری مان کو سپرد کرنے تجکو لائی تھی فَهَدَىٰ ۝ پھر راہ دکھا دی تجکو اسطرح پر کہ تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچا دیا یا شام کی راہ مین جبکہ میسرہ کے ساتھ ای ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے بیراہ ہو گیا مین نے جبرئیل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر راہ پر لے آیا یا ای ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہنمائی بھی تیرے رب نے تجکو راہ بتا دی حقائق سلمی مین مذکور ہی کہ تیرے رب نے تجکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا مین ڈوبا ہوا تیری اوپر احسان رکھا اور تجکو مقام قرب مین پہونچا دیا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ اور پایا تجکو درویش عیالدار پس مالدار کر دیا تجکو خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتون کے سبب جو کافرون سے تو نے لین حقائق القرآن مین فرمایا ہی کہ ای ہمارے حبیب تو فقیر تھا خلق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجکو غنی کر دیا اپنے انوار جمال کے مکاشفہ سے فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ پس جو یتیم ہو اوسپر قہر نہ کر اور اوسکی قدر پہچان اسواسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہی وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور جو سائل ہو پس اوسکو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اسواسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو کھینچ چکا ہی وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ ع اور جو نعمت ہی تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہی پس بیان کر یعنی اوسکے احکام خلق کو پہونچا اسواسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت دینے والے کا شکر ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہی اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا ہوتا ہی تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اسواسطے کہ خلق محتاج ہی اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہی تو اوسکی طرف رغبت کرتا ہی اور اوسے دوست رکھتا ہی پس میری نعمت بیان کر کے خلق کو میرا دوست کر دے اور مین خلق کو دوست رکھتا ہون

سورۃ الم نشرح مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وہی ثمان آیات
سورۂ الم نشرح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہمنے کشادہ نہین کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تا کہ حق کی مناجات اور خلق کی دعوت اور امت کا غم اوسمین سمائے یا یہ معنی ہین کہ کیا تیرے دل کو ہمنے گنجایش نہین دی کہ وحی کے اسرار جو تجپر وارد ہون اونھین قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہی کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اوس طرف اشارہ ہی جو حدیثون مین آپکا سینہ چاک ہونا آیا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپکا شق صدر کئی بار ہوا ہی ایکبار زمانۂ طفولیت مین جب آپ قبیلۂ بنی سعد مین حضرت حلیمہ کے گھر

تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپ کو دودھ پلاتی تھین دوسری بار جب دودھ چھڑانے کے بعد آپ کو لیگئی تھین اور ایک قول مین ہی کہ نبوت ہونے کے پیچھے یا گیارھوین برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیث مین ہی کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے مجکو زمین پر لٹا دیا اور میرے سینہ کے اوپر سے ناف تک چاک کر دیا اور میکائیل ایک طشت مین آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگین اور میرا حلق اوس پانی سے دھویا اور جبرئیل علیہ السلام نے میرا دل نکالکر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اوس سے بھرا اور پھر اپنی جگہ پر اوسے رکھدیا منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر نور کی ایک انگوٹھی سے مہر کر دی چنانچہ اوسکی راحت اور لذت کا اثر ابتک اپنی رگون اور جوڑون مین مین پاتا ہون بیت دلم خزینۂ اسرار بود دست قضا ✤ درش ببست و کلیدش بدلستانے داد ✤ وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۝ اور نیچے رکھدیا تجھے تیرا بار گران الَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهۡرَكَ ۝ وہ بوجھ جسنے بھاری کردی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافرون کا غم تھا اور کفر پر اونکا اصرار اور آنحضرت کا تعرض اور بعضون نے کہا ہی کہ امت کے گناہ کا غم ہی کہ ای ہمارے حبیب تو اوس سے گرانبار تھا وہ بوجھ تجھ سے ہمنے اوٹھالیا اور تیری شفاعت اونکے باب مین ہمنے قبول فرمائی وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝ اور بلند کیا ہمنے تیری قدر ظاہر کرنے کو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونے کے ساتھ یا اسطور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ مین تیرا نام اپنے نام سے ہمنے ملا رکھا تا کہ بندے جب مجکو یاد کرین تو تجکو بھی یاد کرین یا خود مین نے تجھپر سلام بھیجا اور اورون کو بھی تجھپر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اسطرف اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے گرد پھرتے تھے اور آپکی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی قطعہ سیمرغ فہم ہیچکس از انبیا نہ رفت ✤ آنجا کہ تو ببال کرامت پریدہ ✤ ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند ✤ آنجا کہ جاے نیست تو آنجا رسیدہ ✤ ای محمد صبر کر فَإِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ پس تحقیق کہ دنیا مین دشواری کے ساتھ آخرت مین آسانی ہی إِنَّ مَعَ ٱلۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ یقینی اس دشواری کے ساتھ جو مکہ مین تجھپر ہی مدینہ مین تیرے واسطے آسانی ہی اور موضح مین ہی کہ جو سختی اور کلفت مدینہ مین تجکو ہوتی ہی اوسکے بعد آسانی اور راحت جنت مین ہی فَإِذَا فَرَغۡتَ فَٱنصَبۡ ۝ پس جب تو فارغ ہو چکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت مین یا جب نماز سے تو فارغ ہو تو کوشش کر دعا مین یا جب پہونچا چکا تو احکام تو امت کے گناہون کی مغفرت چاہنے مین مشغول ہو فتوحات کے نوین سفر مین لکھا ہی کہ ہمارے شیخ ابومدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل مین فرمایا کہ جب تو فارغ ہو مشاہدۂ اکوان سے تو اپنا دل جما مشاہدۂ جمال رحمن کے واسطے وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرۡغَب ۝ اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے مین رغبت کر اور جو کچھ تو چاہتا ہی اوسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادین پوری کرنے مین اوسکے سوا کوئی قادر نہین اور تیری بات درگاہ قرب مین مقبول ہی

اور تیری پاکیزہ دعائین محل قبول مین ہین بیت چو مقصود کون و مکان بود دست ✤ خدا مید ہد انچہ مقصود تست ✤

ع ۸

سورة التين مكية	بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ	وهي ثمان آيات
سورہ مین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم انجیر کی اور زیتون کی آنوار مین ہی کہ ان دونون میوون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ انجیر ایک میوہ ہی
اور بے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہوجانے والی ہی اور شریف دوا بہت فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کو تحلیل گردون کو پاک
ریگ مثانہ کو دور کرتی ہی جگر اور تلی کے سُدّون کو کھول دیتی ہی گردہ کو اور تمام بدن کو فربہ کرتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ انجیر بواسیر کو
قطع کرتا ہی اور نفوس کو فائدہ دیتا ہی اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اوسمین روغن ہوتا ہی
بہت فائدہ والا اور بعض نے کہا ہی کہ انجیر اور زیتون سے انکے اوگنے کی جگہ مراد ہی اور زمین مقدس مین وہ دو پہاڑ ہین ایک طور زیتا دوسرا
طور تینا کہ ہر ایک انمین سے انبیا علیہم السلام مین سے ایک ایک کی عبادتگاہ تھی یا دو مسجدین مراد ہین ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی
معالم مین فرمایا ہی کہ تین اصحاب کہف کی مسجد ہی تو زیتون مسجد ایلیا ہی تبیان مین ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی
اونکی قسم کھاتا ہی وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور قسم طور سینا کی یعنی اوس زمین کی جو حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد
مبارک ہی یعنی آپ وہان پیدا ہوے ہین بحر الحقائق مین اہل اشارت کی زبانی یہ تفسیر لکھی ہی کہ قسم شجرۂ تینیہ قلبیہ کی جو ثمر علوم دینیہ ہی
اور قسم شجرۂ زیتونۂ مبارکہ سریہ کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہی اور طور سینین روح معلی ہی کہ تجلی الٰہی سے روشن اور مجلّی ہی اور بلد امین
خفی ہی کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن وامان کا محل ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب مین یعنی حیوانات مین سے قد مناسب سے اچھی
مزاج معتدل خواص مخلوقات کو جمع کرلینے کے ساتھ اوسے ہمنے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہمنے اوسے مظہر اتم واکمل تجلیکا ہ علم واشمل تاکہ
حامل امانت الٰہی اور منبع فیض نامتناہی ہوسکے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر پھیرا ہمنے اوسے بہت نیچے سب نیچون سے
یعنی عالم طبیعت مین یا اوسکے سبب سے ہمنے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے
دقائق اور حقائق جواہر التفسیر مین شرح وبسط کے ساتھ تحریر ہین تو اوسپر مطلع ہونا اوسی کے مطالعہ پر حوالہ ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھر لیگئے ہم اوسکو خرف ہوجانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہی اور
اسفل السافلین اوسی کی طرف اشارہ ہی اور اوسوقت کچھ کام نہین کرسکتے اور کسی کو اوس سن مین کچھ اجر نہین ہوتا اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مگر اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے فَلَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ تو اونکے واسطے اجر ہی غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جسطرح جوانی اور تندرستی مین اونکی عبادت کا اجر لکھتے تھے
بوڑھاپے اور ضعیفی مین بھی باوصف اسکے کہ وہ عمل نہین کرتے ہین اوسی طرح اونکا اجر ثابت ہی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ پھر
کیا چیز تجھے تکذیب پر رکھتی ہی ای بعث وحشر کے منکر بین دلیلین ظاہر ہونے سے روز جزا اور روز حساب کا مقر کیون نہین ہوتا اَلَيْسَ
اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ کیا نہین ہی اللہ بڑا حکم کرنے والا حاکمون کا یعنی ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کہے اوسے چاہیے کہ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ بھی کہے

ع ۱ / ۸

سورۃ العلق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع عشرۃ آیۃ
سورۂ علق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین

جمہور علما اس بات پر ہین کہ قرآن مین پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتین ہین اور اس حال کا بیان مجمل یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے ہوے تھے کہ ناگاہ حضرت جبرئیل امین آپ پر ظاہر ہوے اور کہا کہ ای محمد خدا نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی اور تو خدا کا رسول ہو اس امت مین پھر کہا کہ اقرأ یعنی پڑھ آپ نے فرمایا کہ ما انا بقاری یعنی مین پڑھنے والا نہین ہون پس حضرت جبرئیل نے آپسے لپٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہوگئے پھر آپکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ آپسے وہی جواب دیا پھر حضرت جبرئیل آپسے ملے اور زور کیا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ اقرأ باسم ربک الذی خلق اور ایک قول یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہ وہ مین یاقوت اور موتی لگے ہوے تھے نکالا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون اور اس نامہ مین کچھ لکھا نہین دیکھتا ہون پس حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہو جاوین تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپ کو چھوڑ دیا اور یہ قرآن کی آیتین پڑھین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ پڑھ قرآن شروع کر اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کین سب چیزین یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوے خون سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۙ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہی اور تیرا رب بہت بزرگ ہی سب بزرگون سے اور اوسکا کرم سب کریمون کے کرم سے بڑھکر ہی الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ وہ خدا جسنے سکھایا لکھنا قلم کو تاکہ علم کو خطامین مقید کرین اور دورون کو نامہ سے آگاہی دین تبیان مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ پہلے جسنے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۗ خدا نے علم دیا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ۙ حقا کہ بیشک انسان یعنی ابوجہل البتہ حد سے بڑھتا ہی اور گردن کشی کرتا ہی أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ۗ بسبب اسکے کہ دیکھتا ہی اپنے کو کہ بے نیاز ہوا ہی یعنی تو انگر آدمی مال کے سبب سے کیون کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالی کی عبادت مین سرکشی کرے اور چھوڑدے إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۗ تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہی بازگشت سب کی آخرت مین اور وہان اعمال کام آئینگے اموال نہین بیت تو نگری نہ بمال ست نزد اہل کمال + کہ مال تالب گور ست بعد ازان اعمال + لکھا ہی کہ ابوجہل نے یہ بات کہی کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین دیکھون تو اوسکی گردن پر لات مارون ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اوسکو خبر کی جلدی سے حضرت کی طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھرا چہرے کا رنگ اوڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگون نے پوچھا کہ تجکو کیا ہوا بولا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا مونہہ پھیلائے ہوے اور پرندجانور پرسے

لیکر ملائے ہوے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو اوڑا لیجاتے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی ۙ کیا دیکھا تو نے اوسے جو باز رکھتا ہی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت نماز پڑھتا ہی وہ بندہ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰٓی ۙ کیا دیکھا تو نے اگر ہو بندہ نماز سے منع کیا ہوا سیدھی راہ پر اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اوسکو اوس حال سے باز رکھ سکتے ہین اَرَاَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ تکرار تاکید کی جہت سے ہی کہ کیا دیکھا تو نے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا مطلقا حق بات اور ایمان سے مونھ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ کیا نہین جانا ابوجہل نے یعنی نہین جانتا ہی یہ بات کہ تحقیق خدا دیکھتا ہی اوسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اوسنے کیا بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ اِنَّ اللّٰہَ یَرٰی مین وعدہ بھی ہی وعید بھی یعنی ای زاہد عبادت کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور ای فاسق توبہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی ای ریاکار اخلاص اختیار کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور ای زاہد تنہائی مین گناہ کا قصد نہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی ایک درویش نے گناہ کر کے توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا لوگون نے کہا کہ اتنا کیون روتا ہی خدا غفور و رحیم ہی درویش بولا ہرچند وہ گناہ معاف کرتا ہی مگر اسکی خجلت کہ اوسنے گناہ جانا اور دیکھ لیا ہی اپنے دل سے کیونکر دور کرون **بیت** گیرم کہ تو از سر گناہم گذری ٭ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چہ کنم ٭ **فرد** سر خجالت درویش زان بود در پیش ٭ کہ گر گناہ بہ بخشند شرمساری ہست ٭ لکھا ہی کہ دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کہ ای محمد میں نے تجکو نماز سے منع نہین کیا پس حضرت نے اوسے بہت تہدید فرمائی اور وعیدین سنائین ابوجہل نے کہا کہ تم مجکو ڈراتے ہو حالانکہ میری مجلس سب بدوون کی مجلس سے بہت بڑی اور عزتدار ہی اور میری مجلس کے لوگ بہت زیادہ ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ ۙ حقا اگر ابوجہل نہ باز آئیگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے تو لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ ضرور پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کے بالون سے اور دوزخ مین کھینچ لیجائینگے نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب و خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طور پر ہی اور مراد پیشانی والا ہی یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہی فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ ۙ پس کہہ کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والون کو سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ ۙ قریب ہی کہ پکارین ہم دوزخ کے فرشتون کو اوسے دوزخ مین لیجانے کے لیے کَلَّا ؕ لَا تُطِعْہُ وہ بات نہین ہی جو وہ کہتا ہی حکم نہ مان اوسکا نماز ترک کرنے مین یعنی اوسکی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ؑ اور سجدہ کر ہمیشہ خدا کو اور قریب ہو جا حضرت احدیت کے حدیث مین ہی کہ بندہ جسوقت سجدہ مین ہوتا ہی اوسوقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہی

اور قرآنی سجدون مین یہ چودھوان سجدہ ہی فتوحات مین اسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہی

سورۃ القدر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورہ قدر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اصحاب متعجب ہوکر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر مین اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کرسکتے ہین تو حق تعالی نے یہ سورت نازل کی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے بھیجا ہمنے قرآن بے ذکر کیے ہوے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اوسکی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہی یعنی بزرگی اور شرف کے سبب سے اپنی تصریح سے مستغنی ہی اور دوسرے اوسے اوتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اوسے ہمنے اوتارا متبرک وقت مین فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر مین یعنی اوسکے اوترنے کی ابتدا اس شب مین تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی شب مین اوترا اور حضرت جبریل علیہ السلام تیئیس برس مین آیت آیت اور سورت سورت وقت کی مصلحت کے موافق دنیا مین لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ تو جانے کہ کیا ہی شب قدر یعنی شرف اور عزت والی رات کہ اوسمین جو کوئی عبادت کرتا ہی وہ معزز اور مشرف ہوجاتا ہی یا اوس رات کو جو نیک کام وقوع مین آتا ہی وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قدر حکم کے معنی مین ہی یعنی اوس رات مین ہر ایک کام کو تقسیم کرتے ہین حکمت کے ساتھ کہ اوسمین نقص راہ نہین پاتا یا قدر تنگی کے معنی مین ہی اسواسطے کہ اوس رات فرشتے اس کثرت سے اوترتے ہین کہ اونپر زمین تنگ ہوجاتی ہی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اوس شخص کے واسطے بہتر ہی جو اوس شب کو پائے اور عبادت مین فجر کرے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر شب قدر تمام سال مین دورہ کرتی رہتی ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ مین نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہی اور اکثر رمضان مین پایا ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ شب قدر ماہ رمضان مین ہی اخیر عشرہ مین غالبا طاق شبون مین اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اکیسوین اور تیئیسوین شب کو اختیار کرتے ہین اور حنفی ستائیسوین شب کو حاصل یہ کہ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ کلمہ اس سورت مین تین بار مکرر ہی تو نو تیہے ستائیس ہوے اور لفظ ہی جو اس سورت کے آخر مین ہی [illegible] اس قول کی تائید کرتی ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ شب قدر ستائیسوین شب ہی اور شب قدر پوشیدہ رکھنے مین حکمت یہ ہی کہ سب [illegible] اور بندے عبادت کرتے رہین بیت ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی + ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اوترتے ہین فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبریل علیہ السلام اونکے ساتھ اوس مبارک شب مین ہوتے ہین اور حدیث مین ہی کہ فرشتون کے ساتھ ایک بڑا فرشتہ اوترتا ہی کہ روح اوسکا نام ہی یا فرشتون کی ایک قسم کہ اوسے روح کہتے ہین یا بنی آدم کی روح یا عیسی روح اللہ علیہ السلام فرشتون کے ساتھ اوترتے ہین حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کی تفسیر [illegible] مذکور ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اوترتی ہی تبصائر مین فرمایا ہی کہ جبریل علیہ السلام اون فرشتون کے ساتھ زمین پر آتے ہین جنکو اہل زمین سے علاقہ اور آشنائی ہی اور مومنون کے گھرون مین جاتے ہین اور جبریل علیہ السلام مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کی علامت یہ ہی جھپک اوٹھنا بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجانا قلب کی رقت آنکھون کے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے کہ ملائکہ روح سمیت زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ خدا کے حکم سے ایک بڑے کام کو جسکا خدا نے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معانقہ عند المتاخرین ۱۲

حکم فرمایا ہے یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ سلامتی ہے سب آفتون سے شب قدر کو
سپیدۂ صبح منور ہونے تک عالمون اور عارفون کو اس سورت سے اسرار کُھلے ہین کہ اونکا ایک شمہ جواہر التفسیر مین ہے

سورۃ البینۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وھی ثمان آیات
سورۂ بینہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتین ہین

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنی یہود و نصاریٰ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ اور عرب کے مشرکون مین سے باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اوسوقت تک کہ آئی اونکے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ پڑھتا ہے اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اوسے تعظیم کے واسطے صحیفے فرمایا ہے اسلیے کہ سب صحیفون کے اسرار اوسمین جمع ہین فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ اون صحیفون مین نوشتے ہین صحیح اور درست یعنی احکام اور نصیحتین ہین اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے قدیم دین اور آئین پر تھے یہانتک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپنے اونکو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق الٰہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین متفرق ہوے یعنی نہین اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین اون لوگون نے جو کتاب دیے گئے ہین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ مگر بعد اسکے کہ آئے اونکے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپکے مبعوث ہونے کے قبل سب آپکی تصدیق پر متفق تھے جب آپکو پیغمبری ہوئی تو مختلف ہوگئے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوگئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہین حکم کیے گئے ہین اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ پاک کرنے والے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شک اور الحاد سے پاک رہین حُنَفَآءَ میل کرنے والے باطل عقیدون سے دین اسلام کی طرف وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کیے گئے ہین کہ ادا کرین نماز فرض اوسکے وقتون پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دین زکوٰۃ واجب اوسکے محل پر وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور جسپر وہ مامور ہین یہ دین ملت صحیح اور درست ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ مین سے وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور مشرکین یعنی بت پرستون مین سے وہ آتش دوزخ مین ہونگے قیامت کے دن خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بدتر ہین تمام مخلوقات سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اور کام کیے اونھون نے اچھے اور پاک اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو بہتر ہین سب مخلوقات سے جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جزا اونکی جو بہترین خلائق ہین اونکے رب کے پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ باغ ہین قیام کرنے کے کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے درختون کے نہرین اسواسطے کہ باغ بے نہر جاری کے

نہ ہونا چاہیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رہنے والے ہین جنتون مین ہمیشہ ابدا خلود کی تاکید ہی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوگا اللہ اونسے اور اونکی عبادتون سے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانے کے سبب اور منتہاے مرادات اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلی اور مقصد اقصی ہی وہ اونکو عطا فرمائینگے بیت دارند ہرکس از تو مرادے و مطلبے مقصود ما ز دنیا و عقبی لقاے تست ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ع یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضامندی اوس شخص کے واسطے ہی جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہین اونمین مشغول رہے

ع ۸

سورۃ الزلزال مدنیۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وھی ثمانی ایات

سورۂ زلزال مدینہ منورہ مین نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی — اور وہ آٹھ آیتین ہین

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جب ہلائی جائے زمین ہلایا جانا اپنا کہ نفخۂ اولی یا ثانیہ کے قریب ہوگا کہ اوسکے سبب سے زمین ٹوٹ پھٹ جائیگی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور نکالیگی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مُردون کے جسم اور دفینے اور خزانے ہین یعنی اپنے اندر سے نکالکر باہر ڈالدیگی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا اور کہیگا انسان یعنی کافر کیا ہوا زمین کو کہ اوسمین جو کچھ پوشیدہ تھا اوسے باہر کیے دیتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان عام ہی یعنی سب آدمی یہ بات کہینگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اوسدن کہیگی زمین اپنی خبرین زبان حال سے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حق تعالی زمین کو گویائی عطا فرمائیگا اور وہ خبرین بیان کریگی اپنا ہلنا اور مدفون چیزون کا باہر پھینک دینا یا جو عمل و سیر بندگان خدا نے کیے ہین وہ بیان کردیگی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کریگا اوسکو اور اجازت دیگا کہ لوگون نے جو جو کام کیے ہین اوسکی خبر دے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اوس روز پھرینگے اور باہر نکل آئینگے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائین طرف لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ تاکہ دکھائے جائین اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول مین لکھا ہی کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو کپڑا اور نوالہ نہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہی بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اوسکا اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پہ مجھسے مواخذہ نہوگا بلکہ کبیرہ گناہون پر بندے کو عذاب کرینگے حق تعالی نے ان دونون کی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر نیک دیکھیگا اوسکی جزا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ع اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر برا پائیگا اوسکی جزا

ع ۸

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہین جو دنیا مین کچھ نیکی یا بدی کرتا ہی مگر حق تعالی اوسکا عمل قیامت کے دن اوسے دکھائیگا مگر مومن کے برے کام بخشدیگا اور اوسکے نیک کامون کی جزا عطا کریگا اور کافر کی نیکیان رد کردیگا اور بدیون پر اوسکو عذاب مین مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ قرآن مین بڑی محکم آیت یہ ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو جامعۂ فاذّہ کہتے تھے تبیین المعانی مین ہی کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے

وادا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہی میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اونکے سامنے پڑھی وہ بولے کہ حسبی حسبی یہی بس ہی جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اوس میدان عظیم الشان مین ذرہ ذرہ پوچھینگے اور پوچھنے کو کسی طرح کچھ نہ چھوڑینگے تو وہ ضرور آج اپنے حساب مین مشغول ہوگا اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیگا قطعہ حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست ✢ ز خیر و شر بنگر تا چہا ست حاصل تو ✢ اگر بنقد نکوئی تو انگری خوش باش ✢ ورتا بغیر بدنیست وای بر دل تو ✢

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وھی احدٰی عشرۃ اٰیۃ

سورۂ عادیات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی — اور وہ گیارہ آیتین ہین

ایاتہا — رکوعہا — کلماتہا — حروفہا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلۂ بنی کنانہ مین بھیجا اور حکم دیا کہ فلان روز صبح کے وقت چاہیے کہ اونپر پہونچو اور غارت کرو اور فلان روز پھر آؤ اونھون نے ایسا ہی کیا اور پھرنے مین ایک بڑا پانی اونکی وجہ سے توقف ہوا منافقون نے زبان درازی کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ اونکی خبر پہونچائے یہ بات مومنون نے سنی غمگین ہوے حق تعالی نے اوس فوج کے حال سے مومنون کے خوشدل ہونے کے واسطے یہ سورت بھیجکر خبر دی کہ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ قسم دوڑنے والے گھوڑون کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہین سانس لینا ایسی آواز کے ساتھ کہ وہ ہنہنانا نہین ہی فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ پھر قسم آگ جھاڑنے والون کی پتھر سے اپنے سُمون کی ٹھوکر سے یعنی نعل بندھے سُم کے نیچے پتھر آنے سے آگ جھاڑتے ہین آگ جھاڑکر فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ پھر قسم غارت کرنے والون کی صبح کے وقت اس سے اون گھوڑون کے سوار مراد ہین فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ پس اوٹھایا اون گھوڑون نے دوڑکے غبار اوس قبیلہ کے کنارے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر اوسی وقت بیچ مین گھس گئے ایک گروہ دشمن کے بیچ اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ انسان اس سے ابن ابی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہی کہ لوگون مین بدخبریان ڈالتا تھا یا مطلق انسان مراد ہی کہ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ اپنے رب کے واسطے ناشکرگزار ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ابو حاجب کی شان مین ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ عرب مین تین آدمی ایک وقت مین ایک ایک صفت مین یگانہ تھے اشعث طمع مین اور ابو حاجب بخل مین اور حاتم سخاوت مین تو حق تعالی قسم کھاتا ہی کہ ابو حاجب بخیل ہی اور کم خیر اور بعضون نے کہا ہی کہ کنود وہ ہی جو رنج و محنت کو تو شمار مین لائے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ کنود وہ ہی جو تنہا کھائے دوسرے کو نہ دے لونڈی غلام کو مارا کرے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ اور تحقیق کہ خدا اوسکے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہی یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہی اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اوس ظاہر ہی وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اور یقینی انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہی یعنی اوسکا بخل نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست کہتا ہی تو دے ڈال کہ پھر تجکو دین اور

وارث کے واسطے نہ چھوڑ کہ داغ حسرت تیرے دل پر رکھین **نظم** مال ہمان بہ کہ بیاران دہی ÷ گر نہ دہی بہ کہ بخاکش نہی ÷ زر زپے منفعت ای حکیم ÷ بہر نہادن چہ سفال و چہ سیم ÷ **بیت** زر از بہر خوردن بود ای پسر ÷ برای نہادن چہ سنگ و چہ زر ÷ **اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ** کیا نہین جانتا ہی انسان کہ جب ظاہر ہوگا اور باہر نکالا جائیگا **مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝** وہ جو قبرون مین ہی یعنی مُردے **وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝** اور خالص کیا جائیگا جو کچھ سینون مین ہی یعنی اوسے درمیان مین لائینگے اور اوسکا خیر و شر متمیز کر دینگے تو اوسوقت خدا جزا دیگا **اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ** تحقیق کہ اونکا رب اونکے اقوال اور افعال **يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝** اوس روز یعنی قیامت کے دن البتہ جاننے والا ہی اور جزا دینے پر قادر ہی

وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ گیارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ قارعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اَلْقَارِعَةُ ۝ لیعنی ٹھوکنے والا **مَا الْقَارِعَةُ ۝** کیا ہی ٹھوکنے والا **وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝** اور کس چیز نے تجکو جاننے والا کیا کہ تو جانے کہ کیا ہی ٹھوکنے والا اس سے قیامت کا دن مراد ہی کہ دلون کو ہول و ہیبت سے ٹھوکیگا **يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ** جسدن ہونگے لوگ اوٹھنے اور دوڑنے کی شدت مین **كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝** پراگندہ پتنگون کے مانند یا ٹیری دل کی طرح کہ اکٹھا نکلتی ہین اور پامال و پریشان حال ہو جاتی ہین **وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ** اور ہو جاینگے پہاڑ اس دن کے ہول سے **كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝** جیسے اون رنگین دھنکی ہوئی دھنپنے کی دھنکی سے یعنی اوس دن کے ہول سے پہاڑ اجزاے متفرق ہوکر ہوا پر اوڑ جانے مین رنگین دھنکی ہوئی اون کے مثل ہونگے اسواسطے کہ رنگنے سے اون نرم اور سست ہو جاتی ہی اور پھر دھنکنے سے جلد متفرق اور منتشر ہو جاتی ہی **فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝** پھر اوسدن جسکے عمل کی ترازو مین بھاری ہونگے یعنی اوسکی نیکیون کا پلہ جھکا ہوگا **فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝** تو وہ زندگانی پسندیدہ مین ہوگا **وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝** اور وہ جسکے اعمال کی ترازو مین ہلکی ہونگی اسطرح کہ وہ نیکیان کھتا ہی نہو یا اوسکی برائیان نیکیون پر غالب ہون **فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝** تو اوسکی جگہ ہاویہ ہی اور وہ دوزخ کے سب درکون کے نیچے والا درکہ ہی **وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝** اور کس چیز نے بتایا تجکو کہ کیا ہی ہاویہ **نَارٌ حَامِيَةٌ ۝** آگ ہی دہکتی ہوئی یعنی سوزش مین نہایت درجہ پر پہونچی ہوئی

وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ آٹھ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ تکاثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

لکھا ہی کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم نے ایک دوسرے پر قبیلہ کے لوگون کی کثرت پر تفاخر کیا ہر ایک نے اپنے قبیلے کے لوگون کا شمار لیا تو بنی عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے بنی سہم بولے کہ ہمارے لوگ جاہلیت مین بہت قتل ہوگئے ہم مُردے اور زندے سب ملاکر

شمار کرتے هین جب اسطرح شمار کیا تو بنی سہم کے لوگ بنی عبد مناف کے خانوادہ سے زیادہ نکلے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝
کیا غافل اور مشغول کیا تمکو قوم کی کثرت پر فخر کرنے نے حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ یہانتک کہ آئے تم قبرستانون مین اور مُردون کو شمار کیا
اور بعضون نے یہ معنی کہے هین کہ تم لوگ مال اور اولاد کی زیادتی مین غافل اور مشغول ہوئے اور امور معیشت مین مستغرق ہوئے یہانتک کہ مرکر قبرستان مین آئے
كَلَّا ایسا نہ چاہیے کہ عاقل کی ہمت دنیا مین مصروف ہو اور آخرت کو بھول جائے کہ ناگاہ اجل آپہونچے اور پھر ندامت سے کچھ فائدہ نہو
قطعہ روزے کہ اجل کمند شبگون ÷ اندازد بپایت از جہان رفت ÷ گر دل نہ نہی اسیر دنیا ÷ آسان ز جہان توان رفت ÷
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ قریب ہی کہ جانوگے تم اخر اور تکاثر کا انجام یعنی مرتے وقت دیکھو گے ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر جلدی
کہ جلدی جانوگے اپنی خطا قبرون سے اوٹھکر منتشر ہوتے وقت كَلَّا ایسا نہ چاہیے کہ زندہ اور مردہ پر فخر اور مباہات کرو
لَوْ تَعْلَمُوْنَ اگر جانو کہ کیا حال در پیش رکھتے ہو عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ جاننا یقین کا کہ کچھ شک و شبہہ نہ رہے تو البتہ مفاخرت
اور مکاثرت سے تمکو باز رکھے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ قسم خدا کی کہ دیکھوگے تم دوزخ کو اول دُور سے جسوقت کہ اوسے میدان حشر مین
لائینگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا پھر ضرور ضرور دیکھوگے تم اوسکو عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ دیکھنا یقین کا آنکھ سے جب کہ اوسمین داخل ہوگے
ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ پھر البتہ پوچھے جاؤگے يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ اوس روز حساب کے وقت اون نعمتون سے جنمین
مشغول ہوکر عبادتون سے باز رہے یہ خطاب خاص اوس دنیادار کی طرف ہی جسکو دنیا نے دین سے باز رکھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ کافر مخاطب هین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ عام رکھین اسواسطے کہ جسے جو نعمت حاصل ہی اوس سے اوسکے شکر کا سوال ہوگا
اور بعض نے نعمت کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ خاص کیا ہی اور تر خرمے یا ٹھنڈے سائے یا نیند کے مزے یا اعتدال خلق یا اسلام
یا تخفیف شرائع یا قرآن کے ساتھ اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ وہ نعمت صحت اور فراغت ہی بیت فارغ دلت ہست و نیروے تن ÷
چو میدان فراخ ست گوئے بزن ÷ اسواسطے کہ حدیث مین آیا کہ دو نعمتین هین کہ بہت لوگ اونکی بابت نقصان مین هین اور
اونکی قدر نہین جانتے ایک صحت دوسری فراغت عین المعانی مین ہی کہ نعمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هین اور سب سے اونکی
ملت اور اتباع سنت کا سوال کیا جائیگا بیت چہ نعمتی ست بزرگ از خدا کہ بر ثقلین ÷ سپاس داری این نعمت ست فرض العین ÷

ع ۸

سورۃ العصر مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی ثلث اٰیات
سورہ عصر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین هین

لکھا ہی کہ ابو الاشدین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بات کہی کہ ای ابو بکر تمنے نقصان کیا کہ اپنے اجداد کا دین
چھوڑ دیا اور بتون کی عبادت سے ہاتھ کھینچا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ زیانکار نہین جو خدا اور رسول کی
بات سنے اور نیک کام کرے بلکہ بڑا زیانکار وہ ہی جو بت پوجے اور شیطان کی متابعت کرے حق تعالی نے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے جواب باصواب کے موافق یہ سورت بھیجی کہ وَالْعَصْرِ ۝ قسم زمانہ کے خدا کی یا زمانہ کی کہ بہت

عجیب باتون کو شامل ہی یا نماز عصر کی قسم یا پیغمبر کے عصر کی قسم یا تمھارے عصر کی قسم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب عصرون یعنی زمانون سے افضل ہی کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ یقینی ابو الاشدین یا ابو جہل یا سب آدمی لَفِيْ خُسْرٍ البتہ نقصان مین ہین نا پائدار مطلب مین عمرین صرف کرنے کے سبب سے **بیت** مدہ بہبہ نقد عزیز عمر زدست + کہ بسر پایان کہنی و تر لنداز سود + تو یہ مشرک سب عمر ضائع کرنے والے اور زیان کار ہین اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور نصیحت کی اونھون نے ایک دوسرے کو صحیح اور درست کام کی کہ وہ طریق حق پر قائم رہنا ہی یا صحیح کلام پر کہ وہ قرآن ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی طاعت پر یا معصیت سے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ لَفِيْ خُسْرٍ ابو جہل کے حال سے کنایہ ہی اور اٰمَنُوْا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت کی طرف ایما ہی اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دینا ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی عادت سے حکایت کرتا ہی

وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ نو آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ ہمزہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

لکھا ہی کہ اخنس بن شریق رسول مقبول کا عیب آپکے حضور مین کرتا اور ولید بن مغیرہ آپکی غیبت کرتا حق تعالی نے اونکے بارہ مین آیت بھیجی کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ وائے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَةِ غیبت کرنے والے کو یا وائے اوسپر جو طعن کرنے والا اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے والا ہو الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ وہ جسنے جمع کیا مال اور گنا اوسکو یا اوسکے شمار کو نگاہ رکھا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ گمان کرتا ہی کہ اوسکا جمع کیا ہوا مال اوسے ہمیشہ رکھیگا دنیا مین كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ایسا نہین جو کہ آدمی گمان کرتا ہی البتہ ڈالا جائیگا حطمہ مین اور حطمہ دوزخ کے ایک درکا نام ہی کہ اوسمین جو کچھ پڑتا ہی فوراً شکست اور سوخت ہو جاتا ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ اور کس چیز نے جلنے والا کیا تجکو تاکہ تو جانے کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ آگ ہی اللہ کی جلائی ہوئی یعنی خدا نے وہ آگ جلائی ہی اپنی قدرت سے اور جو حق تعالی جلائے اوسے کوئی دوسرا نہین بجھا سکتا **بیت** چراغے را کہ ایزد برفروزد + ہر آنکس پف زند ریشش بسوزد + الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ وہ آگ ہی کہ چڑھ آئیگی اور غالب ہو جائیگی دلون پر اور دلون کے اندر سما جائیگی اور کافرون کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہی کہ کافرونکے دل عقائد نا بائستہ اور اخلاق ناشائستہ کی جگہ ہین اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ تحقیق کہ وہ آگ یعنی اوس آگ کا مکان کافرون پر بند کیا گیا ہی فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ لمبے ستونون سے یعنی اوس درکہ کا دروازہ بند کیا ہی اور ستون اڑا کر مضبوط کر دیا ہی کہ ہر ایک نہ کھول سکے اور یہ اشارہ ہی آگ مین اونکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ جو آگ دل مین راہ پائیگی وہ عجب کی آگ ہی حسین منصور

قدس سرہ نے فرمایا کہ سرّ بر شنا نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ میرے باطن مین لگائی یہانتک کہ تمام سوخت ہوگیا ناگاہ ایک شعر مقدمہ انا الحق سے نکلا اور اوس جلے ہوئے مین جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے بیت ای شمع بیا تا من تو راز گویم + کاحوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

سورۃ الفیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورہ فیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتین ہین

سیر کی کتابون مین معتبر نقلون کے ساتھ مذکور ہی کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اوس نے حج کے موسم مین دیکھا کہ لوگ اطراف و جوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور معلوم کیا کہ اونکا مقصد خانۂ کعبہ کی زیارت ہی نخوت اور تکبر کی ہوا اوسکے دماغ مین سمائی داعیہ کیا کہ خانۂ خدا کے مقابلہ مین ایک گھر بنائے اور حاجیون کو اوسکی طرف متوجہ کرے صنعا مین سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اوسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے اور ملک یمن مین لوگون کے گروہ کو اوسکے طواف کی تکلیف دی یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق تھی مگر صبر کے سوا اونکو چارہ نہ تھا بنی کنانہ مین سے ایک شخص اوس گھر کی خدمت مین مشغول ہو کر وہان کا مجاور رہا ایک شب اوس محدث یعنی نئے بنائے ہوئے گھر کو حدث سے آلودہ کر کے بھاگا یہ خبر شہرۂ آفاق ہوئی اور لوگون کی طبیعت اوس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سنکر بگڑا اور لشکر بڑے بڑے قوی اور مہیب ہاتھیون سمیت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنے کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا تھا جیسے پہاڑ کا ٹکڑا بیت بہ ہیکل قوی راست چون کوہ قاف + چو شیر غرین جا بک اندر مصاف + اس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور مکہ معظمہ کے گرداگرد قریش کے مواشی لوٹ لیے مکہ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگون نے پہاڑون پر آڑ پکڑی ابرہہ نے صبح سویرے لشکر مہیا کیا اور ہاتھیون کو اوبھارا اور لگا کر مکہ معظمہ کی طرف چلا پس محمود ہاتھی نے شہر مکہ کی دیوار کی طرف سے مونھ پھیرا اور لشکرگاہ کی طرف مونھ کیا ہرچند فیلبانون نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ کی طرف اوسے پھیرین مگر وہ نہ پھرا اوسکے پھرنے سے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھے یہ حال دیکھ کر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑون کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہے ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول سیاہ چڑیان اونکی سبز گردنین نمودار ہوئین اور حملہ کر کے اوس لشکر پر پتھر برسائے پس ایک دم مین وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہوگیا ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہین جانا تو نے کہ کیسا کیا تیرے رب نے بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ہاتھی والے لوگون کے ساتھ یعنی ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ساتھ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ کیا نہین کیا اور نہین ڈالدیا اونکے مکر کو جو کعبہ شریف خراب کرنے کے واسطے اونھون نے کیا فِي تَضْلِيلٍ تباہی اور بطلان مین وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ اور بھیجا اونپر دریائے ہند کے کنارے کی طرف سے طَيْرًا أَبَابِيلَ چڑیان غول غول اونکی چونچین چڑیون کی اور پنجے کتّے کے سے اور سر درندون کے مثل اور بعض نے کہا ہی کہ چڑیان سبز تھین اور اونکی چونچین زرد تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ڈالتی تھین اوس لشکر پر پتھر گل کرے یعنی مٹی خشک ہو کر پتھر ہو گئی تھی فَجَعَلَهُمْ

ع ٥

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ تو کر دیا خدا نے اون لشکریون کو اون کنکریون کے سبب سے مثل گھاس کھائی ہوئی کے یعنی وہ مردہ افسردہ نیست ونابود پڑے تھے یہ اون لوگون کی ہلاکت سے کنایہ ہی لکھا ہی کہ ہر چڑیا تین کنکریان لیے تھی ایک چونچ مین دو دو نون پنجون مین کا ذکے جس عضو پہ کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تھی اور ہر کنکری پر اون سنگدلون سے ایک ایک کا نام لکھا تھا جنھون نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تھا ابرہہ شکست کھا کر تنہا بھاگا اور نجاشی کے سامنے جا کر پڑا جس چڑیا کی چونچ مین ابرہہ کے نام کا پتھر تھا اوسے مارنے کو مکہ سے حبشہ تک اوسکے ساتھ تھی اور نجاشی کے دربار مین ابرہہ سرپر وہ چڑیا اوڑتی تھی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیسی چڑیان تھین جنھون نے اتنے لڑنے والون کو ہلاک کر ڈالا اوس حال مین ابرہہ کی نظر اوس چڑیا پر پڑی بولا کہ ای بادشاہ اونمین سے ایک چڑیا یہ ہی بس وہی دم اوس چڑیا نے اوسکے نام کی کنکری اوسکے سر پہ چھوڑ دی بدن کے پار تھی نجاشی کے دیکھتے ہی دیکھتے ابرہہ ہلاک ہو گیا اور یہ حال دیکھ کر نجاشی کے دل مین عبرت جم گئی بیت نوشت خامۂ تقدیر بر جریدۂ دہر بخط کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار ؀

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ
سورۂ قریش مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

آیاتها — رکوعها ١ — کلماتها — حروفها

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑے مین یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف لوگ انکو اہل حرم کہتے تھے اور انکی حرمت کرتے تھے اور صحیح روایت یہ ہی کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہی عرب مین جسکا نسب نضر سے ملتا ہی وہ قریش ہی اور نسبون کے بعضے عالم اس بات پر ہین کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہی کہ نضر کے پوتے ہوتے ہین تو حق تعالیٰ نے اونپر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اِلٰفِهِمْ واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اونکا ملنا رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ سفر مین جاڑے اور گرمی کے اور اونکے پوجنے کے واسطے کہ بت پوجتے ہین یعنی تعجب کا محل ہی کہ مین نے تو اونکو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چھوڑ کر بتون کی پرستش مین مشغول ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ پس چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کے رب کی کہ یہ گھر تعظیم کیا گیا ہی اور قریش کی تعظیم بھی اسی گھر کی بدولت ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ رب جسنے کھانا دیا اونکو ان دو سفرون کی بدولت مِّنْ جُوْعٍ ۙ بھوک سے بچایا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ اور بے خوف کر دیا اونکو اس حرم محترم کی بدولت اونکے خوف سے جو مکہ معظمہ کے گرد ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے ہین

آیۃ حجازی ١٢

ع

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ
سورۂ ماعون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سات آیتین ہین
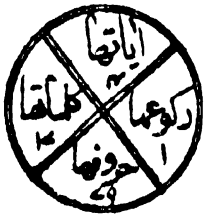
مفسر اس بات پر ہین کہ اس سورت مین سے نصف اول کافرون کی شان مین ہی اور نصف اخیر منافقون کے باب مین لکھا ہی کہ ابوجہل ملعون قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال مین سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اوس یتیم کو مار کر نکالدیتا اور ہمیشہ لوگون کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ؁ کیا دیکھا تونے اور جانا اوسکو جو تکذیب کرتا ہی روز جزا کی اور اوس روز کو باور نہین کرتا یعنی ابوجہل فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ؁ پس وہ وہ شخص ہی جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہی اور دہکا دیتا ہی یتیم کو اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اوسکے حصے کررہا تھا ایک یتیم نے اوس سے حصہ مانگا اوسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالی اوسکی مذمت فرماتا ہی کہ وہ کافر مارتا ہی یتیم کو وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ؁ اور رغبت نہین دیتا اپنے لوگون کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہی نہ دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہی بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہی **نظم** چون زکرم سفلہ بود برکران + منع کند از کرم دیگران + سفلہ نخواہد دگرے را بکام + خس نگذارد کسے را بجام + پہر منافقون کی شان مین فرماتا ہی کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ؁ پس سختی عذاب کی ریاکار نمازیون کے واسطے یعنی ابن ابی اور اوسکے یارون کے واسطے الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ؁ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار مین نہین لاتے اور فقط لوگون کے سامنے ہی نماز ادا کرتے ہین مراد یہ ہی کہ منافق لوگ تنہائی مین نماز کی پروا نہین کرتے ہین اور جب مسلمانون کی صحبت مین پہونچتے ہین تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہین **بیت** کلید در دوزخ ست آن نماز + کہ در چشم مردم گزاری دراز + الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ؁ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین اپنے کام مین لوگون کی تعریف کی امید پر وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ؁ اور باز رکھتے ہین مال زکوۃ کو یعنی مستحقون کو نہین دیتے اور بعضون نے کہا ہی کہ ماعون گھر کا اسباب ہی کہ لوگ باہم اوس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہین جیسے دیگ کاسہ کلہاڑی چلچہ ڈول وغیرہ اور ایک قول یہ ہی کہ ماعون تین چیزین ہین کہ اونہین روک رکھنا نہ چاہیے آگ پانی نمک

سورۃ الکوثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث ایات
سورۂ کوثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

معالم مین ہی کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر باتین ہوتی رہین پھر حضرت تو باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد مین آیا چند رؤسائے قریش جو مسجد مین بیٹھے تھے اونھون نے عاص سے پوچھا کہ کس سے باتین کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہوتا اوسے ابتر کہتے تھے یعنی اوسکی نسل نہ باقی رہیگی اور اونھی ایام مین حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا جب یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ کا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکا دل مبارک خوش کرنے کو اور آپکی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ؁ ہمنے عطا کی تجکو کثرت

ع

اور یہ لفظ فوعل کے وزن پر ہی اور کثرت سے کنایہ ہی یعنی ہمنے تجکو بہت خیر عطا کی ہی اور بہت فرزند عطا فرمائے ہین اور بہت علم و عمل عنایت کیا ہی اور تفسیر عین المعانی مین ہی کہ امت کی کثرت اور بعض نے کہا ہی کہ زمین آسمان مین تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت معجزات یا دوستون کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین معراج کے احوال مین جو حدیثین ہین اونمین سے ایک حدیث مین وارد ہوا کہ ساتوین آسمان پر مین نے ایک نہر دیکھی اوس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیان اوس نہر کے کنارے مین نے دیکھین جبرئیل مین سے مین نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہی کہا کہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین اوسکے کنارے سونے کے ہین اور اوسکے سوتے موتی اور یاقوت کے اوسکی خاک مین مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہی دوسری حدیث مین ہی کہ میرا حوض یعنی حوض کوثر اوسکی سیر مہینہ بھر راہ کی ہی اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اوسکی بو مشک سے بہتر ہی اوسکے آبخورے اور کٹورے آسمان کے تارون کی طرح روشن ہین جو اوس حوض سے پانی پئیگا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ کوثر کثرت کی معرفت ہی وحدت مین اور وحدت کا شہود ہی عین کثرت مین ہی اور یہ ایک نہر ہی بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اوس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ کو جہالت کی پیاس سے بیخوف ہی اور یہ یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیاے کرام کا خاصہ ہی فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اوسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اوسکے لیے بخلاف مشرکون کے کہ وہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نماز مین رکھ اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور قلادہ کی جگہ ہی سینہ سے اور بعض نے کہا ہی کہ عید اضحی کی نماز مراد ہی اور اوسکے بعد قربانی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی دم کٹا ہی اور خیر سے منقطع اور بے نسل و بے ذریت اور تیری بہت ذریت اور بہت حسن شہرت اور بزرگی آثار بے شمار قیامت تک باقی رہینگے بیت آثار اقتدار تو تا حشر متصل + خصم سیاہ روے تو بیحاصل و خجل +

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
سورہ کافرون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ جیسے ابوجہل عاص ولید امیہ اسود بن عبد یغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤن کی پرستش کیجیے تو ہم بھی ایک برس آپکے خدا کی عبادت کرین جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اوسکے ساتھ ہی حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ سورت لائے کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اے کافرو انسے وہی گروہ مراد ہی جو مذکور ہوا حق تعالی جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے طعن اور امتحان کی راہ سے یہ بات کہتے ہین تو اے ہمارے حبیب تو کہہ کہ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ نہ پوجونگا مین وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی

بُت کہ جماد ہی وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہ تم پوجنے والے ہو فی الحال اوسکو جسکی مین عبادت کرتاہون کہ خالق عباد ہی وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور نہ مین ہون پوجنے والا اوس چیز کو جسکی تم پرستش کرتے ہو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہوگے تم عبادت کرنے والے زمانۂ استقبال مین اوسکی جسکی مین عبادت کرتاہون لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ع تمھارے واسطے تمھارا دین ہی جسکے تم معتقد ہو اور اوس سے ہاتھ نہ اوٹھاؤگے اور میرے لیے میرا دین ہی جسپر مین ہون اور اوسے نہ چھوڑونگا یا تمھارے واسطے تمھارے کیے کی سزا ہی اور میرے واسطے میرے اعمال کی جزا اور دین عادت کے معنی مین بھی آتا ہی اور یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہوگئی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ قرآن مین اس سورت سے زیادہ سخت شیطان پر کوئی سورت نہین ہی اسواسطے کہ یہ سورت توحید محض ہی اور اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہوتا ہی

سورۃ النصر مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
سورۂ نصر مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

ع ۶

آیاتہا ۳ رکوعہا ۱ کلماتہا ۱۹ حروفہا ۸۲

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ لا جب آئے مدد اللہ کی یعنی تجکو قریش پر نصرت اور ظفر دینا اور تیرے ہاتھ پر مکہ کی فتح اور تیری امت کو سب شہرون کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اللہ کے دین مین کہ اسلام ہی گروہ گروہ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اوس سال حضرت کے تابع ہونے کا لوگون کے دلون مین جوش تھا اور بنی اسد اور قریظہ اور بنی مرہ اور بنی البکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور بلخا اور نجیب اور دارم وغیرہ اطراف واکناف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تنزیہ کر لی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ سورت نازل ہونے کے بعد مینے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو آپ یہ بھی کہتے تھے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اور بعض نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز پڑھ حکم خدا کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ اور مغفرت مانگ اوس سے یعنی انکسار نفس اور عمل کم جاننے کے واسطے اور بعض نے کہا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مغفرت طلب کر امت کے گناہون کی اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ع بیشک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مغفرت چاہنے والون کی اکثر علما اس بات پر ہین کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی اور اس سورت مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر ہی جب حضرت نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما رو دیے آپ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو حضرت ابن عباس نے جواب دیا کہ یہ آپکی وفات کی آپکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہی جیسا تم کہتے ہو اور یہ سورت نازل ہونے کے بعد آپ دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہوئی وہ یہی ہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۳

رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ ای میری بیٹی مجھے میری وفات کی خبر دی ہی بیت نامہ رسید از انجهان بہر مراجعت برم ٭ عزم رجوع میکنم رخت بعرش مے برم ٭ حضرت بی بی فاطمہ یہ خبر سنکر روئین آپنے فرمایا کہ رونئین میرے اہل بیت مین جو میرے پاس پہونچینگے اونمین سے اول تو ہوگی

سورۃ تبت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورۂ ابی لہب مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر ندا کی یا صباحاہ روساے قریش آپکے پاس جمع ہوے آپنے فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر کرون کہ اس پہاڑ کے نیچے کچھ لوگ اس داعیہ پر آئے ہین کہ بستر شبخون مارین اور تمکو لوٹین مارین تو اس بات مین تم مجھے سچا جانتے ہو یا نہین سب نے کہا کہ ہم کیون نہ سچا جانین تمکو ہمارے سامنے کسی نے تمکو جھوٹ کی تہمت نہین لگائی تو حضرت نے فرمایا کہ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ پس ابو لہب اوٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو جیو تیرے واسطے ہمکو اسی لیے تو نے بلایا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ دونون ہاتھ سے اوس سنگدل نے پتھر اوٹھایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھینک مارے اوسی حال مین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ ہلاک اور نیست ونابود ہو جائین دونون ہاتھ ابولہب کے کہ پتھر اوٹھا کر اوسنے میرے حبیب کو مارنا اور ہلاک کرنا چاہا ابو لہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا اور عبد العزی اسکا نام تھا حضرت کے ساتھ بہت عداوت رکھنے کی وجہ سے اوسپر نفرین اور پھٹکار واقع ہوئی اور بعضون نے اس آیت کے معنی اسطرح سے کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا اور آخرت اوسکی وَّتَبَّ اور ہلاک ہوا اور ناچیز ہوگئی اوسکی دنیا اور آخرت اس دعا کے بعد لکھا ہی کہ ابولہب نے کہا کہ جو کچھ میرا بھتیجا کہتا ہی اگر یہ حق ہی تو مین اپنا مال اور اپنی اولاد فدا کرونگا کہ نجات پاؤن اوسکی بات رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ نہ دفع کریگا اوس سے اس بد دعا کی تاثیر کو اور اس پھٹکار کو اوسکا مال اور وہ جو اوسنے کمائی کی ہی یعنی اوسکا بیٹا عتبہ یا اوسکی کمائی اسے تجارت اور معاملات کے منافع مراد ہین سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ قریب ہی کہ داخل ہو آگ شعلہ والی مین کہ شعلے مارتی ہی یعنی آتش دوزخ مین وَّامْرَاَتُهٗ اور اوسکی جورو ام جمیل حرب کی بیٹی ابو سفیان کی بہن بھی اوسکے ساتھ دوزخ مین داخل ہو حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اوٹھانے والی لکڑیون کی اور بلا دینے والی ایندھن کی اور یہ اسطرح پر تھا کہ ام جمیل کا گھر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس مین تھا وہ دن کو کانٹون کے گٹھے تنکون کے بوجھ جمع کرتی اور رات کو لاتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ مین ڈالدیتی تاکہ دامن مبارک مین کانٹا اٹکے یا آپکے پاے نازک مین گڑے اور حضرت نماز کو باہر تشریف لاتے تو اون کانٹون اور تنکون کو اوٹھاتے اور نرمی کے ساتھ فرماتے کہ یہ کس قسم کی ہمسائگی ہی جسکا حق تم میرے ساتھ یہ ادا کرتے ہو بیت میر بخت سند در رہ تو خار وباہمہ ٭ چون گل شگفتہ بود رخ بوستان تو ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ لکڑیان چننا سخن چینی سے عبارت ہی کہ دو آدمیون مین خصومت اور عداوت کی آگ لگا دیتی ہی

مثنوی میان دوکس جنگ چون آتش ست ✤ سخن چین بدبخت ہیزم کش ست ✤ کنند این وآن خوش دگر بارہ دل ✤ وی اندر میان خاکسار و خجل ✤ میان دوکس آتش افروختن ✤ نہ عقل ست خود درمیان سوختن ✤ اور ام جمیل سخن چینی کی عادت رکھتی تھی یا جہنم کا ایندھن اوٹھانے والی تھی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کے سبب سے بار گناہ اوٹھاتی تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ حقیقت مین اپنے واسطے لکڑیان ڈھوتی تھی جیسا کہ عرب کی عورتون کا رسم ہی ایک دن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی تھک گئی لکڑیون کی رسّی اوسکی گردن مین پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھدیا کہ سستائے ایک فرشتے کو حکم ہوا اور سانے آکر اوس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرادیا رسّی اوسکے گلے مین رہی اور پھانسی ہوگئی اور وہ کمبخت جہنم کو چل دی اور حق تعالی نے خبر کی کہ **فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ** ۝ اوسکی گردن مین رسّی ہی کھجور کے پوست کی کہ اوسمین لکڑیان باندھے تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ مین زنجیر مراد ہی کہ قیامت کے دن اوسکی گردن مین باندھ کر کھینچینگے

سورة الاخلاص مكية	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وهي اربع ايات
سورۂ اخلاص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ ای محمد ہمارے سامنے اوس خدا کی صفت بیان کرو جسکی عبادت کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اور معالم مین ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ ای ابوالقاسم خدا کا وصف بیان کرو تاکہ تیرا ایمان لائین اسواسطے کہ ہمنے توریت مین اوسکی صفت لکھی دیکھی ہی اور ہم جانتے ہین کہو تو خدا کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کسکی میراث اوسنے لی ہی اوسکی میراث کون لیگا تو یہ سورت نازل ہوئی کہ **قُلْ** کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے جو خدا کو پوچھتا ہی **هُوَ اللّٰهُ** وہ ہی خدا **اَحَدٌ** ۝ ایک ذات مین متوحد صفات مین منفرد **اَللّٰهُ الصَّمَدُ** ۝ خدا کہ بے نیاز ہی سب سے اور وہ نیازمندون کی پناہ ہی نکھاتا ہی نہ پیتا ہی باقی ہی کہ ہرگز فنا اور نیست نہوگا اماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ صمد وہ ہی کہ جو کچھ چاہے کرے عین المعانی مین حضرت امام علی بن موسی رضا رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ صمد وہ ہی جسکی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلین ناامید ہون **بیت** کمالش رو بے ہر اندیشہ بربست ✤ خرد را پشت ازین اندیشہ بشکست ✤ **لَمْ يَلِدْ** نہ پیدا کیا اوسنے کسی کو یہ یہود کی رد ہی کہ اونھون نے کہا ہی کہ عزیر علیہ السلام اوسکے بیٹے ہین **وَلَمْ يُوْلَدْ** ۝ اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاریٰ کی رد ہی کہ وہ کہتے ہین کہ عیسی بن مریم خدا ہین **وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ** اور نہ تھا نہ ہی نہوگا اوسکے واسطے **كُفُوًا اَحَدٌ** ۝ برابری کرنے والا کوئی یہ مجوس اور عرب کے مشرکون کی رد ہی اسواسطے کہ اونھون نے اوسکا برابر اور ہمسر کہا ہی یعنی اہرمن اور بتون کو معاذاللہ شیخ ابوعلی رودباری نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تقلب اور علت اور معلول اور شکل اور ضد پر تو حق تعالی نے عدد اور کثرت کی نفی کی اپنی ذات سے ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فرما کر اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اللّٰہُ الصَّمَدُ فرما کر اور علت ومعلول کی نفی کی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ فرما کر اور اشکال واضداد کی نفی کی لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فرما کر اسی جہت سے اس سورہ کا
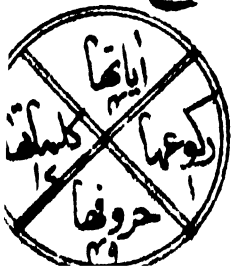
سورۂ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ ماہیت مین دوسرے مثل کے وجود اور قوت مین برابری کرنے والے کے وجود کی نفی سے
توحید متصور ہو سکتی ہی اور ماہیت مین متماثل اور قوت مین مشکافی یا رتبہ مین متاخر مثل معلول کے ہوتا ہی جیسے ولد یعنی بیٹا یا رتبہ مین متقدم
بمنزلہ علت ہوتا ہی جیسے والد یعنی باپ یا معیت رکھتا ہی بطور مقارن جیسے کفو یعنی برابر اور ہمسر پس قاعدۂ توحید کی تمہید جو قُلْ ھُوَ اللہ کے
سبب سے قائم ہوئی لَمْ یَلِدْ کے سبب سے کہ قسم اول کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ یُوْلَدْ سے کہ دوسرے صنف کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا
اَحَدٌ سے کہ تیسری قسم کی نفی کو مقتضی ہی تمام ہوئی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا ہی کہ معطلہ کہتے ہین کہ عالم کا کوئی صانع نہین فلاسفہ کہتے ہین
کہ ہی مگر اوسکا نام اور صفت نہین ثنویہ کا مذہب یہ ہی کہ شریک رکھتا ہی مشبہہ کا اعتقاد یہ ہی کہ خلق کے مثل ہی یہود و نصارٰی کہتے ہین کہ اوسکے
جورو لڑکے ہین معتقد مغان یہ ہی کہ کفو اور ہمسر رکھتا ہی جب بندۂ مومن نے کہا کہ ھُوَ تو معطلہ کے عقیدے سے بیزار ہوا جب کہا اللہ تو
فلاسفہ کے قول سے مبرّا ہوا جب کہا اَحَدٌ تو ثنویہ کی روش سے برات کی جب زبان پر لایا اَللہُ الصَّمَدُ تو مشبہہ کے مذہب سے دور رہا
جب پڑھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تو یہود و نصارٰی سے بیزاری کی جب لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہا معتقد مغان سے تبرّا کیا اور کہا ہی کہ ابرار تو
کلمۂ ھُوَ سے حصہ لیتے ہین ارواح کلمۂ اللہ سے راحت پاتی ہین دل نور اَحَدٌ سے محظوظ رہتے ہین عقلین اَللہُ الصَّمَدُ کے بھید سے نصیبہ پاتی ہین
نفس لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کو سمجھنے سے نفع اوٹھاتے ہین شخص وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے مراد کو پہونچتے ہین اور کہا ہی کہ کلمۂ ھُوَ والہون یعنی
عاشقون کا حصہ ہی لفظ اللہ عالمون کا نام اَحَدٌ محبون کا کلام اَللہُ الصَّمَدُ عارفون کے کلمات لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ عاقلون کے الفاظ
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عام مومنون کا حصہ ہی جو سرّ ھُوَ کو پہونچا والہ یعنی عاشق ہی اور جو اللہ کو جانے عالم ہی جو اَحَدٌ کو دریافت کرے
محب ہی جو صَمَدٌ کو پہچانے عارف ہی جو لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا اعتقاد کرے عاقل ہی اور جو کوئی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کی تصدیق کرے
وہ مومن ہی اور جو کوئی ان سب معانی کو جمع کرے موحد خالص ہی اور اس سورت کے حقائق کا ایک شمہ جواہر التفسیر مین پا سکتے ہین

سورۃ الفلق مدنیۃ	بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی خمس آیات
سورۂ فلق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مشغول تھا لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیان اوس سے
اصرار اور مبالغہ کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مانگ لیگئین اور حضرت کا نام لیکر ایک رسّی پر جادو
پھونک کے چاہ ذروان مین ایک پتھر کے نیچے دبا دیا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی
حضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا وہ رسّی لے آئے اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین تو حق تعالیٰ نے معوذتین
یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھیجین گیارہ آیتین اور جبرئیل علیہ السلام نے یہ سورتین
پڑھین تو ہر آیت کے ساتھ اوس رسّی کی ایک گرہ کھل گئی عقبہ بن عامر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی
کہ ما تعوّذ المتعوّذون بمثل المعوّذتین یعنی پناہ مانگنے والون کے واسطے ان دو سورتون کے مثل کوئی پناہ نہین قُلْ

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون مین صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہی کہ فلق وہ چیز ہی جو پھٹے جیسے گٹھلی درخت اوگنے کی جہت سے پھٹ جاتی ہی اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے سے شق ہو جاتی ہی یا دوزخ مین ایک قید خانہ ہی اور بہرتقدیر اوسکے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ برائی سے اوس چیز کی جو پیدا ہوئی ہی موذی آدمی جن درندے وحشی جانور اور سانپ بچھو وغیرہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اوسکا اندھیرا آئے سب چیزون پر یا آفتاب کی برائی سے جب وہ غروب کرے یا چاند کی برائی سے جب نکلے اور گہن بیٹھے یا ثریا کی برائی سے جب گرے کہ وہ بیماریون کی کثرت اور شدت کا محل ہی اور اوسکا طلوع رنجون اور بیماریون کی قلت کا وقت ہی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور شر سے پھونکنے والیون یعنی اون عورتون کی برائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہین اور پھونکتی ہین فِی الْعُقَدِ ۙ گرہون مین اس سے لبید بن عاصم یہودی کی بیٹیان مراد ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور برائی سے حسد کرنے والے کے اِذَا حَسَدَ ۧ جب وہ اپنا حسد ظاہر کرے اور اوسکے موافق عمل کرے اسواسطے کہ اگر چھپائے تو اوسکے حسد کا ضرر اوسی پر پھر آئے اس سے یہود مراد ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالیٰ نے اس سورت کی برائیان حسد پر ختم کین جو سب سے بری صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حسد کی برائی سے زیادہ بری چیز عالم مین کوئی ہوتی تو یہ سورت اوسپر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پر ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم علیہ السلام پر ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر صادر ہوا وہ ہابیل پر قابیل کا حسد تھا نظم حسد آتشے دان کہ چون برفروخت

حسود لعین را بیک لحظہ سوخت + گر فہم بصورت ہمہ دین شوی + حسد گر گذارد کہ حق بین شوی +

سورۃ الناس مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
سورۂ ناس مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

ع ۵

آیاتہا ۶ رکوعہا ۱ کلماتہا ۲۰ حروفہا ۸۰

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہہ پناہ لیتا ہون آدمیون کے رب کے ساتھ مَلِكِ النَّاسِ ۙ بادشاہ لوگون کا اِلٰهِ النَّاسِ ۙ معبود بنی آدم کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ رہنے والے کے جسوقت یاد الٰہی کرتے ہین شیطان کی عادت یہ ہی کہ جب بندہ حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہی تو شیطان بھاگتا ہی اور جب یاد الٰہی سے بندہ غافل ہوتا ہی تو شیطان وسوسہ دیتا ہی الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی لوگون کے سینون مین مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ جنون اور آدمیون سے یعنی شیاطین الانس والجن سے لباب مین ہی کہ اس سورت مین لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اوسکے معنی ایک ہی ہین مگر نہین ہین پہلے لفظ ناس سے لڑکے آدمی مراد ہین اور ربوبیت کے معنی یعنی پرورش اسپر دلالت کرتی ہی اور دوسرے لفظ ناس سے جوان آدمی مراد ہین اسطرف لفظ ملک اشارہ کرتا ہی کہ قہر اور سیاست کی دلیل ہی اور یہ جوانون کو ہوتی ہی اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہین اور الٰہ کا اسم کہ آگاہ کرنے والا ہی طاعت اور عبادت سے اسکے مناسب ہی کہ بوڑھا یا عبادت کرنے کا وقت ہی اور چوتھے لفظ ناس سے صالح آدمی مراد ہین اسواسطے کہ وسوسہ اونھی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہی اور پانچوین لفظ ناس سے

ع ۶

مفسر آدمی مراد ہین اسواسطے کہ اوسکا عطف جنہ پر ہی کہ اوس سے بنا مانگی گئی ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ پانچ کا عدد کہ اوسکے مراتب کلیہ کو حضرات خمس کہتے ہین اوسمین منحصر ہی نہایت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہی اور اسی جہت سے اوسے دائر کہتے ہین اور دوران اسطرف اشارہ ہی کہ ہر چند اوسے اوسی مین ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اوسی مین ضرب کیجیے الی غیر النہایہ وہی پانچ اپنی اصلی صورت پر پھر آتے ہین اور نہایت مین وہ عدد اپنے کو ظاہر کرتا ہی جیسے پچیس ایک سو پانچ اور علی ہذا القیاس پس خلاصۂ مخلوقات کہ انسان ہی اوسکے جسم کی حدین پانچ عضو پر تمام ہوتی ہین ایک سر دو ہاتھ دو پانؤن پانچ ہوے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر تمام ہین ہاتھ پانؤن مین پانچ پانچ اونگلیان ظاہر ہین اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہی اوسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہی اور اس قول کا مؤید یہ ہی کہ اس سورت مین جسپر قرآن کی سورتین تمام ہوتی ہین پانچ بار لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد مین بے نہایت اسرار مندرج ہین اوسمین سے کچھ اسرار کا بیان جواہر التفسیر مین تحریر ہوا ہی واللہ علیم قدیر کلام الٰہی کی ابتدا بسم اللہ کی بے سے اور انتہا ناس کے سین پر ہونے مین ایک بہت عمدہ نکتہ اور بھید ہی کہ ان دونون حرفون کو ملائیے تو بس ہوتا ہی اور عرب بولتے ہین بسک یعنی حسبک تو یہ معنی ہوے کہ حسبک من الکونین ما اعطیناک بین الحرفین یعنی بس ہی تجکو دونون جہان مین وہ جو عطا کیا ہی ہمنے تجکو دو حرفون کے درمیان مین اور عجیب اتفاق ہی کہ یہ دو حرف یعنی بس زبان فارسی مین بھی اوسی معنی مین آتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہی **بیت** اول و آخر قرآن ز چہ با آمد و سین * یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس * مترجم سراپا عیوب و غفر ذنوبہ کہتا ہی کہ کیا قدرت یزدانی اور کیا معجزۂ قرآنی ہی کہ زبان اُردو مین بھی بس کا لفظ اوسی معنی مین بولا جاتا ہی حَسْبُنَا اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ الْمُنْتَہٰی وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ اَئِمَّۃِ الْہُدٰی وَاَصْحَابِہٖ مَصَابِیْحِ اَنْوَارِ التُّقٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی اللہ بس باقی ہوس

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر قادری حرف بحرف ترجمۂ تفسیر حسینی مولفۂ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلۂ دار العلم فرنگی محل نے حسب فرمائش و ایماے مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے کامل طور سے نظر ثانی کی باہتمام تمام و تصحیح مالاکلام مطبع فیض منبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء مطابق ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۴ ہجری بار سیوم حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر آویزۂ گوش عالم ہوئی